بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۴ ذی الحج ۱۳۵۹ھ ہجری

اہلحدیث کی پیدائش کا اڑتیسواں سال

آغاز کردہ ام تو رسانی بانتہا

اخبار ہذا کی اڑتیسویں[۳۸] جلد نومبر ۱۹۴۰ء سے شروع ہونی چاہئے تھی۔ مگر بعض احباب کی تجویز سے (جو اخباری حیثیت سے معقول تھی) دو مہینے تاخیر کر کے سرکاری سال (جنوری) سے اڑتیسویں جلد کا شمار کیا گیا ہے اس کی بجائے بعض احباب نے یہ تجویز پیش کی کہ جنوری کی بجائے محرم سے اخبار کا نیا سال شروع ہونا چاہئے۔ اسلامی حیثیت سے یہ تجویز بھی معقول ہے اور اس میں دفتر کا فائدہ بھی ہے کیونکہ ہجری سال شمسی سال کی نسبت دس روز پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ انگریزی سال کے حساب سے ایک سال میں باون (۵۲) پرچے ہوتے ہیں اور تعطیل کا ہفتہ چھوڑ کر اکاون (۵۱) پرچے دینے پڑتے ہیں۔ مگر قمری حساب سے بجائے اکاون (۵۱) کے پچاس (۵۰) ہی پرچے ہوتے ہیں۔ لیکن دفتر اپنا فائدہ نظر انداز کر کے اپنا حساب شمسی رکھتا ہے تاکہ خریداروں کو کمی کا گلہ نہ رہے۔ ایسا کرنا دفتر اہلحدیث کا قابل تعریف ایثار ہے۔ رہا اسلامی تاریخ کا سوال تو یہ تاریخ ہر پرچے پر انگریزی تاریخ کے ساتھ برابر مرقوم ہوتی ہے۔ اخبار اہلحدیث کے ناظرین سے مخفی نہیں ہوگا کہ یہ بھی دنیا کی اور چیزوں کی طرح محل حوادث ہے۔ دنیا کی ہر چیز پر عوارض اور موانع آتے ہیں۔ یہاں تک کہ ریل گاڑی اور ڈاک (جو بڑے انتظام سے چلائی جاتی ہیں) ان پر بھی بعض دفعہ ایسے موانع آجاتے ہیں کہ اوقات مقررہ پر نہیں پہنچتیں بلکہ بسا اوقات گھنٹوں لیٹ ہو جاتی ہیں۔ مگر اہلحدیث کے ناظرین یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ایک روز کا فرق تو کجا ایک ڈلیوری کا فرق بھی نہیں ہوتا۔ کیا یہ اخبار محل حوادث نہیں ہے۔ اس کا مدیر، اس کے منتظم، اس کا پریس سب محل حوادث ہیں۔ بلکہ حوادث اور موانع آتے رہے ہیں۔ یہاں تک آئے کہ اس کے مدیر پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ جس کی وجہ سے سارے متعلقین غم و حزن میں مبتلا رہے۔ مگر یہ پرچہ اپنے وقت پر برابر حاضر ہوتا رہا۔ کیونکہ ایک وفادار خدمتگزار کی طرح یہ اپنا فرض پہچانتا ہے۔

تو کیا اس کے ناظرین سے یہ امید رکھنی بیجا ہے کہ وہ اس کی اس فرض شناسی کی قدر کریں گے یعنی اپنے اپنے حلقہ اثر میں اس کی اشاعت پر کمر ہمت باندھ کر نئے خریدار پیدا کریں گے تاکہ اس کی اصل غرض (توحید و سنت کی اشاعت) پوری ہو۔

میری حالت کسی سے مخفی نہیں اور میں ایسا کہنے میں کوئی باک یا اندیشہ نہیں دیکھتا کہ میں بارکاب ہوں۔ حدیث شریف ہر وقت میرے سامنے ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ میری امت کی عمریں ساٹھ ستر سال کے درمیان ہونگی بہت کم لوگ اس سے آگے بڑھیں گے۔ میں بحساب انگریزی گذشتہ اپریل میں بہتر سے گذر کر تہتر میں اور بحساب قمری چوہتر میں داخل ہو گیا ہوں۔

گذشتہ ہفتے میں نے قدرت کا ایک عجیب کرشمہ دیکھا جو دراصل سورہ یٰس کی آیت ننکسہ کے ماتحت ظہور پذیر ہوا۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:۔

وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِی الْخَلْقِ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○ (پ ۲۳ ع ۴)	یعنی ہم (خدا) جس کو لمبی عمر دیتے ہیں اسکو خلقت (پیدائش) میں الٹا کر دیتے ہیں

عام طور پر اس آیت کے معنی یہی سمجھے جاتے ہیں کہ انسانی قویٰ کمزور ہو جاتے ہیں اور پڑھا لکھا بھول جاتا ہے اور یہ کہنے کا موقع ملتا ہے۔ ؎

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اک دم میں سارا بھلا دیا

مگر کسی خاص مصلحت خداوندی کے ماتحت میری یہ حالت نہیں ہوئی۔ للہ الحمد! لیکن پچھلے ہفتے جو مجھ پر چیچک کا حملہ ہوا (یہ تکلیف تادم تحریر قدرے باقی ہے) اس سے میں یہ سمجھا کہ آیت ننکسہ کا عموم اس حالت کو بھی شامل ہے۔ کیونکہ عام طور پر چیچک کا زمانہ بچپن سمجھا جاتا ہے۔ حقیقت تو یہ ہے۔ سفر آخرت کا کوئی وقت انسان کو معلوم نہیں ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ؐ نے ایک دائرہ کھینچا اور اس میں ایک خط قطر کی شکل میں کھینچ کر دائرہ سے باہر نکال دیا جس کا نقشہ یہ ہے:۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اندر کا خط انسان ہے اور گول دائرہ اس کی اجل ہے۔ جس نے اسکو گھیر رکھا ہے

ضروری | اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر خلیفہ قادیان اور حکومت نیپال کے متعلق جو رپورٹ درج کی گئی ہے۔ وہ بحوالہ اخبار رسول ظفری اردو اخبارات سے نقل کی گئی۔

اب اجمالاً بتا خطرہ ہی کی مشکل ہے جو دہلی سے بیل آگے بڑھتی جوتی ہے۔ بتاتا ہوں افسوس نہیں ہوتا کہ میرا آخری مسافر کہاں اور کب ختم ہوگا۔ مومن خاں مرحوم نے حدیث کے ماتحت انسان کی حالت کا کیسا اچھا نقشہ دکھلایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں ؎

اگر سانس دن رات کے سب گنیں ہم
تو نکلیں گے انفاس ایسے بہت کم
کہ جو جن میں کل کے لئے کچھ فراہم
یونہی گزرے جاتے ہیں دن رات پیہم
نہیں گویا کوئی مجسم دا ہم ہیں
کہ ہمارا سفر آخر ہے اب کوئی دم ہیں

ابھی کل کا واقعہ ہے کہ جب اخبار اہلحدیث کا اشتہار دیا گیا تو اس وقت علماء اسلام خصوصاً احبابِ اہل حدیث سے باغ اسلام کو جو رونق حاصل تھی وہ اب سب ختم ہوگئی ہے، نئی پود نے ان کی جگہ لے لی ہے۔ خدا کرے یہ نسل صحیح معنی میں اپنے اسلاف (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کی قائمقام ثابت ہو۔

احبابِ مرحومین پر جب میں نظر ڈالتا ہوں تو بے ساختہ اپنی نسبت بھی غالب مرحوم کا یہ شعر مونہہ سے نکل جاتا ہے ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

میں اپنے احباب کو دل حزیں کرنا نہیں چاہتا اس لئے اس رنجدہ حصے کو ختم کرکے دو باتوں کے لئے ان سے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

اوّل اپنے لئے صحت اور حسن خاتمہ کی۔ دوسرے اپنی اولاد کے لئے اپنے بعد قائم مقامی کی۔ جس کی تعلیم و تربیت کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں۔ ابھی وہ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں پڑھ رہا ہے۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا اس سے اپنے دین کی خدمت لے۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ ۝

ناظرین اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے کوشش کریں

اہل قرآن کی مخالفت قرآن

اہل قرآن کا لفظ لغوی معنے میں ایک پسندیدہ لفظ ہے جس کے معنی ہیں قرآن کے ماننے والے [illegible] مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جو لوگ نفسانیت میں پھنس جاتے ہیں وہ باوجود اہل قرآن کہلانے کے نہ اخلاق کی پرواہ کرتے ہیں نہ قرآن کی۔ قرآن مجید میں راست روی اور راست گوئی کی اس قدر تاکید کی ہے کہ اور کسی کتاب میں نہیں ہے۔ کیسا پر معانی سبق ہے :-

إِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ

جب بات کرو تو راستی اور انصاف سے کرو چاہے کوئی فریق تمہارا قریبی ہو۔

جو شخص مذہبی کتاب لکھنے کو قلم ہاتھ میں لے سب سے پہلے اس کا فرض ہے کہ اس حکم کو ملحوظ رکھے۔ آج جس کتاب پر ہم کچھ لکھنا چاہتے ہیں افسوس ہے کہ اسکے مصنف نے اس پاکیزہ تعلیم کو ملحوظ نہیں رکھا۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک صاحب میاں محمد فاضل منکرِ حدیث (اہل قرآن) نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا نام تھا "صلوٰۃ المرسلین" اس میں آپ نے مروجہ صلوٰۃ المسلمین کی تردید کرکے اپنی اختراعی نماز پیش کی تھی۔ جس کا جواب اخبار اہلحدیث میں ۵ مئی ۱۹۳۹ء سے شروع ہوکر ۲۳ جون ۱۹۳۹ء تک جاری رہا۔ اس جواب پر مصنف موصوف نے پھر قلم اٹھایا اور جواب الجواب کا نام رکھا نصرۃ الاسلام۔

فاضل موصوف نے اپنی پہلی کتاب میں نماز کی تکبیر تحریمہ اللہ اکبر پر بڑی سختی سے اعتراض کیا کہ یہ فقرہ مشرکانہ ہے۔ کیونکہ اس کا ترجمہ اس نے یہ سمجھا کہ اللہ تعالیٰ کبیر معبودوں میں سے اکبر ہے۔ یعنی اللہ سب سے بڑا معبود ہے اور باقی معبود اس سے چھوٹے ہیں۔ چونکہ اس جملہ میں چھوٹے معبودوں کی ہستی کا اعتراف ہے اس لئے ایسا کہنا شرک ہے۔ اس اعتراض کا جواب اہلحدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۳۹ء میں دیا گیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بقاعدہ علم نحو اور علم منطق مبتدا کی طرف ذات طرف [illegible] جانب محض صفت بطور مثال [illegible] قرآن مجید میں اسم تفضیل کا استعمال [illegible] اَللّٰهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ مثال کے طور پر پیش کیا تھا۔ ایک ادنیٰ طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ جملہ اَللّٰهُ أَعْلَمُ میں اللہ کے لئے علمی فضیلت کا ثبوت کیا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ اعلم کے مفضل علیہ جو دنیا میں بے شمار پائے جاتے ہیں یعنی اہل علم جن کا ذکر آیت وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ میں ہے الوہیت کی صفت سے موصوف ہوکر علم والے بن گئے ہیں حاشا وکلا (ایسا ہرگز نہیں) جس طالب علم نے منطق کی کتاب قطبی میں حمل کی بحث پڑھی ہوگی وہ ضرور ہماری تصدیق کرے گا۔

ہمیں یقین ہے کہ جو اہل قرآن علوم عقلیہ سے خالی ہیں اور صرف ترجمہ قرآن پر کفایت کئے ہوئے ہیں وہ بھی ہمارے اس بیان کو صحیح سمجھیں گے مگر فاضل مذکور نے جلد سے اس جواب کو غلط قرار دیا۔ ہمیں اس کا گلہ نہیں ہے کہ انہوں نے قرآنی مثال کو کیوں نہ کافی سمجھا ہاں گلہ اس امر کا ہے کہ آپ نے عدم تسلیم کی جو وجہ بیان کی ہے وہ طالب علموں کے حق میں چند منٹوں کے لئے موجب تفریح ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

ہم (فاضل صاحب) نے جو تنقید جملہ اللہ اکبر کی کی تھی وہ بلحاظ صفت موصوف اور صفت کے تھی لیکن مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے آپ نے جو مثال اللہ اعلم کی پیش کی ہے وہ مبتدا اور خبر کا جملہ نہیں ہے بلکہ موصوف اور صفت کے لحاظ سے واقع ہوا ہے۔ (نصرۃ الاسلام صفحہ [illegible])

ناظرین کرام! مدارس عربیہ کے اساتذہ اور طلبہ ہمیں بتائیں کہ ہم ایسے معترض کے سامنے جواب کا کونسا طریق اختیار کریں۔ بڑے میاں شیخ سعدی مرحوم تو یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ؎

اگر تو کہ بقرآن و خبر زو نہ رہی
اہلسنت جو ابن کہ جو ابن نہ رہی

ہم آپ جناب جان کے شہرہ کے منتظر ہیں کہ ان لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیں یا آپ سے خطاب کیا کریں قرآن مجید کی آیت جو ان کی تعلیم پیش کئے دیتے ہیں۔ ارشاد ہے :-

اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِيْنَ ۝

یہ آیت صاف بتاتی ہے کہ کسی شخص یا جماعت کی غلط روی سے تنگ آ کر تبلیغ سے رکنا نہیں چاہئے۔ اس لئے ہم مجبور ہیں کہ ایسے لوگوں کی اصلاح پر توجہ کریں۔

فاضل صاحب! بتائیے کہ صفت اور موصوف میں آپ کے نزدیک تعریف و تنکیر کے لحاظ سے اتحاد بھی ضروری ہے یا نہیں؟ جبکہ کتب نحو تو اس اتحاد کی قائل ہیں۔ آپ اگر اس اتحاد کے منکر ہیں تو اللہ اعلم کو مرکب توصیفی مان کر اس کا ترجمہ کیا کریں گے۔ علاوہ اس کے آپ کا یہ قول بھی کیا مضحکۃ الصبیان ہے جو آپ نے لکھا ہے کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پر ہم نے صفت موصوف جان کر تنقید کی تھی۔ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ کو اس لئے غلط کہا تھا کہ وہ صفت موصوف ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی غلطی کی بنا یہ ہے کہ آپ نے اس جملہ کو صفت موصوف بنایا ہے تو پھر آپ نے قرآنی جملہ (اللہ اعلم) کو کیوں صفت موصوف بنا کر لوگوں کو غلطی میں ڈالا اور یہ خیال نہ کیا کہ جس بنا پر میں اللہ اکبر کو غلط کہتا ہوں کوئی کافر اسی بنا پر اللہ اعلم کو غلط کہیگا تو میں کیا جواب دونگا۔

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کا علم جو حدیث چھوڑ کر قرآن پر کیا کرتے ہیں۔ ایسے موقع پر کوئی سمجھدار آدمی ان میاں محمد فاضل کے اس اعتراض کو پڑھ کر اس مثل (کہاوت) کی تصدیق کرے تو کیا تعجب ہے!

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل

یہ تو ہے محمد فاضل صاحب کی علمی قابلیت۔ اب ہم آپ کی حق گوئی اور صداقت کا ایک نمونہ بتاتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں۔ آپ نے کتاب ہذا کے صفحہ ۱۱ پر سچا واقعہ کے عنوان سے ایک عبارت لکھی ہے جو درج ذیل ہے:-

سچا واقعہ

مولوی ثناء اللہ صاحب موصوف ہر روز اپنی مسجد میں قرآن شریف با ترجمہ سنایا کرتے ہیں۔ گذشتہ ماہ رمضان میں ایک روز ایک شخص موسوم علی محمد درزی امرتسری بھی درس کے وقت حاضر ہوا اتفاق یہ کہ آیت اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ کا ترجمہ مولوی صاحب سمجھا رہے تھے کہ نماز قائم کرو دن کے دو طرفوں میں فجر اور مغرب۔ تو علی محمد مذکور نے سوال کیا کہ جناب مولوی صاحب آجکل تو ماہ رمضان ہے اور آپ مغرب کو دن کی طرف بتا رہے ہیں۔ روزہ دن میں ہے اور ابتدا دن کی فجر سے ہے اور فجر دن میں ہے اور بقول آپ کے مغرب بھی دن میں ہے پھر آپ مغرب کے وقت دن میں روزہ کیوں افطار کر لیتے ہیں یہ سننا تھا کہ مولوی صاحب پر خاموشی طاری ہوگئی اور سکتہ کے عالم میں آپ بچھونے پر لیٹ رہے۔ کچھ دیر بعد علی محمد نے پھر آپ کو چونکایا اور شاگردوں نے بھی درخواست کی کہ علی محمد کو جواب دینا چاہئے تو آپ نے گدیلے سے سر اٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ مدت دراز سے ہم اس کے معنی فجر اور مغرب کرتے رہے ہیں مگر آج سے اس کے معنی فجر اور عصر کریں گے۔"
(نصرت الاسلام صفحہ ۱۱)

اہلحدیث | اس عبارت میں آپ نے جس علی محمد کا نام لیا ہے۔ اسی کو میں نے درس قرآن کی مجلس میں بلایا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس روز مصنف صاحب بھی امرتسر میں موجود تھے۔ اس لئے دونوں صاحب درس میں آگئے۔ درس قرآن کے بعد سب لوگ بیٹھے رہے۔ میرے کہنے پر قاری عبدالشکور نے حاضرین کو عبارت مرقومہ پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد میں نے میاں علی محمد سے پوچھا کہ کیا یہ واقعہ اسی طرح ظہور پذیر ہوا تھا؟ اس نے کہا کہ نفس مسئلہ کے متعلق تو واقعی میرے اور آپ کے درمیان سوال جواب ہوئے تھے باقی آپ کی نسبت جو لکھا ہے کہ خاموش ہوگئے اور سکتہ کی حالت میں لیٹ گئے وغیرہ یہ الفاظ میں نے نہیں کہے بلکہ انہوں نے اپنی طرف سے لکھے ہیں۔

حاضرین مجلس نے مصنف کتاب میاں فاضل صاحب کی طرف رُخ کر کے اُن سے پوچھا کہ آپ نے ایسا جھوٹ کیوں لکھا ہے؟ اس پر آپ باوجود سفید ریشی کے اپنی شیریں کلامی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے کہ

تمہارے راویان حدیث بھی ایسی ہی جھوٹی حدیثیں بیان کیا کرتے تھے۔

اس پر مجلس میں کچھ گرمی سی پیدا ہوگئی تو میاں علی محمد فاضل صاحب کو پکڑ کر مسجد سے باہر لے گئے۔

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کی حق گوئی اور حق پسندی باوجود اس کے آپ اپنی مدح سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ :-

ہم کسی معاملہ میں ضد نہیں کرتے۔ علم تحقیق سے جو بات صحیح ثابت ہو فوراً مان لینے کے لئے طیار ہیں۔ (صفحہ ۴)

اگر یہی حق گوئی اور حق پسندی اور قرآن فہمی ہے تو ان لوگوں کے حق میں یہ شعر بالکل موزوں ہے ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

(نوٹ) ہم نے اس کتاب کا صرف نمونہ دکھایا ہے باقی باتیں قابل توجہ نہیں ہیں بلکہ اپنا جواب آپ ہی ہیں۔

قادیانی مشن

قادیان اور لاہور کے جلسوں میں ہمارا تحفہ

کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ امت مرزائیہ کے ساتھ ہمیں خاص تعلق ہے۔ اس لئے قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں دونوں جماعتوں کی خدمت میں ہماری طرف سے تحفہ پیش کیا جاتا ہے۔ الگ بات ہے کہ یہ دونوں گروہ ہمارے تحفے کو ناپسند کریں مگر ہماری نیت مخلصانہ رنگ میں یہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جس گرداب (بھنور) میں پھنسے ہوئے ہیں اس سے باہر نکل آئیں۔ فرمان خداوندی

وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ

ہروقت ہمارے پیش نظر رہتا ہے۔

مرزا صاحب نے اپنی دانشمندانہ حیثیت سے اپنے متعلق مباحث کو بہت پیچیدہ بنا رکھا ہے۔ کہیں وفات مسیح کی بحث ہے تو کہیں اجراء نبوت کی، اور کہیں منارۂ دمشق کا جھگڑا ہے۔ ہم چونکہ ان رموز سے بخوبی واقف ہیں اس لئے جہاں تک ہم سے ہوسکتا ہے ہم اتباع مرزا کو ان الجھنوں سے نکال کر سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس دفعہ ہم نے مرزا صاحب کا صدق و کذب جانچنے کے لئے جو معیار بصورت اشتہار پیش کیا ہے وہ آسان ہونے کے علاوہ بہت ہی صاف اور روشن ہے۔ گویا وہ معیار اس آیت کا مصداق ہے:۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

بغرض افادہ ناظرین وہ اشتہار درج ذیل ہے:۔

"جماعت احمدیہ کے لئے قابل غور بات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے اپنے مناصب بہت سے تجویز کئے اور ہر ایک کیلئے اپنے خیال میں دلائل بھی دیئے۔ فریق مخالف کی طرف سے بھی مختلف متعدد کتابیں نکلتی رہیں۔ جو علماء نے لکھیں اور فریقین نے پڑھیں۔ آج ہم ایک ایسی بات پیش کرتے ہیں جو بالکل صاف اور نکھری ہوئی صداقت ہے۔ ایسی کہ اس کی مثال زمانہ رسالت میں ہم کو یوں ملتی ہے کہ کفار قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بائیکاٹ کا باہمی معاہدہ چمڑے پر لکھ کر بند کر کے کعبہ کی چھت میں بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام کو بڑی سخت تکلیف پہنچی تو حضور علیہ السلام نے فرمایا مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کے چمڑے کو کرم کھا گئی ہے آپ کے چچا ابوطالب نے قریش کو کہا اس معاہدہ کو نکالو اگر میرا بھتیجا (محمد علیہ السلام) اس بات میں جھوٹا ہوگا تو میں اس کو چھوڑ دونگا۔ اس معاہدے سے پتھر ہٹا کر چمڑے کو دیکھا گیا تو واقعی اس کو کرم کھا چکی تھی۔

اسی قسم کا وعدہ مرزا صاحب متوفی نے بھی شائع کیا ہوا ہے جو اپنے الفاظ کے لحاظ سے بہت مختصر ہے مگر معانی کے لحاظ سے دریائے ناپیدا کنار ہے وہ ایسا معاہدہ ہے کہ کل قادیانی مباحث اس سے فیصل ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہیں اگر وہ صورت پائی گئی جس پر مرزا صاحب نے اپنی صداقت کو مبنی کیا ہے تو ہم مرزا صاحب کے مشن کی مخالفت چھوڑ دینگے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ (اتباع مرزا) سے ہمیں امید رکھنی چاہئے کہ درصورت منفی ہونے اس شرط کے وہ بھی مرزا صاحب کو چھوڑ دینگے۔ مرزا صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:۔

اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔" (رسالہ تحفۃ الندوہ صفحہ)

<u>احمدی دوستو!</u> اس اعلان کو پڑھ کر اصل کتاب میں دیکھئے اور از راہ مہربانی قرآن مجید کی سورت، آیت اور رکوع کا حوالہ دیکر الجھن ختم کر دیجئے۔ جہاں مرزا صاحب کے نام کی حیثیت سے لفظ ابن مریم آیا ہو۔ ساتھ ہی مرزا صاحب کا یہ شعر ملاحظہ کر لیجئے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(رسالہ دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب)

یہ شعر صاف الفاظ میں بتا رہا ہے کہ مرزا غلام احمد اور ابن مریم دو ہستیاں الگ الگ ہیں۔ پس زیادہ عرض کرنے کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے۔

<u>مسلمان دوستو اور احمدی مجبورو!</u> ہر مسلمان کا یہ یقین ہے کہ نا حق کو چھوڑنے اور حق کو اختیار کرنے کا ضرر کسی دوسرے پر نہیں بلکہ فاعل ہی پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد واضح ہے انما بغیکم علیٰ انفسکم۔ پس ارشاد خداوندی کو ملحوظ رکھ کر اعلان مرزا صاحب کو پڑھ کر آپ لوگ فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب قادیانی سچے تھے یا جھوٹے ؎

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

راقم مرزا صاحب کا دیرینہ ہادی

(ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری" (دسمبر ۲۵)

<u>ناظرین!</u> آپ صاحبان نے کبھی عدالت میں ایسا مقدمہ دیکھا ہوگا۔ جس میں مدعی نے یہ بیان دیا ہوکہ کا حساب میرے بہی کھاتہ میں مرقوم ہے اگر نہ ہو تو میرا دعویٰ خارج۔ نیز مدعا علیہ نے کہا ہو کہ یہ صورت مجھے منظور ہے۔ ایسے موقع پر عدالت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ مدعی کا بہی کھاتہ طلب کرکے اسکو دیکھے۔ پس ناظرین اہلحدیث سے عموماً اور اتباع مرزا سے خصوصاً ہماری درخواست ہے کہ عبارت پیش کردہ حوالے کا ثبوت اگر مل جائے تو اس سے ہمیں بھی مطلع کریں۔ ورنہ اتباع مرزا کو ... کی توبہ

وہ پیش کیا کرتے ہیں کہ
ایک آدھ بات سے کیا ہوتا ہے جبکہ
ہزاروں دلائل اور نشانات مرزا صاحب
کی صداقت پر موجود ہیں۔ کوئی ایک بات
اگر صحیح نہیں ہے تو نہ سہی،

ہم ایسے بھولے بھالے لوگوں کو کیا کہیں اور ان کو کس طرح سمجھائیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ یہ تو ایک عقلی اصول ہے خدا جانے امت مرزا اس کو سمجھے یا نہ سمجھے اس لئے ہم ان کو ایک سیدھی بات پر توجہ دلاتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔

مدعی عدالت میں ایک کاغذ پیش کرتا ہے جو مدعا علیہ کی طرف سے قرضہ لینے کا تمسک ہے۔ اس کاغذ میں کل سو سطریں ہیں، ہر ایک سطر میں متعدد جملے ہیں مگر جس لفظ کے ساتھ قرضہ کی رقم مرقوم ہے وہ شکستہ ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے۔ مدعا علیہ عدالت کو مشکوک لفظ پر توجہ دلا کر کہتا ہے کہ مدعی کا دعویٰ خارج ہونے کے قابل ہے اس پر اگر مدعی جواب دے کہ صاحب! ایک لفظ کے غلط ہونے سے سارا اسٹامپ کیونکر غلط ہو سکتا ہے باقی تو سارا صحیح ہے تو اتباع مرزا ہمیں بتائیں کہ ایسا مدعی کس قسم کے سلوک کا مستحق ہوگا۔

ایسی واضح تکذیب کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص اپنی ضد پر اڑا رہے تو کہا جائیگا کہ اسکا عقیدہ مرزا صاحب کے حق میں اس شعر کا مصداق ہے

ع پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

نوٹ! اشتہار مذکورہ ناظرین محصولڈاک بھیجکر علیحدہ بھی طلب کر سکتے ہیں

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ آخری فیصلہ کے متعلق مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کا مدلل جواب دیا گیا۔ ایک صفحہ عربی میں بالمقابل اس کا اردو ترجمہ ہے۔ قیمت ۴ر

ایضاً۔ مذکورہ کتاب کا انگریزی ترجمہ۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اخبار اہلحدیث کا سال نو

(مرقومہ مولوی ابو اسرائیل محمد اسمٰعیل صاحب ذبیح الہدی از راجمندری)

لیجئے حضرات ۱۹۴۰ء کا دور اختتام کو پہنچا۔ نئے مہمان ۱۹۴۱ء نے دنیا کے ہر گوشہ میں اپنا سکہ جمایا جانے والے اوراق وفاتر پارینہ اٹھا کر طاق نسیان پر رکھ دئیے گئے۔ دنیا کا اب نیا دور شروع ہوا۔ گذشتہ کارنامے اپنی دلفریب صورت تاریخ کے صفحوں میں چھپاتے ہوئے آنکھوں سے اوجھل نظر آنے لگے۔ موجودہ زمانے کی دلفریبی نے ہمیں محو حیرت بنا کر اس کا بھی غم فراموش کرا دیا کہ ہماری عمر کا آج ایک سال کم ہو گیا

یکم جنوری ۱۹۴۱ء کی روح پرور صبح، باغ ہستی میں نسیم سحر کے سرد سرد جھونکے، جوش گل کی انبساط آفرینی غنچوں کا مسکرانا، کلیوں کا چٹکنا، سبزے کا لہلہانا، شاخوں کا ایک عجیب دلربا انداز سے سر جھکانا، بلبلوں کا شاخہائے گل پر نغمہ سرائی کرنا، قمریوں کا ترانہ، بنی نوع انسان کو سال نو کی مسرت افزا خبر سے مطلع کرتا ہے کہ مردہ اقوام زندہ ہوں، بے عمل اپنے اندر جد و جہد کی اسپرٹ پیدا کریں، گم شدہ جماعتیں اپنا نام دنیا پر روشن کر دکھائیں۔

ابھی ابھی مرحوم ۱۹۴۰ء کو رخصت ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا ہے۔ رسم زمانہ تو اس امر کا متقضی تھا کہ ہم کچھ دیر تو جانے والے کے ماتم میں اشک فشانی کرتے مگر آنے والے مہمان نو کی خوشی نے ہمارے دلوں سے رنج و آلام کو بالکل محو کر دیا ؎

تھی نسیم سحر گاہ کہ بے وقت خوشی
کر گئی شمع کو خاموش جو گریاں دیکھا

نئے سال کے شروع ہوتے ہی نئی نئی امنگیں دلوں میں پیدا ہونگی اور ہونا بھی چاہئے۔ مگر میرا مدعا صرف یہ ہے کہ یہ اخبار "اہلحدیث" جو مسلمانوں کا بالعموم اور جماعت اہل حدیث کا پرانا خادم ہے جس نے اپنی زندگی کے ۳۷ سال بخیر و عافیت بڑی کامیابی سے گزارے۔ اب اس کا بھی اس ۱۹۴۱ء کے ساتھ ساتھ ۳۸ واں سال شروع ہوتا ہے۔

میں سال نو کی مبارکباد پیش کرتے ہوئے ملتجی بہ ناظرین ہوں۔ اس اخبار نے اپنی حیثیت و نوعیت کے لحاظ سے جیسی کچھ مسلمانوں کی خاصکر جماعت اہلحدیث کی جو خدمت انجام دی ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

مبالغہ نہیں بلکہ بیان حقیقت ہے۔ یہ اخبار جماعت اہل حدیث کے لئے ڈھال ہے اور مخالفین کے لئے تیغ براں ہے۔ ناجی[1] کے لئے رحمت ہے، غالی کے لئے حجت۔ مسلمانوں کے لئے رہبر ہے، ملحدین کے لئے داعی الی الحق۔

کیوں نہ ہو جبکہ یہ ایک لائق مدیر کی زیر قیادت جماعت اہل حدیث کی خدمت دینی کا شرف حاصل کر رہا ہے۔

لہذا جماعت اس پر اپنی مزید شفقت کی نظر ڈال اور اس کو اپنا ایک خالص رہنما سمجھتے ہوئے مستطیع حضرات اس کی خریداری کا شرف حاصل کریں، اور اس کی توسیع اشاعت میں کوشاں ہوں۔

اس آنے والے مہمان ۱۹۴۱ء کے دور میں خدا کرے جماعت میں ایک نئی روح پیدا ہو، اور جو اندر کے باہم کشیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں دور ہو کر حرف غلط کی طرح مٹ جائیں۔ تاکہ جماعت میں پھر ایک بار از سر نو احساس بیداری پیدا ہو ؎

خواب غفلت دور ہم سے خالق غفار ہو
پھر کریمی کی نظر جماعت اسلامیہ پر اک بار ہو
(یا رب یہ سال امن و مسرت کا سال ہو)

رب انا نسئلك العافية والمعافاة في الدنيا والآخرة (آمین)

---

[1] ناجی سے مراد فرقہ ناجیہ اہل توحید اور غالی سے مراد فرقہ غالیہ اہل بدعت ۱۲ (ذبیح)

بریلوی مشن

کذبات لہابیہ بجواب ـــــ بدعات وہابیہ

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

ـــــ (۱۹) ـــــ

معذرت ناظرین اخبار اہلحدیث کو معلوم ہے کہ جناب صدر صاحب جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی معیت میں عاجز دورے پہ رہا۔ پھر آتے ہی بیمار ہوگیا اور تاحال طبیعت بحال نہیں بدعات وہابیہ کے مسلسل جواب میں تاخیر کی یہ وجہ ہے ناظرین دعا کریں۔ پندرہ بدعتوں کا جواب ناظرین پڑھ چکے ہیں آج سولہویں بدعت کا جواب سنئے۔

مصنف بدعات لکھتے ہیں:۔

سولہویں بدعت: یہ ہے کہ التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کی جگہ السلام علی النبی پڑھنے لگ گئے ہیں اور اجتہادی استدلال یوں پیش کرتے ہیں۔ حضور علیہ السلام حاضر و ناظر نہیں ہیں تو پھر علیک ایہا النبی کہنا کیسے صحیح ہوا۔ (الفقیہ، جون ۱۹۳۸ء)

ثانی ہمیں سخت حیرت ہے کہ یہ بزرگ (مصنف بدعات) خدا جانے کس وہابی سے دوچار ہوگئے اور کس سے انکا واسطہ پڑا ہے جو ان کو اپنا مذہب کچھ کا کچھ بتاتا ہے یا بڑے میاں خود ہی جو چاہتے ہیں بنا لیتے ہیں۔ ہم مدیر الفقیہ سے دریافت کرتے ہیں کہ وہ اپنے عزیز علامہ سے دریافت کریں کہ وہ وہابی کہاں ہیں جو التحیات میں السلام علیک ایہا النبی کی جگہ السلام علی النبی پڑھنے لگ گئے ہیں۔ ہم آپ کی اطلاع کے لئے عرض کئے دیتے ہیں کہ جماعت اہل حدیث کی طرف سے آج کل دو نمازیں شائع ہوئی ہیں۔ ایک استادی المکرم مولانا سیالکوٹی کی طرف سے جلی حروف میں با ترجمہ چھپی ہے دوسری صلوٰۃ الرحمٰن کے نام سے مولوی سراج الدین صاحب جودھپوری نے شائع کی ہے۔ دونوں میں التحیات لکھا گیا ہے اور اسی طرح لکھا گیا ہے جس طرح حدیث شریف میں آیا ہے۔ سنئے جناب! جماعت اہل حدیث کے افراد تو پکار پکار کر کہا کرتے ہیں ؎

ما اہل حدیثیم دغا را نشناسیم

با قول نبی چون و چرا را نشناسیم

- - - - - - - - - - - - ہم تو حکم کے بندے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے فرمایا ہے لا تعلمہم نحن نعلمہم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان منافقوں کو نہیں جانتے ہم جانتے ہیں۔ اسلئے ہم نے اعتقاد رکھا کہ آپ ہر جگہ حاضر نہیں۔ اگر مکہ میں تھے تو اہل مدینہ آپ کی تشریف آوری کے دل وجان سے منتظر تھے۔ مدینہ میں تشریف لیگئے تو مسلمانان اہل مکہ جدائی سے بیتاب تھے۔ اسی طرح زندگی میں جہاں تھے وہیں تھے دوسری جگہ نہ تھے۔ اسی طرح بعد وفات بھی آپ ہر جگہ حاضر ناظر نہیں ہیں۔ باوجود اس کے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تم التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھا کرو۔ ہم پڑھتے ہیں۔ ہم جیسے قرآن مجید میں تلاوت کے وقت یا ایہا الرسول پڑھ لیتے ہیں نماز میں بھی حسب تعلیم نبوی

تہنیت سالِ نو اخبار اہلحدیث

(از قلم ـــــ نسیم آہی دسا ئر علوم حاضرہ)

نئی ادا سے ہوا جلوہ بار اہلحدیث
بنا ہے جلوہ کش نو بہار اہلحدیث

صفِ جراند دینی میں سب سے آگے ہے
بہت بلند ہے تیرا وقار اہلحدیث

تو بزم دہر میں ایمان پاش ایسا ہوا
کہ کفر ہو گیا تجھ پہ نثار اہلحدیث

جو سو رہے ہیں قیامت کی نیند غفلت میں
جھنجھوڑتا ہے انہیں بار بار اہلحدیث

کہیں جو کفر کا خرمن نگاہ سے گذرا
تو بن گیا وہیں برق و شرار اہلحدیث

جو حسن خلق کا شیوہ ہے دشمنوں کے لئے
تو دوستوں میں ہے الفت شعار اہلحدیث

اگرچہ قوم نے خود ذلتوں کو دعوت دی
مگر سنبھالے ہوئے ہے وقار اہلحدیث

زمانہ آئے بھر لے اپنا دامنِ امید
لٹا رہا ہے دُرِ شاہوار اہلحدیث

الٰہی عظمت / وسعتِ اہلحدیث اور بڑھا
بصد شکوہ رہے فیض بار اہلحدیث

مری نگاہ سے دیکھیں نسیم اہل نظر
بنا ہے جلوہ گہ صد بہار اہلحدیث

ایہا النبی پڑھتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ آپ ہر جگہ حاضر ناظر نہ تھے اور نہ اب ہیں۔ خدا جزاء دے ہمارے علامہ کو وہ بھی ایک مثال تحریر کر گئے ہیں:

لکھتے ہیں:-

السلام علیکم ورحمۃ اللہ نماز کے آخر میں ترمیم کیوں نہیں کی۔ حالانکہ بعض صورتوں میں سوائے فرشتوں کے اور کوئی نہیں ہوتا:

(حوالہ مذکور ص۶ کالم ۲)

پس جس طرح ہم مسلمانوں کو حاضر ناظر نہ خیال کرتے ہوئے السلام علیکم اس نیت سے کہتے ہیں کہ ہمارا سلام وہ پہنچائے گا جس نے ہمیں سلام کہنے کا حکم دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اسی طرح ہم پیغمبر علیہ السلام کو حاضر ناظر نہ سمجھتے ہوئے السلام علیک کہتے ہیں کہ وہی خدا پہنچا دیگا جو ہر چیز پر شاہد ہے۔

چوری کھل گئی | جو الزام آپ غریب وہابیوں (اہلحدیثوں) پر تھوپتے تھے۔ آگے چلکر آپ خود ہی لکھتے ہیں:-

ہاں عبداللہ بن مسعود کے متعلق ایک روایت یوں بیان کی جاتی ہے کہ ہم حضور علیہ السلام کی وفات کے بعد السلام علی النبی پڑھا کرتے تھے۔ مگر یہ روایت قابل اعتبار نہیں:

(حوالہ مذکور ص۲ کالم ۱)

لیجئے جناب علیک ایہا النبی کو بدل کر پڑھنے والے تو وہی نکلے جو خود التحیات کے راوی ہیں۔ رہا آپ کا یہ کہنا کہ یہ روایت ناقابل اعتبار ہے یہ محض متعصبانہ رائے ہے۔ کیونکہ نقاد محدثین کی یہ طرز نہیں کہ کسی روایت کو صرف ناقابل اعتبار اس لئے کہہ دیں کہ ان کی رائے کے خلاف ہے۔

آپ تسلیم کرتے ہیں کہ روایت بخاری میں موجود ہے اور اس کے ناقابل اعتبار ہونے کی وجہ بہت عجیب تحریر کرتے ہیں:-

امام بخاری نے باب التشہد میں اسی ترمیم کو داخل نہیں کیا۔ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو اسے بے موقع کیوں لاتے۔

(حوالہ مذکور ص۲ کالم ۳)

سبحان اللہ! اصول حدیث کی واقفیت ہو تو ایسی ہو۔ ماشاء اللہ! ہمارے علامہ اصول حدیث کے موجد ہیں۔ چنانچہ یہ آپ کی ایجاد اس امر کو واضح کر رہی ہے۔

علامہ جی! دنیا کا کوئی ذی علم اس اصول کو درست تسلیم کرے گا کہ فلاں روایت اس لئے ناقابل اعتبار ہے کہ اس کو محدث نے بے موقع درج کیا ہے۔ یہ اصول صرف آپ کا ہے ؎

ہوا تھا کبھی سر قسلم قاصدوں کا ٭ یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

(باقی)

جذعہ ضان کے سوا قربانی کے جانور کا دانت ہونا ضروری ہے

(مرقومہ مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگر ریاست نیپال)

ضانؔ کے معنی بھیڑ دنبہ وغیرہ۔ معزؔ بمعنی بکری بکرا۔ بقرؔ بمعنی گائے۔ ابلؔ بمعنی اونٹ جذعہؔ بمعنی قریب البلوغت۔ ان سب کے جذعوں کی عمر میں اختلاف ہے۔ نامہ نگار صاحب نے ان کی عمروں کے متعلق اپنی تحقیق مضمون مندرجہ ذیل لکھی ہے۔

(مدیر)

مسلم شریف کی روایت ہے:- لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان یعنی قربانی میں صرف مسنہ ذبح کرو لیکن اگر میسر نہ ہو تو بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو۔

چونکہ حضور نے فرمایا کہ بھیڑ کا جذعہ ذبح کرو اس لئے معلوم ہوا کہ اور جانوروں کا مثلاً اونٹ، بکری گائے کا جذعہ جائز نہیں ہے بلکہ ان جانوروں کا مسنہ ہی کرنا چاہئے۔ اب ہم جذعہ اور مسنہ کی لغوی تحقیق اور شراح حدیث کی تشریحات ذیل میں نقل کرتے ہیں تاکہ ان کے معانی اور مطالب بخوبی واضح ہو جاویں۔ چونکہ جذعہ ضان کی کھلی ہوئی اجازت موجود ہے اس لئے ہمیں اس کی نسبت ائمہ حدیث کی تشریح و تحقیق نقل کرنے کے بعد جذعہ معز (بکری کے جذعہ) جذعہ بقر (گائے کے جذعہ) جذعہ ابل (اونٹ کے جذعہ) کی نسبت بھی ائمہ فن حدیث کی تحقیقات لکھ دینی چاہئے تاکہ پورے طریق سے مسئلہ کی وضاحت ہو جاوے

اقول و باللہ التوفیق!

جذعہ ضان کی عمر کی نسبت جمہور اہل علم اور ائمہ لغت کی تحقیق

(۱) فتح الباری میں ہے:-

الجذع من الضان ما اکمل سنۃ ودخل فی الثانیہ وھو الاصح عند الشافعیہ وھو الاشھر عند اھل اللغۃ۔

(فتح الباری پ ۲۳- ص۳۲۹)

(۲) نووی میں ہے:-

الجذع من الضان مالہ سنۃ تامۃ ھذا ھو الاصح عند اصحابنا وھو الاشھر عند اھل اللغۃ وغیرھم۔ (نووی شرح مسلم جلد ثانی ص۱۵۵)

(۳) نیل الاوطار میں ہے:-

الجذع من الضان مالہ سنۃ تامۃ ھذا ھو الاشھر عن اھل اللغۃ وجمھور اھل العلم من غیرھم (نیل جز خامس ص۲۰۰)

(۴) تحفۃ الاحوذی میں بحوالہ نہایہ ابن اثیر یہ ہے:

ومن الضان ما تمت لہ سنۃ (تحفہ جلد ثانی ص۳۵۵)

(۵) مجمع البحار (لغت حدیث) میں ہے:-

الجذع من الضان ما تمت لہ سنۃ۔

(مجمع جلد اول ص۱۸۱)

(۶) بذل المجہود میں ہے:-

فی اللغۃ ما تمت لہ سنۃ (بذل جلد رابع ص۴۱)

ان سب سے معلوم ہوا کہ بھیڑ کا جذعہ بھیڑ کا وہ بچہ کہلاتا ہے جو پورے ایک سال کا ہو۔ نیز یہ معلوم ہوا

کہ یہ مسلک جمہور اہل علم اور اماماں لغت کا ہے۔ خود حافظ ابن حجرؒ نے بھی اس قول کو جمہور اہل علم کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو فمن الضان ما اکمل السنة وھو قول الجمھور (فتح پ ۲۳ ص ۳۲۴)

لیکن اور مسائل اختلافیہ کی طرح اس میں بھی حنفیہ نے اختلاف کیا ہے جس کا ذکر خود ائمہ حدیث نے اور فقہ کے مصنفین نے بھی کیا ہے۔

جذعہ ضان کی عمر میں حنفیہ اور حنابلہ کا اختلاف اور جمہور اہل علم اور ائمہ لغت سے ان کا شذوذ

(۱) ہدایہ میں ہے :-

والجذع من الضان ما تمت له ستة اشھر فی مذھب الفقھاء (ہدایہ مع کفایہ جلد رابع ص ۲۲۷)

(۲) نووی میں اس طرح ذکر ہے :-

قیل ما له ستة اشھر (نووی جلد ثانی ص ۱۵۵)

(۳) فتح الباری میں اس طرح ہے :-

وثانیھا نصف سنة وھو قول الحنفیة والحنابلة (فتح پارہ ۲۳ ص ۳۲۹)

(۴) بذل المجہود میں ہے :-

فسترہ فی شرح الملتقی شرعًا بما اتی علیه اکثر الحول (بذل جلد رابع ص ۸۱)

ان تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ احناف کے نزدیک جذعہ ضان بھیڑ کا وہ بچہ ہے جو پورے ۶ ماہ کا یا اس سے کچھ زیادہ عمر کا ہو۔ چونکہ یہ قول لغت کے خلاف تھا اس لئے ہدایہ میں جذعہ ضان کی تشریح کرتے ہوئے فی مذھب الفقھا کی قید لگا دی تاکہ ظاہر ہو کہ ائمہ لغت کی یہ تشریح نہیں ہے۔ کفایہ میں ہے۔

قید بمذھب الفقھاء احترازًا عن قول اھل اللغة (کفایہ جلد رابع ص ۲۲۷)

اسی طرح بذل المجہود میں ہے :-

وقید بقوله شرعًا لانه فی اللغة ما تمت له سنة (بذل جلد رابع ص ۸۱)

معلوم ہوا کہ ائمہ لغت کی تصریح احناف کے مذہب کے یکسر خلاف ہے اور یہ کہ صحیح مسلک وہی ہے جسے ہم نے امام شوکانیؒ امام نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ کی تصریحات سے جمہور اہل علم کی تحقیق کے مطابق یکسالہ بچہ کا قول نقل کیا ہے۔ اس بارہ میں اور بھی شاذ اقوال ہیں جنہیں "قیل" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ چونکہ وہ جمہور اہل علم کے خلاف ہیں اور ائمہ مذاہب میں سے کسی مشہور مذہب کی طرف منسوب بھی نہیں۔ اس لئے ہمیں ان کے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

اعلام | حسب تصریح حافظ ابن حجرؒ وغیرہ کے جذعہ ضان وہی ہے جو یکسالہ ہو۔ پس بعض کتب اہل حدیث میں بھیڑ کے چھ سات ماہ والے بچہ کے قربانی کی نسبت جو اجازت ملتی ہے وہ دراصل فقہی اجتہادی قول حنفیہ کے مطابق ہے۔ جو کہ جمہور اہل علم اور ائمہ لغت کے خلاف ہے۔

جذعہ معز کی اجازت ایک صحابی کو | جذعہ ضان کی بحث سے فارغ ہو کر اب ہم جذعہ معز کی نسبت اماماں حدیث کی کتابوں سے نقل کر کے یہ ثابت کریں گے کہ "جذعہ معز" اور کسی کے لئے جائز نہیں صرف ایک صحابی کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مخصوص اجازت تھی اور اس موقعہ پر ہم جذعہ معز کی عمر کی نسبت بھی شراح حدیث کی تصریحات کو نقل کریں گے۔

بخاری شریف میں ایک روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ بن نیارؓ نے نماز عید سے پہلے اپنی قربانی کے جانور کو ذبح کر ڈالا تو حضورؐ نے فرمایا شاتك شاة لحم کہ پہلے کر ڈالنے سے تو صرف گوشت خوری کا فائدہ ہوا قربانی تو نہ ادا ہوئی۔ تو حضرت ابو بردہ نے کہا میرے پاس معز کا جذعہ موجود ہے حکم ہو تو اس کی قربانی کر دیں تو حضور نے فرمایا

اذبحھما ولا تصلح لغیرك

(ملاحظہ ہو بخاری پارہ ۲۳)

مسلم شریف میں اس طرح ہے کہ انہوں نے کہا تھا ھی خیرٌ من مسنة۔ اور مسلم کی ایک دوسری روایت میں ان کا یہ مقولہ ہے ھی احب الیّ من شاتین۔ مطلب یہ ہے کہ انہوں نے جذعہ معز کے لئے اجازت طلبی کے موقعہ پر کہا کہ میرا جذعہ معز اس قدر فربہ اور طیار ہے کہ مسنہ سے بھی بہتر اور دو بکریوں سے بھی عمدہ ہے تب حضور نے فرمایا خیر تم اس کو ذبح کر دو لیکن دوسرے کے لئے جائز نہیں۔ چنانچہ امام نووی شارح مسلم نے اپنی فوائد میں لکھا ہے :-

وفیه ان جذعة من المعز لا تجزی فی الاضحیة وھذا متفق علیه

اور امام شوکانیؒ لکھتے ہیں :-

وفیه دلیل علی ان جذعة المعز لا تجزی فی الاضحیة قال النووی وھذا متفق علیه (نیل الاوطار جز خامس مصری ص ۲۰۲)

صاحب عون لکھتے ہیں :-

ان الجذع من المعز لا یجزی عن احد ولا خلاف ان الثنی من المعز جائز (عون المعبود جلد ثالث ص ۴۵)

اب ہم شراح حدیث اور ائمہ لغت کی تصریحات جذعہ کی نسبت نقل کرتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ جس جذعہ سے حضور نے منع کیا ہے۔ اس کی عمر کیا ہے۔

جذعہ معز کی نسبت حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے :-

فھو ما دخل فی السنة الثانیة (فتح الباری پارہ ۲۳ ص ۳۲۴)

(۲) تحفۃ الاحوذی میں نہایہ ابن اثیر کے حوالہ سے یہ عبارت ہے :- الجذع من البقر والمعز ما دخل فی السنة الثانیة (تحفہ جلد ثانی ص ۳۵۵)

(۳) منتہی الارب میں ہے :-

جذع آنچہ پیش از ثنی باشد یعنی گوسپند و گاؤ بسال دوم در آمده (منتہی الارب جلد اول ص ۱۹۱)

(۴) فقہ اللغہ میں ہے :-

وکل من اولاد المعز والضان فی السنة الثانیة جذعٌ (فقه اللغة وسر العربیة للامام اللغوی الثعالبی ص ۵۱)

(۵) مجمع البحار میں ہے :-

الجذع من البقر والمعز ما تم له سنة وطعنت فی الثانیة (مجمع جلد اول ص ۱۸۱)

(باقی مضمون صفحہ کے شروع میں ملاحظہ فرمائیں)

فہرست مضامین مندرجہ اخبار اہلحدیث جلد ۳۷

از ۳۔ نومبر ۱۹۳۹ء لغایت ۲۷۔ دسمبر ۱۹۴۰ء

اہل حدیث

نام مضامین	تاریخ اخبار
اہلحدیث کا سالِ نو	۳۔ نومبر ۱۹۳۹ء
... اہلحدیث	” ” ”
تہنیت نامہ سالِ نو اخبار اہلحدیث	” ” ”
فرقہ ناجیہ کون ہے؟	۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء
شدہ دل کی ہال پر انکشاف حال	۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء
درد دل کی کہانی اور وہ بھی اپنی زبانی (مولانا ابراہیم)	یکم دسمبر ۱۹۳۹ء
ایک دکھے دل کی داستان پڑھ کر	” ” ”
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اشتہار اہلحدیثان بنگال کا جماعتی نظام	یکم دسمبر ۱۹۳۹ء
اہلحدیث دعوت	۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
بھائیان اہل حدیث کی خدمت میں دوسری گذارش	۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء
امیر	” ” ”
دعوت توحید اور مزارات بزرگان	۵ جنوری ۱۹۴۰ء
ایک دکھے دل کی فریاد بنام بھائیان اہل حدیث	۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء
نوجوانان اہل حدیث کی فوری توجہ کے قابل	” ” ”
القول الحسن فی اثبات الجہر بالتامین	” ” ”
تنظیم عمل	۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء
تاسیس بزم توحید ۹ فروری۔ یکم مارچ۔ ۲۹ مارچ۔ ۱۹ اپریل۔ ۳۰ ... ۔ ۱۴ جون ۱۹۴۰ء	

نام مضامین	تاریخ اخبار
توسیع جماعت اہل حدیث	۲۳ فروری ۱۹۴۰ء
کسی صحیح حدیث سے دعائے قنوت وتر اور قنوت صبح ثابت نہیں	۲۳۔ فروری، ۱۰ مئی، ۲۳۔ اگست ۱۹۴۰ء
جماعت اہل حدیث صوبہ بنگال کی کرامت	۸۔ مارچ ۱۹۴۰ء
قدامت اہل حدیث اور علماء احناف	۱۵۔ مارچ ۱۹۴۰ء
جماعت اہل حدیث میرٹھ کی رپورٹ	۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ء
امرتسر میں بزم توحید کا کام شروع ہوگیا	۱۹۔ اپریل ۱۹۴۰ء
جماعت اہل حدیث سے خطاب	۲۶ اپریل ۱۹۴۰ء
دعوت عمل	۳ مئی ۱۹۴۰ء
سیالکوٹ کی بزم توحید اور عملی اقدام	۱۰ مئی ۱۹۴۰ء
نوجوانان قوم کیلئے عمل کا زریں موقع	۱۷ مئی ۱۹۴۰ء
متولیان مدارس کی خدمت میں ایک معروض	” ” ”
بزم توحید اور افراد جماعت کی سست رفتاری	۲۴ مئی ۱۹۴۰ء
علماء اہل حدیث واحناف سے التماس	۷ جون ۱۹۴۰ء
نالۂ دل	۲۸ جون ۱۹۴۰ء
جماعت اہل حدیث کی پاکدامنی	۵ جولائی ۱۹۴۰ء
توحید باری تعالیٰ	” ” ”
تبلیغی لطیفہ ۱۲ جولائی۔ ۲۶ جولائی	۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء
بزم توحید اور احباب اہل حدیث کی لاپرواہی	۱۹۔ جولائی ۱۹۴۰ء
جماعت اہل حدیث آرہ زندہ باد	” ” ”
توحید	” ” ”
ہماری زبردست تبلیغی کوتاہیاں اور ان کے افسوسناک نتائج	۲۔ اگست ۱۹۴۰ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
بزم توحید میں دعوت شرکت	۹۔ اگست ۱۹۴۰ء
توحید کی تبلیغ کا نمونہ	” ” ”
جلسہ اہل حدیث کانفرنس آرہ	۳۰۔ اگست ۱۹۴۰ء
بزم توحید کی ضرورت	۶۔ ستمبر ۱۹۴۰ء
اخبار اہلحدیث اور اس کی ضرورت	۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا اجلاس آرہ صوبہ بہار میں	۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
اجلاس سالانہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس	” ” ”
مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اور امامت اہل حدیث	یکم نومبر ۱۹۴۰ء
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس آرہ (صوبہ بہار)	” ” ”
بزم توحید کا پہلا جلسہ آرہ میں	۸ نومبر ۱۹۴۰ء
اہل حدیث کانفرنس کا شاندار جلسہ	۲۲۔ نومبر ۱۹۴۰ء
نیک مشورہ متعلقہ کانفرنس اہل حدیث	۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء
تقریر ابوالوفاء بر جلسہ کانفرنس آرہ	۲۹۔ نومبر ۱۹۴۰ء
اہل حدیث کانفرنس اور بزم توحید	” ” ”
جلسہ جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی تجویز	۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء
مختصر روئداد اجلاس آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس آرہ	۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء
انوار المصابیح بجواب نور المصابیح	۲۰ [illegible] ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء

عام اسلامی

نام مضامین	تاریخ اخبار
عداوت	۳ نومبر ۱۹۳۹ء
ازوجیت	۳ نومبر ۱۹۳۹ء
آیہ کریمہ ولقد کتبنا فی الزبور کی صحیح تفسیر	〃 〃 〃
دعوت فکر	۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء
ادعیۃ القرآن	〃 〃 〃
خصائل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	〃 〃 〃
وسعت مغفرت کی فراوانی	〃 〃 〃
جواب استفسار (مردہ مچھلی کی حلت)	〃 〃 〃
اخلاق حسنہ	〃 〃 〃
بصائر	〃 〃 〃
مذمت زنا	۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء
تاریخ مدرسہ فیض عام مئوناتھ بھنجن	۱۷ 〃 〃
جنت آسمان پر ہے	۱۷ 〃 〃
باہمی ہمدردی اور اتحاد	۲۴ نومبر ۱۹۳۹ء
شان قرآن کریم	۲۴ 〃 〃
پختہ قبر عمارت بنانا اور پرانے قبرستان پر کھیتی یا ڈیمی کرنا کیسا ہے؟	۲۴ 〃 〃
آج کل کی شادی	۸ دسمبر ۱۹۳۹ء
انکار حکم رسول صلعم کا نتیجہ	۸ 〃 〃
نظر تعمیم (مسئلہ نوم اور وضو)	۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
حقہ نوشی وتمباکو خوری	۱۵ 〃 〃
خاکساری تحریک کے علمائے اسلام کیوں مخالف ہیں	۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء
دور علمائے اسلام	۲۲ 〃 〃
خاکساری تحریک	۲۲ 〃 〃
ڈاکٹر اقبال کی تصویر کی نقاب کشائی	۲۲ 〃 〃
اسوہ حسنہ	۲۲ 〃 〃
مسلمان اور انکی زبوں حالی کے نتائج	۲۲ 〃 〃
امر بالمعروف اور نہی عن المنکر	۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء
اخلاق النبی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۹ 〃 〃

نام مضامین	تاریخ اخبار
مسئلہ غروب شمس پر ایک نظر	۵ جنوری ۱۹۴۰ء
آیت تطہیر	۵ 〃 〃
پردہ دروں کے لئے تازیانہ عبرت	۵ 〃 〃
ہاروت ماروت کی تنقید وتبصیر	۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء
بیت المال	۱۲ 〃 〃
ایک علمی سوال کا جواب	۱۲ 〃 〃
عشرہ ذی الحج	۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء
عید الاضحیٰ	۱۹ 〃 〃
اسلامی تعلیمات	۱۹ 〃 〃
تزکیہ نفس کا طریقہ	۱۹ 〃 〃
تحقیقات علمیہ (پیدائش حوا)	۱۹ 〃 〃
سنت کیا ہے	۱۹ 〃 〃
اسلام عقلی مذہب ہے	۲ فروری ۱۹۴۰ء
اسوہ رسول صلعم اور صحابہ کرام کا سرفروشانہ جذبہ	۹ فروری ۱۹۴۰ء
خطاب بہ اسلام	۱۶ فروری ۱۹۴۰ء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معاشرت	۱۶ 〃 〃
جماعت فی الاسلام اور فرائض علماء کرام	۲۳ فروری ۱۹۴۰ء
سرسید مرحوم کی تحریک	۲۳ 〃 〃
چودہ صدی کا نوزائیدہ مسلمان	۲۳ 〃 〃
تازیانہ بیداری	یکم مارچ ۱۹۴۰ء
نماز باجماعت پر اجمالی نظر	〃 〃 〃
فضائل اسلام	۸ مارچ ۱۹۴۰ء
گلشن اسلام	۸ 〃 〃
مؤمنین پر ابتلاء کا آنا	۸ 〃 〃
نفس امارہ	۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء
السلام علیکم	۱۵ 〃 〃
خاتمیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲ مارچ ۱۹۴۰ء
مسیلمہ کذاب اور اس کی وحی	۲۲ 〃 〃
حقیقت سحر	۲۲ 〃 〃
افعال پیر عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ 〃 〃
صبح وعصر کی نماز کے بعد نماز نفل	۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
عمل صالح کی تاکید	۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء
اشتہار بہجت آثار	۲۹ 〃 〃
میرا ایک خواب	۵ اپریل ۱۹۴۰ء
لطائف القرآن	۵ 〃 〃
مسلم سے خطاب	۵ 〃 〃
امر بالمعروف نہی عن المنکر	۱۲ اپریل ۱۹۴۰ء
عالم بے عمل	۱۹ اپریل ۱۹۴۰ء
خانہ کعبہ کی حفاظت	۱۹ 〃 〃
انما المؤمنون اخوۃ	۱۹ 〃 〃
کیا یہ سچ ہے؟	۳ مئی ۱۹۴۰ء
علماء دین اور سیاست	۱۰ مئی ۱۹۴۰ء
رسوم جاہلیت	۱۰ 〃 〃
محراب مسجد	۱۰ 〃 〃
قرآن کریم کی حفاظت	۱۷، ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء
کیا کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ ہو سکتا ہے؟	۳۱ مئی ۱۹۴۰ء
تین وتروں میں درمیانی قعدہ پر تعاقب	۳۱ مئی، ۷ جون ۱۹۴۰ء
ذاکرہ علمیہ حدیث لانکاح الا بولی	۷ جون، ۲۱ اگست، ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء
حدیث جنّی	۷ جون، ۱۱ اکتوبر ۱۹۴۰ء
حفاظت احادیث	۷ جون ۱۹۴۰ء
اسلام اور تصوف (بجواب منادی)	۱۴ جون ۱۹۴۰ء
محبت رسول اور صحابہ کرام	۱۴ 〃 〃
حقوق والدین	۱۴ 〃 〃
مصیبت میں صبر	۱۴ 〃 〃
لطائف القرآن	۲۱-۲۸ جون - ۵ جولائی ۱۹۴۰ء
امراض وعلاج کا سبب وعلاج	۲۸ جون ۱۹۴۰ء
حفاظت زبان وقرآن	۲۸ 〃 〃
اسلام کا مستقبل	۵ جولائی ۱۹۴۰ء
حفاظت دین اسلام	۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء
برکات رحمۃ للعالمین	۱۲ 〃 〃
مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری امرتسری جواب دیں	۱۲ 〃 〃

نام مضامین	تاریخ اخبار
اسلام اور مسیحیت (بجواب اخوت)	۸ دسمبر ۱۹۳۹ء
مولود شریف	۵، ۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء
اخوت و وحدت انسانی	۱۲ جنوری ۱۹۴۰ء
ایک مسیحی دوست کے نام مکتوب	۱۲ 〃 〃
کیا حضرت مسیح الٰہ تھے؟	۲۲ مارچ 〃
موجودہ اناجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا کلام اور سچی نہیں	۱۲-۱ اپریل 〃
مسیح انسان کامل تھا یا خدا؟	۱۹-۱ اپریل 〃
مسیحی مذہب کی تصویر	۳-مئی 〃
نبوت محمدیہ پر حملہ ایک اعتراض سے	۳۱ مئی 〃
مسیح کی بیٹز شیرافگن	۷ جون 〃
قرآن اور انجیل	۲۱-جون 〃
کفارہ مسیح اور ارادہ الٰہی	۲۳-اگست 〃
وہ نبی	۳۰-اگست 〃
نمونۂ تحریف	یکم نومبر ۱۹۴۰ء

آریہ

نام مضامین	تاریخ اخبار
آریہ پرتی ندھی سبھاؤں کو کھلا چیلنج	۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء
مذہب کا مستقبل	۱۵ دسمبر 〃
آریہ مہاجان سے سوالات	۲۹ دسمبر 〃
طلاق وید انوکول ہے	۱۹ جنوری ۱۹۴۰ء
ہندو گھٹ رہے ہیں	۱۶ فروری 〃
آریہ گزٹ کو جواب	یکم مارچ 〃
ہندو اور آریہ	〃 〃 〃
آریہ النانے	۲۲ مارچ 〃
ہولی	۲۹ مارچ 〃
آریہ مہاجان سے سوالات	۱۲، ۱۹، ۲۶ اپریل و ۳ مئی
اخبار پرکاش کی نئی بدعت	۱۰ مئی ۱۹۴۰ء
کیا وید الہامی کتب مقدسہ ہیں	۹-اگست 〃
کیا آریہ سماجی آستک ہیں؟	۳۰ اگست 〃
کفر و اسلام	۲۵ ستمبر 〃
گائے کے پجاریوں کی گئوکشی	[illegible]

نام مضامین	تاریخ اخبار
آریہ سماج اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی ہے یا فیل؟	۱۸-اکتوبر ۱۹۴۰ء
دنیا کا آئندہ مذہب ویدک دھرم ہوگا	۸-نومبر و ۱۳ دسمبر
جنگ کے بعد صلح۔ آریوں کی قرآن سے	۲۲-نومبر و ۲۰ دسمبر
وید اور علم تاریخ	۲۹ نومبر 〃
اسلام، آریہ سماج اور طلاق	۱۳-دسمبر 〃
کیا ستیارتھ پرکاش قابل عمل ہے؟	۲۰ دسمبر 〃

غیر مسلم

نام مضامین	تاریخ اخبار
رادھا سوامی مت کی غلط روش	۳۰ مئی ۱۹۴۰ء

ملکی مطلع

نام مضامین	تاریخ اخبار
رفتار جنگ ایشیا یورپ اور افریقہ کے متعلق ہر ہفتہ واقعات درج ہوتے رہے ہیں۔	
کانگرس اور گورنمنٹ	۳-نومبر ۱۹۳۹ء
تحریک خاکساری اور حکومت یوپی	۳ 〃 〃
مولانا عبیداللہ سندھی دفتر اہلحدیث میں	۱۰-نومبر 〃
شیر دل رچرڈ شاہ انگلستان اور ڈکٹیٹر خاکساران	۱۷-نومبر 〃
موجودہ جنگ کی تہ میں کونسے اصول کام کرتے ہیں	۱۷ 〃 〃
جنگ یورپ اور ایشیا	۲۴ نومبر 〃
بے پردگی کے نتائج (رقص لاہور)	۲۴ 〃 〃
حصار کا قحط غضب خدا ہے	۲۴ 〃 〃
واقعات جنگ پر ترکی اخبارات کا تبصرہ	۲۴ 〃 〃
مدرسہ تعلیم القرآن کوٹلی لوہاران	۲۴ 〃 〃
جہاز کمپنی حجاج	یکم دسمبر ۱۹۳۹ء
اناطولیہ میں خوفناک زلزلہ	〃 〃 〃
پریس ایکٹ کی سخت گیری	〃 〃 〃
امرتسر میں چوریوں کی کثرت	۸-دسمبر 〃
یورپ میں ایک نئی جنگ	۸ 〃 〃

نام مضامین	تاریخ اخبار
غلہ کی گرانی اور مالکان حکومت کی بے پرواہی	۸ دسمبر ۱۹۳۹ء
منادی خلیل	۸ 〃 〃
دارالعلوم دیوبند اور حکومت افغانستان	۸ 〃 〃
معزز معاصر انقلاب وغیرہ روزنامہ جواب دیں (اپیل مسجد شہید گنج)	۱۵-دسمبر 〃
مسجد سکھر سندھ کا معاملہ	۱۵ 〃 〃
بے پردگی کا نتیجہ اور [illegible] کا انتقال	۲۲ دسمبر 〃
قادیان میں جوبلی کا جلسہ	۲۲ 〃 〃
یوم نجات	۲۹ دسمبر 〃
مولوی عبدالرؤف مشتاق کو جواب	۵ جنوری ۱۹۴۰ء
اناطولیہ میں سخت زلزلہ	۱۲ جنوری 〃
قادیان میں سالانہ جلسہ اور [illegible]	۱۲ 〃 〃
اناطولیہ میں زلزلے سے نقصانات	۱۹ جنوری 〃
پنجاب اسمبلی میں مخلوط تعلیم کا ریزولیوشن	۱۹ 〃 〃
کانگرس کا یوم آزادی	۲ فروری 〃
جبری مخلوط تعلیم۔ انجمن حمایت اسلام کیوں خاموش ہے؟	۹ فروری 〃
تجارت، صنعت اور زراعت	۹ 〃 〃
پنجاب اسمبلی کا آئندہ الیکشن	۹ 〃 〃
ہندوستانی لیڈر اور دہلی کے [illegible]	۱۶ فروری 〃
والی امرتسر کی ایک سخت تکلیف (چوہڑ قلعہ)	۱۶ 〃 〃
چوریاں و ٹھیکری پہرہ	۲۳ 〃 〃
امرتسر میں تعزیے کا جلوس [illegible]	۲۳ فروری 〃
کانگرس کے نئے [illegible]	۲۳ 〃 〃
جنگ کا اثر زراعت اور صنعت پر	۲۳ 〃 〃
خاکساری کیمپ امرتسر میں	یکم مارچ 〃
امرتسر میں مسلم تعزیہ [illegible]	〃 〃 〃
شوکت علی صاحب کی تصویر کشی	۸ مارچ 〃
امرتسر کی [illegible]	〃 〃 〃
خاکسار اور ہندو [illegible]	۸ 〃 〃
گاندھی جی کی عزت افزائی	۸ 〃 〃

نام مضامین	تاریخ اخبار
خاکسار اور حکومت پنجاب	۱۵۔ مارچ ۱۹۴۰ء
پنجاب اسمبلی	۱۵ " "
سر سکندر اور [illegible]	۲۲۔ مارچ "
کانگرس اور مسلم لیگ	۲۹۔ مارچ "
لاہور میں خاکساروں اور پولیس کا تصادم	۲۹ " "
مسلم لیگ اور [illegible]	۵۔ اپریل "
مسلم لیگ، کانگرس اور قادیان	۵ " "
تحریک خاکساری کی ابتدا اور انتہا	۵ " "
کھلا مکتوب بخدمت نواب صاحب ممدوٹ	۵ " "
پاکستان، مسلم لیگ اور ہندو لیگ	۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ء
سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی [illegible] پنجاب سے رہائی	۱۲ " "
ہندوستان میں قومی ہفتہ	۱۹۔ اپریل "
پاکستان، افغانستان اور بلوچستان	۱۹ " "
مولانا ابوالکلام کے خطبہ صدارت پر اعتراض اور اس کا جواب	۱۹ " "
نئی قسم کی [illegible]	۲۶۔ اپریل ۱۹۴۰ء
[illegible] کانفرنس	۲۶ " "
دہلی میں عظیم الشان جلسے	۲۶ " "
مصیبت زدوں کے لئے سرکاری امداد	۲۶ " "
خاکسار ایران کا ڈکٹیٹر	۳۔ مئی ۱۹۴۰ء
مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور [illegible] اسلامیہ	۳ " "
[illegible] کانفرنس کی [illegible]	۳ " "
[illegible] کا فیصلہ	۱۰۔ مئی ۱۹۴۰ء
خاکساری تحریک اور حکومت پنجاب	۱۷۔ مئی
خاکسار اور حکومت پنجاب	۱۷۔ مئی
سید عطاء اللہ شاہ بخاری [illegible] کی ضمانت پر رہائی	۱۷ " "
[illegible]	۱۷ " "
[illegible] اشتہارات	۱۷ " "

نام مضامین	تاریخ اخبار
خاکساروں کی روش ناپسندیدہ ہے	۲۴۔ مئی ۱۹۴۰ء
جنگ ایشیا، یورپ و ہندوستان	۳۱۔ مئی "
خاکساری تحریک	۳۱ " "
جماعت اہل حدیث متوجہ ہو	۳۱ " "
پچاس ہزار خاکساروں کی پیشکش	۳۱ " "
پھر خاکساری شورش	۷۔ جون "
حکومت ہند کا اعلان [illegible] جائداد کا کوئی قانون نہیں بنایا جائیگا	۷ " "
ہز رائل ہائینس امیر سعود کی جلیل القدر شخصیت	۷ " "
جنگ یورپ کا نیا رخ	۱۴ جون "
سول گارڈ	۱۴ " "
خاکساری تحریک	۱۴ " "
پنجاب میں طلباء کی تعداد	۱۴ " "
جنگ ہندوستان کے سر پر آگئی	۲۱ جون "
خاکسار اور ان کی روش	۲۱ " "
کانگرس کی ورکنگ کمیٹی	۲۸ جون "
خاکساری شورش	۲۸ " "
جمعیۃ علماء ہند کا اجلاس	۲۸ " "
شاہ برطانیہ جارج سوم کی پیشگوئی سچی ثابت ہوئی	۵ جولائی ۱۹۴۰ء
حضور وائسرائے ہند کے اقتباسات	۵ " "
پنجاب میں [illegible] کی واردات	۵ " "
سوک گارڈ	۱۲ جولائی "
خاکسار پانچواں کالم	۱۲ " "
پنجاب میں فسادات	۱۹ جولائی "
کاغذ کی گرانی قابل توجہ حکومت ہند	۱۹ " "
[illegible] کی تقریر	۲۶ جولائی "
پنجاب کی منڈیوں میں بے ضابطگی	۲۶ " "
کارروائی مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند	۲۔ اگست "
ہندوستان میں سامان حرب کی تیاری	۲ " "
پردہ دروں کے لئے تازیانہ عبرت	۹۔ اگست "
حالات ہند	۱۶۔ اگست "

نام مضامین	تاریخ اخبار
شیخ عبداللہ بن بلیہد کی وفات	۱۶۔ اگست ۱۹۴۰ء
[illegible] حج	۱۶ " "
حالات ہندوستان	۲۳۔ اگست "
کانگرس اور حکومت ہند	۳۰۔ اگست "
خاکسار، حکومت پنجاب اور مسٹر مشرقی	۳۰ " "
پریذیڈنٹ کانگرس اور وائسرائے بہادر	۶ ستمبر ۱۹۴۰ء
حج کو چلو	۶ " "
یورپ میں ایک اور انقلاب	۱۳ ستمبر "
کانگرس، مسلم لیگ اور ہندو مہاسبھا وغیرہ	۱۳ " "
ماسٹر تارا سنگھ کا استعفیٰ	۲۰ ستمبر "
گاندھی جی پھر کانگرس میں	۲۰ " "
زکوٰۃ کا صحیح مصرف	۲۰ " "
جنگ اور ہندوستان	۲۷ ستمبر "
گاندھی جی اور کانگرس	۲۷ " "
شب برات کی آتشبازی	۲۷ " "
عالمگیر جنگ کا خطرہ	۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
حالات ہند	۴ " "
آئندہ مردم شماری	۴ " "
مدرسہ [illegible]	۴ " "
مدرسہ ضیاء العلوم [illegible]	۴ " "
قابل توجہ [illegible] امرتسر	۱۱۔ اکتوبر "
ہندوستان کیلئے سنگاپور کی اہمیت	۱۱ " "
رئیس زادوں کی روش	۱۱ " "
واقعات عالم	۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
کانگرس اور حکومت ہند	۱۸ " "
امرتسر میں زنانہ ہسپتال کا افتتاح	۱۸ " "
لاہور اور امرت سر [illegible]	۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
جامعہ ملیہ دہلی	۲۵ " "
مصنوعی گرہن، شعاع موت، ہلاکت کی فضائی [illegible] گیس کی [illegible]	۲۵ " "
خاکسار اور [illegible]	یکم نومبر ۱۹۴۰ء
یونان پر اطالوی حملہ اور اس کا سبب	۸ نومبر "

مضامین	تاریخ اخبار
جنگ کے لئے حکومت ہند کے انتظامات	۸۔ نومبر ۱۹۳۹ء
کیا ہو رہا ہے	۱۵ نومبر ؍
مشرقی اور حکومت ہند	۱۵ ؍ ؍
پردہ دروں کیلئے تازیانہ عبرت	۱۵ ؍ ؍
جنگ و اثرات جنگ	۲۲ نومبر ۱۹۳۹ء
وزیر اعظم مصر کا انتقال	۲۲ ؍ ؍
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا بائیسواں اجلاس آرہ میں	۱۳۔ دسمبر ۱۹۳۹ء
پاس شدہ تجاویز جلسہ کانفرنس آرہ	۱۳ ؍ ؍
جنگ کا رخ بدل گیا	۲۰ دسمبر ۱۹۳۹ء
ہوائی حملوں کے متعلق حفاظتی تدابیر	۲۰ ؍ ؍
جنگ میں تیز رفتاری اور سستی	۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء

سرکاری اطلاعات

مضامین	تاریخ اخبار
ہندوستان اور برما کا بحری اور فوجی سرمایہ امداد	۴ نومبر ۱۹۳۹ء
پنجاب میں نئے کارخانوں کا اجراء	۱۱۔ نومبر ۱۹۳۹ء
واقعات جنگ پر [illegible]	۲۵ ؍ ؍
پنجاب کے سابق فوجی سپاہیوں کی طرف سے پیشکش	۲۵ ؍ ؍
سریش تیار کرنے کے متعلق سکیم	یکم دسمبر ۱۹۳۹ء
پنجاب ریڈ کراس فنڈ میں چندہ	۱۵ دسمبر ۱۹۳۹ء
انڈین ملٹری اکیڈمی ڈیرہ دون	۲۲ دسمبر ؍
درختوں کی نگرانی کیلئے دوسرا جلسہ	۲۹ دسمبر ؍
پنجاب میں بجلی کی بہم رسانی کے متعلق توسیع	۵ جنوری ۱۹۴۰ء
پنجاب ایگریکلچرل کالج لائلپور میں پھلوں کی کاشت	۱۹ جنوری ؍
پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی رائے دہندگان کی جدید فہرست	۹ فروری ۱۹۴۰ء
شہد کی مکھیوں کی پرورش	
پنجاب میں فصل نیشکر	۱۶۔ فروری ؍
جنگ کا اثر صناعت اور زراعت پر	۲۳ فروری ؍

نام مضامین	تاریخ اخبار
پنجاب میں فصل کپاس	یکم مارچ ۱۹۴۰ء
سبزی کاشت کرنے والوں کو مفید مشورہ	۱۵ مارچ ؍
پنجاب میں فصل گندم	۲۲ مارچ ؍
غلہ کو امداد باہمی کے طریق پر جمع کرنے کی سکیم	۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ء
ایک اعلیٰ قسم کا رایا	۱۹۔ اپریل ؍
صنعتوں کے لئے سرکاری امداد	۲۶۔ اپریل ؍
پھلوں کو محفوظ رکھنے کی صنعت	۳۔ مئی ۱۹۴۰ء
پنجاب سول سروس	۱۷۔ مئی ؍
نوجوان پنجابیوں کیلئے صنعتی ذرائع	۲۴ مئی ؍
امتحان مقابلہ انڈین ملٹری اکاڈمی ڈیرہ دون	۱۴۔ جون ۱۹۴۰ء
پنجاب پراونشل وار بورڈ	۱۴ ؍ ؍
ٹرکش ریلیف فنڈ	۲۱ جون ؍
جالندھر میں آموں کی نمائش	۲۱ ؍ ؍
جاگیروں کے انتظام کی مفت تعلیم	۵ جولائی ۱۹۴۰ء
پنجاب میں زہر خوردنی کی وارداتیں	۵ ؍ ؍
پنجاب کی منڈیوں میں بے ضابطگی	۲۶ جولائی ؍
جنگی خدمات کا صلہ	۲۔ اگست ۱۹۴۰ء
ہندوستان میں سامان حرب کی تیاری	۲ ؍ ؍
امداد جنگ بذریعہ آلات	۹۔ اگست ؍
دیوانی مقدمات میں مصالحت	۱۶۔ اگست ؍
خبری مشاورتی کمیٹی	۲۳۔ اگست ؍
پنجاب میں تلوں کی فصل	۳۰۔ اگست ؍
بلا لائسنس ریڈیو رکھنے والوں کا سراغ	۲۰۔ ستمبر ۱۹۴۰ء
ہومیوپیتھک طریق علاج	۲۷۔ ستمبر ؍
علامہ مشرقی اور امداد جنگ	۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء
پھل اگانے والوں کے لئے ہدایات	۱۸۔ اکتوبر ؍
زمینداروں کو مشورہ (ڈنڈی سے بچاؤ)	۸۔ نومبر ۱۹۴۰ء
تانبے کے ظروف کی صنعت	۲۲۔ نومبر ؍
ٹیلی فون ٹرنک کال	۲۲ ؍ ؍

نام مضامین	تاریخ اخبار
کیا نکاح بیوگان منافی شرافت ہے	۱۹- جولائی سنہ۴۰ء
اسلامی تہذیب	۱۹ " "
مدارس عربیہ کے نصاب میں ترمیم کی ضرورت	۲- اگست و ۴ اکتوبر سنہ۴۰ء
مدرسۃ الصبیان کیلئے ایک مفید کتاب	۲- اگست سنہ۴۰ء
قرآن مجید کے اعجاز	۲- اگست "
مسلمانوں کی مذہبی اصلاح	۲ " "
قرآن غیر مخلوق ہے	۹- اگست سنہ۴۰ء
کیفیت وتر	۹ " "
اسلام اور نسوانی پردہ ۱۶-۲۳-۳۰ اگست سنہ۴۰ء	
مخلوط تعلیم اور بے پردگی کے نتیجے	۳۰- اگست سنہ۴۰ء
اشاعت توحید	۳۰ " "
السوال فی اختلاف تفسیر موضح القرآن وتفسیر کلام الرحمٰن بکلام الرحمٰن	۳۰ " "
خواجہ حسن نظامی اور تعدد ازدواج	۶- ستمبر سنہ۴۰ء
انا اعطیناک الکوثر	۶ " "
لطائف القرآن	۶ " "
مدرسہ دار التکمیل سیالکوٹ	۱۳ ستمبر و ۱۵ نومبر سنہ۴۰ء
شب برات اور مسلمانوں کے فرائض	۱۳ ستمبر سنہ۴۰ء
اسلامی احکام اور جسمانی فوائد	۱۳ " "
نسوانی پردہ مرزا سکندر آبادی اور ایڈیٹر پرکاش کی نظر میں	۲۰ ستمبر سنہ۴۰ء
خطبہ رمضان	۲۷ ستمبر سنہ۴۰ء
ماہ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل	۲۷ " "
ایک نظر ادھر بھی	۴- اکتوبر سنہ۴۰ء
مولانا ابوالکلام آزاد پر اعتراض	۴ " "
شراب خانہ خراب	۱۱- اکتوبر سنہ۴۰ء
[illegible]	۱۱ " "
ایمان و عمل صالح	۱۸- اکتوبر "
جھوٹی گواہی	۱۸ " "
اہل کشمیر کے لئے ایک تحفہ [illegible]	۲۵- اکتوبر سنہ۴۰ء
ماہ رمضان کے بعد عید الفطر	۲۵ " "

نام مضامین	تاریخ اخبار
احکام عید	۲۵- اکتوبر سنہ۴۰ء
توبہ	۲۵ " "
تنقید حدیث محراب اور اس کا جواب	یکم نومبر سنہ۴۰ء
امامت اور غلامی	۸- نومبر سنہ۴۰ء
حفاظت زبان	۸ " "
اسلامی تہذیب	۸ " "
اتفاق اور اتحاد	۸ " "
لحم خنزیر کیوں حرام ہے؟	۱۵ نومبر سنہ۴۰ء
ابتلاء خلیل پر ایک نظر	۱۵ " "
مشرکوں کی پہچان	۱۵ " "
اولیاء اللہ	۱۵ " "
خدائی کعبہ کے مقابل جعلی کعبے	۲۲ نومبر سنہ۴۰ء
چند احادیث نبویہ	۲۲ " "
اسلام۔ بدعت	۲۲ " "
اپنی کہانی اور اپنی زبانی	۲۹- نومبر سنہ۴۰ء
حج	۲۹ " "
خواتین اسلام کی بیداری	۱۳ دسمبر سنہ۴۰ء
وعدہ پورا کرنا	۱۳ " "
عید قربانی اور احکام قرآنی	۲۰ دسمبر سنہ۴۰ء
مولانا عبدالجلیل سامرودی اور صحیفہ اہلحدیث دہلی	۲۰ " "
مذہب کی ضرورت	۲۷ دسمبر سنہ۱۹۴۰ء
سوالات کے جوابات	۲۷ " "
تبلیغی جنتری	۲۷ " "

بریلوی مشن

نام مضامین	تاریخ اخبار
کنوز العارفین بجواب فیض العارفین	۳ نومبر سنہ۱۹۳۹ء
بیس تراویح کا ثبوت از کس طرف سے	۱۶- نومبر "
بریلوی علماء کی تبلیغ	۲۴ نومبر سنہ۳۹ء
بریلوی بہتانات برسرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم	۸ دسمبر سنہ۳۹ء
کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بشر نہیں تھے؟	۸ دسمبر سنہ۳۹ء

نام مضامین	تاریخ اخبار
تیراکے بنا ذردک، ۱۵ دسمبر ۵ جنوری ۱۲ جنوری ۲۳ فروری	
کیا مسجد کن میں شرک	۱۵- دسمبر سنہ۱۹۳۹ء
محفل میلاد	۲۹ دسمبر سنہ۳۹ء
مستری یار محمد کی کذب بیانی	۱۹- جنوری سنہ۴۰ء
کذبات لیاہیہ بجواب بعات وہابیہ ۲ فروری - ۹ فروری ۱۶ فروری - یکم مارچ - ۸ مارچ - ۲۹ مارچ، ۱۲، ۲۶ اپریل - ۳ مئی - ۲۱ - ۲۸ جون، ۱۲، ۲۶ جولائی اور ۲، ۱۶، ۲۳ اگست، ۱۳ ستمبر و ۱۸- اکتوبر سنہ۱۹۴۰ء	
اہل حدیث بھائی کا حنفی بھائی کو خطاب	۲۳ فروری سنہ۴۰ء
وما اھل بہ لغیر اللہ	۱۵- مارچ سنہ۴۰ء
علم غیب وحاضر ناظر کا ثبوت	۲۲- مارچ "
مستری یار محمد کو جواب	۵- اپریل سنہ۴۰ء
مخدوم شاہ کے مزار پر میں نے کیا دیکھا	۱۲- اپریل سنہ۴۰ء
مولوی محمد یار بریلوی کا وعظ	۱۹- اپریل "
تحفہ غالیہ برائے فرقہ غالیہ	۲۶- اپریل "
۱۲- ربیع الاول کو دکانیں بند کرنا اور مجلس مولود کرنا گناہ ہے	۲۶ " "
قبہ سازی اور اصلی حنفیت ۱۷، ۲۴، ۳۱ مئی، ۷ جون سنہ۴۰ء	
گیارھویں والے پیر	۷ جون سنہ۴۰ء
اللہ کی پکار برحق عبادت ہے	۷ " "
محدث علی پوری کی حدیث	۱۴ جون سنہ۴۰ء
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مختار کل تھے؟	۱۲، ۱۹ اور ۲۶ جولائی سنہ۴۰ء
الجواب ناطق بالصدق والصواب	۱۶- اگست سنہ۴۰ء
قصیدہ غوثیہ	۶ و ۱۳ ستمبر سنہ۴۰ء
پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور مرزا صاحب قادیانی	۲۷- ستمبر سنہ۴۰ء
بزم توحید کا ترانہ	۱۱- اکتوبر سنہ۴۰ء
مولوی محمد شریف کوٹلوی کو دعوت مباہلہ	۱۱ " "
افسانہ عبرت	۱۸- اکتوبر "
مسئلہ بناء علی القبور	یکم نومبر سنہ۴۰ء
تبلیغی اثرات	۸ نومبر "
پنجاب کے دو خدا رسیدہ مدعیان اصلاح	۱۵ نومبر "

انوار المصابیح بجواب تنویر المصابیح

(از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۳)

یہ سلسلہ مضمون اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ روا میں شروع ہوا ہے۔ دفتر اہلحدیث کی طرف سے مسئلہ تراویح کے متعلق مولانا سیوطی رحمہ کے ایک عربی رسالہ کا ترجمہ شائع ہوا تھا۔ جس میں آپ نے آٹھ رکعت تراویح کا مسنون ہونا ثابت کیا تھا۔ اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب بٹالوی نے تنویر المصابیح کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا۔ جس میں آپ نے بیس رکعت تراویح کو مسنون ثابت کرنے کی لاحاصل کوشش کی۔ اس کے جواب الجواب میں مولانا سیالکوٹی نے قلم اٹھایا ہے۔ اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع ہو چکی ہیں آج تیسری قسط درج کی جاتی ہے۔ (مدیر)

(۸) اخیر پر مولوی عبیدی صاحب نے "امام سیوطی کے دلائل کی تردید" کی سرخی قائم کی ہے۔ (ص۴۳) چھوٹا منہ بڑی بات۔ آپ کیا اور امام سیوطی رح کے دلائل کی تردید کیا؟ آپ اُن کے رسالہ کے ماحصل کو سمجھے ہی نہیں۔ تو جواب کیا دیںگے؟ اور تردید کیا کریںگے؟ سنئے ان کے رسالہ کا خلاصہ یہ ہے کہ:۔

(۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیس رکعت تراویح پڑھنا کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔

(۲) گیارہ رکعات صحیح حدیث سے ثابت ہیں۔

(۳) حضرت عمر رضہ کا امر بھی گیارہ رکعات کا ثابت ہے اس کے سوا ثابت نہیں۔

(۴) اہل مکہ اور اہل مدینہ نے اس تعداد پر زیادتی محض اس سلئے کی کہ یہ نماز نفلی ہے۔ فرضوں کی طرح اس کی رکعات کی تعداد معین نہیں ہے سو یہ تو جواز میں ہے نہ کہ قدر مسنون عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

یہ امور ایسے ہیں کہ سب محدثین میں قاطبۃً اور محققین حنفیہ میں بھی مسلم ہیں۔ کوئی بھی ان میں سے قابل تردید نہیں اگر کوئی شخص ان کی تردید کے درپے ہو تو وہ قلم اٹھانے اور دیکھ لے کہ وہ علم حدیث سے ناواقف ہے۔

(۹) مولوی عبیدی صاحب کی خیانت نمبرا

آپ نے امام سیوطی رح کے رسالہ سے اپنے مذہب کی تائید کے لئے ایک عبارت نقل کی ہے اور اس میں اصل چیز میں جس پر مدار کار ہے خیانت کر گئے ہیں۔ وہ یہ کہ آپ ص۴۲ پر اپنے نمبر شمار کی ۳۳ ویں دلیل کی سرخی یوں قائم کرتے ہیں :۔

"علامہ سیوطی کے رسالہ سے بیس کا ثبوت"

اس کے بعد اُن کے رسالہ سے یوں نقل کرتے ہیں :۔

ثم رأیت فی تخریج احادیث الشیخ الکبیر شیخ الاسلام ابن حجر ما نصه قول الرافعی انه صلی اللہ علیه وسلم صلی بالناس عشرین رکعة لیلتین فلما کان فی اللیلة الثالثة اجتمع الناس فلما یخرج الیھم ثم قال من الغد خشیت ان تفرض علیکم فلا تطیقوھا متفق علیه صحته (ص۴۲)

یعنی پھر میں نے تخریج احادیث الشیخ الکبیر حافظ ابن حجر رح کو دیکھا تو انہوں نے قول رافعی کو نقل کیا ہے جو یہ ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی لوگوں کو دو رات بیس رکعت۔ جب تیسری رات ہوئی لوگ اکٹھے ہوئے اور آپ نہ نکلے۔ پھر صبح کو فرمایا میں اس واسطے نہیں آیا کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ تم پر فرض نہ ہو جائے اور تم اسکا بوجھ نہ اٹھا سکو۔ اس حدیث کی صحت پر سب کا اتفاق ہے۔

یہ عبارت مولوی عبیدی صاحب حنفی نے امام سیوطی رح کے رسالہ کے غلط سے نقل کی ہے۔ لیکن اخیر سے ایک بات جس میں ان کے مذہب کی تردید تھی دیدہ دانستہ خیانت کر کے چھوڑ گئے ہیں وہ یہ کہ اس کے آگے یہ عبارت بھی مرقوم ہے :۔

من حدیث عائشة رضی اللہ عنها دون عدد الرکعات (ص۱۱)

یعنی یہ حدیث حضرت عائشہ رضہ کی روایت سے بالاتفاق صحیح ہے سوائے رکعات کے شمار کے؛ یعنی اس روایت میں بیس کا شمار جو آیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ امام بخاری وغیرہ اکابر محدثین نے بھی جو حدیث حضرت عائشہ رضہ سے روایت کی ہے۔ اُس میں یہ عدد مذکور نہیں ہے۔ پس بیس کا عدد غیر ثابت ہے۔

یہ ہے مولوی عبیدی صاحب کی تحقیق اور لطف یہ کہ باوجود اس ستم ظریفی کے اسے بھی اپنی قطعی دلائل کے شمار میں داخل کرتے ہیں۔ یا للعجب!

(۱۰) مولوی عبیدی صاحب کی غلط گوئی

ص۴۵ پر مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی رح کی طرف نسبت کر کے یوں لکھا ہے :۔

"اس کے بعد علامہ موصوف نے مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ سے یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضہ نے لوگوں کو ابی بن کعب رضہ پر جمع کیا کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھائیں؛ معلوم ہوا کہ حضرت عمر رضہ کی بیس رکعت کا حکم خود ان کو بھی تسلیم ہے اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اثر حضرت عمر رضہ جس میں گیارہ رکعت کا ذکر ہے قابل استدلال نہیں؛" (صفحہ ۴۵)

اس عبارت میں مولوی عبیدی صاحب نے امام سیوطی پر بہتان بھی لگایا اور ان کی کتاب کی عبارت کو ان کے مقصود کے خلاف غلط بھی سمجھا۔ اس کی توضیح یوں ہے کہ مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالہ والی روایت امام سیوطی رح نے اپنے الفاظ میں ذکر نہیں کی بلکہ وہ حافظ ابن حجر رح کے حوالہ سے ذکر کر رہے ہیں۔ سو دیکھیں امام سیوطی کا رسالہ تحقیق التراویح کہ اس میں ص۱۱ پر سطر نمبر ۱۱ لفظ ۲ "انتہیٰ" صاف طور پر لکھا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں پر حافظ ابن حجر رح کی

ط: کذا فی الاصل۔ اور صحیح رافعی ہے ۱۲ منہ

عبارت مذکورہ بالاختم ہوگئی۔ ایسا ہی حال حضرت جابر رضؓ والی روایت کا ہے کہ وہ بھی حافظ ابن حجر کے حوالہ سے منقول ہے جس کا ذکر صلا پر ہے۔ اور دونوں کا حاصل یہ ہے کہ حافظ ابن حجر رحؒ فرماتے ہیں کہ امام رافعیؒ کی روایت میں حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث میں جو بیسؔ رکعات کا عدد ہے وہ درست نہیں دکیونکہ امام بخاری وغیرہ محدثین نے حضرت عائشہ رضؓ کی جو حدیث روایت کی ہے اس میں رکعات کی گنتی کا ذکر نہیں ہے۔ بلکہ گنتی کا ذکر صحیح ابن حبان کی حدیث میں ہے جو حضرت جابر رضؓ کی روایت سے ہے۔ ہاں بیسؔ کا ذکر حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت میں ہے جسے امام بیہقی نے روایت کیا۔ لیکن اس کی نسبت خود امام بیہقی نے کہہ دیا ہے کہ بیس کے ذکر میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان متفرد ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اسکے بعد حافظ ابن حجر رحؒ کے ذکر والی دوسری روایت ذکر کرتے ہیں جو مصنف ابن ابی شیبہ اور بیہقی کی روایت سے ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے لوگوں کو ابی بن کعبؓ پر جمع کیا اور وہ لوگوں کو رمضان میں بیسؔ رکعات پڑھاتے تھے۔ اس کے بعد امام سیوطی لفظ انتہیٰ کا لکھ کر ظاہر کرتے ہیں کہ حافظ ابن حجر رحؒ کی عبارت یہاں پر ختم ہوگئی۔ دیکھئے مطلب کیا تھا اور مولوی عبیدی صاحب نے کیا بنالیا۔

سو اس روایت کا جواب یہ ہے کہ اول تو اس میں حضرت اُبی کے بیسؔ رکعت پڑھانے کو حضرت عمر رضؓ کے امر سے بیان نہیں کیا گیا۔ پس مولوی عبیدی صاحب نے اس روایت کا جو یہ ترجمہ کیا ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے لوگوں کو ابی بن کعب پر جمع کیا کہ وہ ان کو بیسؔ رکعت پڑھائیں " (صلا) اس میں مولوی عبیدی صاحب نے الفاظ کہ وہ ان کو بیس رکعت پڑھائیں" اپنی طرف سے ملا دیئے ہیں۔ روایت میں ایسے الفاظ نہیں ہیں جن کا یہ ترجمہ ہو سکے۔ الفاظ اور ان کا صحیح ترجمہ ملاحظہ ہو :-

وفی مصنف ابن ابی شیبۃ والبیہقی عن عمر رضی اللہ عنہ انہ جمع الناس علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وکان یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ الحدیث انتہیٰ

اور مصنف ابن ابی شیبہ اور بیہقی میں حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے کہ تحقیق آپ نے جمع کیا لوگوں کو اُبی بن کعب پر اور وہ ان کو رمضان میں بیس رکعات پڑھاتے تھے "

کہاں یہ ترجمہ کہ وہ ان کو بیس رکعات پڑھاتے تھے" اور کہاں مولوی عبیدی صاحب کا ترجمہ کہ وہ ان کو بیسؔ رکعات پڑھائیں"۔ صحیح ترجمہ میں حضرت اُبی کا اپنا فعل ہے بغیر ذکر حضرت عمر رضؓ کے امر کے۔ اور مولوی عبیدی صاحب نے جو لکھ مارا اس کا حاصل یہ ہے کہ حضرت عمر رضؓ نے حضرت اُبی کو حکم کیا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعت پڑھائیں۔ اور اس کے لئے روایت میں الفاظ نہیں ہیں۔ پس یہ بہتان ہے اور اپنی طرف سے تخلیط ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں حق کے ساتھ باطل کے ملا دینے کو یہودیوں کی بُری عادات میں گنا ہے اور اس کی مذمت کی ہے۔

(۱۱) اسی ضمن میں مولوی عبیدی صاحب امام سیوطیؒ کی طرف نسبت کر کے لکھتے ہیں :-

" پھر فرمایا کہ حاصل کلام یہ ہے کہ بیس رکعت فعل رسول اللہ صلعم سے ثابت نہیں " (صلا)

اس کے جواب میں مولوی عبیدی صاحب لکھتے ہیں :-

" لیکن یہ عرض ہے کہ اگرچہ حضورؐ سے بالتصریح ثابت نہ سہی تب بھی حدیث علیکم بسنتی وسنۃ الخلفاء الراشدین سے خلفائے راشدین کے تعامل[1] عمل کرنا تو ضروری ہے کہ انہوں نے بیس ہی ادا کیں " (صلا)

شکر ہے کہ مولوی عبیدی صاحب نے یہ تسلیم کر لیا کہ آنحضرتؐ کی صریح سنت اور آپ کے فعل سے بیس رکعات تراویح کا ثبوت نہیں ہے۔ اس پر ہم آپ کو شاباش کہتے ہیں لیکن آپ خلفائے راشدین کے بیسؔ ادا کرنے کی جو کہتے ہیں اس کو بھی تحقیق کی نظر سے دیکھیں تو یہ بھی ثابت نہیں، اور یہ امام سیوطی کی آئندہ عبارت میں مذکور ہے[2]۔ جس کے نقل کرنے میں آپ نے خیانت کی۔ اگر آپ یہ عادت چھوڑ دیں تو خدا تعالیٰ آپ کے دل پر حق کو روشن کر دے گا۔ دیکھئے امام سیوطی رحؒ کی پوری عبارت کا صحیح ترجمہ یوں ہے۔ اور یہی ان کی ساری کتاب کا خلاصہ ہے :-

" حاصل یہ کہ بیس (رکعت) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت نہیں ہوئیں۔ اور (حافظ ابن حجر رحؒ نے) جو صحیح ابن حبان سے نقل کیا ہے وہ ہمارے مذہب کی انتہائی دلیل ہے یعنی (اسکی جو) ہم نے صحیح بخاری سے حضرت عائشہ رضؓ کی حدیث سے جو تمسک کیا کہ آنحضرتؐ نہیں زیادہ کرتے تھے رمضان میں اور نہ غیر رمضان میں اوپر گیارہ رکعات کے۔ کیونکہ وہ اس کے موافق ہے اس حیثیت سے کہ آنحضرتؐ نے آٹھ رکعت تراویح پڑھیں پھر تین وتر پڑھے۔ پس یہ کل گیارہ رکعات ہوئیں (صلا تحقیق التراویح مصنفہ امام سیوطی رحؒ)

اور حضرات خلفائے راشدین کے متعلق ہماری یہ تحریر بھی غور سے پڑھیں اور اسفار حدیث کو تحقیق و تنقیدی نظر سے مطالعہ کریں تو خدا کے فضل سے آپ پر روشن ہو جائے گا کہ اس بارے میں اہل حدیث ہی کا مذہب صحیح ہے۔ وہ تحریر یہ ہے :-

" خلفائے اربعہ راشدینؓ میں سے سوائے حضرت عمر رضؓ کے کسی سے بھی تعداد رکعات تراویح کے متعلق بسند صحیح کچھ بھی ثابت نہیں ہے نہ اُن کا پڑھنا صحیح سند سے ثابت ہے اور حضرت عمر رضؓ کا گیارہ رکعات کا امر کرنا موطا امام مالکؒ میں بسند صحیح مرقوم ہے۔ جسے کوئی بھی جھٹلا نہیں سکتا اور اس کے خلاف حضرت عمر رضؓ کی طرف جو تعداد بھی منسوب ہے یا تو اس کی سند صحیح نہیں یا اس میں حضرت عمر رضؓ کا امر مذکور نہیں ہے۔

[1] مطابق اصل ۱۲ منہ

[2] دیگر یہ کہ امام سیوطی کے رسالہ میں صلا پر حدیث سعید بن منصور کی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ بیسؔ اور چھتیسؔ رکعات کی روائتیں حضرت عمر رضؓ کے زمانہ کے بعد کی ہیں۔ ۱۲ منہ

جذعہ ضان

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱)

(۶) بذل المجہود میں ہے :۔

واما الجذع من المعز فھو ما دخل فی السنۃ الثانیہ (بذل جلد رابع صکا نقلا عن الحافظ

ان تصریحات بالا سے معلوم ہوا کہ بکری کا وہ بچہ جو ایک سال پورا کرکے دوسرے سال میں داخل ہو وہ جذعہ معز کہلاتا ہے اب ظاہر وباہر ہے کہ حضور نے جذعہ معز سے منع فرمایا ہے۔ پس کسی حالت میں بکری۔ بکرا۔ خصی۔ بدھیا جو پورے ایک سال کے ہوں قربانی کے لئے درست نہیں۔

عتود یعنی بکری کے یکسالہ بچہ کی اجازت ایک اور صحابی کو

بخاری شریف میں ایک روایت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے کچھ جانور صحابہ کرام میں تقسیم کرنے کے لئے حضرت عقبہ بن عامر کے سپرد فرمائے تو انہوں نے تقسیم کر دیئے باقی صرف ایک عتود رہ گیا تو حضرت عقبہ بن عامر رضہ نے کہا کہ میرے لئے تو کچھ نہیں رہا صرف ایک عتود باقی بچا ہے تو حضور نے فرمایا کہ ضح بہ انت کہ تم اسی کی قربانی کر دو۔ (بخاری شریف پارہ ۲۳ کتاب الاضاحی)

یہ روایت مسلم شریف میں بھی ہے۔ حافظ ابن حجر رح نے فتح الباری میں اس روایت کی شرح میں لکھا ہے کہ امام بیہقی رح سند صحیح کے ساتھ حضرت عقبہ بن عامر رضہ کے اسی واقعہ کے متعلق حضور کے یہ الفاظ نقل فرماتے ہیں :۔

ضح بہ انت ولا رخصۃ فیھا لاحد بعدک (فتح پارہ ۲۳ ص۳۲۷)

مسلم کے شارح امام نوادی رح لکھتے ہیں :۔

روی البیہقی باسنادہ الصحیح عن عقبۃ بن عامر قال اعطانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنما اقسمھا ضحایا بین اصحابی فبقی عتود منھا فقال ضح بہ انت ولا رخصۃ فیھا لاحد بعدک۔

امام بیہقی رح کی روایت صحیحہ کے مطابق مطلب یہ ہوا کہ حضور نے یکسالہ بکری کی قربانی کی اجازت صرف حضرت عقبہ بن عامر کو دی تھی اور سداً للباب فرمادیا کہ تمہارے سوا اور کسی کے لئے اسکی اجازت نہیں ہو سکتی۔

ناظرین کرام! بخاری اور مسلم کی ہر دو روایات گذشتہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ حضور نے اس قسم کی اجازت دو صحابیوں کو دی تھی۔ ایک حضرت ابوبردہ بن نیار رض کو دوسرے حضرت عقبہ بن عامر کو۔ چنانچہ امام نوادی فرماتے ہیں :۔

قال البیہقی وسائر اصحابنا وغیرھم کانت ھذہ رخصۃ لعقبۃ بن عامر کما کان مثلھا رخصۃ لابی بردۃ بن نیار (نووی ص۱۵۵)

حافظ ابن حجر رح فرماتے ہیں :۔

فلم یثبت الاجزاء لاحد ونفیہ عن الغیر الا لابی بردۃ وعقبۃ بن عامر۔ یعنی ابوبردہ بن نیار کی طرح عقبہ بن عامر کو بھی رخصت مل گئی تھی اور ان دونوں کے سوا کسی اور کے لئے ثابت نہیں (فتح پارہ ۲۳ ص۳۲۹ وکذا فی زرقانی جلد ثانی ص۳۷۳)

اسی طرح امام شوکانی لکھتے ہیں :۔

والتاویل الذی قالہ البیہقی وغیرہ متعین والی المنع من التضحیۃ بالجذع من المعز ذھب الجمھور (نیل الاوطار مصری جز خامس صفحہ ۲۰۴۔ روایت عقبہ بن عامر)

یعنی امام بیہقی رح نے جو توجیہ کی ہے وہی درست ہے صرف انہیں دونوں کے لئے رخصت تھی ان کے ماسوا اوروں کے لئے عتود (جذعہ معز) کی قربانی نادرست ہے جیسا کہ یہی جمہور کا مسلک ہے

اب ہم عتود کی تشریح نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ حضور نے جس عتود سے منع کیا ہے اسکی عمر کیا ہے۔

عتود کی تشریح ائمہ حدیث ولغت کے اقوال سے

فتح الباری میں ہے :۔ وھو من اولاد المعز ما قوی ورعی واتی علیہ حول (فتح پارہ ۲۳ ص۳۲۷)

(۲) نووی میں ہے :۔ قال اھل اللغۃ العتود من اولاد المعز خاصۃ قال الجوھری وغیرہ ھو ما بلغ سنۃ (نووی جلد ثانی ص۱۵۵)

(۳) عون المعبود میں بحوالہ "نہایہ" یہ عبارت ہے :۔

العتود من اولاد المعز اذا قوی واتی علیہ حول (عون جلد ثالث ص۵۳)

(۴) نیل الاوطار میں ہے :۔ قلت والعتود ولد المعز ما رعی وقوی واتی علیہ حول (نیل جز خامس ص۲۰۳)

(باقی باقی)

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۲) اور آپ کے سوا حضرت عثمانؓ اور حضرت علی رضہ کی طرف بھی جو روائتیں منسوب ہیں ان کی سندیں ہی یا تو متصل وصحیح نہیں ہیں یا ان میں حضرات خلفاء کا امر اور شمولیت مذکور نہیں ہے جو شخص اس کے خلاف کہتا ہے ثبوت اس کے ذمہ ہے۔

ہم جماعت حنفیہ کے تمام علماء کو جو علم حدیث جانتے ہیں کھلا چیلنج دیتے ہیں کہ وہ ہماری اس تحریر کے خلاف بیس رکعات تراویح کا ثبوت رسول خدا صلعم کے فعل سے یا آپ کے امر سے یا حضرت عمر رضہ کے امر سے یا حضرت عثمانؓ کے امر سے یا حضرت علی رضہ کے امر سے ثابت کریں۔ اس کے لئے اخبار "اہلحدیث" کے اوراق کھلے رہینگے اور جو علم حدیث نہ جانتے ہوں وہ یا تو خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھے رہیں یا اپنے حدیث داں علماء کو اس کے لئے حرکت دیں۔ کوئی ہے جو اس بات کو پورا کرے۔ اللھم بک اعتصم عما یھم وبک احول وبک اصول۔ (باقی)

نوٹ | اخبار کی کتابوں نہ ہونے کے باعث صفحہ نمبر پر مضامین ہی درج کئے گئے ہیں۔ (منیجر اہلحدیث)

متفرقات

جلد ۳۸ شروع | الحمد للہ پرچہ ہذا سے اخبار اہلحدیث کی اڑتیسویں (۳۸) جلد شروع ہو رہی ہے۔ سابقہ جلد میں سے کسی صاحب کو اگر کسی پرچہ کی ضرورت ہو تو سوائے نمبر ۵۷ (۲۹ نومبر ۱۹۴۰ء) کے قیمت بھیج کر جلد منگا لیں۔ تاکہ اپنی فائل مکمل کر کے جلد کروا لیں۔

لفافے بیرنگ ہو جاتے ہیں | کئی دفعہ اعلان کیا گیا ہے کہ یکم دسمبر سے لفافہ کا محصول ڈاک بڑھ گیا ہے یعنی بجائے ایک آنہ کے پانچ پیسے ہو گیا ہے مگر بعض احباب ابھی تک ایک آنہ کا لفافہ ہی ارسال کرتے ہیں جو بیرنگ ہو جاتا ہے۔ اس لئے مکرر مطلع کیا جاتا ہے کہ لفافہ پر پورا محصول لگایا کریں اور جوابی لفافہ پر بھی پانچ پیسے کا محصول لگا کر بھیجا کریں۔

جواب حوالہ شعر فارسی | اہلحدیث ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء پر کسی صاحب کی طرف سے اس شعر کا حوالہ دریافت کیا گیا ہے:

من ز قرآن مغز را برداشتم
استخواں پیش سگاں انداختم

مولانا عبدالماجد صاحب دریاآبادی مدیر "صدق" تحریر فرماتے ہیں کہ یہ شعر مثنوی کا نہیں۔ بلکہ کلیات شمس تبریز مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ص ۵۹۸ پر صحیح شعر اس طرح ایک غزل میں ہے:

ما ز قرآں برگزیدم مغز را
پوست را پیش سگاں انداختیم

نادار کو ضرورت اخبار | مجھے اخبار اہلحدیث کے مطالعہ کا بہت شوق ہے مگر ناداری کی وجہ سے نہیں خرید سکتا۔ اصحاب خیر میں سے کوئی صاحب فی سبیل اللہ میرے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کرا دیں۔
راقم مولوی محمود۔ روہیلا نوالی۔ ضلع مظفر گڑھ

یاد رفتگاں | (۱) مولانا ابوالحسن صاحب امام جماعت اہل حدیث تبت ایک ماہ کی علالت کے بعد رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پکے موحد متبع سنت اور علاقہ تبت میں مذہب اہل حدیث کے مبلغ تھے۔ راقم شاہ عباس اڈکریس علاقہ تبت۔

(۲) بابو غلام اللہ صاحب امرتسری اور (۳) ڈاکٹر سید شفاعت احمد صاحب امرتسری جو ہومیوپیتھک کے ماہر معالج تھے انتقال فرما گئے۔ ہر دو حضرات حضرت مدیر "اہلحدیث" کے مخلصین اور اخبار "اہلحدیث" کے خریداروں میں سے تھے۔ (ایک طالب علم)

مدیر | مجھے ہر سہ احباب کی رحلت کا از حد صدمہ ہے اللہ تعالیٰ ان کو بخشے۔

وا حسرتا یاران من تنہا مرا بگذاشتند

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم

تقریظات

اسلام اور موجودہ جنگ | اس کتاب میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری احمدی نے حسب تعلیم مرزا صاحب قادیانی اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج قرار دیکر موجودہ جنگ پر آیات اور احادیث کو چسپاں کیا ہے۔ اپنے طریق پر بڑی کوشش کی ہے کہ یہ جنگ یاجوج ماجوج کے درمیان ثابت ہو جائے تاکہ مرزا صاحب کا قول متعلقہ یاجوج ماجوج صحیح ٹھیرے۔ مگر آپ نے یہ خیال نہیں کیا کہ ایسا کہنے سے مرزا صاحب کے دعوے کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یاجوج ماجوج سب تباہ ہو جائینگے اور بڑے بڑے جانور ان کو اٹھا کر دریاؤں اور سمندروں میں پھینک دینگے (ترمذی)، مرزا صاحب کو فوت ہوئے آج بتیس سال سے زیادہ عرصہ گذر گیا مگر یاجوج ماجوج ابھی تک زندہ ہیں۔ "ایں چہ بوالعجبی است"۔ قیمت مرقوم نہیں۔ شاید مفت ہے۔ ملنے کا پتہ:- انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور

تنبیہ المسلمین | اس رسالہ میں قابل مؤلف نے مسلمانوں کی پست حالی کا ذکر کرنے کے بعد ان کو تجارت اور تبلیغ اسلام کے متعلق اہم امور پر توجہ دلائی ہے۔ قیمت ۳/ ملنے کا پتہ:- مولوی صوفی عبدالرحمان ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

مہر نبوت | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات جو خاص بچوں کے لئے سادہ اور آسان عبارت میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ۱/

بچوں کا دوست | جغرافیہ کی اصطلاحات پہاڑے اور حسابی گُر لکھے گئے ہیں۔ بچوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت فی نسخے ۲ پیسے۔

ہر دو رسائل ملنے کا پتہ:- ایم محمد خان گوندل سیٹھ مقام مونگ (سابق مدرس ڈی بی مدارس) ضلع گجرات پنجاب

راز صحت | اس رسالہ میں مصنف نے تندرستی قائم رکھنے یا زائل شدہ کو دوبارہ حاصل کرنے کے طریقے بتائے ہیں۔ قیمت فی نسخہ /۲ فی سینکڑہ دو روپے (۲) ملنے کا پتہ:- پنڈت ٹھاکردت شرما موجد امرت دھارا لاہور

مکتوبات فارسی معہ ترجمہ اردو | حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ کے خطوط فارسی کا ترجمہ کیا گیا ہے جو مختلف مضامین پر مشتمل ہیں۔ بعض تصوف کے متعلق ہیں بعض میں علمائے حدیث امام بخاری، امام ابن تیمیہ رحمہا اللہ کے مناقب مرقوم ہیں۔ مکتوبات کے شروع میں شاہ صاحب موصوف کے مختصر حالات مرقوم ہیں۔ قیمت ۱/ پتہ:- ناظم کتب خانہ نذیریہ عاصم پہاٹک حبش خان دہلی

تفسیر فضل الرحمٰن | مولوی فضل الرحمٰن صاحب امام جامع ہری پور ہزارہ نے پارہ الٓمٓ کی اردو میں تفسیر لکھی ہے جو ۲۴۴ صفحات پر ختم ہے۔ اردو عربی تفاسیر سے مطالب خلاصۃً لکھے گئے ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے
ملنے کا پتہ:- مصنف موصوف

کلید جنت | المعروف یادگار ہاجرہ۔ مولوی حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑی مصنف "کنز المجربات" وغیرہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ناظرین "اہلحدیث" ان سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ نے اپنی اہلیہ ہاجرہ خاتون کی وفات پر حسب وصیت مرحومہ چند احادیث نبویہ جن پر عورتوں کو عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ و رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں داخل ہونے کی خوشخبری دی ہے شائع کی ہیں۔ مرحومہ کے ایصال ثواب کے لئے مفت تقسیم کی ہے۔ صرف محصولڈاک کے لئے تین پیسے کا ٹکٹ بھیجکر دار الکتب سلفیہ روڑی ضلع حصار سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ کتاب اعلیٰ کاغذ پر رنگین چھپوائی گئی ہے۔

موسم سرما اور جنگ

عام طور پر مشہور ہے کہ موسم سرما و موسم برسات میں جنگ کی رفتار سست ہو جاتی ہے۔ کیونکہ موسم کی خرابی کے باعث سپاہ بہادری اور سرفروشی کے جوہر نمایاں طور پر نہیں دکھا سکتی۔ مگر موجودہ جنگ عالم نے گذشتہ ریکارڈ کو مات کر دیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل واقعات سے ناظرین کو معلوم ہو جائے گا۔ اس جنگ میں نہ موسم مانع ہے نہ مذہبی تہوار۔

جنگ ایشیا

چین و جاپان کے متعلق اب ہفتہ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ چین جاپان کی جنگ کی رفتار بوجہ طوالت کے سست ہو گئی ہے۔ مگر بالکل ختم نہیں ہوئی۔ لندن کی ایک خبر مظہر ہے کہ چینیوں نے چنکنگ میں جاپانیوں کے تیس سے زیادہ ہوائی جہاز تباہ کر دیئے ہیں۔ دریائے ینگسی کے محاذ پر چین جاپان کی افواج میں جنگ ہوئی۔ طرفین کا نقصان بھی ہوا۔ اسکے علاوہ چینی حکومت سخت ارادہ کر چکی ہے کہ اندر ہی اندر پہلے کی نسبت زیادہ تیاری کر کے جاپان پر شدت سے حملہ کرے۔ جیسا کہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ چین اپنی جنگی طیاریوں میں مصروف ہے۔ فوج کی بھرتی جاری ہے۔ سپاہیوں کی تعداد بڑھا کر تیس لاکھ کر دی گئی ہے۔ اور اس نئی فوج کو موجودہ جنگ کے مطابق تربیت دی جا رہی ہے۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ ۱۹۴۱ء میں چین جاپان پر زبردست حملہ کرنے والا ہے۔ ان خبروں کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ جنگ ایشیا جو چار سال سے جاری ہے ابھی ختم نہیں ہوئی اور آئندہ بھی اس کے جاری رہنے کا امکان ہے۔

جنگ یورپ

جرمنی کی طرف سے برطانوی شہروں پر بمباری کی خبریں بدستور موصول ہو رہی ہیں۔ ہر ہفتہ کسی نہ کسی شہر پر حملہ ہوتا رہتا ہے۔ برطانوی ہوا باز بھی جرمنی اور اسکے مفتوحہ علاقوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔ یہ بمباری عموماً دشمن کے خاص خاص مقامات مثلاً بندرگاہوں، ریلوے سٹیشنوں، بجلی گھروں، تیل کے ذخیروں، خوراک کے گوداموں، صنعتی فیکٹریوں اور اسلحہ سازی کے کارخانوں پر کی جاتی ہے۔

برطانیہ کو اگرچہ اس جنگ میں اخراجات کی بڑی بھرمار رہی ہے۔ کروڑہا روپیہ روزانہ جنگی ضروریات پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس وقت برطانیہ کو امریکہ کی طرف سے کافی امداد بصورت آلات جنگ پہنچ رہی ہے اور بھی مزید امداد کی امید ہے۔ جیسا کہ صدر جمہوریہ امریکہ کے تازہ بیان سے معلوم ہوتا ہے جس کا مطلب بقول اخبارات یہ ہے کہ چونکہ اس جنگ میں بے اندازہ روپے کی ضرورت ہے اس لئے اگر برطانیہ آئندہ کسی وقت جنگی سامان کی نقد قیمت ادا نہ کر سکے تو بھی امریکہ اسے سامان جنگ بدستور پہنچاتا رہیگا۔ اختتام جنگ پر برطانیہ یہ سامان واپس دیدیگا۔ جو ضائع ہو جائے گا اس کی قیمت ادا کر دیگا اور جو مرمت طلب ہوگا اس کی مرمت کی اجرت اور واپس کئے ہوئے کا کرایہ دیدے گا۔

یہ تجویز بہت بہتر ہے اگر اس پر جلد عملدرآمد شروع ہو گیا تو برطانیہ کو امریکہ کی امداد بہت زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ اور امریکہ و برطانیہ کا تعلق پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گا۔

جرمنی اور فرانس

جرمنی اگرچہ فرانس کے ایک بڑے حصے پر قابض ہو چکا ہے۔ تاہم اس کی مزید خواہش یہ ہے کہ فرانس کی برائے نام حکومت پر (جس کا صدر مقام آج کل وشی ہے) دباؤ ڈال کر اس سے اپنے مزید مطالبات منوا لے۔ اس وقت فرانس کے وزراء تین گروہوں میں منقسم ہیں۔ ایک گروہ تو یہی وشی گورنمنٹ کا ہے جس کے اعلیٰ افسر مارشل پیتاں اور ویگاں ہیں۔ (مارشل ویگاں آج کل شمالی افریقہ میں ہیں) یہ گورنمنٹ جرمنی کے زیر اثر ہے بالکل خود مختار نہیں۔ دوسرا گروہ ان لوگوں کا ہے جو جرمنی کے خلاف اور برطانیہ کے ساتھ شریک جنگ ہیں۔ ان کا لیڈر جنرل ڈیگال ہے جو آج کل جنوبی افریقہ کی فرانسیسی نوآبادیات میں مقیم ہے اور وہاں کے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنا رہا ہے۔ تیسرا گروہ ان فرانسیسیوں کا ہے جن کے سرگردہ ایم لاول ہیں۔ یہ جرمن کے بالکل حمایتی ہیں۔ ایم لاول فرانس کے وزیر خارجہ تھے۔ چند روز ہوئے مارشل پیتاں نے ان کو معزول کر کے جیل میں ڈال دیا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ جرمن اثر کی وجہ سے وہ جیل سے رہا ہو گئے ہیں۔ ہٹلر کی خواہش ہے کہ ایم لاول کسی نہ کسی طرح مارشل پیتاں کی جگہ ہو جائے تاکہ وہ اپنی من مانی کارروائی کر سکے۔ یعنی ایم لاول کی امداد سے فرانس کی بندرگاہوں اور بحری بیڑے پر قبضہ کر کے لیبیا میں اٹلی کی امداد کر سکے۔ نیز برطانیہ پر حملہ کرنے میں آسانی ہو۔

جرمنی اور یونان

یونان و اٹلی کی جنگ دراصل ہٹلر کے ایماء سے چھڑی تھی۔ مگر جرمنی اٹلی کی امداد نہ کر سکا۔ اٹلی مفت میں پٹ گیا۔ اب اٹلی کی کمزوری دیکھ کر ہٹلر یونان کی طرف رخ کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ اخبارات کا بیان ہے کہ جرمنی نے ہنگری اور یوگوسلاویہ کے راستہ یونان پہنچنے کی ٹھان لی ہے۔ چند روز ہوئے خبر آئی تھی کہ جرمنی کی قریباً دو لاکھ فوج ہنگری پہنچ گئی ہے ہٹلر ہنگری کو اس بات پر رضامند کر چکا ہے کہ وہ جرمنی افواج کو گذرنے کا راستہ دے اور یوگوسلاویہ پر زور ڈال رہا ہے۔ اگر ہٹلر اپنے اس ارادہ میں کامیاب ہو گیا تو جنگ یونان زیادہ تیز ہو جائیگی۔

البانیہ اور لیبیا کے محاذات

البانیہ میں یونانی اور اطالوی مصروف جنگ ہیں۔ اور لیبیا کے محاذ پر برطانوی اور اطالوی افواج برسرپیکار ہیں۔ لیبیا کے مشہور قلعہ باردیا کا محاصرہ بدستور جاری ہے اٹلی کی فوج جان توڑ مقابلہ کر رہی ہے۔

صہ صہ جہاں آپ آزاد فرانس کی تحریک چلا رہے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ ہاشیوں بھی اٹلی کے خلاف بغاوت ہو رہی ہے۔

حالات مذکورہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔

خطرناک سال

لاہور ۲۳ دسمبر پنڈت وی ایچ دھرے جیوتشی جو آجکل لاہور مقیم ہیں۔ لکھتے ہیں:-

"جیسا کہ میں نے کچھ سال ہوئے کہا تھا ۱۹۴۱ء و ۱۹۴۲ء نہایت خطرناک سال ہیں اور مئی ۱۹۴۲ء میں ایک زبردست بھونچال آئے گا۔ جس سے بہت تباہی ہوگی۔ ایک بادشاہ کی موت واقع ہوگی۔ اور اس کی رعیت پر مصیبتیں آئینگی۔ جاپان فلپائن کیلئے خطرہ کا باعث ہوگا۔ ۱۹۴۲ء دنیا کی حکمران اقوام کے لئے منحوس سال ہے۔ اسی سال میں لاقانونی اور ہڑتالیں وغیرہ رونما ہوں گی۔ کئی ممالک کے پالٹیکس میں گڑبڑ ہوگی۔ اہم اصلاحات جاری کی جائیں گی مگر مخصوص مفادات کی مزاحمت کریں گے۔ کئی بڑے بڑے مدبروں کی موت واقع ہو جائے گی۔ ۱۹۴۲ء میں جنگ زیادہ مدن سے جبرالٹر تک بحیرہ روم کے اردگرد رہیگی۔ بحیرہ روم کے اردگرد کے تمام ممالک کو اپنی آزادی کے کھوئے جانے کا خطرہ ہے سب سے زیادہ خطرہ اٹلی کو ہے۔ اس کے کئی شہر اور گاؤں ایک بھاری زلزلہ سے تباہ ہو جائینگے۔ مسولینی کا ستارہ اب رو بہ زوال ہے۔ بحیرہ روم میں جنگ یہودیوں کے راس آئے گی۔ اور ممکن ہے کہ انہیں کوئی وطن مل جائے۔

مشرق بعید میں فلپائن۔ وسط مشرق میں ایران مشرق قریب میں فلسطین اور مغرب بعید میں پانامہ کو خطرہ ہے۔ پانامہ میں زبردست بھونچال آئیگا۔ اور ممکن ہے کہ یہ شمالی امریکہ کو جنوبی امریکہ سے علیحدہ کردے وہ وقت آرہا ہے جب جاپان اور چین ایک دوسرے کے زیادہ نزدیک کیا جائینگے۔ امریکہ اور جاپان شاید مشرق بعید میں طاقت کا تبادلہ کریں۔ جنگ میں برطانیہ کو امداد کے لئے امریکہ [illegible] جائیں گی اور شمال مشرق کی طرف بڑھ کر جبرالٹر پہنچیں گی۔ جنوبی اور شمالی آئرلینڈ متحد ہو جائیں گے۔ یورپ کے تقریباً تمام ممالک میں مختلف سیاسی پارٹیوں میں اختلاف ہوگا۔ نازیوں کو کئی ناکامیاں ہونگی۔ اور ۱۹۴۲ء کے شروع میں نازی اکثریت نہیں رہیگی مشرق کے ایک حکمران پر بڑی مصیبت آنے گی۔"

(پرتاپ لاہور ۲۵۔ دسمبر ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث کذب المنجمون ورب الکعبہ

خلیفہ قادیان اور حکومت پنجاب

قادیان میں آج کل مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔ اس میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے تقریر کرتے ہوئے حکومت پنجاب کو مخاطب کرکے جو کچھ فرمایا۔ معاصر "پرتاپ" میں اسطرح مرقوم ہے:-

"قادیان میں لنگر وار کو احمدیوں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنی تقریر میں پنجاب گورنمنٹ کو انتباہ دیا کہ وہ اپنی احمدی مخالف پالیسی کو ترک کردے۔ ورنہ اُسے پتہ لگ جائے گا۔ مرزا صاحب نے کہا کہ احمدیہ فرقہ اور گورنمنٹ کے تعلقات بڑے خراب ہوتے جا رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے اس تازہ ترین فیصلہ نے جس کی رو سے قادیان میں سکھوں کو دیوان منعقد کرنے کی اجازت دی ہے۔ میرے پیروؤں میں تلخی پیدا کردی ہے۔ اگر گورنمنٹ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو احمدی جوابی کارروائی کرنے پر تیار ہو جائینگے۔ گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارا مذہب یہ تعلیم نہیں دیتا کہ ہم عدم تشدد کے عقیدہ پر یقین رکھیں۔ مرزا صاحب نے دوسرے اندرونی اور بیرونی خطرات کا بھی ذکر کیا جو احمدیہ فرقہ کی طاقت کو زائل کرنے کے در پے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے پیروؤں کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ جب تک میں خدائی احکام پر عمل کرتا ہوا آپ کے جہاز کا کپتان ہوں میں اپنے تمام خطرات سے بچاتا رہونگا مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور [illegible] خطرناک تبدیلیاں [illegible]

مجھے پہلے ہی علم ہو گیا تھا [illegible] جو اس میں موجود تھے [illegible] صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ [illegible] کی شکست [illegible] اور [illegible] کا بادشاہ [illegible] اب انہوں نے یہ پیشگوئی کی ہے کہ [illegible] ہوگا اور برطانیہ کی فتح ہوگی۔ مرزا صاحب کے چار گھنٹے تقریر کرنے کے دوران میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے جاتے رہے۔" (پرتاپ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث دیکھئے خلیفہ صاحب کی اس تقریر کا حکومت پنجاب پر کیا اثر ہوتا ہے۔

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں
جونیر کلرکوں کی تین اسامیاں
(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب سول سیکرٹریٹ میں جونیر کلرکوں کی [illegible] میں اسامیاں خالی ہوئی ہیں جو مقابلہ کے امتحان [illegible] پُر کی جائیں گی۔ ان اسامیوں کو پُر کرنے میں فرقہ وارانہ تناسب اور زمیندار طبقہ کے حقوق کا خیال رکھا جائیگا۔ مقابلہ کا امتحان مارچ ۱۹۴۲ء کے [illegible] میں منعقد ہوگا۔ لیکن درخواستیں ۲۰ جنوری تک بھیج دینی چاہئیں۔ مزید تفاصیل پبلک سروس کمیشن کے سیکرٹری سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

(لاہور مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء)

اعلان اہلحدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۴۱ء کے متفرقات [illegible] کتب کے عنوان سے جن کتابوں کا ذکر کیا [illegible] ہے وہ کسی واقف کی وقف کردہ نہیں ہیں [illegible] کتابوں کے ہی متعدد نسخے [illegible] کے مدرسہ میں پہنچ گئے۔ اس لئے [illegible] زائد کتابوں کو علیحدہ کرکے ان کے عوض دوسری احادیث و تفاسیر غیر موجودہ منگائی جائیں [illegible] ان کو خریدنا چاہیں [illegible] کریں۔

ضلع [illegible] مدرسہ [illegible] مولوی [illegible]

بے مثل طبی کتابوں کا ذخیرہ

تصانیف حکیم حاجی مولوی محمد عبد اللہ صاحب روپڑی

کنز المجربات

مولف ممدوح نے اس میں وہی مصدری وسنیاسی نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے خاصیت بتائے گئے ہیں۔ پھر ان سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی اور ویدک اور ڈاکٹری نام۔ پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں اس کے بعد ہر بیماری کے اسباب اور اس کے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے ہیں۔ قابل دید ہے۔ قیمت حصہ اول ۵ر۔ حصہ دوم ۱۲ر۔

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ ہر بیماری کے مفرد نسخہ جات درج کئے ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ بہت مشہور ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ر

کنز المرکبات

یہ کتاب بھی مصنف ممدوح کی محنت وکاوش کا نتیجہ ہے۔ جس میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ تیر بہدف نسخہ جات درج کئے ہیں جو مصنف کے "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، خلاط، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات، عرقیات، شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت وجانفشانی سے حاصل کئے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے ۲۲×۱۸ کے ۲۰۰ صفحات قیمت ۲ روپے۔ کتابت طباعت کاغذ عمدہ

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے نفع افعال وخواص کو سالہا سال کی محنت وجانفشانی۔ ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات، کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت تین روپے (للعہ)

پھلوں سے علاج

جس میں بہت سی بیماریوں کا علاج کڑوی، کسیلی اور بدمزہ ادویہ کی بجائے شیریں اور خوش ذائقہ پھلوں سے بتایا گیا ہے۔ یہ کتاب حال ہی میں تالیف ہوئی ہے۔ ناظرین جلد طلب کریں۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (۱۸ر)

خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر			خواص گھی ۴ر	خواص دودھ ۸ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھیکوار ۹ر			خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر
خواص پھٹکڑی ۱۰ر	خواص برگد ۴ر			خواص دھتورا ۴ر	خواص ارنڈ ۶ر
خواص پیپل ۴ر	خواص آک ۱۰ر	خواص سیب ۴ر	خواص کوڑی ۶ر	خواص لیموں ۸ر	خواص اندرائن ۴ر
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۴ر	خواص انگور ۵ر	خواص سنگترہ ۳ر	خواص گاجر ۳ر	خواص مولی ۵ر
[illegible]	خواص کیکر ۴ر			خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص ستیاناسی ۴ر				خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر

حکیم صاحب کی یہ شہرۂ آفاق تصانیف ہیں جو ہر شخص کے گھر میں ہر وقت موجود رہنی ضروری ہیں۔ جلد منگوائیں ایسا نہ ہو کہ ختم ہونے پر دوبارہ ملنی مشکل ہو جائیں۔

نوٹ} محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں ہی درج کی گئی ہیں۔

ملنے کا پتہ} منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

(ختمہ ۶ جنوری ۱۹۴۱ء)

——— امرتسر شہر اور اس کے گرد و نواح میں ۳ جنوری کو بارش ہوئی۔ الحمد للہ! مزید بارش کی ضرورت ہے۔

——— امرتسر میں عمارتی لکڑی کے ایک گودام میں آگ لگ جانے سے پچاس ہزار کا نقصان ہوا۔

——— امرتسر ۲ جنوری کو ایک نوجوان سکھ لڑکی قتل ہو گئی۔

——— مولانا محمد داؤد غزنوی اور مولوی حبیب الرحمٰن لدھیانوی نے مجلس احرار سے علیحدہ ہو کر کانگرس میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔

——— چوہدری افضل حق اور صاحبزادہ فیض الحسن نے بیان شائع کرایا ہے کہ مجلس احرار جماعتی طور پر کانگرس میں شامل نہیں ہوئی۔

——— ایک اطلاع مظہر ہے کہ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا داؤد غزنوی، مسٹر عبد القیوم صوبائی کانگرس کے ڈیلیگیٹ منتخب کئے جائینگے۔

——— مولانا ابو الکلام آزاد الہ آباد ریلوے سٹیشن پر گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

——— لندن میں جرمن حملوں سے جن عمارات کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ برطانوی انجینئروں نے ان کو ڈائنامیٹ سے اڑا دینے کا حکم دیا ہے۔

——— چینی وزیر جنگ کا اعلان مظہر ہے کہ جب سے چین جاپان کی جنگ شروع ہوئی ہے سولہ لاکھ جاپانی ہلاک و مجروح ہو چکے ہیں۔

——— ایک ہزار اطالوی قیدی بمبئی پہنچ گئے ہیں

——— یونانی فوجیں البانیہ کے ایک اور مقام پر قابض ہو گئی ہیں۔ پانچسو اطالوی قیدی بنائے گئے ہیں

——— ماسکو کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ روس چین کی ہر صورت امداد کرے گا۔

——— قاہرہ ۵ جنوری۔ برطانوی اعلان مظہر ہے کہ کل رات سے اب تک بارڈیا کی جنگ میں پندرہ ہزار اطالوی قیدی بنائے گئے ہیں۔ بارڈیا کے شمالی رقبہ

جس قدر اطالوی فوجیں تھیں انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ برطانوی فوجیں اطالوی قلعہ بندیوں کو توڑ کر دو میل آگے بڑھ گئی ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے ہٹلر مارشل پیتان پر ابھی تک دباؤ ڈال رہا ہے کہ ایم لاول کو پھر وزارت میں لیا جائے

——— ابے سینیا میں حبشیوں نے اٹلی کے مالی اسباب کی لاریوں پر حملے کئے۔ ڈیڑھ سو اطالوی ہلاک ہوئے

——— ۳ جنوری کو مشرقی لیبیا میں اطالوی ہوائی اڈوں نے برطانوی ہوا بازوں نے زبردست بمباری کی

——— البانیہ میں ان دنوں بارشیں ہو رہی ہیں۔

۳۰ جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے ورنہ ۳۱ جنوری کا پرچہ وی پی کیا جائیگا

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ناظرین اہلحدیث کو عید اضحیٰ مبارک ہو

(ادارہ)

——— موضع بھگوان پور ضلع امرتسر میں ایک ساہوکار کے ہاں ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو پولیس کے لباس میں آئے اور دو ہزار کا زیور لیکر فرار ہو گئے۔

——— جرمنی کی مشہور بندرگاہ بریمن پر برطانوی ہوائی جہازوں نے ساڑھے تین گھنٹے شدت کی بمباری کی۔

وفات حسرت آیات

آہ! مولانا سید ابو الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۲۰ جنوری میں "مولانا ابو الحسن" کے عنوان کے تحت مولانا ابو الحسن صاحب تبتی کے انتقال کی اطلاع دیکھنے میں آئی۔ مولانا موصوف کی شخصیت اور فضائل سے بہت کم لوگ واقف ہونگے کیونکہ آپ ایک دور افتادہ پہاڑی علاقہ کے رہنے والے تھے۔ اس لئے میں ناظرین اہلحدیث کی واقفیت کے لئے حضرت ممدوح کے مختصر حالات زندگی پیش کرتا ہوں۔

حضرت مولانا سید ابو الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ متوطن تبت خورد چند روز کی علالت کے بعد اپنے حلقۂ احباب کو داغ مفارقت دیکر بتاریخ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کی وفات حسرت آیات سے جماعت اہل حدیث کو عموماً، جماعت موحدین تبت خورد کو خصوصاً ناقابل تلافی صدمہ پہنچا ہے۔ اس درد انگیز صدمے کی وجہ سے موحدین تبت کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ جس طرح باپ کا سایہ اٹھ جانے کی وجہ سے بچوں کی ہوتی ہے آپ بڑے متدین پاکباز عالم باعمل اور مجاہد اعظم تھے اور تبت کے علاقہ میں محض آپ ہی کی کوشش و کاوش کی وجہ سے توحید و سنت کا علم بلند ہوا تھا۔ سب سے بڑی خوبی آپ میں یہ تھی کہ نہ آپ دشمن کی طاقتوں سے دبنے والے تھے اور نہ ان کی سازشوں سے گھبرانے والے الغرض بے شمار خوبیوں کے حامل تھے۔ اس زمانہ قحط الرجال میں ایسی ہستیوں کا میسر آنا نہایت مشکل نظر آتا ہے بقول ڈاکٹر اقبال مرحوم ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

تمام احباب اہل حدیث کی خدمت میں مودبانہ گذارش ہے کہ اگر ہو سکے تو غائبانہ طور پر نماز جنازہ ادا کریں اور دعائے مغفرت سے مرحوم کو ضرور یاد کریں از حد عنایت ہوگی۔ اللھم اجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ وادخلہ الجنۃ الفردوس وقہ من عذاب القبر وعذاب النار آمین یا ارحم الراحمین۔ اور ہم سب کو آپ کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت عطا فرماوے اور آپ کے لواحقین کو صبر [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ

بزم توحید اور بزم خسروی

قابل توجہ اہل توحید

ہندوستان میں مسلمان جس کثرت سے آباد ہیں، کسی اور ملک میں اتنے نہیں ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ان میں شرک و بدعت اور خلاف شریعت جتنی رسومات جاری ہیں اتنی کسی اور ملک میں نہ ہوں گی۔ بہت بڑی رسم قبیح جو اسلام کی صریح نقیض ہے وہ قبور پرستی ہے ہندوستان کی سیاحت کرنے والوں سے مخفی نہ ہوگا کہ کوئی شہر کوئی قصبہ کوئی بستی اس مہلک مرض سے خالی نہیں ہے۔ ایک درد مند مسلمان جس نے صرف کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے معنی سمجھے ہوئے ہوں وہ ان رسومات شرکیہ اور بدعیہ کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر کہتا ہے کہ الٰہی وہ اسلام کہاں ہے جو اس کلمے میں پنہاں ہے۔ اسی درد سے متاثر ہو کر ہم نے بزم توحید کی آواز اٹھائی تھی۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ اس پر جتنی توجہ کی امید تھی اتنی نہ ہوئی۔ کیونکہ بہت سے دیندار مسلمان بھی آج کل سیاسیات میں غلطاں و پیچاں نظر آ رہے ہیں اور بہت سے اہل توحید یہ سمجھے ہیں کہ اب ملک سے یہ خرابیاں بالکل مٹ گئی ہیں یا بہت کم ہو گئی ہیں۔ بحالت حال جن اہل توحید گروہوں کی رائے غلط ہے قبور پرستی مٹی نہیں بلکہ ترقی پذیر ہے۔ آج ہم اس کی ایک نئی مثال پیش کرتے ہیں۔

دہلی جو کبھی منبع توحید تھا، چند روز ہوئے وہاں امیر خسروؒ کا عرس ہوا۔ امیر خسرو ایک صوفی مشرب شاعر تھے جن کی شاعری کا نمونہ ہم ایک شعر میں دکھاتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

خسروا در عشق بازی کم ز ہندو زن مباش
کاں برائے مردہ سوزد زندہ جانِ خویش را

کسی زمانے میں ہندوؤں میں ستی کی مشہور رسم جاری تھی۔ اس کی صورت یہ تھی کہ اگر کسی نوجوان عورت کا خاوند مر جاتا (چونکہ ہندوؤں میں نکاح بیوگان کی رسم نہ تھی اس لئے) اس کی بیوہ بھی مردہ خاوند کے ساتھ ہی جل کر مر جاتی۔ ایسی عورت کو ہندو لوگ بڑی عزت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ امیر خسرو نے اس رسم کے پیش نظر فرمایا کہ جس طرح ایک ہندو بیوہ عورت اپنے خاوند کی محبت میں زندہ جل کر کمال ایثار کا نمونہ دکھاتی ہے اسی طرح ایک مسلمان کو بھی خدا کی محبت میں یہی کمال ایثار دکھانا چاہئے کہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہ کرے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:۔

فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون الحیٰوۃ الدنیا بالآخرۃ۔

اسی ارشاد کے ماتحت مسلمان کے دل سے یہ شعر نکلنا چاہئے ؎

سب نکل جائیں گی او قاتل ہماری حسرتیں
جبکہ سر اپنا ترے زیرِ قدم دیکھیں گے ہم

امیر خسروؒ کا مذکورہ بالا فارسی شعر بڑا پر معنی ہے۔ امیر خسروؒ حضرت نظام الدینؒ دہلوی کے مرید تھے جن کا طریق عمل حدیث نبوی کے مطابق تھا۔ یہ دونوں حضرات (پیر و مرید) اپنے زمانہ کے مشہور متشرع صوفی تھے اس لئے یہ حضرات نہیں کہہ سکتے تھے کہ ہمارے مزار پر عرس کا میلہ کیا کرنا۔ کیونکہ ایسا کہنا دنیادار صوفیوں کا کام ہے۔ باوجود اس کے حضرت نظام الدینؒ کے مزار پر بہت عرصہ سے عرس کا میلہ لگتا ہے۔ اب کچھ عرصہ سے امیر خسرو کے مزار پر بھی شروع ہو گیا ہے ایسے کاموں میں جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی پیش پیش ہوا کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ ان کا مشرب ہے۔ چنانچہ اس دفعہ انہوں نے امیر موصوف کے مزار پر جو عرس کا میلہ رچایا ہے اس کی کیفیت ان کے اخبار منادی میں شائع ہوئی ہے۔ جس میں سے چند سطور بطور نمونہ درج ذیل ہیں:۔

"قوالی} ٹھیک ۹ بجے قوالی شروع ہوئی۔ مشہور آفاق قوال محمد عظیم صاحب پریم راگی کی قوالی سب سے پہلے ہوئی۔ جس نے وادی ایمن کے اندر دس ہزار کے مجمع کو اور وادی ایمن کے باہر ہزاروں آدمیوں کو بے حد متاثر کیا۔ حاضرین ایسی توجہ اور یکسوئی سے قوالی سن رہے تھے کہ کہیں سے سانس کی آواز بھی نہیں آتی تھی۔ البتہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد پریم راگی کی تضمین کے اثر سے ہجوم میں صدائے تحسین اور اظہار تاثرات کا ایک جوش پیدا ہوتا تھا اور چاروں طرف سے ایک گونج کی آواز آتی تھی۔ پریم راگی کے بعد شاہ پور بشیر نظامی قوال کا گانا ہوا وہ بھی بہت پسند کیا گیا۔

اس کے بعد سکندرآباد کے مشہور قوال کلو ابنا

میدان میں آیا اور اس مجلس میں اپنی خوش الحانی سے حاضرین کو بے حد متاثر کیا۔

ریڈیو نشر) ۱۰ بجکر ۰۰ منٹ پر ریڈیو نشر شروع ہؤا۔ پہلے پیغامات سنائے گئے۔ اس کے بعد علامہ کیفی صاحب کا مضمون خالق باری مسٹر الیس لعل خالق نے نہایت عمدگی سے سنایا اور سردار امر سنگھ صاحب نے بھی اپنی مختصر تقریر سنائی۔ اس کے بعد پروفیسر حفیظ صاحب سید نے حضرت امیر خسرو کی روحانیت پر انگریزی میں ایک تقریر پڑھی۔ اس کے بعد ایڈیٹر صاحب "دین" نے گجراتی میں منقبت سنائی۔ پھر ولایت خان قوال نے حضرت امیر خسرو کی تصنیف عربی راگ سنائے پھر بشیر نظامی کا گانا ہؤا۔ پھر پریم راگی قوال نے حضرت امیر خسرو کا منڈھا گایا۔ اس کے بعد کلوا بنا کا گانا ہؤا۔ پھر ہز ایکسیلنسی موسیو مسعود انصاری سفیر ایران نے بزبان فارسی ایک جامع تقریر فرمائی۔ ان کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب نے آخری تقریر کی اور پھر پریم راگی نے بیس منٹ تک بہت مؤثر گانا گایا۔ سوا بارہ بجے ریڈیو نشر ختم ہؤا اور سماع کی مجلس شروع ہوئی جو رات کے تین بجے تک رہی جس میں کلوا بنا اور بشیر نظامی اور پریم راگی اور انبیٹھہ والے خادم حسین کا گانا ہؤا۔ اور خواجہ حسن نظامی نے خادم حسین قوال کو نظام راگی کا لقب دیا۔ × × ہم سب (حاضرین) اس وقت حضرت امیر خسرو کے مزار یعنی قبر کے پائیں جمع ہیں اور ہم اپنے عقیدے کے موافق یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت امیر خسرو رح کی روح اور ان کے محبوب پیر حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رح کی روح بھی ہماری ان تقریروں کو سن رہی ہے۔

اس واسطے میں آخری تقریر میں ساری دنیا کے سننے والوں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ حضرت امیر خسرو رح اور ان کے پیر حضرت خواجہ نظام الدین اولیا رح کے مشن کو موجودہ زمانے میں زندہ کریں۔"

(منادی دہلی ۲۰ نومبر و یکم دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۳)

اہلحدیث ناظرین کرام و برادران اسلام! یہ ذرا تھوڑا سا نمونہ ہے ان افعال کا جو قبروں پر کئے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ سجدہ و سجود بلکہ طوائف (رنڈیوں) کا ناچ و گانا (جس میں اپنے پیشے کا اشتہار ہوتا ہے) بھی قابل دید و شنید ہے۔ کسی غیرت مند مسلمان ممبر اسمبلی کو ان رسومات قبیحہ سے سخت صدمہ ہؤا تو اس نے پنجاب اسمبلی میں ایک تجویز پیش کی جس کا ذکر ہم اخبار "زمزم" سے ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ جو یہ ہے :-

پنجاب اسمبلی میں ایک مفید بل

پنجاب اسمبلی میں ایک غیر سرکاری بل پیش کیا گیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ پیروں فقیروں کی قبروں پر بازاری عورتوں کو گانے کی ممانعت کر دی جائے پنجاب اسمبلی درگاہوں کے حالات کی اصلاح کے لئے جو قدم اٹھانا چاہتی ہے ہمارے خیال میں وہ قطعًا ناکافی ہے۔ عرسوں میں جو اخلاق سوز حرکتیں ہوتی ہیں ایک سنجیدہ سوسائٹی انہیں ایک لمحے کے لئے بھی برداشت نہیں کر سکتی۔ اس سلسلہ میں مفید اقدام تو یہ تھا کہ مخرب اخلاق میلوں اور نمائشوں کی طرح حکومت سے عرسوں میں مداخلت کا مطالبہ کیا جاتا۔ لیکن ہمیں تعجب ہے کہ پنجاب اسمبلی میں ایک پیر صاحب نے طوائف کے حقوق کی حمایت کرتے ہوئے اس بل کی بھی مخالفت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ پنجاب اسمبلی کو ایک اسلامی معاملہ میں دست اندازی کا کوئی حق نہیں ہے اسلامی معاملات میں عام طور پر پیروں کی بے بصیری یوں تو الم نشرح ہے ہی۔ لیکن اس سلسلہ میں شاید ہی اس سے زیادہ نادر مثال دنیا نے پیش کی ہو جو پنجاب اسمبلی میں پیش کی گئی ہے۔ پیر اکبر علی صاحب کے نزدیک طوائفوں کا گانا بھی ایک اسلامی معاملہ ہے جس میں مداخلت کا حق پنجاب اسمبلی کو نہیں ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اگر حقیقت اسلام در جہاں این است
ہزار خندہ کفر است بر مسلمانی۔

(زمزم لاہور ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء ص ۳)

اہلحدیث یہ اقتباس کسی تفصیل کا محتاج نہیں ہے ہم اس کی صرف [illegible] دیتے ہیں پیر اکبر علی صاحب (جن کا ذکر اس اقتباس میں آیا ہے) مرزا صاحب قادیانی کے پختہ [illegible] مرید ہیں۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ ساری دنیا کی اصلاح کروں خصوصًا مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بناؤں۔ ایسے مدعی کا کوئی مرید راسخ وہ بات کہے جو اس اقتباس میں درج ہے تو بے ساختہ ہمارے مونہہ سے نکلتا ہے کہ ؎

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا اپنا حافظ!
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

برادران توحید! یہ سارا قصہ سنا کر میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ کیا اب بھی آپ لوگ بزم توحید کی ضرورت کے قائل ہوئے ہیں یا نہیں؟ اگر ہوئے ہیں تو جلد از جلد اس کام کو شروع کیجئے جس کی آسان صورت یہ ہے کہ اپنے اپنے مقام پر اہل توحید اجتماعی شکل میں جمع ہو کر اپنا اپنا حلقہ کار مقرر کر لیں۔ اس حلقے میں جتنے مزارات پر عرسوں کا میلہ ہوتا ہے وہاں سارے یا چند خاص ممبر (جو معمولی سی تقریر بھی کر سکیں) پہنچ جایا کریں اور جا کر کتاب و سنت کا سبق سنائیں اگر تقریر نہ کر سکیں تو زبانی گفتگو کے ذریعہ سمجھائیں۔ اور اشتہار تقسیم کریں۔ اشتہار دفتر اہلحدیث سے طلب کر لیا کریں۔ اور اپنی کارگزاری کی ماہواری یا سہ ماہی رپورٹ جتنی ہو سکے دفتر ہذا میں بھیجا کریں۔ اگر ممکن ہو تو مرکز کو اس کام کے لئے حسب توفیق کچھ چندہ بطور امداد بھی ارسال کیا کریں۔ بہرحال خدا کا نام لے کر یہ کام شروع کر دیں اور دنیا کو بتا دیں کہ اصلی اسلام وہ نہیں جو مزارات پر نظر آتا ہے بلکہ اصلی اسلام قرآن و حدیث میں ہے جس کا خلاصہ مضمون مولانا حالی مرحوم نے زبان رسالت کی ترجمانی کرتے ہوئے ایک بند میں یوں ادا کیا ہے ؎

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا مری قبر پہ سر کو خم تم

شہادت حسینیہ کی یادگار

ہمارے نزدیک تو شہادت حسینیہ کی یادگار یہی ہے کہ ہم مسلمان اس سے سبق حاصل کریں کہ ساری مخلوق کسی کی تکلیف دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتی۔ قرآن مجید میں توحید کے متعلق دو آیتیں بڑی زبردست ہیں۔ ایک کے الفاظ یہ ہیں:۔

قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا (پ ۲۹ - ع ۱۲)

اے پیغمبر! تم کہدو کہ لوگو! میں تمہارے ضرر یا نفع کا اختیار نہیں رکھتا۔

دوسری آیت کے الفاظ یوں ہیں:

قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا (پ ۹ - ع ۱۳)

تم یہ بھی کہدو کہ میں اپنے واسطے بھی نفع یا نقصان کا اختیار نہیں رکھتا۔

ابن رسول علیہما السلام کی شہادت ان دونوں آیتوں کی عملی تفسیر ہے کیونکہ شہادت مذکورہ سے ثابت ہوتا ہے کہ خود امام حسین علیہ السلام اس شدید تکلیف میں نہ اپنی امداد کرسکے نہ اپنے اہل وعیال کی۔ یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے۔

اِنْ یَّمْسَسْکَ اللّٰہُ بِضُرٍّ فَلَا کَاشِفَ لَہٗ اِلَّا ھُوَ ۔

یہ صرف ہمارے بلکہ جملہ اہل ایمان کے نزدیک تو یہی یادگار کافی وافی ہے۔ مگر شیعہ جماعت کوئی اور یادگار قائم کرنا چاہتی ہے۔ اخبار "شیعہ" لاہور میں اس یادگار پر بڑا زور دیا جارہا ہے چنانچہ شیعہ ۲۴ نومبر میں لکھا ہے کہ ۱۳۹۱ھ میں دجبکہ شہادت پر تیرہ صدیاں گذر جائینگی) امام موصوف کی ایسی یادگار قائم کی جائے جس سے آپ کی یاد ہمیشہ تازہ رہے۔

ہم اس پر کیا رائے دے سکتے ہیں جبکہ ہمارے نزدیک اس کی یہی یادگار کافی ہے ؎

بجاکرونہ خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مگر شیعہ لوگ چونکہ اس کے سوا کوئی نمائشی یادگار بھی قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ہماری رائے ہے کہ امرتسر میں سب سے اونچے مکان کی پیمائش کرکے اس کے برابر ایک بہت بڑا تعزیہ بنایا جائے اور ہرسال بڑے بڑے شہروں میں اس کو گشت کراکر اس کی نمائش کی جائے اور اس کے اردگرد مولانا حالی مرحوم کی یہ توحیدی مسدس لکھی ہوئی ہو ؎

کہ ہے ذات واحد عبادت کے لائق
زباں اور دل کی شہادت کے لائق
اسی کی ہے سرکار خدمت کے لائق
اسی کے ہیں فرماں اطاعت کے لائق
لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

قادیانی مشن

قادیان کا سالانہ جلسہ!

ہر ایک جماعت کا سالانہ جلسہ اس کے مقصود اور مخصوص کارروائی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس میں جس قسم کی تقریریں ہوتی ہیں وہ اس کے خاص مقصد سے متعلق ہوتی ہیں۔ جس عنوان پر تقریر نہیں ہوتی وہ اس کے مقصد میں شامل نہیں ہوتا۔ اس دفعہ قادیان کے سالانہ جلسہ کی جو رپورٹ جو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے اسکو دیکھ کر ایک ہمدرد مسلمان کو سخت صدمہ ہوتا ہے کیونکہ ان تقریروں میں کوئی ایک تقریر بھی شرک، بدعت یا کفر و دہریت کی تردید میں نہیں دیکھی گئی۔ نہ بت پرستی یا عیسائی پرستی کی تردید میں اور نہ قبرپرستی یا پیرپرستی کے ابطال میں نظر سے گذری، نہ بیاہ شادی کی رسومات قبیحہ کی اصلاح پر کوئی توجہ کی گئی۔ جن میں آج کل مسلمان عموماً مبتلا ہیں۔ ہاں ساری تقریروں کا مرجع مرزا صاحب متوفی کی شخصیت تھی۔ کہیں ان کی پیشگوئیاں بتائی گئیں کہیں ان کے حق میں پیشگوئیاں سنائی گئیں۔ یہ بات کوئی اس سال کے جلسہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ قادیان کے سالانہ جلسوں میں عموماً یہی ہوتا ہے۔

قبرپرستی کا رد تو اس لئے نہیں کرتے کہ قادیان میں خود انہوں نے بھی اسی قسم کی کئی ایک قبریں بنا رکھی ہیں۔ پنجاب میں پاک پٹن کا شہر بہت مشہور ہے۔ جہاں حضرت فریدالدین گنج شکرؒ کا مزار ہے۔ وہاں ایک بہشتی دروازہ ہے جو سال بعد کھلتا ہے۔ جس سے گذرنے والے سمجھتے ہیں کہ ہم بہشت کے وارث ہوگئے ہیں۔ قادیان میں اس کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔ اس کی نسبت بھی ان لوگوں کا یہی خیال ہے کہ وہاں دفن ہونے والے بہشت کے حقدار ہیں۔ اس مقبرہ میں صرف اسی شخص کو جگہ ملتی ہے جو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ قادیان کے لئے وقف کرے۔

نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اہل بصیرت کی نظر میں یہ صداقت لاریب ہے کہ جو شخص اسلام کی اصلاح کا مدعی ہوکر مصلحانہ شکل میں آئے وہ اگر قبرپرستی اور پیرپرستی کی تردید کو اپنا اولیں مقصد ٹھیرائے تو اس کے دعوے کی تکذیب کے لئے یہی کافی ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امت مرزا دبیر فوج اس امتیازی وصف سے خالی ہے۔ ان کی ساری تقریروں کا مرجع صرف مرزا صاحب کی ذات ہوتی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ ؎

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

ہم اس روش کو انبیاء علیہم السلام کے طریق عمل کے خلاف سمجھتے ہیں۔ انبیاء کرام کی پہلی آواز یہی ہوتی تھی کہ:۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ (خدا کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچو) انصاف یہی ہے کہ قادیانی گروہ اس سے خالی ہے۔

قادیانیت کی ترقی کے معراج میں صرف پچیس سال باقی رہ گئے ہیں؟

خلیفہ قادیان نے امسال خطبہ عید الفطر میں ایک تقریر کی تھی جو اخبار "فاروق" ۲۱ نومبر میں شائع ہوئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

اگر ہم صحابہ کی طرح ہوتے تو ہماری ترقی بھی اسی عرصہ (۲۳ سال) میں ہو جاتی مگر چونکہ ہم میں وہ کیفیت نہیں ہے اس لئے ہماری ترقی زیادہ سے زیادہ پچھتر سال میں ہو جائیگی جس میں سے پچاس سال گزر چکے ہیں۔ اب صرف پچیس سال باقی ہیں۔

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا یہ دعویٰ مرزا صاحب متوفی کے بلکہ خود اُن کے اپنے بیان کے بھی خلاف ہے حیرت ہے کہ یہ لوگ باوجود اتباع مرزا کہلانے کے مرزا صاحب کے اقوال سے کیوں اتنے بے خبر ہیں کہ اہلحدیث کو انہیں تنبیہ کرنی پڑتی ہے۔ سنئے!

بڑے مرزا صاحب اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں "جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول اللہ میں داخل ہو گیا۔"

پس ثابت ہوا کہ بقول مرزا صاحب ان کے اتباع اصحاب رسول اللہ کی مانند ہیں۔ پھر ان پر وہ برکات کیوں نازل نہ ہوئیں جو رسول اللہ کے اصحاب پر ہوئی تھیں۔ یہ خطبہ خلیفہ صاحب کے ایک سابقہ بیان کے خلاف ہے کیونکہ ایک دفعہ انہوں نے کہا تھا کہ

"تبلیغ کا جتنا کام آج تک جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ اُس کام کے اربویں حصے سے بھی کم ہے جس کے لئے مرزا صاحب آئے تھے" (الفضل ۲۷/۶ ۱۹)

جماعت مرزائیہ جانتی ہوگی کہ سو ہزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے اور سو لاکھ کا ایک کروڑ اور سو کروڑ کا ایک ارب ناظرین غور کریں کہ پچاس سال کی طویل مدت میں جس کام کا ابھی تک اربواں حصہ بھی پورا نہ ہوا وہ باقی کتنا رہتا ہوگا۔ وہ پچاس سال کے مقابلہ میں پچیس سال کے اندر کیسے انجام تک پہنچ سکتا ہے۔

ناظرین! پچیس سال کا عرصہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ جلد ختم ہو جائیگا۔ اس وقت احمدیت کی کمزور حالت دیکھ کر لوگ پوچھیں گے کہ خلیفہ صاحب کا دعویٰ کیوں پورا نہیں ہوا تو جواب ملیگا کہ پیشگوئیوں میں مدہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ بقول مرزا صاحب کام مقصود ہوتا ہے (حقیقۃ الوحی)

پس یہ کام (غلبہ کاملہ) اگر تین سو سال میں بھی پورا ہو جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اگر تین سو سال کے عرصہ میں بھی پورا نہ ہوا تو یہ ضد کیا جائیگا کہ خداوند تعالیٰ قادر وقیوم اور فاعل مختار ہے وعدہ کا پابند نہیں ہے ارادہ بدل سکتا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) اور اپنے دعوے پر بطور سند یہ آیت پیش کر دیگے۔

یَمْحُو اللّٰهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ (پ ۱۳۔ ع ۱۲)

کیا ہی سچ ہے ؂

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

احادیث کی شرعی حیثیت

از رسالہ

(از جناب امین افغانی)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت زمانہ سے لیکر پچھلی صدی تک کے تمام مسلمان اس بات پر متفق رہے ہیں کہ قرآن کریم کے بعد احادیث نبوی مسلمانوں کے لئے رشد وہدایت کا منبع اور خیر و برکت کا سرچشمہ ہیں لیکن جہاں اس صدی میں بعض لوگوں نے مذہب کے دوسرے مسائل کو ملیا میٹ کرنے کی کوشش کی ہے وہاں ایک گروہ اس قسم کا بھی پیدا ہوا ہے جس نے اعلان کیا ہے کہ احادیث نبوی کو مذہبی حیثیت سے کوئی اہمیت حاصل نہیں ہے، اس لئے کہ خود قرآن کریم ہر مذہبی امر کو کافی وضاحت سے بیان کرتا ہے اور وہ مسلمانوں کی رہنمائی کرنے میں کسی معاون، کسی مددگار اور شریک کا محتاج نہیں۔ یہ زعم فاسد ان لوگوں کے دل و دماغ پر اس طرح مسلط ہو چکا ہے کہ ان کے نزدیک احادیث نبویہ پر عمل کرنا اور آنحضرت کے بتائے ہوئے دستور العمل پر چلنا راہ حق سے بھٹک جانے اور اسلام کی روشن تعلیمات سے دُور پڑ جانے کے مترادف ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کھلے بندوں احادیث نبویہ کی تردید کرتے ہیں اور ہر ناجائز طریقہ سے اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے ہاتھ سے آنحضرت کا دامن چھڑا لیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ اگر انہوں نے اس قلعہ کو سر کر لیا تو پھر مسلمان من مانی تاویلوں کے گورکھ دھندے میں پھنس کر قرآن مجید کو خود بخود چھوڑ بیٹھیں گے۔ اور ایک دفعہ پھر ہندوستان کی زمین توحید کے نور سے خالی ہو جائے گی اور مادیہ وطنیت کے سپوت متحدہ قومیت کے خواب کی تعبیر اپنی آنکھوں سے دیکھ لینگے

يُرِيدُونَ أَنْ يُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللّٰهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

انکارِ حدیث کی اصل وجہ میں نے اس فرقہ کے ذمہ دار حضرات سے اس بارہ میں گفتگو کی ہے اور گھنٹوں ان کے ساتھ بیٹھ کر یہ سمجھنے کی کوشش کرتا رہا ہوں کہ ان لوگوں کا نظریہ کیا ہے اور چاہتے کیا ہیں۔ اصل بات جو میں نے سمجھی ہے وہ یہ ہے کہ یہ لوگ مذہبی پابندیوں اور شرعی قیود سے تنگ آ گئے ہیں اور ان احکام کو ماننے کے لئے تیار نہیں جو بتفصیل تمام احادیث میں مذکور ہیں۔ اس لئے چاہتے ہیں کہ کسی طرح اسلام کی چلتی گاڑی کا ایک پہیہ (احادیث) توڑ دیں۔ دوسرا پہیہ خود بخود بے کار ہو جائے گا اور اپنے منصوبے میں کامیاب ہو کر آزادی سے زندگی کے دن بسر کرینگے۔

قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ

ایک مبصر کی رائے ایک دفعہ میں کیمبرج کے ایک

ایک فاضل سے گفتگو کر رہا تھا۔ مرزا صاحب کی نبوت کا ذکر شروع ہوا تو اس فاضل نے کہا کہ نبوت کا دعویٰ کرنے سے مرزا صاحب کا مقصد دراصل یہ تھا کہ وہ خود نبی بن کر نبوت کی اہمیت لوگوں کی نظروں میں گھٹا دیں۔ اس طرح آہستہ آہستہ خود مذہب کی اہمیت گھٹ جائے گی۔ اور فلسفیانہ مذاہب (دہریت و زندقہ) کے لئے رستہ کھل جائے گا۔ لیکن مرزا صاحب نے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جو رستہ اختیار کیا۔ وہ عاقبت اندیشی پر مبنی نہیں تھا۔ اس لئے ان کو کامیابی نہیں ہوئی۔ مسلمانوں نے فوراً ان کو جماعت سے الگ کر دیا اور اس کے متبعین ایک حقیر سی اقلیت بن کر رہ گئے۔ اس صاحب (امام اہل قرآن) نے نفسیات کے اس مسئلہ پر اچھی طرح غور کیا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ جماعت کے عقائد دیر میں اور تدریجی طور پر بدلتے ہیں اس لئے جب انہوں نے دیکھا کہ اب لوگ فقہ کی بندش سے تقریباً آزاد ہو گئے ہیں تو انہوں نے احادیث پر نکتہ چینی شروع کر دی ہے۔ اور جب کچھ دنوں میں یہ مرحلہ بھی طے ہو جائے گا تو وہ جمع و تدوین قرآن میں رخنے نکالنے شروع کر دیں گے۔ اور جب تک لوگوں کو اس عیاری کا پتہ چلے گا وہ عوام اور نئے تعلیم یافتہ طبقہ کے دل و دماغ کو اتنا مسموم کر چکے ہوں گے کہ اس کا تدارک کسی سے بھی نہ ہو سکیگا۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ

جماعت اہل قرآن | ناظرین غالباً یہ سمجھتے ہوں گے کہ اہل قرآن کسی خاص جماعت کا نام ہے۔ جن کا مذہبی نظریہ ایک ہے اور وہ کسی خاص عقیدہ کو ثابت کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ پہلے میرا بھی یہ خیال تھا۔ لیکن معلوم ہوا کہ حقیقت ایسی نہیں ہے۔ ان میں کا ہر ایک شخص خود امام اور مجتہد ہے۔ اس کو کسی دوسرے کی تقلید کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ تقلید نام ہے پابندی کا۔ اور اسی پابندی سے بھاگنے کے لئے تو یہ سارا کھیل کھیلا گیا ہے۔ مگر اس لئے یہ لوگ ایک دوسرے کی بالکل نہیں سنتے۔ ہر شخص قرآن مجید کو جس طرح سمجھتا ہے اسی طرح اس پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی کوئی خاص جماعت موجود نہیں ہے۔

تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ

انکار حدیث | یہی وجہ ہے کہ انکار حدیث کے بارے میں بھی ان کا نظریہ ایک نہیں ہے۔ بعض تو سرے سے حدیث کو قابل استدلال ہی نہیں سمجھتے۔ بعض صرف اسکو تاریخی حیثیت دیتے ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اصولاً حدیث سے مذہبی مسائل کے بارہ میں استناد درست ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ احادیث کی تدوین بہت بعد میں ہوئی ہے اس لئے ہم کسی حدیث کے متعلق وثوق سے نہیں کہہ سکتے کہ وہ آنحضرت کی فرمودہ ہے۔ گویا وہ لوگ چند ایک ضعیف یا موضوع روایتوں کی وجہ سے احادیث کے تمام ذخیرہ کو نظرانداز کرتے ہیں۔

كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ

اگر ہم ان میں سے ہر ایک نظریہ کی الگ الگ تردید شروع کر دیں تو بحث لمبی ہو جائے گی اور غالباً اس کا نتیجہ بھی کچھ نہیں نکلیگا۔ اس لئے ہم ذیل میں ان لوگوں کے باہمی اختلافات سے قطع نظر کر کے صرف عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے حدیث کی مذہبی حیثیت کو پیش کرتے ہیں۔

ضرورت حدیث از روئے قرآن | (۱) قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جو حضرت جبرئیل کی وساطت سے آنحضرت پر تئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل ہوئی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا اس کتاب کے متعلق آنحضرت کی حیثیت صرف ایک چٹھی رسان کی تھی جس کا کام مکتوب کے مضمون سے واقفیت حاصل کئے بغیر اس کو مکتوب الیہ تک پہنچانا ہوتا ہے یا یہ کتاب آپ پر اس لئے نازل ہوئی تھی کہ آپ اسے دوسروں کو سنائیں، پڑھائیں اور سمجھائیں۔ ظاہر ہے کہ آپ حامل قرآن ہونے کے ساتھ معلم قرآن بھی تھے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:-

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

بے شک مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی احسان کیا جو ان میں ان ہی کی قوم کا ایک رسول بھیجا وہ ان کو خدا کی آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب اور علم سکھاتا ہے۔

اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرت کا منصب یہ ہے کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوئی آیتیں سنائیں۔ اور ان کو قرآن کی باقاعدہ تعلیم دیں۔ تعلیم دیتے وقت آپ یقیناً آیات کی تشریح اور توضیح کے لئے اپنی طرف سے کچھ ارشاد فرمائیں گے، کسی مجمل آیت کی تفصیل بیان کریں گے، کسی عام حکم کی تخصیص کریں گے کسی مطلق کی تقیید کریں گے، کسی عمل کا مفصل طریقہ بتائیں گے۔ اور وہ ارشادات فہم قرآن کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہوں گے۔ آپ کے انہی ارشادات کو ہم حدیث کہتے ہیں۔ اور ان کو اس وجہ سے مذہب کا دوسرا رکن سمجھتے ہیں کہ ان کے ذریعے قرآن کریم کی مختصر آیتوں کی تفسیر ہوتی ہے۔ اور مسلمان زید و عمر کی تحکمانہ تاویلوں سے بچکر آنحضرت کے دامن سے وابستہ رہتے ہیں

(تنبیہ) یاد رہے کہ جو شخص اس آیت پر ایمان رکھتا ہے اور آنحضرت کو معلم قرآن تسلیم کرتا ہے، وہ کسی طرح احادیث کی مذہبی اہمیت کا انکار نہیں کر سکتا

(۲) اس امر پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ہمارا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف اس قدر نہیں ہے کہ آپ حامل قرآن تھے۔ بلکہ اگر ہم مسلمان کامل بننا چاہیں تو ہمیں اپنی دنیوی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی پیروی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝

اس آیت میں اللہ جلشانہ نے مسلمانوں کو نصیحت کی ہے کہ وہ اخلاق، طرز معاشرت، ملکی معاملات اور قلبی اعمال وغیرہ میں آنحضرت کے اقوال و اعمال کی پیروی کریں۔ آنحضرت کے اقوال و اعمال کا یہ بیش بہا ذخیرہ مسلمانوں کو کہاں سے ملیگا؟ آپ کی زندگی کے مفصل حالات کہاں سے دستیاب ہوں گے؟ اس کا

جواب صرف یہ ہے کہ کتب حدیث سے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت پر ایمان لانے والے لوگ مجبور ہیں کہ احادیث نبویہ پر عمل کریں اور انکو مشعل راہ بنا کر منزل مقصود تک رسائی حاصل کریں۔

(۳) قرآن کریم ایک جامع کتاب ہے اور اپنی جامعیت کی وجہ سے تشریح اور توضیح کا محتاج ہے۔ وہ توضیح آنحضرتؐ فرمائیں یا کوئی اور۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ قرآن توضیح اور بیان کا محتاج ہے۔ چنانچہ قرآن کریم کی ایک آیت سے ثابت ہوتا ہے۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ

(اے نبی) تم قرآن پڑھنے میں اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ تاکہ اسے جلدی یاد کر لو بے شک اس کا یاد کرا دینا اور اس کا پڑھ دینا ہمارے ذمہ ہے۔ پھر جب ہم اس کو پڑھ چکیں تو تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو پھر اس کا واضح کر دینا ہمارے ذمہ ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی قرأت، جمع و تدوین اور بیان کا خود ذمہ لیا ہے۔ اگر اس ذمہ داری کا ظہور اس طرح ہوا کہ قرآن کریم کی قرأت اور تدوین آنحضرتؐ نے فرمائی تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے مطالب کا بیان کون کرے گا۔ کیا اس کام کے لئے ہمیں کسی اور کے در پر دستک دینی پڑے گی؟ اگر نہیں تو ماننا پڑے گا کہ فہم قرآن کے لئے احادیث نبویہ کو پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ آپ معلم اور مبین تھے۔ اور آپ نے قرآن کے جو رموز بیان کئے ہیں وہ سب کتب حدیث میں موجود ہیں۔ وَاَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ

قرآن کریم نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ آنحضرتؐ کی پیروی کریں۔ اور اسی پیروی کو محبت الٰہی اور نجات کی نشانی قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ

ان سے کہہ دیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ تم سے خوش ہو اور تمہارے گناہ معاف کر دے۔

کیا منکرین حدیث یہ بتا سکتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے اقوال اور افعال سے انکار کرنے کے باوجود بھی آپ کی پیروی کی جا سکتی ہے اور کیا اتباع کے معنی یہی ہیں کہ آپ کی ہر بات اور آپ کا ہر عمل متروک قرار دیا جائے۔

(خلاصہ) قرآن کریم میں اس قسم کی آیتیں بہت کافی ہیں۔ جن میں مسلمانوں کو اطاعتِ رسولؐ کا حکم دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ یہ تخصیص نہیں ہے کہ اطاعت رسولؐ سے مراد فقط اس پر نازل شدہ آسمانی کتاب کو ماننا ہے یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں نے ہر زمانہ میں حدیث و سنت کی مذہبی قدر و قیمت کو محسوس کر کے ان کی خدمت کی ہے اور مسلمانوں کو ایک روشن اور سیدھے راستہ پر ڈال کر منصب وراثتِ نبوت کا حق ادا کیا ہے۔ اور آنحضرت کے زمانہ سے لے کر اس صدی تک باوجودیکہ مسلمان بہت سے فرقوں میں منقسم ہو چکے ہیں۔ لیکن استناد حدیث سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا ہے۔ تمام علماء، صلحاء، مجتہدین، ائمہ، تابعین اور صحابہ کرام برابر قرآن کریم کے بعد احادیث نبویہ سے استدلال کرتے رہے ہیں۔ بلکہ کسی سُنّی، کسی شیعہ، کسی خارجی، کسی ناصبی کسی ظاہری، کسی باطنی نے کبھی حدیث کے حجت شرعی ہونے کا انکار نہیں کیا ہے۔ اور جن اسلاف کے متعلق یہ پروپگنڈا کیا جا رہا ہے کہ وہ حدیث کو حجت شرعی نہیں مانتے تھے یہ صرف ان لوگوں کے نفس کا دھوکہ ہے۔ ورنہ احادیث صحیحہ کا حجت شرعی ہونا ایک ایسا واضح مسئلہ ہے جس پر تمام دنیائے اسلام کا ہمیشہ اجماع رہا ہے۔

حدیث اور امت اسلامیہ اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس تیرہ سو سال کے اندر تمام دنیا میں جتنے بھی مسلمان ہو گزرے ہیں وہ سب کے سب حدیث و سنت کو حجت اور سند مانتے رہے ہیں۔ اور وہ ہمیشہ قرآن مجید کی تعلیمات کو احادیث کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اب اگر ان چند متفرق الخیال آدمیوں کی بات صحیح مان لی جائے، یہ کہا جائے کہ مسلمانوں نے حدیث کو حجت شرعی سمجھ کر غلطی کی ہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ آنحضرتؐ کے زمانہ سے لے کر اب تک جتنے مسلمان ہو گزرے ہیں انہوں نے اسلام کو قطعاً نہیں سمجھا ہے بلکہ نعوذ باللہ انہوں نے اسلام میں تحریف کی ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک غیر متعلق امر کو دین کا جزو بنا کر وہ گناہ کیا ہے جس کا ارتکاب امم سابقہ میں احبار یہود کیا کرتے تھے۔ دین کو نہ سمجھنے یا دین میں تحریف کرنے کا یہ اعتراض اگر ما و شما تک محدود رہتا تو چنداں معیوب بات نہیں تھی۔ لیکن یہ اعتراض تو اتنا ہمہ گیر ہے کہ اس کی زد میں وہ بزرگ بھی آ جاتے ہیں جو قرآن مجید کے اول مخاطب، آنحضرتؐ کے درس کے تربیت یافتہ اور بلاواسطہ آپؐ کے شاگرد تھے۔ کیونکہ وہ حضرات برابر حدیث کو حجت شرعی مانتے اور حدیث سے استدلال کیا کرتے تھے۔ پس اگر وہ سب اس گناہ کے مرتکب ہوئے ہیں اور کسی ایک کو راہ حق معلوم کرنے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی ہے تو ہم اس گناہ کو کارِ ثواب سمجھتے ہیں۔

انکار حدیث اور اسلام اگر بالفرض یہ مان لیا جائے کہ حدیث کو شرعی حجت سمجھ کر تمام دنیا کے مسلمان ہمیشہ سے غلطی کرتے چلے آئے ہیں تو کیا اس کے معنے یہ نہ ہوں گے کہ نبی کریمؐ اپنے مشن میں سخت ناکامیاب رہے ہیں۔ اور آپؐ جس اسلام کو دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس کو تیرہ سو سال تک کسی ایک انسان نے بھی نہ سمجھا، یہاں تک کہ اسلام کا نور ایک ہندوستانی کے دل میں جلوہ گر ہوا اور اس نے قرآن کے رموز و اسرار لوگوں پر ظاہر کر کے ان کو شرک اور تحریف کے گناہوں سے بچا کر راہ حق پر ڈالا۔

انکار حدیث اور قرآن (۱) ظاہر ہے کہ قرآن مجید توریت کی طرح یک وقت نازل نہیں ہوا بلکہ ۲۳ سال کے عرصہ میں موقع اور ضرورت کے مطابق تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا۔ کبھی ایک واقعہ پیش آ جاتا تو اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قطعی حکم نازل ہو جاتا۔ کبھی کوئی شخص آپ سے کوئی مسئلہ پوچھتا تو اس کے جواب

حضرت جبرئیل نے آتے۔ سو جب تک اس واقعہ کو مفصل طور پر نہ سمجھا جائے یا اس سوال کو پیش نظر نہ رکھا جائے قرآن کریم کا حکم ہرگز نہیں سمجھا جا سکتا۔ اس لئے کہ قرآن کی متعلقہ آیت ان واقعات یا سوالات کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے آخری فیصلہ کی طرح ہوتی ہے جس کا سمجھنا مقدمہ مذکورہ کے سارے مثل کو سمجھنے پر موقوف ہوتا ہے

اس واقعہ اور سوال کی تفصیل احادیث ہی سے مل سکتی ہے۔ اس لئے فہم قرآن کے لئے احادیث کو پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے۔

(۳) کبھی قرآن مجید ایک کام کا حکم دیتا ہے لیکن اسکے کرنے کا طریقہ نہیں بتاتا۔ مثلاً ارشاد ہوتا ہے :-

اَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَآتُوا الزَّكٰوةَ

نماز پڑھو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

لیکن یہ نہیں بتاتا کہ نماز کس طرح پڑھ لینی چاہئے اس کے اوقات کیا ہیں، شرائط کیا ہیں اور زکوٰۃ کن لوگوں سے اور کس حساب سے وصول ہونی چاہئے۔ یہ تمام تفصیلات کتب حدیث میں ملتی ہیں۔ اس لئے کہ آنحضرت ؐ کے فرائض میں سے ایک بہت بڑا فرض قرآن مجید کی تشریح اور توضیح کرنا تھا جو آپ نے بطریق احسن انجام دیا ہے۔ پس جب تک احادیث کو پیش نظر نہ رکھا جائے صرف ڈکشنری (لغات) کی مدد سے قرآن مجید کا مطلب سمجھا نہیں جا سکتا۔

(۴) کبھی قرآن مجید میں ایک لفظ آ جاتا ہے جس کے معنی متعین کرنے کے لئے حدیث کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً قرآن نے خمر کو حرام قرار دیا ہے لیکن یہ نہیں بتایا ہے کہ خمر کسے کہتے ہیں اور اس کی کتنی مقدار حرام ہے۔ یہ تمام تفصیلات حدیث سے مل سکتی ہیں۔

(۵) قرآن مجید کی موجودہ ترتیب وہ نہیں ہے جس پر وہ نازل ہوا تھا۔ اس لئے جب اس میں ایک مسئلہ کے متعلق مختلف حکم دکھائی دیں تو اس وقت یہ سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ ان میں سے کونسی آیت پہلے اور کونسی بعد میں نازل ہوئی ہے۔ اور جب تک یہ معلوم نہ کیا جائے قرآن مجید سے مسئلہ نہیں نکالا جا سکتا اور اس کا اصل مطلب سمجھا نہیں جا سکتا۔

اس لئے بھی فہم قرآن کے لئے حدیث کی سخت ضرورت ہے

(۶) ہمارا دعویٰ ہے کہ اسلام نے دنیا کے سامنے ایک نظام اخلاق، ایک نظام معاشرت، ایک نظام سیاست اور ایک نظام فکر پیش کیا ہے۔ اور اسطرح پیش کیا ہے کہ تمام مہذب دنیا آج تک اسی سے فائدہ اٹھا رہی ہے۔ اس نظام اسلام کی تفصیل یقیناً قرآن مجید سے دستیاب نہیں ہو سکتی۔ اس لئے اسلامی تہذیب، اسلامی تمدن اور اسلامی روح کو باقی رکھنے کے لئے حدیث کو ماننا اور ان کو قرآنی تعلیمات کا جزو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔

ایک عرض ہمارے بعض بھائی اصولاً حدیث کو حجت مانتے ہیں۔ لیکن وہ کہتے ہیں کہ احادیث میں بعض ایسی باتیں ہیں جو خلاف قرآن، خلاف عقل اور خلاف تجربہ ہیں۔ اس لئے ہم حدیث کو حجت شرعی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ان کی خدمت میں عرض ہے کہ واقعی بعض خود غرض اور نفس پرست لوگوں نے آنحضرت ؐ کے نام سے غلط باتیں مشہور کی ہیں۔ لیکن علماء نے احادیث کی چھان بین کرکے ایسی باتوں کو باطل، غلط اور خلاف تعلیمات اسلام قرار دیا ہے۔ اور انہوں نے احادیث کو پرکھنے کے لئے صحیح سند کے علاوہ دوسرے اصول و ضوابط بھی بتائے ہیں جن کی روشنی میں ان کی یہ مشکل حل ہو سکتی ہے۔ اس لئے ان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اور اس چھوٹے سے دھبے کے لئے سارے کپڑے کو آگ نہیں دکھانی چاہئے

موجودہ درس نظامی میں ترمیم کی ضرورت پر تبصرہ

(از قلم مولوی ابو محمد عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی ضلع جے پور)

حضرات ناظرین اہلحدیث! آپ سے مخفی نہ ہوگا کہ عرصہ سے جناب فاضل پنجاب امرتسری مدظلہ نے موجودہ نصاب تعلیمی جو مدارس اسلامیہ عربیہ میں ایک مدت سے چلا آرہا ہے اوس کی ترمیم کی ضرورت پر ایک فاضلانہ مقالہ اخبار "اہلحدیث" مورخہ ۳- اگست و ۴- اکتوبر ۱۹۴۶ء میں شائع فرمایا ہے اور دربارہ ترمیم نصاب موجودہ آپ نے اہم تجویزات پیش فرمائی ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً وحبیباً۔ اور آپ جانتے ہیں ہر زمانہ میں انقلاب ہوتا آیا ہے اور نئی نئی اصطلاحات اور ضروریات پیش آتی رہی ہیں۔ چنانچہ پہلے جن باتوں کی ضرورت تھی اب اس زمانہ میں ان کی ضرورت نہیں رہی۔ مثال کے طور پر مسئلہ خلق قرآن کو لیجئے۔ ہمارے اسلاف امام احمد بن حنبلؒ و امام بخاریؒ نے جتنی ضرورت جہمیہ و معتزلہ فرقوں کی وجہ سے اس کی سمجھی تھی اب وہ باقی نہیں رہی بلکہ آج ہمارے موجودہ زمانہ میں تو بوجہ آریہ و برہمو سماج و عیسائی وغیرہ غیر مسلم فرقوں کے صداقت قرآن و ضرورت نبوت محمدی کو ثابت کرنا اہم امر ہے نیز آج فلسفہ جدید و سائنس نے قدیم فلسفہ کو ایک لغو اور بیکار چیز ثابت کر دیا ہے۔ پس آج کیا یہ واقعہ نہیں ہے کہ ہمارے مدارس عربیہ کا تعلیم یافتہ طالب علم جو علم منطق و فلسفہ پڑھا ہوا ہوتا ہے مگر اس میں اتنی قابلیت نہیں ہوتی کہ وہ ایک بدعتی یا مرزائی یا آریہ، عیسائی سے مناظرہ و مقابلہ کر سکے اور قرآن مجید کی صداقت و رسالت محمدی کی ضرورت پر ایک عام فہم تقریر مخالف اسلام کے سامنے کرنے کی ہمت و جرأت کر سکے بلکہ اوس کو سوائے خاموشی کے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ اکثر اون کی عمر کا حصہ فلسفہ و منطق میں گذرتا ہے۔ وہ مخالفین اسلام کے لٹریچر اور مذہبی کتابوں سے واقف ہی نہیں ہوتے۔ پس ضرورت ہے کہ طلباء عربی کو جہاں اسلامی کتب تفاسیر قرآن و حدیث و فقہ پڑھائی جاتی ہیں اون کے ساتھ ہی ساتھ بجائے فلسفہ قدیم کے فلسفہ جدید و سائنس کی کتابیں بھی پڑھائی جائیں اور جو کتابیں فلسفہ منطق کی محض بیکار ہیں جس میں طالب علم کا بہت سا وقت بے سود وضائع ہوتا ہے اور شرعیات سے اوس کو نفرت ہو جاتی ہے اور اون سے کوئی معتد بہ دینی فائدہ نہیں ہوتا وہ نصاب مروجہ درس نظامی سے نکال دی جائیں

جیسے قاضی مبارک و شرح چغمنی و ملا حسن و صدرا وغیرہ کیونکہ ظلمات فلاسفہ سے قلب میں کدورت پیدا ہوجاتی ہے۔ بلکہ طالب علم بوجہ اس علم کے ایک آزاد خیال ہوجاتا ہے۔ وہ قرآن و حدیث کو علم ہی نہیں سمجھتا۔ دوسرا جو مدارس عربیہ میں نصاب تفسیر القرآن ہے کہ صرف تفسیر جلالین نصف حصہ و تفسیر بیضاوی تا سورہ بقرہ پڑھائی جاتی ہے۔ اس نصاب تفسیری سے طالب علم قرآنی معلومات نہیں پیدا کرسکتا۔ اوس کے ساتھ تفسیر ابن کثیر کا مقدمہ اور تفسیر کبیر جلد اول و ثانی اور تفسیر مدارک علامہ نسفی حنفی کی پوری داخل درس کی جائے اور تفسیر جلالین پوری پڑھائی جائے۔ کیونکہ طلباء اکثر مدارس عربیہ میں لفظی ترجمہ قرآن مجید ہی نہیں پڑھتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کے معانی و مطالب سے بالکل ناآشنا ہوتے ہیں۔ چنانچہ آج جب فارغ التحصیل ہوکر طالب علم مدرسے سے نکلتا ہے تو وہ قرآن مجید کا لفظی ترجمہ بھی صحیح طور سے نہیں کرسکتا۔ چہ جائیکہ وہ ماہر قرآن و مفسر قرآن ہو[1]

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور ہم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر

اور نصاب کتب حدیث میں بلوغ المرام و منتقی لابن تیمیہ کے ہمراہ مشکوٰۃ و صحاح ستہ و مؤطا امام مالک ضروری و لازمی ہے۔ اور فن حدیث کی کتابیں جو ایک سال میں دورہ کے طور پڑھائی جاتی ہیں یہ پڑھانا محض ایک بے کار امر ہے بلکہ تلعب بالدین ہے۔ جب مذہب اہل حدیث کی یہ مایہ ناز کتابیں ہیں تو ان کو کم سے کم دو سال یا تین سال میں سبقاً پڑھانا چاہئے۔ اور احادیث پر محدثانہ تنقیدی نظر۔ اور روایات متعارضہ کی تطبیق اور مخالفین احناف و شوافع کے دلائل پر علمی طور سے روشنی ڈالنا ضروری امر ہے۔ بہت سے طلباء دلائل احناف سے بے خبر ہوتے ہیں اور نہ اون کو اون کا ضعف و مرجوح ہونا معلوم ہوتا ہے بلکہ اپنے دلائل سے ہی بے خبر ہوتے ہیں۔ اگر کوئی باخبر ہوتے بھی ہیں تو جو تنقیدات اُن پر احناف و شوافع کرتے ہیں اون کے جوابات سے ناآشنا ہوتے ہیں۔

اور نصاب ادب عربی بھی قابل اضافہ ہے۔ مدارس عربیہ میں اس فن میں دیوان متنبی و حماسہ و مقامات حریری پڑھائی جاتی ہیں مگر یہ کتابیں انتہائی ہیں ابتدائی نہیں ہیں اس لئے پہلے اس فن کی ابتدائی کتابیں پڑھائی جائیں جیسے کفایۃ المتحفظ و مبادی اللغۃ للعلامہ زمخشری و فقہ اللغہ للثعالبی مطبوعہ مصر الطریف للادب الظریف للعلامۃ عبدالاول جونپوری و دروس التاریخ مطبوعہ مصر ان رسائل کا اضافہ ضروری ہے۔ ساتھ ہی املا نویسی عربی میں کرائی جائے اور نصاب فقہ حنفیہ میں کنز الدقائق و قدوری و ہدایہ کامل طور سے پڑھائی جائے۔ اگر فقہ سنت کی کتاب الدراری المضیئہ و اعلام الموقعین بھی کتب فقہ میں اضافہ کردی جائیں تو ماشاء اللہ طالب علم مسائل فقہ میں بابصیرت درس تدریس کرسکے گا۔

اور نصاب اصول حدیث میں جو صرف شرح نخبۃ الفکر پڑھائی جاتی ہے وہ غیر کافی ہے۔ اس کے ساتھ مقدمہ ابن الصلاح و الفیۂ عراقی کا اضافہ کردیا جائے تو بہتر ہے۔ کتب صرف و نحو میں شافیہ اور الفیہ لابن مالک کا اضافہ کرنا ضروری ہے اور معارف قرآن و حدیث کے لئے حجۃ اللہ البالغہ کا درس طلباء کے لئے ضروری ہے۔ اور جو طلباء مدارس سے لائق و قابل نکلیں تو اون کو پہلے معین المدرسین مقرر فرمائیں اور بعض طلباء جو فارغ علوم قرآن و حدیث میں مہارت اور وسیع النظر ہوں تو اون کو فتویٰ نویسی بطور مطلب کے اساتذہ سکھلائیں۔ اور اراکین مدرسہ کا فرض ہے کہ وہ میری ان باتوں پر غور فرماکر اپنے مدارس عربیہ میں موجودہ نصاب میں ترمیم فرمائیں اور عاجز کو شکریہ کا موقع دیں۔ اور دیگر ایک عرض یہ بھی ہے کہ جو مدرس جس فن میں ہوشیار ہو اوس کو اسی فن کی تدریس کے لئے دیا جائے۔ مثلاً جو فن حدیث میں ملکہ رکھتے ہیں ان کو حدیث ہی پڑھانے کے لئے مدرس رکھیں۔ اور جو منطق و فلسفہ میں مہارت رکھتے ہیں اون کو کتب فلسفہ و منطق ہی کی تعلیم کے لئے مقرر کریں کیونکہ متفرق فنون پڑھانے والا مدرس پراگندہ دل ہوتا ہے۔ چنانچہ مدرسہ دیوبند و سہارنپور وغیرہ میں یہی طریقہ چلا آرہا ہے۔ وہاں سب مدرسین ایک فن درس دیتے ہیں اس لئے اون کو اوس فن میں خاص ملکہ اور قابلیت ہوجاتی ہے۔

یہ چند سطور بطور دلی جذبات کے لکھ دی ہیں
گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اہلحدیث میری دلی خواہش تھی کہ اہل حدیث کے مدارس ایک سلسلے میں منسلک ہوجائیں اور ان کا نصاب تعلیم بھی ایک ہو۔ اس لئے ہم نے تجویز پیش کی تھی کہ بڑے بڑے مدارس کے نمائندے سال بعد ایک جگہ جمع ہوکر نصاب تعلیم پر غور کیا کریں اور سال بھر کے تعلیمی تجربات پیش کرکے کسی نتیجے پر پہنچیں۔ اس معقول تجویز پر سوائے مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے کے کسی طرف سے قبولیت نہیں آئی۔ مگر میں مایوس نہیں ہوں۔ جس دن بھی منتظمان مدارس نے اس پر غور کیا فوراً جمع ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ!

میری نظر میں یہی اجتماع آگے چل کر اہل حدیث یونیورسٹی بن جائیگا۔ امید ہے۔ انشاء اللہ!
وما ذلک علی اللہ بعزیز

---

[1] جلالین کا نعم البدل جو آج کل تفسیر القرآن بکلام الرحمن آپ کے ہاتھوں میں پھر رہی ہے۔ اسے کیوں نہ داخل نصاب کیا جائے۔ جس سے ترجمہ اور ربط قرآن اور استنباط کا ملکہ بھی حاصل ہوسکے۔ (اہلحدیث)

[2] ان مدارس کا موں کے لئے کتنے سال درکار ہوں گے یہ بھی خیال فرمالیں (اہلحدیث)

انوار المصابیح بجواب تنویر المصابیح

(۴)

(از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

یہ سلسلہ مضمون اہلحدیث مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء سے شروع ہوا ہے۔ جس میں مولانا سیالکوٹی ایک رسالے کا جواب دے رہے ہیں جس میں مصنف نے بیس رکعت تراویح کو مسنون بتایا ہے۔ (مدیر)

خاتمہ اخیر پر ہم ایک خاص بات لکھتے ہیں کہ قدرت نے حق بات مولوی عبیدی صاحب کے قلم سے بھی لکھوا دی کہ وہ بیس کی مرفوع روایت کو ضعیف مان گئے۔

اسی طرح مولوی محمد شریف صاحب نے اپنے رسالہ کتاب التراویح کے اخیر پر تسلیم کر لیا کہ بیس کا ثبوت آنحضرت کی صریح و صحیح سنت سے نہیں ہے۔ لیکن ایسی خاموشی سے مانا کہ ان کے پیرووں کو علم نہ ہو سکے یا تو انہوں نے اس میں نہایت ہوشیاری سے اپنے معتقدوں کی نظر میں خاک نہیں بلکہ غشاوہ ڈالنا چاہا ہے اور یا ان کو گھبراہٹ میں فراموش ہو گیا کہ سوال جو از خود قائم کیا تھا وہ کیا تھا اور جواب میں پیچان کن طوالت کرتے کرتے وہ کہاں سے کہاں جا پہنچے۔ اور اس بات کا مطلقاً خیال ہی نہ رہا کہ سوال و جواب میں مطابقت قائم بھی رہی ہے یا نہیں۔ اور وہ اس کے جواب سے عہدہ برآ ہو بھی گئے ہیں یا جواب ابھی ان کے ذمہ باقی ہے۔

دیکھئے! مولوی محمد شریف صاحب اپنی کتاب کے صفحہ ۱ پر اپنی طرف سے سوال قائم کرتے ہیں:-

سوال: سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز تراویح کتنی رکعت ثابت ہے؟

اس کے جواب میں آپ نے صفحہ ۳۳ تک خامہ فرسائی کی ہے۔ جس میں بادشاہ ہمایوں کے مقبرہ کی بھول بھلیاں کی طرح ادھر سے ادھر اور ادھر سے ادھر نکل نکل کر اپنے معتقدوں کو پرچانا چاہا ہے۔ اور سوائے ایک مرفوع روایت کے کوئی مرفوع حدیث ذکر نہیں کی۔

اور اس کا حال یہ ہے کہ اس کے ضعف پر جملہ محدثین کا اتفاق ہے۔ بلکہ حنفی حدیث دان علماء نے بھی اس کے ضعف کو تسلیم کر لیا ہے۔ جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ "انارۃ المصابیح" میں صفحہ ۱۲ سے صفحہ ۱۹ تک اسے مفصل ذکر کر دیا ہے۔ اس کے بعد جتنے آثار خلفائے راشدین کے یا تابعین کے نقل کئے ہیں۔ ان سب کا نام حدیث ہی رکھا ہے۔ تاکہ ان کے عوام کو یہی معلوم ہو کہ مولوی محمد شریف صاحب جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ سب آنحضرت کی احادیث ہیں۔

خیر اسی طرح بزعم خود بیس احادیث کا نصاب پورا کر کے جو حقیقت میں شوق نیموی اور بریلوی متعصب حنفی مصنفین کے رسالوں کی نقل ہے۔ آپ صفحہ ۳۳ پر بارھویں صفحہ کے سوال کے جواب کو ختم کر کے لکھتے ہیں:-

"مذکورہ بالا دلائل اور سلف صالحین کے معمولات سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ کرام و تابعین عظام میں بیس رکعت تراویح کا عرف اور تعامل تھا" (صفحہ ۳۳)

اسی طرح اپنی اس مایہ ناز کتاب کے اخیر پر صفحہ ۵۵ پر ساری کتاب کا خلاصہ یوں ارقام فرماتے ہیں:-

"الحاصل نماز تراویح بیس رکعت سنت ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کے زمانہ سے تابعین، تبع تابعین و ائمہ اربعہ رضی اللہ عنہم سے بیس رکعت ہی ثابت ہیں" (صفحہ ۵۵)

دیکھئے ہر دو مقامات پر ایک دفعہ بھی صراحۃً یا کنایۃً اس امر کا ذکر نہیں کیا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل یا امر سے بیس رکعات تراویح ثابت ہیں۔ کیونکہ سوال تو قائم کیا تھا سرور عالم کے حق کے متعلق اور جواب میں کہتے ہیں کہ یہ فلاں فلاں صاحب سے ثابت ہے۔ فلاں فلاں صاحب سے ثابت ہو یا نہ ہو سوال کا جواب نہ ہوا۔ بس آپ کی کتاب ناقص اور مقصد کے اثبات میں قاصر رہی۔ سنئے حضرت! عدد جواز اور بات ہے اور سوال خاص آنحضرت کے فعل سے تھا لیکن علم و دانش نصیب اعدا۔ آپ کو اس سے کیا واسطہ، اور سنت کے لفظ کو مبہم و مجمل رکھا محض اپنے معتقدوں کو پرچانے کے لئے۔ اور اس کے آگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی نہ لکھ سکے۔ اسلئے کہ وہ دل میں جانتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں۔

اس کے مقابلہ میں ہم خدا کے فضل سے ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ نماز تراویح رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے اور حضرت عمرؓ کے امر سے گیارہ رکعات ثابت ہے ثابت ہے۔ کوئی ہے جو اس کے خلاف ہمارے مقابلہ میں قلم اٹھائے۔

الحمد للہ کہ یہ رسالہ انوار المصابیح اختتام کو پہنچا۔ والحمد للہ الذی بعزتہ وجلالہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الھادی الی طریق النجاۃ وعلی آلہ واصحابہ لاباب السعادات وازواجہ المطہرات۔

خداوندا! تو اسے قبول فرما اور اس سے حق کے طالبوں اور اس کی تلاش کرنے والوں کو سیدھی راہ دکھا اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین!

وانا العبد الحقیر الناسوتی محمد ابراہیم میر السیالکوٹی

مورخہ ۳ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۴۰ء

اہلحدیث مسئلہ تراویح کے متعلق ان تینوں صاحبوں (مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی، مولوی عبیدی صاحب بنگلوری اور مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی) کی تحریریں پڑھ کر فیصلہ کر لیں۔ ہم ایک چوتھی تحریر پیش کرتے ہیں۔ جو محدثانہ فقیہانہ یا متکلمانہ تو نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل ہے۔ جس کو اہل منطق صناعت شعری کہتے ہیں۔ جو استدلال کے کسی درجہ میں کام نہیں آ سکتی۔ البتہ ظرافت کے واسطے کافی ہے جیسا کہ شاعر کہتا ہے:

نازک کلائیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

اس سے مراد ہماری وہ تحریر ہے جو رسالہ حقیقت اسلام لاہور میں تراویح کے مسئلہ کے متعلق لکھی ہے۔ دلائل حدیثیہ ذکر کرنے کے بعد راقم مضمون نے اپنے ہم خیالوں کو ایک نیک مشورہ دیا ہے جس میں اپنے مخاطبوں کے مشرب کو ایسا کمزور بتایا ہے جیسا کہ شاعر دکھایا کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"**مشورہ** مذکورہ بالا تصریحات کا یہ مطلب نہیں کہ ہمارے وطن میں جو بھائی بیس رکعتیں نہیں پڑھتے ہیں ان کے ساتھ لڑنا چاہئے یا ان کے ساتھ مناظرہ کا بازار گرم کرنا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ مسئلہ ان اہم مسائل میں سے نہیں ہے جس کے لئے کسی سے زیادہ جھگڑا جائے۔ ہاں احسن طریق سے سمجھایا جاسکے تو خوشی کی بات ہے اور اتنی سی بات تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ بیس میں آٹھ موجود ہیں اور آٹھ میں بیس موجود نہیں۔ پس جبکہ ہندوستان کے نو کروڑ مسلمانوں میں سے تقریباً آٹھ کروڑ نوے لاکھ مسلمان بیس رکعتیں پڑھنے کا عقیدہ رکھتے ہیں تو دوسروں کو بھی (گو نفل ہی سمجھ کر) اتحاد اور اتفاق قائم رکھنے کے لئے ان کے ساتھ مل کر بیس رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں۔ خاصکر جہاں تراویح میں قرآن شریف سنایا جاتا ہو اور سنانے والا حافظ اہلسنت والجماعت ہو۔"

(حقیقت اسلام لاہور ۲۵ بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث کیا اچھا شاعرانہ مشورہ ہے۔ کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ مسئلہ تراویح میں ہندوستان کی نو کروڑ آبادی ہی پر کیوں مدار رکھا گیا۔ ساری اسلامی دنیا کو کیوں نہیں اس میں لیا گیا۔ بہتر ہوتا کہ راقم مضمون یہ فرماتے کہ دنیا کے چالیس پچاس کروڑ یا بقول مرزا صاحب قادیانی ترتیس کروڑ مسلمانوں میں سے باستثنائے دس پندرہ لاکھ باقی سب بیس رکعت کے قائل ہیں۔ ایسا کہتے تو کون مانع ہو سکتا تھا۔ چونکہ انہوں نے ہندوستان کی مردم شماری نو کروڑ مسلمانوں ہی کی لی ہے۔ تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ نو کروڑ میں رافضی کتنے ہیں اور خارجی کتنے۔ قادیانی کتنے ہیں، جرائم پیشہ کتنے ہیں۔ سنا پیشہ بدکار کتنے ہیں، شراب فروش اور بدکار کتنے ہیں۔ غرض یہ ؎

بہاں ہیں میں کتنے ہیں بدگمان کتنے ہیں
بتا دے زلف کے آشفتہ میری جان کتنے ہیں

کیا ان نو کروڑ میں جو دو کروڑ کے قریب شیعہ ہیں وہ بھی تراویح بیس رکعت کے قائل ہیں۔ آپ نے بڑی دریا دلی سے اہل حدیث کو دس لاکھ شمار کیا۔ ہم آپ کے شکرگزار ہیں۔ ورنہ اگر آپ انہم لشرذمۃ قلیلون کہہ کر جوش قلب کو ٹھنڈا کر لیتے تو کون آپ کو روک سکتا۔ بجز اس کے کہ ہم یہ کہتے جو کسی عربی شاعر نے اپنی قلت تعداد کے عذر میں کہا ہے ؎

تعیرنا انّا قلیل عدیدنا
فقلت لها ان الاکرام قلیل

ہاں یہ بھی خوب کہا ہے کہ بیس میں آٹھ آجاتی ہیں۔ اے جناب! اسی طرح بیس رکعات چھتیس اور چالیس میں بھی آجاتی ہیں تو اسلاف جو بعض چھتیس اور چالیس پڑھتے تھے۔ آپ بھی ان کے مذہب کا لحاظ کرکے چھتیس چالیس پڑھئے اور بیس کو انہی میں شامل کر لیجئے۔

ایک فقہی سوال مسئلہ فقہی ہے کہ مسافر دو رکعت کی بجائے چار پڑھے اور مقیم چار کی بجائے چھ پڑھے تو نماز باطل ہے۔ ان نامہ نگار صاحب کے بیان کے مطابق یہ مسئلہ غلط ہونا چاہئے۔ کیونکہ چھ میں چار بھی تو ہوتے ہیں اور چار میں دو بھی ؎

چو صد آمد نود ہم نزد ماست

کیا نامہ نگار صاحب اس فقہی مسئلے کو صحیح کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔

حقیقت یہ ہے کہ جب انسان مذہبی مسائل کو اپنی رائے کے ماتحت کرنا چاہے تو ایسے ہی دھکے کھاتا ہے۔ ایسے نامہ نگار صاحبان کو چاہئے کہ وہ یہ سمجھ کر اور دل میں یہ خیال جما کر لکھا کریں کہ جانچنے والے بھی ہیں ؎

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(اناۃ المصابیح دلجس میں آٹھ رکعت تراویح کا ثبوت ہے قیمت ۲ / منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر)

عتود کی تشریح

(از قلم مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

گذشتہ پرچہ میں مولوی صاحب موصوف جذعہ ضان کے متعلق اپنی تحقیق بتا چکے ہیں۔ آج عتود کی تشریح بیان کرتے ہیں۔ (مدیر)

عتود کی تشریح ائمہ حدیث و لغت کے اقوال سے

(۱) فتح الباری میں ہے :- وھو من اولاد المعز ما قوی ورعی واتی علیہ حول (فتح پارہ ۲۲ ص ۳۲۴)

(۲) نووی میں ہے :- قال اھل اللغۃ العتود من اولاد المعز خاصۃ قال الجوھری وغیرہ ھو ما بلغ سنۃ (نووی جلد ثانی ص ۱۵۵)

(۳) عون المعبود میں بحوالہ نہایہ یہ عبارت ہے :- العتود من اولاد المعز اذا قوی واتی علیہ حول (عون جلد ثالث ص ۵۳)

(۴) نیل الاوطار میں ہے :- قلت فالعتود من ولد المعز ما رعی وقوی اتی علیہ حول (نیل جزء خامس ص ۲۰۱)

(۵) تیسیر الوصول میں ہے :- اَلْعَتُوْدُ مِنْ اَوْلَادِ الْمَعْزِ مَا اَتٰی عَلَیْہِ حَوْلٌ (ملاحظہ ہو کتاب الاضاحی فصل ثالث فیما یجزی من الاضاحی)

(۶) زہر الربی میں ہے :- اَلْعَتُوْدُ ھُوَ الصَّغِیْرُ مِنْ اَوْلَادِ الْمَعْزِ اِذَا قَوِیَ وَرَعٰی وَاَتٰی عَلَیْہِ حَوْلٌ (زہر الربی علی النسائی للعلامہ جلال الدین السیوطی صفحہ ۲۰۳)

(۷) کشف الغمہ میں ہے :- وَالْعَتُوْدُ مِنْ اَوْلَادِ الْمَعْزِ مَا رَعٰی وَقَوِیَ فَاَتٰی عَلَیْہِ حَوْلٌ (کشف الغمہ مصری للامام الشعرانی جزء اول ص ۱۸۹)

(۸) مجمع البحار میں ہے :- ھُوَ الصَّغِیْرُ مِنْ اَوْلَادِ الْمَعْزِ اِذَا قَوِیَ وَاَتٰی عَلَیْہِ حَوْلٌ (مجمع جلد ثانی)

(۹) منتہی الارب میں ہے :- عتود بزغالہ یکسالہ (منتہی جلد سوم ص ۸۰۹)

ناظرین کرام! ان حوالجات بالا سے [illegible]

عتود جس کی اجازت حضرت عقبہ بن عامر کو تنہا ملی تھی اور دوسروں کے لئے ممنوع کر دیا گیا ہے وہ بکری کا یکسالہ بچہ ہے۔ پس اس روایت سے بھی ظاہر و اظہر ہوا کہ بکری بکرا خصی، بدھیا جو یکسالہ ہوں ان کی قربانی درست نہیں چونکہ حضورؐ نے جذعہ ضان کی اجازت جذعہ کے کے ساتھ ضان کی قید لگا کر دی ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ سوا جذعہ ضان کے جذعہ معز، جذعہ بقر، جذعہ ابل کی اجازت نہیں ہے۔ جذعہ معز کی نسبت تو پہلے مفصلاً بیان ہو چکا ہے۔ اب جذعہ بقر اور جذعہ ابل کی عمروں کی نسبت لکھا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ اس عمر کی گائے اور اونٹ بھی نادرست ہیں۔

جذعہ بقر کی عمر

(۱) تحفۃ الاحوذی میں نہایہ کے حوالہ سے ہے:۔ اَلْجَذَعُ مِنَ الْمَعَزِ وَالْبَقَرِ مَا دَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّانِيَةِ (تحفہ جلد ثانی ص۳۵۵)

(۲) کفایہ میں بحوالہ مغرب لکھا ہے:۔ اَلْجَذَعُ مِنَ الْبَهَائِمِ ثُمَّ قَبْلَ الثَّنِی وَمِنَ الْبَقَرِ وَالشَّاةِ فِی السَّنَةِ الثَّانِيَه (کفایہ جلد رابع ص۴۲۴)

جذعہ ابل کی عمر

(۱) فتح الباری میں ہے:۔ اَلْجَذَعُ مِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِی الْخَامِسَةِ (فتح پارہ ۲۳ ص۳۳۴)

(۲) کفایہ میں بحوالہ مغرب منقول ہے:۔ اَلْجَذَعُ مِنَ الْبَهَائِمِ ثُمَّ قَبْلَ الثَّنِیّ إِلَّا أَنَّهُ مِنَ الْإِبِلِ فِی السَّنَةِ الْخَامِسَةِ (کفایہ جلد رابع ص۳)

(۳) فاذا كان الابل فی الخامسة فهو جذع (فقہ اللغۃ للامام اللغوی الثعالبی ص۴۲)

(۴) منتہی الارب میں ہے:۔ شتر بسال پنجم در آمدہ (منتہی جلد اول ص۱۶۱)

حوالہ جات بالا سے معلوم ہوا کہ جذعہ بقر "گائے کا وہ بچہ ہے جو دوسرے سال میں داخل ہو اور جذعہ ابل" اونٹ کا وہ بچہ ہے جو چار سال ختم کر کے پانچویں میں داخل ہو۔ پس جس طرح جذعہ معز (بکری کا یکسالہ بچہ) قربانی کے لئے درست نہیں ہے اسی طرح جذعہ بقر اور جذعہ ابل بھی قربانی کے لئے جائز نہیں۔

شاہ ولی اللہ صاحبؒ مسوی شرح موطا میں لکھتے ہیں:۔ لَا يَجُوزُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْمَعَزِ دُونَ الثَّنِیِّ (مسوی جلد اول ص۱۸۱)

اور بذل المجہود میں مولانا خلیل احمد صاحبؒ سہارنپوری لکھتے ہیں:۔ لَا يَجُوزُ الْجَذَعُ مِنَ الْمَعَزِ وَغَيْرِهِ بِلَا خِلَافٍ (بذل المجہود جلد رابع ص۸۱)

مطلب یہ ہے کہ جذعہ معز و بقر و ابل بالاتفاق ناجائز ہے۔ ہاں بقر اور ابل اور معز کی قربانی جائز ہے۔ مگر اس وقت جبکہ یہ مسنہ (ثنیہ) ہوں ورنہ نہیں۔ اب ہم ذیل میں مسنہ کی نسبت علماء حدیث و اماماں لغت کی تحقیقات لکھیں گے۔ تاکہ معلوم ہو کہ مسنہ جو قربانی کے لائق ہے اُس سے شارع کی مراد کیا ہے؟

مسنہ کی تعریف شارحین حدیث و اماماں لغت کی زبان سے

(۱) امام نوویؒ نے لکھا ہے:۔ قال العلماء المُسِنَّةُ هِیَ الثَّنِيَّةُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ والثنية أَكْبَرُ مِنَ الْجَذَعَةِ بِسَنَةٍ (نووی جلد ثانی ص۱۵۵)

(۲) امام شوکانیؒ نے لکھا ہے:۔ المُسِنَّةُ هِیَ الثَّنِيَّةُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ فَمَا فَوْقَهُمَا (نیل الاوطار جز خامس ص۲۰۲)

(۳) حافظ ابن حجرؒ نے لکھا ہے:۔ قال اهل اللُّغَةِ المُسِنُّ الثَّنِیُّ الذی يُلْقِی سِنَّه ويَكُونُ فِی ذَاتِ الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ وَفِی ذَاتِ الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ قال ابن فارس إِذَا دَخَلَ ولد الشَّاةِ فی الثالثة فهو ثَنِیٌّ و مُسِنٌّ (فتح الباری پارہ ۲۳ ص۳۲۵)

(۴) علامہ امیر یمانی نے لکھا ہے:۔ المُسِنَّةُ الثَّنِيَّةُ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ (سبل السلام جلد رابع مصری ص۹۲)

(۵) صاحب فتح العلام نے لکھا ہے:۔ الثَّنِيَّةُ من الغنم ما دخل فی السنة الثالثة ومن البقر كذالك ومن الابل فی السادسة (فتح العلام مصری جلد ثانی ص۲۹۵)

(۶) شاہ ولی اللہ صاحبؒ نے لکھا ہے:۔ الثَّنِیُّ مِنَ الْإِبِلِ مَا اسْتَكْمَلَ خَمْسَ سِنِينَ وَمِنَ الْبَقَرِ والمعز ما استكمل سنتين وطعن فی الثالثة (مسوی شرح موطا جلد اول ص۱۸۱)

(۷) صاحب تیسیر الوصول نے لکھا ہے:۔ الثَّنِیُّ مِنْ ذَوَاتِ الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ مَا دَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَمِنْ ذَوَاتِ الْخُفِّ مَا دَخَلَ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ (تیسیر الوصول خلاصہ تجرید الاصول مولفہ قاضی القضاۃ شرف الدین البارزی باب الہدی والاضاحی)

(۸) علامہ شیخ محمد طاہر نے لکھا ہے:۔ الثنية مِنَ الْمَعَزِ مَا دَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَكَذَا مِنَ الْبَقَرِ وَمِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِی السَّادِسَةِ (مجمع البحار جلد اول ص۱۶۶)

(۹) صاحب عون نے بحوالہ نہایہ لکھا ہے:۔ الثَّنِيَّةُ مِنَ الْغَنَمِ مَا دَخَلَ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَمِنَ الْبَقَرِ كَذَالِكَ وَمِنَ الْإِبِلِ مَا دَخَلَ فِی السَّادِسَةِ (عون المعبود جلد ثالث ص۵۳)

واضح ہو کہ غنم معز اور ضان یعنی بکری اور بھیڑ دونوں پر بولا جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد ثانی ص۲۷ وكذا فی بذل المجهود والغنم صنفان المعز والضان (بذل جلد رابع ص۸) خف اور حافر بے چرے ہوئے کھر کو کہتے ہیں مگر خف اونٹ کے لئے بولا جاتا ہے اور حافر گھوڑے کے لئے (ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد اول ص۲۶) اور ظلف چرے ہوئے کھر کو کہتے ہیں جو کہ گائے اور بکری اور بھیڑ وغیرہ میں ہوتا ہے۔ مجمع میں ہے:۔ والظِّلْفُ هو المنشق من القوائم للبقر والغنم كالحافر للفرس والخُفّ للبعير (مجمع البحار جلد ثانی ص۳۲۲)

ناظرین کرام! ان حوالہ جات بالا سے یہ چند امور ظاہر ہوئے اول یہ کہ مسنہ اور ثنیہ ہم معنی اور مترادف الفاظ ہیں۔ دوم یہ کہ ثنیہ معز، ثنیہ ضان، ثنیہ بقر ہم عمر جانوروں کا نام ہے جیسا کہ ہمارے حوالہ جات کے ۳ ۵ ۷ ۸ ۹ کے رو سے ظاہر ہو رہا ہے۔ سوم ثنیہ معز و ضان اور ثنیہ بقر اور ثنیہ ابل کی عمروں کی تعیین معلوم ہوئی۔ چنانچہ اس کو تفصیل کے ساتھ نیچے لکھا جاتا ہے:۔

ثنیہ ابل۔ اونٹ کا وہ راس ہے جو پانچ سال پورا کر کے چھٹے سال میں قدم رکھے۔ ثنیہ بقر۔ گائے کا وہ راس ہے جو

متفرقات

شکریہ معاونین ہفتہ گذشتہ میں مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلوی و مولوی محمد جانباز خان صاحب حیدرآبادی نے اخبار "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیا ہے۔ جزاہما اللہ خیر الجزا۔ امید ہے دیگر کرمفرما بھی اپنے اپنے حلقہ اثر میں اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے ضرور کوشش کرتے رہیں گے۔

نمبر اول ختم جلد ۳۰ کا پہلا نمبر اہلحدیث ۳ جنوری سے زیادہ طلب کرنے کے باعث بالکل ختم ہو گیا ہے

قربانی کی کھالیں اور جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ تبلیغ کے کام میں مصروف رہتی ہے اس کی امداد کرنا کار ثواب ہے۔ عید اضحیٰ کے موقع پر قربانی کرنے والے اصحاب چرم قربانی کی تقسیم کرتے وقت جمعیۃ مذکور کی بھی امداد کریں۔

پتہ:- سید غلام بھیک نیرنگ معتمد عمومی جمعیۃ تبلیغ الاسلام انبالہ شہر

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ عہ۔ اس وقت سات سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں۔ اصحاب خیر عید قربان کے موقع پر ان کے نام اخبار جاری کرا دیں تو عند اللہ ماجور ہونگے

میری صحت اہلحدیث ۲۷ دسمبر میں اپنی علالت و صحت کے متعلق ذکر کر چکا ہوں۔ مخلص احباب نے اس نوٹ کو پڑھتے ہی بذریعہ خطوط خیریت دریافت کی مساجد میں دعائے صحت مانگی۔ جزاہم اللہ! موجودہ حالت سابقہ سے قدرے بہتر ہے۔ کلی طور پر صحت نہیں ہوئی احباب دعا فرماتے رہیں۔ (ابو الوفا)

اسلام اور مسیحیت آج کل عیسائیوں کی طرف سے چند کتابیں اسلام کے خلاف بڑی زہریلی نکلی ہیں۔ جن میں سے قابل ذکر یہ ہیں:- (۱) توضیح البیان فی اصول القرآن (۲) دین فطرت اسلام یا مسیحیت (۳) مسیحیت کی عالمگیری۔ یہ تینوں کتابیں اسلامی تعلیم کے خلاف ہونے کی وجہ سے خصوصیت سے قابل جواب تھیں۔ ان کے جواب کی کتابت شروع ہو گئی ہے۔ سامان طباعت کی گرانی اشاعت میں مانع تھی مگر نصرت اسلام محرک ہوئی کہ یہ کتاب جلدی شائع کی جائے۔ ہمدردان اسلام سے امید ہے کہ اس کتاب کی قدر کریں گے۔ قیمت غالباً معہ محصول ایک روپیہ ۱؎ کم ہوگی۔ جو صاحب خریداری کی درخواست ابھی بھیج دینگے ان کو محصول ڈاک معاف کیا جائیگا۔ ٹھیک ٹھیک قیمت کی اطلاع بعد میں دی جائیگی۔

انتخابات انجمن اہل حدیث بیگل دہامپور ضلع نظام آباد دکن آج بتاریخ ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۶۲ھ مطابق ۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء روز سہ شنبہ بموجب قرارداد منظورہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ شہر آرہ۔ انجمن ہذا کے ایک غیر معمولی جلسہ میں بغلبۂ آرا حسب ذیل انتخابات عمل میں آئے۔

مولوی منشی محمد عبد الرحیم صاحب صدر۔ محمد بن علی مہدم معتمد مولوی محمد عبد الشکور صاحب تاجر امین۔ مولوی محمد عنایت اللہ صاحب سیف مبلغ۔

راقمہ:- محمد بن علی مہدم معتمد انجمن اہل حدیث

(۴ر داخل اشاعت فنڈ)

اسم اعظم بتائیں ذیل میں چند اشعار جن میں اسم اعظم کے حروف لکھے گئے ہیں۔ رسالہ حکیم حاذق گجرات بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۳ء سے نقل کئے جاتے ہیں۔ اصحاب ذوق اسم اعظم بنا کر بذریعہ اخبار "اہلحدیث" اطلاع دیں

(ماسٹر محمد حسین از سیالکوٹ)

اے کہ اسمائے خدا مے خوانی
بہر حاجت بدعا مے خوانی
بمثال گوشہ دل دیدۂ جہاں
بشنو اسرار عدد را بدان
اسم او با سورۂ قرآنی
متساوی اگر مے دانی
ہشت حرف است بترتیب نظام
بسط حرفش چہل گشتہ تمام
لفظیش نوزدہ از روئے جمل
ہست چوں مدخل باسط بعمل
اولش میم و چہارم لام است
ششمیش دریں ایام است
طا بود آخر و ششش حرف درو
نکتہ فہمی کہ فہمید نکو
از سہ جا مصدر اسمش دال است
در سہ آیت ازاں فال است
اولش ہفت وہ آخر سین است
متصل در وسط لیسین است
مخرج بینہ ہفتاد است
ایں ہمہ قاعدہ استاد است

درخواست نکاح راقم الحروف کو نکاح مسنونہ کی ضرورت ہے۔ میری عمر ۲۰ سال قوم کھرل پیشہ زمینداری ہے۔ اراضی مزروعہ کا مالک اور خود کاشتکار بھی ہے۔ رشتہ کسی ذات کا ہو۔ بیوہ ہو یا باکرہ مگر موحدہ ہو، قرآن مجید با ترجمہ پڑھی ہوئی پابند صوم وصلوۃ ہو۔

طالب نکاح:- احمد الدین قوم کھرل زمیندار ساکن شیر کا بالا۔ ڈاکخانہ چوچک تحصیل اکاڑہ ضلع منٹگمری۔

مہلت ختم جن خریداروں کی میعاد مہلت ختم ہو چکی ہے۔ مہربانی فرما کر اپنی اپنی قیمت اخبار بہت جلد بھیجدیں تاکہ سابقہ حساب بے باق ہو جائے۔ (منیجر اہلحدیث)

مضامین آمدہ سلیمان صاحب۔ مولوی ابو اسرائیل صاحب۔ ضمیر حسین صاحب۔ مولانا ابو القاسم صاحب۔ مولوی عبد الرحمن صاحب خلیل۔ مولوی عبد الحلیم صاحب۔ شیخ اللہ بخش صاحب بیگے از جماعت پدھان۔

اشاعت فنڈ کے لئے عرصہ سے کوئی امداد وصول نہیں ہوئی۔ شائقین توحید و سنت و تبلیغ اسلام اس فنڈ کو

ملکی مطلع

جنگ ایشیا یورپ و افریقہ

ناظرین اخباروں میں یہ خبریں پڑھتے ہوں گے کہ جرمنی کے جہاز ہر دوسرے تیسرے دن انگلستان کے مشہور شہروں پر بڑی زبردست بمباری کرتے ہیں۔ جس سے جانی و مالی نقصان بھی بعض وقت کافی ہوتا ہے خصوصاً تاریخی عمارتوں، گرجا گھروں اور ہسپتالوں کی بربادی سخت قابل افسوس ہے۔ اسی طرح اخبارات میں یہ خبریں بھی آتی ہیں کہ برطانیہ کے ہوائی جہاز جرمنی کے مفتوحہ علاقوں ہالینڈ، بلجیم اور مقبوضہ فرانس میں فوجی لحاظ سے اہم مقامات مثلاً بندرگاہوں، تیل کے ذخیروں، اسلحہ ساز کارخانوں اور صنعتی مرکزوں پر بمباری کر کے سخت نقصان پہنچا رہے ہیں۔ سیاسی لوگوں کا خیال ہے کہ جرمنی انگلستان پر بے پناہ بمباری کر کے جان و مال کا بھاری نقصان تو کر سکتا ہے مگر فوجی حیثیت سے شکست نہیں دے سکتا۔ اور جب تک احد الفریقین بالکل کمزور ہو کر اپنی شکست مان لینے پر مجبور نہ ہو جائے یہ لڑائی ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیونکہ فریقین جنگ (برطانیہ اور جرمنی) کو اپنی اپنی کامیابی کا پورا یقین ہے۔ جرمنی کے ڈکٹیٹر ہر ہٹلر نے چند روز ہوئے اعلان کیا تھا کہ جرمنی ۱۹۴۱ء میں فتحیاب ہو جائیگا۔ ادھر برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل بار بار کہتے ہیں کہ ہم پہلے سے بہت زیادہ مضبوط ہیں، اگر جرمنی نے انگلستان پر بڑا حملہ کیا تو اسے منہ کی کھانی پڑیگی۔

ہمارے خیال میں سیاسی حضرات کا یہ کہنا صحیح ہے کہ جب تک جرمنی انگلستان پر بڑا حملہ نہ کرے یا بحیرہ روم میں لڑ کر انگریزوں کو شکست نہ دے اس کی کامیابی بہت مشکل ہے۔ ایسا کرنا جرمنی کے لئے آسان نہیں ہے کیونکہ اس کے پاس بحری بیڑہ بہت تھوڑا ہے [illegible] کی کہ کسی طرح فرانس کا بحری بیڑہ اور فرانس کی بحیرہ روم والی بندرگاہیں جرمنی کے ہاتھ آجائیں۔ تاکہ جرمن فوج بحیرہ روم میں برطانوی بحری بیڑے سے ٹکر لے سکے اور نیز طرابلس (شمالی افریقہ) میں بارڈیا کے محاذ پر برطانیہ کے مقابلہ میں اطالوی افواج کی امداد کر سکے مگر مارشل پیتاں اور ان کی پارٹی نے جو اس وقت غیر مفتوحہ فرانس میں برسر حکومت ہیں ہٹلر کے مذکورہ مطالبہ کو مسترد کر دیا جس کے نتیجہ میں تازہ خبر یہ آئی ہے کہ جرمن فوج غیر مفتوحہ فرانس میں داخل ہونیوالی ہے۔ اس سلسلہ میں اخبارات کا کہنا ہے کہ مارشل پیتاں (بقول خود) اپنے بحری بیڑے کو لیکر فرانس کی نوآبادیات واقع شمالی افریقہ میں چلے جائیں گے (بلکہ ایک خبر کے مطابق فرانس کا بیڑہ شمالی افریقہ چلا گیا) جہاں وہ اپنی نوآبادیوں کی امداد اور برطانوی حکومت کے تعاون سے جرمنی کے خلاف غالباً دوبارہ اعلان جنگ کر دیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو آزاد فرانس کی تحریک چلانے والے دوسرے فرانسیسی جرنیل (دیگال اور ڈیگال وغیرہ) جو پہلے سے شمالی افریقہ اور استوائی افریقہ وغیرہ فرانسیسی نوآبادیات میں فرانس کی مرکزی حکومت کے خلاف لوگوں کو بھڑکا کر برطانیہ کے ساتھ مل جانے کی ترغیب دے رہے ہیں، ضرور مارشل پیتاں سے تعاون کریں گے۔ اس کے بعد برطانیہ کے ہاتھ بھی خوب مضبوط ہو جائیں گے اور فرانس کی تحریک آزادی کو بھی بڑا فائدہ پہنچیگا۔

محاذات جنگ اس وقت باقاعدہ جنگ تین جگہ ہو رہی ہے۔ ایک محاذ البانیہ میں ہے جہاں یونان کی فوج برطانوی امداد کے بل بوتے پر اطالوی فوج کا مقابلہ کر رہی ہے۔ اگرچہ البانیہ میں آج کل موسم بہت خراب ہے یعنی بارشیں ہو رہی ہیں، برف باری ہو رہی ہے، آمد و رفت میں بڑی دشواری پیش آ رہی ہے۔ تاہم بقول اخبارات یونانی فوج کی پیشقدمی جاری ہے اور انہوں نے بہت سے اطالویوں کو قید کر لیا ہے کئی ایک مورچوں اور سامان جنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تازہ خبر یہ بھی آئی ہے کہ اٹلی میں جرمنی کے ہوائی دستے پہنچ گئے ہیں۔ غالباً یہ خبر صحیح ہے کیونکہ اٹلی کے ریڈیو نے اس کو تسلیم کر لیا ہے اگر اس ہوائی طاقت کا مقصد اٹلی کی مدد کرنا ہے تو یونان اور اٹلی کے مابین اس وقت البانیہ میں جو جنگ ہو رہی ہے وہ اور زیادہ تیز ہو جائے گی خصوصاً اس لئے کہ اس صورت میں برطانیہ یونان کو زیادہ امداد دیگا۔

دوسرا محاذ جنگ طرابلس الغرب (شمالی افریقہ) میں بارڈیا کی بندرگاہ ہے۔ یہاں پر اٹلی کے جنگی استحکامات بڑے مضبوط ہیں اور فوج بھی بہت بڑی تعداد میں اس مقام کی حفاظت کر رہی ہے۔ ادھر برطانیہ کی بہترین فوج جس میں برطانیہ، جنوبی افریقہ آسٹریلیا، نیوزی لینڈ اور ہندوستان کی سپاہ شامل ہے۔ اطالوی افواج کے مقابلہ میں داد شجاعت دے رہی ہے۔ بارڈیا کے قلعہ پر تین طرف سے گولہ باری ہو رہی ہے۔ مصر کی طرف سے برطانوی توپ خانہ بمباری کرتا ہوا آگے بڑھ رہا ہے، بحیرہ روم کی طرف سے برطانوی بحری بیڑہ حملے کر رہا ہے اور فضائے آسمانی سے برطانوی ہوائی طاقت بمباری کرنے اور مرکز داخلی سے آنے والی کمک کو روکنے میں مصروف ہے۔ اس محاذ کی تازہ اطلاع یہ ہے کہ برطانوی فوج کا کچھ حصہ اطالوی فوج کی حفاظتی لائن کو توڑ کر بارڈیا میں داخل ہو گیا ہے اور چالیس چوکیوں پر قابض ہو چکا ہے۔ اس وقت تک پندرہ ہزار اطالویوں کو قیدی بنا لیا گیا ہے۔ ان خبروں کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ اگر بہت جلد اس محاذ پر اٹلی کو جرمنی کی طرف سے امداد نہ پہنچی تو بارڈیا کا سر ہو جانا چند دن کی بات ہے۔ اس کے بعد شمالی افریقہ میں اٹلی کی پوزیشن بہت نازک ہو جائے گی۔ کیونکہ بارڈیا فوجی لحاظ سے اٹلی کے لئے بہت اہمیت رکھتا ہے۔

تیسرا محاذ چین میں ہے۔ جہاں چینی فوج جاپانی فوج کے ساتھ قریباً چار سال سے برسر پیکار ہے۔ ایک امریکی انجینئر نے (جو برما روڈ کے راستے چین سے واشنگٹن گیا ہے) بیان دیا ہے کہ جاپانی جہاز [illegible]

بمباری سے ہمارہ وڈ کے کئی پل تباہ ہو گئے تھے جنکی مرمت ہوچکی ہے اور کافی سامان جنگ اس راستے چین کو پہنچ رہا ہے۔ لندن کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا ہے کہ جاپانی محکمہ اخبارات کے افسر اعلیٰ نے یہ رائے ظاہر کی ہے کہ بحالت موجودہ چین کی حکومت کا خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ چینی مسئلہ روز بروز پیچیدہ ہوتا جاتا ہے۔ کیونکہ چین کے سب سے بڑے جرنیل مارشل چیانگ کائی شیک کے قریبا تمام معاونین بہترین پوزیشن کے مالک ہیں۔ جو بے حد جوشیلے اور محب وطن ہیں۔ اس کے علاوہ برطانیہ، امریکہ اور روس، چین کی برابر امداد کر رہے ہیں۔

مجلس احرار پنجاب میں اختلاف رائے

جماعت احرار کی بابت ہماری رائے یہ ہے کہ وہ ایک کارکن جماعت ہے۔ گو ہمیں تدبیر میں ان سے اختلاف ہے۔ ہم ان کے تدبر اور دور اندیشی کے قائل نہیں ہیں۔ مگر ان کا تہور اور حوصلہ قابل تعریف ہے۔ شومئی قسمت سے آج ان میں بہت بڑا اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔ جس کے متعلق اخباروں میں مختلف اصحاب کی طرف سے تحریریں شائع ہوئی ہیں۔ اس اختلاف پر قادیانی پریس مارے خوشی کے اپنے جامے میں پھولا نہیں سماتا۔ خیر یہ تو ان لوگوں کا اوچھا پن ہے۔ معلوم نہیں کہ اس اختلاف کی ابتدا کب سے ہے۔ ہاں اس کی ظاہری ابتداء مولوی داؤد صاحب غزنوی کے بیان مجریہ یکم جنوری سے معلوم ہوتی ہے۔ جس میں موصوف نے اپنی اور اپنے ہم خیال ممبروں کی رائے کا اظہار یوں کیا تھا کہ ہمیں انفرادی حیثیت سے کانگرس کی ستیہ گرہ میں شامل ہو جانا چاہئے۔ چودھری افضل حق وغیرہ دوسرے ممبران احرار نے اس بیان کی تردید میں بیان جاری کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی داؤد غزنوی کا فیصلہ ذاتی حیثیت سے ہے جماعتی سے نہیں۔ اس کے جواب الجواب میں مولوی داؤد صاحب نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میں نے بھی اس فیصلہ کو ذاتی کہا تھا جماعتی نہیں کہا۔ آپ کے جواب الجواب کا خلاصہ اصل الفاظ میں یہ ہے:-

سالہا سال کی بحث کو اب ختم کر دینا چاہئے
اب ہمیں اپنی سیاسی سرگرمیوں کو صرف
کانگرس کے ساتھ وابستہ کر دینا چاہئے!

(ملاپ لاہور ۱۹ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۳)

اہلحدیث ہم مولوی داؤد صاحب کے اس بیان کی تردید نہیں کر سکتے۔ ہر ایک کو اپنی رائے کے ظاہر کا اختیار ہے۔ البتہ ہمیں قواعد کانگرس کے لحاظ سے ایک مشکل معلوم ہوتی ہے کہ اس ستیہ گرہ (سول نافرمانی) کا کل اختیار کانگرس کی طرف سے گاندھی جی کو دیا گیا ہے انہوں نے نافرمانی کرنے والوں کے مختلف مراتب مقرر کئے ہیں۔ بعض اخص درجہ میں ہیں اور بعض خاص درجہ میں (اس میں بھی کئی مراتب ہیں) اس کے بعد عام ممبران کانگرس کی باری آئے گی پھر غیر کانگرسی حضرات کو اجازت ہوگی۔ اس وقت غالبا ماہ اپریل ہوگا۔

مجلس احرار کے ممبر غالبا کانگرس کے ممبر نہیں ہیں اس لئے ان کو عوام کی حیثیت سے موقع ملیگا۔ پھر ابھی سے اختلاف پیدا کرنا ہمسایہ کو ناحق شماتت کا موقع دینا ہے جس میں ہمارے نزدیک دور اندیشی نہیں ہے۔ بہر حال ہم اس معاملہ میں اس اصول کے پابند ہیں ؎

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

مولوی عمر الدین صاحب وزیر آبادی کی وصیت

مرحوم نے میرے پاس ایک ہزار روپیہ یہ کہہ کر رکھا تھا کہ یہ روپیہ طلباء کا ہے آپ اسے طلباء ہی پر صرف کیجئے گا۔ اس کا ذکر "اہلحدیث" مورخہ [illegible] میں بھی ہو چکا ہے۔ مرحوم کے انتقال کے بعد ان کے بعض وارثوں اور انجمن اہل حدیث وزیر آباد نے مجھے گذشتہ ماہ اگست میں نوٹس دیے، دونوں نے مجھ سے روپیہ طلب کیا اور نہ دینے کی صورت میں نالش کی دھمکی دی۔ میں منتظر رہا کہ عدالت سے طلبی آئے تو آسانی کے ساتھ فیصلہ بذریعہ عدالت ہی ہو جائے۔ مگر آج تک عدالت کی طرف سے میرے پاس کوئی سمن نہیں آیا۔ اس لئے میں نے بعد انتظار کے یہ رقم طلباء پر تقسیم کرنی شروع کر دی ہے کیونکہ موت و حیات کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ میں نے زیادہ دیر کرنی مناسب نہ سمجھی۔ انجمن اہل حدیث وزیر آباد کو بھی کئی دفعہ لکھا ہے کہ آپ [illegible] کے لئے رقم طلب کر لیا کریں۔ مگر ان کی طرف سے [illegible] قبولیت کی اطلاع نہیں آئی۔ میں تحکیم شرعی کے لئے کہتا رہا یہ بھی منظور نہ ہوئی۔ پس اب بھی جو فریق میری اس تقسیم کو ناجائز سمجھتا ہو اسے اختیار ہے کہ بذریعہ عدالت اس کا فیصلہ کرا لے۔ میں نے بہت [illegible] خوف ملحوظ رکھ کر اس رقم کی تقسیم شروع کر دی ہے جس کا سارا حساب لکھتا جاتا ہوں۔

(ابو الوفاء)

یاد رفتگان (۱) سیٹھ عبد الرحمن [illegible] کراچی کی اہلیہ محترمہ ۲۲ دسمبر کو انتقال کر گئیں۔ انا للہ۔ مولیٰ چھوٹا بنو ڈاکٹر [illegible]

(۲) مقبول مریم بنت مولوی عمر الدین صاحب [illegible] فوت ہو گئی۔ انا للہ! چوہدری عبد الکریم از [illegible]

(۳) مولوی عبد الرحمن صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ یوسف پور ضلع بستی انتقال فرما گئے۔ مرحوم نیک صلح کل پابند شرع ہر صفت موصوف بزرگ تھے۔ غفر اللہ لہ۔ (محمد عبد الرحیم از یوسف پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفر لہم وارحمہم

ضرورت کتب راقم کو مندرجہ ذیل کتب کے مطالعہ کا از حد شوق ہے۔ قیمت دیکر خرید نہیں ہو سکتا۔ احباب کرام سے ملتجی ہوں کہ صدقہ جاریہ فرما کر مجھے یہ کتب دفتر اہلحدیث امرتسر سے خرید دیں:-

(۱) اہل حدیث کی علمی خدمات (۲) تاج اہل حدیث (۳) خطبات سلفی (۴) تفسیر واضح البیان (۵) [illegible] (۶) عثمانی پاکٹ بک (۷) شہادت القرآن (۸) [illegible] (۹) تفسیر بالرائے (۱۰) [illegible]

زمانی عبد القدوس [illegible]

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

کتب متعلقہ اہل حدیث

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۴ر

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین ائمہ مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہل قرآن کا مونہہ بند کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت تین آنے (۳ر)

آمین رفع یدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲ر

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ مطابق قرآن و حدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت صرف ۲ر

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۲ر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون منشورہ اخبار اصول گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصل اور بعینہٖ الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت پانچ آنہ

فتوحات اہل حدیث اُن مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ قیمت ۴ر

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت چھ آنہ (۶ر)

معقولات حنفیہ جس میں فقہ کے سات مسائل مفقود الخبر، مرتد، حرمت مصاہرہ، دودھ، اقتدائے مقیم بالمسافر، تفریق بین الزوجین پر روشنی ڈال کر فقہ حنفیہ کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف "الحیلۃ الناجزہ" پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت تین آنے

اصول فقہ فقہ کے اصول عربی زبان میں مع مثالوں کے طلبائے مدارس عربیہ کے لئے کتابی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ایک آنہ

(رد و تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کرکے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے کئی دفعہ چھپی ہے۔ قیمت نو آنے (۹ر)

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی دلچسپ مع حالات و اطلاعات تا زمانہ اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

نکاح مرزا (مع اضافات جدید) جس میں مرزا قادیانی کی آسمانی منکوحہ کے متعلق والی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا بیان، ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت [illegible]

فاتح قادیان جس میں ابوضیاء کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی روئداد مع فیصلہ منصفان درج ہے۔ اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا کافی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

چیستان مرزا مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ [illegible]

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (احادیث نبویہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا تھا جسکو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قیمت ۴ر

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ متعلق حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ ۴ر

نوٹ: محصول ڈاک سب کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ ایک روپیہ سے کم کا وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔

ملنے کا پتہ } مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی قابل مطالعہ کتابیں

تقویۃ الایمان
مصنفہ حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی۔ [illegible] تذکیر الاخوان و رسالہ صادق الاقرار و رسالہ ماہ سنت [illegible] حضرت مولانا اسمٰعیل شہید و فتویٰ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی۔ مطبوعہ کان پیپر کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ایک روپیہ چار آنہ (عہ/)

صراط مستقیم
یہ کتاب مولانا اسمٰعیل شہیدؒ نے علم تصوف کے بیان میں فارسی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا ترجمہ اب اردو میں ہو گیا ہے کتاب کی خوبی مولانا صاحب کے نام سے ظاہر ہے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ/)

فتاویٰ نذیریہ
حضرت میاں صاحب مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عمر کے ہر قسم کے فتاویٰ کا مجموعہ دو ضخیم جلدوں میں۔ ہر سوال کا جواب قرآن اور حدیث کے مطابق ہے قیمت بجائے پانچ روپیہ کے چار روپیہ (للعہ/)

سجدہ تعظیم
اس رسالہ میں قرآن و حدیث کی روشنی سے واضح کر دیا ہے کہ سجدہ تعظیم غیر اللہ کے واسطے ہرگز جائز نہیں۔ قیمت ۲/

الارشاد الیٰ سبیل الرشاد
مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ جو کہ عرصہ سے نایاب ہو چکی تھی طبع ثانی میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جیسے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں بلند پایہ [illegible] ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آراء درج کی گئی ہیں۔ تمام کتاب میں یہی [illegible] ہے۔ [illegible] کے اہل حدیث پر [illegible] گیا ہے۔ تقلید شخصی کا [illegible] کہ آپ پڑھ کر بہت مسرور [illegible] ۵۰ صفحات۔ قیمت [illegible]

شمع محمدی
اس کتاب میں پہلے حدیث مع ترجمہ ہے پھر اس کے خلاف فقہ کی عبارت ہے۔ حوالہ با ترجمہ ہے۔ ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے حلال کو فقہ نے حرام کیا۔ حدیث کی حرام کردہ چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اسی قسم کی ایک سو چھپن حدیثیں اور فقہ کی عبارتیں ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن حدیث کا مغز اور نچوڑ ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ/)

المرقات فی احکام الصلوٰۃ
جس میں ارکان نماز۔ نواقض اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری مرحوم۔ قیمت ۴/

ہدایۃ المعتدی فی القرأۃ للمقتدی
امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنے کا مدلل طور پر ثبوت دیا گیا ہے کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت ۲/

فقہ محمدیہ کلاں
جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے۔ سات جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد اعلیٰ کاغذ ۸/ کمل تین روپیہ۔ معمولی کاغذ فی جلد ۴/ مکمل ۱/۱۲

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ
اس کتاب میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بیک وقت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/)

حسن البیان بجواب سیرۃ النعمانؒ
مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادی رد "سیرت النعمان" میں مولانا شبلی مرحوم نے ائمہ حدیث مثلاً امام بخاریؒ اور دیگر محدثین پر خوب ہدو قدح کی ہے اور فقہ حنفیہ کو حدیث رسول کے ہم پلہ قرار دیا ہے۔ مولانا رحیم آبادی صاحبؒ نے تمام اعتراضات کے دندان شکن جواب دیئے ہیں جن کو مولانا شبلی نے تسلیم کر لیا تھا۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/

الانفکاک عن مراسم الاشراک
یعنی شرک سے بچنے والی کتاب۔ مولانا سید نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی شرک سے روکنے والی بے نظیر تالیف جو عرصہ سے ناپید تھی۔ اب مکرر اعلیٰ کتابت و طباعت کے ساتھ طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت ۴/

ترجمان وہابیہ
مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی مشہور و معروف کتاب جو عرصہ سے ناپید تھی مکرر طبع کرائی گئی ہے جس میں مذہب اہل حدیث کو بالوضاحت بیان کر کے عوام کے شبہات کا مدلل جواب دیا گیا ہے۔ خصوصاً محمد بن عبد الوہاب نجدی کے متعلق جس قدر الزامات بہتانات مخالفین کی طرف سے لگائے جاتے ہیں ان کا مفصل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۴/

جمع القرآن والاحادیث
یہ کتاب مولانا ابو القاسم محمد خان صاحب سیف بنارسی کے زور قلم کا نتیجہ ہے۔ جس میں قرآن مجید کی جامعیت، کتابت اور دیگر معارف و نکات بیان کر کے ساتھ ہی حدیث شریف کی جمع و تدوین کتابت وغیرہ کا ثبوت زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دیا ہے۔ منکرین حدیث، حدیث شریف پر کتابت حدیث کا سب سے بڑا اعتراض کیا کرتے ہیں۔ اس کتاب میں اس کا عالمانہ طور پر قلع قمع کیا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۲/

نوٹ:۔ جملہ کتب کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ یہاں پر صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں۔

(منگوانے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

صرف ڈیڑھ روپے میں اہل حدیث بھائیوں کے مذہب کی

نہایت اہم اور ضروری چوبیس عدد کتابیں مجلد

(۱) نادان نظامی حسن نظامی دہلوی نے مذہب اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی اس کا اسمیں جواب ہے اور مذہب اہل حدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے (۲) دلائل الفریقین آنحضرت صلعم کا نام سن کر انگوٹھے چومنے کی تردید۔ اس کے جتنے دلائل بدعتی دیتے ہیں سب کے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات ہیں (۳) کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب العقیدہ کا اردو ترجمہ (۴) مذہب اہل حدیث۔ اہل حدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان جو تہمتیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ۔ ناممکن ہے کہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے بدگمان رہے (۵) اشعار ردّ تقلید۔ مثنوی مولوی روم کے ردّ تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) محرم نامہ۔ تعزیہ داری اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانح امام حسنؓ (۷) رجب نامہ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان و ثبوت معراج جسمانی (۸) عیدی۔ عید الفطر کے فطرے کے نماز عید کے جملہ مسائل وفضائل وغیرہ (۹) ڈاڑھی موچھ کے احکام خط بنوانے کے مسائل، لباس کے احکام و مسائل وغیرہ (۱۰) بقرہ عید۔ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش سے ذبیح اللہ کی قربانی کے واقعات، گائے کی قربانی کا ثبوت۔ قربانی کے احکام، بقرعید کے کل مسائل نماز عید کی ترکیب وغیرہ (۱۱) تعلیم النساء۔ عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز میں مع تردید مخالفین (۱۲) آداب قبور۔ قبرستان میں کون سے کام [illegible] اور زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (۱۳) ملوکیت۔ سلطان اور اہل حدیث پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات (۱۴) علماء مقلدین سے تقلید کی بابت ایک سو سوال جن کے جوابات سے وہ عاجز ہیں (۱۵) ترجمۂ خطبہ۔ جمعہ کے خطبے کا غیر عربی [illegible] دلائل مع تردید مخالفین (۱۶) مناظرہ تقلید حنفی مناظر کے دلائل [illegible] کے جوابات (۱۷) مسئلہ امامت۔ امام و امیر کے نام [illegible] کے مدعیوں کی تردید (۱۸) حنفیت۔ کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید حنفی لقب کی تردید (۱۹) حیات النبیؐ حیات و وفات رسولؐ کی کامل بحث اور حضورؐ کی وفات (۲۰) تاریخ تعزیہ۔ تعزیہ ہندوستان میں کب آیا؟ پہلا تعزیہ۔ تعزیے کی تردید (۲۱) ادب نماز۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے دلائل مع تردید مخالفین (۲۲) صلوٰۃ غوثیہ کی کامل تردید۔ بدعتیوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (۲۳) تبرک پرستی۔ تبرکات کو چومنے چاٹنے ان پر میلہ لگانے کی حرمت مع جواب مبتدعین (۲۴) مقالہ رحمانی۔ غیبت چغلی، تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (۲۵) نام محمد۔ محمد نام رکھنے کا ثبوت مع تردید ادلہ، مخالفین۔

نوٹ:۔ ان چوبیس کتابوں کی مع جلد اصل قیمت دو روپے ہے۔ اس وقت [illegible] ڈیڑھ روپے میں دے رہے ہیں۔ محصولڈاک مع رجسٹری سات آنے جلد [illegible] ڈاک ایک روپیہ پندرہ آنے کا منی آرڈر کرکے منگوا لیجئے۔

ہمارا پتہ:۔ کتب خانہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی۔ ہاڑہ ہندو راؤ [illegible]

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

[illegible] جماعت نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مصنف نے [illegible] سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا ابتدا کا حال حجۃ اللہ [illegible] دہلویؒ سے ہے اور تدریج کا شاہ محمد اسماعیل شہیدؒ سے۔ مصنفات اہل [illegible] فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ [illegible] نقشہ ہے۔ الیٰ ان قال۔ غرض آپ کی جماعت نے ملک میں علمی حیثیت سے [illegible] ہیں۔ انہیں نہایت تہذیب وجامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل [illegible] کتاب ضرور خریدنا چاہئے۔ مصنفہ ملک ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم وغیرہ چھپوانے ہوں [illegible] خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خودبخود مستقل گاہک بن جائیں آرڈر یا خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جانے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

۳ مفت

(۱) کتاب قوانین صحت۔ (۲) سنہ ۱۹۴۱ء کا کیلنڈر۔ (۳) سرمہ کحل الجواہر آنکھوں کے روہے۔ ککرے۔ ضعف بصر۔ آنکھ کے زخم۔ موتیا بند کے لئے [illegible] استعمال سے کئی سال تک نظر کم نہیں ہوتی۔ ۱/ کا ٹکٹ بھیج کر ۸ یوم تک مفت طلب کرو۔ ملنے کا پتہ:۔ محمد فاضل طب سابق پروفیسر بازار ریشم امرتسر

یا د [illegible] چاہتے ہو یا [illegible] امام غزالی۔ پتہ [illegible] اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار، ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام خصوصاً سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے " لعہ
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ۲/۱
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸۔ ذی الحج سنہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۱۷۔ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ) - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
دین و مذہب سے غفلت کیوں ہے ؟ - - ص۳
طاعون قادیان (قادیانی مشن) - - ص۴
انعامی جواب کا مطالبہ - - - - ص۵
قرآن غیر مخلوق ہے - - - - ص۶
مولوی محمد شریف کوٹلوی اور قبے - - - ص۸
رفع الوہام - - - - - ص۹
تضمین بر نظم تہنیت سال نو - - - ص۱۰
مسئلہ کی تعریف و تشریح - - - ص۱۱
مذہب کی اشاعت کی ضرورت - - - ص۱۳
متفرقات - - - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات - - ص۱۶-۲۰

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام — پاکباز و خوش خصال و باکمال و خوش کلام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفاں کا چراغ — جس کا نورِ جاوداں جانِ دل و روحِ دماغ
جس نے سمجھائے نکاتِ دینِ ختم المرسلین — جس کا سینہ دولتِ علم لدنی کا امین
جس کے دم سے تازہ گلزارِ حدیثِ مصطفیٰ — جس کو کہئے رندِ میخوارِ حدیثِ مصطفیٰ
سورہ انفال کی تفسیر جس کی زندگی — عزمِ پختہ کار کی تصویر جس کی زندگی
چشمِ حق بیں ہیں قرونِ اولیٰ کی یادگار — گنجِ فیضانِ خدائے پاک کا سرمایہ دار
جس نے پلٹا رُخ دلِ مومن کے احساس کا — ہر ورق ہے زندۂ جاوید تفہیمات کا
حجۃ اللہ جس کی فطرت، فطرت اللہ جس کا دل — بادۂ توحید در جامِ جہانِ آب و گل

مرتبے بڑھتے رہیں گے مردِ حق آگاہ کے
تذکرے ہوں گے قیامت تک ولی اللہ کے

(مسلمان)

انتخاب الاخبار

مولوی داؤد غزنوی ۱۱۔ جنوری کی شب کو سٹی کانگریس کمیٹی امرتسر نے مولانا ابوالکلام آزاد کو مبارک باد کہنے کے لئے جلسہ منعقد کیا۔ مولوی داؤد صاحب غزنوی نے مفصل تقریر کی جس میں مسلمانوں کو کانگرس میں شریک ہونے کی پرزور ترغیب دی۔

—— مکہ معظمہ ۱۲ جنوری۔ رئیس العلمین مولانا عبدالرحمن صاحب مظہر ایک خاص تار کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ مراسم حج بخیروخوبی منزل تکمیل کو پہنچے۔ مختلف ممالک کے سرکردہ حجاج کو سلطان کی طرف سے ایک شاہانہ ضیافت دی گئی۔ میدان عرفات میں حاجیوں کا اجتماع منگل کے دن تھا۔ مکہ مکرمہ میں ضرورت کی تمام چیزیں بکثرت ملتی ہیں۔ صحت اور صفائی اور پولیس کے انتظامات بہت عمدہ ہیں۔ میں ہندوستان کے حاجیوں کے اعزاز میں ایک ضیافت دے رہا ہوں۔ اس سال پچاس ہزار حجاج نے حج ادا کیا۔

—— امرتسر میں عید اضحیٰ بخیریت گزر گئی۔

—— بدیہ امرتسر کے محکمہ واٹر ورکس میں ۹ جنوری کو آگ لگ جانے سے ریکارڈ کی دو الماریاں جل کر راکھ ہو گئیں۔ پولیس اس معاملہ کی تفتیش کر رہی ہے اس دفتر کے کلرکوں اور دیگر ملازموں کو زیر تفتیش رکھنے کے باعث روزانہ قلعہ گوبندگڑھ بلوایا جاتا ہے

—— پنجاب کے کانگرسی گاندھی جی کے حکم کے ماتحت ستیاگرہ کر کے قید ہو رہے ہیں۔

—— مولانا ابوالکلام آزاد کو ڈیڑھ سال قید کی سزا ہوئی ہے۔

—— ضلع انبالہ کی طرف سے رائل ایئر فورس کے لئے ایک سپٹ فائر جہاز کی خرید کے واسطے جو اس ضلع کے نام پر موسوم ہوگا۔ ستر (۷۰) ہزار روپیہ دیا گیا ہے۔

—— گورکھپور کے قریب ایک گاؤں میں عید اضحیٰ کے موقع پر فساد ہونے سے دو اشخاص ہلاک ہو گئے۔

—— ترکی کی اطلاع ہے کہ سمرنا میں زلزلہ آیا۔

—— سیام ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ سیامی دستے ہند چینی کی سرحد کو پار کر کے آگے بڑھ رہے ہیں۔ اس کے علاوہ فرانسیسی ہند چینی کے شہر سیمراپ پر زبردست ہوائی جنگ ہوئی۔

—— سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب محاذ مصر پر ہندوستانی فوجوں کا معائنہ کر کے واپس پنجاب پہنچ گئے ہیں۔

اہلحدیث کی چابکدستی

گذشتہ پرچہ ایک روز پہلے پہنچا ہوگا۔ ناظرین نے غور کیا ہوگا کہ ایسا کیوں ہوا؟ اس لئے جس روز اخبار ڈاک خانہ میں دینا تھا وہ دن عید کا تھا۔ عملہ "اہلحدیث" نے دوسرے اخباروں کی طرح عید کی تعطیل نہیں کی۔ بلکہ ایک روز پہلے اخبار پہنچا دیا۔ بہی خواہوں سے امید ہے کہ ایسے چست چالاک خادم کی ہمت افزائی کرنے کو اس کے خریدار بڑھائیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

۳۰ جنوری سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ضرور بھیجدیں ورنہ ۳۱ جنوری کا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

مہلت ختم جن کی مہلت ختم ہو چکی ہے ان کی طرف سے اگر قیمت اخبار وصول نہ ہوئی تو آیندہ پرچہ روک لیا جائیگا۔ (مینیجر اہلحدیث)

—— معلوم ہوا ہے جنوبی افریقہ میں برطانوی اور جنوبی افریقہ کے فوجی دستے ابی سینیا اور برطانوی سمالی لینڈ کے اطالویوں پر حملہ کرنے والے ہیں۔

—— ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ۱۱ جنوری کی شب کو لندن پر نازیوں کی طرف سے تین گھنٹے مسلسل بمباری کی گئی۔ متعدد اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے

—— لیبیا کے محاذ پر برطانوی فوجیں بارڈیہ فتح کر کے طبروق کے قریب پہنچ رہی ہیں۔

—— ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ میں ایک معاہدہ ہونے والا ہے کہ ۹۹ سال کے لئے مغربی کرہ ارض کی برطانوی مقبوضات میں امریکہ آٹھ ہوائی اور بحری اڈے بلا کرایہ قائم کرے۔

—— یونانیوں نے البانیہ کے ایک اور اہم فوجی مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ ایک سو اطالوی قید کئے اور بہت سا سامان جنگ بھی قبضہ میں آیا۔

—— بمبئی ۱۲ جنوری۔ جی، آئی، پی کے چیف الیکٹریکل انجینئر نے جنگی امداد کے لئے ایک ایسی مشین بنائی ہے جس میں اکنی ڈالی جائے تو جنگ کا نقشہ سامنے آجاتا ہے۔ اکنی ڈالنے سے ڈائل میں ایک جرمن طیارہ نمودار ہوتا ہے۔ جس کی بمباری سے کچھ نقصان ہوتا ہے اس کے بعد برطانوی سپٹ فائر بلند ہو کر اس کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یہ مشین کل سے وکٹوریہ ٹرمینس میں رکھی جائے گی۔

—— کابل ۱۲ جنوری۔ عید اضحیٰ کی تقریب پر اعلیحضرت شہریار افغانستان نے ایک تقریر کے دوران میں فرمایا کہ ملک کی بڑائی کے لئے تمام افغانوں کو مل کر کوشش کرنی چاہئے اور اپنے اندر وہ صفات پیدا کرنی چاہئے جو اعلیٰ قوموں کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ ملک کی ترقی کے لئے اہل وطن میں کامل اتحاد و اتفاق کی اشد ضرورت ہے۔

—— برلن ۱۲ جنوری۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ جاپان کا فوجی مشن برلن پہنچ گیا ہے۔ یہ مشن جرنیل یاشٹ کی زیر سرکردگی ہے۔ یہ مشن کچھ دنوں تک جرمنی میں رہیگا اور جرمنی، اٹلی اور جاپان کے درمیان جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے ماتحت فوجی معاملات طے کرے گا (انقلاب لاہور ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء)

<u>عید آنہ فنڈ</u> مولوی محبوب عالم صاحب رسول ضلع گجرات ۸؍ ۔ حکیم اللہ بخش صاحب تلہر آسام ۲؍ از امرتسر للعہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۹ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ

دین و مذہب سے غفلت کیوں ہے؟

بہائیہ اور مرزائیہ کا ذکر خیر

آج کل عام شکایت ہے کہ لوگ دین و مذہب سے غافل ہو رہے ہیں۔ جو لوگ خدا سے یا مذہب سے منکر ہیں (جن کی آج دنیا میں اکثریت ہے) ایسے لوگ اگر مذہب سے غفلت اختیار کرلیں تو تعجب نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں کا ذکر قرآن مجید میں خصوصیت سے آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَاطْمَاَنُّوْا بِھَا وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ اٰیٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اُولٰٓئِکَ مَاْوٰھُمُ النَّارُ بِمَا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ؕ

(جو لوگ ہماری ملاقات کا شوق نہیں رکھتے اور دنیوی زندگی پر راضی اور مطمئن ہیں اور جو لوگ ہمارے حکموں سے غافل ہیں ان لوگوں کا ٹھکانہ بسبب ان کے اعمال کے جہنم ہے)

ہاں تعجب ان لوگوں پر ہے جو کسی نہ کسی مذہب کے قائل ہیں مگر پھر بھی مذہبی ہدایتوں سے غافل ہیں اور غیر مذاہب کے مقابلے میں کمر ہمت باندھ کر لڑنے جھگڑنے کو طیار ہو جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ تعجب یہ ہے کہ دو مدعیان اصلاح ہمارے سامنے ہیں۔ ایک شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی ہیں اور دوسرے مرزا صاحب قادیانی۔ یہ دونوں صاحب خود اور اُن کے اتباع اِن کے ناموں کے ساتھ موعودِ ادیان کا لقب لگاتے ہیں۔ ان دونوں کا دعویٰ ہے کہ ہم کل دنیا کی اصلاح کے لئے آئے ہیں۔ باوجود اس ادعا کے یہ دونوں جماعتیں شاکی ہیں کہ دنیا میں مذہب سے سخت غفلت برتی جاتی ہے اور لوگ بے دینی کی طرف بہت راغب ہو رہے ہیں۔ قادیانیوں کے اس قسم کے کلمات ہم ناظرین تک بارہا پہنچا چکے ہیں۔ آج فرقہ بہائیہ کا اعتراف بھی پیش کرتے ہیں جو نہایت سبق آموز ہے بہائی اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:-

"دین سے لوگ کیوں بے پرواہ ہو رہے ہیں؟ یہ ایک ضروری سوال ہے کہ لوگ دین سے کیوں بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ دیکھا جا رہا ہے کہ کالج کی تعلیم انسان کو دین سے بیگانہ بنا دیتی ہے۔ وجہ یہ کہ وہاں زبان حساب [illegible] سائنس وغیرہ کی طرف پوری توجہ کی جاتی ہے [illegible] دین اور اخلاق اور تربیت سیرت کا کوئی باقاعدہ انتظام نہیں ہے۔ کہیں کچھ انتظام ہے بھی تو [illegible] ئے نام۔ واقعہ یہ ہے کہ کالجوں میں جتنی توجہ [illegible] یل میں صرف کی جاتی ہے اس سے نصف بھی دین اور اخلاقی تربیت پر صرف نہیں کی جاتی اور جب دین سے بے پروائی عادت میں داخل ہو گئی تو وہی متعلم جو اس عادت کا شکار ہو چکے ہیں استاد و معلم بن گئے۔ ان کے اثرات شاگردوں میں سرایت [illegible] تے ہیں۔ اس لئے دین سے بے پرواہی ایک عام بات ہو جاتی ہے۔ بلکہ صرف بے پروائی پر بات ختم نہیں ہو جاتی بلکہ الحاد و دہریت کے خیالات آزادی سے پھیلائے جاتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل علماء مذہب بالکل خاموش اور غافل نظر آتے ہیں بلکہ سچ پوچھئے تو اکثر علماء کو الحاد و دہریت کے خیالات کو رد کرنے کی قوت بھی نہیں دنیا کہاں سے کہاں آگئی اور علماء ابھی تک دقیانوسی منطق و فلسفہ کے چکر میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی ایسے علماء سے موجودہ آزاد خیال لوگ سوالات کرتے ہیں تو اکثر کفر کا فتویٰ یا دوزخ کا وعدہ سنایا جاتا ہے۔ علماء کے اس طرز عمل نے الحاد و دہریت کو بڑی مدد پہنچائی۔ یقیناً علماء اس معاملہ میں خدا کے نزدیک مجرم ہیں۔ ان کا فرض تھا کہ وہ زمانہ کے حالات و خیالات کو خوب غور سے دیکھتے اور مسائل کو سلجھاتے۔ لیکن وہ موجودہ وقت پر نظر کرنے کی بجائے تقلید میں گرفتار رہے اور آج سے سینکڑوں برس پہلے کے پیمانہ کو ہاتھ میں لئے رہے فی الحقیقت جس قدر دین سے غفلت بڑھتی گئی دنیا میں تباہی پھیلتی گئی۔

واقعہ یہ ہے کہ کالجوں والے تو دین سے غافل و بے پرواہ ہو گئے ہیں۔ لیکن سچ پوچھئے تو علماء بھی سب سے زیادہ غافل ہو رہے ہیں۔ کسی عالم سے اگر خدا کے وجود اور پیغمبر کی صداقت پر دلائل پوچھے جائیں تو صرف چند تقلیدی باتیں کہہ دیں گے اور جب ان پر جرح کی جائے گی تو خفا ہونے لگیں گے۔ وجہ یہی ہے کہ علماء نے آزادی فکر سے غور نہیں کیا بلکہ وہ آزادی فکر کو کفر کے

متروک قرار دے چکے ہیں۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ بات ٹھیک بن جائے۔ علماء کے محبوب ترین مشاغل فرقہ وارانہ نزاعات ہیں۔ عربی مدارس میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ تمامتر دقیانوسی ہے اور وہاں فرقہ وارانہ اختلافات کی روح نشوونما پاتی ہے۔ دین کی ایسی بھونڈی صورت دیکھ کر اکثر سوچنے والے بیزار ہو جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ تمام مذاہب کے علماء نے دین کو اپنے خیالی دائروں میں محدود کر رکھا ہے۔ وہ دین کو ایک پرانی تعلیمی چیز و آبائی ورثہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے دین کو ایک زندہ اور متحرک طاقت قرار دینے سے انکار کر دیا ہے۔ ہر مذہب کے علماء یہی کہتے ہیں کہ ہمارا پرانا مذہب ہی مذہب کہلا سکتا ہے۔ ... کسی قسم کی تجدید و ترمیم کی گنجائش نہیں ہے۔ دوسرے الفاظ میں سب نے دین کو ایک مردہ ... سمجھ لیا ہے۔ ایسی حالت میں وہ ... قلوب کی ... کا باعث کیونکر ہو سکتے ہیں؟ یہ بھی ایک وجہ ہے کہ لوگ دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں مادہ پرستی اور ظاہری زندگی کی کشاکش میں لوگ بری طرح مبتلا ہیں جس کے باعث دین اور روحانیت سے بے بہرہ ہو رہے ہیں۔ غلامی کی زنجیریں اور پیٹ کی لپیٹ میں ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ روحانی آزادی کی فضا میں کبھی سانس لینا بھی نصیب نہیں۔ کاش یہ سنبھل سکیں۔ کاش یہ بدل سکیں"۔

(پیام مبر دہلی بابت نومبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۲/۱۳)

اہلحدیث فاضل اڈیٹر صاحب کو علماء سے جو شکایت ہے وہ بجا ہے مگر یہ شکایت اتنی اہم نہیں ہے جتنی ان مدعیان اصلاح سے ہے جو ساری دنیا کی اصلاح کے لئے تشریف لائے۔ مگر دنیا سے بالکل ناکام واپس چلے گئے۔ خلیفہ قادیان نے سالانہ جلسے میں بڑے فخر سے بیان کیا ہے کہ ہماری جماعت میں اس سال تین ہزار سے زیادہ آدمی داخل ہوئے ہیں۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے تو کوئی قادیانی یا لاہوری ہمیں بتائے کہ مرزا صاحب نے جو دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ اصلاح تین ہزار یا تین لاکھ مریدوں سے پایۂ تکمیل کو پہنچ گئی ہے۔ تمام ہندوستان میں بت خانے اسی طرح بھرپور ہیں۔ مزارات پر میلے اور تماشے ہوتے ہیں جن میں مزتیم کے کفر و شرک کا ارتکاب کیا جاتا ہے۔ ہندوستان اور پنجاب کے لوگ عموماً ان میں سے مسلمان خصوصاً غلط کاریوں میں دن بدن ترقی کر رہے ہیں۔ جس کا ثبوت پولیس اور جیل خانوں کی رپورٹوں سے ملتا ہے۔ دین سے غفلت شعاری اور غلط کاری نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص اپنی جماعت کے حق میں اعتراف کرنا پڑا کہ

ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں ہے۔ (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۳۵ء صفحہ)

یہی حال بہائیوں کا ہے جو مذکورہ اقتباس سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہنا آسان ہے کہ سکولوں اور کالجوں کی تعلیم میں نقص ہے اور علماء کی تفہیم غلط ہے۔ بے شک ایسا ہی ہے مگر اس کا کیا جواب کہ یہ اصلاح کے دونوں مدعی اپنے اپنے دعوے میں بری طرح ناکام رہے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا مقولہ تو یہ تھا کہ میں بروز محمد ہوں۔ یعنی آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کا مصداق ہوں۔ جس کا اشارہ آیت کریمہ

وَآخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ

میں پایا جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ یہ تھا کہ:-

ھذا یوم لو ادرکہ محمد رسول اللہ لقال قد عرفناک یا مقصود المرسلین ولو ادرکہ الخلیل لیضع وجھہ علی التراب خاضعا للہ ربک ویقول قد اطمئن قلبی یا الہ من فی ملکوت السموات والارضین (الواح مبارکہ عربیہ مصنفہ شیخ بہاء اللہ صفحہ ۹۴)

(یہ میرا وقت وہ زمانہ ہے کہ اگر محمد رسول اللہ اسے پا لیتے تو مجھے (مخاطب کر کے) کہتے کہ اے مقصود المرسلین ہم نے تجھے پہچان لیا اور اگر ابراہیم خلیل اللہ اسے پا لیتے تو اللہ کے سامنے عاجزی سے مٹی پر مونہہ رکھ کر کہتے کہ اے آسمان اور زمینوں کے معبود (اس بہاء اللہ کو دیکھ کر) میرا دل مطمئن ہو گیا)

ان مصلحین کے دعاوی پر نظر کر کے جب ہم بنی نوع انسان کی زبوں حالی پر نگاہ ڈالتے ہیں تو بے ساختہ ہمارے مونہہ سے نکل جاتا ہے ؎

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

قادیانی مشن

طاعونِ قادیان

مرزا صاحب قادیانی کی احتجاجی پیشگوئی کبھی سچی نہیں نکلی۔ اس دعوے کے ثبوت میں ہمارے کئی ایک رسالے "الہامات مرزا" وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں ایسی پیشگوئیوں پر تفصیلی بحث درج ہے۔ اہلحدیث ۱۳ دسمبر میں طاعون قادیان کے متعلق ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا جواب الفضل مورخہ ۱۹ دسمبر میں نکلا ہے۔ ہمارے جواب میں اڈیٹر الفضل نے باتباع سنتِ مرزا پورے اخفا سے کام لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس طرح ہر ایک امتی کا فرض ہے کہ اپنے نبی کی پیروی کرے اسی طرح ہر ایک مرزائی کا فرض ہے کہ وہ ادائے مطلب میں خاص مرزا صاحب کا تتبع کرے۔ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مسیح کے آسمان سے اترنے کے متعلق حدیث میں کوئی لفظ نہیں ہے جب ہم نے آسمان کا لفظ دکھا دیا تو ساری امتِ مرزائیہ کانوں میں روئی ڈال کر خاموش ہو بیٹھی۔

ہمارے جواب میں الفضل نے تسلیم کیا ہے کہ قادیان میں طاعون زور سے آیا مگر مرزا صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نہیں ہوئی۔ آپ کے اصل الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:-

"مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے

گھر کے[1] چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے۔ یہ پیشگوئی اس شان کے ساتھ پوری نہ ہوتی جس سے کہ اب پوری ہوئی کہ طاعون قادیان میں آئی کئی لوگ اس سے فوت ہوئے۔ آپ کے گھر کے چار دیوار کے قریب موتیں ہوئیں لیکن آپ کے گھر میں کوئی چوہا بھی نہ مرا۔" (صفحہ کالم ۴)

اہلحدیث ہم نے جو دعویٰ کیا ہے کہ اتباع مرزا بہرسہ اصناف مرزا صاحب کی طرح اخفائے واقعات میں بڑے مشاق ہیں۔ اس کا ثبوت آج بھی ہم دیتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفی نے اپنے گھر کے لفظ کی تشریح کی ہوئی ہے کہ اس سے مراد میرا اینٹوں کا مکان نہیں ہے بلکہ ارادت و اخلاص کا حلقہ مراد ہے۔ آپ کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں:۔

اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ (کشتی نوح صفحہ)

گھر کا لفظ ناظرین اس تشریح کے ساتھ ملحوظ رکھیں اور مندرجہ ذیل اشخاص کی بابت سوال کریں کہ وہ کون تھے اور کس موت سے مرے ؟۔

(۱) محمد افضل کشمیری امرتسری جو قادیان کے حلقۂ ارادت میں رہتا تھا وہ کس بیماری سے اور کہاں مرا تھا ؟ (اسی قادیان میں طاعون سے) اور مرنے کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا ؟

(۲) محمد یا مین سہارنپوری کہاں مرا تھا اور کس بیماری سے مرا ؟ (اسی قادیان میں طاعون سے)

غرض اس زمانہ میں قادیان میں بہت سے مرزائی مرض طاعون سے فوت ہوئے اور بیرون قادیان طاعون سے مرنے والوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔ اسکے باوجود یہ عجیب لطیفہ ہے جو اڈیٹر صاحب "الفضل" نے لکھا ہے کہ:۔

یہ پیشگوئی اس شان سے پوری ہوئی کہ قادیان میں پریشان کن طاعون نہیں آیا۔

حالانکہ مرزا صاحب کو اعتراف ہے کہ قادیان میں طاعون زور سے نمودار ہوا۔ مگر مرید صاحب کہتے ہیں کہ طاعون پریشان کن نہیں ہوا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ طاعون پورے زور پر بھی ہو مگر پریشان کن نہ ہو۔ شاید قادیان کا خاصہ ہوگا ؏

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

انعامی جواب کا مطالبہ

قادیان کے سالانہ جلسے میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہماری جماعت کی تبلیغی کوشش کا ثبوت یہ ہے کہ رسالوں وغیرہ کے ذریعے جو اشاعت ہوئی ہے ان کے صفحات کی تعداد تیرہ لاکھ سے زیادہ ہے۔

ایسی جماعت سے (جن کی تحریر اس قدر شائع ہوتی ہو) ایک سطر بلکہ نصف سطر سے بھی کم کا جواب نہ بن پڑنا اپنے اندر کچھ معنی رکھتا ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں ہم نے جو اشتہار تقسیم کرایا ہے اس میں مرزا صاحب کی عبارت صرف اتنی ہے کہ

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (رسالہ تحفۃ الندوہ صفحہ ۵)

یہ فقرہ دیکھنے اور سننے میں تو بہت مختصر ہے مگر ان دونوں گروہوں (محمدی اور احمدی) میں فیصلہ کن ہے۔ اس لئے ہم نے اشتہار میں بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھا تھا کہ مرزا صاحب کے مرید ہمیں اس آیت کا پتہ دیں جس میں مرزا صاحب کا نام ابن مریم لکھا ہے مگر آج تک قادیانی اور لاہوری اخبارات نے اس سوال کا جواب نہیں دیا اس لئے ہم یاد دہانی کے طور پر مکرر درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے مطالبہ کو پورا کرنے والا شخص **یک صد روپیہ نقد انعام** کا مستحق ہوگا۔ اگر مجیب متعدد ہوں تو یہ انعام آپس میں بانٹ لیں۔

کیا کوئی باغیرت احمدی اس سوال کو حل کریگا جو بالکل آسان ہے ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

قرآن غیر مخلوق ہے

(از قلم مولوی عبد الصمد صاحب مبارکپوری مدرس مدرسہ عالیہ شہر اعظم گڈھ)

ناظرین سے خطاب مندرجہ ذیل مضمون پڑھنے سے پہلے یہ تمہیدی نوٹ ملحوظ رکھنا چاہئے کہ قرآن کا لفظ کئی معانی میں مستعمل ہے (۱) وہ قرآن جسے کاتب اپنے قلم سے لکھتا ہے۔ (۲) وہ قرآن جو مطبع میں چھپتا ہے۔ (۳) وہ قرآن جسے حافظ نماز تراویح میں ختم کرتا ہے (۴) وہ قرآن جو پیغمبر علیہ السلام پر ۲۳ سال تک نازل ہو کر ختم ہوا جس کی ابتدا اور انتہا معلوم ہے (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ) (۵) وہ قرآن جو کتب سابقہ میں تھا (اِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ) (۶) وہ قرآن جو خدا کے پاس تھا اور ہے (لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ ما) ہر متکلم کا فرض ہے کہ جس موضوع کے مصداق بہت سے ہوں پہلے اپنے مقصود موضوع کی تعیین کرے اسی لئے اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ عقد الحمل سے پہلے عقد الوضع ہونا ضروری ہے۔ بغرض مزید تشریح ہم ایک مثال پیش کرتے ہیں:۔

صلوٰۃ کا لفظ قرآن مجید میں محض دعا کے

[1] اسی طرح مرقوم ہے (اہلحدیث)

معنی میں بھی آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا . نماز بارکان معلومہ کے لئے بھی آیا ہے ۔ اب جو مدعی یہ حکم لگائے کہ صلوٰۃ بغیر وضو کے جائز نہیں تو اسکا فرض ہے کہ پہلے صلوٰۃ کی محکوم علیہ نوع متعین کرے ۔ اس کا مخاطب اگر کہے کہ صلوٰۃ بلا وضوء جائز ہے (اور اس کی مراد صلوٰۃ بمعنی دعا ہو) تو ان دونوں کلاموں میں کوئی تعارض نہیں ہے ۔ ہم بذات خود قرآن کو غیر مخلوق مانتے ہیں ۔ اس لئے اس مسئلہ میں ہم سلف و خلف سے علیحدہ نہیں ہیں ۔ لہذا ہم اپنے [illegible] معاصرین کو (امرتسری ہوں یا مبارکپوری ہوں یا دہلوی ہوں یا لاہوری) مشورہ دیتے ہیں کہ وہ میدان کلام میں [illegible] اصول کلام سے گفتگو کیا کریں ۔ زیربحث لفظ کے متعدد معانی میں سے اپنے مقصود معنی کو متعین کر کے حکم لگایا کریں ۔ پس قرآن کو مخلوق یا غیر مخلوق کہنے سے پہلے اس کے متعدد مصادیق میں سے ایک مصداق کو متعین کر لینا ضروری ہے ۔ اس سے بغیر تغالط [illegible] ہونے کی وجہ سے مضمون غیر مفید ہے ۔ اس مختصر [illegible] کے بعد ناظرین یہ مضمون بامعان نظر [illegible]

(اہلحدیث)

موقر اخبار اہلحدیث امرتسر مجریہ ۱۴ رجب سنہ ۱۳۵۹ (یعنی جلد ۳۷ نمبر ۳۱) میں عنوان مذکور کے تحت ایک مضمون نظر سے گزرا ۔ یہ مسئلہ جس قدر اہم اور دقیق ہے نامہ نگار نے اختصار مخل سے کام لیا ہے اور مسئلہ کو تشنہ تحقیق و حل طلب اور ناتمام چھوڑ دیا ہے اس لئے خامہ فرسائی کی ضرورت ہوئی ۔ مسئلہ ہذا نہایت باریک ہے ۔ لہذا ہم اپنی طرف سے اس میں کچھ کہنا نہیں چاہتے بس امام وقت مجتہد عصر شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ و قدس روحہ کے کلام مرضی المرام کا ترجمہ پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں [1] ۔ علامہ موصوف نے اپنے فتاویٰ میں اس مسئلہ قرآن کے مخلوق نہ ہونے پر متعدد جگہ مطولاً و مختصراً شرح و بسط سے کلام کیا ہے ۔ اور مسئلہ کی حقیقت خوب اچھی طرح ظاہر و عیاں کر دی ہے ۔ اصل یہ ہے کہ فرقہ جہمیہ [2] جو ایک سخت گمراہ فرقہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رویت آخرت اور دیگر صفات کا منکر ہے اور قائل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ حیات ہے نہ قدرت نہ علم نہ وہ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے اور نہ اس کو آخرت میں مومن لوگ دیکھیں گے اس سے اللہ تعالیٰ کا وجود معطل اور بیکار لازم آتا ہے ۔ یہی فرقہ کلام الہی کی نفی کرتا ہے ۔ اس وجہ سے ائمہ سلف نے باتفاق کہا ہے کہ یہ فرقہ جہمیہ فرقہائے اہل بدعت میں سب سے بدترین اور گمراہ ترین فرقہ ہے ۔ اور حقیقت ہے کہ جس فرقہ کے نزدیک خدا کی ہستی ایک وجود مہمل معطل ہو کہ جس میں نہ ضرر کی قوت ہو اور نہ نفع کی قدرت نہ کلام کرتا ہو اور نہ علم رکھتا ہو نہ زندہ ہو نہ قیوم اس سے بڑھ کر گمراہی اور جہالت کیا ہو سکتی ہے (العیاذ باللہ العزیز العلیم الحی القیوم) اب ترجمہ سنئے!

علامہ موصوف ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں :-

جو شخص یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل سے قرآن کے ساتھ کلام نہیں کیا ہے بلکہ جبریل نے قرآن کو لوح محفوظ سے لیا ہے وہ گمراہ ہے اور مفتری کاذب ہے ۔ اس پر تمام امت اور ائمہ کا اتفاق ہے بلکہ وہ شخص کافر ہے اس سے توبہ کرانی چاہئے تو بہ کرلے تو خیر ورنہ قتل کیا جائے ۔ اور اگر وہ شخص کہے کہ میں قرآن کے لفظ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا کو جھوٹ نہیں سمجھتا ہوں بلکہ اقرار کرتا ہوں کہ یہ لفظ حق ہے لیکن اس کے معنی اور حقیقت کی نفی کرتا ہوں تو سمجھو کہ ایسے ہی لوگ جہمیہ ہیں جن کے متعلق تمام سلف اور تمام اماموں نے اتفاق کیا ہے کہ یہ لوگ تمام اہل ہوا و بدعت میں بدترین ہیں ۔ حتی کہ بہت سے اماموں نے ان کو ۷۲ (بہتر) فرقہ سے بھی خارج کر دیا ہے ۔ اسلام کے اندر سب سے اول یہ بات جعد بن درہم نے کہی تھی جس کو خالد بن عبد اللہ القسری نے عید اضحیٰ کے دن ذبح کر دیا ۔ انہوں نے عید اضحیٰ میں لوگوں کو خطبہ سنایا اور اپنے خطبہ میں کہا کہ لوگو ! قربانیاں کرو اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو قبول فرمائے ۔ اور میں تو جعد بن درہم کو قربان کرونگا ۔ کیونکہ وہ کہتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَتَّخِذْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا ۔ اللہ نے ابراہیم علیہ السلام کو خلیل نہیں بنایا ۔ اور کہتا ہے لَمْ يُكَلِّمِ اللّٰهُ مُوْسٰى تَكْلِيْمًا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کوئی کلام نہیں کیا (تعالی اللہ عن ذلک علوا کبیرا) اس خطبہ کے بعد خالد بن عبد اللہ (منبر سے) نیچے اتر آئے اور جعد کو ذبح کیا ۔ یہ واقعہ تابعین کے زمانہ میں تھا اس پر تمام لوگوں نے خدا کا شکر ادا کیا [3] ۔

پھر اس عقیدہ و کلام کو جعد سے جہم بن صفوان سیکھ کر قائل ہو گیا تھا اور لوگوں کو بہکاتا تھا ۔ پس اس کو سلمہ بن احوز نے خراسان میں قتل کیا اور یہ مقالہ اسی جہم بن صفوان کی طرف منسوب ہوا جو مقالہ جہمیہ کے نام سے مشہور ہے اس میں صفات الہی کی نفی ہے ۔

فانهم يقولون ان الله لا يُرى في الآخرة ولا يُكلم عباده وانه ليس له علم ولا حياة ولا قدرة ونحو ذلك من الصفات ويقولون القرآن مخلوق

یہ لوگ کہتے ہیں کہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نہیں ہوگا اور نہ اللہ اپنے (نیک) بندوں سے

---

[1] غیر مقلد کہلانے اور مسئلہ کو اہم بتانے کے باوجود کسی امتی کے قول سے فیصلہ کرنا محل نظر ہے ۔ سیدھی بات ہے کہ بحکم وَأْتُوا الْبُيُوتَ مِنْ اَبْوَابِهَا اس مسئلے کا موضوع مقرر کر کے قرآن حدیث سے اس پر استدلال کریں اور بس (اہلحدیث)

[2] اس فرقہ مردودہ کو زندہ کرنے والے وہی لوگ ہیں جو اس فرقہ ضالہ کا ذکر کرتے رہنے سے اس کی یاد کو تازہ رکھتے ہیں ۔ (اہلحدیث)

[3] کیا لطیف کلام ہے قائل نے اس کا مآل نہیں سمجھا کیونکہ اضحیہ کی قربانی تو فاعل کو پل صراط سے گزار دیگی ۔ کیا جعد بن درہم بھی اپنے ذابح کو یہی کام دیگا ؟ صاحب حدیث کو بات کرتے اس کا مآل سوچ لینا چاہئے ۔ (اہلحدیث)

[4] اس واقعہ کو امام بخاری نے بھی اپنی کتاب خلق افعال العباد میں ذکر کیا ہے ۱۲ ۔

کلام کریگا اور یہ کہ اللہ کو نہ علم ہے نہ حیات اور نہ قدرت نہ اس قسم کی کوئی اور صفت۔ اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قرآن مخلوق ہے۔

(فتاویٰ ابن تیمیہ جلد اول)

اس قول و عقیدہ میں معتزلہ نے جہم بن صفوان کی موافقت کی ہے اور معتزلہ نے اس کے ساتھ کچھ اور بھی باتیں بڑھا دی ہیں۔ لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے حقیقۃً گفتگو اور کلام کیا ہے مگر اس کلام کرنے کی حقیقت ان کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کلام کو اپنے غیر میں خلق فرمایا خواہ درخت میں پیدا کیا ہو خواہ ہوا میں خواہ ان کے علاوہ کسی اور چیز میں پیدا کیا ہو لیکن بہرحال ان کے نزدیک اللہ کی ذات کے ساتھ کلام قائم نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ذات کے ساتھ علم اور قدرت، رحمت و مشیت، حیات وغیرہ صفات قائم ہیں۔

اس کے برعکس تمام ائمہ دین اُس امر پر متفق ہیں جو کتاب و سنت میں ثابت ہے اور امت کے سلف کا اتفاق ہے یعنی اس پر کہ اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا اور یہ کہ قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے اور یہ کہ مؤمن لوگ اپنے رب کو آخرت میں دیکھیں گے جیسا کہ یہ امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث متواترہ سے ثابت ہے اور یہ کہ اللہ کے لئے علم ہے قدرت ہے حیات ہے وغیرہ وغیرہ۔ ائمہ کے اقوال و نصوص اسکے متعلق مشہور ہیں۔" حافظ ابوالقاسم طبری نے اپنی اس کتاب میں جو شرح اصول سنت کے متعلق لکھی ہے سلف اور ائمہ اصول کے مقالات بیان کرتے ہوئے ان لوگوں کے نام گنائے ہیں جو قائل ہیں کہ قرآن اللہ کا کلام غیر مخلوق ہے۔ حافظ ابوالقاسم طبری نے اپنی اسناد کے ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دو سند سے روایت کیا ہے کہ لوگوں نے جنگ صفین کے دن حضرت علیؓ سے کہا کہ آپ نے دو آدمیوں کو حکم بنایا حَکَّمْتَ رَجُلَیْنِ تو حضرت علیؓ نے جواب دیا کہ مَا حَکَّمْتُ مَخْلُوْقًا مَا حَکَّمْتُ اِلَّا الْقُرْاٰنَ۔ میں نے کسی مخلوق کو حکم نہیں بنایا ہے میں نے صرف قرآن کو حکم گردانا ہے (جو غیر مخلوق ہے) معلوم ہوا کہ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی قرآن غیر مخلوق ہے۔

عکرمہ نے بیان کیا کہ حضرت ابن عباس ایک جنازہ میں تھے جب میت کو لحد میں رکھا تو ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا "اللّٰھم رب القرآن اغفر لی" اے میرے معبود قرآن کے رب مجھے بخش دے، پس ابن عباس جلدی سے اس شخص کے پاس آئے اور کہا کہ اس طرح سے مت کہہ قرآن اللہ کی جانب سے ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں فوثب الیہ ابن عباس فقال مہ القرآن منہ (فتاویٰ ابن تیمیہ ج ۱ ص ۲۴۳) اور عمرو بن دینار سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ادرکت الناس منذ سبعین سنۃ ادرکت اصحاب النبی صلعم فمن دونھم یقولون اللہ الخالق و ماسواہ مخلوق الا القرآن فانہ کلام اللہ منہ خرج والیہ یعود[^عہ]۔ میں نے ستر سال سے لوگوں کو پایا میں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اور ان کے بعد کے لوگوں کو پایا سب لوگ یہ کہتے تھے کہ اللہ ہی سب کا خالق ہے اور اس کے ماسوا سب مخلوق ہے بجز قرآن کے کہ وہ اللہ کا کلام ہے۔ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف لوٹیگا (فتاویٰ ابن تیمیہ ص ۲۴۲ ج ۱ وکتاب خلق افعال العباد)

امام جعفر بن محمد سے لوگوں نے دریافت کیا کہ قرآن خالق ہے یا کہ مخلوق؟ تو آپ نے فرمایا لیس بخالق ولا مخلوق ولکنہ کلام اللہ" کہ قرآن نہ تو خالق ہے اور نہ ہی مخلوق ہے بلکہ وہ اللہ کا کلام ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا گیا ہے حسن بصری، ایوب سختیانی، سلیمان تیمی اور تابعین کی ایک جماعت سے اور امام مالک بن انس، لیث بن سعد، سفیان ثوری ابن ابی لیلیٰ، ابوحنیفہ، شافعی، احمد بن حنبل، اسحق بن راہویہ سے اور ان کے جیسے دیگر ائمہ سے۔ ان ائمہ اور ان کے اتباع کا کلام اس کی بابت مشہور ہے بلکہ ائمہ سلف سے مشہور ہے کہ قرآن کو مخلوق کہنے والا کافر ہے"

یہاں تک تو ائمہ اعلام کے اقوال و مذاہب کا بیان تھا اب ان کے دلائل و براہین ملاحظہ فرمائیے:

سلیمان بن داؤد ہاشمی کہتے ہیں کہ جو کوئی قرآن کو مخلوق کہے وہ کافر ہے۔ اگر ان لوگوں کے گمان کے مطابق قرآن مخلوق ہوتا تو جس طرح فرعون "انا ربکم الاعلیٰ" کہنے کی وجہ سے ہمیشہ کے لئے جہنمی ہوا اسی طرح اس شجرہ کو جس نے (ان جہمیوں کے عقیدہ کے مطابق) اِنَّنِیْۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْ کہا ابدی جہنمی کہنا چاہئے کہ اس نے بھی مخلوق ہو کر وہی الوہیت کا دعویٰ کیا جو کہ فرعون نے کیا تھا۔ پس اسکے کہنے والے کو بھی مخلد فی النار اور مدعی ربوبیت و الوہیت کہنا چاہئے۔ جبکہ یہ دونوں اس دعویٰ ربوبیت و الوہیت میں برابر و یکساں ہیں پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ ایک کو کافر ٹھہرایا جائے اور دوسرے کو نہ کہا جائے اگر فرعون کا انا ربکم الاعلیٰ کہنا کفر ہے تو بلاشبہ اس مخلوق کا انی انا اللہ الخ کہنا بھی کفر ہوگا۔ پس اس کو بھی مخلد فی النار ہونا چاہئے۔

جب ان جہمیوں اور معتزلیوں پر یہ نہایت معقول اور زبردست اعتراض کیا گیا تو انہوں نے یہ بات بنائی کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے غیر میں کوئی کلام پیدا کرتا ہے تو درحقیقت اس کا متکلم اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے لیکن ان کا یہ قول کئی وجہ سے بالکل ناحق و بے جا اور ضلالت و بطالت ہے۔ اول اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اشیاء سے دو طرح پر نطق کرایا ہے۔ ایک نطق معتاد دوسرے نطق غیر معتاد۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰۤی اَفْوَاهِهِمْ وَ تُكَلِّمُنَاۤ اَیْدِیْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ (پ ۲۳۔ یٰس)

آج کے دن ہم ان (مجرموں) کے مونہوں پر مہر لگا دینگے اور ان کے ہاتھ ہم سے بات کرینگے اور ان کے پاؤں ان کی کسب کی ہوئی چیزوں کی گواہی دیں گے۔"

[^عہ]: یہ الفاظ قابل غور ہیں۔ کیونکہ محط کلام یہی ہیں (اہلحدیث)

عہ اس اثر کو امام بخاری نے بھی کتاب خلق افعال العباد میں نقل فرمایا ہے ۱۲

اور فرمایا :-

حَتّٰی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا قَالُوْآ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ (پ ۲۴)

یہاں تک کہ جب وہ لوگ اس جہنم کے پاس آجائینگے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں ان کے چمڑے ان کے خلاف ان کے اعمال کی گواہی دیں گے اور وہ لوگ اپنے پوست (چمڑے) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے برخلاف کیوں گواہی دی۔ وہ کہیں گے ہم کو اس خدا نے گویائی دی (اور بولایا) جس نے ہر شے کو گویائی دی ہے۔

اور دوسرے مقام میں فرمایا ہے :-

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (پ ۱۸ - س نور)

جس دن کہ گواہی دیں گے ان پر ان کی زبانیں اور ان کے ہاتھ پاؤں جو کچھ کہ وہ عمل کرتے تھے

اور اللہ عزوجل نے دوسرے مقام میں فرمایا :-

اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْاِشْرَاقِ (پ ۲۳ - س ص)

تحقیق ہم نے پہاڑوں کو داؤد کے ساتھ تابع کر دیا کہ صبح اور شام اللہ کی تسبیح پڑھیں"۔

اور حدیث صحیح میں ثابت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں کنکریاں تسبیح کہتی تھیں اور پتھر آپ پر سلام کرتے تھے وغیرہ وغیرہ۔ پس اگر یہ بات درست ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے غیر میں کلام کو پیدا کرتا ہے تو اس کا متکلم بھی اللہ تعالیٰ ہی ہوتا ہے۔ تو جتنی صورتیں اوپر بیان کی گئی ہیں ان تمام صورتوں میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہوگا (یعنی پہاڑوں اور پتھروں کے کلام کو اللہ کا کلام کہنا پڑے گا) اور جس نے اس کلام کو سنا اس سے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح کلام کیا جس طرح پر حضرت موسیٰ سے کلام کیا ہے (اور یہ بالکل غلط و باطل ہے) اور یہ بھی ثابت ہے کہ بندوں کے افعال کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ پس ہر متکلم اور بولنے والے کے نطق و کلام کا پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ اس بنا پر اگر یہ صحیح ہو کہ جو کلام اللہ تعالیٰ کسی چیز میں پیدا کرتا ہے اس کا متکلم بھی وہی ہوتا ہے تو لازم آئیگا کہ جتنا کلام وجود میں آسکتا ہے وہ سب اللہ کا کلام ہے حتیٰ کہ ابلیس اور کفار کا کلام بھی اسی کی طرف منسوب اور اس کا بطلان ظاہر و عیاں ہے۔ اس کے قائل وہی جہمیہ حلول کرنے والے ہیں دوسرا کوئی نہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ ان گمراہوں (جہمیوں اور معتزلیوں) سے کہا جائے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی محل میں کوئی صفت پیدا کرتا ہے تو اس کا حکم اسی محل کی طرف عائد ہوتا ہے یعنی اگر کسی جسم میں حرکت یا کوئی رنگ یا مزہ یا بو پیدا کرے تو وہ جسم متحرک یا متلون (رنگدار) یا بو یا مزہ والا کہا جائے گا نہ کہ خالق اور پیدا کرنے والا۔ اسی طرح کسی محل کے اندر حیات یا علم یا قدرت یا ارادہ یا کلام پیدا کرے تو وہ محل ہی حی (زندہ)، عالم قادر مرید (ارادہ والا) متکلم ہوگا نہ کہ خدا تعالیٰ۔ پس جس طرح اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق میں کوئی صفت پیدا کرتا ہے۔ مثلاً قدرت، ارادہ، علم، سمع، بصر وغیرہ تو وہ صفت اسی مخلوق کی صفت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی وہ صفت نہیں ہوتی۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق میں کلام پیدا کرے تو وہ کلام اسی مخلوق کا کلام ہوگا وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتا۔

(باقی باقی)

اہلحدیث: یہ مضمون باوجود طوالت مملہ کے اس لئے درج کیا گیا ہے کہ اس میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ کا نام آتا ہے ورنہ بقاعدہ علم مناظرہ اس میں بہت کچھ حشو و زوائد ہیں جو قابل حذف ہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ میں مسائل شرعیہ کی تحقیق کرتے ہوئے کسی بدعی فرقہ کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ مسئلہ کی تحقیق اہم چیز ہے نہ کسی گمراہ فرقہ کی تردید اور چونکہ شیخ الاسلام کے زمانہ میں ان گمراہ فرقوں کی تردید کی ضرورت محسوس ہوتی ہوگی۔ غالباً اسی لئے آپ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر آج کل ضرورت نہیں، اس لئے مسئلہ ہذا پر لکھنے والے اصحاب محض قرآن حدیث سے استدلال کریں جن میں کسی فرقہ ضالہ کی تردید نہ ہو بلکہ محض عقیدہ صحیحہ کا اثبات مقصود ہو۔

فاضل مضمون نگار کے مضمون میں بہت سا مواد آگیا ہے۔ جس سے موضوع کی تعیین ہو سکتی ہے مگر میں چاہتا ہوں کہ صریح لفظوں میں مسئلے کا موضوع متعین کر کے اس پر بحث کی جائے۔ اس کے بغیر خلط بحث ہے جو اہل علم کی نظر میں مستحسن نہیں ہے۔

بریلوی مشن

مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی اور قبے

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

ناظرین اہلحدیث آگاہ ہونگے کہ ایک بہار کے مولوی عبدالمبین صاحب نے اخبار "الفقیہ" میں مضمون لکھا تھا کہ قبروں پر قبے بنانا قرآن و حدیث کی رو سے جائز ہیں۔ اس پر ہم نے مختصر تعاقب کیا۔ مولانا بہاری تو خاموش رہے مگر مولوی محمد شریف صاحب کوٹلوی جو بدعات کی ترویج میں آج کل بہت سرگرم ہیں۔ میدان میں تشریف لے آئے۔ آپ نے پرچہ الفقیہ میں مسلسل اور لمبا چوڑا مضمون لکھا جو مرزا قادیانی کی براہین سے کسی درجہ کم نہیں۔ کیا لکھا؟ وہ ناظرین کے سامنے آجائے گا۔ صاحب انصاف، مولوی محمد شریف صاحب کے جواب اور ہمارے جواب الجواب کو پڑھ کر صحیح نتیجہ اخذ کریں اللہ تعالیٰ راہ حق کی ہدایت ہر شخص کو عطا کرے آمین۔

آپ نے مجھے اس لئے معتوب گردانا ہے کہ میں نے احادیث سے اخذ کردہ نتیجہ اپنے الفاظ میں لکھ دیا :-

مصلح اعظم علیہ السلام نے حکم دیا ہے کہ
قبروں کو کچی بناؤ۔

اخبار الفقیہ میں ان الفاظ پر شور مچ رہا ہے۔ کبھی مولانا محدث صاحب بپھر بپھر کر کہتے ہیں کہ جھوٹ ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر افترا ہے۔ کبھی ایک جاہل مستری کے نام یہ مضمون شائع کیا جا رہا ہے۔ "جھوٹی حدیث کس نے بنائی"؟

حقیقت صرف یہ ہے کہ ہم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے الفاظ نہیں لکھے بلکہ احادیث سے ماخوذ نتیجہ کو اپنے الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ اس سے ہم پر افترا پردازی وحدیث سازی وغیرہ کے جرائم ثابت کئے جا رہے ہیں۔ مگر مولانا محدث بریلوی کو اپنے گھر کی خبر نہیں کہ اس اصول کو کس حد تک استعمال کیا جا رہا ہے۔

مولوی صاحب! آئیے صرف ہدایہ کو ہاتھ میں لیجئے اس میں اکثر مقامات آپ کو ایسے ملیں گے جہاں انہوں نے لقولہ علیہ السلام کر کے الفاظ لکھے ہوں گے مگر صاحب تخریج حافظ ابن حجر رہ لکھ رہے ہیں "لم اجدہ بھذا اللفظ" اور بعض جگہ "لم اجدہ" بھی موجود ہوگا۔ یعنی صاحب ہدایہ حدیث لکھتے ہیں اور وہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر دو تین مقام سنئے!

(مثال اول) صاحب ہدایہ لکھتے ہیں :-

یوجہ الی القبلۃ بذالک امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ہدایہ ص۱۶۴ ج ۱)

یعنی میت کا مونہہ قبلہ کی طرف کیا جائے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے۔

کوٹلوی فقیہ مع دیگر انصار کے کسی حدیث صحیح سے اس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا امر دکھا دیں ورنہ وہی فتویٰ صاحب ہدایہ پر لگا دیں جو ہم پر تھوپ رہے ہیں

(مثال دوم) ہدایہ میں ہے :-

یقول واضعہ (المیت) بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضع ابا دجانۃ فی القبر

(ہدایہ ص۱۶۶ ج ۱)

میت کو قبر میں رکھنے والا بسم اللہ علی ملۃ رسول اللہ کہے۔ یہ الفاظ ابو دجانہ کو قبر میں رکھتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائے تھے۔

بریلوی کیمپ کے ممبرو! سنتے ہو ابو دجانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جنگ یمامہ میں وفات پائی ہے۔ اور بقول صاحب ہدایہ ابو دجانہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر میں رکھا۔

اگر ہمارا کسی حدیث سے ماخوذ نتیجہ کو اپنے الفاظ میں ذکر کرنا آنحضرت پر افترا ہے تو صاحب ہدایہ کے اس قول کو کہاں جگہ دو گے؟ ؎

آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(مثال سوم) ان ابا بکر کان یصافح العجائز (ہدایہ)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بڑھی عورتوں سے مصافحہ کیا کرتے تھے۔

بریلوی دوستو! اپنے محدث سے پوچھو کہ اس حکایت کا محکی عنہ کہاں ہے۔ اگر نہیں تو کیا صدیق اکبر پر افترا ہے یا نہیں۔ اور جو حکم راقم (ثنائی) پر لگایا گیا ہے اس سے صاحب ہدایہ بھی بری نہیں۔

(مثال چہارم) **قرآن کی آیت** ہدایہ میں قرآن کی آیت لکھی ہے :- فاقتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ (ہدایہ ص۲۹۰ ج ۲)

جاؤ قرآن کے تیس پاروں میں سے کہیں ان الفاظ سے آیت دکھا دو اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو بتاؤ اس فتوی کے مطابق جو عاجز (ثنائی) پر لگایا گیا ہے۔ صاحب ہدایہ کس فتوی کے حقدار ہیں جو ان الفاظ میں آیت نقل کرتے ہیں۔

اصل حقیقت حقیقت الامر یہ ہے کہ ہم نے حدیث ان یجصص القبر و ان یبنی علیہا کا مفہوم اپنے الفاظ میں ادا کیا تھا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کو چونے گچ کرنے سے منع کیا ہے تو نتیجہ یقینی ہے کہ قبر پختہ نہ بنائی جاوے۔ کیونکہ چونہ پختہ اینٹ پر ہی لگایا جاتا ہے کچی عمارت پر چونہ نہیں لگتا۔ اور جب قبر کو پختہ بنانا آپ نے منع کیا تو اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ کچی بنائی جائے۔ وہاں زینت نہیں چاہئے۔ یہی علت صاحب ہدایہ نے بھی لکھی ہے۔

ویکرہ الآجر والخشب لانھما لاحکام البناء والقبر موضع البلی (ہدایہ ص۱۶۶ ج ۱)

پختہ اینٹ اور لکڑی قبر پر لگانا مکروہ ہے کیونکہ یہ چیزیں بنیاد کی پختگی کے لئے ہیں اور قبر خستگی کا مقام ہے۔

مولوی محمد شریف صاحب! بتائیے۔ ہم نے کیا جھوٹ کہا جس پر آپ نے خواہ مخواہ اخبار کے کالم سیاہ کئے اور اعمال نامہ تو آپ کا پہلے ہی سے سفید ہے۔ اس کی سفیدی میں کچھ زیادتی ہوئی ہوگی۔ لقولہ تعالے ما یلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید الآیہ

میرے محترم مولانا! آپ بزرگ ہیں۔ بزرگانہ باتیں کیا کریں۔ ایسی اوچھی باتیں بزرگی کی شان کے لائق نہیں ہیں۔ آیندہ آپ کو اختیار ہے۔ اپنی بزرگانہ حیثیت کو بڑھائیں یا ......

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں وکار آساں کن

دفع الزام

(از مولانا ابو القاسم صاحب سیدی بنارسی)

مسئلہ قرأۃ قرآن سے متعلق ایک رسالہ (جو ابھی شائع ہوا ہے) کے صفحہ ۱۵ کے فٹ نوٹ میں حسب ذیل تحریر میری نظر سے گذری :-

"مولوی ابو القاسم بنارسی اپنی تصنیف تبع القرآن والحدیث میں (حدیث نبوی اعربوا القرآن) کے معنے اعراب قرآن کئے ہیں۔ قرآن شریف کو باحرکات وبا اعراب لکھنا یہ بات عہد نبوی میں مرسوم نہ تھی۔ سب سے پہلے قرآن شریف پر اعراب حجاج بن یوسف کے وقت لگائے گئے۔ ××× یہ معنے غلط ہیں۔ اعراب قرآن سے مراد حسب قول اہل لغت تبیین وتزیین ہے (تا)

قرآن کو صاف صاف اور کھول کھول کر حروف کو اُن کے مخارج سے ادا کر کے پڑھنا ؟ (ملا)

عبارت مذکور کا ملخص یہ ہُوا کہ :-

(۱) مَیں نے قرآن کو با اعراب و حرکات لکھنا عہدِ نبوی میں تسلیم کیا ہے۔

(۲) مَیں نے اعربوا کے معنے تبیین کے نہیں لکھے یا یہ کہ مجھے اس معنے کا علم ہی نہ تھا۔

اب مَیں اپنی تالیف جمع القرآن ص۳۳ کی عبارت ذیل میں نقل کرتا ہوں جس سے ناظرین خود ہی فیصلہ کر لیں گے کہ ہر دو الزامات مجھ پر کہاں تک صحیح ہیں۔

"اسے (قرآن کے زیر زبر پیش کو) وہ (بدعت کی تقسیم حسنہ و سیئہ کرنے والے) بدعت حسنہ (کی نظیر) کہتے ہیں۔ لیکن ابو یعلیٰ و بیہقی کی ایک حدیث فیصلہ کر دیتی ہے کہ آیتوں پر اعراب حکم نبوی کے ماتحت لگایا گیا ہے خواہ کسی زمانہ میں لگا (اس سے الزام اول اُٹھ گیا) لہٰذا جو امر حدیث سے ثابت ہو اُس پر بدعت کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ آنحضرت علیہ السلام خود اس کا حکم دے گئے چنانچہ ملاحظہ ہو عن ابی ھریرۃ قال قال النبی (ص) اعربوا القرآن یہ حکم اپنے عموم کی بنا پر جس طرح شامل ہے تبیین معانی و اظہار حروف عند التلاوۃ کو۔ اسی طرح عند الکتابۃ حروف و الفاظ پر زیر زبر پیش جزم مد تشدید لگانے کو بھی (شامل) یہ فعل بدعت حسنہ کا ثبوت یا نظیر نہیں بن سکتا۔" (ص۳۳)

پس دوسرے الزام کی حقیقت اب کیا رہی؟ جبکہ اصل معنے تبیین و اظہار کے بھی مَیں نے لکھ دیئے ہیں یہ کس نے کہا کہ عہد نبوی میں قرآن پاک با حرکات مرسوم تھا؟ ہاں عہد صحابہ میں البتہ با اعراب مرسوم ہو گیا تھا۔ کیونکہ خلیل نحوی نے جو تابعی ہیں خلیفہ عبد الملک بن مروان کے عہد میں قرآن مجید پر زبر زیر پیش لگائے تھے۔ اس زمانہ میں صحابہ کرام بکثرت موجود تھے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول ص۵۰ بحوالہ اتقان) اس لحاظ سے بھی اس امر کو بدعت حسنہ نہیں کہا جا سکتا۔

الحاصل میری اصل غرض اُن حجتوں کا ابطال ہے جو نام نہاد "بدعت حسنہ" کے وجود اور ثبوت میں مبتدعین پیش کیا کرتے ہیں او غیرہ۔ دیگر نظائر کی بابت مَیں نے اپنی کتاب "جمع الرسالتین" میں کافی بحث کی ہے جو عرصہ ہوا شائع ہوئی تھی اور اب بالکل ختم ہو چکی ہے۔ واللہ الموفق!

تضمین برنظم تہنیت سال نو

برمصرعہ مطروحہ ——— "بہار نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث"

(از نسیم الانصاری اثمی (سائر علوم حاضرہ))

نئی ادا میں دکھایا گیا ہے اہلحدیث　　　نرالے رنگ میں لایا گیا ہے اہلحدیث
انوکھے طرز سے پایا گیا ہے اہلحدیث　　　عجیب چیز بنایا گیا ہے اہلحدیث
بہار نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث

ہر اک نگاہ کو حیرت ہے واہ کیا کہنا　　　مشام جاں کو مسرت ہے واہ کیا کہنا
چمن کی اور ہی صورت ہے واہ کیا کہنا　　　ہر ایک گوشے میں نزہت ہے واہ کیا کہنا
بہار نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث

ادائے کفر بھی غم دیدہ ہوگئی فوراً　　　بنائے شرک بھی لغزیدہ ہوگئی فوراً
نگاہ شر کی بھی خوابیدہ ہوگئی فوراً　　　فضائے دہر بھی رقصیدہ ہوگئی فوراً
بہار نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث

جسے بھی دیکھئے مشتاق اور مضطر ہے　　　اسی کا تذکرۂ خیر ہر زباں پر ہے
اسی کی دید کا ارمان کیف آور ہے　　　اسی کا نام مجھے بھی تو روح پرور ہے
بہار نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث

یہی ہے گلشن اسلام کا گلِ امید　　　وہ دیکھئے وہ ہنسا وہ ہنسا گلِ امید
نسیم میرے لئے ہے مرا گلِ امید　　　نظر کے سامنے گویا کھلا گلِ امید
بہارِ نو سے سجایا گیا ہے اہلحدیث

مُسِنہ کی تعریف و تشریح

(از مولوی عبدالرؤف صاحب جھنڈے نگری)

(۳)

مولوی صاحب موصوف گذشتہ پرچے سے عقود کی تعریف و تشریح بیان کرکے اب مسنہ کی تشریح کر رہے ہیں جس کا کچھ حصہ بیان ہو چکا ہے۔ بقایا درج ذیل ہے (مدیر)

ناظرین کرام! محدثین کرام شکر اللہ سعیہم کی روش مسنہ کی تشریح میں مختلف رہی ہے۔ بعضوں نے مسنہ کی تشریح میں جانور کے ساتھ اس کے اس عمر کی قید لگادی ہے کہ جس عمر میں وہ جانور مسنہ ہوتا ہے اور بس اور بعضوں نے دانت نکلنے کو اصل سمجھ کر عمر کا ذکر تبعاً کیا ہے۔ چنانچہ ہم اب اسی کا ذکر کرتے ہیں۔

(۱) فتح الباری میں ہے:۔ وحکی ابن التین عن الداؤدی اَنَّ المُسِنَّةَ الَّتِی سَقَطَتْ اَسْنَانُهَا لِلْبَدْلِ وَقَالَ اَهْلُ اللُّغَةِ اَلْمُسِنُّ اَلَّذِیْ یُلْقِیْ سِنَّهٗ ویکون فِیْ ذَاتِ الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ وفِیْ ذَاتِ الظِّلْفِ وَالْحَافِرُ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ (فتح پارہ ۲۳ صفحہ ۳۲۸)

(۲) عون المعبود میں ہے:۔ الثَّنِیّ مِنَ الْاِبِلِ اَلَّذِیْ یُلْقِیْ ثَنِیَّتَهٗ وذالکَ فی السادسة و من الغنم الدَّاخِلُ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ بحوالہ محکم ۔ اور بحوالہ صحاح یہ عبارت ہے:۔

الثَّنِیُّ الَّذِیْ یُلْقِیْ ثَنِیَّتَهٗ وَیَکُوْنُ ذَالِکَ فِی الظِّلْفِ وَالْحَافِرِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ وَ فِی الْخُفِّ فِی السَّنَةِ السَّادِسَةِ (عون جلد ثالث صفحہ ۵۳)

(۳) سندھی علی حاشیۃ النسائی میں ہے:۔

مُسِنَّةٌ اسم فاعل مِنْ اَسَنَّتْ اذا طَلَعَ سِنُّهَا وذالک بعد السنتین لامن اَسَنَّ الرَّجُلُ اذا کَبُرَ (مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی جلد ثانی صفحہ ۲۰۳)

(۴) تیسیر الوصول میں ہے:۔ المُسِنَّةُ الَّتِی لها سِنُوْن (تیسیر الوصول فصل ثالث فیما یجزی من الاضاحی)

(۵) مجمع البحار میں ہے:۔ وَالْمُسِنَّةُ تَقَعُ عَلَی الْبَقَرَةِ والشَّاةِ اذا اَثْنَیَا وَیُثْنِیَانِ فی السنۃ الثالثة (مجمع جلد ثانی صفحہ ۱۴۸)

(۶) منتہی الارب میں ہے:۔

ثنیہ کہ دندان پیش برآمدہ ای ناقہ در سال ششم درآمدہ و گوسپند و گاؤ در سوم درآمدہ (منتہی جلد اول صفحہ ۱۶۰)

(۷) فقہ اللغۃ میں ہے:۔ وَالْاِبِلُ اِذَا کَانَ فِی السَّادِسَةِ وَاَلْقٰی ثَنِیَّتَهٗ فَهُوَ ثَنِیٌّ (صفحہ ۱۴۸) وَوَلَدُ الْبَقَرَةِ الْاَهْلِیَّةِ فِی السَّنَهِ الثَّالِثَةِ ثَنِیٌّ (صفحہ ۱۴۹) وَکُلٌّ مِنْ اَوْلَادِ الضَّاْنِ وَالْمَعْزِ فِی السَّنَةِ الثَّالِثَةِ ثَنِیٌّ (صفحہ ۱۵۰) ملاحظہ ہو فقہ اللغۃ وسر العربیۃ للامام اللغوی الثعالبیؒ)

(۸) منجد میں ہے:۔ الثَّنِی الَّذِی یُلْقِی ثَنِیَّتَهٗ وھی اسنان مقدم الفم (منجد بحث ثنی)

ناظرین کرام! ان حوالہ جات مذکورہ بالا سے یہ ظاہر ہوا کہ مسنہ یا ثنیہ اونٹ یا گائے یا بکری ہے کہ جس کے دودھ کے دانت آگے کے نوجوانانہ دانتوں کے نکلنے کے سبب گر گئے ہوں اور بلحاظ عمر وہ اونٹ ثنیہ ہے جو چھٹے سال میں قدم رکھے اور اسی طرح وہ گائے یا بکری ثنیہ (مسنہ) ہے جو تیسرے سال میں قدم رکھے۔ نیز یہ بھی ظاہر ہوا کہ بقر (گائے) اور معز (بکری) جب ثنیہ ہوتے ہیں تو دونوں ہم عمر ہوتے ہیں یعنی بکری بھی اپنے دانت ہونے کے وقت تیسرے سال میں داخل ہو لیتی ہے اور گائے بھی اپنے دانت ہونے کے وقت تیسرے سال میں داخل ہو لیتی ہے جیسا کہ یہ مسئلہ ہمارے پہلے قائم کردہ حوالہ جات کے علاوہ مندرجہ بالا حوالہ جات کے صفحہ ۵ ، ۶ ، ۷ سے ظاہر ہو رہا ہے۔ مسنہ کے متعلق مذکورہ بالا ... جو عرض کئے گئے ہیں وہ سب تقریباً کتاب الاضاحی متعلق ہیں۔ اب ہم کو مسنہ کی تشریح میں کتاب الزکوٰۃ سے جو مدد ملی ہے اس کو بھی عرض کرتے ہیں۔ کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ البقر میں ومن کل اربعین بقرۃ مسنۃ کے حدیث میں مسنہ کا لفظ وارد ہے۔ اس کی تشریح شارحین حدیث نے جو فرمائی ہے وہ حسب ذیل ہے:۔

(۱) زرقانی شرح موطا میں ہے:۔

مُسِنَّةٌ التی دَخَلَتْ فِی الثَّالِثَةِ (زرقانی جلد ثانی باب صدقۃ البقر صفحہ ۵)

(۲) مصفّٰی میں ہے:۔

مسنہ آنست کہ گذشتہ باشد وے دو سال و داخل شد در سال سوم (مصفی جلد اول صفحہ ۲۰۳)

(۳) مسوّی میں ہے:۔ والمُسِنَّةُ اَلَّتِیْ طَعَنَتْ فِی الثَّالِثَةِ (مسوی جلد اول صفحہ ۲۰۵)

(۴) سندھی حاشیہ نسائی میں ہے:۔ مُسِنَّةٌ اَیْ مَا دَخَلَ فِی الثَّالِثَةِ (مقولہ علامہ سندھی حنفی نسائی جلد اول صفحہ ۳۳۹)

(۵) تحفۃ الاحوذی میں ہے:۔ مُسِنَّةٌ ای مَا لَهٗ سِنَّتَانِ وطَلَعَ سِنُّهَا وَدَخَلَ فی الثالثة (تحفہ کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۴)

(۶) بذل المجہود میں ہے:۔ مُسِنَّةٌ وھی التی طعنت فِی الثَّالِثَةِ سُمِّیَتْ بذالکَ لانها طَلَعَتْ سِنُّهَا (بذل جلد ثالث کتاب الزکوٰۃ صفحہ ۱۵)

(۷) ہدایہ مع کفایہ میں ہے:۔ وھی التی طعنت فی الثالثة (کتاب الزکوٰۃ فصل فی البقر صفحہ ۱۲۳)

ناظرین کرام! حوالہ جات مندرجہ بالا سے ظاہر ہو رہا ہے کہ مسنہ گائے کی وہ راس کہلاتی ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں اور جو دو سال پوری کرکے تیسرے سال میں قدم رکھے۔ واضح رہے عون المعبود و سبل السلام فتح العلام کے کتاب الزکوٰۃ باب صدقۃ البقرہ مسنہ کی تشریح میں "ذات الحولین" لکھا ہے مگر یہ اگلی تشریح کے معارض نہیں۔ کیونکہ جو راس دو سال پوری کرکے

تیسرے میں قدم رکھے۔ وہ "ذات الحولین" تو بہرحال ہے اس کے علاوہ یہ بھی ثابت ہے کہ عون المعبود اور فتح العلام کے کتاب الاضاحی کے اندر تحت لفظ مسنہ انہی شارحین نے مسنہ بقر اُسے قرار دیا ہے جو دو سال پورے کر کے تیسرے میں قدم رکھے۔ کما تقدم آنفا

پس ان کے ہر دو مفہوم کی تشریح میں کوئی تعارض پیدا کرنے کی بجائے یہی تطبیق دینی چاہئے جو ذیل میں نے عرض کی ہے۔ بہرحال کتاب الزکوٰۃ کے اندر واقع شدہ لفظ مسنہ کے تشریحات جو بحوالہ التحفہ۔ وسندھی و بذل و مسوّیٰ وغیرہ کے عرض کئے گئے ہیں۔ ان تشریحات کے بالکل مطابق ہیں جو کتاب الاضاحی کے لفظ مسنہ کے ماتحت پہلے عرض کئے جا چکے ہیں۔ ان سب کا ماحصل یہ ہے کہ اونٹ اور گائے اور بکری اُس وقت قربانی کے قابل ہوتے ہیں جبکہ ان کے دودھ کے دانت نوجوانہ دانتوں کے نکلنے کے سبب گر جاویں۔ اور اونٹ پانچواں سال ختم کر کے چھٹے سال میں قدم رکھے اور گائے و بکری دو سال پورے کر کے تیسرے میں قدم رکھیں کہ دانت کا نکلنا بھی اور مذکورہ بالا عمروں میں مذکورہ بالا جانوروں کا پہنچنا ان کے ثنیہ یا مسنہ ہونے کا ثبوت ہے

واقعہ یہ ہے کہ جانوروں کے ثنیہ ہونے کے لئے صرف ان کے دانت کا ہونا ضروری ہے کیونکہ ممکن ہے کہ کسی سرزمین میں آب و ہوا کی تاثیر ایسی ہو کہ وہاں مذکورہ بالا جانور مذکورہ بالا عمروں میں پہنچنے سے کچھ پہلے ہی مسنہ و ثنیہ یعنی دانت والے ہو جاویں تو ایسے موقعہ پر اعتبار دانت کے نکلنے کا ہی رہیگا۔ کیونکہ دراصل مطمح نظر ہر ایک کا وہ دانت ہے اور عمروں کی نسبت جو تفصیلات ہیں وہ محدثین کرام کے تجربہ اور پیش آمدہ اندازے ہیں۔ اس لئے ناقص راقم الحروف کی رائے میں بغرض سہولت قربانی کے جانوروں کی شناخت کا دارومدار اگلے دانتوں کے نکلنے کے مرتع پر عمروں کی جو تعیین فرمائی ہے وہ بہت بڑی حد تک ان کے صحیح تجربہ پر مبنی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب!

لطیفہ ایک کابلی غزنی کا مسافر اتفاق سے میری تحریر کے وقت آ پہنچا۔ اس نے پوچھا او مولوی صاحب! کیا لکھتا ہے؟ میں نے سمجھایا کہ قربانی کے جانوروں کے متعلق لکھتا ہوں کہ وہ کب قربانی کے قابل ہوتے ہیں؟ اس نے کہا یہ تو صاف ہے اور یہ کہتے ہوئے اس نے اپنا منہ کھول کر دانت دکھایا اور اوپر کے دونوں دانتوں پر انگلی رکھ کر کہنے لگا کہ جب یہ دانت نکل آئیں تو ہم اس کے حلق پر بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر چھری پھیر دیتا ہے اور جو نہ نکلے تو اُسے ہم نہیں کرتا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کا عمل عن نافع ان عبد اللہ بن عمر کان یتقی من الضحایا والبُدن التی لم تُسِنّ۔ یعنی عبد اللہ بن عمر احتراز کرتے قربانیوں میں سے ان جانوروں سے کہ دانت نہ برآوردہ ہوں (مسوّیٰ جلد اول ص۱۸۱)

زرقانی میں ہے:- لا یضحّی الا بالمسنّی المعز والضان والابل والبقر (زرقانی جلد ثانی ص۲۲۳)

مطلب یہ ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر بھیڑ، بکری، اونٹ، گائے میں سے ہر ایک چیز کی قربانی اس وقت کرتے تھے جبکہ ان کے دانت نکل آئیں۔ اگرچہ بھیڑ کا جذعہ یعنی بے دانت والا حسب فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے جائز ہے مگر وہ بھیڑ کا دانتا ہی قربانی میں کرتے تھے۔ بہرحال جذعہ ضان کے سوا اور جانوروں کی قربانی کے لئے دانت ہونا ضروری ہے۔ صرف دانت کی شرط ضروری قرار دینے سے جیسا کہ محدثین اعلام کی تصریحات سے پہلے ذکر کیا جا چکا ہے جماعت اہل حدیث اور احناف میں جو اس کے اندر اختلاف ہے وہ بھی رفع ہو سکتا ہے۔ کیونکہ حنفیہ کہتے ہیں کہ مسنہ وہ ہے جو دانت والا ہو۔ (ملاحظہ ہو بذل المجہود کتاب الزکوٰۃ ص۱۸) اور ملاحظہ ہو مقولہ علامہ سندھی حنفی علی النسائی جلد ثانی ص۲۰۳۔ اور ملاحظہ ہو مجمع البحار جلد ثانی ص۱۵۴

اور جماعت اہل حدیث بھی یہی کہتی ہے کہ مسنہ وہی ہے جو دانتہ ہو۔ پس اختلاف کہاں رہ گیا؟

کون کہتا تھا کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

ہم صاحب بذل کی اس تشریح پر کہ مسنہ وہ ہے جس کے دانت نکل آئے ہوں۔ خوش ہو رہے تھے۔ لیکن قدوری و بدائع کے حوالہ سے آپ کے اس لکھنے پر کہ

الثنی من المعز والضان ابن سنۃ

ہماری خوشی مبدل بہ حیرت ہو گئی کہ کہاں تو دانت نکلنے کی قید تھی اور کہاں اب ابن سنۃ؟ کیوں نہ ہو یہ تو امام ابوحنیفہ کا مذہب ہے۔

والثنیّ عند ابی حنیفۃ من الضان والمعز ما تمّت لہ سنۃ

(ملاحظہ ہو مسوّیٰ جلد اول ص۱۸۱)

اور ہدایہ میں ہے:-

والثنیّ من الضان والمعز ابن سنۃ

(ملاحظہ ہو ہدایہ مع کفایہ جلد رابع ص۳۲)

(وکذا فی کنز الدقائق ص۲۲)

پس امتحان مذہب میں اگر قلم کا رخ ادھر بھی پھر گیا تو کیا بے جا ہوا؟ ہاں مولانا کے رنگین قلم سے حیرت افزا متضاد تشریح پڑھ کر مجھے یہ شعر یاد آیا

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

بعد التنبیہ والتثنی خلاصہ معروضات یہ ہے کہ قربانی کے لئے جانور کا دانتہ ہونا ضروری ہے، ہاں بھیڑ، مینڈھا اگر دانتہ نہ ہوں تو بھی جائز ہیں۔ بشرطیکہ جمہور اہل علم کی تشریح کے مطابق وہ ایک سال کے ہوں

واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب

تصانیف مولانا ابو الکلام آزاد

غیروں میں اشاعت کی ضرورت

(مرقومہ ایس ایم۔ تاج الدین صاحب سینٹ تھامس مونٹ مدراس)

مذہب کی اشاعت کے لئے کئی ایک طریق ہیں۔ ان میں سے ایک زبردست طریقہ یہ بھی ہے کہ ہمارا مذہبی لٹریچر عوام کے ہاتھ تک مفت پہنچے۔ بصورت کتب یا اخبار ہر کتب خانہ میں اور ہر دار المطالعہ میں موجود ہو۔ عیسائی مشنری لوگ پیسہ کو پانی کی طرح سمجھ کر خرچ کرتے ہیں کالج کے طلباء کو سال میں ایک مرتبہ بائیبل کا ایک جزء اچھی خاصی چرمی جلد میں جس کی لاگت ایک روپیہ سے کم نہ ہوگی۔ مفت تقسیم کرتے ہیں گو وہ طلبا کسی مذہب کے ہوں اور اُن کو اس کتاب سے الفت ہو یا نفرت۔

اور ایک ڈھنگ حال میں جو میں نے یہاں دیکھ پایا وہ یہ ہے کہ ایک شاہراہ کے ایک بازو میں ایک چھوٹا آئینہ کا گھر تیار کرکے اُس میں ایک لمبی میز پر یہاں کی تین مروجہ زبان کی تین بائیبل کھول کر رکھتے ہیں۔ لوگ اس راہ پر سے گزرتے وقت ضرور ان کھلی کتب کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور خواہش ہو تو اپنی زبان میں کچھ پڑھتے ہیں۔ رات میں بجلی کے چراغ کا انتظام ہے خیال کیجئے کہ غیر مذاہب والے اوروں کو اپنے مذہب کی طرف راغب کرنے کی کیا کیا صورتیں اختیار کرتے ہیں اور ہم ہیں کہ اپنے اپنے نفس اور اپنی اپنی فلاح کے خیال کو لیکر خاموش ہیں۔ ہم کیوں روز بروز قدم آگے نہ اٹھائیں اور اشاعت کی آئے دن کوئی نہ کوئی نئی صورت نہ پیدا کریں۔

میری رائے میں فی الحال یہی مناسب ہوگا کہ بڑے بڑے شہروں کے کتب خانوں میں اور دار المطالعات میں اخبار اہلحدیث کو جاری کرائیں۔ میز پر جہاں دنیا جہان کے اخبارات پھیلے رہتے ہیں وہاں ایک اہلحدیث کو بھی نیابت ہو۔ اور یہ پیغام حق لے پہنچے۔ موافق و مخالف کو دیکھنے کا موقع ملے۔ آپس میں کچھ تبادلہ خیالات بھی ہونگے۔ اس صورت سے اچھی خاصی اشاعت ہوگی لوگ مذہب سے آشنا ہونے لگیں گے یا کم از کم کرنے لگیں گے۔

لیکن اصل بات یہ ہے کہ سارے ہندوستان کے مشہور مقامات کے کتب خانوں میں اخبار یا دینی رسائل کیونکر مفت تقسیم ہوسکتے ہیں؟ یہ ہرگز ناممکن نہیں ہوسکتا بلکہ بہت ہی آسان ہوگا۔ کیا ایک بڑے شہر اور سارے شہر کے اندر ایک بھی خوشحال اہل حدیث بھائی نہ ہونگے۔ ضرور ہونگے۔ وہ چاہیں تو اپنی ذات سے ایک اخبار رفاہ عام کے لئے اپنے مذہب کی اشاعت کیلئے جاری کرا سکتے ہیں۔

پہلے وہ مقامات جہاں بڑے اسلامی کتب خانے یا دار المطالعات ہیں۔ اُن کی فہرست جمع کرائیں۔ مقامی لوگ جہاں ایسی ضرورت محسوس کرتے ہیں دفتر اہلحدیث کو مطلع کریں بلکہ درخواستیں بھیجیں۔ اخبار اسی جگہ جاری کرائیں جہاں کتب خانہ کے مہتمم صاحب میز پر تمام اخبارات کے ساتھ اس کو بھی کم از کم کھول کر رکھنے کا موقع دیں۔ اور مذہبی تعصب سے اس کی بے حرمتی یا بربادی نہ ہوتی ہو۔ مقامی اہل حدیث بھائی تھوڑی تھوڑی جا کر اخبار کو طلب کرنے سے اخبار کو برابر میز پر رکھا پائینگے۔

درخواستیں آنے کے بعد اور ان کی ضرورت اچھی طرح جانچ پڑتال کرکے صاحب ثروت کو یا مقامی انجمن کو گشتی خطوط نام بنام روانہ کریں۔ اخبار میں بھی سردار اہل حدیث اس کی ضرورت کو بتاتے ہوئے یوں اپیل کریں کہ صاحب ثروت یا مقام کی انجمن اس کے لئے کوشش کرے تو شہر کے عمائدین و رؤسا میں سے کوئی نہ کوئی رضا و رغبت کے ساتھ ضرور آمادگی ظاہر کرلیں گے۔ اگر ایک سو مشہور کتب خانوں میں اخبار کا گزر ہو تو کئی ایک برکتیں لیکر نکلیگا۔ چونکہ اخبار تمام مذاہب باطلہ کے مردوں کے لئے ایک آلۂ کار ہے مجھے بہت کچھ امید ہے کہ اخبار کی خدمت و برکت سے بہت لوگ فیض پائیں گے۔ کچھ نہ کچھ نتیجہ لائیگا۔ اخبار بھی بزم توحید کا کام کریگا۔ یعنی وہ اپنی جگہ میز پر خاموش پڑا رہیگا اور لوگ مطالعہ کرنے کے بعد آپس میں چھیڑ چھاڑ، بحث و مکالمہ خیر کے لئے کرتے رہیں گے۔ اور باہر بھی چرچا ہوتا رہیگا۔ جہاں کہیں قادیانیوں کا زور ہو وہاں ردّ قادیان کی کتب کتب خانہ میں بھرتی کرائیں۔ لوگ خود ہی کتب دیکھ کر اچھے برے کی تمیز کرنے لگیں گے۔

غرض اخبار میں ایک کالم کھول کر اُس میں بتائیں کہ کس مقام میں کتب خانہ ہے اور اُس کے لئے کون مددگار مطلوب ہیں۔ تشنہ لا ہور لیں۔ کتنے کتب خانوں میں ضرورت ہوگی۔ اُن کی تفصیل دیں۔ جو تائید کرنے کھڑے ہوتے ہیں اُن کا نام اس کتب خانے کے نام کے روبرو شائع کرا دیں۔ احباب اس رائے کو پسند کرتے ہیں تو تائید کریں۔ اور سارے ہندوستان کے کتب خانوں میں اخبار اہلحدیث رکھوائیں۔ تاکہ غیر بھی نام اور مذہب اہل حدیث سے آشنا ہونے پائیں۔ فقط۔ والسلام۔

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) مؤلفہ مولانا

ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ امرتسری۔ جو بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہوچکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے۔ ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ بعض عربی مدارس میں جلالین کی طرح پڑھائی جاتی ہے۔ کاغذ مصری رنگ۔ بہت عمدہ۔ سائز ۱۸×۲۲/۱۶ ضخامت ۴۰۳ صفحات۔ کتابت، طباعت نفیس۔ قیمت بجائے للعہ کے تین روپے (تےع) محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

(منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

متفرقات

میری کیفیت مجھے درد شانہ اور چوک کی تکلیف ابھی باقی ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ انشاء اللہ چند دنوں تک صحت ہو جائے گی۔ (ابوالوفاء)

قابل توجہ صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس
اور
ڈپٹی کمشنر امرتسر

کرہ بھائی سنت سنگھ کے رہنے والوں کی تکلیف کو مدنظر رکھ کر بلدیہ نے ایک طرف تو اڈہ بنا دیا۔ مگر اڈہ دور ہونے کے باعث آنے جانے والوں کی تکلیف بحال ہے۔ اڈہ چھوڑ کر چوک میں تانگے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جس کی وجہ سے راستہ رک جاتا ہے۔ صاحب سپرنٹنڈنٹ سے درخواست ہے کہ وہ پولیس کا انتظام اس چوک کے لئے مستقل فرمائیں جو علاوہ دن کے رات کے دس بجے تک رہے۔ اور صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب سے درخواست ہے کہ اڈہ کے ایک طرف تار یا گارڈر وغیرہ لگوا دیں تاکہ تانگے اپنی حدود میں کھڑے ہوں۔ کیونکہ تانگے اڈہ چھوڑ کر بازار میں کھڑے ہوتے ہیں جس سے علاوہ راستہ رکنے کے بدبو رہتی ہے۔ اڈہ کا فرش دن میں دو دفعہ دھلوایا جائے۔

امید ہے مکرر یاددہانی کی ضرورت نہ ہوگی۔

حج بخیریت ہو گیا مولوی عبدالرحمن صاحب مظہر رئیس بجلانہ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ حج بخیریت ادا ہو گیا۔ تقبل اللہ۔ خدا حجاج کو بخیریت اپنے اپنے گھروں میں واپس پہنچائے۔

مکے کی ڈاک ہندوستان کے اخبار تو جہاز میں جا نہیں سکتے۔ حجاز سے جو اخبار "ام القریٰ" اور "صوت الحجاز" وغیرہ آتے ہیں ان کا آخری پرچہ بیس ستمبر کا ہے۔ یعنی ساڑھے تین مہینے میں ہندوستان پہنچے ہیں۔

اہلحدیث کے مربی حضرات میں سے مندرجہ ذیل نے نئے خریدار بنا کر ادارہ اہلحدیث کو مشکور و ممنون فرمایا ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء!

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲ خریدار۔ چوہدری برکت علی صاحب۔ حکیم عبدالخالق صاحب ڈیروی۔ پروفیسر فیض احمد صاحب۔ مستری ابو سعید محمد اسماعیل صاحب بستل۔ مولوی گلزار احمد صاحب۔ ایک ایک خریدار۔

علیٰ ہذا القیاس اگر ہر خریدار ایک ایک نیا خریدار اہلحدیث بنائے تو اس کی اشاعت میں کافی ترقی ہو سکتی ہے ہمیں امید ہے کہ چند ناظرین و معاونین کرام اس کی توسیع اشاعت کے لئے خاص طور پر کوشش فرماتے رہیں گے۔

اسلام اور مسیحیت گذشتہ پرچہ میں لکھا جا چکا ہے کہ عیسائیوں کی طرف سے حال ہی میں تین نئی کتب جو اسلام کے سخت خلاف ہیں شائع ہوئی ہیں۔ ان کا جواب کتابی صورت میں حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب لکھوا رہے ہیں۔ تیار شدہ مسودہ کی کتابت شروع ہے۔ لہٰذا شائقین حضرات ابھی سے اس کتاب کی خریداری کے لئے فرمائشیں بھیجکر اپنا نام درج رجسٹر کرا لیں۔ ان کو محصول ڈاک معاف کیا جائیگا اس ہفتہ چند فرمائشات موصول ہو گئی ہیں۔ دیگر حضرات بھی جلد بھیجیں۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

چار آنہ یا تین پیسے اخبار کی قیمت ختم ہونے کی اطلاع دیکر تین چار ہفتہ کے بعد وی پی بھیجے جاتے ہیں۔ فی وی پی تین آنہ دفتر کو گرہ سے لگانے پڑتے ہیں مگر افسوس ہے کہ بعض کرم فرما وی پی واپس کر کے دفتر کو خواہ مخواہ ۳ کا نقصان پہنچاتے ہیں۔ کیونکہ وی پی کی واپسی پر پھر دفتر سے ایک اطلاعنامہ بذریعہ ڈاک بھیجا جاتا ہے۔ اگر

وی پی منگوا کر واپس کرنے والے حضرات
پہلے ہی تین پیسہ خرچ کر کے بذریعہ
پوسٹ کارڈ انکار یا مہلت کی اطلاع
بھیج دیا کریں تو دفتر کو ایک بہت بڑے
ناجائز نقصان سے بچا رہے۔

کیا ہمارے مخلص احباب توجہ فرمائیں گے۔

بزم توحید جہاں جہاں قائم ہوئی ہے وہاں کے احباب اطلاع دیں اور اپنے تبلیغی پروگرام سے اطلاع دیتے رہا کریں۔

مدرسہ مکہ و مدرسہ مدینہ کے لئے مولوی حبیب اللہ صاحب رخصتی کینال کالونی بہاولپور نے ۱۲/۱۲ روپیہ دفتر ہذا میں ارسال فرمایا ہے۔

مومن کانفرنس ہمیں معلوم ہوا ہے کہ مئو ضلع اعظم گڈھ میں مومن کانفرنس قائم ہوئی ہے اور اس کے ماتحت کوئی اخبار بھی شائع ہوتا ہے۔ ہمیں اس کانفرنس و اخبار کا پتہ درکار ہے۔ تاکہ ہم اس سے اپنا الحاق کر سکیں۔ (مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شہزادپور ڈاکخانہ کاجل ضلع مالوہ)

ضرورت ہے ہمارے گاؤں میں دیندار اور شریف مسلمان دکاندار کی ضرورت ہے جو بااخلاق ہو اہل گاؤں اس کی ہر طرح امداد کرنے کو تیار ہیں۔ نیز ایک شریف اور لائق مسلمان تجربہ کار ڈاکٹر کی ضرورت ہے جو پرائیویٹ دکان کھولے۔ انشاء اللہ! ہر دو اصحاب کا کام اچھا چلیگا۔ (راقم مولوی محمد عبداللہ ساکن بامان بالا ڈاکخانہ خاص براستہ رینالہ خورد ضلع منٹگمری (پنجاب)

تبلیغی جنتری ۱۹۴۱ء جو حال ہی میں مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے طبع فرمائی ہے جلد از جلد دفتر ہذا سے طلب فرمالیں۔ قیمت ۲/ محصول ڈاک ۱/ نیز ۴/ کے محصول ڈاک میں پانچ جنتریاں جا سکتی ہیں۔ ایک جگہ کے بھیجے والے حضرات اگر یکجا طلب کریں تو محصول ڈاک کی کفایت رہیگی۔

ملنے کا پتہ :- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

رعایتی میعاد ختم ۱۵ نومبر میں تفسیر ثنائی اور تفسیر القرآن کی قیمت میں رعایت کی گئی تھی۔ مگر بعض حضرات ابھی تک رعایتی قیمت پر ہر دو تفسیروں کو طلب کر رہے ہیں۔ لہٰذا جملہ حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ :- رعایت کا وقت گذر چکا ہے اب ہر ایک کتاب پوری قیمت پر ملیگی!

(مینیجر اہلحدیث امرتسر)

دعا کریں بارش کی فصلوں کو بہت ضرورت ہے۔ لہٰذا ہر نماز کے بعد بدرگاہ رب رحیم نہایت عاجزی و انکساری سے باران رحمت کے لئے دعا کریں۔

ملکی مطلع

واقعات عالم

جنگ چین و جاپان

کے متعلق اس ہفتہ کوئی واقعہ قابل تحریر ظہور پذیر نہیں ہوا۔ البتہ اس ہفتہ ایک نیا شگوفہ یہ کھلا کہ سیامی ہوائی جہازوں نے جن کی تعداد نوّے (۹۰) کے قریب بتائی جاتی ہے فرانسیسی ہند چینی کے ایک شہر ستوین پر بم گرا کر اس کو تباہ و برباد کر دیا۔ بلکہ چار اور مقامات پر بھی بمباری کی۔ فرانسیسی ہند چینی کی فوجیں اپنے مورچے چھوڑ کر بھاگ گئیں۔

اس اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ بحر اعظم الشیا میں کوئی اہم معرکہ ہونے والا ہے۔ چنانچہ اخبارات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکہ نے اپنے سمندروں کو تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک تیسرا نیا بحری بیڑہ خاص جاپان کے خطرہ کو محسوس کرتے ہوئے بنایا ہے۔ جہاں حکومت امریکہ کی دور اندیشی اس تیاری سے ظاہر ہو رہی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جاپان باوجود چین کے ساتھ چار سالہ جنگ کر کے کمزور ہو جانے کے ابھی دور دور کی سوچ رہا ہے۔ اگرچہ امریکہ کے مقابل کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ تاہم امریکہ کو ابھی سے اپنی حفاظت کا سامان کرنا پڑا۔

جرمنی و انگلینڈ

اس ہفتہ کی آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ جرمنی کی طرف سے مانچسٹر اور جنوبی انگلینڈ کے شہر پورٹسماؤتھ پر شدید بمباری کی گئی۔ برطانوی ہوائی بمبار جہازوں نے بھی جرمنی کی مقبوضہ بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں پر بمباری کر کے ان کو تباہ کیا گیا۔

جرمنی انگلستان پر ایک بڑا حملہ کرنا چاہتا ہے مگر اس کو موزوں راستہ نہیں ملتا۔ سب سے بڑا ذریعہ اس کے پاس ہوائی حملہ کا تھا۔ مگر برطانوی ہوائی فوج بھی اب پہلے کی نسبت بہت زیادہ تیار ہے۔ فرانس کی بندرگاہوں پر پورا تسلط نہیں اس لئے مارشل پیتان سے ہٹلر کا نامہ پیام جاری ہے۔ ایک اور ذریعہ انگلستان پر حملہ کرنے کا آئرلینڈ ہے۔ ہٹلر کی خواہش ہے کہ اس کو اپنے ساتھ ملا لے۔ مگر وہاں کی حکومت اس بات کو ابھی منظور نہیں کرتی۔ یہ بھی خبریں آ رہی ہیں کہ آئرلینڈ پر بھی غیر ملکی جہازوں نے بمباری کی ہے برطانیہ تو ایسا کر نہیں سکتا اس لئے جرمنی کی حرکت ہی معلوم ہوتی ہے۔ بہرحال موسم بہار کا انتظار کیا جا رہا ہے۔

جرمنی کے مظالم

امریکہ کے اخبارات میں جرمنوں کے مظالم کی ایک المناک اطلاع شائع ہوئی ہے۔ جو معاصر "انقلاب" کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"نیو یارک ۱۰ جنوری۔ فرانسیسی بچوں کا خون حاصل کرنے کے لئے جرمنی الساس لورین اور مقبوضہ فرانس کے بعض دیہات سے سینکڑوں فرانسیسی بچوں کو ان کے والدین سے چھین کر جرمنی لے گئے ہیں۔

یہ ہولناک انکشاف ایک فرانسیسی پادری نے اپنے ایک بیان میں کیا ہے۔ جو اس نے ایک غیر جانبدار ملک سے مقبوضہ فرانس کی حالت کے متعلق شائع کیا ہے۔ اس پادری کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی زرعی اور معدنی پیداوار کارخانوں کی مشینوں اور نقدی کے بعد نازیوں نے فرانس کی آئندہ نسل کو ختم کر دینے کا نیا ڈھنگ اختیار کیا ہے۔ الساس۔ لورین اور مقبوضہ فرانس کے بعض علاقوں سے جو فرانسیسی غیر مقبوضہ فرانس اور غیر جانبدار ممالک میں پہنچے ہیں انہوں نے یہ دکھ بھری داستان سنائی کہ ان کے بچے نازیوں نے ان سے چھین لئے تھے۔ اس وقت یہ خیال کیا گیا تھا کہ نازی ان سے کھیتوں اور کارخانوں میں بیگار لینے کے لئے جرمنی لے گئے ہونگے۔ مگر جرمنی سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں کہ جرمنی کے مختلف ہسپتالوں میں ان کے جسموں سے خون، زخمی جرمن سپاہیوں کے جسموں میں داخل کرنے کے لئے نکالا جاتا ہے۔ ہر ایک بچے پر ہر مہینے میں تین بار یہ عمل کیا جاتا ہے۔ فرانسیسی پادری نے اپنے بیان میں لکھا ہے کہ بظاہر یہ بات غیر اغلب معلوم ہوتی ہے مگر نازیوں سے ہر بربریت کی توقع کی جا سکتی ہے نیز اس خبر پر اس لئے بھی یقین کیا جا سکتا ہے کہ پولینڈ میں نازیوں نے اپنی اس بربریت کا مظاہرہ کیا تھا۔ انہوں نے پولینڈ کے سکولی بچوں کو گرفتار کیا اور جرمنی لے گئے تھے اور وہاں ان کے جسموں سے خون نکال کر اپنے زخمی سپاہیوں کے جسموں میں داخل کرتے تھے۔ سینکڑوں پول بچے اس طرح ہلاک کئے گئے تھے۔ اب فرانسیسی بچوں پر یہ عمل کیا جا رہا ہے۔" (انقلاب لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث: العلم عند اللہ۔

امریکہ و انگلستان

امریکہ کی حکومت اور عوام کی اکثریت پہلے ہی برطانیہ کو امداد دینے کے حق میں ہے۔ مگر حال ہی میں امریکن کانگرس میں ایک نیا امدادی بل پیش کیا گیا ہے۔ جس کا ملخص حسب ذیل ہے:-

"واشنگٹن ۱۰ جنوری۔ جمہوریتوں کو امداد دینے کے متعلق پریزیڈنٹ روزویلٹ کا بل آج امریکن سینٹ اور نمائندگان کے ہاؤس میں پیش کر دیا گیا اس بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روزویلٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ

(۱) وہ ایسے ممالک کے لئے جن کی آزادی کو وہ امریکہ کے ڈیفنس کے لئے اہم اور ضروری سمجھتے ہیں۔ امریکن کارخانوں میں اسلحہ وغیرہ تیار کرائیں۔

(۲) اس بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روزویلٹ کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ امریکہ کے حفاظتی اسلحہ جات کا کوئی حصہ ایسے ممالک کے ہاتھ فروخت کر دیں۔ یا استعمال کے لئے انہیں دیدیں یا ٹھیکہ پر دیدیں یا کسی چیز کے بدلے ان کے حوالے کر دیں۔

(۳) [illegible] بل کے ذریعے پریزیڈنٹ روزویلٹ کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ایسے ممالک کے قابل مرمت اسلحہ جات کی مرمت امریکن کارخانوں میں کرا سکیں۔

(۴) یہ بل پریذیڈنٹ روزویلٹ کو اس امر کا اختیار بھی دیتا ہے کہ وہ ان اسلحہ جات کے استعمال کے متعلق جو امریکہ ایسے ممالک کے حوالے کرے گا۔ ہر قسم کی واقفیت بہم پہنچا سکیں۔

(۵) اس بل کے ذریعے پریذیڈنٹ روزویلٹ کو یہ اختیار بھی دیا گیا ہے کہ وہ ایسی حکومتوں کو امریکہ سے اسلحہ وغیرہ اور ڈیفنس کے لئے ضروری چیزیں برآمد کرنے کی اجازت دیں۔

(پرتاپ لاہور ۱۲ جنوری ۱۹۴۱ء ص۳)

اہلحدیث امید ہے یہ بل بھی پاس ہو جائیگا۔ اور اس سے برطانیہ کو پہلے سے زیادہ تقویت پہنچیگی۔

محاذ بلقان ولیبیا

محاذ بلقان پر اٹلی برطانیہ و یونان کی افواج کے ہاتھوں شکست پر شکست کھا رہا ہے۔ اکیلا اٹلی اب مقابلہ نہیں لا سکتا جرمنی اب امداد کرنے کے ذرائع سوچ رہا ہے کہ کوئی راستہ بنا کر بلقان پر چڑھائی کردں، روس کی سرحدوں پر بھی فوج جمع کر رہا ہے۔ روس بھی اس چال سے بے خبر نہیں۔ شاید روس اور جرمنی کی معرکہ بلقان پر مڈبھیڑ ہو جائے اٹلی تو ہر حالت میں پٹ رہا ہے۔

لیبیا کے محاذ پر برطانوی افواج کو شاندار فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ سدی برانی کا سرکرنا تھا کہ آئندہ کے لئے راستہ صاف ہوتا چلا جا رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ بارڈیا پر قبضہ برطانوی افواج کے لئے مبارک فال ہے۔ برطانوی افواج طبروق کے قریب پہنچ رہی ہیں۔ ایک دو دن میں اس پر بھی قبضہ ہو جائیگا۔ اس کے آگے ایک اور مقام بنگازی پر عظیم الشان معرکہ کا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ مقام طبروق سے دو سو میل آگے ہے۔ جرمنی اگر اٹلی کی امداد کو اس طرف آئے تو ممکن ہے یہی محاذ فیصلہ کن ثابت ہو۔

اسلامی ممالک اور جنگ

جنگ کے شروع سے ہی خطرہ تھا کہ کہیں اسلامی ممالک اس کی لپیٹ میں نہ آجائیں۔ مگر آج تک تو بفضل خدا وہ محفوظ ہیں۔ لیکن خطرہ جنگ کا تا حال ختم نہیں ہوا۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ مالک الملک اسلامی ممالک کو اپنی حفاظت میں رکھے اور دنیا کو بھی اس جنگ کی شر سے بچائے۔

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

"براہ مہربانی بائیں طرف چلو"

"براہ مہربانی سڑک سے پرے رہو"

آج پنجاب کے ہر بڑے شہر اور قصبہ کی دیواروں پر ہزاروں پوسٹر چسپاں کئے گئے ہیں جن میں سڑکوں سے متعلق قواعد پر عملدر آمد کرنے کے لئے مندرجہ بالا الفاظ میں اندھا دھند لاریاں چلانے والوں، صبر آزما حد تک سست رفتار چھکڑے والوں اور بے پرواہ راہگیروں سے درخواست کی گئی ہے۔ یہ سیفٹی فرسٹ کے ہفتہ کا صرف ایک پہلو ہے۔ جو پنجاب ٹرانسپورٹ اتھارٹی کی زیر سرپرستی منعقد کیا گیا ہے۔

سڑکوں پر کم و بیش پچاس ہزار سکاؤٹ اور سکاؤٹ ماسٹر موجود تھے جو جیسا کہ ایک سکاؤٹ کا فرض ہے نہایت خوش خلقی کے ساتھ ہر قسم کی گاڑی چلانے والوں کو سمجھا رہے تھے کہ کوئی شخص جو سڑک کو استعمال کرتا ہے اس کے لئے ضروری نہیں کہ وہ پبلک کے لئے خطرہ کا موجب ثابت ہو۔ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ اس بات میں کوئی دقت پیش نہیں آنی چاہئے کہ ہر شخص چوکنا رہے بائیں طرف چلے اور مڑتے ہوئے اشارہ کردے۔ البتہ اس طرح صوبہ میں ہر سال تقریباً پندرہ سو اشخاص کو ہلاک یا زخمی ہونے سے بچایا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ۱۹۳۹ء میں سڑکوں پر حادثات کی وجہ سے ۱۲۳۶۰ اشخاص زخمی ہوئے جن میں سے ۲۵۲ مر گئے حادثات کے تجزیہ سے ظاہر ہوا کہ ان کی وجہ مشینی نقائص ضرورت سے زیادہ تیز رفتار اور راہگیروں اور چھکڑے والوں کی بے پروائی تھی۔ کوئی سبب بھی ایسا نہیں تھا جو ناگزیر ہو——— صوبہ بھر میں بہت سے سکول اور کالج سیفٹی فرسٹ کی مہم میں شریک ہوئے اور سکولوں میں خاص طور پر تیار کردہ لیکچر دیئے گئے۔ اس مہم کی ایک خصوصیت پولیس اور آٹو موبائل ایسوسی ایشن کے ممبروں کا گہرا تعاون ہے۔ جو اس سلسلہ میں حاصل کیا گیا ہے۔ مختلف یونٹوں کے کام میں ہم آہنگی پیدا کرنے کی غرض سے پرانے سکاؤٹ ایسوسی ایشن کے سینئر افسروں نے سڑکوں پر گشت کی مسٹر ڈگلس ینگ پراونشل کمشنر اور مسٹر سی کاربٹ چیئرمین ٹرانسپورٹ اتھارٹی نے سکاؤٹوں کا معائنہ کیا اور ان کی سرگرمیوں کی دیکھ بھال اور رہنمائی کی۔

ہز ایکسیلنسی سر ہنری کریک چیف سکاؤٹ نے اس مہم کو اپنی دعائے برکت سے فیضیاب کیا ہے۔ کیونکہ آپکا یہ خیال ہے کہ ۱۹۴۱ء میں سکاؤٹوں کی خدمت گذاری میں سیفٹی فرسٹ کا ہفتہ اہم ترین حیثیت رکھتا ہے لاہور کو آنے والی تمام بڑی بڑی سڑکوں کے معائنہ سے معلوم ہوا کہ سنیچروار کو سکاؤٹ صبح سے ہی اپنے کام پر لگے ہوئے تھے۔ سکاؤٹوں کی ایک پارٹی لاہور سے امرتسر کو جانے والی سڑک پر تعینات کی گئی۔ جہاں آمدورفت بہت زیادہ ہے۔ اسی طرح دوسری پارٹیاں فیروزپور روڈ، ملتان روڈ اور راوی کے پل پر گشت کرتی رہیں۔

(لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۴۱ء)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاورڈ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصل فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ پڑھ کر معلومات حاصل کیجئے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

اسلام اور علماء فرنگ۔ اسلام کے متعلق محققین یورپ و امریکہ کی رائیں۔ قیمت چار آنے (۴ر)

نوٹ:۔ محصول ڈاک دونوں کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مومیائی

مصدقہ علماء اہلحدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) عہ۔ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر ے مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لیں گے بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

"اگرواشوند وکیس موتیہاری۔ قبل اس کے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔ بفضلہ اس سے مریضہ کو فائدہ ہے ایک چھٹانک اور بھیجدیں۔" ۲۳ نومبر ۱۹۴۰ء

"جناب حاجی ولداد صاحب بیٹریا۔ جن لوگوں نے مومیائی استعمال کیا ہے۔ بے حد فائدہ ہوا ہے واقعی لاجواب ہے ایک پاؤ میرے نام اور ایک چھٹانک دوسے حلوائی کے نام ارسال فرمائیں۔" ۵ دسمبر

"جناب عبدالکریم عمرالدین صاحبان بچھہ۔ قبل ازیں آپ سے ایک پاؤ مومیائی منگائی تھی۔ اس سے پیشتر بھی کئی دفعہ منگائی ہے۔ بہت فائدہ مند ہے۔ اب ایک پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیجدیں" ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء

منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر وی میڈیسن ایجنسی امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ　　پارچہ مطلاء ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ سات روپے - فی جلد عہ

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت

اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اہل حدیث کی ۳ ضرورتیں

(۱) زیر تالیف کتاب اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں کے لئے موجودہ مدارس اہل حدیث (جن میں متوسط سے اوپر تعلیم ہوتی ہے) کے مفصل حالات۔ جیسا کہ مدرسہ دارالسلام عمرآباد مدراس کے حالات رسالہ "محصن" جولائی و اگست ۱۹۴۰ء میں چھپے ہیں۔ ان میں نقشہ بھی لکھا جائے۔

(۲) علمائے اہل حدیث کے سوانح کی فراہمی

(۳) رعایت کتاب تراجم علمائے حدیث ہندوستان خریداری جس پر ان تمام تصانیف کا مدار تکمیل ہے صفحات ۴۲۵۔ قیمت میں ۸ر رعایت کر دی گئی ہے۔ یعنی ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک

(منگوانے کا پتہ)

ملک ابویحییٰ امام خان نوشہروی

سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہوجاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خوشحالی حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی **اورنٹیل** کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے بعد متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔ دیر نہ کریں۔ بلکہ آج ہی اورنٹیل کی پالیسی خریدیں۔

مزید معلومات کے لئے

اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ ہیڈ آفس ممبئی

کو لکھیں

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر میں اسلامی، علمی، تاریخی، طبی کتابیں کفایت ملتی ہیں۔ (مہتمم کتب خانہ امرتسر)

تصانیف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری

(در تردید مرزائی مشن)

فتح ربانی ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ قیمت ۶ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قابلدید ہے۔ قیمت ایک آنہ

فسخ نکاح مرزائیاں مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتلایا گیا ہے کہ مرزائی اصل اسلام سے خارج ہیں ا ر

نکات مرزا چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں اور ساتھ ہی مولوی عبداللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دئیے گئے ہیں تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے۔ قیمت ۳ر

محمد قادیانی مرزا صاحب قادیانی کا [illegible] تھا کہ [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی میں مثیل ہوں جو اُن کی زندگی کا پروگرام تھا وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس دعوے محمدیت ثانیہ کی کماحقہ تردید کی گئی ہے قیمت ۲ر

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب مرزائی مشن کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" شائع ہوا تھا۔ جس کو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اس کو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قیمت ۶ر

فیصلہ مرزا (عربی و اُردو) اس رسالہ میں آخری فیصلہ والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے۔ اور "آخری فیصلہ" کے متعلق اُن تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی بالمقابل اُردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ایک زبردست حربہ ہے۔ قیمت ۴ر

ایضاً۔ مذکورہ بالا رسالہ کا انگریزی ترجمہ ۵ر

علم کلام مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کو بحیثیت مصنف جانچا گیا ہے۔ آج تک مرزائیوں کی تردید میں جس قدر کتابیں شائع ہوئی ہیں یہ رسالہ ان سب سے نرالا ہے۔ اس کا مضمون بھی بالکل اچھوتا اور انوکھا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس قسم کا کوئی رسالہ آپ کی نظر سے نہ گزرا ہو گا۔ قیمت چھ آنے (۶ر)

عجائبات مرزا یہ رسالہ علم کلام مرزا کا حصہ دوم ہے۔ اس میں مرزا صاحب کے اقوال سے ان کی عمر صرف گیارہ سال ثابت کی ہے ۳ر

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں ہر دو مدعیان (شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم اور دعاوی کا مقابلہ کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی شیخ ایرانی سے مستفیض تھے۔ قیمت ۶ر

مکالمہ احمدیہ لاہوری و قادیانی مرزائی حضرات میں نبوت مرزا پر مناظرہ کرنے ایک دوسرے کو چیلنج بازی کے متعلق جو مضامین "پیغام صلح" لاہور و "الفضل" میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ درج کئے گئے ہیں۔ قیمت ۸ر

(در تردید عیسائی مشن)

تقابل ثلاثہ اس کتاب میں توریت، انجیل اور قرآن کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ احکام قرآنی توریت و انجیل کے مقابلہ میں ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہیں۔ کتاب کی خوبی دیکھنے پر موقوف ہے۔ طرز تحریر بالکل انوکھا ہے۔ قیمت ۱ر

توحید و تثلیث تثلیث کو عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے توحید اسلامی کو دلائل اور براہین کے ساتھ ثابت [illegible] کیا گیا ہے قابلدید ہے۔ قیمت ۳ر

جوابات نصاریٰ اس رسالہ میں عیسائیوں کی تین مشہور معروف کتب کا جواب دیا گیا ہے۔ جن میں انہوں نے اہل اسلام پر اعتراضات کئے ہیں یعنی "حقائق قرآن" (۲) "اثبات التثلیث" (۳) "میں مسیحی کیوں ہوا ؟" کا جواب مفصل و مدلل دیا گیا ہے۔ جن کی کماحقہ تردید آج تک عیسائی صاحبان نہیں کر سکے۔ قیمت ۸ر

(در تردید آریہ مشن)

حق پرکاش اس کتاب میں اُن ۱۵۹ سوالات کا معقول اور عالمانہ جواب درج ہے جو سوامی دیانند نے اپنی مشہور کتاب "ستیارتھ پرکاش" میں قرآن شریف پر کئے تھے۔ ان کا واحد جواب یہی کتاب "حق پرکاش" ہے۔ جو کئی بار طبع ہوا ہے۔ قیمت ۱۲ر

الہامی کتاب وہ قابلدید تحریری مباحثہ جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب و ماسٹر آتما رام صاحب کے مابین ہوا جس میں فریقین نے قرآن مجید اور وید کو الہامی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ قیمت ۱۲ر

ترک اسلام بجواب "ترک اسلام" اس رسالہ میں اُن اعتراضوں کا جواب دیا گیا ہے جو دھرمپال نے قرآن مجید پر کئے تھے۔ اس رسالہ کو پڑھ کر مصنف نے جوابات کی معقولیت کا اعتراف کیا اور داخل اسلام ہو گیا۔ جدید اڈیشن۔ قیمت صرف ۹ر

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

گیارہ خوبیوں والی حمائل شریف مترجم

خوشخط ۔ حنا شدہ ۔ مجلد اور سستی

ترجمہ زیر متن شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ ۔ حاشیہ پر تفسیر موضح القرآن ۔ شروع میں فضائل قرآن و فہرست مضامین قرآن مجید مع حوالہ سورۃ و رکوع اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر حیات طیبہ ۔ کاغذ سفید دبیز ۔ ٹائیٹل شاندار رنگین ۔ باوجود ان خوبیوں کے ہدیہ صرف دو روپیہ عہ ۔ محصولڈاک ۱۱ر

چودھویں صدی کے مدعیان نبوت

اس کتاب میں یہ دکھایا گیا ہے کہ نہ صرف مرزا صاحب قادیانی ہی مدعی نبوت ہے بلکہ اس صدی (چودھویں ہجری) میں تقریباً تیس ۳۰ مدعیان نبوت اور بھی ہیں جن میں سے کچھ مر چکے ہیں اور چند اب بھی موجود ہیں ۔ نیز بابی اور بہائی مذہب کے بارہ مدعیان نبوت کا مفصل حال لکھا گیا ہے ۔ اس مقصد کے بعد مرزائی لٹریچر اور خود مرزائے قادیانی کی پوری سوانحعمری لکھ کر یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح قادیانی نے جو کچھ بھی پیش کیا ہے یا جس قدر بھی تاویل و تحریف میں زور دکھلایا ہے سب کا سب بابی اور بہائی مذہب سے حاصل کیا ہے ۔ انہی امور کی بنا پر عام اہل قلم حضرات نے اس کو بے حد پسند کیا ہے ۔ قابل مطالعہ کتاب ہے ۔ ۲۶×۲۰/۸ کے ۱۵۰ صفحات کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ ۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ/۸)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب ۔ مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب امرتسری ۔ وید منتروں کے حوالے دیکر انہیں خلاف اخلاق ثابت کیا ہے ۔ نیز بدلائل ثابت کیا ہے کہ وید خدا کا کلام نہیں بلکہ انسانی تصانیف ہیں ۔ قابل مطالعہ ہے ۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ ۔ قیمت بجائے عہ کے دس ۱۰ آنے

فرقہ شیعہ کی تردید میں بے نظیر کتابیں

تحفہ مجددیہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے جس میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن و حدیث تردید کی ہے ۔ ضرور منگوائیں اور پڑھیں ۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

شہادت حسین اس کتاب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت ۔ واقعات کربلا ۔ کوفیوں کا حضرت امام کی خدمت میں کوفہ تشریف لانے کی دعوت دینا ۔ پھر یزید کے حکم سے ان پر تلوار اٹھانا غرضیکہ تمام واقعات مفصل درج ہیں ۔ قیمت صرف چار آنے (۴ر)

اسلامی توحید از مولانا عبد السلام صاحب بستوی ۔ اس کتاب میں ماہ محرم کی مروجہ بدعات کی قرآن، حدیث اور اقوال ائمہ سے تردید کی گئی ہے ۔ بڑی مفید کتاب ہے ۔ قیمت صرف ۴ر

خلافت محمدیہ مصنفہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب ۔ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے ۔ قیمت تین آنے (۳ر)

خلافت راشدہ از مولانا موصوف ۔ خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی ۔ قیمت ڈیڑھ آنہ (۱ر)

منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

ارشاد رسالت

حصہ اول ۔ مجلد

ارشاد رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے جس میں [illegible] آیات اور احادیث صحیحہ کا ترجمہ سلیس اردو نظم میں پیش کیا گیا ہے ۔ آج تک اردو نظم میں ایسی دلکش اور اخلاق آموز کتاب شائع نہیں ہوئی ۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کرا کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے ۔ کاغذ سفید اور دبیز ۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر اسلامی دار الاشاعت اقبال گنج ۔ گجرات ۔ پنجاب

کتاب الروح (اردو ترجمہ) مصنفہ امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ۔ عذاب قبر و روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے بدلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے کہ مجال انکار نہیں رہتی ۔ قیمت عہ

بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی مصنفہ امام غزالیؒ ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے ۔ علم کیمسٹری، سحر، طلسم و کرامت وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے ۔ قیمت عہ

الترغیب والترہیب جلد اول ۔ مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذریؒ ۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب و عذاب کی شرح کی گئی ہے ۔ قیمت ساڑھے تین روپے ۸/۳

ستینی امام رازیؒ کی مشہور کتاب ستینی کا اردو ترجمہ ۔ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے ۔ قیمت صرف ایک روپیہ نو آنے ۹/۱

العقل والنقل مؤلفہ مولانا شبیر احمد صاحب دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا ۔ قیمت دس آنے (۱۰ر)

منگوانے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

صرف ڈیڑھ روپے میں اہل حدیث بھائیوں کے مذہب کی

نہایت اہم اور ضروری چوبیس عدد کتابیں مجلد

(۱) نادان نظامی۔ حسن نظامی دہلوی نے مذہب اہل حدیث کے خلاف ایک کتاب لکھی تھی۔ اس میں جواب ہے اور مذہب اہل حدیث کی حقانیت کا ثبوت ہے (۲) **دلائل الفریقین** آنحضرت صلعم کا نام سُن کر انگوٹھے چومنے کی تردید۔ اس کے جتنے دلائل بدعتی دیتے ہیں۔ سبکے نہایت مدلل اور ٹھوس جوابات ہیں۔ (۳) کتاب العقائد حضرت امام احمد بن حنبل کی کتاب العقیدہ کا اُردو ترجمہ (۴) **مذہب اہل حدیث**۔ اہل حدیث کا مذہب کیا ہے؟ اس کا بیان جو تہمتیں ان پر رکھی جاتی ہیں سب کا ازالہ۔ ناممکن ہے کہ اس کے دیکھ لینے کے بعد کوئی شخص ہم سے بدگمان رہے (۵) **اشعار ردّ تقلید**۔ مثنوی مولوی روم کے ردّ تقلید کے اشعار مع اردو ترجمہ (۶) **محرم نامہ**۔ تعزیہ داری اور محرم کی تمام بدعتوں کی تردید مع سوانح امام حسینؓ (۷) **رجب نامہ**۔ ماہ رجب کی تمام بدعتوں کی تردید مع بیان و ثبوت معراج جسمانی (۸) **عیدی**۔ عید الفطر کے فطرے کے نماز عید کے جملہ مسائل و فضائل وغیرہ (۹) **ڈاڑھی مونچھ کے احکام**۔ خط بنوانے کے مسائل۔ لباس کے احکام و مسائل وغیرہ (۱۰) **بقرہ عید**۔ حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کے ذبیح اللہ کی قربانی کے واقعات۔ گائے کی قربانی کا ثبوت۔ قربانی کے احکام۔ بقرہ عید کے کل مسائل نماز عید کی ترکیب وغیرہ (۱۱) **تعلیم النساء** عورتوں کو لکھنا پڑھنا سکھانے کے جواز میں مع تردید مخالفین (۱۲) **آداب قبور**۔ قبرستان میں ۔ ن سے کام ممنوع ہیں؟ اور زیارت قبور کا مسنون طریقہ کیا ہے؟ (۱۳) **ملوکیت** ۔ ن اور اہل حدیث پر جو اعتراضات ہیں ان کے جوابات (۱۴) **علماء مقلدین سے** تقلید کی بابت ایک سو سوالات جن کے جواب سے وہ عاجز ہیں (۱۵) **ترجمۂ خطبہ** جمعہ کے خطبے کا ترجمہ کرنے کے دلائل مع تردید مخالفین (۱۶) **مناظرۂ تقلید** حنفی مناظر کے دلائل اور محمدی کے جوابات (۱۷) **مسئلہ امامت** امام و امیر کے نام سے ہندوستان کے مدعیوں کی تردید (۱۸) **حنفیت**۔ کتب فقہ کے غلط مسائل کی تردید۔ حنفی لقب کی تردید (۱۹) **حیات النبی**۔ حیات و وفات رسول کی کامل بحث اور حضورؐ کی وفات (۲۰) **تاریخ تعزیہ**۔ تعزیہ ہندوستان میں کب آیا؟ پہلا تعزیہ۔ تعزیے کی تردید (۲۱) **ادب نماز**۔ نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنے کے دلائل مع تردید مخالفین (۲۲) **صلوٰۃ غوثیہ** کی کامل تردید۔ بدعتیوں کے کل دلائل کے جوابات سمیت (۲۳) **تبرک پرستی**۔ تبرکات کو چومنے چاٹنے اُن پر سیدہ لگانے کی حرمت مع جواب بدعتین (۲۴) **مقالہ رحمانی**۔ غیبت چغلی، تجسس کی حرمت مع مواقع جواز (۲۵) **نام محمد**۔ محمد نام رکھنے کا ثبوت مع تردید ادلہ مخالفین۔

نوٹ:۔ ان چوبیس کتابوں کی مع جلد اصل قیمت دو روپے ہے۔ اس وقت ہم صرف ڈیڑھ روپے میں دے رہے ہیں۔ محصولڈاک مع رجسٹری سات آنے مجلد مع خرچ ڈاک ایک روپیہ پندرہ آنے کا منی آرڈر کرکے منگوا لیجئے۔

ہمارا پتہ:۔ کتب خانہ محمدیہ دفتر اخبار محمدی۔ باڑہ ہندو راؤ

خطبات محمدی

(حصہ اول و دوم) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وہ تمام خطبات جو آپ فرماتے رہے۔ کتاب کی صورت میں یکجا جمع کئے گئے ہیں۔ یہ خطبات کیا ہیں؟ ان کی نسبت مختصر طور پر یہ کہنا چاہیے کہ یہی وہ مواعظ و خطبات تھے جن کے اثر سے دشمنان اسلام جان نثار اور شیدا دل نرم دل ہو گئے تھے۔ اصلی عبارت عربی میں مع اعراب زیر زبر وغیرہ۔ ساتھ ہی ترجمہ۔ بعد میں اس کی تشریح بیان کی گئی ہے۔ جلد اول میں ایک سو چوراسی اور جلد دوم میں دو سو پینتالیس خطبات ہیں۔ کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت فی جلد ایک ایک روپیہ۔

خطبات دین محمدی

جس میں ساٹھ عدد خطبات ہیں اور ہر ایک خطبہ کے بعد ایک ایک وعظ علیحدہ درج ہے۔

مطبوعہ لاہور قیمت ۸؎ ۔ مجلد ڈیڑھ روپیہ ۱؎۸

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہارات۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

مجموعہ خطب دوازدہ ماہی

مترجم اُردو جس میں بارہ مہینوں کے خطبے از تالیفات مولانا محمد اسماعیل شہیدؒ۔ مولانا شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ درج ہیں۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

خطبات التوحید جدید

مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ۔ شاہ اسماعیل صاحب شہیدؒ۔ مولانا محمد ابوالحسن صاحب مرحوم۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت بارہ آنے ۱۲؍

نوٹ:۔ محصولڈاک سب کا بذمہ خریدار ہوگا۔

منیجر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام خصوصاً سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے	سالانہ	عللہ
رؤسا و جاگیرداران سے	"	لتے
عام خریداران سے	"	ھر
"	ششماہی	۶
ممالک غیر سے	سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ		۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ مطابق ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (اخبار اہلحدیث کو ہدیۂ تبریک) - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - - ۲

ہندو دھرم اور عیسائی مذہب - - - ص۳

قادیان کی زمین حرم شریف ہے اور خود یا قادیان ایک روحانی قلعہ - - - ص۴

قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد ص۶

ماہ محرم میں مسلمانوں کا طرز عمل - - - ص۸

قرآن غیر مخلوق ہے - - - - ص۹

حدیث خلفا اور مولوی محمد شریف کوٹلوی - ص۱۱

فتاوے - - - - - - ص۱۳

متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع - - - ص۱۵

اشتہارات - - - - - ص۱۶-۲۰

اخبار اہلحدیث کو ہدیۂ تبریک

از محمد بن علی صاحب ہمدم بیگلی نظام آباد (دکن)

مجمع البحرین کہنا تجھ کو بے شک ہے بجا ۔۔۔ دین و دنیا کی فلاح کا راستہ تجھ سے ملا

حامیٔ دینِ متین ہے واقفِ شرع مبیں ۔۔۔ رہبرِ راہِ یقیں گنجینۂ صدق وصفا

تجھ کو وہ ہمت خدا نے دی ہے اپنے فضل سے ۔۔۔ بتکدۂ ہند میں توحید کو پھیلا دیا

تیری پالیسی سے خوش ہیں دوست بھی دشمن بھی سب ۔۔۔ اس نئے انداز سے غیروں کو تو اپنا کیا

قادیانی، بہائی، آریہ اور رافضی ۔۔۔ دشمنانِ دینِ حق کو سرنگوں کر کے دیا

جتنے ہیں اخباریاں کے سب کا یہ سردار ہے ۔۔۔ کیونکہ ہے یہ آئینہ سردار کے افکار کا

ہدیۂ تبریک ہمدم سالِ نو کا پیش کر

اور دعا کر حق سے اسکو عمرِ خضری ہو عطا

انتخاب الاخبار

(مختتمہ ۲۰۔ جنوری ۱۹۴۱ء)

—— امرتسر میں ۱۰۔ ۱۸ جنوری کو بارش ہوئی۔

—— امرتسر شہر میں ۲۲ جنوری کو شام کے سات بجے سے نو بجے تک بلیک آوٹ کئے جانے کا سرکاری حکم ہوا ہے۔ شہر پر ہوائی جہاز پرواز کرینگے۔ ۱۹ جنوری کو بعد دوپہر مقامی اے۔ آر۔ پی کمیٹی کی طرف سے جلوس نکالا گیا جس میں ہوائی حملوں سے بچنے کی تدابیر جگہ جگہ بیان کی جاتی رہیں۔

—— لاہور میں بھی ۲۲ جنوری کو شام کے ۷ بجے سے ۹ بجے تک بلیک آوٹ کا تجربہ کیا جائیگا۔

—— سنا گیا ہے کہ امسال آل انڈیا احرار کانفرنس امرتسر میں منعقد ہوگی۔

—— سر جوگندر سنگھ سابق وزیر حکومت پنجاب نے آل پارٹیز سکھ کانفرنس لاہور میں تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب سے درخواست کی کہ وہ پاکستان کی تجویز سے قطع تعلق کا اعلان کریں۔ کوئی متنازعہ قانون پنجاب اسمبلی میں پاس نہ ہونے دیں اور مختلف فرقوں کی ملازمتوں کا خیال رکھیں۔

—— لاہور۔ پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے ماتحت لاہور میں عنقریب پاکستان کانفرنس ہونیوالی ہے۔

—— مجلس احرار کا ساتواں ڈکٹیٹر ستیہ گرہ کرتے ہوئے گرفتار ہو چکا ہے۔

—— نئی دہلی ہندو مہا سبھا کے قائمقام صدر ڈاکٹر شیام پرشاد مکرجی نے دہلی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں پاکستان نہیں بنیگا۔ اور ہندو پاکستان کی مزاحمت کرنے کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہادیں گے۔

—— الہ آباد۔ ڈاکٹر اشرف ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— مسٹر ونوبھاوے نے جنگ کے خلاف پھر تقریریں کیں۔

—— حیدر آباد دکن میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین احمد نے تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا کہ علیگڈھ کی ایرو کلب نے ہر سال دو سو تربیت یافتہ ہوا باز دینے کا وعدہ کیا ہے۔

—— مرکزی حکومت نے درہ خیبر کے سارے رقبہ کو محفوظ رقبہ قرار دیا ہے۔ اس میں آنے جانے والوں کو فوجی حکام سے اجازت حاصل کرنی ہوگی۔

—— لندن۔ قاہرہ کا ایک پیغام مظہر ہے کہ انگریزی فوجوں نے طبروق کے چاروں طرف محاصرہ کر لیا ہے اور گولہ باری کی جارہی ہے۔

—— اس افواہ کی تردید ہوگئی ہے کہ روس نے بلغاریہ کے راستے نازی فوجوں کو گزرنے کی اجازت دی ہے۔

—— جرمنی ہوائی جہازوں نے نہر سویز کے اردگرد چند فوجی مقامات پر بمباری کی۔

محرم اور تعزیہ

تبلیغی اشتہار جو ہر سال شائع کیا جاتا ہے جسمیں تعزیہ پرستی کی تردید نثر و نظم میں ہے ۱۰ کے ٹکٹ (۱۰ براے محصول ڈاک اور ۱۰ برائے امداد اشاعت فنڈ) بھیجکر یکصد طلب کرکے اپنے ہاں تقسیم کرائیں

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

یاد رکھئے

آئندہ پرچہ ان خریداروں کو جن کی قیمت ماہ جنوری میں ختم ہے اور وصول نہ ہوگی۔ وی پی بھیجا جائیگا

—— مالٹا پر اطالویوں کی طرف سے ۱۶ جنوری کو شدید ترین بمباری کی گئی۔

—— جاپان کے بحری بیڑے نے چین کے جنوب مشرقی ساحل کے قریب دو جہازوں کو گرفتار کیا جو امریکہ سے چنکنگ کے لئے اسلحہ لے جارہے تھے۔

—— ہالینڈ میں پھر نازی فوجیں کثیر تعداد میں جمع ہو رہی ہیں۔ اس کے ساحل کو محفوظ رقبہ قرار دیا گیا ہے

پاکستان

پاکستان مسلم لیگ کی تجویز ہے کہ مسلم اکثریت کے صوبوں کو ملا کر پاکستان بنایا جائے جس کا مرکز بھی علیحدہ ہے گویا ہندوستان دو حصوں میں منقسم ہو جائے مگر ہندو مہاسبھا کانگرس اور سکھ اس تجویز کے سخت مخالف ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہندوستان دو حصوں میں تقسیم نہیں ہونا چاہئے۔ ان مخالفوں میں پیش پیش پنجاب کے مشہور ہندو لیڈر بھائی پرمانند ہیں جو اعتقاداً آریہ سماجی ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ واقعات گذشتہ نہ ہندوؤں کو یاد ہیں نہ بھائی پرمانند کو۔

ہندوستان کی تقسیم کے اول مجاز بھائی پرمانند ہی ہیں۔ جن دنوں آپ نظر بند ہو کر برما بھیجے گئے تھے آپ کی گرفتاری کے وقت جو کاغذات برآمد ہوئے تھے ان میں ہندوستان کی تقسیم کے نقشے بھی تھے۔ جن میں ریاست نیپال کے قرب وجوار کا بہت سا حصہ نیپال کو دینا تجویز کیا گیا تھا۔ غرض تقسیم کے وہ نقشے عجیب قسم کے تھے۔ اس لئے ہندوستان کی تقسیم کا فخر بھائی پرمانند جی کو ہونا چاہئے۔

باقی رہا پاکستان کا مسئلہ سو اس کے متعلق فریقین کے مفصل دلائل اخباروں میں آچکے ہیں۔ ہمارے نزدیک پاکستان کی ہیئت وشکل اگر وہی ہو جو مسلم لیگ تجویز کرتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔ مگر اس میں بڑی بھاری مشکل یہ ہے کہ ہندوستان کے صوبوں میں مسلم اکثریت کے بڑے صوبے دو ہیں۔ صوبہ سرحد اور صوبہ سندھ سرحدی صوبہ تو بالکل کانگرسی ہے اور صوبہ سندھ بھی کانگرس کے زیر اثر ہے۔ اس لئے یہ صوبے غالباً اس تقسیم پر راضی نہیں ہونگے۔ رہا پنجاب سو اس کا خدا حافظ۔ یہاں کی سیاست جس قدر پیچیدہ ہے۔ کسی اور صوبہ کی نہیں ہوگی۔ لہذا اسکی بابت کوئی قطعی رائے قائم کرنا مشکل ہے۔

—— عراق میں زہریلی گیسوں سے بچنے کے لئے افسروں میں نقاب تقسیم کئے جارہے ہیں۔

—— سپین اور جرمنی میں ایک معاہدہ طے پایا ہے۔ جرمنی پچاس لاکھ مارک کی قیمت کا اخبارون کا کاغذ سپین کو مہیا کرے گا۔ —— جاپان اور روس کے درمیان چین کی پالیسی کے متعلق ایک معاہدہ ہونیوالا ہے۔

انا للہ! مولوی عبد العزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ خلف مولانا غلام رسول صاحب کے انتقال پر ملال کی خبر مرحوم کے صاحبزادگان (مولوی محمد شفیع وبرادران)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۵- ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ

ہندو دھرم اور عیسائی مذہب

خدا تعالیٰ کی معرفت کے متعلق دنیا میں مختلف خیالات پائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ تو وہ ہیں جو سرے سے خدا کی ہستی ہی سے منکر ہیں۔ بعض خدا کو مانتے تو ہیں مگر ایسے طریق سے کہ نہ ماننے والوں سے کوئی خاص امتیاز نہیں رکھتے۔ ہندو اپنے بزرگوں کو پرمیشور کا اوتار کہتے ہیں۔ اس کی تشریح وہ یوں کرتے ہیں کہ ان میں پرمیشور براجمان ہے یعنی ان میں خدا حلول کئے ہوئے ہے اسی لئے وہ اپنے بزرگوں سے حاجات طلب کرتے ہیں۔

سکھوں کے گرو نانک جی نے اپنے اتباع کو بظاہر توحید سکھائی اور بت پرستی سے منع کیا مگر ایک لحاظ سے وہ ہندوؤں کے عقیدہ اوتار فلاسفی سے بھی آگے بڑھ گئے۔ کیونکہ انہوں نے لوگوں کو یہ اعتقاد سکھایا کہ ہر ایک بھلی بُری چیز میں خدا کی ذات حلول کئے ہوئے ہے۔ گرو نانک جی کا مقولہ ہے کہ ؎

آپے ٹھاکر آپے سیوک۔ نانک جنت بچارہ

یعنی خدا خود ہی معبود ہے اور خود ہی عابد ہے۔ نانک بیچارہ کون ہے جو اس معاملہ میں دخل دے۔

بعض بے علم مسلمان بھی اس بری صحبت کے اثر سے ایسے خیالات ظاہر کرنے لگ گئے چنانچہ انکا قول ہے ؎

بندرابن وچ گیاں چرائے
لنکا وِسے وچ ناد بجائے
مکے دا بن حاجی آئے
ہن ساتھوں کی لوکائی دا
دکانی بلھے شاہ قصوری)

ان سب خیالات کو مسیحی مذہب کے علماء غلط قرار دیتے ہیں۔ اور اس کے مقابلہ میں خود اپنا مذہب جو بیان کرتے ہیں وہ بھی خاص طور پر قابل غور ہے عیسائیوں کے رسالہ "اخوت" میں ایک مضمون حال ہی میں چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:-

"تجسم مسیحی مذہب کی ایک امتیازی اور خصوصی تعلیم ہے۔ اس میں شک نہیں کہ انسان نے مختلف زمانوں میں خدا کو مجازی رنگ میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور یہ کوشش انسان کی اس جبلت کے مطابق ہے جو اس بات کی مشتاق ہے کہ اپنے خالق کو جو سراسر نادیدنی اور غیر مرئی ہے۔ اپنی جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکے اور اپنے ہاتھوں سے چھو سکے۔ اسی لئے ہندو مذہب میں اوتار کا تصور پایا جاتا ہے۔ اُن کی تعلیم ہے کہ خدا ہر زمانہ میں کسی نہ کسی انسانی شخصیت میں اوتار لیتا ہے۔ اور اُسے اپنا مظہر بناتا ہے۔ مگر یہ تعلیم نہایت ہی غیر متعین اور مبہم سی ہے۔ اور اس سے انسان کے دل کو پوری تسلی اور تسکین نہیں ہوتی۔

مسیحی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور بے باکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی۔ انسانوں کے درمیان خیمہ زن ہوا اور اپنے جملہ الٰہی اوصاف کا کامل مظاہرہ یسوع ناصری میں ہو کر کیا۔ اور "کلام مجسم ہوا۔ اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"۔ اس میں کلام نہیں کہ "خدا باپ کو کسی نے نہیں دیکھا" (یوحنا ۱: ۱۸ و ۱۴) مگر خدا بیٹا ایک تاریخی شخصیت ہے اور خدا باپ کی کامل آئینہ داری کرتا ہے۔ یہ وہی خدا ہے جو پُرانے زمانوں میں ابرہام اور اضحاق اور یعقوب پر ظاہر ہوا۔ جو موسیٰ سے ہمکلام ہوا جس نے دیگر انبیائے کرام کو اپنا مکاشفہ عنایت کیا جو عہد عتیق میں یہوواہ کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ یہ ثالوث مقدس کا اقنوم ثانی ہے۔ اسی کو ہم اس کی تاریخی حیثیت کے اعتبار سے خدائے مجسم کہتے ہیں۔ اسی کو انجیل میں "عمانوایل" یعنی "خدا ہمارے ساتھ" کہا گیا ہے (متی ۱: ۲۳)

یہ تعلیم ہر زمانہ میں انسان کے لئے باعث تسکین اور موجب راحت رہی ہے۔ مگر ہمارے اس زمانہ میں جبکہ انسان ہر قسم کی آفتوں اور پریشانیوں کے تیروں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ اور یہ خیال کر رہا ہے کہ وہ اس بے پناہ کشمکش میں تن تنہا ہے۔ یہ تعلیم نہایت ہی دلکش اور راحت افزا معلوم ہوتی ہے۔ آج عید ولادت پھر گناہ کے روندے ہوئے انسان کے لئے پیام حیات رکھتی ہے۔ آج پھر وہی آواز جو دو ہزار سال ہوئے یہودیہ کے علاقہ کے چرواہوں نے سنی تھی، فضائے عالم میں گونج رہی ہے۔ "دیکھو میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں.... کہ آج داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک منجی پیدا ہوا ہے۔ یعنی مسیح خداوند" (لوقا ۲: ۱۰ و ۱۱) (اخوت لاہور دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۱۳)

اہلحدیث ساری گفتگو کا مدار یہی ایک فقرہ ہے کہ

"خدا نے انسانی شکل اختیار کی جس کا نام مسیح ہے"

اس عقیدہ سے پر بنا کرکے یہ کہنا بالکل صحیح ہوگا کہ یسوع مسیح ایک کھاتا پیتا چلتا پھرتا خدا تھا۔

بہت اچھا! پہلی بات قابل غور یہ ہے کہ جس صورت میں مسیح چلتا پھرتا خدا ہے تو باقی ساری دنیا سے خدا کا وجود منفی ہوگیا یا موجود رہا۔ اگر منفی ہوگا تو بے خدا دنیا قائم کیسے رہ سکتی ہے۔ اگر موجود ہوگا تو پھر باقی دنیا میں اور مسیح میں کیا امتیاز رہا؟

دوسری بات قابل غور یہ ہے کہ اس مجسم خدا نے تکلیف کے وقت ان لفظوں میں دعا کیوں کی تھی کہ

اے میرے باپ (خدا) اگر ہو سکے تو یہ پیالہ (موت) مجھ سے ٹل جائے ۔۔۔ اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو (متی باب ۲۶، ۳۹ و ۴۲)

اہلحدیث جب مسیح نے یہ دعا کی تھی اس وقت خدا اور مدعو الگ الگ دو ہستیاں تھیں یا ایک ہی ہستی تھی۔ اگر ایک ہی ہستی تھی تو دعا کس سے کی اور خطاب کس سے کیا؟ اگر دو ہستیاں تھیں تو داعی میں سے وصف الوہیت نکل چکا تھا یا موجود تھا؟ اگر موجود تھا تو دعا کیسی؟ کیونکہ دعا مانگنا عاجز اور محتاج کا کام ہے۔ غالباً اس تکلیف کے وقت وصف الوہیت مسیح سے جدا ہوگیا تھا۔ اسی لئے بقول انجیل متی آخری وقت میں یسوع مسیح نے بڑے شور سے چلا کر جان دی سچ ہے ؎

سیاہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا ہوتا ہے انساں سے

قرآن مجید ایسے خیالات کی تردید کرتا ہوا فرماتا ہے:-

قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰہُ وَلَدًا سُبْحَانَہٗ بَلْ لَّہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کُلٌّ لَّہٗ قَانِتُوْنَ[1] (پ۱۔ ع۱۴)

[1] نصاریٰ کہتے ہیں کہ خدا نے (مسیح کو اپنا) بیٹا بنا لیا ہے (ایسا ہرگز نہیں کیونکہ) خدا کی ذات اس سے پاک ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ سب مخلوق اس کی فرمانبردار ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے مسیحی مذہب کا بنیادی عقیدہ جس کی اشاعت پر کروڑہا روپیہ خرچ کیا جاتا ہے۔

خدا کے سچے رسول علیہ السلام کا فرمان ذیل جس کو حالی مرحوم نے منظوم کیا ہے۔ کیسا صحیح ہے ؎

نصاریٰ نے جس طرح کھایا ہے دھوکا
کہ سمجھے ہیں عیسیٰ کو بیٹا خدا کا
مجھے تم سمجھنا نہ زنہار ایسا
مری حد سے رتبہ بڑھانا نہ میرا
سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اسی طرح ہوں میں بھی اک اس کا بندہ

یہ ہے انبیائے کرام کی تعلیم اور مسیح علیہ السلام کا ارشاد بھی یہی ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں:-

مَا قُلْتُ لَہُمْ اِلَّا مَا اَمَرْتَنِیْ بِہٖ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ[2] (پ۷۔ ع۶)

جس کا مختصر مضمون یہ ہے ؎

لگاؤ تو لو اپنی اس سے لگاؤ
جھکاؤ تو سر اس کے آگے جھکاؤ

[2] اے خدا میں نے اپنے اتباع کو وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔

قادیانی مشن

قادیان کی زمین حرم شریف ہے

اور

خود قادیان ایک روحانی قلعہ ہے

ایک عربی مثل ہے "ابن الفقیہ نصف الفقیہ" یعنی فقیہ کا بیٹا بھی آدھا فقیہ ہوتا ہے۔ اس مثل کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے باپ کی روش پر برابر چل رہے ہیں بلکہ بعض باتوں میں نصف سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔ مرزا صاحب نے اپنی ایک نظم میں ایک شعر یوں لکھا تھا ؎

زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

خلیفہ قادیان نے اس پر تضمین کرتے ہوئے قادیان کو مکہ شریف کے لئے ایک حفاظتی قلعہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"خدا نے بیت اللہ سے دور ایک روحانی قلعہ قادیان میں تیار کر دیا تا دشمن وہیں حملہ کرتا رہے اور بیت اللہ نہ پہنچ سکے۔ اور چونکہ یہ قلعہ بھی دین کی اسی طرح حفاظت کر رہا ہے جس طرح ارض حرم نے کی۔ اس لئے خدا کے مسیح نے فرمایا ؎

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کونسی باقی جو کم ہے
زمین قادیاں اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(الفضل قادیان یکم جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۴)

اہلحدیث اس تشبیہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے۔ اس پر خلیفہ صاحب نے غور نہیں کیا۔ شاید اسے "اہلحدیث" کے لئے چھوڑ دیا۔ قادیان اگر حفاظتی قلعہ ہے تو ہمیں قادیان کا تبلیغی کام ختم معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس قلعہ میں ہندو، سناتن، آریہ اور عیسائی وغیرہ تو پہلے ہی سے داخل تھے ان کے بعد مجلس احرار نے اس کی دیواریں توڑ کر اس میں اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔ جس سے اس قلعہ کو یقیناً بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس کا ادنیٰ

نوٹ اس سال قادیان کے سالانہ جلسہ میں نظر آتا ہے مشرکاء جلسہ میں سے ہزارہا اشخاص نے مولوی عنایت اللہ احراری کے پیچھے جمعہ پڑھا۔ دوسری طرف لاہوری جماعت نے قادیان میں اپنا جلسہ کیا جنہیں خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت کے خلاف دھواں دھار تقریریں کیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی قلعہ دشمنوں کے ہاتھ سے شکست ہوگیا ہے یا ہونے والا ہے۔ خدا خیر کرے۔

قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد

کسی نے اونٹ سے کہا تھا کہ بیٹا! تمہاری گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔ اس نے جواب دیا

"یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے"

یہی حال قادیانی پریس کا ہے جو بات کہیں گے اس میں مبالغہ اور رنگ آمیزی سے ضرور کام لیں گے۔ شرکاء جلسہ کی تعداد ہمیشہ بڑھا چڑھا کر بتائی جاتی ہے۔ قادیانی وزراء کے تدبر اور دور اندیشی کے تو ہم بھی قائل ہیں۔ جلسہ سے پہلے مریدوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر ایک احمدی ایک غیر احمدی کو اپنے ہمراہ لائے ظاہر میں تو اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایسے لوگ قادیان میں آکر ہدایت و رشد حاصل کرینگے۔ مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ان غیر از جماعت افراد کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی تعداد زیادہ دکھائی جائے تاکہ مخالفین مرعوب ہو جائیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی دہلوی جیسے دانا شخص بھی اس رعب میں آکر جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد پینتیس[۳۵] ہزار (پچیس ہزار مرد اور دس ہزار عورتیں) بتاتے ہیں۔ (منادی دہلی یکم جنوری ۱۹۴۱ء) حالانکہ خلیفہ صاحب نے پندرہ سولہ ہزار بتائی ہے (الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء)

خواجہ صاحب عموماً قادیانی رعب میں آجاتے ہیں۔ جن دنوں لارڈ ہیڈلے (انگریز نومسلم) دہلی میں آئے تھے تو وہاں کے لوگوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا تھا۔ جس میں مرزائی بھی بکثرت شریک ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں خواجہ صاحب دہلوی نے کھڑے ہو کر بلا تکلف اعلان کیا تھا کہ

لارڈ صاحب خواجہ کمال الدین (احمدی مبلغ) کی کوشش سے مسلمان ہوئے ہیں"

جب آپ بیٹھ گئے تو میں نے کہا کہ لارڈ ہیڈلے کا اپنا بیان ہے کہ میں خواجہ کمال الدین کے لندن میں پہنچنے سے پہلے ہی مسلمان ہوگیا تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب میں کہا کہ میں نے تو ایسا ہی سنا تھا۔

خیر! خواجہ صاحب میرے مخلص دوست ہیں آپ واقعات کی تحقیق نہیں کیا کرتے بلکہ سنی سنائی بات کہنے کے عادی ہیں۔

جلسہ قادیان میں جتنے لوگ شریک ہوئے تھے وہ سارے مرزائی نہ تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی عنایت اللہ احراری نے جمعہ کی نماز الگ پڑھائی جس میں قریباً پانچ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ یہ حضرات وہی تھے جن کو خلیفہ صاحب کے تاکیدی حکم کے ماتحت مرزائی لوگ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کے علاوہ بکثرت مسلمان ایسے بھی تھے جن کو جمعے کی جماعت علیحدہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی۔ اس لئے انہوں نے مرزائیوں کے ساتھ ہی جمعہ پڑھ لیا۔

اس کے علاوہ [illegible] کے ارد گرد کے دیہاتی مسلمان بھی اس جلسہ میں بکثرت شریک ہو جاتے ہیں کیونکہ ان ایام میں کھانا سب کو مفت ملتا ہے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تعداد کا گورکھ دھندا ایک اور طرح سے بھی حل ہو جاتا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دفعہ کسی قادیانی خاتون نے "الفضل" میں ایک مراسلہ شائع کرایا تھا۔ جس میں اس نے قادیانی جلسہ کے شرکاء کے اخلاق فاضلہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا تھا کہ:-

جس کمرے میں چار آدمی ہوتے ہیں وہ اپنی تعداد سولہ لکھواتے ہیں تاکہ کھانا خصوصاً سالن زیادہ مل سکے۔"

مگر ٹکٹ تقسیم کرنے والے ٹکڑوں کے حساب سے آدمیوں کا شمار کرتے ہیں۔ یہ ہے اصل حقیقت

اس کے علاوہ خواجہ صاحب نے شرکاء جلسہ کی یک دلی و یک جہتی کی تعریف بھی کی ہے۔ شاید ان کو معلوم نہیں ہوگا کہ اسی قادیان میں لاہوری مرزائیوں نے اپنا جلسہ الگ کیا۔ جس میں قادیانی خلافت پر ان لوگوں نے بڑا سخت حملہ کیا۔

مزید براں یہ شرکاء جلسہ وہی لوگ ہیں جن کی بابت خلیفہ قادیان کا اپنا بیان یوں شائع ہوا تھا کہ

"ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں ہے" (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

پس جو لوگ صداقت اور دیانت سے خالی ہوں ان میں یک دلی و یک جہتی کیسے ہو سکتی ہے۔ سچ ہے ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ کئی دفعہ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت ۹؍

تعلیمات مرزا مع جواب الجواب۔ قادیانی مذہب کی تردید کے لئے ایک مختصر مگر جامع رسالہ تعلیمات مرزا شائع ہوا تھا۔ جسکو ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا اڈیشن ختم ہو گیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا جس کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہو گئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ہر میدان میں مرزائیوں پر غلبہ پا سکتا ہے۔ قابل دید۔ قیمت ۱۶؍

نوٹ:- محصول ڈاک دونوں کتب کا بذمہ خریدار ہوگا
منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ماہ محرم میں مسلمانوں کا طرز عمل

(از مولوی عبد القدوس صاحب سعیدی شکرادہ ضلع گوڑگانوہ)

برادران اسلام! وہ دین جس نے باطل پرستی کی ظلمت کو حق پرستی کے نور سے بدلا اور جس نے معبودان باطلہ کا سر نیچا کر کے خدائے قدوس کی توحید کا جھنڈا بلند کیا اور جس دین نے انسان کو مخلوق پرستی سے ہٹا کر خالق پرستی پر جمایا آہ آج اس دین کے نام لیواؤں نے اس کی نتھری اور خالص توحید سے نظریں پھیر لیں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ آج اسلام کو ان مسلم نما مشرکوں سے جو اپنے آپ کو زمرۂ اسلام میں شمار کرتے ہیں بیحد نقصان پہنچ رہا ہے۔

فضائل ماہ محرم الحرام | یہ مہینہ بھی ان مہینوں میں سے ہے جو کہ حرمت والے ہیں۔ جن میں گناہوں سے بچنے کی بہت ہی تاکید آئی ہے۔ اور ماہ محرم کی حرمت امام حسین رض کی شہادت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس مہینہ کی حرمت ایک پرانی چیز ہے جیسے کہ ادلہ شریعہ سے ثابت ہے اور جس کے تمام بزرگان دین قائل ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رض سے مروی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ رمضان شریف کے روزوں کے بعد کس دن کا روزہ افضل ہے۔ فرمایا کہ حرمت والے مہینہ محرم کا روزہ تمام نفلی روزوں سے افضل ہے۔ حدیث بخاری و مسلم میں آیا ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو یہودیوں کو محرم کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھے ہوئے دیکھا دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ اس دن میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو جابر فرعون کے عذاب سے نجات دی تھی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس آزادی کے شکریہ میں روزہ رکھا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دن کا روزہ رکھا اور مسلمانوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے یہ فرمایا۔ ہم بہت حقدار ہیں موسیٰ علیہ السلام کی آزادی کا شکریہ ادا کرنے میں۔ حدیث ابو قتادہ میں آیا ہے سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ عاشورہ کے دن روزہ رکھنے سے کس قدر ثواب ملتا ہے تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک سال گذشتہ کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ نیز حدیث میں آیا ہے کہ اس مہینہ میں ایک روزہ کے بدلے تیس روزوں کا ثواب ملتا ہے (طبرانی) اور جو شخص اس مہینہ کی دسویں تاریخ کا روزہ رکھنا چاہے اس کو ضروری ہے کہ وہ دسویں کے ساتھ یا تو نویں تاریخ کا یا گیارھویں کا روزہ ضرور بالضرور رکھے (مسلم بیہقی)

برادران اسلام! آپ کو معلوم ہوا کہ اس مہینہ میں اور خاص کر یوم عاشورے کے روزہ رکھنے کی کس قدر فضیلت آئی ہے۔ لیکن مذہب سے ناواقف مسلمان اس نیک عمل کو ترک کر کے اس میں وہ وہ ناز یبا کام کرتے ہیں جن سے اسلام پر بہت بڑا دھبہ آتا ہے اور اسلام اغیار کی نظروں میں بدنما نظر آتا ہے۔

شہادت امام حسین رض | برادران اسلام! میں آج آپکو شہید کربلا کی زندگی کے مختصر سوانح سنانا چاہتا ہوں حضرت امام حسین رض کی پیدائش ماہ شعبان کی پانچویں تاریخ ۴ھ کو مدینہ منورہ میں ہوئی امام حسین رض حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے ہیں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے بہت ہی محبت کیا کرتے تھے چنانچہ حدیث ابوہریرہ میں مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دریافت کیا کہ حسین کہاں ہیں۔ امام حسین تھوڑی دیر بعد آتے ہیں اور آپ کی گود مبارک میں گر پڑتے ہیں اور اپنی انگلیاں اپنے نانا کی داڑھی میں ڈالدیتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم امام حسین کے مونہہ کو کھول کر اپنا مونہہ مبارک ان کے مونہہ میں ڈالدیتے ہیں۔ نیز حدیث میں آتا ہے کہ سردار دوجہان حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم حضرت عائشہ رض کے گھر سے نکلتے ہیں اور حضرت فاطمۃ الزہرا رض کے گھر کی طرف جاتے ہیں تو ناگہاں آپ کے کان میں امام حسین رض کے رونے کی آواز آتی ہے تو آپ حضرت فاطمہ رض سے فرماتے ہیں ا لم تعلمی ان بکائہ یوذینی کیا فاطمہ تو نہیں جانتی کہ حسین کا رونا مجھے تکلیف دیتا ہے۔ غرضیکہ آپ امام حسین رض سے بہت ہی محبت کیا کرتے تھے۔

جب ماہ رجب ۶۰ھ میں حضرت معاویہ رض کا انتقال ہوا تو یزید نے تمام ممالک اسلامیہ میں اپنی حکومت کا اعلان کیا اور سب سے بیعت لینی چاہی۔ مگر بہت سے صحابہ کرام نے اس سے بیعت نہیں کی۔ ان صحابہ کرام میں سے حضرت امام حسین رض بھی تھے۔ جب یہ خبر کوفیوں کو پہنچتی ہے کہ امام حسین نے یزید کو خلیفہ تسلیم نہیں کیا تو کوفے والوں نے حضرت امام حسین کے پاس بے شمار خطوط بھیجے کہ آپ ضرور بالضرور تشریف لائیں۔ آپ نے اپنے چچا زاد بھائی مسلم بن عقیل کو کوفے بھیجا۔ جب امام مسلم کوفے پہنچتے ہیں تو کوفے کے اسی ہزار آدمی ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیتے ہیں تو مسلم امام حسین رض کی خدمت میں خبر بھیجتے ہیں کہ آپ تشریف لے آئیے یہاں پر کسی قسم کا خطرہ نہیں، سب کوفے والے آپ کو چاہتے ہیں سب آپ کے حامی ہیں۔ جب یہ خبر امام حسین رض کو پہنچتی ہے تو آپ اسی وقت کوفے کا قصد کر لیتے ہیں اور آپ کوفہ جانے کی تیاری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ غرضیکہ آپ مکہ سے ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو کوفے کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں۔ ابھی آپ راستے میں ہی تھے کہ مسلم بن عقیل کی شہادت کی خبر ملتی ہے ساتھیوں سے مشورہ فرماتے ہیں بعض دوست مشورہ دیتے ہیں کہ ہمارا واپس لوٹ جانا ہی بہتر ہے کیونکہ ہمارا کوفہ میں کوئی مددگار نہیں۔ مگر مسلم کے بھائی کہتے ہیں کہ جب تک ہم مسلم کا بدلہ نہ لے لیں گے یا ان کی طرح جام شہادت نہ پی لیں گے واپس ہرگز ہرگز نہ لوٹیں گے غرضیکہ امام حسین رض بھی ان کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں جب آپ کربلا کے قریب پہنچتے ہیں تو آپ سے عمرو بن سعد یزید کی طرف سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو چاروں طرف سے گھیر لیتا ہے۔ جہاں آپ اور آپ کے ساتھی

شہادت حسین - امام حسین رض کی شہادت کے وجوہ اور اسباب و دیگر حالات مفصل

جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

تعزیہ داری تعزیہ کے معنی غمخواری اور تسلی دینے کے ہیں مگر آج تعزیہ اس ڈھانچے کو کہا جاتا ہے جو ہر سال کاغذ اور کھپچیوں ابرک، بانس وغیرہ کا خود اپنے ہاتھوں سے تیار کرتے ہیں اور پھر محرم کی دسویں تاریخ کو بہت ہی اہتمام سے اسے نکالتے ہیں اور اس ڈھانچے کے اردگرد ہزاروں مرد عورتوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ بلکہ عورتیں بغیر پردہ کئے ہوئے مردوں کے دوش بدوش پھرتی ہیں اور مرد غیر عورتوں کی طرف بری نظر سے دیکھتے رہتے ہیں اور عورتیں مردوں کی طرف تاکتی رہتی ہیں۔ اور پھر اس ڈھانچے کے سامنے بہت سے مرد عورتیں سر جھکاتے، ناک رگڑتے نظر آتے ہیں۔ کوئی اس سے اولاد مانگتا ہے تو کوئی روزی کی درخواست کرتا ہے اور کوئی اس کو مشکل کشا اور حاجت روا سمجھتا ہے اور کوئی اس پر چڑھاوے چڑھاتا ہے۔ یہ بعینہٖ وہی شرک ہے جو مشرکین مکہ کرتے تھے۔ لیکن تم میں مسلمانو! اور مشرکین مکہ میں صرف اتنا ہی فرق ہے جس چیز کو مشرکین مکہ پوجتے تھے اس کا نام وہ بت رکھا کرتے تھے اور تم لوگ جو اپنے کو دائرہ اسلام میں شمار کرتے ہو جس چیز کو تم پوجتے ہو اس کا نام مزار یا مشہد رکھتے ہو۔ اور یہ بات ظاہر ہے کہ نام کے بدلنے سے کسی چیز کی حقیقت نہیں بدلتی۔ غرضیکہ اس مبارک مہینہ میں نام کے مسلمان کام کے مشرک ایسا سوء کام اور افعال شنیعہ کے مرتکب ہوتے ہیں جن کا اسلام اور انسانیت سے کوسوں کا بھی لگاؤ نہیں۔ مسلمان بھائیو! اس تعزیہ داری کا ثبوت نہ تو قرآن پاک میں ملتا ہے اور نہ حدیث رسول میں اور نہ کسی صحابہ اور تابعی نے حکم دیا اور نہ چاروں اماموں نے اس کے متعلق اجازت دی۔ بلکہ یہ تو ان تمام بزرگوں کے بہت زمانے بعد کی ایک ایجاد کی ہوئی رسم ہے۔ جس کا موجد کوئی شیعہ بادشاہ تھا۔

مسلمان اس تعزیہ داری کی رسم کو یہاں تک ترقی دیتے ہیں کہ جو باتیں ہندو دسہرے کے موقع پر کرتے ہیں۔ ہو بہو یہ نام کے مسلمان بھی کرتے ہیں۔

بھائیو! یہ بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ تعزیہ حضرت سیدنا امام حسینؓ ہی کی شہادت کی یاد میں بنایا جاتا ہے۔ حالانکہ تاریخ اسلام میں آپ کو ایسے بیسیوں واقعات ملیں گے۔ بلکہ بعض واقعات تو کرب وبلا سے بھی بڑھ کر ہوئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کی یاد ہر سال تازہ کی جاتی ہے۔ حالانکہ اس سے زیادہ اہم و جگر خراش واقعات کو بالکل فراموش کر دیا جاتا ہے۔ کیا آپ نے حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا واقعہ نہیں سنا کہ ابولولو نے کس بے رحمانہ طریقہ سے عین نماز کی حالت میں برچھا مار کر آپ کو ہمیشہ ہمیش آرام کی نیند سلا دیا۔ نیز حضرت عثمان غنیؓ کی شہادت کا واقعہ کیسی بے بسی کے عالم میں ہوا کہ جس کے یاد کرنے سے کلیجہ مونہہ کو آتا ہے۔ اور اسی طرح حضرت امیر حمزہ کی شہادت کا واقعہ بھی بھلا دینے کے قابل نہیں جن کو دشمنان دین نے اس بے رحمی کے ساتھ شہید کیا کہ ان کے ہاتھ پیر ناک کان کاٹ دیئے گئے، ان کے کلیجے کے کباب بنائے گئے اور ان کو دانتوں سے چبایا گیا۔ اور شیر خدا حضرت علیؓ کی شہادت کا واقعہ بھی کیا کچھ کم درد انگیز ہے کہ ایک دن آپ صبح کی نماز پڑھنے کی غرض سے مسجد کو جا رہے تھے کہ اچانک آپ پر ابن ملجم حملہ کرتا ہے اور آپ کو اس زور سے تلوار مارتا ہے کہ آپ کا چہرہ کنپٹی تک کٹ جاتا ہے اور تلوار دماغ پر جا کر ٹھہرتی ہے۔ غرضیکہ آپ اس کے دو روز بعد جام شہادت نوش فرماتے ہیں۔

امام حسینؓ کی شہادت کا نتیجہ شہادت امام حسینؓ کا ایک بہت بڑا واقعہ اور سبق آموز تھا۔ لیکن مسلمان اسکو اپنی غفلت سے کھیل کود میں کھو دیتے ہیں۔ حالانکہ امام حسینؓ نے اپنی جان مال اولاد وغیرہ کو اللہ کے راستے میں قربان کر دیا مگر حق و صداقت کو نہیں چھوڑا اور باطل کے آگے ہرگز نہیں جھکے۔ غرضیکہ آپ کو ہر قسم کی تکلیف برداشت کرنی پڑی مگر یزید کی اطاعت نہیں کی۔ اور اس واقعہ سے یہ سبق نکلتا ہے کہ جب امام اور امام زادے اپنی تکلیف کو دور نہیں کر سکے تو وہ دوسروں کی تکلیف کو کیونکر دور کر سکتے ہیں۔ اس لئے مسلمانو تم کو لازم ہے کہ تم تعزیہ پرستی اور تعزیہ سازی اور تعزیہ سے منتیں مانگنی چھوڑ دو اور خدا کی توحید پر پختہ ہو جاؤ

وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے
جسے تم مانگتے ہو اولیاء سے

امام حسینؓ کی مصنوعی قبر اور اسی ڈھانچے میں امام حسینؓ کی مصنوعی قبر بھی بنائی جاتی ہے۔ حالانکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے اصلی مزار مبارک کے متعلق اللہ رب العزت سے دعا فرمایا کرتے تھے:-

اللھم لا تجعل قبری وثنا یعبد (مشکوٰۃ)

اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنائیو کہ اس کی عبادت کی جائے۔

جس طرح بت پرست بتوں وغیرہ کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کو حاجتوں کا پورا کرنے والا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں اسی طرح مسلمان میری قبر کے ساتھ نہ کرنے لگیں۔ مولانا حالی مرحوم نے اس حدیث کا ترجمہ اپنے لفظوں میں اس طرح پر کیا ہے

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بیچارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

دوسری حدیث میں آیا ہے:-

لا تجعلوا قبری عیدا (مشکوٰۃ)

یعنی میری قبر پر ہر سال مجمع نہ کیا کرنا

یعنی ایک دن مقرر کر کے اچھے اچھے کپڑے پہن کر بن ٹھن کر عید کی طرح میری قبر پر جمع نہ ہوا کرنا۔

معزز ناظرین! یہ حکم تو آنحضرت کا اصلی قبروں کے متعلق تھا پھر فرضی قبریں یعنی تعزیہ وغیرہ تو اس حکم میں بطور اولیٰ ہیں لہٰذا ان کے لئے ہر سال ایک دن مقرر کر کے اجتماع کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

امام حسینؓ کی روح کو تعزیہ میں حاضر ناظر سمجھنا نادان یہ عقیدہ بھی رکھتے ہیں کہ سیدنا و امامنا حضرت

حسین رضہ کی روح پاک اس مصنوعی قبر میں حاضر ہوجاتی ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ سراسر لغو اور غلط ہے۔ شریعت مطہرہ میں اس کا کچھ ثبوت نہیں۔ نہ بزرگان سلف سے کوئی اس کا قائل ہے بلکہ یہ عقیدہ عقل کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ ایک وقت لاکھوں کروڑوں تعزیوں میں آسکے۔ بلکہ حدیث شریف میں تو صاف موجود ہے کہ مرنے کے بعد کسی شخص کی روح واپس نہیں آسکتی پھر اگر وہ روح نیک ہے تو ہمیشہ ہمیش اعلیٰ علیین میں رہتی ہے اور اگر بد ہے تو سجین میں داخل کردی جاتی ہے۔ جہاں سے وہ ہرگز ہرگز چھٹکارا نہیں پاسکتی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سیدنا امام حسینؓ کی روح ہرگز ہرگز اس بانس اور کھپچیوں کے ڈھانچے میں نہیں آسکتی۔ بلکہ فقہ حنفیہ میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ جو شخص بزرگوں کی روح کو حاضر مانے وہ کافر ہوجاتا ہے۔

امام حسینؓ کی نذر و نیاز اور سبیلیں لگانا ماہ محرم الحرام میں ناواقف و ناعاقبت اندیش مسلمان یہ حرکت بھی کرتے ہیں کہ امام حسین رضہ کے نام نذریں اور منتیں چڑھاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی نذر و منت ماننی قطعی حرام ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے :-

لا نذر الا فیما یبتغی بہ وجہ اللہ

نہیں نذر مگر اس چیز میں کہ تلاش کی جاوے ساتھ اس کے رضامندی اللہ کی۔

اور نیز ان کے نام کی بازاروں اور گلی کوچوں میں بہت ہی زور شور سے سبیلیں لگاتے ہیں یہ بھی بالکل ناجائز ہے کیونکہ اللہ کے مال کو غیر اللہ کے نام پر صدقہ و خیرات کرنا صریح شرک ہے۔ چنانچہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَمَا أُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ

جو چیز اللہ کے نام کے سوا غیر کے نام پر پکاری جائے وہ حرام ہے۔

اور نیز محرم کی دسویں تاریخ کو امام حسین رضہ کے نام کا سات قسم کے اناج کا کھچڑا پکاتے ہیں۔

یوم عاشورے کے دن تاشے اور نقارے بجانا باجا بجانا مطلق حرام ہے چہ جائیکہ ماہ محرم الحرام میں۔ بھائیو! اس سے بالکل اجتناب کرنا چاہئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس جگہ باجا بجایا جائے وہاں پر شیطان کا تسلط ہوجاتا ہے اور اس سے رحمت کے فرشتے دور ہوجاتے ہیں۔ چنانچہ مروی ہے :-

مع کل جرس شیطان

ہر بجنے والی چیز کے ساتھ شیطان ہے۔

دوسری حدیث میں اس طرح پر آیا ہے۔ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں باجے گاجے کے مٹانے کی غرض سے بھیجا گیا ہوں۔ نیز حدیث میں ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم نے باجے کی آواز سنی تو اپنی انگلیاں کانوں میں ڈال لیں۔ اور ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ گانا بجانا لوگوں کے دلوں میں نفاق اور شقاق اس طرح اگادیتا ہے جیسے پانی کھیتی کو۔

ماہ محرم میں مرثیہ خوانی اور ماتم و نوحہ کا دور دورہ یہ تمام امور بھی حرام ہیں ان سے ہر مسلمان کو اجتناب کرنا چاہئے۔ چنانچہ ابن ماجہ میں ہے :-

نہی رسول اللہ عن المراثی

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرثیہ خوانی سے منع فرمایا۔

اور نیز مبالغہ آمیز اشعار کہنے کی سخت وعید آئی ہے دوسرے اس مرثیہ خوانی کے پردے میں شیعہ حضرات صحابہ کرام رضہ کو گالیاں دیتے ہیں اور تبرا بازی کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی بہت ہی توہین کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث بخاری میں آیا ہے :-

لا تسبوا اصحابی

میرے صحابیوں کو گالی مت دو

اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام کو گالیاں دینا بالکل حرام ہے۔ بلکہ بعض کے نزدیک تو ایسا شخص کافر اور واجب القتل ہے۔ سنی بھائیو! نہایت ہی افسوس کا مقام ہے کہ تم ایک ایسی رسم کو رواج دے رہے ہو جو تمہارے مذہب کے سراسر خلاف اور شیعوں کی ایجاد کی ہوئی رسم ہے۔ اور نیز نوحہ و ماتم کرنا بھی ناجائز بلکہ جاہلیت کے زمانے کی ایک رسم ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گندھک کے کپڑے پہنا کر دوزخ میں ڈلوا دیگا اور جو شخص نوحہ و مرثیہ خوانی کو سنیگا وہ بھی سخت گنہگار ہوگا۔

تعزیہ سازی میں فضول خرچی تعزیہ کا بنانا مذہبی نقطۂ نظر سے ممنوع اور حرام ہے چونکہ اس کی بدولت بہت سے شرکیہ و بدعیہ افعال اور فسق و فجور کا ارتکاب ہوتا ہے اور نیز اسراف بے جا اور فضول خرچی کی جاتی ہے۔ جس سے نہ کوئی دین کا فائدہ ہے اور نہ دنیا کا اور یہ فضول خرچی شرعًا حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین

یعنی فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔ دوسری جگہ ارشاد ہے ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین۔ فضول خرچی مت کرو اللہ پاک فضول خرچی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

نیز حدیث میں آیا ہے :- نہی رسول اللہ عن اضاعت المال یعنی سردار دوجہاں نے مال کے ضائع کرنے سے منع فرمایا۔ مسلمان بھائیو! اس سے بڑھ کر اسراف کیا ہوگا کہ تم رب العزت کے دیئے ہوئے مال و اسباب جانچ میں یہ یاد کرتے ہو جسکو تم چند دنوں کے بعد خود توڑ مروڑ کر ایک ویران جگہ میں پھینک دیتے ہو اور پھر اس میں حضرت امام حسینؓ کی نہایت درجہ کی توہین ہے اور کسی بزرگ ہستی کی توہین کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ نیز اقتصادی اور معاشرتی نقطۂ نظر سے بھی تعزیہ کا بنانا ناجائز ہے۔ چونکہ مسلمان اپنی جہالت کی بدولت اس تعزیہ پر ہندوستان میں اپنا ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپیہ غارت کردیتے ہیں جس سے ان کی معاشرت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے۔ مسلمانوں کی اقتصادی حالت بہت خراب ہے اس کا تقاضا یہ ہے کہ مسلمان اس قسم کی فضول رسمی کو فورًا بند کردیں اور ایک پیسہ بھی ان رسموں پر خرچ نہ کریں یہی وہ رسمیں ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو برباد کردیا اور ان کی زندگی کو ان پر تنگ کردیا۔ آج مسلمان صرف انہیں رسموں کی وجہ سے ہر مصیبت میں مبتلا ہے جس پر یہ مقولہ صادق آتا ہے :-

ہر بلا کہ از آسمان آید خانۂ مسلمے تلاشد

الغرض کوئی بھی ایسی تکلیف نہیں کہ جو مسلمان نہ

قرآن غیر مخلوق ہے

(از مولوی عبدالصمد صاحب مبارکپوری ضلع اعظم گڈھ)

گذشتہ پرچہ میں اس مضمون کی پہلی قسط مع تمہیدی نوٹ درج ہو چکی ہے۔ آج سے آگے مضمون ملاحظہ فرمائیں مضمون میں ربط پیدا کرنے کے لئے اس کا پہلا حصہ بھی مکرر پڑھ لیں۔ (مصنف)

چونکہ علماء سلف نے ان لوگوں کے مذاہب کی حقیقت کو سمجھ لیا تھا کہ اس سے رسالت کا معطل و بیکار اور لغو و فضول ہونا لازم آتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت کو باطل کر رہا ہے کہ رسول تو اس غرض سے مبعوث ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام امت کو پہنچائیں (اور ان کے نزدیک اللہ کے کلام کا کوئی وجود ہی نہیں) اور ظاہر ہے کہ جو ذات نہ کلام کرے نہ اس کے ساتھ علم ہو نہ اس میں حیات ہو وہ مثل مُردہ کے ہے جس کے اندر صفات نہ ہوں وہ محض عدم اور لاشے ہے اس لئے کہ جس شے کے اندر کوئی صفت نہ ہو وہ ذات ہی نہیں ہے۔ ایسی ذات تو ذہن میں فرض کی جا سکتی ہے جو خارج میں کچھ بھی نہیں ہوتی۔ جیسے وجود مطلق غیر معین کا فرض کرنا جس میں کسی قسم کی کوئی تخصیص نہ ہو۔ پس ان لوگوں کا کلام فلاسفہ دہریہ کے قول سے مشابہ ہوا۔ جو کہتے ہیں کہ رب کا وجود وجود مطلق ہے بشرط اطلاق اس کے لئے کوئی صفت نہیں ہے۔ اور یہ خوب معلوم ہے کہ مطلق بشرط اطلاق صرف ذہن میں ہوتا ہے خارج میں اس کا کوئی وجود نہیں ہوتا۔

اس کے علاوہ اور وجہیں بھی بیان کی ہیں جن کو ہم بخوف طوالت نظر انداز کرتے ہیں۔ امام حرب بن اسمٰعیل کرمانی کہتے ہیں کہ میں نے اسحٰق بن راہویہ کو فرماتے ہوئے سنا وہ فرماتے تھے اہل علم میں اس امر کے اندر کسی کا اختلاف نہیں ہے کہ قرآن اللہ کا کلام ہے مخلوق نہیں ہے اور یہ ندو تکارین[ف] سے کوئی شے کس طرح مخلوق ہو سکتی ہے اگر یہ قول درست ہو تو لازم آئے گا کہ اللہ کا علم اور اس کی قدرت اور مشیت سب اس سے مخلوق ہوں

پس اگر واقعی وہ (جہمیہ وغیرہ) اس بات کے قائل ہوں تو لازم آئیگا کہ ایک وقت اللہ تعالیٰ تو موجود تھا لیکن اس کا علم، قدرت اور مشیت کچھ نہ تھا اور یہ نرا کفر ہے اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے متکلم ہے عالم ہے اس کے لئے ہمیشہ سے اور قدرت ہے قرآن اللہ کا کلام ہے جو مخلوق نہیں ہے اور جو شخص اس کو مخلوق سمجھے وہ کافر ہے اور امام وکیع بن جراح نے کہا ہے کہ جو شخص عقیدہ رکھے کہ قرآن مخلوق ہے وہ کافر ہے۔ کیونکہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعض شے اللہ میں[ف] سے مخلوق ہے حالانکہ اللہ میں سے کوئی شے مخلوق نہیں ہو سکتی ورنہ اللہ تعالیٰ میں نقص لازم آئیگا (اور وہ اس سے منزہ و مبرا ہے)

اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ اللہ کا کلام اللہ کی ذات میں سے جدا نہیں[ف] ہوا بلکہ اس کی ذات کے ساتھ قائم ہے۔ اور سلف رضی اللہ عنہم کے اس قول "اَلْقُرْآنُ کَلَامُ اللّٰہِ مِنْہُ بَدَءَ وَ مِنْہُ خَرَجَ وَ اِلَیْہِ یَعُوْدُ" کا یہی مطلب ہے۔ اور حدیث میں بھی یہی آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِنَّکُمْ لَنْ تَرْجِعُوْا اِلَی اللّٰہِ بِشَیْءٍ اَفْضَلَ مِمَّا خَرَجَ مِنْہُ یعنی القرآن" یعنی تم لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی شے اس سے افضل لیکر نہیں لوٹ سکتے جو کہ اس سے نکلی یعنی قرآن سے۔

اور سلف و ائمہ کے اس قول کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کلام اللہ کی ذات میں سے جدا ہوا ہے اور غیر میں حلول کیا ہے کیونکہ مخلوق کا کلام جبکہ وہ بولتا ہے تو اس کی ذات سے علیحدہ اور جدا نہیں ہوتا۔ اور نہ غیر میں حلول کرتا ہے تو اللہ سبحانہ کا کلام کس طرح نکل کر حلول کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:- کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا (پ ۱۵ س کہف)

اس میں اللہ نے خبر دی ہے کہ کلمہ ان لوگوں کے مونہوں سے نکلتا ہے اور اس نکلنے کے باوجود اس کی ذات سے جدا نہیں ہوا۔ اور یہ بات بھی ہے کہ کوئی صفت اپنے موصوف سے مُفارق یعنی جدا نہیں ہوتی نہ خالق کی صفت جدا ہوتی اور حلول کرتی ہے اور نہ مخلوق کی صفت لوگوں نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام سنا اور پھر آپ کی طرف سے پہنچایا تو جو کلام لوگوں نے پہنچایا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کلام ہو گا پہنچانے والوں کا نہ ہوگا۔ حالانکہ ان لوگوں نے اپنی حرکات اپنی آواز اور اپنی گویائی و تلفظ سے پہنچایا ہے۔ پس قرآن کریم اس بات کا زیادہ تر مستحق ہے کہ وہ کلام الٰہی رہے نہ کلام مخلوق، کہ وہ کلام کلام خداوند تعالیٰ کا ہے اور آواز پڑھنے والے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ اسْتَجَارَکَ فَاَجِرْہُ حَتّٰی یَسْمَعَ کَلَامَ اللّٰہِ (پ۱۰ س توبہ)

اگر مشرکوں میں سے کوئی تجھ سے پناہ و امن طلب کرے تو اس کو امن دو یہاں تک کہ وہ کلام اللہ کو سُنے۔"

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:-

زینوا القرآن باصواتکم

قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت و آراستگی دو"

لیکن سلف و ائمہ کا مقصود اس سے جہمیہ کا رد کرنا ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے کلام کو اپنے غیر میں خلق فرمایا ہے پس اس کا معنی یہ ہوا کہ کلام اس محل سے ظاہر اور خارج ہوا جس میں کہ اس کو پیدا کیا ہے اللہ کی طرف سے نہیں ہے اللہ کا حضرت موسیٰ کے ساتھ کلام اس درخت سے خارج ہوا۔ پس سلف و ائمہ نے بیان فرمایا کہ قرآن اللہ کی ذات سے ظاہر خارج ہوا اور اپنے قول "ولکن حق القول منی" میں اللہ نے خبر دی ہے کہ کلام اسی سے ہے اس کے غیر سے نہیں ہے۔ اور من ابتدا غایت کے لئے ہے جب اس کا مجرور عین یعنی ذات قائم بنفسہ ہو تو اللہ کی صفت نہیں ہوگی۔ جیسے وسخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض جمیعا منہ (پ ۲۵ س جاثیہ)

ف یہ لفظ بھی قابل غور ہے۔ کیونکہ یہ آیت لَدَیْنَا حکیم کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

اللہ نے تمہارے لئے آسمانوں اور زمین کی تمام چیزوں کو مسخر کر دیا سب اسی کی طرف سے ہے۔"

اور اللہ تعالیٰ کا قول حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق (وَرُوْحٌ مِّنْهُ) (پ۶۔ ع۲) یعنی عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے ایک روح ہیں" اور وما بکم من نعمة فمن الله (پ۱۴۔ س نحل) اور جو نعمت بھی تمہارے پاس ہے وہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔ اور جبکہ من کا مجرور کوئی صفت ہو اور اس کا کوئی محل مذکور نہ ہو وہ اللہ کی صفت ہوگی جیسے اللہ کا قول ولکن حق القول منی۔ اور اسی وجہ سے اللہ نے قرآن میں کئی جگہ خبر دی ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے اترا ہے اور جبریل نے اتارا ہے اس کی طرف سے۔ انہیں اہل بدعت کے رد کے واسطے۔ چنانچہ فرمایا۔

افغیر اللہ ابتغی حکماً وھو الذی انزل الیکم الکتاب مفصلاً والذین آتیناھم الکتاب یعلمون انہ منزل من ربک بالحق (پ۸۔ س انعام)

کیا اللہ کے غیر کو حاکم بناؤں حالانکہ اس (اللہ) نے تمہاری طرف مفصل کتاب کو نازل فرمایا اور جن کو ہم نے کتاب دی ہے وہ جانتے ہیں کہ وہ کتاب (قرآن) تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل ہوئی ہے؛

اور اللہ نے فرمایا:۔

قُلْ نَزَّلَهٗ روح القدس من ربك بالحق (پ۱۴۔ س نحل) کہہ دے اس قرآن کو روح القدس (جبرئیل) نے حق کے ساتھ اتارا ہے:

اور فرمایا:۔

نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ (پ۱۹۔ س شعراء) روح الامین (جبرئیل) نے اس قرآن کو تیرے قلب پر نازل کیا۔

اور فرمایا:۔

من کان عدوًّا لجبریل فانه نزله علیٰ قلبك باذن الله (پ۱۔ س بقرہ) کہہ دے! جو شخص جبریل کا دشمن ہو (ہوا کرے اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا) پس بے شک اس نے اللہ کے حکم سے اس قرآن کو تیرے دل پر اتارا ہے۔"

پس اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ جبریل نے قرآن کو اللہ کے نزدیک سے اتارا ہے نہ ہوا میں سے اور نہ لوح سے اور نہ کہیں اور سے۔ اسی طرح قرآن کی تمام آیتیں ہیں۔ جیسا کہ فرمایا:۔

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ (پ۲۴۔ س مومن) کتاب کا اتارنا اللہ غالب بڑے علم والے کی طرف سے ہے۔"

اور فرمایا۔ حٰمٓ تنزیل من الرحمٰن الرحیم (پ۲۴۔ س سجدہ) رحمٰن رحیم کی طرف سے اتارا ہوا ہے۔

اور فرمایا:۔ الٓمٓ تنزیل الکتاب لاریب فیہ من رب العالمین (پ۲۱۔ س الم سجدہ) کتاب کا نازل کرنا پروردگار عالم کی جانب سے ہے اس میں کچھ شک نہیں۔

اور فرمایا:۔ یٰٓاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ (پ۶۔ ع۱۴) اے رسول! تیری طرف جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے اترا ہے اسے (امت تک) پہنچا دے۔"

پس اللہ تعالیٰ نے بہت سے مقامات میں بیان فرمایا ہے کہ قرآن اللہ کی طرف سے اتارا گیا ہے تو اب جو شخص کہے کہ قرآن مخلوق کی طرف سے اتارا گیا ہے جیسے ہوا سے یا لوح سے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھتا ہے کتاب اللہ کو جھٹلا رہا ہے مومنوں کی راہ سے الگ دوسری راہ کی پیروی کر رہا ہے۔ تم یہ نہیں دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے جو کچھ نازل فرمایا ہے اس میں اور مخلوقات میں سے جو نازل کیا ہے ان دونوں میں کس طرح فرق بیان فرمایا ہے۔ مثلاً بارش کے متعلق فرمایا انزل من السماء ماء "آسمان سے پانی اتارا" تو مختلف جگہ میں بارش کا ذکر فرما کر یہ بیان کیا ہے کہ اس کو آسمان سے اتارا ہے۔ اور قرآن کے متعلق خبر دی ہے کہ اپنی طرف سے اس کو اتارا ہے۔ اور مطلق تنزیل کو بھی ذکر فرمایا ہے وَاَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ (پ۲۷۔ س حدید) ہم نے لوہے کو اتارا"۔ —— چونکہ لوہا پہاڑ سے نازل ہوتا ہے اس لئے اس کو یہ نہیں فرمایا کہ آسمان سے اتارا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک سے نازل کیا ہے۔ علاوہ بریں اگر بالفرض جبریل نے قرآن کو اللہ سبحانہ سے نہ سنا ہو بلکہ اس کو لکھا لکھایا پایا ہو تو یہ عبارت جبریل کی عبارت ٹھیرے گی اور یہ قرآن جبریل کا کلام ثابت ہوگا کہ جبریل نے اللہ کی طرف سے ترجمہ کیا ہے جس طرح کہ گونگا شخص جس کو بولنے کی قدرت نہ ہو۔ کوئی کلام تحریر کر دے اور کوئی دوسرا آدمی اس کا ترجمہ کر دے۔ اور یہ بات مسلمانوں کے دین وملت کے خلاف ہے۔

اگر کوئی کہے کہ انہ لقول رسول کریم ذی قوة عند ذی العرش مکین (پ۳۰۔ س تکویر) سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن جبریل کا کلام و قول ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری آیت میں فرمایا ہے:۔

انہ لقول رسول کریم وما ھو بقول شاعر قلیلا ما تؤمنون ولا بقول کاھن قلیلا ما تذکرون (پ۲۹۔ س الحاقہ) بلا شک یہ قرآن رسول بزرگ کا کلام ہے یہ کسی شاعر کا قول نہیں ہے تم تھوڑا ایمان لاتے ہو اور نہ یہ کسی کاہن کا کلام ہے بہت تھوڑی نصیحت پکڑتے ہو"

پہلی آیت میں رسول سے مراد جبریل ہیں اور دوسری آیت میں رسول سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پس اگر یہ مراد لیا جائے کہ رسول نے قرآن کی عبارت مرتب کی اور پیدا کیا تو یہ دونوں آیتیں باہم متعارض ہو جائیں گی۔ پہلی آیت سے ثابت ہوگا کہ قرآن کی عبارت کو جبریل نے بنایا اور دوسری آیت سے ثابت ہوگا کہ قرآن کی عبارت کو حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا۔ پس معلوم ہوا کہ یہ نسبت تبلیغ کے سبب سے ہے احداث عبارت کی نہیں ہے۔ اور اسی وجہ سے لَقَوْلُ رَسُوْلٍ فرمایا۔ لَقَوْلُ مَلَكٍ یا لَقَوْلُ نَبِیٍّ نہیں کہا۔ اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قرآن کو امت کے پاس پہنچایا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موسم حج وغیرہ کے مواقع پر اپنے آپ کو لوگوں پر پیش کرکے فرماتے تھے کوئی ہے جو مجھے اپنی قوم میں لے چلے کہ میں اپنے پروردگار کے کلام کو پہنچاؤں کیونکہ قریش نے مجھ کو اپنے رب کے کلام کی تبلیغ سے روک دیا ہے۔"

اگر کوئی کہے کہ ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث (پ ۔س) سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مخلوق ہے تو اس کو جواب دیا جائیگا کہ یہ آیت قرآن کے غیر مخلوق ہونے کی دلیل ہے۔ قرآن کے مخلوق ہونے کی دلیل کسی طرح نہیں بن سکتی۔ اس لئے کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ بعض ذکر محدث ہے اور بعض غیر محدث ہے کیونکہ نکرہ کو موصوف کیا جاتا ہے تو اس کے ساتھ موصوف غیر موصوف سے ممتاز ہو جاتا ہے جیسے کہ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَیْرٌ مِن مُشْرِکٍ اور اس کے مثل اور جب بعض قرآن محدث ہوا تو غیر محدث سے ممتاز ہوا یعنی بعض قرآن محدث نہیں ہوگا۔ پھر یہاں پر یہ بھی واضح ہے کہ محدث کے معنی مخلوق کے نہیں ہیں جیسا کہ جہمیہ کہتے ہیں بلکہ محدث کے معنی ہیں جدید کے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن کو تھوڑا تھوڑا نازل فرماتا تھا تو اس لحاظ سے جو قرآن کہ پہلے نازل ہوا تھا پیچھے اتارے ہوئے کے اعتبار سے قدیم تھا اور پیچھے والا محدث یعنی جدید۔ اور عرب کی زبان میں قدیم ہر اس شے کو کہہ دیا کرتے ہیں جو اپنے غیر سے مقدم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حتی عاد کالعرجون القدیم اور فرمایا ۔ تاللہ انک لفی ضلالک القدیم اور فرمایا واذ لم یھتدوا بہ فسیقولون ھذا افک قدیم (پ۲۶۔س الاحقاف)

اسی طرح اگر کوئی کہے کہ انا جعلناہ قرانا عربیا (پ۲۵۔س زخرف) قرآن کے مخلوق ہونے کی صریح وقوی دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف انا جعلناہ نہیں فرمایا ہے کہ جعلناہ کی تاویل خلقناہ بن سکے بلکہ جعلناہ قرانا عربیا فرمایا ہے۔ جعلنا معنے میں صیرنا کے ہے یعنی ہم (خدا) نے قرآن کو عربی بنایا عربی زبان میں کیا اللہ قادر تھا کہ اس کو عجمی میں نازل کرتا اور وہ اس پر بھی قادر تھا کہ عربی میں نازل کرتا لیکن جب عربی نازل کیا تو اس نے قرآن کو عربی کیا عجمی نہ کیا۔ اس سے قرآن کا مخلوق ہونا ہرگز نہیں ثابت ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ حتی یسمع کلام اللہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مبلغ اور تلاوت کرنے والا جو کچھ پہنچاتا اور تلاوت کرتا ہے وہ اللہ کا کلام ہے اور سننے والا اللہ کا کلام سنتا ہے مبلغ اور تالی (تلاوت کرنے والے) کا نہیں اسیطرح مسلمان لوگ جو قرآن پڑھتے ہیں وہ کلام اللہ ہے۔ اور یہ بالکل کھلی بات ہے کہ جو شخص کسی دوسرے کے کلام کی تبلیغ اور روایت کرے وہ اس کلام کا متکلم حقیقۃً نہیں کہا جاتا۔ مثلاً کوئی شخص نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے قول

انما الاعمال بالنیات وانما لکل امرئ مانوی

کی تبلیغ کرے تو یہ اس مبلغ کا کلام نہیں کہا جائیگا بلکہ سب یہی سمجھیں گے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور آپ کی حدیث ہے۔ اگر مبلغ کہے کہ یہ میرا کلام ہے تو سب اس کو جھوٹا کہیں گے۔ اس لئے کہ سب سمجھتے ہیں کہ کلام اس کا ہوتا ہے جو ابتداءً اس کا کہنے والا اور اس کا مرتب کرنے والا ہو۔ اس کا نہیں ہوتا جو ادا کرے اور اس کی تبلیغ و روایت کرے[ف]۔ اور جب مخلوق کے کلام میں یہ بات مسلم اور محقق و معلوم ہے تو اللہ تعالیٰ کے کلام میں بدرجہ اولیٰ دوسرے کا کلام نہیں ٹھہرانا چاہئے اور نہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا کلام کہنا چاہئے نہ جبریل کا۔ اس لئے کہ ان لوگوں نے اس کلام کو صرف لوگوں تک پہنچا دیا۔ اس کے حروف و الفاظ و معانی کو پیدا نہیں کیا ہے جیسا کہ اس زمانے میں قرآن کے پڑھنے والوں نے اس کے حروف و معانی کو پیدا نہیں کیا ہے۔ لیکن آواز و حرکت مبلغ اور تالی کی ہوتی ہے اور کلام اللہ کا ہوتا ہے اور حدیث اس کے رسول کی ہوتی ہے اللہ کی طرف سے پہنچانے والے کا یا رسول کی طرف سے پہنچانے والے کا نہیں ہوتا۔

فاذا کان ھذا معلوما معقولا فکیف لایعقل ان یکون القاری اذا قرأ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین ان یقال ھذا الکلام کلام الباری وان کان الصوت صوت القاری اور یہ واضح ہو کہ لفظی بالقرآن غیر مخلوق کہنا بھی ائمہ محدثین کے نزدیک بدعت ہے جس طرح لفظی بالقرآن مخلوق کہنے کو بدعت کہتے ہیں علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں:۔

قد انکر الامام احمد وغیرہ علی من قال لفظی بالقرآن غیر مخلوق وبدعوہ کما جھموا من قال لفظی بالقرآن مخلوق وقال القرآن کلام اللہ غیر مخلوق کیف تصرف فمن قال لفظی بہ قدیم او صوتی بہ قدیم فابتدع ھذا وضلالہ واضح فمن قال ان لفظہ بالقرآن غیر مخلوق او صوتہ او فعلہ او شیئا من ذلک ھو مبتدع (فتاوی ابن تیمیہ ص۲۲۶ ج۲) وھھنا ابحاث کثیرۃ اوردھا الشیخ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فی فتاواہ من شاء الوقوف علیھا فلیراجع الفتاوی المذکورۃ۔

اہلحدیث[ف] یہ مضمون باوجود طوالت مقدمہ کے اسلئے درج کیا گیا ہے کہ اس میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ کا نام آتا ہے ورنہ بقاعدہ علم مناظرہ اس میں بہت کچھ حشو و زوائد ہیں جو قابل حذف ہیں۔ میری ذاتی رائے یہ ہے کہ میں مسائل شرعیہ کی تحقیق کرتے ہوئے کسی بدعی فرقہ کا نام لینا پسند نہیں کرتا۔ مسئلہ کی تحقیق اور چیز ہے اور کسی گمراہ فرقہ کی تردید اور چیز۔ شیخ الاسلام کے زمانہ میں ان گمراہ فرقوں کی تردید کی ضرورت محسوس ہوتی ہوگی، غالبًا اسی لئے آپ نے ان کا ذکر کیا ہے مگر آجکل ضرورت نہیں۔ اس لئے مسئلہ ہذا پر لکھنے والے اصحاب محض قرآن حدیث سے استدلال کریں۔ جس میں کسی فرقہ ضالہ کی تردید نہ ہو بلکہ محض عقیدہ صحیحہ کا اثبات مقصود ہو۔

فاضل مضمون نگار کے مضمون میں بہت سا مواد آگیا ہے جس سے موضوع کی تعیین ہو سکتی ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ صریح لفظوں میں مسئلے کا موضوع متعین کرکے اس پر بحث کی جائے۔ اس کے بغیر غلط مبحث ہے

ف آپ کی اس تمثیل سے ظاہر ہے کہ خلق کے لحاظ سے قرآن اور حدیث ایک ہی مرتبہ میں ہیں۔ اگر حدیث مخلوق ہے تو قرآن بھی اسی صفت سے موصوف ہوگا ورنہ یہ تمثیل غلط ہو جائے گی۔ (اہلحدیث)

ف گذشتہ پرچہ میں یہ نوٹ سہو کاتب سے غیر محل درج ہو گیا تھا۔ لہٰذا اس کا محل اندراج یہ ہے (منیجر اہلحدیث)

بریلوی مشن

حدیث حنفاء اور مولوی محمد شریف

(از مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ)

ضلع سیالکوٹ میں ایک قصبہ کوٹلی لوہاراں ہے وہاں ایک معمر بزرگ مولوی صاحب ہیں جن کا اسم شریف محمد شریف ہے۔ ان کو جماعت اہل حدیث سے وہی نسبت ہے جو کبھی مولوی فضل حق دہلوی کو مولانا اسماعیل شہید سے تھی۔ جن کا قول تھا کہ اسمٰعیل جو کچھ کہیگا میں اسکی تردید کروں گا۔ یہی عادت مولوی محمد شریف صاحب کی ہے اہل حدیث کی کوئی بھی بات ہو وہ رد کرنے پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ خیریت سے ان کے صاحبزادے بھی اسی مزاج کے واقع ہوئے ہیں۔ آپ اپنے زعم مذہب کی حمایت میں بہت کچھ ساعی رہتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنے رسالہ صداقت الاحناف کے ... ایک روایت لکھی ہے جس کے الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:-

انی خلقت عبادی حنفاء کلھم

(اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں نے اپنے سب بندوں کو حنفی پیدا کیا)

مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلی ... نے اس پر اہلحدیث ... مئی ۱۹۴۰ء دیکھو ... ۱۹۴۰ء میں ... کیا تھا کہ یہ حدیث مع اس ترجمہ کے کہاں ہے۔ اس موقعہ پر مدیر اہلحدیث کی طرف سے ایک نوٹ درج ہوا تھا جو قابل ملاحظہ ہے۔ اس کے جواب میں مولوی محمد شریف صاحب نے مستری یار محمد کے نام سے اس کا جواب دیا۔ جواب کیا ہے بڑا ... سے جواب ہے۔ چنانچہ اسکا ذکر مستری عبدالعزیز صاحب کے مندرجہ ذیل مضمون میں آتا ہے (مدیر)

میں نے اخبار اہلحدیث ... وکیم نومبر ۱۹۴۰ء میں حضرت مولوی محمد شریف صاحب سے اس بات کا مطالبہ کیا تھا کہ جو آپ نے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں عمداً معنوی تحریف کرتے ہوئے لفظ حنفاء کا بزعم خود ترجمہ صریحاً قرآن و حدیث و لغت عربیہ کے خلاف حنفی (مقلد امام ابوحنیفہؒ) کیا ہے اس کا ثبوت با دلیل پیش کریں۔ یا اپنی فاش غلطی کا اخبار میں اقرار کرکے رجوع الی الحق کریں۔ بجائے اس کے کہ کوئی ثبوت پیش کرتے ہیں یار محمد کے نام سے مضمون لکھ کر یوں ٹال دیا کہ حنفاء جمع حنیف ہے۔ اور حنیف کی طرف منسوب کو حنفی یا حنیفی کہنا درست ہے، شاباش مولوی صاحب یہی ہے آپ کا جواب۔ کیا اچھا ہوتا کہ مولوی صاحب دعویٰ پر دلیل پیش کرتے۔ مولوی صاحب آپ اپنے "صحیفۃ الفقیہ" میں لفظ حنفی کی تشریح پہلے یہ لکھ چکے ہیں کہ

امام ابوحنیفہؒ کی طرف نسبت ہے یعنی وہ شخص جو امام ابوحنیفہ رح کا مذہب رکھتا ہو۔ دیکھو الفقیہ ۲۸ جنوری ۱۹۳۲ء۔

جناب آپ کے مولانا کی زبانی ثابت ہو گیا کہ حنفی کہتے ہیں امام صاحب کے مقلد کو۔ حنیف کی طرف منسوب کو حنفی کہنا بقول آپ کے سراسر باطل ٹھہرا۔

مولوی صاحب! آپ منسوب کو جو چاہیں کہیں مگر حنفا تو منسوب نہیں ہے۔ حنفا تو قرآن مجید کا لفظ ہے جو سورہ بینہ میں آیا ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں:- وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ (پ۳۰۔ ع۲۳)

کیا اس آیت کا ترجمہ آپ یہ کرینگے کہ یہود و نصاریٰ اور مشرکین مکہ کو یہی حکم ہوا ہے کہ وہ حنفی (مقلد امام ابوحنیفہ رح) ہو کر عبادت کریں۔ واللہ اگر آپ ایسا کرینگے تو آپ کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہوگا ؎

گر تو قرآں بریں نمط خوانی
ببری رونق مسلمانی

ناظرین کرام و برادران اسلام! مولوی محمد شریف صاحب کی یہ تفسیر یا تشریح بالکل اس کے مشابہ ہے جو شیعہ کیا کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ بھی شیعہ تھے اور آیت پڑھتے ہیں:-

إِنَّ مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ

اس قسم کے زور علمی دکھلانے والے اصحاب کیا اچھا ہو کہ کبھی غیر مسلموں کے سامنے بھی آجاتے۔ تو مولانا حالی کو یہ شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملتا ؎

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر
کیا لینگے یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

مزے کی بات! مستری صاحب جب حنیف اور حنفی میں آپ کے مولانا کے نزدیک کوئی فرق نہیں تھا تو اب آپ کے مولانا نے ہماری گرفت کرنے سے اتنی مدت کے بعد۔ دوسرے ایڈیشن کتاب "صداقت الاحناف" میں بقول آپ کے بجائے حنفاء کا ترجمہ حنفی کرنے کے اب حنیف کیوں لکھ دیا ہے۔ حنفی ہی لکھا رہنے دیتے۔ معلوم ہوا کہ دال میں کالا ضرور ہے۔ تب ہی تو یہ دھبہ معنوی تحریف کا دھونے کے لئے رات دن اسی فکر میں غرقاب رہے۔ لیکن اب اس سے بھی ڈبل غلطی یہ کر دی کہ حنیف اور حنفی میں کوئی فرق نہیں۔

خدا تعالیٰ آپ کو اس غلط بیانی کی مرض سے جلد شفا بخشے۔

معقولات حنفیہ

فتاویٰ

س ع۱ } کوئی شخص نماز با جماعت کی پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ میں جبکہ اس کی پیشانی زمین سے لگی ہوئی ہے سو جاتا ہے اور تمام مقتدیوں کے کھڑے ہو جانے پر وہ بعد کو کھڑا ہو جاتا ہے تو کیا اس نیند سے وضو فاسد ہو جائیگا یا نماز میں کسی قسم کی کراہت واقع ہوگی یا نہیں؟ (شمس الدین احمد محمدی دیوریادی)

جو ع۱ } سجدہ میں سو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا نہ نماز میں خلل واقع ہوتا ہے۔

س ع۲ } اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۹ھ میں صفحہ ۶ عنوان "عید قربان اور احکام قرآنی" میں حضرت حنش رضہ سے روایت درج ہے کہ حضور سرور کائنات علیہ التحیہ والسلام نے اپنی طرف سے بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو قربانی دینے کے لئے وصیت فرمائی تھی۔ کیا اس سے یہ استنباط نہیں ہوتا کہ کسی شخص کی وفات کے بعد اس کی طرف سے ہم کوئی چیز خدا کے نام پر دیں تو اس کا ثواب اس میت کو ملتا ہے اگر ایسا نہیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ایسا حکم دینا کس غرض سے تھا

(محمد حیات خواجہ قصوری)

جو ع۲ } حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کی طرف سے قربانی کی۔ اب بھی اگر کوئی شخص کسی فوت شدہ کی طرف سے خدا کے نام پر قربانی کرے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ع۳ } آیات قرآنی سے تعویذ گلے میں ڈالنا یا بازو پر باندھنا جائز ہے یا نہیں۔ نیز جواز یا عدم جواز پر قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے؟

(حاجی ابراہیم حسین سیٹھ از بنگلور)

جو ع۳ } آیات قرآنیہ یا اسماء الٰہیہ لکھ کر گلے میں تعویذ ڈالنا جائز ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص اپنے نابالغ بچوں کے گلے میں تعویذ لکھ کر ڈالا کرتے تھے۔ (ابوداؤد) (فتاویٰ نذیریہ جلد ۲)

س ع۴ } انگریزی دوائی دو قسم کی ہوتی ہے ایک کھانے کی دوسری لگانے کی۔ لیکن ہر دو میں شراب کی ملاوٹ ضروری ہوتی ہے۔ پس ہر دو کو کھانے اور لگانے میں استعمال کرنا کیسا ہے؟ (ڈاکٹر کمال الدین بیالوی سول سرجن از ہوشیارپور)

جو ع۴ } انگریزی دواؤں میں اسپرٹ ہوتی ہے اور وہ شراب نہیں ہے۔ اس کی دو وجہ ہیں کہ اس قدر سستی بکتی ہے کہ شراب اتنی سستی نہیں ہوتی۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ جہاں جہاں کی میونسپل کمیٹیوں نے شہر کے اندر شراب کا بیچنا ممنوع قرار دیا ہے وہاں اسپرٹ بکتی ہے۔ صوبہ بمبئی میں کانگرسی حکومت کے زمانہ میں شراب کی بندش تھی مگر اسپرٹ بکتی تھی۔ اس لئے یہ شراب نہیں ہے۔ دواؤں کو حل کرنے کے لئے ملا دی جاتی ہے۔ جو اپنی تیزی کی وجہ سے ان کو حل کر دیتی ہے۔

س ع۵ } بحالت روزہ انجکشن کرانا کیسا ہے؟

(سائل مذکور)

جو ع۵ } روزے کی حالت میں انجکشن (ٹیکہ) جائز ہے۔ کیونکہ معدہ میں نہیں جاتا۔ خون میں اثر جاتا ہے۔ جیسے نہانے سے برودت پہنچتی ہے۔ اللہ اعلم

س ع۶ } ڈاڑھی کے بارے میں دو حدیثیں مختلف آتی ہیں۔ ایک میں تو فرمایا ڈاڑھی بڑھاؤ۔ دوسری میں حضرت کا فعل ہے کہ ڈاڑھی کے ارد گرد سے بڑھے ہوئے بال کٹا لیا کرتے تھے۔ اس لئے تطبیق یہ ہے کہ ساری رکھنی مستحب ہے اور ایک مشت کے برابر رکھ کر باقی کٹا لینا جائز ہے۔ اخبار اہلحدیث ۱۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۵۹ھ صفحہ ۱۲ میں مذکور ہے:۔ کان ابن عمر فی حجۃ الوداع۔ حجۃ الوداع میں ترشوایا تھا دو دلیل نہیں چاہئے۔ بخاری کی شرط پر حدیث پیش کرو۔ براہ کرم دونوں حدیثیں مع حوالہ تحریر فرما کر سائل کو تشفی بخش جواب دیں۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

جو ع۶ } ترمذی کی روایت مرفوع اور حضرت ابن عمر کا فعل بخاری میں ہے۔ اس سے زیادہ ہمارے علم میں نہیں۔ اور کسی صاحب کے علم میں بخاری کی شرط پر مرفوع روایت ہو تو ہمیں بھی اطلاع دیں۔ مزید تفصیل مرقاۃ شرح مشکوٰۃ باب ... میں ملاحظہ کیجئے۔ اللہ اعلم!

بقیہ مضمون از صفحہ ۱۴

(۴) صوبہ اہل حدیث کانفرنس کے انعقاد کے پیش نظر یہ جلسہ ضروری سمجھتا ہے کہ شہر بمبئی میں ممبروں کی توسیع کا کام پورے زور سے شروع کیا جائے اور پہلی فہرست پر ایک ابتدائی اجلاس منعقد کیا جائے جس میں صوبہ ہذا کے بعض سربرآوردہ علماء اصحاب الرائے اور اہل ثروت کو بمبئی میں مدعو کیا جائے تاکہ صوبائی اجلاس کے لئے ان کی رائے اور اعانت حاصل کی جائے۔

(۵) اہل حدیث جماعت بمبئی کی مجلس عاملہ کا یہ اجلاس صوبہ کانفرنس کی کامیابی کے لئے یہ ضروری سمجھتا ہے کہ مختلف سب کمیٹیاں بنائی جائیں جو شہر کے مختلف حصوں میں ممبروں کی توسیع اور فراہمی چندہ کا کام جاری کریں۔

(عبد الصمد سیکرٹری جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی)

غریب فنڈ میں از فتوئی فنڈ عہ۔ سابقہ ۹عہ۔ سائل عبد الٰہی بخش جلسرٹ ۲عہ نور اللہ رسول نگر سے۔ بلحاظ ہر دو سائلین کے نام بحساب غریب فنڈ ایک ایک سال کے لئے اخبار جاری کیا گیا۔

وصولی واخلہ | عہ مولوی ابو محمد عبد اللہ۔ عہ نور الٰہی لالہ موسیٰ۔ ۹عہ معراج الدین قلعہ دیدار سنگھ۔

اصحاب خیر | دست کرم کو کشادہ کریں اور اس فنڈ کی امداد فرمائیں۔ تاکہ غریب سائلین اخبار اہلحدیث سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

مضامین آمدہ | سید عبد الغفار صاحب رضوی۔ عمدہ مولوی عبد الوکیل صاحب۔ حافظ محمد شریف صاحب۔ پنڈت آتمانند جی۔ سیدہ آسیہ صاحبہ۔ عبد الحمید خان صاحب۔ مولوی عبد القیوم صاحب ندوی۔

نظمیں | محمد ذکر اللہ صاحب۔ مولوی محمد ایوب صاحب خطیب

مضامین غیر مقبولہ | ترجمہ قرآن ڈپٹی نذیر احمد

متفرقات

دو خریدار | حضرت مولوی ابو محمد عبد اللہ صاحب اور مولوی عبد القیوم صاحب نے اخبار اہلحدیث کیلئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی معاونت کا ثبوت دیا ہے جزاہم اللہ !

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر | سے ہر قسم کی کتب بکفایت دستیاب ہو سکتی ہیں۔ فہرست کتب خانہ طلب کرنے پر روانہ کی جاتی ہے۔ لہذا جملہ ناظرین کرام سے التماس ہے کہ ان کو خود یا ان کے حلقۂ احباب ہیں جب کبھی کسی کتاب کی ضرورت ہوا کرے تو کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی خدمات ہر وقت حاضر ہیں۔

انجمنہائے اہلحدیث | کے متعلق حسب قرارداد اہلحدیث کانفرنس مندرجہ ذیل انجمنوں کی طرف سے عہدیداران کے متعلق اطلاعات موصول ہوئی ہیں:

(۱) انجمن اہلحدیث میوات شکراوہ ضلع گوڑگانوں
(۲) انجمن تنظیم اہلحدیث بانیہ پور۔
(۳) جمعیۃ اہلحدیث صوبہ بمبئی۔

دیگر انجمنیں بھی جلد از جلد اپنے عہدیداروں کے اسماء بھیجیں۔ تاکہ نظام مرتب کیا جائے۔

اہلحدیث ڈائرکٹری | کے متعلق بھی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں آیندہ ایسی اطلاعات مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب نواب گنج دہلی کے نام براہ راست بھیجی جائیں۔

اہلحدیث لکھوائیں | مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں کہ آیندہ مردم شماری میں تمام اہلحدیث حضرات مذہب کے خانہ میں اہلحدیث ضرور لکھوائیں۔

عید آنہ فنڈ | از منشی محمد ظریف صاحب پشاور ۸عہ

چندہ کانفرنس | بابو غلام رسول صاحب تار بابو از جگن ناتھ عہ

مدرسہ مدینہ منورہ | کیلئے بابو غلام رسول موصوف ۸عہ

بزم توحید | کیلئے بابو غلام رسول صاحب موصوف ۸عہ

جمعیۃ تبلیغ پنجاب | کے لئے از موصوف عہ

انجمن محمدیہ کا جلسہ | حسب دستور امسال انجمن محمدیہ مئو آئمہ ضلع الہ آباد کا جلسہ بتاریخ ۲۔۳ دسمبر ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوا۔ جو حسب درجہ کامیاب ہوا۔ کیونکہ فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ صاحب، مولانا محمد ابو القاسم صاحب سیف بنارسی، قاری احمد سعید صاحب بنارسی، نسیم صاحب آسی و محمد ابو الخیر رسالی پرتاب گڈھی نے جلسہ میں شرکت فرمائی۔ علمائے کرام نے شرک وکفر کی تردید خوب زور سے کی اور توحید و سنت کی اشاعت پر بہترین تقریریں کیں۔ جزاہم اللہ ! (حاجی عبد الرؤف صدر انجمن محمدیہ مئو آئمہ محلہ کوٹ ضلع الہ آباد)

تصحیح اغلاط | اہلحدیث ۱۷ جنوری میں حسب ذیل اغلاط شائع ہو گئی ہیں۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔

صفحہ	کالم	سطر	غلط عبارت	صحیح
۴/۴۴	۱	۹	[illegible]	رَضُوْا
۰	۰	۷	وَاطْمَئَنُوْا	وَاطْمَئَنُّوْا
[illegible]	۰	۲۰	الخیل	الخَنیل
۰	۰	۲۸	فاضعُ	خَاضِعًا
۹/۴۹	۱	۱۹	لہذا	بہذا اللفظ
۰	۰	۲۲	واصنعہ	وَاصْنَعْہُ
۰	۳	۴	ویکرہ الاتبر والخشبت	ویکرہ الاجر والخشب

درخواست برائے تولد پسر | میرے ہاں خدا کے فضل سے لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوئی ہیں مگر لڑکا کوئی نہیں۔ ناظرین دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مجھے صالح اور نیک پسر عطا فرمائے۔ نیز ایک ہاتھ سے مصافحہ کرنے کی بابت کوئی رسالہ موجود ہو تو کوئی صاحب اطلاع دیں۔ (مولوی محمد گلزار موضع کھرل ڈاکخانہ گاجل ضلع مالدہ)

اہلحدیث کی فتح | مسجد اہلحدیث مراد آباد کا دیرینہ ۳۲ سال کا وصیت نامہ بمکان ثلث ریاست۔ امبور بہ سلسلہ تعمیر مسجد تھا۔ جو غاصبانہ بقبضہ شرکا، مکان تھا۔ بعد کوشش تمام بھی بوجہ تعصب مذہبی مقلدانہ بند عانہ کے بقبضہ مسجد نہ ہونے دیا نہ کرایہ ادا کیا۔ مجبوراً دعویٰ استقرار حق وتقسیم بعدالت دائر کیا جو کامل تین سال کی الجھنوں کے بعد بصرف کثیر رقم مسجد معاونت جماعت اہلحدیث کے جس کا آمد وخرچ روئداد میں نام بنام شائع ہو چکا ہے حسب فیصلہ ثالثی بحق مسجد ۲۲ جنوری ۱۹۴۱ء کو بحمد اللہ تعالیٰ ڈگری ہو گیا اور منجملہ شرکاء ایک شریک نے اپنا حصہ بھی تقسیم کرا کر مسجد کو عطا کیا جو نصف مکان سے زائد مالیتی مبلغ ۹ کا ہوتا ہے قابل صد شکریہ جماعت اہلحدیث ہے۔ الراقم:۔ بندہ حافظ عزیز الدین عفی عنہ متولی مسجد موصوف۔

بزم توحید بمبئی | کی طرف سے عید اضحیٰ کے موقعہ پر مسائل عید کے متعلق اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ (شیخ خدا بخش ناظم بزم توحید بمبئی)

جمعیۃ اہلحدیث صوبہ بمبئی | نے اپنے ایک جلاس منعقدہ بمبئی حسب ذیل تجاویز پاس کیں:

(۱) جمعیۃ اہلحدیث بمبئی کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کے اجلاس صوبہ بہار منعقدہ اواخر نومبر ۱۹۴۰ء کے بخیر وخوبی اور کامیابی کے ساتھ ختم ہونے پر اپنی دلی مسرت کا اظہار کرتا ہے اور اس کی منظور کردہ تجاویز کو افراد اہلحدیث کی ترقی اور صوبہ بہار کے اہلحدیث کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور (۲) آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس منعقدہ آرا کی منظور کردہ تجاویز کا خیر مقدم کرتا ہے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی غرض سے تجویز کرتا ہے کہ جلد جلد صوبہ بمبئی کے اہلحدیث بھائیوں کی تنظیم کا کام شروع کیا جائے۔ اس غرض سے شہر بشہر اور قریہ بقریہ اہلحدیث مجالس کی تشکیل کا کام شروع کیا جائے اور انہیں صوبہ کمیٹی کے ساتھ منسلک کیا جائے۔

(۳) صوبہ بمبئی کی جماعت اہلحدیث کی مجلس عاملہ کا یہ جلسہ جماعت اہلحدیث کی تنظیم کے کام کے لئے ضروری سمجھتا ہے کہ شہر بمبئی میں جلد سے جلد صوبہ اہلحدیث کانفرنس کا انعقاد کیا جائے۔

(باقی دیکھو صفحہ ۱۳ کالم ۳ پہلا)

ملکی مطلع

رفتار جنگ

جنگ ایشیا جنگ چین و جاپان کے متعلق اس ہفتہ بھی کوئی اہم اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ بعض خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپانی طیارے لگا ہے چینی شہروں پر بمباری کرتے ہیں۔ ادھر چینی جاپانیوں کو گوریلا جنگ کے ذریعے تنگ کرتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی خبر آئی ہے کہ آیندہ پیش آنے والے واقعات کا لحاظ کرتے ہوئے جاپان نے ابھی سے خوراک کے ذخیرے جمع کرنے شروع کر دیئے ہیں اور پیداوار کو باہر بھیجنا بند کر دیا ہے۔

گذشتہ ہفتہ ہم لکھ چکے ہیں کہ امریکہ نے اپنے جزائر فلپائن واقع بحر الکاہل میں ایک بہت بڑا بحری بیڑہ رکھنا منظور کیا ہے۔ غالباً جاپان کی طرف سے امریکہ کو حملے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ اس ہفتے اس امر کی ایک اطلاع اخبارات میں شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان اگرچہ چار سال سے جنگ میں مصروف ہے مگر اس کے ذہن میں جو نیا نظام قائم کرنے کی دھن سمائی ہوئی ہے اس میں نہ صرف چین پر ہی قبضہ کرنا اس کے پیش نظر ہے بلکہ برما، ہند چینی، فلپائن اور آسٹریلیا پر بھی قابض ہونا ہے۔ اسی لئے جاپانی اخبار لکھ رہے ہیں کہ ہم کو سب سے بڑا جنگی بیڑا اور سب سے بڑی فوج تیار کرنی چاہئے۔ مگر جاپان کی اپنی اندرونی طاقت کا تو بہت سا حصہ جنگ چین میں ختم ہو چکا ہے۔ دوسری حکومتیں اپنی الجھنوں کے باعث اس کی امداد نہیں کر سکیں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر جاپان پھر کسی نئی جنگ میں کودا تو بہت تکلیف اٹھائیگا۔

سیام و ہند چینی ہند چینی پر سیام کا حملہ ایک ہی ہفتہ میں اپنا نمایاں اثر کر گیا کہ فرانسیسی ہند چینی کی فوجیں تاب مقابلہ نہیں لا سکیں۔ سیامی بمبار جہازوں نے ہند چینی کو بہت نقصان پہنچایا ہے۔ آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ ہند چینی کے سفیر نے سیام کے وزیر خارجہ سے جنگ بند کرنے کے لئے عارضی صلح کی درخواست کر دی ہے۔ شاید چند دنوں تک اس کا نتیجہ برآمد ہو جائیگا۔

جنگ یورپ باوجود موسم کی خرابی و شدت کی سردی کے جرمنی کی طرف سے لندن و انگلستان کے دوسرے شہروں پر حملے جاری رہے۔ جن سے عمارتوں کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے۔

جرمنی کی طرف سے مارشل پیتان (فرانسیسی حاکم جو جرمنی کے زیر اثر ہے) سے مطالبہ جاری ہے کہ فرانسیسی بحری بیڑہ اور بحری طاس ہمارے حوالہ کئے جائیں اور ایم لاول کو (جو جرمنی کا حامی ہے) وزارت میں اعلیٰ عہدہ دیا جاوے۔ یہ مطالبہ بہت عرصہ سے جاری ہے مگر ابھی تک اس کا فیصلہ سننے میں نہیں آیا۔

جنگ یورپ کے شعلے اب دور دور تک پھیل گئے ہیں۔ خیال تھا کہ یہ جنگ جلد ختم ہو جانے کی قوی توقع بہت پھیل رہی ہے حال ہی میں وزیر اعظم برطانیہ مسٹر چرچل نے جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنگ جلد ختم ہوتی نظر نہیں آتی۔ اور ابھی تک انگلستان پر بڑے حملے کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ چنانچہ آپ کی تقریر کا کچھ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"لندن ۱۸۔ جنوری۔ گلاسگو کے استحکامات کا طوفانی دورہ کرنے کے بعد مسٹر چرچل وزیر اعظم نے ایک غیر متوقع طور پر تقریر میں کہا کہ مجھے اس امر کے متعلق ذرا بھی شک نہیں کہ جنگ کا انجام کیا ہوگا میں اس جنگ میں آسانی سے کامیاب ہونے کی کوئی امید نہیں دلاتا۔ ہمارے سامنے خطرات ہیں میں یہ کہنا نہیں چاہتا کہ خطرے اتنے ہی بڑے ہیں جتنے کہ وہ جن سے ہم گزر رہے ہیں۔ بہرحال یہ ایسے خطرے ہیں کہ اگر ہم نے ذرا بھی کوتاہی کی تو یہ مہلک ثابت ہونگے۔ ابھی ہمیں کئی ماہ برابر کی چوٹ کی طاقت رکھنے کے بغیر اپنے شہروں اور صنعتی رقبوں پر بمباری کو برداشت کرنا ہوگا ہمیں ابھی کئی مصائب اور تکالیف کا سامنا کرنا ہوگا۔ میں ان لوگوں میں سے نہیں جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ اب ہمارا کام آسان ہے۔ × ×

برطانیہ پر حملہ کے مقابلہ کے لئے برطانوی استحکامات کی سپرٹ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ ہمارے پاس برطانیہ میں زبردست فوج ہے اور تمام ساحل کے ارد گرد بہت مضبوطی سے قلعہ بندی کی گئی ہے۔ ان پر زبردست فوج تعینات کی گئی ہے اور ان کے پیچھے فوجوں کی ایک بھاری تعداد موجود ہے جو کسی بھی وقت ان فوجوں پر جوابی حملہ کرنے اور پیشقدمی کرنے کو تیار بیٹھی ہے جو ہمارے ساحلوں کی طرف رخ کریں۔ مگر میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ ذمہ دار اصحاب خصوصاً اور اس ملک کے لوگوں کے لئے عموماً یہ مناسب نہ ہوگا کہ وہ حملہ کے امکان کو کسی طرح کم سمجھیں۔ اس منحوس شخص ہٹلر کو برطانیہ پر حملہ کرنے کی اتنی ضرورت کبھی محسوس نہیں ہوئی۔ جتنی کہ وہ اس وقت جبکہ وہ یورپ کے بہت سے حصے پر قابض ہو چکا ہے۔ براعظم یورپ میں جہاں چاہیں اس کی فوجیں جا سکتی ہیں۔ لیکن ان ممالک آسٹریا۔ چیکوسلوواکیہ۔ پولینڈ۔ ناروے۔ ڈنمارک۔ ہالینڈ۔ بلجیم۔ فرانس اور (اسوقت شاید اٹلی) پر قبضہ ہر روز نازی عقیدہ اور جرمنی نام کے خلاف نفرت کا جذبہ میں اضافہ کرتا جا رہا ہے۔ اور یہ جذبہ ہے۔ جو کئی نسلوں نہیں بلکہ کئی صدیوں تک قائم رہے گا

× × × مشرق میں برطانوی فتح کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا کہ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے حملہ میں اتنی بھاری کامیابی ہوئی ہے کہ ہم اس کا خواب میں بھی خیال نہ کرتے تھے۔ اب جبکہ ۸۰ ہزار اطالوی قیدی بنا لئے گئے ہیں اور شاید ابھی اور بنائے جائینگے اور ۹۰۸ اطالوی

گورنمنٹ جو ہر طرح سے سامانِ جنگ سے لیس تھے ناکارہ بنا دیئے گئے ہیں۔ لوگ شاید یہ سمجھنے لگ جائیں کہ یہ معمولی کام تھا مگر انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ یہ سب سے بھاری خطرے کا کام تھا۔ مگر برطانوی فوجوں نے بھی شاندار طریقے سے اس خطرے کا مقابلہ کیا۔ ہم نے اپنے جزیرے کی حفاظت کی اور ساتھ ہی مصر اور لیبیا میں پانسہ پلٹ دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمیں ۱۹۴۱ء کے مسائل اور خطروں کی طرف آج سے ۷، ۸ ماہ پہلے کی نسبت زیادہ آسانی سے توجہ دینے کا موقع مل گیا ہے۔ ہم ابھی تک جزوی طور پر مسلح قوم ہیں لیکن جوں جوں یہ سال گزرتا جائیگا ہم پوری طرح سے مسلح ہوتے جائیں گے۔ اور پھر جنگ زیادہ برابر کی چوٹ پر لڑی جائے گی۔"

(پرتاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث یہ تقریر برطانیہ کے سب سے بڑے ذمہ دار افسر کی ہے۔ اسی لئے انگلستان میں فوجی بھرتی میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ تقریباً تیس لاکھ اشخاص بھرتی ہو چکے ہیں اب تو چھتیس سال کے عمر والوں کو بھی فوج میں لیا جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ بھی برطانیہ کی امداد بیش از بیش کر رہا ہے۔ گذشتہ ہفتے لکھا جا چکا ہے۔ کہ امریکہ میں ایک قانون ایسا پاس ہونے والا ہے جس میں صدر روز ویلٹ کو برطانیہ اور دیگر ممالک (چین یونان وغیرہ) کو موثر امداد دینے کا قانونی اختیار دیا جائیگا کیونکہ امریکہ کا سابق قانون اس سے مانع ہے۔ آج ۲۰ جنوری تک اس بل کے متعلق آخری اطلاع نہیں آئی۔ جو ملک اس وقت مصروف جنگ نہیں ہیں وہ بھی متفکر ہیں کہ شاید بہت جلد ہمیں بھی جنگ کی آگ میں کودنا پڑے۔ چنانچہ آئرلینڈ میں بھی جنگ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے جیسا کہ گذشتہ چند ہفتوں میں کسی غیر معلوم ہوائی بمباروں نے آئرلینڈ پر بھی بمباری کی۔ اسی وجہ سے مسٹر ڈی ویلرا نے حال ہی میں اپنی پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ:-

"اگر ہم موجودہ جنگ سے زندہ نکلنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم زیادہ سنجیدگی سے کام لیں مسٹر ڈی ویلرا نے پارلیمنٹ کے ممبروں کو اس امر کی یاد دہانی کرائی کہ آئرلینڈ پر بھی جنگ کا ویسا ہی اثر پڑے گا جیسا کہ ان ممالک کے لوگوں پر پڑ رہا ہے جو فریقین جنگ ہیں۔ خوراک کی صورت حالات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ جون سے لیکر اگلی فصل تک خوراک کے نقطۂ نگاہ سے سخت تشویشناک دور آنے والا ہے۔ آپ نے عورتوں سے اپیل کی کہ وہ خوراک میں آلوؤں کا زیادہ استعمال کریں۔ اخیر میں مسٹر ڈی ویلرا نے کہا کہ تشویش کی کوئی وجہ نہیں۔ اگر عوام نے گورنمنٹ سے تعاون کیا تو صورت حالات خراب نہ ہوگی۔ اس وقت آئرلینڈ کو ایک ایک باشندے کی ہمدردی اور تعاون کی ضرورت ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء ص)

محاذِ یونان

یونان و اٹلی کا مقابلہ بدستور جاری ہے یونانی فوجیں باوجود سخت برفباری اور شدت کی سردی کے اطالویوں کو شکست دے رہی ہیں چنانچہ ایتھنز (یونان کے دارالحکومت) کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ یونانیوں نے مزید ایک ہزار اطالوی مع کمانڈر قیدی بنا لئے ہیں۔ اطالوی فوجیں کئی مورچے خود بخود خالی کر کے فرار ہو گئی ہیں۔ بلکہ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ البانیہ کے قوم پرست لیڈر یونانیوں کی امداد کر رہے ہیں

بحیرۂ روم میں جنگ

اٹلی اور یونان کے معرکہ میں اٹلی کو شکست ہو رہی ہے۔ جرمنی اٹلی کی شکست کو اپنے لئے اچھا نہیں سمجھتا۔ اسی لئے جرمنی نے اپنی ۶ لاکھ فوج رومانیہ میں جمع کر رکھی ہے۔ جس کی نسبت مختلف خیالات ظاہر کئے گئے ہیں۔ مگر گمان غالب ہے کہ یہ فوج اٹلی کی حمایت میں یونان کے خلاف لڑیگی یا اس سے جو راستہ میں اسکی مزاحمت کریگا۔ اس فوج کا روس کے خلاف نبرد آزما ہونا بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ حال ہی میں جرمنی اور روس کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ ہوا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ جرمنی روس کو مصنوعات دیگا۔ روس اس کے معاوضہ میں جرمنی کو خام اجناس مہیا کریگا۔

اس ہفتہ یہ بھی خبر آئی ہے کہ جرمنی کے ہوائی جہاز اٹلی کے جزیرہ سسلی واقع بحیرہ روم میں پہنچ گئے ہیں بلکہ جرمنی اور اٹلی کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے بحری جہازوں کے ایک قافلہ پر شدید حملہ کیا۔ (ان جہازوں میں سامانِ جنگ لدا ہوا تھا جو برطانیہ سے یونان کو جا رہا تھا اور ان کی حفاظت کے لئے چند جنگی جہاز ہمراہ تھے) چنانچہ ایک جنگی جہاز ڈوب گیا اور دو تین کو کچھ نقصان پہنچا۔ مگر اسلحہ بردار جہاز سب کے سب بخیریت یونان پہنچ گئے۔ اس حملے میں جرمنی اور اٹلی کے بعض ہوائی جہاز طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری سے سمندر میں گر کر تباہ ہو گئے۔ اور اٹلی کے کچھ جنگی جہاز اور آبدوزیں غرق کر دی گئیں۔

اس حملے کا مزید انتقام لینے کے لئے جزیرہ سسلی کے ہوائی اڈہ کاٹینیا پر بمباری کر کے چالیس جرمن جہاز برباد کر دیئے۔

جنگ لیبیا

لیبیا (طرابلس الغرب) کی جنگ کے دوران میں بقول اخبارات اٹلی کی ایک لاکھ سے زیادہ فوج ضائع ہو چکی ہے۔ تقریباً ستر لاکھ فوج برطانیہ نے قید کر لی ہے اور باقی ہلاک یا مجروح ہو گئے ہیں۔ اس وقت صورت حال یہ ہے کہ بارڈیا کی مشہور بندرگاہ کو فتح کرنے کے بعد برطانوی فوج نے لیبیا کی دوسری اہم بندرگاہ طبروق کا محاصرہ کیا ہوا ہے جو روز بروز سخت سے سخت تر ہو رہا ہے کہا جاتا ہے کہ اس مورچے میں تیس ہزار اطالوی محصور ہو گئے ہیں جن کو کسی قسم کی کمک نہیں پہنچ سکتی اگر یہی حالت رہی تو غالباً چند روز میں یہاں بھی اطالوی فوج ہتھیار ڈال دیگی۔

بغاوت حبشہ

حبشہ (ابے سینیا) میں بغاوت بدستور جاری ہے۔ حبشہ کے سردار اپنے سابق بادشاہ (ہیل سلاسی) سے برابر ہدایات حاصل کر رہے ہیں جو آج کل سوڈان میں ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے برطانوی طیاروں نے حبشہ پر اشتہارات پھینکے

موميائی

قیمت فی چھٹانک ... جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے ... معہ محصول ڈاک

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جانے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۱۲؍ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر ۴ معہ محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیان برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادتیں

اگروا شوزورکس موتیہاری۔ قبل اس کے ایک چھٹانک مومیائی آپ کے یہاں سے منگوائی تھی۔ بفضلہ اس سے مریضہ کو فائدہ ہے۔ ایک چھٹانک اور بھیج دیں (۲۳ نومبر سنہ ۴۰ء)

جناب حاجی ولداد صاحب میٹریا۔ جن لوگوں نے مومیائی استعمال کیا ہے بیحد فائدہ ہوا ہے واقعی لاجواب ہے ایک پاؤ میرے نام اور ایک چھٹانک ... کے نام ارسال فرمائیں (۲۵ دسمبر سنہ ۴۰ء)

جناب عبد الکریم عمر الدین صاحبان مچھ۔ قبل ازیں آپ سے ایک پاؤ مومیائی منگائی تھی۔ اس سے پیشتر بھی کئی دفعہ منگائی ہے۔ بہت فائدہ مند ہے۔ اب ایک پاؤ بذریعہ وی پی اور بھیج دیں (۳۰ دسمبر سنہ ۴۰ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان
پروپرائٹر روحی میڈیسن ایجنسی امرتسر

SHABABEE

A WONDERFUL TONIC FOR

BODY & BRAIN

شبابی معدے اور جگر کی کمزوریوں کو دور کرکے انہیں طاقت بخشتی ہے۔

شبابی حرارتِ غریزی کو نئے سرے قائم کرکے انسان کے بڑھاپے کو جوانی میں تبدیل کر دیتی ہے۔

شبابی دماغ کی تمام بیماریوں مثلاً فسردگی، بے حسی، ہول، دہشت، جنون اور حافظے کی کمی کو دور کرکے چستی، چالاکی اور ذہانت پیدا کرتی ہے۔

شبابی شباب کی کھوئی ہوئی مردانہ اور زنانہ قوتوں کو حیرت انگیز سرعت کے ساتھ دوبارہ پیدا کرکے اعضائے تناسل کو زندگی عطا کرتی ہے۔

شبابی حلق سے اترتے ہی نیا خون، نئی طاقت اور نئی امنگیں پیدا کرکے مرد و عورت دونوں کو نہال کر دیتی ہے۔

شبابی تقویتِ قلب کے لیے اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔

شبابی کا استعمال بیماری اور صحت ہر حالت میں برابر مفید ہے

قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے

منیجر انڈین میڈیکل کمپنی۔ امرتسر

شبابی

تازہ تصدیقات

میری عام صحت اس قدر کمزور تھی کہ میں سردی کے موسم میں وضو بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر شبابی کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ جسم میں چستی اور چالاکی آگئی۔ بھوک کھل کر لگنے لگی اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔
(ملک محمد عبد اللہ منیجر اخبار "زمزم" لاہور)

ایک دو بار اشتہاری دواؤں کا تلخ تجربہ ہونے کے بعد آپ سے ڈرتے ڈرتے "شبابی" کی ایک شیشی منگائی تھی، مگر الحمد للہ توقع سے بھی زیادہ مفید ثابت ہوئی۔ نہ صرف قوت باہ کے لیے، بلکہ عام جسمانی صحت کے لیے بھی ازحد مفید پایا ——— میرے ایک دوست کے لیے جو ریلوے کے ایک دفتر میں ملازم ہیں: ایک شیشی نیچے لکھے ہوئے پتہ پر بھیج دیں۔
(اکرام اللہ، اوور سیر، ۲۴ پرگنہ، بنگال)

شداد اور اس کا بہشت

اور اس کے متعلق مفید معلومات۔ قیمت ۳؍

سوانح بلقیس۔ حضرت سلیمانؑ کی زوجہ محترمہ ملکہ بلقیس کی سوانحعمری۔ قیمت صرف ۳؍

بابل۔ شہر بابل کے حالات۔ عجائبات گذشتہ اور باقیات کا بیان۔ قیمت چھ آنے

مہر نبوت۔ رسول اکرم صلعم کی مختصر سوانحعمری۔ قیمت ۲؍

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویدارتھ پرکاش فی ویدک مذہب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ اس کتاب میں ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے اور خود وید منتروں کی عبارتوں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے حیا سوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے۔ آریہ سماج کی طرف سے آج تک اس کا جواب شائع نہیں ہوا۔ قیمت بجائے ۱۲؍ کے ۱۰؍ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں
کا ہدیہ سات روپے۔ فی جلد ۱۲ر
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

اہلحدیث کی ضرورتیں

(۱) زیر تالیف کتاب "اہلحدیث کی موجودہ درسگاہیں" کے لئے موجودہ مدارس اہل حدیث (جن میں متوسط سے اوپر تعلیم ہوتی ہے) کے مفصل حالات۔ جیسا کہ مدرسہ دار السلام عمر آباد مدراس کے حالات رسالہ "صحف" جولائی و اگست ۱۹۴۰ء میں چھپے ہیں۔ ان میں نصاب بھی لکھا جائے۔
(۲) علمائے اہل حدیث کے سوانح کی فراہمی
(۳) رعایتی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند کی خریداری جس پر ان تمام تصانیف کا مدار تکمیل ہے۔ صفحات ۴۵۰۔ قیمت میں ۸ر رعایت کر دی گئی ہے۔ یعنی ۲ روپے علاوہ محصول ڈاک
(منگوانے کا پتہ:۔)
ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی
سوہدرہ (گوجرانوالہ) پنجاب

تصانیف مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ

صاحب امرتسری

بحث تناسخ [illegible]
صاحب آریہ [illegible] آخر حق کی فتح ہوئی۔ قیمت [illegible]

حضرت محمد رشی [illegible]
انجیل، اور وید [illegible] سے دیا ہے کہ متعصب مخالف کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہی۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر

حدوثِ وید اس رسالہ میں خود وید کے منتروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ وید قدیم نہیں بلکہ اُس وقت بنائے گئے تھے جبکہ دنیا کی کافی آبادی سطح زمین پر پھیل چکی تھی۔ قیمت ۲ر

اصول آریہ اس رسالہ میں آریوں کے اصول مسائل کی فلسفیانہ طریق سے تردید کی گئی ہے۔ یعنی مادہ، روح اور سلسلۂ کائنات کی قدامت کا معقولی دلائل سے ابطال کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ آریہ سماج کی تردید کے لئے مفید ترین ہے۔ قیمت ۲ر

الہام یہ وہ مختصر رسالہ ہے جس میں الہام کی تعریف الہام تقسیم کر کے چند ناقابل حل سوالات آریوں سے کئے گئے ہیں۔ قیمت ۲ر

شادی بیوگان اور نیوگ اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ نیوگ جیسے حیا سوز مسئلہ کے مقابلہ میں شادی بیوگان کو کئی درجہ بڑھ کر فضیلت حاصل ہے۔ قیمت ۲ر

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے رگ و ریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے [illegible] اساک کیلئے موثر طاقت مردی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں نزلہ زکام سر کے چکر [illegible] چلتے دم پڑھنا آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا دماغی محنت سے جی چرانا [illegible] کمزوری، نسیان [illegible] قیمت [illegible] روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے ایک سیر [illegible]
دواخانہ مقصود عالم امرتسر (پنجاب)

ارشادِ رسالت

حصہ اول [illegible]
ارشاد رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے۔ جس میں قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کا ترجمہ سلیس اردو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ آج تک اردو نظم میں ایسی دلکش اور اخلاق آموز کتاب شائع نہیں ہوئی۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کرا کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے۔ کاغذ سفید اور دبیز۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اسلامی دار الاشاعت
اقبال گنج۔ گجرات۔ پنجاب

القرآن العظیم اس کتاب میں تمام ضروریات الہام کو قرآن مجید سے ثابت کر کے مخالفین (آریہ وغیرہ) کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ انہی باتوں کا وید سے ثبوت پیش کریں۔ قیمت ۲ر

جہادِ وید اس رسالہ میں جہاد کا ثبوت وید منتروں سے پیش کر کے اسلامی جہاد پر آریوں کی لب کشائی ہمیشہ کے لئے بند کر دی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

مقدس رسولؐ (جدید اڈیشن) راجپال آریہ کے نامعقول اور دلآزار رسالہ "رنگیلا رسول" کا عالمانہ جواب جو بہت مقبول و پسند کیا گیا ہے۔ قیمت ۸ر ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

معلم خوشنویسی

اگر آپ خوشخطی بغیر استاد کے سیکھنا چاہتے ہیں تو یہ کتاب ضرور منگوائیں۔ بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ قیمت ۱۲ر
منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

[illegible]

نکاح آریہ اس رسالہ میں آریہ دھرم کے احکام متعلقہ نکاح پر مندرجہ ذیل آٹھ عنوانات قائم کر کے اسلامی نکاح کی خوبی و فضیلت کو واضح کیا ہے (۱) نکاح کی ضرورت اور غرض (۲) نکاح کس عمر میں ہو (۳) نکاح کس عورت سے ہو (۴) بیاہ کی قسمیں (۵) نکاح کرنے کا طریق (۶) میاں بیوی کے ملاپ کا طریق (۷) نکاح دائم - لازم غیر منفک عقد ہے یا قابل فسخ (۸) نکاح بیوگان - قیمت ۳ر

نماز اربعہ اس رسالہ میں ہر چہار مذاہب (مسلمانوں عیسائیوں - آریوں اور ہندوؤں) کی نمازوں کا مقابلہ کرتے ہوئے غیر مذاہب کی نمازوں میں شرک اور اسلامی نماز میں اصل توحید کا نقشہ دکھایا ہے اور بتایا گیا ہے کہ اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب توحید کو پیش نہیں کر سکتا اور یہی اس کے منزل من اللہ ہونے کی دلیل ہے - قیمت ۳ر

ہندوستان کے دو ریفارمر یعنی شری سوامی دیانند اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دیگر اہل مذہب کے متعلق بدزبانیوں کا نمونہ ان کے اپنے شیریں الفاظ میں دکھا کر نتیجہ ناظرین کی رائے پر چھوڑا گیا ہے - قیمت ۲ر

سوامی دیانند کا علم و عقل اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ سوامی جی دوسرے مذاہب پر اعتراض کرنے میں تحقیق اور علم سے کام نہ لیتے تھے - قیمت ایک آنہ

کتاب الرحمٰن آریوں کی طرف سے ایک کتاب شائع ہوئی تھی جس کا نام تھا "کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن؟ اس میں بتایا تھا کہ اللہ کا کلام وید ہے قرآن نہیں"۔ اس کتاب کا مکمل اور مدلل جواب مولانا ابوالوفاء صاحب نے اپنی خاص نرالی طرز میں دیا ہے - جس کے سامنے مخالفین نے بھی سپر ڈال دی ہے - قابلدید کتاب ہے - کتابت، طباعت کاغذ عمدہ - قیمت نو آنے (۹؍)

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا یہاں صرف اصل قیمتیں درج کی گئی ہیں -

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان و شوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے - مفسرین کے متفقہ اصول "القرآن یفسر بعضہ بعضا" کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے - کاغذ سنہری - رنگ بہت عمدہ - سائز ۱۸×۲۲ ضخامت ۴۰۳ صفحات - لکھائی، چھپائی عمدہ - قیمت تین روپے ۳ر

تفسیر ثنائی اردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے - جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے - ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے - نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے - اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں - اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں - جلد اوّل (سورہ فاتحہ و بقرہ) جلد ثانی (سورہ آل عمران) جلد ثالث (سورہ انعام اعراف) جلد رابع (از سورہ انفال تا سورہ نحل) جلد خامس (از بنی اسرائیل تا سورہ فرقان) جلد ششم (از شعرا تا سورہ یٰسین) جلد ہفتم (از سورہ صافات تا سورہ النجم) جلد ہشتم (از سورہ قمر تا والناس) لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ -

قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۸ر اور پورا سٹ خریدنے والے سے دس روپے ۱۰ر

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان صرف سورہ فاتحہ و بقرہ کی تفسیر ہے جو عربی زبان میں علم معانی و بیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے - شروع میں علم معانی و بیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں - دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے - عربی دانوں کے لئے عموماً اور طلباء مدارس عربیہ کے لئے خصوصاً مفید ہے - کاغذ، کتابت اور طباعت عمدہ - قیمت دس آنے

مفت طلب فرمائیے

دنیائے طب کا مشہور ماہنامہ رسالہ "حاذق" جو مدینہ منزل بجنور سے شائع ہوتا ہے اور جس میں مشہور امراض و ادویہ سے متعلق سیر حاصل بحث کی جاتی ہے - جس میں مفید و آزمودہ نسخوں کے علاوہ مریضوں کے سوالات اور ان کے جوابات بھی درج کئے جاتے ہیں - اس رسالہ کے مطالعہ سے آپ اپنی زندگی کو خوشگوار اور کامیاب بنا سکتے ہیں - حسب ذیل پتہ سے نمونہ مفت طلب فرمائیے

منیجر رسالہ "حاذق" مدینہ منزل - بجنور (یو پی)

تفسیر بالرائے حصہ اول - اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی - کیونکہ اردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم و تفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں - مثلاً تفسیر "بیان اللناس" امرتسری - "بیان القرآن" لاہوری - "گنجینۃ العرفان" قادیانی - قرآن مترجم مولوی عبداللہ چکڑالوی - قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعی اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ - ان تراجم و تفاسیر کی اہم اغلاط کی اصلاح کی گئی ہے - کتاب قابلدید ہے - حصہ اول میں دو سورتیں (سورہ فاتحہ و بقرہ) درج ہیں - قیمت ۱۰ر

(از تصانیف دیگر مصنفین)

ابطال الہام وید مصنفہ مولوی ادریس خان صاحب بدایونی - جس میں وید منتروں سے ثابت کیا ہے کہ وید آریہ سماج کے مسلمہ اصولوں کی بنا پر بھی ہرگز ہرگز الہامی ثابت نہیں ہو سکتے - قابل مطالعہ کتاب - قیمت صرف ۶ر

عجائبات آرین فلاسفی آریہ سماج کے مسلمات کی عقلی و نقلی دلائل کے ساتھ کماحقہ تردید کی ہے - نیز ان کے مسلمہ اصولوں میں اختلاف اور تضاد دکھایا ہے - قیمت ۳ر

ملنے کا پتہ } منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ویدوں کے ظاہر کنندہ - اپ نشدوں سے ثابت کیا ہے کہ ویدوں کے مصنف کون تھے؟ قیمت ۲ر (منیجر اہلحدیث)

Delhi

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " ـے
عام خریداران سے " عہ
" " ششماہی ع
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲ محرم الحرام سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (اگلے مسلمان اور ہم) - - - صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
خواجہ حسن نظامی دہلوی کے سوالات علماء اہلحدیث سے صـ۳
مرزا صاحب مریم اور ابن مریم - دونوں؟ صـ۴
ایک مذہبی و قومی اپیل - - - صـ۵
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث صـ۷
آریہ سماج کا خدائے خالق سے انکار - - صـ۸
تنقید بر مسئلہ سماع موتیٰ - - - صـ۹
خدمت رہنمایان قوم و ملت و بہی خواہان جماعت حقہ - - - - صـ۱۲
مسلمان اور تجارت صـ۱۳ اکل حلال - - صـ۱۳
تذکرات صـ۱۴ ۔ ملکی مطلع - - صـ۱۵
اشتہارات - - - - صـ۱۶-۲۰

اگلے مسلمان اور ہم

(از مولوی محمد ذکر اللہ صاحب ذاکر بن مولانا عبدالغفور صاحب بسکوہری ضلع بستی)

ہمیں معلوم ہے اچھے بھلے اگلے مسلمان تھے
گدا تھے ہاں مگر بے شبہ شاہ علم و عرفان تھے

ہمیشہ اہل باطل سے اکڑتے رہ گئے لیکن
خدا کے اور نبی کے حکم پہ بر وقت قربان تھے

یقیں تھا اون کو یہ کہ طاعت احمد سعادت ہے
نہ وہ کثرت پہ نازاں تھے نہ وہ قلت سے گریاں تھے

اگر مہمان آجاتا تو بڑھتا اشتیاق اون کا
کھلاتے اوسکو بھوکے بیٹھتے خود ایسے مسلمان تھے

تواضع، انکساری، خاکساری اونکی عادت تھی
تکبر اور بڑائی اور نخوت سے گریزاں تھے

یتیموں بیکسوں پر رحم کھانا اون کا شیوہ تھا
گلوئے ظالماں کے واسطے وہ تیغ براں تھے

حسد۔ کینہ۔ عداوت۔ بے رخی اپنی ہوئی عادت
قناعت۔ اتفاق۔ الفت۔ اخوت وہ خواہاں تھے

بوعظ و پند وہ مشغول رہتے روز روشن میں
شب تاریک میں خوف خدا سے خوب گریاں تھے

ترستا ہوں کہ اب دیکھوں نہیں ایسے پاکبازوں کو
جو درد و علت حرص و ہوا کے نیک درماں تھے

وہی دین ہدایت ہے جو پہلے تھا مگر ذاکر
تاسف ہے کہ ہم ناقص ہیں وہ کامل مسلمان تھے

انتخاب الاخبار

سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی کے متعلق اطلاع ملی ہے کہ آپ حکیم محمد علی صاحب گھڑیالوی کے زیر علاج ہیں۔ ان کی حالت روبصحت ہو رہی ہے۔ احباب ان کیلئے دعائے صحت جاری رکھیں۔

—— [illegible] میں ۲۰ جنوری کی شام کو رات بجے [illegible] لیف اور [illegible] کیا گیا جو [illegible] کامیاب [illegible] کوئی ناخوشگوار حادثہ پیش نہ آیا۔

—— کانگرس کے اعلان کے مطابق ۲۶ جنوری کو یوم آزادی تمام ہندوستان میں منایا گیا۔

—— [illegible] اسمبلی میں [illegible] کے لئے [illegible] کیا جا رہا ہے۔

—— حکومت مصر [illegible] کے [illegible] کے لئے گندم کا ایک [illegible] جہاز [illegible] گیا [illegible] پہنچ گیا اور گندم مستحقین کو تقسیم کی گئی۔

—— شاہ فاروق شاہ [illegible] کی ترقی اور ان کو شاہی ہوائی بیڑے [illegible] کیا ہے۔

—— حکومت مصر نے [illegible] [illegible] فوسیوں کا ایک [illegible] بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے [illegible] جنگی محاذات کا معائنہ کریں۔

—— حکومت مصر نے [illegible] میں اطالوی آبادی کے تمام ریڈیو ضبط کر لئے ہیں۔

—— حکومت مصر نے فلسطین [illegible] چاول [illegible]

—— شاہ ہیل سلاسی سابق شاہ ابی سینیا برطانوی ہوائی جہاز کے ذریعہ [illegible] داخل ہو گئے ہیں ان کی آمد پر اہل حبشہ نے مسرت کا اظہار کیا۔

—— حبشہ میں برطانوی افواج اطالوی فوجوں کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ برطانوی فوج ابی سینیا کے علاقے میں جہیل رودوال تک پہنچ گئی ہے۔

—— برطانوی افواج نے مکمل طور پر طبروق پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ اس سے ایک سو میل آگے درنہ تک پہنچ گئی ہیں۔

—— سنڈے ٹائمز لندن کا نامہ نگار پیشگوئی کرتا ہے کہ برطانیہ کی طرف سے موسم سرما ختم ہونے سے پہلے جرمنی اور اسکے مقبوضہ علاقوں پر حملہ کیا جائیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ جرمن فوجیں بھاری تعداد میں اٹلی پہنچ رہی ہیں اور اطالوی افواج کا کنٹرول لے رہی ہیں۔ جرمن فوجوں نے ریلوے اسٹیشنوں اور ڈاکخانوں کا [illegible] وغیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— معلوم ہوا ہے کہ مارشل پیتان اور ایم لاول میں اختلافات ختم ہو گئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ایم لاول کو وزارت میں لیا جائے گا۔

—— یونانی افواج نے اطالوی دستے کو البانیہ میں ایک شدید شکست دی ہے۔

مسلمان ہندوستانی ہیں مولانا سید سلیمان صاحب ندوی کی ایک تقریر "مسلمان بھی ہندوستانی ہیں" بصورت ٹریکٹ یا رسالہ کسی صاحب کے پاس ہو تو اطلاع دیں اس کی اشد ضرورت ہے۔ مولوی گلزار احمد مدرس مدرسہ شہزادپور۔ ڈاکخانہ کابل۔ ضلع مالدہ۔

مضامین آمدہ | محمد کاظم صاحب۔ ملک امام خان صاحب ندوہ۔ مولوی محمد اسید صاحب۔ عبدالعزیز صاحب۔ رفیع الدین

مضامین غیر مقبولہ | ترجمہ قرآن ڈپٹی نذیر احمد و مولانا اشرف علی صاحب۔ سالانہ منزل۔ لطیفہ نمبر ۸۔ نمبر ۹۔ عبادت ہے دکھیوں کی امداد کرنا۔ مضامین ف ح صاحب

آمدہ نظمیں | نشتر صاحب گورکھپوری ۴ عدد۔

غیر مقبولہ نظمیں | ترانہ بزم توحید۔ فضیلت علم حق کو تیرے سمجھنا ہمیں آسان نہیں۔ تو پیغام حق کو سناتا چلا جا۔ من بندہ شرمسارم تو رحیم کن رحیما۔ اسلام میں آکر دیکھیے۔

عید آنہ فنڈ | از مولوی عبدالرحیم صاحب مختل حسن عمہ مولوی عبدالکریم صاحب دیناانگر للعہ۔

غریب فنڈ | میں از فتویٰ فنڈ ۱۰ مہر ایک صاحب خیر ۵/ - از سائل ۳/ محمد ابراہیم گوراگاچھی ہے۔ ۲/ محمد خان مونگ ۱/۔ جملہ ۱۵/ - ایک روپیہ بدمہ غریب فنڈ۔

وصولی داخلہ | ۱/ محمد اسحاق تیلہ ۱/ محمد شفیع

جو حضرات | غریب فنڈ سے اپنے نام اخبار جاری کرواتے ہیں وہ اپنے حلقہ اثر میں اخبار کی خریداری کی ترغیب دیتے رہا کریں اور کم از کم سال بھر میں ایک خریدار پوری قیمت کا ضرور بنایا کریں۔ نیز دفتر ہذا کی مطبوعات خریدنے کی بھی ترغیب دیتے رہا کریں۔ تاکہ ان کی طرف سے دفتر کو بھی معاونت حاصل ہوتی رہے۔

یادرفتگاں | اس ہفتہ مندرجہ ذیل حضرات کے انتقال کی خبر ملی ہے:- (۱) مولوی محمد حبیب اللہ صاحب چھپروی مدرس مدرسہ رحمانیہ بنارس شاگرد مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی۔ (۲) حاجی حامد حسین صاحب رکن جماعت اہلحدیث صدرالدین نگر ضلع بجنور۔ (۳) مولوی میر حسن صاحب ساکن گوڈی واڑہ ضلع کرشنا۔ فرزند مولوی حکیم عبدالعلیم صاحب شورکوٹی۔ ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۲۔ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

خواجہ حسن نظامی دہلوی کے سوالات

علمائے اہل حدیث سے

خواجہ صاحب دہلوی نے مختلف فرقوں سے چند سوال کئے ہیں۔ مثلاً شیعوں سے، قادیانیوں سے اور علماء اہل حدیث سے۔ خواجہ صاحب نے جو سوالات کئے ہیں اہل حدیث کی طرف سے ان کے جوابات خواجہ صاحب کو غالباً معلوم ہونگے۔ کیونکہ مذہب اہل حدیث اور اسلام دو مترادف لفظ ہیں۔ اس لئے جواب سے پہلے ہماری گذارش تو یہی ہے۔ ؎

نئے لوگوں کی کیجے آزمائش
ضرورت کیا ہمارے امتحاں کی

بہرحال خواجہ صاحب کے سوالات مع جوابات درج ذیل ہیں:۔

پہلا سوال کیا فرماتے ہیں جماعت اہل حدیث کے علماء اس مسئلہ میں کہ جو مسلمان آیات قرآنی اور احادیث نبوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ مگر چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کی تعلید ان کے ایمان میں کوئی فتور پیدا کرتی ہے یا نہیں

(منادی دہلی ۸۔ جنوری ۱۹۴۱ء صٓ)

جواب نمبرا اس سوال کا جواب شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی المعروف میاں صاحب نے اپنی کتاب "معیار الحق" میں دیا ہوا ہے۔ مرحوم نے مسئلہ تقلید شخصی کو چند قسموں میں تقسیم کیا ہے۔ ان میں سے ایک قسم مباح بتائی ہے۔ یعنی اس پر کوئی گناہ مرتب نہیں ہوتا۔ وہ یہ ہے کہ مقلد کسی ایک امام کو محقق سمجھ کر ہمیشہ اسی کی بات مانتا ہے مگر اس تعیین کو شرعی حکم نہ سمجھے۔ بلکہ ایسے مقلد کو اگر اپنے امام کے قول کے خلاف کوئی حدیث معلوم ہو جائے تو فوراً اس کی طرف رجوع کرے اپنے امام کی بات پر اصرار نہ کرے۔ مرحوم نے دوسری قسم کو حرام بتایا ہے۔ یہ وہ تقلید ہے جس میں مقلد اس تعیین کو حکم شرعی سمجھے۔

اس فتوے میں میاں صاحب مرحوم متفرد نہیں ہیں بلکہ فقہائے حنفیہ بھی اس کے قائل ہیں۔ ردّ المحتار شامی (شرح درمختار) میں بالتصریح مذکور ہے:۔

لَيْسَ عَلَى الْإِنْسَانِ اِلْتِزَامُ مَذْهَبٍ مُعَيَّنٍ (شامی مطبوعہ مصر جلدا ص۵۳)

بس اس سوال کا جواب تقلید کرنے والے کی نیت پر موقوف ہے۔

دوسرا سوال جو مسلمان اہل حدیث کے عقائد اور اعمال سے الگ ہیں اور کسی امام کی تقلید میں اس طرح ارکان اسلام کو ادا کرتے ہیں جن میں جماعت اہل حدیث کے عقائد اور اعمال کے مقابلہ میں کچھ فروعی فرق اور اختلاف معلوم ہوتا ہے تو ایسے مقلد مسلمانوں کی مزاحمت کرنا ضروری ہے یا نہیں۔ ایسی حالت میں کہ وہ مقلد مسلمان غیر مقلد مسلمانوں کے عقائد اور اعمال کے خلاف کچھ نہ کہتا ہو"

(منادی تاریخ مذکور)

جواب نمبر۲ اس کا جواب بھی پہلے سوال کے جواب میں آگیا ہے۔ تقلید کرنے والا پہلی دو قسموں میں جس قسم میں داخل ہوگا ویسا ہی حکم اس پر لگیگا۔

فقہائے حنفیہ نے تقلید شخصی کے متعلق صاف لکھا ہے کہ کوئی شخص کسی ایک امام کی تقلید اپنے اوپر لازم کرلے تو بھی یہ لازم نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار مصری جلد۳ ص۱۹۶)

تیسرا سوال کیا علمائے اہل حدیث سیاسی معاملات میں اپنے عقائد کے اختلافات کو محدود رکھنا اور دوسرے فرقوں کے مسلمانوں سے متحد ہوجانا جائز سمجھتے ہیں یا نہیں؟

(منادی دہلی تاریخ مذکور)

جواب نمبر۳ بے شک جائز سمجھتے ہیں کیونکہ علماء اہل حدیث از روئے علم منطق جانتے ہیں کہ انواع متارِد اپنی جنس اور جنس الاجناس میں ضرور شریک ہوتی ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ (الانسان والفرس والبقر) ماھم کے جواب میں حیوان آتا ہے۔

اگر آپ چاہیں گے تو ہم اُن علمائے اہل حدیث کے نام بتادینگے جو اس وقت بھی ہندوستان کی سیاسیات میں بلا تکلف شریک ہیں۔

خواجہ صاحب! ہم آپ کے سوالات سے فارغ ہوگئے ہیں۔ اب ہمارا بھی ایک سوال حل کر دیجئے۔ اگر آپ اُسے حل کر دینگے تو ہم آپ کے بہت مشکور ہونگے پس توجہ سے سنئے!

آپ جو اپنی تحریرات میں جملہ ھُوَ الْکُل لکھا

کرتے ہیں۔ اس کے کیا معنی ہیں؟ اس میں تو شک نہیں کہ ھو کی ضمیر اللہ کی طرف راجع ہے اور الکل سے مراد کُل کائنات ہے پس ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ کُل افرادی ہے یا مجموعی۔ افرادی ہونے کی حالت میں کائنات میں سے ہر شئ اس ھو کی جو مبتدا ہے خبر بنے گی۔ اس صورت میں اس کے معنی ہوں گے ھو کل شئ جو بحکم عکس القضیہ یوں بولا جائیگا کل شئ ھو۔ مثلاً انسان، چڑیا، کوا، طوطا، مینا وغیرہ میں سے ہر ایک اللہ کا مصداق ہوگا۔ یعنی اللہ انسان ہے، چڑیا ہے، طوطا ہے، مینا ہے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس قول کے قائل کے نزدیک ہر ایک جانور طوطا، مینا وغیرہ الٰہ (معبود) ٹھیریگا کیونکہ یہ ھو (مبتدا) کی خبر ہے۔ کُل کو مجموعی کہنے کی صورت میں یہ ترجمہ ہوگا کہ کُل کائنات کا مجموعہ مل کر معبود ہے۔ جس میں اس قول کا قائل بھی داخل ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ معبودیت میں وہ بھی حصہ دار ہے۔ آپ خود ہی فرمائیے کہ ان دونوں تشریحوں میں سے آپ کی مراد کونسی تشریح ہے یا ان کے علاوہ کوئی اور تشریح مراد ہے۔ ہم سے پوچھیں تو ہم اپنا عقیدہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں جو فرماتے ہیں ؎

اے بروں از وہم وقال وقیل من
خاک بر فرقِ من و تمثیلِ من

اس مضمون کو آپکے دہلوی شاعر مرزا غالب مرحوم نے یوں ادا کیا ہے

؎ ہے پرے سرحد ادراک سے اپنا مسجود (معبود)
قبلہ کو اہل نظر قبلہ نما کہتے ہیں

قادیانی مشن

مرزا صاحب مریم اور ابن مریم دونوں؟

اخبار "اہلحدیث" کی روش بفضلہ تعالیٰ شروع ہی سے یہ رہی ہے کہ عام طور پر ہر ایک مذہب کے متعلق اور خاص طور پر قادیانی مشن کے حق میں کوئی غلط حوالہ نہیں دیا۔ کیونکہ ایسا کرنا اہل انصاف کے نزدیک صداقت اور دیانت سے بعید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اہلحدیث کے مواخذات سے تنگ آکر اس کے ساتھ آخری فیصلے کا اعلان کیا تھا جس میں تمہیدی طور پر اہلحدیث کے سخت حملات اور اپنی بے بسی کا ذکر کیا ہوا ہے۔ چونکہ "اہلحدیث" کا مواخذہ ہمیشہ مرزا صاحب کی تصریحات پر ہوتا ہے اس لئے اس کا جواب دینا کارے دارد۔ چنانچہ اس دفعہ ہماری طرف سے قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں اور پھر "اہلحدیث" ۳ جنوری میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کا یہ اعتراف نقل کیا گیا ہے کہ

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں: (رسالہ تحفۃ الندوہ ص۵)

ہم نے یہ حوالہ نقل کر کے نہایت شیریں الفاظ میں مرزائیوں سے پوچھا تھا کہ

احمدی دوستو! از راہ مہربانی اس سورہ اور رکوع کا حوالہ دیکر آیت کے الفاظ نقل کر دیجئے جہاں مرزا صاحب کا نام ابن مریم آیا ہو:

ناظرین! اس حوالے اور مطالبے کے الفاظ کو غور سے پڑھیں کہ کیسے صاف اور سیدھے لفظوں میں اپنے معانی بتا رہے ہیں۔

اب قادیانی جواب بھی سن لیجئے۔ ان لوگوں سے جو کچھ ہو سکا وہ یہ ہے کہ اخبار الفضل ۱۵ جنوری میں اس کا جواب شائع ہوا ہے جو قابل دید و شنید ہے:۔

"اس بارہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) کا جو دعویٰ ہے وہ حضور (مرزا) کے اپنے الفاظ میں نقل کر دینا ہی مولوی صاحب کی اس دھوکہ دہی کے اظہار کے لئے کافی ہوگا۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"کتاب براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔ اور پھر فرمایا کہ میں نے اس مریم میں صدق کی رُوح پھونکنے کے بعد اس کا نام عیسیٰ رکھ دیا۔ گویا مریمی حالت سے عیسیٰ پیدا ہو گیا۔ اور اس طرح میں خدا کے کلام میں ابن مریم کہلایا۔ اس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے۔ اور وہ میرے لئے بطور پیشگوئی کے ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے۔ اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو گئی۔ اور اب ظاہر ہے کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا۔ اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی رُوح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں ضرور ہے کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو۔ اور خوب غور کر کے دیکھ لو۔ اور دنیا میں تلاش کر لو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصداق نہیں۔ پس یہ پیشگوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لئے ہے اور وہ آیت یہ ہے کہ مریم ابنت عمران التی احصنت فرجہا فنفخنا فیہ من روحنا دیکھو سورۂ تحریم الجزو ۲۸ (ترجمہ) اور دوسری مثال اس امت کے افراد کی مریم عمران کی بیٹی ہے۔ جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ تب ہم نے اس کے پیٹ میں اپنی قدرت سے روح پھونک۔ یعنی عیسیٰ کی رُوح۔ اب ظاہر ہے کہ بموجب اس آیت کے اس امت کی مریم کی پہلی مریم کے ساتھ تب مشابہت پیدا ہوتی ہے کہ اس میں بھی عیسیٰ کی روح پھونک دی جائے جیسا کہ خدا نے خود روح پھونکنے کا ذکر بھی اس آیت میں

فرمایا ہے۔ اور ضرور ہے کہ خدا کا کلام پورا ہو۔
پس اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں۔ میرا
ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا
اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے
اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی
اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار
دیا۔ پس اس آیت کا میں ہی مصداق ہوں۔
میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ
نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا۔
اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی
جس سے میں عیسیٰ بن گیا" (براہین احمدیہ
حاشیہ ص۳۳۷-۳۳۸)

(الفضل قادیان ۱۵- جنوری ۱۹۴۱ء ص۳)

اہلحدیث اس عبارت کا جواب دینے سے پہلے ہم
آیت موصوفہ کے سارے الفاظ نقل کر دیتے ہیں۔
جو یہ ہیں :-

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ
بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ
عَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۝
وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ
فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ
وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ (پ ۲۸- ع ۲۰)

اس آیت کے پچھلے حصے کو مرزا صاحب نے اپنے
حق میں لیا ہے اور ماشاء اللہ کیا ہی اچھی تفسیر کی ہے
کہ پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام مریم تھا۔ پھر مجھ
میں صدق کی روح پھونکی گئی جس سے میں عیسیٰ بن گیا
اسی وجہ سے میں ابن مریم کہلایا۔ چونکہ مجھ سے
پہلے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا اس لئے میرا دعویٰ
سچا ہے۔

احمدی دوستو! (اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ)
خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ سچ بتاؤ کہ براہین احمدیہ
تمہارا قرآن ہے؟ کیا تم رمضان شریف کی تراویح
میں اسی کو پڑھا کرتے ہو؟ اور سنو! اور کان لگا کر
سنو کہ تم لوگ متکلمین کی جماعت کہلاتے ہو اور مناظرے
کیا کرتے ہو۔ بتاؤ مرزا صاحب کا یہ فقرہ کہ

"اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا
تو میں جھوٹا"

کن لوگوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے؟ کیا اس میں
شک ہے۔ اس میں خطاب ان لوگوں کو ہے جو مرزا
صاحب کے الہاموں کو نہیں مانتے بلکہ ان کی کتاب
براہین احمدیہ کو رمائن کی کتھا سے زیادہ وقیع سمجھتے
ہیں۔ ایسے لوگوں کے سامنے قرآن کا نام لینا اور
جواب دیتے ہوئے "براہین احمدیہ" کا حوالہ پیش کرنا
کہاں کی ایمانداری ہے۔

اب سنئے ساری آیت کا مطلب یہ ہے کہ
ہم (خدا) نے فرعون کی عورت آسیہ اور
مریم (بنت عمران) کو مسلمانوں کے لئے نیک نمونہ
بنایا ہے۔ تاکہ ایمان دار لوگ ان کی تکلیفوں کے
واقعات کو یاد کر کے صبر کریں۔

بس اصل مضمون اس آیت کا اتنا ہی ہے دیگر ہیچ

سوال قادیانی ممبروں سے ہم ایک تفسیری سوال
پوچھتے ہیں کہ مریم کا عطف امرأت فرعون پر ہے اور
یہ دونوں اسم فعل ضرب کے مفعول بہ ہیں۔ اور
مَثَلًا مفعول ثانی ہے۔ اور چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ معطوف
اور معطوف علیہ ایک ہی حکم میں ہوتے ہیں اس لئے
مریم اور آسیہ ایک ہی حکم میں ہیں۔ پھر آسیہ کو
چھوڑ کر مرزا صاحب کو خاص مریم کے ساتھ کیا خصوصیت
ہے؟ حالانکہ معطوف علیہ ہونے کی وجہ سے آسیہ
مقدم ہے۔ مندرجہ ذیل مثال کو غور سے پڑھئے!

اعطیت زیدا و عمروًا درهمًا
(میں نے زید اور عمر دونوں کو ایک درہم دیا)

جس طرح زید اور عمرو درہم لینے میں دونوں شریک
ہیں اسی طرح مومنوں کے لئے مثال بننے میں آسیہ
اور مریم دونوں برابر ہیں۔ قرآن مجید میں اسکی مثالیں
بہت ملتی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے :-

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَيْنِ (پ ۱۴- ع ۱۶)

اس آیت میں خدا نے دو آدمیوں کی مثال دی ہے
اسی لئے اس تمثیل میں ان دونوں کو یکساں دخل
حاصل ہے۔

عجیب مشابہت ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب
قادیانی شیخ بہاء اللہ ایرانی کا تتبع کرتے تھے۔ اسکی
تفصیل ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں
کی ہوئی ہے۔

الفضل کے اس جواب سے ہمارے خیال کی تائید
ہوتی ہے۔ کیونکہ جس طرح بہائیوں نے قرآن مجید
کے علاوہ شیخ بہاء اللہ کی کتاب "اقدس" کو الہامی
کتاب مان لیا ہے اسی طرح جماعت قادیانیہ بھی
مرزا صاحب کی کتاب "براہین احمدیہ" کو قرآن کہنے
لگ گئی ہے۔ اسی لئے تو قرآن کا حوالہ بتاتے ہوئے
براہین احمدیہ کو پیش کرتے ہیں۔ جو مخالفین کی نظر
میں تقویم پارینہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

اللہ اللہ! یہ ہیں آج کل کے مجدد زمان اور یہ
ہیں مفسر قرآن۔ جو اپنے مقابلہ میں کسی کو قرآن دان
ہی نہیں سمجھتے۔ سچ ہے ؎

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

بریلوی مشن

ایک مذہبی و قومی اپیل

مندرجہ ذیل مضمون "زمیندار" لاہور میں ۱۹۲۹ء میں شائع ہوا تھا۔ ناظرین "اہلحدیث" کے ملاحظہ کے لئے درج کرکے دنیائے اہل اسلام سے بغیر امتیاز مذہب و ملت عموماً، اور ایڈیٹران اخبارات و رسائل سے خصوصاً اور علی الخصوص رہبران قوم جناب مولوی ثناء اللہ صاحب، مولوی محمد صاحب دہلوی، مولوی میر محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولوی حافظ عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی، مولوی ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی و جمیع بزرگان احناف و محدثین رحمہ اللہ علیہم اجمعین سے کامل توقع اور امید ہے کہ وہ مضمون مندرجہ ذیل پر موافق شرع کافی شافی روشنی ڈال کر اپنے ناواقف بھولے بھالے گم کردہ راہ مسلم بھائیوں کی رہبری فرماکر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور و ممنون ہونگے۔

اپیل کنندہ:۔ خاکسار خطیب محمد ایوب کان اللہ لہ

از کوہ نیلگری

پیر جماعت علیشاہ صاحب کی شیریں بیانی

بجناب مدیر صاحب "زمیندار" السلام علیکم!

ذیل کا مضمون "زمیندار" میں درج فرماکر ہم نادار مسلمانان میسور کو مشکور فرمائیں۔

علی پور سیداں (پنجاب) کے بڑے پیر جناب سید جماعت علی شاہ صاحب قبلہ نے کل ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کو بعد نماز جمعہ میسور کی جامع مسجد کلاں میں وعظ فرمایا حضرت قبلہ کے مواعظ حسنہ سے استفادہ کرنے کیلئے مسلمانوں کا اتنا اجتماع ہوا کہ مسجد حاضرین سے کچھا کچھ بھر گئی۔ حضرت قبلہ نے دوران وعظ میں حاضرین پر حقائق و معارف کی جو موسلا دھار بارش کی تھی اس میں سے چند قطرے پیش کرتا ہوں اور حلفیہ شرعی کہتا ہوں کہ اس میں کوئی جملہ غلط یا خلاف واقعہ نہیں ہے۔

(۱) جس شخص کا کوئی پیر نہیں اس کا پیر شیطان ہے (۲) جس کا پیر نہیں وہ دوزخی ہے (۳) جو مرید نہیں ہوا اس پر جنت حرام ہے۔ (۴) جسے پیر کی ضرورت نہیں اسے پیغمبر کی بھی ضرورت نہیں (۵) جو شخص پیر سے بیزار ہے اس سے خدا، رسول، فرشتے اور ساری کائنات بیزار ہے اور اس پر لعنت بھیجتی ہے۔ (۶) بے پیر انسانوں کا شمار کافروں اور مشرکوں میں کیا جاتا ہے (۷) بے پیر کی نجات ہرگز نہ ہوگی۔ (۸) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بے پیر سے کہہ دو کہ مجھ سے اس کا کسی قسم کا واسطہ نہیں ہے[1] (۹) اگر کوئی شخص نماز پنجگانہ بلا قضا ہمیشہ باجماعت پڑھتا ہو، نماز تہجد کا بھی پابند ہو، رمضان کے روزے بھی قضا نہ کرتا ہو، زکوۃ نہایت صحیح طریقہ پر ادا کرتا ہو ہر سال حج بھی کرلیتا ہو اور جہاد فی سبیل اللہ میں اپنی عمر گزار دے، لیکن کسی کا مرید نہ ہو تو ان میں سے اس کی ایک عبادت بھی قبول نہ کی جائے گی۔ (۱۰) پیر کی محبت میں فنا ہوجانا ہی جہاد اکبر ہے۔ (۱۱) شریعت کا راستہ دشوار گذار اور طویل ہے طریقت کا راستہ مختصر اور سہل ہے۔ (۱۲) جس شخص کا پیر نہیں وہ حرام زادہ ہے[2]۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے حرامزادوں سے پیام وسلام یک دم بند کردیں۔ (۱۳) امان اللہ خان اس لئے تباہ و برباد ہوا کہ وہ کسی کا مرید نہ تھا۔ اگر آج بھی وہ مرید ہوجائے تو یقیناً اسے تخت و تاج مل جائے[3]۔ (۱۴) اگر کوئی شخص مرید ہوکر مرے تو سیدھا جنت میں جائے گا۔ فرشتے ادب و احترام کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرینگے، مرید حیران ہوکر ان سے پوچھیگا کہ یہ کونسا مقام ہے، فرشتے جواب دینگے کہ یہ جنت ہے۔ مرید کہیگا کہ جنت تک پہنچنے کے لئے تو منزل سکرات، منزل عذاب قبر، پلصراط و میدان حشر کو طے کرنا پڑتا ہے۔ یہ تمام مقامات کیا ہوئے۔ فرشتے ادب سے عرض کریں گے کہ حضور کے مرید ہوتے ہی وہ تمام منزلیں معاف کردی گئیں۔ (۱۵) خداوند کریم اپنے قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے کہ بغیر وسیلہ ہرگز ہرگز میرا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔ (۱۶) جس طرح جسمانی بیماریوں کیلئے حکیموں ڈاکٹروں کی ضرورت ہے اسی طرح روحانی بیماریوں کے ازالہ کے لئے پیر کی ضرورت ہے (۱۷) عورتوں کو چاہئے کہ سب سے پردہ کریں لیکن پیر سے پردہ نہ کریں[4]۔

اگر پیر صاحب کے ارشادات صحیح ہیں تو علماء حق اور اخبار اسلام کا فرض ہے کہ وہ جلد سے جلد تمام مسلمانوں کو پیر صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل کرنے کی سعی کریں۔ اور اگر یہ سب کچھ غلط ہے تو خدا کے لئے تمام کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس قسم کے گمراہ پیروں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کی کوشش کریں۔

[1] حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو جھوٹی بات مجھ پر لگائے اس کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔ اس وعید شدید کو سامنے رکھ کر پیر صاحب یا ان کے اتباع میں سے کوئی صاحب اس حدیث کا صحیح و مستند حوالہ بیان فرمائیں۔ اور بیان کرتے ہوئے موضوعات کی کسی کتاب کا حوالہ نہ دیں۔ (اہلحدیث)

[2] مرزا صاحب قادیانی بھی ایسے ہی ارشادات فرمایا کرتے تھے تشابهت قلوبهم واقوالهم ایسے لوگوں کو زبان درازی کرتے وقت خیال نہیں آتا کہ کسی کو حرام زادہ کہنا اس کی ماں پر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ اگر وہ قیامت کے دن اس افک پر دعویٰ کریگی تو خدا کے سامنے کیا جواب دینگے۔ ایسی مدعیہ ایک نہیں ہوگی بلکہ بے شمار ہونگی اگر فی دعویٰ اسی کوڑے بھی لگیں تو مجموعہ سزا کتنا ہوگا۔ اعاذنا اللہ! یہ ہیں آج کل کے ملہم اور پیران طریقت و مجدد مائۃ حاضرہ۔ انا لله‍ (اہلحدیث)

[3] مصطفے کمال اور شاہ ایران تو آپ کے مرید ہونگے۔ اسی لئے ترقی یافتہ رہے۔ (اہلحدیث)

[4] تاکہ پیر کی مرض چشم کا علاج ہوتا رہے۔ (اہلحدیث)

بزرگوں کی دنیا۔ [illegible]

(ایم ابراہیم خان پلیس کنٹراکٹر میسور) ۱۸ شعبان ۱۳۴۸ھ زمیندار (نقل مطابق اصل)

اہلحدیث | میسور والوں کا فرض مقدم تھا جنہوں نے یہ الفاظ نامبارکہ سنے جن لوگوں کو ایسے ناجائز الفاظ سن کر بھی کسی قسم کا ملال نہیں ہوتا اور نہ وہ ان سے روگرداں ہوتے ہیں ان کے حق میں فرمان خداوندی ہے کہ

لا یؤمنون حتی یروا العذاب الالیم

ہماری تحقیق تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری متساوی الاقدام چلنے والی دو ہستیاں ہیں۔ خدا تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث

(از مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب دہلوی)

بزرگوار بھائیو! آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ پر بمقام آرہ منجملہ متفقہ پاس شدہ تجاویز کے ایک تجویز یہ بھی کہ تمام ہندوستانی اہل حدیثوں کو باہم متحد و منسلک کیا جائے۔ تاکہ ایک دوسرے کی حالت سے واقفیت ایک حد تک سہل ہوجائے۔ اسلامی تعلیم و روایات عملی جامہ پہن لیں۔ گو یہ تجویز پرانی تھی مگر اس سرزمین کی عملی خاصیت نے اس کو عملی رنگ میں لانے کے لئے مجھے منتخب کیا۔ جس کو میں نے توکل خدا منظور کیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سب کچھ میں ہی کرونگا۔ ہندوستان بھر کی جماعت کی ضروریات کا مداوا صرف میری ذات ہوگی۔ نہیں نہیں بلکہ باہم تعاونوا علی البر والتقویٰ پر عمل کرتے ہوئے ایک دوسرے کو مخلصانہ اور مفید مشورہ سے مطلع کرینگے۔ اور جماعتی بیداری وقتی ضرورت کا احساس پیدا کرائینگے۔ دنیاوی نظام کے ماتحت کسی شعبہ کا ایک ذمہ دار کوئی ایک ہوا کرتا ہے۔ ایسا ہی میں ہوں۔

انجمن | یہ سب امور مقامی اتحاد و جمعیت اور انجمن کی تشکیل سے پورے ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ یہ نیک امر ذاتی اور مقامی بن کر نہ رہ جائے ضرورت ہے کہ بتدریج ضلع بھر صوبہ کی انجمن کے ساتھ اتحاد عمل کیا جائے اور پھر مرکز سے ملحق ہو کر تمام ہندوستان کے اہل حدیثوں کی ایک متحدہ جماعت ہو جس کا نظام ایک ہو کر "و اشتکی عنیہ اشتکی کلہ" پر عمل پیرا نظر آئے۔ اللہ تعالیٰ نے دہلی کو ہر اعتبار سے مرکزی حیثیت عطا کی اور اہل حدیثوں کی مرکزی انجمن "آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" کا صدر دفتر بھی یہیں ہے۔ ضرورت ہے کہ تمام برادران اہل حدیث اس امر کے لئے دلی کوشاں ہوں کہ سب منظم طور پر مرکز سے ملحق ہوجائیں۔

عملی قدم | الحمد للہ اس سلسلہ میں خط و کتابت شروع ہوچکی ہے گو ابھی ابتدائی منزل ہے مگر امید افزا ہے۔ مولوی عبد الغفار حسن عمر پوری مولوی فاضل بنارس سے بہت حوصلہ افزا اور کامیاب حالات لکھ رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہر جگہ عملی قدم اٹھایا جائے۔ ہر شخص اپنے اپنے مقام پر اپنی دماغی طاقت کے مطابق جماعتی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے ایک درد محسوس کرتا ہے اور اس کے علاج و صحیح تدبیر کیلئے ہاتھ پیر مارتا ہے۔ لیکن ایک آدمی یا ایک مقام یا کوئی ایک صوبہ اتنا کامیاب نہیں ہوسکتا۔ جتنا کہ سب اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیکر کرسکتے ہیں۔ لہٰذا اب جماعتی طور پر عمل کا وقت آگیا ہے۔ اس وقت اگر تغافل یا محض رائے و تجاویز سے کام لیا تو پھر پچھتانا پڑیگا ضرورت تو یہ ہے کہ جو کچھ پاس ہوجائے۔ اس پر بلا کم و کاست عمل شروع کردیا جائے۔ اس کو اپنی رائے یا خیال کے خلاف سمجھ کر معرض التوا میں ڈالکر نہ صرف اپنے لئے بلکہ جماعت کے لئے بھیانک منظر نہ پیش کریں۔ سادگی اور خلوص سے عمل شروع کردیں۔

اخراجات | اس میں شک نہیں ضرورت ہے کہ چند سچے ہمدرد دورہ کرکے جماعت کو ابھاریں اور یکسو منظم کرکے مرکز سے ملحق کریں۔ لیکن فی الحال یا آئندہ بھی ایسا کرنا جماعت پر مزید اخراجات کا باعث ہے تقریبًا ہر مقام پر جماعت کے بھی خواہ زیادہ نہیں تو ایک آدھ صاحب تو ہونگے۔ اُن کو ذمہ دار قرار دیتے ہوئے اُن سے اس علاقہ کے تمام وہ کام لئے جاسکتے ہیں جو دور دراز کا دورہ کرکے تیز خرچ کا موجودہ زمانہ میں بارِ گراں برداشت کرکے کئے جائیں۔ اسطرح سے خرچ کم اور آمد مناسب ہوگی۔ پھر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس بھی ضروری تعمیری امور پر غور کرسکتی ہے۔

امداد | دفتر سے خط و کتابت شروع ہوچکی ہے جس مقام پر جن صاحب کے پتہ وغیرہ سے واقفیت ہے انہیں کو مخاطب کرلیا جاتا ہے۔ اگر وہ معقول وجوہ سے اس کو انجام دینے سے قاصر ہوں اور اپنے سے زیادہ کسی اور کو اہل اور سچا ہمدرد سمجھتے ہوں تو وہ دونوں آپس میں گفتگو کرکے ان کو آمادہ و راضی کریں۔ بجائے اس کے کہ دفتر میں اپنی مجبوری لکھ کر معافی چاہیں یا کسی دوسرے کا نام پیش کریں۔ ایسا کرنے سے خرچ میں اضافہ اور وقت کی زیادتی ظاہر ہے ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ کم از کم وقت میں اور ضروری اخراجات سے کام جلدی ہوجائے۔ لہٰذا اس معاملہ میں بھی ہر اہل حدیث کا فرض ہے کہ وہ راقم سے تعاون کریں۔

نیز فی الحال مقامی انجمن کی تشکیل ضروری ہے اور اس کا بتدریج مرکز سے ملحق ہونا اشد ضروری ہر اہل حدیث بھائی کا مذہبی و اخلاقی فرض ہے کہ وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا سالانہ چندہ ممبری محض چار آنہ دیکر ممبر بنیں۔

اندراج ممبران | عنقریب دفتر سے انجمنہائے ملحقہ ضروری کاغذات بھیجدیئے جائینگے۔ لیکن فی الحال ایک رجسٹر بنا کر ممبران کا اندراج شروع کردیں۔

زیادہ سے زیادہ ماہانہ اپنی مخلصانہ کاروائی و کوشش سے صدر دفتر کو مطلع رکھتے رہیں جس مقام پر افراد اہل حدیث کی تعداد خدانخواستہ کم ہو وہاں کے ممبران کی رقم مجموعی ایک روپیہ تک ہو تو وہ براہ راست صدر دفتر کو روانہ کر دیں۔ اس سے زائد رقم مقامی انجمن جمع کر کے اپنی ذمہ داری سے صدر دفتر کو روانہ کرے اور اسماء ممبران کی فہرست بھی بھیجی جائے۔

وقتی طور پر مناسب اور ضروری گذارشات پیش کی گئی ہیں حسب حال مزید آئندہ انشاء اللہ!

خادم: محمد یونس خطیب۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

آریہ سماج کا خدائے خالق سے انکار

ہردوئی میں پنڈت کالی چرن اور پنڈت رامچندر صاحب دہلوی سے مناظرہ

(بقلم پنڈت آتمانند صاحب مقیم لاہور)

ماہ گذشتہ اکتوبر میں ہردوئی گیا۔ یہاں آریہ سماج کے سالانہ جلسہ پر پنڈت کالی چرن صاحب سے اور بعد ازاں دہلی میں پنڈت رامچندر صاحب دہلوی کے ساتھ مسئلہ تناسخ پر مباحثہ ہوا جو ناظرین اہلحدیث کی واقفیت اور دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

میں نے مسئلہ تناسخ پر اعتراض کیا کہ دنیا کے آغاز میں جو نباتات، حیوانات، انسان وغیرہ جانداروں میں جنسی فرق تھا وہ کن سابقہ اعمال کا ثمرہ تھا کیونکہ آغاز سے پیشتر کوئی کائنات یا جنم تھا ہی نہیں۔ جس طرح آغاز کائنات میں بلا اعمال سابقہ جنسی تفریق مانی جاتی ہے، ویسی اس وقت بھی ہے۔ اس لئے پچھلے جنم یعنی مسئلہ تناسخ کو ماننے کی ضرورت نہیں۔

پنڈت کالی چرن جی۔ پنڈت آتمانند جی کو آریہ سماج کے عقیدہ سے بھی جب واقفیت نہیں تو ان کا آریہ سماج کے ساتھ بحث کرنا بھی فضول ہے ہر واقف کار جانتا ہے کہ آریہ سماج دنیا کا اولین آغاز نہیں مانتی بلکہ دنیا کا سلسلہ پیدائش و فنا ازلی و ابدی مانتی ہے۔ اس لئے جب دنیا کا اولین آغاز کبھی ہوا ہی نہیں تو یہ اعتراض بھی خود بخود رد ہو گیا۔ میں پنڈت آتمانند جی کو برادرانہ مشورہ دیتا ہوں کہ پہلے آریہ سماج کے عقائد سمجھ لیں پھر مناظرہ کو آئیں۔

میں۔ اس کا ثبوت کہ آیا میں آریہ سماجی عقائد سمجھتا ہوں یا نہیں ابھی تھوڑی دیر میں مل جائیگا۔ اور پتہ چل جائیگا کہ آریہ سماجی عقائد کو جیسا کچھ میں سمجھتا ہوں بہت سے آریہ سماجی پنڈت بھی نہیں سمجھتے۔ پھر سے میرا اعتراض سن لیجئے کہ اگر (جیسا کہ فی الواقعہ ہے) دنیا کا آغاز اولین مانا جاوے تو مسئلہ تناسخ رد ہو جاتا ہے کیونکہ جس طرح پہلی دنیا کے شروع میں خدائے خالق نے انسان، حیوان، چرند، پرند، درند، نباتات وغیرہ کی تفریق بلا اعمال سابقہ بنائی تھی اُسی طرح اب بھی ہے اور مسئلہ تناسخ غلط ہے۔ اور اگر بعقیدہ آریہ سماج دنیاؤں کے سارے سلسلہ کو ازلی و ابدی فرض کر لیا جائے تو خدائے خالق کا انکار لازم آتا ہے کیونکہ ازلی شے ہمیشہ ہمیشہ سے ہی غیر مخلوق بلا خالق ہوا کرتی ہے اور آریہ سماج اور اس کا بانی مہرشی دیانند جی صریحاً خدائے خالق کے منکر ثابت ہوتے ہیں۔ جیسا کہ سوامی دیانند جی مہاراج اپنی تصنیف سوامی مَنتویہ امنتویہ پرکاش (ملحقہ ستیارتھ پرکاش، دفعہ ۲) میں لکھتے ہیں کہ:۔

"پرواہ سے انادی (از روئے سلسلہ کے بے آغاز ہونا) جو جو ہر و صفات و حرکات ترکیب پا کر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے وہ اُن میں انادی ہے اور اس (طاقت) سے پھر بھی ترکیب ہوگی اور تفریق بھی۔ ان تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں" (بلفظہٖ)

اب ناظرین خود غور فرما دیں کہ جب سوامی جی مہاراج مادی جوہروں یعنی عناصر میں ترکیب و تفریق کی طاقت کو ازلی اور ابدی ہونے کی وجہ سے طبعی و ذاتی مانتے تھے کیونکہ ازلی صفت یا طاقت صرف وہی ہو سکتی ہے جو موصوف کی طبعی اور ذاتی صفت ہو ورنہ کسی دوسرے کی دی ہوئی طاقت یا صفت دی جاتے وقت آغاز رکھنے سے ازلی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے مادہ میں بننے اور بگڑنے یعنی ترکیب و تفریق کی طاقت مادہ کا طبعی خاصہ مان لینے سے خدا کا نام و نشان تک مٹا ڈالنے کی بے سود کوشش کی گئی ہے اور سوامی جی کے اس عقیدہ سے بھی نیز سلسلۂ دنیا کو ازلی و ابدی قرار دینے سے بھی خدائے خالق کی ہستی کا صریح انکار لازم آتا ہے۔ اور آریہ سماج اور سوامی دیانند جی دونو خدائے خالق کے منکر ثابت ہوتے ہیں۔

پنڈت کالی چرن صاحب۔ بعض بچے اپنے پچھلے جنموں کا حال بتلاتے ہیں میرا اپنا بچہ بتلاتا ہے کہ وہ اپنے پچھلے جنم میں انگریز تھا۔ دنیا کا سلسلہ اسی طرح ازلی و ابدی ہے جس طرح درخت اور بیج یا مرغی اور انڈہ کا سلسلہ ازلی و ابدی ہے۔ اور جس طرح دائرہ کا شروع و اخیر نہیں ہوا کرتا اسی طرح دنیا بھی بلا آغاز و بلا انتہا ہے۔ جس جوہر میں ترکیب و تفریق کی طاقت ازلی لکھی ہے اُس سے سوامی جی مہاراج کی مراد خدا ہے کہ خدا میں مادہ کو ترکیب و تفریق دینے کی طاقت ازلی و ابدی ہے نہ کہ مادہ کی۔

میں۔ جو بچے اپنے پچھلے جنموں کا حال بتلاتے ہیں وہ ماں باپ کے سکھلائے ہوئے ہوتے ہیں۔ خود مہرشی دیانند جی بھی ستیارتھ پرکاش سملاس ۹ دفعہ (۳۲) از دو صفحہ ۲۲۹ پر لکھتے ہیں کہ:۔

"نیز کوئی شخص پچھلے اور اگلے جنم کے حالات کو جاننا چاہے تو جان بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جیو کا علم اور وجود محدود ہے۔ یہ بات ایشور کے جاننے کی ہے نہ کہ جیو کی۔"

(باقی ص۱۱ کالم ۳ پر پڑھیں)

تنقید بر مسئلہ سماع موتیٰ

(از مولوی ابو اسرائیل محمد اسماعیل صاحب اوری)

اہلحدیث ۲۸ جون ۱۹۴۰ء ص ۱۰ سوال ۱۴۸ کے جواب میں عدم سماع موتیٰ پر قرآن مجید کی دو آیتوں (انک لاتسمع الموتیٰ اور ما انت بمسمع من فی القبور) سے استدلال کیا گیا تھا۔ اس پر ایک صاحب نے تعاقب کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ (مدیر)

آپ نے اخبار اہلحدیث ۲۸ جون ۱۹۴۰ء سوال ۱۴۸ کے جواب ۱۴۸ میں عدم سماع موتیٰ پر قرآن مجید کی دو آیتوں سے دلیل پکڑی ہے۔ لیکن فی الاصل ان ہر دو آیتوں میں حقیقی مُردے مراد نہیں ہیں۔ بلکہ آیت انک لاتسمع الموتیٰ اور آیت و ما انت بمسمع من فی القبور میں الموتیٰ اور من فی القبور سے کفار مقید بحیات مراد ہیں۔ جن کو ان کے کفر کی وجہ سے مجازاً مُردے فرمایا گیا ہے۔ پہلی پوری آیت کے الفاظ یہ ہیں:-

اِنَّكَ لَاتُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ (سورہ نمل ع ۲ و سورہ روم ع ۵)

یعنی اے نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) آپ کفار کو (جو بمنزلہ مردوں کے ہیں) نہیں سنا سکتے اور نہیں سنا سکتے پکار ان لوگوں کو جو بہرے ہیں جبکہ وہ پیٹھ پھیر چل دیتے ہیں اور آپ نہیں ہدایت کر سکتے اندھوں کو ان کی گمراہی سے (ہاں) نہیں سنتے مگر وہ لوگ (سنتے ہیں) جو ہماری آیتوں (قرآن) پر ایمان رکھتے ہیں پس یہی لوگ (دیکھے) مسلمان ہیں۔

قرآن کے سیاق و سباق سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ ان آیات بینات میں الموتیٰ الصم العمی اور من فی القبور سے کفار مراد ہیں جو اپنے کفر پر سخت مصر ہیں۔ جن کو عدم سماع افہام و عدم قبول انتفاع و عدم نظر الی الحق کی بنا پر الموتیٰ وغیرہ الفاظ سے بیان فرمایا۔ چنانچہ تفسیر جامع البیان کے الفاظ یہ ہیں:-

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى الْكُفَّارَ فَاِنَّهُمْ كَالْمَوْتٰى فِيْ عَدَمِ الْاِنْتِفَاعِ بِمَا يَسْمَعُوْنَ وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ وَالْكُفَّارُ كَالصُّمِّ فِيْ تِلْكَ الْحَالِ الَّتِيْ هِيَ اَبْعَدُ مِنَ الْاِسْتِمَاعِ فَاِنَّ الْاَصَمَّ اِذَا كَانَ حَاضِرًا قَدْ يَسْمَعُ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِي الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ وَهُمْ عُمْيٌ اَنْ تُسْمِعَ سِمَاعَ انْتِفَاعٍ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا مَنْ هُوَ فِيْ عِلْمِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ۔ مُخْلِصُوْنَ منقادون

نبلغ انت رسالتك ولا تضيق صدرك الخ

تفسیر ابن عباس ص ۲۳۵ میں اس آیت کی تفسیر یوں تحریر ہے:-

(انك) يَا مُحَمَّدُ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى بِالْقُلُوْبِ وَيُقَالُ كَانَهُ ميت ولا تسمع الصم بالقلوب و يقال المتصامم الدعاء دعوتك الى الحق والهدى اذا ولوا اعرضو مدبرين عن الحق والهدى و ما انت يا محمد بهادي العمي عن ضلالتهم الى الهدى ان تسمع ما تسمع دعوتك الا من يومن بآيتنا بكتابنا و رسولنا فهم مسلمون مخلصون بالعبادة والتوحيد الخ

نیز تفسیر جلالین ص ۳۲۲ مطبع مجتبائی دہلی میں ہے: ثم ضرب لهم امثالاً بالموتى والصم والعمى یعنی پھر خدا نے ان کفار مذکورین کو مُردے اور بہرے و اندھوں کے ساتھ تمثیل دی۔

فقال انك لا تسمع الموتى ولا تسمع الصم الدعاء اذا ولو مدبرين۔

دوسری مستدلہ آیت و ما انت بمسمع من فی القبور سے بھی مراد کفار اہل ضلالت ہیں۔ جیسا کہ اس کے بھی سیاق و سباق سے اچھی طرح پتہ چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان اور اہل ضلالت کا بیان فرماتے ہوئے ان کا موازنہ یوں فرمایا ہے:-

مَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ۔ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ۔ وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ۔ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ (س فاطر ع ۳۔ پ ۲۲)

یعنی نہیں برابر ہے اندھا اور بینا۔ اور نہیں برابر ہے اندھیری اور روشنی۔ اور نہیں برابر ہے سایہ اور دھوپ۔ اور نہیں برابر ہیں زندے اور مُردے۔ البتہ اللہ تعالیٰ سناتا ہے جس کو چاہے وہ اور نہیں ہیں آپ اے نبی سنانے والے ان کو جو قبروں میں ہیں۔ نہیں ہیں آپ مگر ڈرانے والے۔

اس آیت میں بھی من فی القبور سے کفار مقید بحیات مراد ہیں۔ چنانچہ تفسیر جلالین ص ۳۶۴ میں ہے:-

وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ اَيِ الْكُفَّارَ شَبَّهَهُمْ بِالْمَوْتٰى فَلَا يُجِيْبُوْنَ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِيْرٌ لَهُمْ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بِالْهُدٰى بَشِيْرًا من اجاب الله و نذيراً لمن لم يجيب الله الخ

تفسیر جامع البیان میں اس آیت کی تفسیر یوں بیان کی ہے:-

و ما انت بمسمع من فى القبور اى الكفار المصرين فانهم كالاموات فى عدم الانتفاع بالموعظة ان انت الا نذير فما عليك الا الانذار الخ

تفسیر ابن عباس ص ۲۶۸ میں اس آیت کی تفسیر ان الفاظ میں بیان کی ہے:-

ان الله يسمع يفقهم من يشاء من كان اهلاً لذلك و ما انت بمسمع بمفهم من فى القبور من كانه ميت فى القبور ان انت ما انت يا محمد الا نذير رسول مخوف بالقران الخ

ان تفاسیر منقولہ سے یہ بات بالکل عیاں ہو جاتی ہے کہ ان آیات بینات میں الموتیٰ اور

من فی القبور وغیرہ سے حقیقی مردے مراد نہیں اور نہ قرآن کا یہ مطلب ہے۔ بلکہ قرآن کے فصاحت و بلاغت کی ایک اعجازی دلیل ہے کہ وہ اپنے مفہوم کو اپنے بدیع اور نوکیلے الفاظ میں ادا کرتا ہے۔ اسطرح کی مثالیں کلام عرب میں بہت ملتی ہیں۔ نیز علمائے اصول نے قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لئے بہت سی تقسیمیں کی ہیں یعنی بتایا ہے کہ الفاظ کے معانی حقیقی ہوتے ہیں جیسے شیر کے معنی جنگلی درندہ اور کبھی مجازی ہوتے ہیں۔ جیسے شیر کے معنی بہادر وغیرہ کبھی کسی لفظ کے معنی کھلے ہوتے ہیں کبھی ان میں تھوڑا سا خفا ہوتا ہے الخ رسالہ فقہ اور فقیہ مشہ باقی مسئلہ سماع موتیٰ کو خلاف قیاس فرمانا سو گذارش ہے جب متعدد احادیث بنص صریح اس مسئلہ کی مثبت ہیں تو کیسے خلاف قیاس کہا جا سکتا ہے۔ صحیح بخاری میں قلیب بدر کا واقعہ ان الفاظ میں منقول ہے:۔

عن ابن عمرؓ قال وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قلیب بدر فقال هل وجدتم ما وعد ربکم حقا۔ قال انهم الان یسمعون ما اقول فذکر لعائشۃ فقالت انما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انهم الان یعلمون ان الذی کنت اقول لهم هو الحق ثم قرأت انک لا تسمع الموتیٰ الایۃ

اس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے الان سے وہی خاص وقت لیکر دیگر اوقات کی نفی فرمائی ہے مگر یہ حضرت عائشہ رضہ کا خود اپنا اجتہاد ہے اور یہ اسی طرح جس طرح کہ وہ بکاء علی المیت کو خیال کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ مسلم میں تو یہاں تک الفاظ آئے ہیں:۔

عن انس بن مالک ان رسول اللہ ترک قتلی بدر ثلثا ثم اتاهم فقام علیهم فناداهم یعنی نبی کریم صلعم نے مقتولین بدر کو تین روز پڑے رہنے دیا۔ پھر ان کے پاس آکر ہر ایک کا نام لے لیکر پکارا جس پر حضرت عمر رضہ نے آنحضرت صلعم سے کہا یا رسول اللہ کیف یسمعون وانی یجیبون وقد جیفوا قال والذی نفسی بیدہ ما انتم باسمع لما اقول منهم ولکنهم لا یقدرون ان یجیبوا ثم امر بهم فسحبوا فالقوا فی قلیب بدر (مسلم جلد ثانی صفحہ ۳۸۶)

اب خیال فرمانا چاہئے جب ان کو تین روز تک چھوڑے رہنا اور ان کا سڑ جانا پھر حضور اکرم صلعم کے کلام کو سننا مسئلہ سماع موتیٰ کے مطلع کو صاف کر دیتا ہے۔ نیز مسلم جلد اول صفحہ ۷۶ میں ہے:۔

حضرت عمرو بن العاص نے مرتے وقت اپنے بیٹے کو وصیت کی تھی فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما تنحر جزور ویقسم لحمها حتی استانس بکم وانظر ماذا اراجع رسل ربی

اس روایت میں لفظ استانس بکم صاف بتلا رہا ہے کہ مردہ زندوں کے کلام وغیرہ سے مانوس ہوتا ہے۔ نیز مردہ کی ظاہری حالت کو دیکھ کر یہ فرمانا کہ اس میں حواس خمسہ میں سے کوئی حس نہیں ہوتی الخ یہ اس کے ظاہری حالات کی بنا پر آپ کا فرمانا ہے ورنہ حدیث اس پر بھی صاف طور پر دلالت کرتی ہے کہ اس میں حس ہوتی ہے ہاں اس کی حس ہم کو نہیں محسوس ہوتی۔ ملاحظہ فرمائیں صحیح بخاری کی روایت

عن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملها الرجال علی اعناقهم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاهلها یا ویلها این تذهبون بها یسمع صوتها کل شیء الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۱۴۴)

اس حدیث میں قالت قدمونی اور قالت لاهلها وغیرہ الفاظ صاف بتلا رہے ہیں کہ اس میں حس ہوتی ہے۔ اگر حس نہ ہوتی تو اس کو کیا معلوم کون مجھ کو کہاں لے جا رہے ہیں پھر اس کی آواز کو سوائے انسان کے سب جانور سنتے ہیں۔

مسند احمد میں روایت ہے:۔

عن عمرو بن حزم قال رانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکیا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب هذا القبر (مشکوٰۃ)

معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنے یا اس پر چلنے پھرنے سے مردے کو ایذا پہنچتی ہے اگر حس نہ ہوتی تو کیسے کسی کے بیٹھنے چلنے پھرنے وغیرہ کو محسوس کرتا۔

جامع ترمذی میں روایت ہے:۔

جب مُردے کو دفنا چکتے ہیں تو اس کے پاس منکر و نکیر دو فرشتے آتے ہیں اور اس سے سوال و جواب کرتے ہیں اگر وہ مردہ نیک اور صالح تھا اور سوال جواب بھی اچھی طرح دیدے تو اس سے کہا جاتا نم فیقول ارجع الی اهلی فاخبرهم یعنی تو اب سو جا تو مُردہ کہتا ہے کہ میں اپنے گھر والوں کو جا کر اپنی اچھی حالت کی خبر دیتا ہوں۔

حضرت جابر رضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ:۔

اذا ادخل المیت القبر مثلت له الشمس عند غروبها فیجلس یمسح عینیه ویقول دعونی اصلی۔ جب میت قبر میں داخل کر دی جاتی ہے تو غروب آفتاب کی مثل اس کے لئے بنا دی جاتی ہے پس وہ اپنی آنکھوں کو ملتا ہوا بیٹھ جاتا ہے اور ملائکہ کو کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو میں اپنی نماز ادا کروں۔

احادیث منقولہ بالا صاف بتلا رہی ہیں کہ مُردے میں حس ہوتی ہے مگر ہم اس کی حس کو نہیں محسوس کر سکتے۔ باقی حدیث انہ یسمع قرع نعالهم اور حدیث تسلیم علی المیت کے متعلق یہ فرمانا کہ ان سے دوام حاصل نہیں ہوتا۔

غرض یہ ہے کہ فرض کیجئے کسی قبرستان میں زائرین کا صبح سے لیکر شام تک تانتا لگا رہتا ہے اور وہ تسلیم علی المیت والی دعا بھی پڑھتے ہیں۔ تو کیا ایسی صورت میں دوام کی نفی کی جائے گی۔

مزید براں امام نووی رحمہ نے اس پر خوب فیصلہ فرما دیا ہے۔ ملاحظہ ہو:۔ وتظاہرت

بہ الاحادیث الصحیحۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من روایۃ جماعۃ من الصحابۃ فی مواطن کثیرۃ ولا یمتنع فی العقل ان یعید اللہ تعالیٰ الحیوۃ فی جزء من الجسد ویعذبہ و اذا لم یمنعہ العقل وورد الشرع بہ وجب قبولہ واعتقادہ وقد ذکر مسلم ھنا احادیث کثیرۃ فی اثبات عذاب القبر وسماع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت من یعذب فیھا وسماع الموتیٰ قرع نعال دافنیھم وکلامہ صلی اللہ علیہ وسلم لاھل القلیب وقولہ ما انتم باسمع منھم و سوال الملکین المیت واقعادھما ایاہ و جوابہ لھما والفسح لہ فی قبرہ وعرض مقعدہ علیہ بالغداۃ والعشی الخ نووی شرح مسلم ص۳۸۶

دوسری جگہ امام نووی رحہ نے امام مازری رحہ کا قول نقل فرمایا:۔

قال بعض الناس المیت یسمع عملاً بظاہر ھذا الحدیث الخ

پھر امام مازری رحہ نے اس کی تردید کی ہے۔ اس پر اس تردید کی تردید امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ نے کی ہے اور فرمایا:۔ یحمل سماعھم علیٰ یحمل علیہ سماع الموتیٰ فی احادیث عذاب القبر فتنۃ التی لا مدفع لھا وذالک باحیاءھم او احیاء جزء منھم یعقلون ویسمعون فی الوقت الذی یرید اللہ۔ انتھیٰ۔

ھذا ما عندی وعلیٰ ما اقول۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔

اہلحدیث مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ قرآن شریف کی نصوص مقدم ہیں جہاں تک ہو سکے احادیث منقولہ بالسند الصحیح کو قرآن سے موافق کرنا چاہئے نہ کہ قرآن کے مخالف قرآن مجید میں لا تسمع الموتیٰ نص صریح ہے۔ علم بلاغت کے قاعدے سے دیکھنا ہے اس میں استعارہ کس یا تشبیہ کس جانب ہے۔ قابل مضمون نگار نے تسلیم کیا ہے کہ کفار کو مجازاً مردہ قرار دیا گیا ہے۔ بالکل صحیح ہے علم بیان سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مشبہ کی نسبت مشبہ بہ میں وصف (وجہ تشبیہ) علیٰ وجہ الکمال ہوتا ہے۔ عربی اشعار کی مثال سے اردو شعر کی مثال زیادہ مفید ہوگی۔ شاعر کہتا ہے ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

محبوب کو سورج سے حسن جمال کی روشنی میں تشبیہ دیتا ہے۔ کیونکہ سورج میں روشنی محبوب کے چہرہ سے بہت ہی زیادہ ہے۔ عرب کا شاعر کہتا ہے ؎

لا تعجبوا من بلا غلا لتہ
قد زرّ ازرارہ علی القمر

اس شعر میں محبوب کو بوجہ اس کے حسن وجمال کے قمر سے تشبیہ دی ہوئی ہے۔ مگر کون نہیں جانتا کہ قمر میں حسن وجمال علیٰ وجہ الکمال ہے۔ غالباً قابل مضمون نگار کو بھی یہاں تک اتفاق ہوگا کہ مشبہ بہ میں وصف اکمل ہوتا ہے۔ اب لفظ لا تسمع کے معنی پر غور کرنا ہے جو قاعدہ علمیہ سے بالکل صاف ہے۔ الموتیٰ الصم اور من فی القبور کو لا تسمع کا مفعول بہ بنایا ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ تمہارے فعل اسماع کے وہ محل نہیں ہیں۔ کیوں نہیں ہیں کیونکہ وہ مردہ ہیں۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ حقیقی مردہ میں فعل اسماع کا اثر بطریق اولیٰ نہیں پہنچا کیونکہ اس میں وصف مردگی کفار مشرکین سے حقیقی معنیٰ میں بہت زیادہ ہے۔ یہ تقریر ہمارے علم بلاغت کے قاعدے پر مبنی ہے۔ پس انتفاع یا غیر انتفاع کو محل کلام بنانا صحیح نہیں۔

اسی لئے علمائے حدیث کے ساتھ علمائے سلف حنفیہ بھی متفق ہیں کہ مردوں میں سماع کی طاقت نہیں (ہدایہ کتاب الایمان ملاحظ ہو)

پس جتنی احادیث بظاہر نصوص قرآنیہ کے خلاف ہیں ان کو قضایا حینیہ مطلقہ سمجھنا چاہئے نہ دائمہ مطلقہ۔ وللتفصیل مقام آخر۔

آریہ سماج کا خدائے خالق سے انکار

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

گویا سوامی جی قطعی فیصلہ دیتے ہیں کہ پچھلے جنم کے حالات کو جاننا ایشور کا کام ہے نہ کہ روح کا۔ یعنی کوئی بھی روح کسی ممکن طریقہ سے اپنے پچھلے جنم کے حالات کو جان ہی نہیں سکتی۔ اب ماننا پڑے گا کہ یا تو سوامی جی جھوٹے تھے یا بچے جو پچھلے جنم کے حالات سناتے ہیں یقیناً وہ بچے ہی جھوٹے اور ماں باپ کے سکھلائے ہوئے ہوتے ہیں۔

درخت اور بیج یا مرغی اور انڈہ کا سلسلہ ازلی ابدی ہرگز نہیں ہے اور اگر اس سلسلہ کو ازلی مانا جاوے تو نہ درخت کا اور نہ بیج کا خالق خدا ہو سکتا ہے بلکہ بیج سے درخت اور درخت سے بیج۔ انڈہ سے مرغی اور مرغی سے انڈہ پیدا ہوتا رہا ہے اور رہیگا۔ خدا کی ضرورت باقی نہیں رہتی جو صریح کفر اور دہریہ پن ہے۔ اول تو یہ مفروضہ دائرہ ابھی مکمل نہیں ہوا اور نہ کبھی ہوگا۔ دوئم ایسا ماننے سے بھی خدائے خالق کا انکار لازم آئے گا اور دور تسلسل آجائے گا۔ جو محال عقلی ہونے کی وجہ سے غلط ہے۔ سوامی دیانند جی کی مراد خدا سے نہیں بلکہ ترکیب وتفریق پاکر پیدا ہونے اور بگڑنے والے مادی عناصر سے ہے جیسا کہ لکھتے ہیں کہ:۔

"جو جوہر وصفات وحرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے ترکیب ہوتی ہے وہ (طاقت) ان میں انادی ہے"

چونکہ ترکیب وتفریق سے مادی اشیاء ہی بنتی وبگڑتی ہیں نہ کہ خدا۔ اس لئے سوامی جی نے مادی عناصر میں ہی بننے اور بگڑنے کی طاقت کو ازلی یعنی طبعی خاصہ قرار دیا ہے۔ اور یہی میرے آریہ سماجیوں سے بہتر سمجھنے کا ثبوت بھی ہے۔

پنڈت رامچندر جی دہلوی۔ جس طرح روح، ہاتھ اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی چابی بیک وقت حرکت کرتی ہیں اسی طرح جب سے خدا ہے تب سے دنیا چلی آرہی

اور جب تک خدا رہیگا تب تک دنیا کا سلسلہ موجود رہے گا۔ لیکن خالق خدا ہی ہے۔ ہر ایک دنیا مخلوق و فانی ہے لیکن سارا سلسلہ بلا آغاز و بلا انتہا ہے۔ یا یہ کہ ریل کے ڈبوں اور مسافروں کی حرکت انجن کے برابر ہوتی ہے۔

میں۔ ہاتھ اور چابی یا انجن اور ڈبوں کی مثال کسی طرح سے ناموزوں ہے کیونکہ نہ تو انجن ہی ڈبوں کا خالق ہے اور نہ ہاتھ ہی۔ میرا دعویٰ تو یہ ہے کہ خالق و مخلوق بیک وقت نہیں ہوتے۔ بلکہ خالق پہلے اور مخلوق پیچھے ہوتا ہے۔ اور اگر دونو خدا اور دنیا و ازلی بلا آغاز مانوگے تو دونو واجب الوجود ہوں گے نہ کوئی خالق اور نہ کوئی مخلوق۔ اور یہی بات قابل اعتراض ہے کہ جب دنیا ازلی اور غیر مخلوق مانی گئی تو خدا کے خالق کی ہستی سے صریح انکار لازم آیا۔

دوئم۔ روح، ہاتھ اور چابی یا انجن، ڈبوں اور مسافروں کی حرکت میں گو بظاہر فرق معلوم نہیں دیتا مگر درحقیقت فرق زمانی پایا جاتا ہے۔ جس طرح روشنی، حرارت اور گھڑی کی سوئیاں گو بظاہر چلتی ہوئی دکھلائی نہیں دیتیں۔ لیکن درحقیقت وہ چلتی ہیں۔ روح حرکت دیتی ہے بعد میں ہاتھ اور چابی حرکت میں آتے ہیں۔ جس کا تجربہ کسی مفلوج شخص کو ہاتھ اٹھانے کی درخواست کرنے سے ہو سکتا ہے کہ بسا اوقات وہ چاہتا ہے کہ ہاتھ اٹھائے لیکن بہت دیر اور تکلیف کے بعد ہاتھ اٹھانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ انجن پہلے حرکت کرتا ہے بعد ازاں ڈبوں اور مسافروں کو حرکت دیا کرتا ہے۔ جس کل سلسلہ کے سارے اجزاء حادث ہوں وہ کل بھی لازمی طور پر حادث ہوتا ہے۔ اس لئے حادث اور فانی دنیاؤں کا مجموعہ سلسلہ بھی حادث اور فانی ہے نہ کہ ازلی اور ابدی۔

پنڈت کالی چرن صاحب۔ پہلا مسیح موعود ہونے کا دعویدار مرزا غلام احمد قادیانی تو مرنے سے قبل دنیا کو پرواہ روپ سے انادی یعنی دنیا کی قدامتِ نوعی اور قدامتِ مادہ و ارواح کی قدامتِ شخصی تناسخ اور الہام وید مقدس کا قائل بن چکا تھا۔[سطر]

میں امید کرتا ہوں کہ یہ دوسرا المسیح بھی مرنے سے قبل آریہ سماج کے سدھانتوں کا لوہا مان جائیگا۔

میں۔ پنڈت جی کی یہ تقریر جتنی جذباتی اور شخصی ہے اتنی مدلل نہیں۔ یہاں مرزا صاحب کی طرح جھوٹا وعید[1] نہیں جسے پورا منوا لیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں آریہ سماج کو ختم ہی کر کے رہوں گا[2]۔ پنجاب کا کوئی آریہ سماجی تو مجھ سے سامنے آنے کا حوصلہ نہیں کرتا۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے آریہ سماج نامی درخت کی جڑ کو جو پنجاب میں قائم کی گئی تھی کاٹ ڈالا ہے۔ باقی صوبوں کی آریہ سماجیں بطور شاخوں کے ہیں وہ بھی جڑ کٹ جانے سے عنقریب سوکھ جائیں گی۔

میں آخر میں بہانگ دہل دعویٰ کرتا ہوں کہ دنیاؤں کے سلسلہ کو قدیم ماننے والے آریہ سماجی، غلام احمدی، بہائی، رادھا سوامی وغیرہ سب کے سب خدا کے منکر ہیں۔ اور ان مذاہب باطلہ کے پیشوا حقیقت سے ناآشنا تھے۔ اور اس دعویٰ کو میں نے ثابت کر دیا ہے۔ (آتمانند)

بخدمت رہنمایان قوم و ملت و بہی خواہان جماعت حقہ

از محمد نذیر الدین صاحب والاپوری مرشد آبادی (بنگال)

مدتوں سے میری تمنا رہی ہے کہ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس کو ترقی پر دیکھوں۔ دردمند حضرات اپنی دردمندانہ آرزوؤں کو کسی نہ کسی صورت میں قوم و رہنمایان قوم کے سامنے پیش کرتے رہے۔ لیکن ان بیچاروں کی متعدد آوازیں صدا بصحرا ثابت ہوئیں۔ نہ معلوم کس وجہ سے مجھ جیسے ناتجربہ کار کے دل میں جماعتی تنظیم کا سیلاب امنڈ آیا ہے جس کے نتیجہ میں یہ چند سطریں صفحۂ قرطاس میں آپ کے ہدیہ میں پیش کی ہیں۔

میں جماعتی تنزلی کے ازالہ اور بجائے تنزلی ترقی کی صورتیں کیا کیا ہیں اکثر سوچتا رہتا ہوں، بے شمار صورتیں ذہن میں آتی ہیں۔ مثلاً اولاً بہی خواہوں میں مخلصین اور زر و نقد کی سخت ضرورت ہے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ ہماری انفرادی تنزلی کا کیا علاج ہے۔ اور یہ چیز اپنی جگہ مسلم ہے کہ انفرادی ترقی تاآنکہ ہم میں نہ ہو جماعتی ترقی نہیں ہو سکتی ہے۔ انفرادی قوت سے اجتماعی قوت ہوتی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ جماعتی ترقی کی صورتیں کیا ہیں؟ اس کی صورتیں بھی مختلف ہیں۔ ایک ایسی جماعت کی بنا ڈالی جائے جو آناً فاناً انفرادی تشخص کو اجتماعی تشکیل میں لے آوے۔

ایسی صورت میں میری ذاتی رائے ہے کہ بجائے جدید بناء ڈالنے کے موجودہ کل مذہبی جماعتوں کو جو کہیں کانفرنس کہیں انجمن کہیں اور کچھ نام سے موسوم ہیں توڑ کر ایک کر دی جائیں۔ یا یوں کہئے کہ چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو بڑی جماعت میں مدغم کر دیا جائے۔ میں ان جماعتوں سے جو کہ آئے دن انجمن وغیرہ کے نام سے پیدا ہوتی رہتی ہیں خوش نہیں ہوں[3]۔ گو خوشی کی چیز ہے لیکن اس وجہ سے خوشی نہیں ہوتی ہے کہ ایسی جماعت کے بہی خواہ یا تو کسی دوسری جماعت کے ماتحتی میں رہنا پسند نہیں کرتے ہیں۔ نکل کر نئی انجمن یا جدید جماعت کی دوسرے نام سے موسوم کر کے گھڑ لیتے ہیں یا تجارتی طور سے چندہ بٹورنے کے لئے ماتحتی سے نکل کر از خود نئی جماعت کے ناخدا بن جاتے ہیں۔ الگ الگ جماعتیں اور ٹولیاں بنانے کی بے شمار وجوہات اور بھی ہو سکتی ہیں۔ ان جماعتوں سے پبلک کو سوائے نقصان کے کوئی فائدہ ذرہ برابر نہیں۔ کیونکہ ایسی جماعتیں اپنے مصنوعی اور فرضی کارنامے دکھا کر چندہ طلب کرتی ہیں۔ اب بتائیے کہ بیچاری پبلک اس صورت میں کیا کرے[4]۔ کس کس کو چندہ دے؟ ایک تو اقتصادیات کے مرض میں

---

[1] یہ آپ کا الہامی فقرہ ہے یا خیال۔ الہامی ہے تو مرزا صاحب جیسا ہے یا اس سے سوا۔ اور خیال ہے تو اس کی کیا وقعت۔ (اہلحدیث)

[2] آغا تلوار میان کن (اہلحدیث)

[3] حالات زمانہ بتا رہے ہیں کہ یہ بھی نہیں رہینگی ؎
ڈر ہے کہ کہیں نام بھی مٹ جائے نہ اس کا
مدت سے اسے دور زماں میٹ رہا ہے

[4] یہی کرے کہ ہر مقامی انجمن اپنا بوجھ آپ اٹھائے (اہلحدیث)

مسلمان اور تجارت

(از مولوی نور محمد صاحب میانوی)

مسلمانوں کے موجودہ تنزل و انحطاط کے اسباب میں مدبرین ملت مختلف الرائے ہیں۔ کوئی اسکے وجوہ کچھ بیان کرتا ہے اور کوئی کچھ بتلاتا ہے۔ لیکن اکثریت اس طرف ہے کہ اس کا اصلی باعث اقتصادی اور مالی مشکلات ہیں۔ اقتصادی اور مالی مشکلات کا صحیح حل یہ ہے کہ مسلمان اپنی عنان توجہ تجارت کی طرف منعطف کریں۔ تجارت ہی ایک ایسا معزز پیشہ ہے جو اقوام و ملل کو تعر و مذلت سے نکال کر بام ترقی پر پہنچا دیتا ہے۔ تاریخ کا مطالعہ کرنے سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ ہمارے اسلاف تجارت میں غیر معمولی ترقی کر گئے تھے۔ خود جناب سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے تجارت کو ہی اپنا پیشہ قرار دیا اور اس کو ایک معزز اور شریف پیشہ سمجھتے تھے۔ اس کی تعریف میں اس طرح رطب اللسان ہیں کہ

جو شخص دنیا کا طالب ہو اس کو تجارت اختیار کرنا چاہئے اور جو طالب آخرت ہو وہ زہد اختیار کرے اور جو دونوں کا خواہشمند ہو وہ عالم دینی ہے۔

اس حدیث سے صاف عیاں ہے کہ دنیاوی عروج و ترقی کی کلید صرف تجارت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر انبیاء و اولیاء نے تجارت ہی کو اپنا ذریعہ معاش بنایا۔ چنانچہ حضرت صدیق اکبر رضہ اور حضرت فاروق اعظم رضہ اور حضرت عثمان ذوالنورین رضہ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضہ و دیگر بے شمار جلیل القدر صحابہ بہت بڑے تاجر ہو گذرے ہیں۔ امام ابو حنیفہ رح بھی کپڑے کے ایک بہت بڑے کارخانہ کے مالک تھے۔

تجارت پیشہ اقوام دنیا میں آرام و راحت کی زندگی بسر کرتی ہیں۔ جو آزادی ان کو حاصل ہے وہ کسی کو میسر نہیں۔ تجارت کو جو شخص دیانتداری اور کفایت شعاری اور استقلال کے ساتھ اختیار کرے وہ بہت جلد بام ترقی پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن افسوس اور صد افسوس ہے کہ موجودہ زمانہ کے مسلمان خصوصًا ہندوستانی تجارت میں دیگر اقوام کے بالمقابل بہت ہی پیچھے ہیں۔ انقلاب روزگار کے بار بار تھپیڑ کھانے کے باوجود خواب غفلت سے بیدار نہیں ہوتے اور اپنی توجہ کو تجارت کی طرف مبذول نہیں کرتے۔ اکثر مسلمان تو تجارت اور دوکانداری کو باعث عار خیال کرتے ہیں اور بدقسمتی سے نوکری اور غلامی کو تجارت سے ترجیح دیتے ہیں۔ اور جو قلیل اصحاب اس طرف متوجہ ہونا چاہتے ہیں وہ بوجہ ناواقفیت کے یہ تصور کئے بیٹھے ہیں کہ ہمارے پاس سرمایہ نہیں ہے۔ وہ اپنے ہندو برادران کی طرف خیال کر کے دیکھیں کہ ان کے خورد سال بچے بھی کوئی نہ کوئی چیز تھوڑی پونجی والی خرید کر کے سڑک پر خوانچہ لگا کر یا محلوں میں پھر کر اپنی روٹی کما لیتے ہیں۔ بلکہ اسی طریقہ کو کئی دن کرتے کرتے بڑی دوکان نکال لیتے ہیں۔ کیا یہ روزمرہ کی نشانیاں آپ پر مخفی ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ ہم کو شیطانی وسوسہ دیگر جاہوں نے اس بلاء میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھ دے۔ آمین ثم آمین۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔ واللہ الہادی!

اکل حلال

(بقلم مولوی عبد الرحیم صاحب بہاولپوری)

اللہ تبارک و تعالیٰ جل و اعلیٰ شانہ و اعز و برہانہ قرآن کریم و فرقان حکیم میں اپنے بندوں کو خطاب فرماتا ہے:-

یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ۝

(پ البقرہ)

(ترجمہ) اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ کھاؤ پاکیزہ اوس چیز سے کہ دیا ہے ہم (اللہ) نے تم کو (مسلمانو) اور شکر کرو واسطے اللہ (تعالیٰ) کے اگر ہو تم (مسلمان) اوس (اللہ) کی عبادت کرتے۔

ف:- اللہ تعالیٰ اس آیت میں اپنے مومن بندوں کو حکم دیا کہ وہ پاک رزق کھاویں، اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کریں۔ حلال کھانا سبب ہوتا ہے دعا و عباد کے قبول ہونے کا۔ جیسے کہ حرام کھانا قبول مذکور سے روک دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعًا کہتے ہیں۔ اے لوگو اللہ تعالیٰ پاک ہے۔ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا مومنوں کو اسی بات کا جو حکم دیا ہے رسولوں کو فرمایا اے رسولو کھاؤ طیبات اور عمل کرو صالحات۔ میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں۔ اسی طرح یہ کہا کہ اے ایمان والو کھاؤ طیبات جو ہم نے تم کو دئیے ہیں۔ پھر ذکر کیا ایک آدمی کا کہ وہ لمبا سفر کرتا ہے پریشان بال، گرد آلود ہے۔ دونو ہاتھ طرف آسمان کے اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے۔ حالانکہ اوس کا کھانا حرام ہے، پینا حرام ہے، لباس حرام ہے، حرام سے پلا ہے اوس کی دعا کہاں سے قبول ہو۔ روایت کیا اس کو احمدؒ اور مسلمؒ اور ترمذیؒ نے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تصحیح اغلاط پرچہ اہلحدیث ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء

صفحہ	کالم	سطر	غلط عبارت	صحیح الفاظ
13 / 92	۲	۳	باب میں ملاحظہ	باب الترجل میں
"	۱	۱۰	احکام قرآنی	احکام قربانی
"	۲	۹	دو وجہ ہیں کہ	دو وجہ ہیں اول یہ کہ اسپرٹ

تصحیح شعر اہلحدیث ۲۴ جنوری سنہ رواں میں صفحہ اول پر جتنے شعر کا مصرعہ دوسرا بوجہ سنگساز کی کم علمی کے غلط بن گیا ہے۔ صحیح یوں تھا:-

کیونکہ ہے یہ آئینہ سردار کے افکار کا

متفرقات

میری کیفیت مزاج | گذشتہ پرچوں میں میری تکلیف کا نام چیچک بتا کر اطلاع دی گئی تھی۔ مگر بعد میں ڈاکٹروں کی تحقیق میں وہ چیچک نہ تھی بلکہ عصبی سوزش تھی جس کا نام انگریزی میں ہرفس ہے۔ چھلکے اتر چکے ہیں۔ سوزش قدرے باقی ہے۔ درد شانہ ہٹ کر پھر شروع ہو گیا۔ دعا کی ضرورت ہے۔ اللھم اشف امراضنا۔ (ابو الوفا)

حساب دوستاں | مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ فروری ۱۹۴۱ء میں ختم ہو جائیگی۔ جن حضرات کو آیندہ بھی "اہلحدیث" کی خریداری منظور ہو تو وہ مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ بصورت مہلت یا انکار بھی دفتر میں بہت جلد اطلاع بھیجدیں۔ غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہوتا ہے وہ بعد ختم میعاد بند کر دیا جاتا ہے۔ ایسے حضرات مہلت طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ بلکہ داخلہ غریب فنڈ ارسال کر دیا کریں۔ نمبر آنے پر خود بخود ان کے نام اخبار جاری ہو جائیگا۔

۴۴ - ۴۳۵ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ -
۲۴۸ - ۲۵۷۸ - ۲۶۸۳ - ۴۱۹۷ -
۴۷۷۳ - ۵۴۰۵ - ۵۵۹۱ - ۶۳۷۸ -
۶۹۴۱ - ۷۰۳۴ - ۷۱۲۱ - ۷۴۴۲ -
۷۷۹۲ - ۸۳۷۲ - ۸۵۳۱ - ۸۵۶۳ -
۸۷۵۹ - ۸۸۶۹ - ۸۹۰۰ - ۹۳۵۶ -
۹۳۹۱ - ۹۶۹۳ - ۹۷۷۳ - ۹۸۱۰ -
۹۸۲۲ - ۹۹۵۳ - ۱۰۱۴۸ - ۱۰۱۷۸ -
۱۰۴۵۰ - ۱۰۶۲۲ - ۱۰۸۵۲ - ۱۰۸۷۴
۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۲۶۴ - ۱۱۲۷۳ -
۱۱۳۱۴ - ۱۱۳۴۶ - ۱۱۶۳۸ - ۱۱۷۰۴ -
۱۱۷۳۷ - ۱۱۷۶۹ - ۱۱۷۹۱ - ۱۱۸۱۸ -
۱۱۸۳۱ - ۱۱۸۳۷ - ۱۱۸۸۹ - ۱۱۹۷۴ -
۱۲۰۰۹ - ۱۲۰۷۴ - ۱۲۱۶۳ - ۱۲۲۳۲ -
۱۲۳۴۹ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۴۴ - ۱۲۴۹۰
۱۲۴۹۷ - ۱۲۴۹۸ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۷۱ -
۱۲۶۳۳ - ۱۲۶۳۶ - ۱۲۶۳۷ - ۱۲۶۳۸ -
۱۲۶۳۹ - ۱۲۶۴۰ - ۱۲۶۴۱ - ۱۲۶۴۲ -
۱۲۶۴۳ - ۱۲۶۴۴ - ۱۲۶۴۶ - ۱۲۶۴۷ -
۱۲۶۴۸ - ۱۲۶۴۹ - ۱۲۶۵۱ - ۱۲۶۵۲ -
۱۲۶۵۹ - ۱۲۷۱۴ - ۱۲۷۱۵ - ۱۲۷۱۸ -
۱۲۷۱۹ -

تبلیغی جنتری | مولفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بہت مقبول ہو رہی ہے۔ اس کی طلبی کیلئے ہر روز فرمائشات آ رہی ہیں۔ جن اصحاب نے ابھی تک نہیں منگائی جلد منگا لیں۔ قیمت فی عدد ار۔ آٹھ آنہ میں دس۔ محصول ڈاک فی عدد تین پیسے۔ اگر پانچ اکٹھی طلب کی جائیں تو بھی تین پیسہ۔ ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

اسلام اور مسیحیت | عیسائیوں کی نئی تین زہریلی کتابوں کا جواب لکھا گیا ہے۔ کتابت ہو رہی ہے۔ فرمائشیں بھی آ رہی ہیں۔ دیگر شائقین بھی اپنا نام درج رجسٹر کرا لیں۔ کتاب تیار ہونے پر ان سے صرف قیمت لی جائے گی۔ محصول ڈاک معاف۔ ضرورت ہے کہ تبلیغی انجمنیں بھی بکثرت منگوا کر تقسیم کریں۔ کتاب لاجواب ہے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

سفیروں کی ضرورت | انجمن عثمانیہ امرتسر کو ایسے دیانتدار اور تجربہ کار سفیروں کی ضرورت ہے۔ جو فراہمی چندہ میں کافی دسترس رکھتے ہوں۔ تنخواہ معقول دی جائے گی۔ جس کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت یا بالمشافہ گفتگو سے ہو سکتا ہے۔ ضرورتمند اصحاب پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔

(حاجی) محمد اسحٰق حنیف آنریری فنانشل سکرٹری
انجمن عثمانیہ امرتسر

اسے ضرور پڑھیے | ایک خاندان کے میاں بیوی میں سخت اختلاف اور نفرت و عداوت ہے۔ اس کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے سخت ضرورت ہے کہ دونوں کے درمیان میں میل و محبت ہو جائے۔ اس کیلئے دعا تعویذ و بعض عمل سے کام لیا گیا مگر بےکار و بے نتیجہ رہا اور ہنوز بدستور اولی ہے۔ پس تمام ناظرین اخبار اہلحدیث و دیگر ہمدردان مسلمان سے درخواست ہے کہ دونوں میں میل و محبت کے لئے کوئی صحیح و باثر عمل یا باثر و مجرب تعویذ کسی صاحب کے پاس ہو۔ یا کسی صاحب کے علم میں کوئی متقی و پرہیزگار سچے عامل مجرب تعویذ دینے والے ہوں تو اس عاجز کو فوراً مطلع فرما کر ایک خاندان اسلامی کے بچانے میں معاون ہو کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ نیز جملہ ناظرین سے اس میل و محبت کے لئے دعا کی بھی درخواست ہے۔ جن صاحب کے دعا، تعویذ یا عمل سے کامیابی ہوگی ان کی معقول خدمت کی جائے گی یا ان کی منشا کے موافق کسی مدرسہ یا انجمن کی خدمت کی جائے گی۔ امید ہے کہ اس کی طرف فوری توجہ کی جائے گی۔ پتہ حسب ذیل ہے۔ (عاجز) پروفیسر ابو مسعود خان قمر بنارسی پروفیسر چندوسی کالج۔ چندوسی۔ ضلع مرادآباد (یو پی)

مسجد منڈی بہاؤالدین | منڈی بہاؤالدین میں گورنمنٹ نے چوک بازار کے احاطہ میں ایک موزوں قطعہ اراضی صرف ایک ہزار روپیہ برائے نام قیمت پر اہل اسلام کو جامع مسجد کی تعمیر کے لئے عطا کیا ہے۔ رجسٹری کے لئے یہ شرط تھی کہ اہل اسلام مسجد کی تکمیل دو سال کے اندر نہ کریں گے تو مسجد کا احاطہ بحق گورنمنٹ ضبط ہو جائے گا۔ اس علاقہ کے مسلمانوں کی بدقسمتی کی وجہ سے مسجد وقت معینہ کے اندر مالی کمزوریوں کی وجہ سے تیار نہیں ہو سکی۔ اس لئے جامع مسجد کمیٹی کو گورنمنٹ کی طرف سے نوٹس موصول ہو گیا ہے۔ کمیٹی نے تعمیر و تکمیل کے لئے چھ ماہ کی توسیع میعاد کے لئے درخواست دی ہے۔ یہاں کے مسلمانوں کی حالت بہت کمزور ہے۔ لہذا اہل اسلام سے التماس ہے کہ وہ اس نازک موقعہ پر مالی امداد فرما کر مسجد کو پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔

العارض:۔ سید فرمان شاہ جنرل کمیشن ایجنٹ لمیٹڈ منڈی بہاؤالدین۔

ملکی مطلع

جنگ! جنگ!! جنگ!!!

اس ہفتہ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان نے برما روڈ پر بمباری کرکے کئی پل تباہ کر دیئے ہیں تاکہ سڑک ناکارہ ہو جائے اور چین کو اس راستہ کوئی چیز نہ پہنچ سکے۔ اس کا ایسا کرنا بتا رہا ہے کہ باوجود چار سال تک جنگ جاری رکھنے کے ابھی اس کی نگاہیں چین پر ترچھی پڑ رہی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جرمنی اور اٹلی کوشش کر رہے ہیں کہ روس اور جاپان میں سمجھوتہ ہو جائے۔ دوسری طرف جاپان کو امریکہ کی طرف سے جنگ کا خطرہ نظر آ رہا ہے اس لئے حکومت جاپان تجویز کر رہی ہے کہ جاپان میں عام لام بندی (بھرتی) کے احکام نافذ کر دیئے جائیں حال ہی میں جاپان کے وزیر خارجہ نے ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا ہے کہ جاپان جرمنی، اٹلی وغیرہ کی مدد کریگا۔ اگر امریکہ جنگ یورپ میں کود پڑا تو جاپان بھی شریک ہو جائیگا۔

اسی طرح امریکہ کے ایک لیڈر نے اپنا خیال ظاہر کیا ہے کہ اگر ہم (امریکہ والوں) نے احتیاط سے کام نہ لیا تو ہم تیس یا نوے (۹۰) دن کے اندر جنگ میں ہونگے

ان دو خبروں سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ عنقریب امریکہ بھی جنگ میں شامل ہو جائے گا۔

ایشیا میں دوسرا محاذ جنگ سیام و فرانسیسی ہند چینی کا ہے۔ اس کے متعلق متضاد خبریں آ رہی ہیں سیام ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے کہ جنگ جاری ہے اور سیامی فوجوں نے ہند چینی کے کئی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے اس جھگڑے میں ثالث بننے کی خواہش ظاہر کی تھی جسے سیام نے منظور کر لیا ہے۔

یورپ میں جرمنی و برطانوی فضائی جنگ بدستور جاری ہے۔ جرمنی ہوا باز برطانوی شہروں پر خطرناک طور پر بمباری کرتے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ انہوں نے لندن کے ایک قدیمی کتب خانہ پر بمباری کرکے چالیس لاکھ نایاب کتابوں کا صفایا کر دیا۔ اس علمی نقصان پر جتنا بھی افسوس کیا جائے تھوڑا ہے۔ اس کے علاوہ لندن پر ابھی خطرناک حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے۔

جرمنی اخراجات جنگ سے پریشان ہو رہا ہے۔ چنانچہ یہ بھی خبر آئی ہے کہ اس نے وشی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے کہ جرمن فوجوں کے اخراجات کے لئے بیس لاکھ مارک روزانہ ادا کرے۔ اس کے علاوہ فرانس کی نوآبادی ٹیونس (شمالی افریقہ) کا مطالبہ کیا ہے تاکہ جرمنی لیبیا میں برطانیہ کے خلاف اٹلی کو فوجی امداد دے سکے۔

ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات عوام کی دلچسپی کا باعث بن رہی ہے۔ اس کے متعلق لندن سے جو تازہ اطلاع آئی ہے وہ معاصر "ملاپ" لاہور کے حوالہ سے درج ذیل ہے:-

"لندن ۱۵ جنوری۔ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات سے دونوں ملکوں میں جو تعاون و اشتراک طے پایا ہے۔ اس کے متعلق مسولینی کے دست راست سائنور گائیڈر کے اخبار نے جسے روم کے سرکاری حلقوں کا ترجمان کہا جاتا ہے نے لکھا ہے۔ یہ نیا تعاون اور اشتراک ہمہ گیر نوعیت کا ہے۔ اس اتحاد سے دونوں ملک ایک ہو گئے ہیں، دونوں کی فوجیں ایک ہو گئی ہیں، دونوں کی فوجوں کی کمان ایک ہے، دونوں کے مقاصد ایک ہیں۔ سائنور گائیڈر نے اپنے دستخطوں سے جو مضمون لکھا ہے اس میں اس ملاقات کی تعریف کے پل باندھے گئے ہیں۔ اور اس امر کا انکشاف کیا گیا ہے۔ جرمن فوجیں، جرمن ہوائی جہاز، جرمن بحری بیڑہ۔ اطالوی فوجوں، اطالوی ہوائی جہازوں اور اطالوی بحری بیڑے کے اشتراک و تعاون میں عنقریب ایک نئی مہم کا آغاز کر دینگے۔ یہ مہم کیا ہوگی۔ اس کا ذکر اس مضمون میں نہیں کیا گیا۔ اس نئی مہم کا خاکہ ہٹلر اور مسولینی کی ملاقات میں وضع کر لیا گیا ہے۔"

(ملاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء ص۲)

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب فرانس جرمنی کے مقابلہ سے عاجز آ کر ہتھیار ڈالنے لگا تھا تو برطانیہ نے اس کو اسی قسم کی پیش کش کی تھی۔ جس پر حکومت فرانس نے کسی مصلحت سے توجہ نہیں کی۔

ہٹلر نے جن ممالک پر بذریعہ جنگ یا دھمکی قبضہ کیا تھا۔ ان پر جرمنی کا بظاہر قبضہ تو ہے مگر پورے طور پر ضبط نہیں ہے۔ کیونکہ جرمنی حکومت کے نمائندے ان ممالک میں وہاں کی رعایا کو تنگ کر رہے ہیں جس کی وجہ سے کئی جگہ نازیوں کے خلاف علم بغاوت بلند ہوا ہے۔ چنانچہ تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ رومانیہ میں بھی نازیوں کے خلاف اندر ہی اندر جو آگ سلگ رہی تھی وہ گذشتہ ہفتہ بھڑک اٹھی اور باقاعدہ بغاوت بپا ہو گئی۔ کئی جرمن ہلاک و مجروح ہوئے اسی قسم کی اطلاعات ناروے وغیرہ ممالک سے پہلے بھی آ چکی ہیں۔ اگر ایسا ہی ہوتا رہا تو کچھ تعجب نہیں کہ جو ممالک اس جنگ میں اس کے قبضہ میں آئے ہیں، کسی وقت ان میں بغاوت شروع ہو جائے جس کا دبانا جرمنی کے لئے مشکل ہو جائے۔

اٹلی و یونان کا جو محاذ البانیہ میں جاری ہے اس میں یونانیوں کو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اٹلی کی طرف سے عنقریب البانیہ کے اس علاقہ پر جو یونانیوں نے اٹلی سے اس جنگ میں فتح کیا ہے ایک زبردست حملہ ہونے والا ہے۔ اطالوی فوج کی بھاری تعداد البانیہ کی سرحد پر جمع کی جا رہی ہے۔ شاید جرمن فوج کی امداد کافی حاصل ہو گئی ہوگی۔ بلقان میں جنگ کے خلاف جرمنی و اٹلی کی متفقہ طور پر کوشش جاری ہے مگر ابھی تک اسکو کامیابی نہیں ہو سکی۔ اگر اٹلی کی موجودہ تجویز (البانیہ پر حملہ) کی تہ میں یہی غرض ملحوظ ہو تو پھر بلقان میں بھی جنگ کا خطرہ ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ترکی کے اس جنگ میں شریک ہونے کا خطرہ ہے۔ چنانچہ

ترکوں کی طرف سے جرمنی اور اٹلی کو یا جو حکومت ان سے جنگ کرنا چاہے بذریعہ ریڈیو اطلاع دی گئی ہے کہ ترکی جنگ سے نہیں گھبراتا۔ اس کی بیس لاکھ سنگینیں دشمنوں کا مقابلہ کرنے کو تیار ہیں۔ علاوہ ازیں برطانیہ۔ روس اور یونان بھی ترکی کی امداد کو بروقت تیار ہیں۔ (خدا ترکی اور دیگر ممالک اسلامیہ کو ہلاکت جنگ سے محفوظ رکھے)

طبرق کے محاصرہ کے متعلق گذشتہ ہفتہ لکھا جا چکا ہے۔ اس ہفتہ برطانوی افواج کے طبرق پر قبضہ کر لینے کی اطلاع موصول ہو چکی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ طبروق کا فتح کر لینا افریقہ میں اطالوی حکومت کا خاتمہ ہے۔ کیونکہ افریقہ میں اٹلی کے جس قدر اہم مقبوضات ہیں وہ ایک ایک کرکے برطانیہ کے قبضہ میں آ رہے ہیں۔ اگر کچھ باقی ہیں تو وہ بھی آ جائینگے۔ کیونکہ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ طبروق پر فتح کے بعد برطانوی افواج مغرب کی طرف ایک سو میل آگے بڑھ کر ویرنا پہنچ گئی ہیں۔

جرمنی اٹلی کی لیبیا اور البانیہ میں شکست پر شکست دیکھ کر امداد کو آیا ہے چنانچہ جرمن فوجوں میں حرکت ہو رہی ہے اور اب وہ شمالی افریقہ میں پہنچکر برطانیہ سے مقابلہ کرنے والی ہیں۔

حبشہ کے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں ان میں سب سے اہم خبر یہ ہے کہ شاہ ہیل سلاسی شہنشاہ حبشہ جو اٹلی کے حبشہ پر قابض ہونے سے باہر یورپ میں کہیں چلے گئے تھے۔ برطانوی جنگی ہوائی جہاز کے ذریعہ پھر حبشہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ جس پر اہل حبشہ بہت مسرور ہوئے۔ شاہ کی آمد پر حبشیوں نے آزادی کا جھنڈا لہرایا۔

بغاوت حبشہ بھی مفید ثابت ہو رہی ہے۔ برطانوی فوجیں اٹلی کی فوجوں سے مقابلہ کر رہی ہیں۔ بلکہ بقول اخبارات حبشہ میں بھی داخل ہو چکی ہیں۔ شاید چند یوم تک یہ خبر سننے میں آ جائے کہ حبشہ بھی اٹلی کے قبضہ سے آزاد ہو کر اپنے بادشاہ ہیل سلاسی کے ہاتھ میں آ گیا ہے۔

کاروائی اجلاس مجلس عامہ جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی

زیر صدارت جناب مولانا عبد القادر صاحب قصوری

حسب اعلان جمعیۃ اہل حدیث کا عام اجلاس ۲۶ جنوری ۱۹۴۱ء کو زیر صدارت مولانا عبد القادر قصوری منعقد ہوا۔ صدر جلسہ نے ایک مختصر مگر جامع تقریر میں جمعیۃ اہل حدیث کی تنظیم اور اس کے کام پر روشنی ڈالی۔ نیز حاضرین سے اس کام کو جلد از جلد شروع کرنے اور مسلمانوں کے اجتماعی اغراض میں اشتراک عمل کرنے کی ترغیب دی بعد ازاں مولوی محی الدین احمد صاحب قصوری (بی۔اے) صدر جمعیۃ بمبئی نے اہل حدیث کی تاریخ اور انکے مقاصد و اغراض پر روشنی ڈالتے ہوئے حاضرین کو جماعت کے از سر نو منظم کرنے کی ترغیب دی اور اس کے بنیادی کام یعنی تعلیم القرآن والحدیث کے اجراء پر زور دیا۔ اس کے بعد سیکرٹری نے سابقہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کی اور بتلایا کہ تھوڑے سے وقت میں ۲۸۸ بھائیوں نے جمعیۃ کی رکنیت منظور کی ہے۔ اس کے بعد حسب ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر جمعیۃ:۔ مولانا محی الدین احمد صاحب قصوری بی۔اے نائب صدر:۔ سیٹھ عبد الخالق قیت والے و ڈاکٹر حافظ عبد السلام صاحب بہاری سوٹ کیس مرچنٹ سیکرٹری:۔ عبد الصمد صاحب۔ نائب سکرٹری:۔ حافظ عبد الکریم صاحب۔ خازن:۔ سیٹھ محمد عیسیٰ صاحب ممبران مجلس عاملہ:۔ (۵ علاوہ عہدہ داران۔ جملہ ۱۱)

تجاویز جمعیۃ اہل حدیث کے مجوزہ پروگرام کے پیش نظر یہ جلسہ منظور کرتا ہے کہ جلد از جلد ہر حلقہ میں درس قرآن مجید کے سلسلے کا قیام عمل میں لایا جائے۔ جس میں ہر بالغ مسلمان کو کم از کم ترجمۃ القرآن پڑھانے کی کوشش کی جائے۔ بمبئی کے تمام مساجد کے متولیوں اور ائمہ مساجد سے درخواست کی جائے کہ وہ اپنی اپنی مساجد میں ترجمۃ القرآن پڑھانے کا کام جاری کریں۔ خود جمعیۃ اہل حدیث نے اس مقصد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے شہر کی اہل حدیث آبادی کو چھ حصوں میں تقسیم کیا ہے

(۲) یہ جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی جماعت اہل حدیث کی تنظیم کے متعلق مجوزہ پروگرام کی پرزور تائید کرتا ہے اور صوبہ بمبئی کے اہل حدیث بھائیوں کی تنظیم کرنا ضروری خیال کرتا ہے اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے سیکرٹری جمعیۃ کو اجازت دیتا ہے کہ صوبہ کے اہل حدیث بھائیوں سے اس سلسلے میں خط و کتابت کرے۔ اور صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کو یہ اطلاع دے کہ وہ اس صوبہ کی جمعیۃ کا باقاعدہ الحاق منظور کرے۔

(۳) جمعیۃ اہل حدیث کا یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ جماعت اہل حدیث کے افراد آیندہ مردم شماری میں مذہب کے خانہ میں مسلم کے ساتھ بریکٹ میں لفظ (اہل حدیث) بھی شامل کریں اور اپنی زبان اردو لکھوائیں۔

(سیکرٹری جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی)

ایم اینڈ بی کی نقلی ٹکیوں کی فروخت

دھوکہ بازوں کے خلاف عوام کو انتباہ

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے مختلف اضلاع میں ایم اینڈ بی کی نقلی ٹکیاں (کھلی ہوئی یا ایسے ٹینوں میں جن میں پانچ سو ٹکیاں آ جاتی ہیں) مارکیٹ میں فروخت کی جا رہی ہیں۔

لاہور میں تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۲۰ کے ماتحت ایک واردات رجسٹر کئے جانے پر محکمہ تفتیش جرائم نے اس دھوکے بازی کا انکشاف کیا جس کی خطرناک نوعیت صاف ظاہر ہے۔ پتہ چلا ہے کہ متعدد ہسپتال۔ سٹورکیپر پرائیویٹ پریکٹیشنروں کے ڈسپنسر اور بہت سے کیمسٹ یہ نقلی ٹکیاں فروخت کر رہے ہیں جو چاک اور ارا روٹ کی بنی ہوئی ہیں۔ نقلی اور اصلی ٹکیوں میں تمیز کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ جن ٹینوں میں یہ پیک کی جاتی ہیں۔ وہ ہر لحاظ سے اصلی ٹینوں کے مشابہ ہیں۔

عوام کو خود ان کے مفاد کی خاطر ان دھوکے بازوں کے خلاف انتباہ کیا جاتا ہے۔

(لاہور ۲۰۔ جنوری ۱۹۴۱ء)

تصانیف قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی

رحمۃ اللعالمین اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل ومکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاول پور، جامعہ ملیہ دہلی دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت جلد اول ۸/۱ جلد دوم ۱۲/۲ ۔ جلد سوم ۱۲/۲

سفرنامہ حجاز جس میں حرمین پاک کی ہر چیز اور ہر مقام کی صحیح تاریخ۔ اور مناسک حج کا دلچسپ بیان، فرضیت حج کے عقلی دلائل و نقشہ جات درج کئے ہیں۔ قابلقدر وقابل مطالعہ ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

الجمال والکمال سورہ یوسف کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر ہے۔ سینکڑوں علمی نکات ومعارف کو قاضی صاحب نے اپنی خدا داد طرز سے بیان کیا ہے۔ ضرور منگوا کر پڑھیں۔ قیمت ۱۲/

استقامت عیسائیت پر اسلام کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو پڑھنا چاہئے۔ قیمت صرف تین آنے ۳/

معراج المؤمنین اس میں امام کے پیچھے نماز پڑھنے کا طریقہ مع ترجمہ عربی خط امام احمدؒ ہے۔ قیمت ۵/

مہر نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر سوانحعمری جو کہ چھوٹے بچوں کو زیادہ مفید ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴/

غایت المرام حضرت عیسٰی علیہ السلام کی حیات کا ثبوت قرآن، حدیث سے دیا گیا ہے۔ اور منکرین (مرزائیوں وغیرہ) کے اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶/

تائید المرام۔ یہ غایت المرام کا دوسرا حصہ ہے۔ قیمت ۶/

تبلیغ الاسلام تمام مذاہب پر تبصرہ کرکے صرف اسلام کو سچا ثابت کیا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت ۴/

تبیان الاسلام واعظین ومبلغین کے لئے عالمانہ مضامین درج کئے ہیں انہیں چاہئے کہ اسے ضرور اپنے پاس رکھیں۔ قیمت ۶/

برہان۔ ایک عیسائی پادری کے سوالات کا جواب۔ قیمت دو آنہ ۲/

خطبات سلمان قاضی صاحب کے دس معرکۃ الآراء مضامین کا مجموعہ جو ابھی تھوڑے عرصے سے شائع ہوئے ہیں۔ قیمت ۱۲/

مندرجہ بالا کتابیں ملنے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر پنجاب**

جامعہ ملیہ دہلی کی کتابیں

بیان یہ سورہ آل عمران کی تفسیر ہے۔ اس میں الوہیت مسیح۔ معجزات ابن مریم اور وفات وحیات عیسٰی علیہ السلام پر حکیمانہ بحث کی گئی ہے۔ احبار و رہبان کے عقائد باطلہ کی تردید کی ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/

صراط المستقیم اس میں سورہ انفال و توبہ کے حقائق ومعارف کو دلکش انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے ایک بلند پایہ دعوت عمل ہے۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۲/

سبیل الرشاد مجلس شوریٰ کی ترتیب۔ ارکان کے انتخاب اور صدر جمہوریہ اسلام کے شرائط و لوازمات پر بحث کی گئی ہے۔ خلفائے راشدین کا نظام حکومت بتایا گیا ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۱۰/

بصائر اس میں بنی اسرائیل کے ان واقعات وحوادث کو جن کا قرآن مجید میں بیان ہے نہایت دلکش رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ قیمت ۶/

عبرت سورہ یوسف کی تفسیر جو نصیحت آمیز اور عبرت انگیز نتائج کا مرقع ہے از خواجہ عبدالحی صاحب فاروقی استاد التفسیر جامعہ ملیہ۔ قیمت ۴/

برہان سورہ نور کی عالمانہ ومحققانہ تفسیر۔ امت اسلامیہ کے لئے مکمل لائحہ عمل ضرور پڑھئے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۴/

ذکریٰ یعنی پارہ عم کی عالمانہ تفسیر جس میں جزا وسزا کا مفصل ذکر کرتے ہوئے سینکڑوں علمی مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ قیمت ۸/

ہمارے رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختصر حالات زندگی۔ بچوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ قیمت ۵/

خلفائے اربعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں خلیفوں کے حالات زندگی اور عہد حکومت کے ملکی واقعات بالکل آسان اور مختصر پیرائے میں بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت دس آنے ۱۰/

چالیس حدیثیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چالیس حدیثیں۔ انکا عام فہم ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۴/

تحفہ مجددیہ حضرت شیخ احمد صاحب سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے ان خطوط کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ جن میں آپ نے فرقہ شیعہ کے عقائد کی از روئے قرآن وحدیث تردید کی ہے۔ ان دنوں ضرور منگوا کر پڑھیں۔ باوجود ضخیم ہونے کے قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) ہے

نوٹ:- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں اصل قیمتیں درج ہیں۔

منگوانے کا پتہ:- **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

الحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ
"جامعہ" قرول باغ۔ دہلی
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نمبر ۶

اہلحدیث

دفتر اہلحدیث امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے " لـلـہ
عام خریداران سے " صـہ
" " ششماہی ۴؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۰ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۷ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (رسم تعزیہ اور ائمہ کرامؓ) - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
انوار الصوفیہ میں ظلمات کفریہ - - ص۳
قادیانی مثلث - - - - ص۶
سال نو اور ماہ محرم - - - ص۸
اوراد و وظائف - - - ص۹
فتاوی - - - - - ص۱۲
متفرقات ص۱۴ - ملکی مطلع ص۱۵ - اشتہارات ص۱۶

رسم تعزیہ اور ائمہ کرامؓ

(از بہار احمد صاحب فہیم ——— چھاؤنی نصیر آباد، اجمیر)

خلق میں رسوا نہ ہو مسلم بنا کر تعزیہ
تو سمجھتا ہے اسی سے رونق اسلام ہے
سچ تو یہ ہے سب کو تیرے حال پر افسوس ہے
کربلا کے غم سے کیا واقف نہ تھا کوئی امام؟
اُف منائیں یوں حسینؓ ابن علیؓ کی یادگار
صبح کو اس بانس کاغذ میں کرامت آگئی
شام عاشورہ کو رخصت ہوگئی روحانیت
غیر مسلم دیکھ کر ان کا اڑاتے ہیں مذاق
حضرت شبیرؓ نے تو ہنس کے اپنی جان دی

ہے خلاف مرضی آل پیمبر تعزیہ
تیری قسمت کی طرح کھاتا ہے چکر تعزیہ
تجھ کو روتا ہے ترے کاندھوں پہ چڑھ کر تعزیہ
کیا انہوں نے بھی پھرایا تھا بنا کر تعزیہ؟
بانس کی ہم تیلیوں کا اک بنا کر تعزیہ
پج رہا ہے دیوتا کی طرح بن کر تعزیہ
اپنے پیروں سے چلے آئے دبا کر تعزیہ
بن گیا تبلیغ میں مسلم کی چکر تعزیہ
اور ہم آنسو بہائیں سر پہ رکھ کر تعزیہ

روح کو پہنچاتے ہیں صدمہ علیؓ کی کر کے بین
اپنا سینہ کوٹنے کو سمجھے ہیں ذکر حسینؓ

انتخاب الاخبار

(۳۰ فروری ۱۹۴۱ء)

——— امرتسر، لاہور وغیرہ میں رویت ہلال محرم الحرام ۲۸ جنوری بروز منگل ہوتب انکی شہادتیں ملنے پر یکم محرم بالاتفاق ۲۹ جنوری بروز بدھ مقرر ہوئی ہے سابقہ پرچہ میں جنتری کے حساب سے جمعہ کو ۲ محرم لکھی گئی ہے۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔

——— لاہور کی مختلف مساجد سے ۱۸۲ گرفتار شدہ خاکساروں کے خلاف مقدمہ دائر تھا۔ عدالت نے ۳۰ جنوری کو فیصلہ سنا دیا۔ ۱۸۳ خاکساروں کو چھ ماہ سے لیکر ساڑھے پانچ سال تک قید کی سزائیں دیگئیں دو کو بوجہ کم عمری کے ضمانتوں پر رہا کردیا گیا۔

——— لاہور میں ۳ فروری کو میر نیند خاکساروں نے باوردی بیلچے کے ساتھ مظاہرہ کیا۔ پولیس ان کو گرفتار کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ کہا جاتا ہے کہ یہ مظاہرہ مسٹر مشرقی کی رہائی کے لئے کرتے ہیں۔

——— مسٹر سوبھاش چندر بوس ۲۷ جنوری سے اچانک گم ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان کے وارنٹ گرفتاری جاری ہوچکے ہیں۔ مگر آج ۳ فروری تک ان کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

——— کانگرس واحرار کی طرف سے جنگ کے خلاف ستیہ گرہ جاری ہے۔

——— منڈی بہاؤالدین (گجرات) کے قریب ایک قصبہ میں مسلح ڈاکوؤں نے ایک ساہوکار کے گھر ڈاکہ ڈالا۔ دس ہزار روپیہ کا مال لوٹ کر لے گئے۔ ساتھ ہی بہی کھاتے بھی لے گئے۔

——— برطانوی افواج ڈرنہ پر مکمل قبضہ کرکے آجکل بن غازی پر اطالوی فوجوں سے برسر جنگ ہیں۔

——— برطانوی افواج نے اریٹریا کے مشہور شہر اگور ڈاٹ پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔

——— جوہنس برگ (جنوبی افریقہ) میں شہریوں اور پولیس والوں میں فساد ہوگیا۔ ایک سو چالیس اشخاص زخمی ہوگئے۔

——— لندن ۱۳ جنوری۔ دن کے وقت جرمن بمبار ہوائی جہازوں نے لندن کے تین ہسپتالوں پر زبردست بمباری کی۔ کئی بیمار زخمی ہوگئے۔

——— جبرالٹر کے ایک اسلحہ ساز کارخانہ میں دھماکہ ہونے سے ۱۰۰ اشخاص ہلاک ہوگئے۔

——— حبشہ کے قوم پرست منظم ہوکر اطالویوں سے مزاحمت کر رہے ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے مارشل پیتان پر دباؤ ڈالنا شروع کیا ہے کہ وزارت میں ایسے وزراء لئے جائیں جو جرمنی کے حامی ہوں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ٹیونس کی مشہور بندرگاہوں کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

——— امریکن مدبرین کا خیال ہے کہ دو ماہ کے اندر اندر برطانیہ پر جرمنی حملہ کردیگا۔

اگر آپ کی قیمت اخبار

ماہ فروری میں ختم ہے تو آج ہی بذریعہ منی آرڈر ارسال کردیں۔ اگر جلدی درکار ہو تو بھی بذریعہ پوسٹ کارڈ جلد اطلاع دیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— خیال کیا جاتا ہے کہ اطالوی دستے چند ہفتوں کے اندر اندر جزائر ڈوی کینز خالی کرجائیں گے۔ کیونکہ خوراک کی قلت کی وجہ سے لوگ بھوکے مر رہے ہیں۔

——— دو ہزار مزید اطالوی قیدی بمبئی لائے گئے

——— بخارسٹ (رومانیہ) میں ایک عورت نے تین رومانی فوجی افسروں کو مار کر ہلاک کردیا۔

——— رومانیہ کے وزیراعظم نے اعلان کیا ہے کہ رومانیہ کے باغی ملک بدر کردیئے جائیں گے۔

——— حبشہ میں بھی اطالوی فوجیں بلا مقابلہ پیچھے ہٹ رہی ہیں۔

——— معلوم ہوا ہے کہ جرمنی میں دس لاکھ جنگی قیدیوں سے بیگار کا کام لیا جاتا ہے۔

——— یونانی تباہ کن نے دس ہزار ٹن کا اطالوی جہاز ڈبو دیا

سرکاری اطلاع

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب اگریکلچرل کالج لائل پور میں پھلوں کی کاشت کے متعلق ایک نصاب کا انتظام کیا گیا ہے اس نصاب کی میعاد دو ہفتے ہوگی۔ یہ ۲۱ فروری سے شروع ہوگا۔ اور ان امور سے تعلق رکھیگا۔ جن سے ایک کاشتکار کو جو پھلوں کی کاشت شروع کررہا ہو۔ اپنی روز مرہ کی زندگی میں دوچار ہونا پڑتا ہے مثلاً ذخیرہ سے درختوں کا انتخاب۔ باغوں کی داغ بیل ڈالنا۔ کیڑوں اور بیماریوں وغیرہ کا انسداد اور ایک فصل کے ساتھ ساتھ دوسری فصل تیار کرنا۔

اس نصاب میں طلباء کی ایک محدود تعداد داخل کی جائے گی۔ اور ان اشخاص کو ترجیح دی جائے گی جو فی الحقیقت پھلوں کی کاشت میں مصروف ہوں۔ داخلہ کے لئے درخواستیں ۱۰ فروری تک پرنسپل پنجاب اگریکلچرل کالج لائلپور کے نام پہنچ جانی چاہئیں۔ (لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۴۱ء)

غریب فنڈ کے لئے اس ہفتہ کوئی رقم موصول نہیں ہوئی۔ برخلاف اس کے سائلین کی تعداد روز بروز بڑھ رہی ہے۔ اس وقت چودہ سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں۔ اگر یہی حال رہا تو آیندہ داخلے وصول نہیں کئے جائیں گے۔ اصحاب خیر و دیگر حضرات اس فنڈ کی امداد فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

وصولی داخلہ ۱۲؎ عزیزالرحمن۔ ۱۳؎ عبدالکریم۔ ۱۴؎ واحد اللہ۔ ۱۵؎ معراج الدین۔ ۱۶؎ محمد عبداللہ ۱۷؎ عبدالغفور۔ ۱۸؎ سابق ۱۲۶؎

سائلین غریب فنڈ بھی نوٹ کرلیں کہ غریب فنڈ کی کمی آمد کے باعث اخبار نمبروار ہی جاری ہوا کریگا اب کسی صاحب کو ترجیح نہیں دی جائیگی۔ (منیجر)

بزم توحید کی ترغیب کے اشتہار مفت منگوا کر اپنے ہاں تقسیم کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۰- محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

"انوار الصوفیہ" میں ظلمات کفریہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں توحید کو نور فرمایا ہے اور شرک وکفر کو ظلمات۔ چنانچہ ارشاد ہے:-

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ ھُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ (اللہ تعالیٰ ایمانداروں کا والی ہے اُن کو کفر و شرک کے اندھیروں سے نکال کر نورِ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے کافروں کے والی گمراہ کرنے والے لوگ ہیں جو اُن کو نور سے نکال کر ظلمات کفریہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے)

یہ آیت کریمہ گمراہ اور ہدایت یافتہ جماعتوں کے لئے ایک معیار ہے جو پیر یا جماعت نور توحید کی طرف بلائے وہ راہ راست پر ہے اور جو شرک وکفر کی طرف بلائے وہ گمراہ ہے۔ یہ معیار تمام اسلامی فرقوں میں مسلم ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ کفر کیا چیز ہے اور ایمان کیا چیز؟ ہم اس بحث میں جانا نہیں چاہتے جو اہل فقہ اور اہل کلام نے بڑی شرح وبسط سے لکھی ہے۔ ہاں مختصر بتاتے ہیں کہ جن افعال کو قرآن اور حدیث نے کفر قرار دیا ہے وہ یقیناً کفر ہے۔ مثلاً قرآن میں ارشاد ہے:-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ ۶- ع ۱۴) (یقیناً کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے)

یہ آیت ہمیں ایک اصل الاصول بتاتی ہے کہ خدا تعالیٰ کے حق میں یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ جسم اختیار کر کے کسی بندے کی شکل میں آگیا صریح کفر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ؎

پردۂ انساں میں آکر خود دکھاتا تھا جمال - رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو

یہ شعر اور نصاریٰ کا مقولہ مذکورہ سامنے رکھ کر آگے چلئے۔ "انوار الصوفیہ" ایک ماہوار رسالہ ہے جو سیالکوٹ سے نکلتا ہے۔ اس کی پیشانی پر لکھا ہوتا ہے:-

"بسرپرستی عالیجناب اعلیٰ حضرت امیر الملت عظیم البرکت زبدۃ الاولیاء مولانا حافظ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم"۔

یہ عبارت بتارہی ہے کہ "انوار الصوفیہ" میں جو مضامین نکلتے ہیں خدا کے نزدیک انکے ذمہ دار شاہ صاحب علیپوری ہیں۔ آج ہم ناظرین کو اسی انوار الصوفیہ سے چند ظلمات کفریہ دکھاتے ہیں (نوٹ، ہمارے ناظرین اور پیر صاحب علی پوری کے مریدین رسالہ مذکورہ کی عبارت پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور سوچیں کہ اس رسالہ کو شائع کرنے والے اور پیر جماعت علی شاہ مسلمانوں کو کیا عقیدہ سکھاتے ہیں۔ اگر وہ عقیدہ مسلمہ طور پر کفریہ ہے تو ایسی جماعت اور ایسے پیروں کو چھوڑ دینے میں کیوں تامل ہے؟

بھائیو! پیرومرشد، رہبر اور ہادی صحیح عقائد حاصل کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ مگر جو پیر اور ہادی قرآن مجید کی صریح تعلیم کے خلاف بتائے یا سکھائے اس کو آیہ کریمہ اَوْلِيٰۗـــُٔــهُمُ الطَّاغُوْتُ میں کیوں نہ شامل کیا جائے۔ ایماندار مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ سچی بات کو ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ پس ناظرین ان معروضات کے بعد "انوار الصوفیہ" کے ظلمات کفریہ کو غور سے پڑھیں۔ جو ہم اسی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ اور مضمون کے نیچے حواشی بھی دیکھتے جائیں:- (مدیر)

"آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) جو فرماتے تھے وہ وحی الٰہی سے ہوتا۔ | اپنی طرف سے کچھ نہ فرماتے تھے۔ آپ کے فعل مبارک کو اللہ تعالیٰ نے

اپنا فعل فرمایا ہے (۱) وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ[1] (۲) ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ ساری دنیا کے لوگوں کی نسب اولاد ان باپ کی طرف سے ہوتی ہے۔ مگر آپ کی پیاری بیٹی حضرت ام المؤمنین[2] سیدۃ النساء فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے دو فرزند امام حسن و امام حسین علیہما السلام کو آپ کی اولاد[3] ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اور انہی کی اولاد تا قیامت سید عالم کی اولاد کہلاتی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا :۔ ہر عورت کے بچے کی نسب باپ سے قائم ہوتی ہے مگر فاطمہ کے دو فرزند جو حقیقتاً میرے دو بیٹے ہیں گویا میرے بیٹے ہیں اور ان کی نسب میری طرف ہے اور میں ہی ان کا باپ ہوں[4]۔ اس لئے ان امامین کی اولاد عرب و عجم میں سادات اور آل رسول کہلاتی ہے دنیائے اسلام میں سب سے محترم اور معظم مانی جاتی ہے[5]۔

فائدہ جلیلہ :۔ اکابر علمائے دین مثل حضرت امام علامہ سید عبدالوہاب شعرانی و شیخ اکبر محی الدین ابن عربی و امام جلال الدین حافظ الحدیث سیوطی اور علامہ امام خیر الدین رملی رحمۃ اللہ علیہم استاد صاحب در مختار وغیرہ نے اپنی کتب معتبرہ میں تصریح فرمائی ہے ان آلہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یکافیھم فی النکاح احد من الخلق کہ سید عالم کی آل پاک یعنی موجودہ سادات کرام کا کفو نکاح کے لئے سوائے ان کے سارے جہان میں کوئی نہیں[6]۔ کیونکہ یہ سردار دو جہان کی اولاد ہیں۔ غیر ان کے ہمسر کب ہو سکے۔ اور اسی پر آج تک امت متفق چلی آئی ہے۔ اور اس ادب کو واقعی محفوظ رکھا ہے۔ × ×

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ میں آج تک ان ہر دو یادگاروں کا احترام و ادب متواتر اور متوارث چلا آیا ہے۔ بعض عوام ظاہر پرست لوگوں کو کتب فقہ کی اس عبارت سے وہم پڑ جاتا ہے کہ القریش بعضھم اکفاء بعض کہہ گذرتے ہیں کہ قریشی لوگ تو سادات کرام کے کفو ہیں۔ اس وہم کے دفعیہ کا ایک جواب تو یہ ہے کہ علم کامل حاصل کرو اور اللہ علیم و خبیر سے فہم کی دعا کرو[7]۔ × × × اسی طرح بعض علماء کو ابہام ہو جاتا ہے کہ بعض عبارات متعارضہ کتب فقہ میں آتا ہے کہ آپ (آنحضرت ؐ) کو علم ظاہر و باطن اول و آخر دیا گیا کہ آپ مخلوق میں مصداق و فوق کل ذی علم علیم ہو گئے اور اللہ علیم و خبیر نے آپ کو موجودات و مغیبات پر آخر اتنا مطلع فرما دیا کہ باعتبار مخلوق کوئی کمی نہ چھوڑی۔ آج کل بعض لوگوں کو آپ کے علم غیب پر پیچ و تاب ہے۔ فقیر کے نزدیک ان کے باطن کی حالت خراب ہے۔ اللہ ہی ان کو ہدایت فرماویں۔ ورنہ ہم کو ان کے مکر سے بچاویں[8]۔

فائدہ :۔ درحقیقت جملہ آیات و احادیث پر نظر کرنے کے بعد فقیر کے نزدیک وجہ تطبیق و توفیق یہ ہے کہ بشر مثلنا کہہ کر اکثر منافق و کافر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات ذاتیہ حقہ سے منکر ہوئے۔ لہذا یہ انکار منافقین سے

---

[1] جیسے ما رمیت کے فعل کو خدا نے اپنا فعل قرار دیا ایسے ہی عام مسلمانوں کے فعل قتل کفار کو بھی اپنا فعل فرمایا غور سے پڑھو الفاظ فلم تقتلوھم ولکن اللہ قتلھم جو ما رمیت سے پہلے متصل ہیں۔ ما رمیت کے خدائی فعل ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں الوہیت کی شان آگئی۔ تو اس زمانے کے تمام مسلمانوں میں بھی الٰہی شان ہو گی۔ افسوس ہے ایسی قرآن دانی پر (اہلحدیث)

[2] امہات المومنین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا لقب ہے جو خدا نے قرآن میں ان کو دیا ہے وازواجہ امھاتھم۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو ام المؤمنین کہنا اصطلاح شرعیہ سے ناواقفی کا ثبوت دیتا ہے۔ (اہلحدیث)

[3] علم میراث میں ورثاء کے تین درجے ہیں۔ ذوی الفروض۔ عصبات۔ ور ذوی الارحام۔ لڑکی کی اولاد ذوی الارحام میں داخل ہے اور اس کی لڑکی ذوی الفروض میں ہے۔ ذوی الارحام کو اولاد قرار دینا علم الانساب۔ اور علم المیراث سے ناواقفی کا ثبوت دیتا ہے۔ جس روایت میں حسنین کو ابنائے رسول کہا گیا ہے وہ استعمال مجازی ہے حقیقی نہیں (اہلحدیث)

[4] اس روایت کا پتہ دیجئے کہ کس مستند کتاب میں ہے۔ ایسے موضوعات بیان کرنے والا علم سے خالی ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

[5] سید چاہے رافضی ہو یا قادیانی تو بھی موقر اور معظم ہے؟ کیا یہ پیر پرستی کرانے کی تمہید ہے؟ (اہلحدیث)

[6] کتب شیعہ سنیہ اور کتب تاریخ میں مصرح ملتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی لڑکی ام کلثوم رض کا نکاح حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ہوا تھا۔ حضرت عمر رض اصطلاحی سید نہ تھے قریشی تھے۔ شیعہ لوگ جو حضرت عمر رض کی نسبت سوء ظن رکھتے اور ان کی شان میں بدکلامی کرتے ہیں ان کے خاموش کرانے کو ام کلثوم رض کا یہ نکاح کافی مسکت تھا۔ اس لئے شیعہ ام کلثوم کے بنت علی ہونے سے منکر ہیں۔ تاکہ اس سے انکا مونہہ بند نہ ہو۔ شاہ صاحب علی پوری کی جماعت نے عام مسلمانوں کو سادات کا غیر کفو کہہ کر شیعہ مذہب کی تائید کی ہے۔ اور سنی مذہب کی تردید اور کہلاتے کو سنی ہیں۔ شاباش!

این کار از تو آمد و مردان چنیں کنند (اہلحدیث)

[7] اس لئے ہم بھی دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کی جماعت کو علم و فہم و حق پسندی نصیب کرے (اہلحدیث)

[8] کتب فقہ و علم عقاید میں بالتصریح لکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں علم غیب کا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ مسامرہ ابن ہمام رح اور شرح فقہ اکبر قاضی خاں حنفی کہ مالا بد پانی پتی وغیرہ میں بھی یہ مسئلہ بالتصریح مذکور ہے۔ باایں ہمہ علی پوری جماعت فقہاء کے اقاویل کو مکر سے تعبیر کرتی ہے اور غور نہیں کرتی کہ یہ مکر خود انہی پر الٹا پڑ گیا۔ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔ اس سے زیادہ فقہاء کی توہین کیا ہو گی۔ (اہلحدیث)

مشابہت ظاہر رکھتا ہے۔ پس اس سے اجتناب لازم ہے اور جہاں کہیں خود شارع علیہ السلام نے ان معنوں کے الفاظ فرمائے ہوں وہاں کبھی یہ حکمت ہوتی ہے کہ موجودہ یا آئندہ معتقدین میں سے کوئی غلو و افراط کے راہ چل کر خدا یا خدا کا بیٹا وغیرہ ہی ٹھیرا دے۔ اور کبھی یہ کہ شارع علیہ السلام نے خود باوجود خطاب بہ خلق بوجہ غلبہ توجہ الی الخالق تواضعاً اپنی نسبت سے ایسے الفاظ فرمائے۔ غیر کی کیا مجال کہ زبان پر لائے۔[۹] × × × ×

اسی طرح بعض مقام پہ خود باری تعالیٰ نے اپنے محبوب کو فرمایا کہ یوں فرماؤ انا بشر مثلکم یا یوں فرماؤ لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب وغیرہ۔ اس سے غرض اس وقت مخاطبین کے بعض نامناسب اور ناشایاں اعتراضات وعقائد کی پیش بندیاں اور سدباب ہوتی ہے جو بعد میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ باوجود اس کے خزائن زمین کا آپ پر پیش ہونا اور مغیبات بعیدہ پر اطلاع بھی ثابت ہے۔[۱۰] اور کبھی نفی کمال اور صفت ذاتی کے لئے ہوتی ہے واسطے رفع التباس اشتراک کے۔ جیسے لا تعلمھم نحن نعلمھم یعنی علم کماحقہ اور بالذات[۱۱] ہم کو ہے نہ آپ کو۔ اور بلاشبہ حضرت کے علم شریف کا کمال باعتبار مخلوق ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا کمال علم باعتبار خالق ہے۔ مگر ایسے کلام کا حق اور کمال بجز خالق اور کس کو ہے اور اکثر اقسام جن سے علم غیب کی نفی کا وہم سا ہوتا ہے وہ منسوخ[۱۲] اور متقدم ہیں۔ اور متاخر وہ[۱۳] آیات و روایات ہیں جن سے حضور عالم الغیب باعلام علام الغیوب ثابت ہوتے ہیں۔ فلا تعارض ولا تصادم۔

ایسا ہی ہے تفسیر جمل میں اور روض النضیر شرح جامع صغیر وشرح خفاجی۔ تفسیر عرائس البیان بیضاوی۔ مرقاۃ شرح مشکوٰۃ اور اشعۃ اللمعات میں۔

ہمارے نزدیک اس قبیل کی آیات و احادیث لا تعلمھم نحن نعلمھم وغیرہ بندوں کو توحید میں مضبوط رکھنے والی ہیں[۱۴] کہ کوئی افراط محبت میں معبود حقیقی نہ ٹھیرالے۔ اور علمک[۱۵] ما لم تکن تعلم۔ انما مثلی۔ لست کاحد منکم وغیرہ تصدیق میں محکم کرنے والی ہیں کہ کوئی بے تصدیق توحید کو کافی جان کر شیطان کو اپنا پیشوا نہ بنالے۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ توحید بغیر تصدیق معتبر نہیں ہوتی۔ ہمارے مخدوم و مرشد روشن ضمیر[۱۶] امیر ملت (معزول؟) قبلہ عالم علی پوری مدظلہٗ نے مکہ مکرمہ میں نجدیوں کو وعظ میں فرمایا۔ سوسال کوئی لا الٰہ الا اللہ کہتا رہے وہ صرف موحد ہی بنے گا۔ اور موحد تو شیطان[۱۷] بھی ہے۔ مگر مومن نہیں ہوتا جب تک محمد رسول اللہ نہ کہے۔ × × × × × ×

کاش! کبھی انہیں یہ بھی سوجھی کہ ہم خدا کے نبیوں کے منکروں، اور گستاخوں کی حمائت کر رہے ہیں۔ ہمارا ایمان ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور اکرم بندے اور اس کے سچے آخری رسول ہیں آپ کی حقیقت حقہ کا

---

[۹] اگر اس دعوے میں سچے ہو کہ لفظ انا بشر مثلکم زبان پر نہیں آنا چاہئے تو رمضان کی تراویح میں سورہ کہف کی آیت کریمہ انما انا بشر مثلکم نہ پڑھا کرو بلکہ اگر ہوسکے تو یہ آیت قرآن سے بھی نکلوا دو۔ اور آیندہ کو بدستخط پیر جماعت علی صاحب کے ایک اعلان شائع کرا دو کہ کوئی مسلمان نماز میں یا تراویح میں یہ لفظ نہ پڑھے ورنہ ایمان ضائع ہوجائیگا۔ (اہلحدیث)

[۱۰] نفی علم غیب کی آیت تو آپ نے ابھی لکھی ہے لا اعلم الغیب ذرا ثبوت علم غیب کی آیت لکھ دیتے تو ہم سمجھتے کہ آپ کو قرآن کا علم ہے۔ ورنہ ایسے خالی خولی دعوے سے کیا حاصل ہوسکتا ہے (اہلحدیث)

[۱۱] لفظ بالذات بڑھانا بے ثبوت ہے بلکہ اس قصے کے مشابہ ہے جو بنی اسرائیل کے متعلق مذکور ہے کہ انہوں نے کوہ طور پر خدائی حکم سن کر اپنی باقی جماعت میں آکر کہا تھا ان حکموں کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا اگر تم چاہو تو ان حکموں کی تعمیل کرو ورنہ خیر۔ جیسی تحریف وہ تھی ویسی ہی تحریف بالذات کا لفظ بڑھانا ہے۔ (اہلحدیث)

[۱۲] جملہ خبریہ کو منسوخ کہنا کمال بے علمی کا ثبوت ہے۔ (اہلحدیث)

[۱۳] وہ متاخرہ آیات بھی لکھ دیتے تو ہم بھی فائدہ اٹھاتے۔ سردست تو ہم یہی کہیں گے کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم۔ (اہلحدیث)

[۱۴] بے شک یہ آیات توحید پر مضبوط رکھنے والی ہیں اگر اہل شرک کے دست تحریف سے بچی رہیں۔ (اہلحدیث)

[۱۵] آیہ عَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ سے علم غیب متنازعہ ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ الفاظ عام مسلمانوں کے حق میں بھی آئے ہیں۔ ارشاد ہے:-

وَيُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ

(ہمارا پیغمبر تم مسلمانوں کو وہ احکام سکھاتا ہے جن کو تم نہیں جانتے تھے)

بلکہ عام انسانوں کے حق میں بھی ایسے الفاظ آئے ہیں

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

(خدا نے انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کو وہ نہیں جانتا تھا)

قرآن مجید سے استدلال کرنا تو صحیح ہے مگر تحریف کرنا حرام ہے۔ (اہلحدیث)

[۱۶] یہ ہے اصل مطلب کی بات کہ پیر جماعت علی شاہ روشن ضمیر یعنی عالم الغیب ثابت ہوجائیں۔ چنانچہ علی پور کے ایک جلسے میں ایک نظم پڑھی گئی تھی جس میں پیر صاحب کو خطاب کرکے یہ شعر پڑھا گیا تھا ؎

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں

(اہلحدیث)

[۱۷] شیطان اگر موحد ہے تو مشرک سے تو اچھا ہے مگر قرآن مجید کی صریح آیات بتا رہی ہیں کہ شیطان انسان کو شرک سکھاتا ہے۔ پھر معلم شرک کو موحد کہنا

اور اک کما حقہ مخلوق بے چاری کیا کر سکے. جو ان کے ہی نور سے اور ان کے ہی واسطے پیدا ہوئی. کسی عاشق رسول نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

پردۂ انساں میں آکر خود دکھانا تھا جمال[۱۸] - رکھ لیا نام محمدؐ[۱۹] تاکہ رسوائی نہ ہو

میں نے ایک توشیح بہ نعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں یوں کہا ہے ؎

لوح و قلم ہے قطرہ تیرے بحرِ علم ست - کون و مکاں ورق ترا اصل کتاب کا[۲۰]

(انوار الصوفیہ سیالکوٹ بابت ماہ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۲)

قادیانی مشن

قادیانی مثلث

جماعت قادیانیہ — جماعت لاہوریہ — جماعت شیخیہ

امت مرزائیہ آج کل پنجاب میں تین حصص میں منقسم ہے. ایک جماعت قادیانیہ. دوسری جماعت لاہوریہ

تیسری جماعت مصلحیہ یعنی وہ جماعت جو حال ہی میں پیدا ہوئی ہے اور ترقی کر رہی ہے. جن کے لیڈر شیخ غلام محمد لاہوری بزبان خود ملہم اور مامور من اللہ اور بزبان مرزا صاحب کلاں مصلح موعود ہیں. ہمارے خیال میں جو مرزا صاحب کے اصول پر مبنی ہے. شیخ غلام محمد اپنے دعوے کے لحاظ سے اس مرتبہ پر ہیں کہ قادیانی اور لاہوری اُن سے اختلاف نہیں کر سکتے. کیونکہ مرزا صاحب متوفی نے ازالہ اوہام میں بتصریح لکھا ہوا ہے کہ

مدعی الہام کے سامنے چون و چرا نہیں کرنی چاہئے :

خیر یہ تو شیخ صاحب جانیں یا ان کے مخاطب جانیں

ع محتسب را درونِ خانہ چہ کار

یوں تو ان کے درمیان مباحث بہت پیدا ہو چکے ہیں مگر آج کل ایک عجیب مبحث روشنی میں آیا ہے - وہ

---

[۱۸] ناظرین اس شعر کو ملاحظہ میں رکھئے اور عیسائیوں کا عقیدہ سنئے :

مسیحی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور بے باکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی. انسانوں کے درمیان خیمہ زن ہوا اور اپنے جلالِ الٰہی اوصاف کا کامل مظاہرہ یسوع ناصری میں ہو کر کیا

(عیسائی رسالہ اخوت لاہور بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۲۳)

ناظرین ! ان دو نو عقیدوں میں کچھ فرق ہے تو ہمارا ہمیں بتائیے کہ مسیحیوں کے حق میں تو قرآن کا فتویٰ یہ ہو. لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ - اور یہ پیر صاحب کے مرید موحدوں پر تاؤ دیکر مسلمان بلکہ اہلسنت کہلائیں. چہ خوش. مولانا حالی مرحوم نے کیا سچ کہا ہے ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشما تو کافر

مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

پیر صاحب کے مرید اسی بنا پر بڑی دلیری سے کہا کرتے ہیں ؎

وہی جو مستوی عرش ہے خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر (نعوذ باللہ)

انا للہ و انا الیہ راجعون ! (اہلحدیث)

[۱۹] مگر آپ نے یہ نہ بتایا کہ رسوائی کس کی ہوتی اور کیسے ہوتی اور محمد نام رکھنے سے یہ رسوائی رفع کیسے ہو گئی ؟

اے اللہ ! تیرا حلم تیری غیرت کو کب تک دبائے رکھیگا. کیوں آسمان زمین نہیں ٹوٹ پڑتے - اے خدا ! تیرے رسول کے نام لیوا مشرکوں سے بھی زیادہ تیری توہین کرتے ہیں. اچھا مولا تو جان اور تیرا کام جانے ہمارا تو ایمان ہے ؎

تو مشو مغرور بر حلمِ خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا (اہلحدیث)

[۲۰] اس شعر کے ساتھ اگر آپ مندرجہ ذیل شعر بھی لکھ دیتے جو حضرت علیؓ کے حق میں شیعہ نے لکھا ہے تو دونوں بھائی یکساں ہو جاتے ؎

فرمان گزار حکم تو باشد قمر بچرخ
بر عرش و کرسی و قلم و لوح آمری

(کشف الغمہ فارسی)

ناظرین کرام اور سادات عظام ! یہی وہ توحید ہے جو سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی طرف سے دنیا میں لیکر آئے تھے. اور یہی وہ توحید ہے جس پر اسلام اور اہل اسلام ناز کرتے ہیں. واقعہ اس سے اچھی توحید تو اہل عرب میں اسلام سے پہلے بھی پائی جاتی تھی. مولانا حالی مرحوم نے ایسے ہی مسلمانوں کی شکایت کرتے ہوئے کہا ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

(الی اللہ المشتکیٰ)

(اہلحدیث)

یہ ہے کہ :-

شیخ غلام محمد لاہوری مصلح جماعت مرزائیہ نے اپنے ایک الہام کی بنا پر کہا تھا کہ

خلیفہ قادیان باون سال کی عمر میں فوت ہوجائیگا۔

یہ الہام سنتے ہی اس کے اثر سے یا اتفاقیہ طور پر قادیانی جماعت کے بعض افراد کو کچھ ڈراؤنے خواب آئے جن میں ان کو خلیفہ قادیان کی موت قریب دکھائی گئی انہوں نے خلیفہ صاحب کو اس کی اطلاع کردی۔ جس کا اثر خلیفہ صاحب پر یہ ہوا کہ انہوں نے خوفزدہ ہوکر اپنی آخری وصیت شائع کردی جیسے مرزا صاحب کلاں نے کی تھی اور اپنے اتباع کو حکم دیا کہ میری صحت و سلامتی کے لئے دعائیں مانگو اور صدقہ خیرات کرو تاکہ میری موت کی بلا ٹل جائے۔ چنانچہ آپ کے مریدوں نے اس حکم پر خوب عمل کیا۔ یعنی ہمہ تن متوجہ ہوکر دعاؤں اور صدقہ خیرات میں مشغول ہوگئے۔

اس پر لاہوری جماعت کے اخبار "پیغام" نے مذاق اڑایا کہ خلیفہ قادیان موت سے اتنا کیوں ڈرتا ہے۔ آخر دن شمار کرتے کرتے خلیفہ صاحب کی عمر ۱۱ جنوری ۱۹۴۱ء کو باون سال پوری ہوگئی جس پر قادیانی جماعت نے شادیانے بجانے شروع کردئیے کہ

خلیفہ قادیان زندہ باد! دشمن مردہ باد!

پہلے تو لاہوری جماعت پر نزلہ گرا۔ اس کے بعد اصل ملہم شیخ غلام محمد پر بجلی گری۔ شیخ غلام محمد بھی گولیاں تو کھیلے نہ تھے کہ خاموش ہوجاتے چونکہ وہ مرزا صاحب متوفی کے راسخ الاعتقاد مرید، روحانی پسر اور مصلح موعود ہیں۔ اس لئے انہوں نے وہی روش اختیار کی جو خود مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم کی موت کے متعلق اپنی پیشگوئی کی میعاد ختم ہونے پر کی تھی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفی نے عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ وہ آج سے پندرہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائیگا۔

اس پیشگوئی کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی مگر آتھم نہیں مرا۔ اس پر چاروں طرف سے شور اٹھا کہ یہ پیشگوئی غلط ہوگئی۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب نے کہا کہ آتھم اس پیشگوئی کی ہیبت سے خوفزدہ ہوگیا اور دل میں ڈر گیا۔ اس کے ڈرنے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ امرتسر سے نکل کر اپنی لڑکی کے پاس فیروز پور چلا گیا جہاں اس کا داماد جج تھا۔ پس اس دہشت زدگی سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی۔ کیونکہ انذاری پیشگوئیوں میں ایسا ہوجایا کرتا ہے۔

اسی طرح شیخ غلام محمد مصلح امت مرزائیہ نے اپنی پیشگوئی کے متعلق اعتراض کو رفع کرنے کے لئے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام "فتح مبین" ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۴۲ء لکھی ہے۔ جس میں شیخ صاحب نے اپنے استدلال کی بنا مرزا صاحب کے قول پر رکھی ہے۔ چنانچہ آپ نے کہا ہے کہ

جس طرح مرزا صاحب نے آتھم کی موت ٹل جانے کی وجہ پیشگوئی سے اس کا خوفزدہ ہونا لکھا ہے وہی میری وجہ ہے۔ خلیفہ قادیان چونکہ میری پیشگوئی سے ایسا خائف ہوا کہ صدقہ خیرات کرنے، دعائیں مانگنے اور روزے رکھنے کا حکم دیتا رہا حتیٰ کہ وصیت بھی کردی۔ پس جس طرح آتھم کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی اسی طرح خلیفہ کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی اور بقول مرزا صاحب انذاری پیشگوئیوں میں ایسا ہوجایا کرتا ہے۔

اس بیان کو بڑی تفصیل اور بسط سے لکھا ہے پھر اسی رسالہ کے صفحہ انیس پر مجھے مخاطب کرکے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :-

"مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو خطاب

سب سے آخر میں اس پیشگوئی کے سلسلہ میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتا ہوں۔ کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے مقابل وہ ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور اپنی انتہائی مخالفت کی وجہ سے ان کو سلسلہ کے معاملات پر کافی عبور ہے۔ وہ مہربانی کرکے اپنی ذاتی مخالفت کو بالائے طاق رکھ کر میرے اس رسالہ کو تمام پڑھنے کے بعد اپنے اخبار میں اپنی اس انصاف کی رائے سے مطلع کریں کہ کیا جو پوزیشن جناب حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ڈپٹی عبداللہ آتھم اور سلطان محمد بیگ والے کے معاملہ میں اپنی میعادی پیشگوئیوں کے سلسلہ میں واقع ہوئی تھی۔ بعینہ وہی پوزیشن آج مجھے اپنی پیشگوئی کے سلسلہ میں قادیانی و لاہوری احمدی جماعتوں کے اندر دربارہ حاصل ہوگئی ہے یا نہیں؟"

(رسالہ فتح مبین ص۱۹)

اہلحدیث انصاف یہ ہے کہ اس بارے میں میرا بیان فیصلہ نہیں ہوگا کیونکہ فریقین نے مجھ کو حکم نہیں مانا بلکہ شہادت کا درجہ ہوگا۔ اس لئے میں بحکم خداوندی

كُونُوا قَوَّامِينَ لِلّٰهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ

سچائی سے کہتا ہوں کہ شیخ غلام محمد کا بیان مرزا صاحب کے استدلال پر پورا منطبق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے علم کلام ایسا ہی ایجاد کیا ہے کہ ہر مدعی کے کام آسکتا ہے کوئی کیسا ہی غلط دعویٰ کرے، کیسی ہی پیشین گوئی کرے ناممکن ہے کہ مرزا صاحب کے علم کلام کی رو سے جھوٹی ثابت ہوسکے۔ عرب کا مشہور شاعر متنبی اپنی محبوبہ کو وعدہ خلافی کے الزام سے بچانے کو کہتا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
ومن عهدها ان لا يدوم لها عهد

یعنی میری محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو مت سمجھو کہ اس نے خلاف کیا بلکہ سمجھو کہ وعدہ پورا کیا۔ کیونکہ پورا نہ ہونا اس کے وعدے کا ایک جزو ہے۔

ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کی پیشگوئیوں کا انجام ہوتا ہے۔

میری حالت مگر میں مرزا صاحب کی اس زد سے بچا رہا۔ مرزا صاحب نے اپنے اعلان مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں جس کا نام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ہے میری بابت دعا بلکہ پیشگوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مریگا، اگر میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا۔

یقیناً مرزا صاحب کے اتباع بلکہ خود مرزا صاحب بھی

اس پیشگوئی کے پیدا ہونے کے لئے دعائیں مانگتے رہے ہونگے مگر نتیجا کیا یہی ناکہ

مرزا صاحب کو انتقال کئے آج تینتیس ۳۳ سال
نو ماہ ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ آپکے
سامنے یہ سطور لکھ رہا ہے۔

مچھ پہ نہ تو مرزا صاحب کی پیشگوئی کا اثر ہوا اور نہ ان کے اتباع کی دعاؤں کا کچھ افسوں چلا۔ کیوں؟

نہ کچھ پیری چلی بادِ صبا کی
بگڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی

مگر اس میں کچھ میرا کمال نہیں بلکہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے دنیا کے جملہ انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بتا دیا کہ میں ہوں۔ سچ ہے ؎

ہو گا کیا دشمن اگر سارا جہاں ہو جائیگا
جبکہ وہ باالبر ہم پہ مہرباں ہو جائیگا

سال نو اور محرم

(از مولوی عبید اللہ سلمہ ربہٗ مفسر پوری مدرسہ دار السلام دہلی)

محرم کا چاند ایک سال کے اختتام اور نئے سال کے شروع کی بشارت اور برکات و رموز لئے ہوئے طلوع ہو چکا ہے۔ ہم حضرت حق جل مجدہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ اپنی رحمت سے اس کو ہمارے لئے سعید اور امن و امان کا باعث بنائے۔

زمانہ کی گردش سالوں کی آمد ورفت، قرنوں کے ہیر پھیر کے رموز قدرت نے ہلال محرم کو ودیعت کئے ہیں یہ ہوتے رہیں گے۔ افسوس ہم نہ ہونگے۔ اکمل و نفیع ان کے مقاصد اعلیٰ وعظیم الشان، ان کا واضع خود خداوند قدوس فرماتا ہے۔ تحقیق مہینوں کا شمار جو کتاب الٰہی میں اللہ کے نزدیک معتبر ہیں بارہ مہینے ہیں جس روز اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے اس روز سے۔ یہ خوبی وہ ہے جس میں اس کا کوئی ہمسر ونظیر نہیں

اسلام کی ابتدا حبیب کبریا احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔ پھر ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا اس کی حلقہ بگوش ہوئیں۔ بعد ان کے حضرت علی۔ زید بن حارثہ۔ ابوبکر صدیق۔ عثمان غنی رضوان اللہ علیہم اجمعین پھر دوسرے حلقہ بگوش اسلام یکے بعد دیگرے اسلام میں داخل ہوتے رہے۔ گویا جس طرح ہلال بتدریج بدر منیر بنتا ہے اسی طرح اسلام نے بتدریج ترقی کی۔ ہلال تیرہ دنوں کے بعد کامل بنتا ہے اسلام تیرہ سال بعد بنا۔ اس اجمال کی

تفصیل یہ ہے کہ سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال تک قوم کو توحید و اسلام کی طرف بلاتے رہے مگر گنتی کے آدمیوں کے سوا کسی نے آپ کی بات نہ مانی بلکہ آپ کی تکذیب کی، آپ کے دشمن بنے آپ کو اور آپ کے تبعین کو طرح طرح کی ایذائیں پہنچا کر دین متین کی تبلیغ میں روڑے اٹکائے۔ تیرہ سال تک یہی حال رہا۔ توحید رب العالمین اور دین متین کی تبلیغ و اشاعت میں ہادی برحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے متبعین صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مصائب سے دوچار ہونے میں یہ حکمت الٰہی مضمر تھی کہ پیچھے آنے والی امت کے لئے مصائب پر صبر اور ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہنے کا نمونہ حاصل ہو جائے۔ یہ معلوم کرلیں کہ سنت اللہ یہی ہے کہ بغیر قربانی کسی قوم کو ترقی حاصل نہیں ہوتی۔ لیکن آج مسلمانوں کی ذلت ونکبت کا یہ عالم ہے کہ اپنے ہادی کے اسوہ کو بھول بیٹھے۔

مسلمانو! تہذیب نفس، تقویم اخلاق اور خودداری کا بہترین سبق اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتا ہے کہ ہادی برحق اور آپ کے تبعین نے بے سروسامانی کی حالت میں باطل کی کثرت کو لوہے کے چنے چبوا دئیے۔ آہنی اکثریت چند نفوس کی قلیت کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ کیا آنحضرت اور صحابہ کرام کی زندگی کے احوال ہمارے لئے آیت شریفہ کم من فئة قليلة غلبت على فئة كثيرة باذن الله کی عملی تفسیر نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ ولكن اكثر الناس لا يعلمون بل اكثرهم عن الحق غافلون۔

مسلمانو! غلامی نے ہمارے صحیح جذبات اور احساسات فنا کر دئیے۔ نیک و بد کی تمیز جاتی رہی۔ جن امور کو مذہب سے تعلق نہیں انہیں ہم عین مذہب سمجھنے لگے اسی سال نو کی آمد کو ملاحظہ کیجئے زندہ اور آزاد قوم اپنے نئے سال کا خیر مقدم مسرت اور شادمانی اور اعلیٰ جذبات کے ساتھ کرتی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی بدبختی کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنے نئے سال جو بہترین سبق کی یاددہانی اور اعلیٰ مقاصد کا حامل ہوتا ہے۔ اس کا خیر مقدم غم وحزن، بدعات وخرافات سے کرتے ہیں۔ جس کا کوئی ثبوت نہیں، جس سے اس کو دور کی بھی نسبت نہیں

ستم ظریفی یہ ہے کہ ہر خاص وعام کی زبان پر ہے "مسلمان غریب ہیں، فاقہ مست ہیں"۔ لیکن اسی محرم میں ان کی غربت ومحتاجی کا نظارہ کیجئے کہ بانس کی کھپچیوں پر رنگا رنگ کے کاغذ چپکا کر بزعم خود سید الشہداء امام حسین رضی اللہ عنہ کا مجسمہ اور تابوت بناتے ہیں جس میں ہزاروں روپیہ پہ پانی پھر جاتا ہے۔ پھر اس سے امداد اور حاجات طلب کرتے ہیں۔ لیکن مسلمانی پر آنچ نہیں آتی۔ اگر کوئی ہندو پتھر کی مورتی بنا کر اس کے سامنے خدا کا تصور کرے ڈنڈوت کرے اور حاجت روائی چاہے تو یہی اس کو کافر ومشرک کہتے اور سمجھتے ہیں۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے دونوں میں پوری مشابہت ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کسی مردہ ہستی یا چیز سے حاجت روائی طلب کی جائے کفر ہے چاہے اس کا کچھ نام رکھ دیا جائے۔

مسلمانو! میں پوچھتا ہوں کہ ہجرت کے واقعہ سے بڑھ کر کونسا واقعہ ہو سکتا ہے جس سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوں۔ ہجرت کے زمانہ سے بڑھ کر دوسرا کونسا زمانہ متبرک و مقدس ہو سکتا ہے، کونسا دن مسلمانوں کے نزدیک ہجرت کے دن سے افضل ہو سکتا ہے۔ کونسا چاند محرم کے چاند سے بہتر ہوگا جو اسلامی ترقی کی یاد تازہ کرتا ہے۔

بریلوی مشن

اوراد و وظائف

(از زبدۃ الحکماء مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلیق نظام آبادی)

اِنَّ الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَمْلِکُوْنَ لَکُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰہِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْہُ وَاشْکُرُوْا لَہٗ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔

مَیں نے مؤقر اخبار "اہلحدیث" کی کسی گذشتہ اشاعت میں وعدہ کیا تھا کہ کسی قریبی اشاعت میں مسنونہ وظائف اور دعائیں لکھونگا۔ جن کا پڑھنا اور ورد کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہے۔ میری اس سے غرض یہ ہے کہ مَیں دیکھتا ہوں کہ عوام الناس ورد وظیفوں کے بہت خواہشمند ہوتے ہیں۔ لیکن محض نادانی اور جہالت کی وجہ سے ایسے ایسے وظیفے کرنے لگ جاتے ہیں جن کا زبان پر لانا سراسر شرک اور گناہ عظیم ہے۔ فائدہ کی بجائے ایک بھولا بھالا انسان اپنے ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ جاہل پیروں، مشرک اور بدعتی رنگے سیاروں کے بنائے ہوئے غیر شرع کلمات کا وظیفہ کرنے سے سراسر نقصان ہے۔ ایک بے سمجھ اور جاہل آدمی تو یہ سمجھ لیتا ہے کہ فلاں پیر صاحب کا بتایا ہوا یہ وظیفہ ہے اس میں بڑا فائدہ ہوگا۔ لیکن حقیقت میں وہ شیطان کا فریب ہوتا ہے وھم یحسبون انھم یحسنون صنعًا۔ بعض لوگوں کو یا شیخ کا وظیفہ کرتے سنا۔ اکثر بدعتی پیر صاحب کی مدحتیں پڑھتے اور روتے چلاتے ہیں۔ بعض لوگ صبح کو اکثر اپنے رسمی پیروں کے خاندانی شجرے پڑھتے اور استمداد میں الحاح و زاری کرتے ہیں۔ بعض لوگوں نے اپنے روزمرہ کے اوراد میں ایسے کلمات لازمی قرار دے رکھے ہیں جن کے معانی سے وہ خود واقف نہیں اور جن کے زبان پر لانے سے روحانیت کوسوں بھاگتی ہے۔ غرضیکہ عوام الناس پر شیطان نے اپنا خوب جال پھیلا رکھا ہے اور اپنے قول "لَاُضِلَّنَّھُمْ" اور نیز "لَاُغْوِیَنَّھُمْ" پر بڑی سرگرمی سے عامل ہے۔ لیکن اللہ کے بندے مبلغین اسلام، علمائے کرام اس طرف سے غافل ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ عوام الناس کو صحیح طور پر وہ اوراد و وظائف بتائے جائیں جو نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے دن رات میں خود کئے اور ان کا حکم دیا اسی میں ثواب اسی میں فائدہ اور اسی میں دین دنیا کی بہتری ہے۔ خدا کی خوشنودگی اور تقرب اسی میں حاصل ہوتا ہے اور انسان حقیقتہً اپنی مراد کو پہنچتا ہے۔

مَنْ کَانَ یَرْجُوْ لِقَاءَ رَبِّہٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَۃِ رَبِّہٖٓ اَحَدًا

حدیث شریف میں آتا ہے حضرت ابوہریرہؓ مرفوعًا روایت کرتے ہیں حدیث قدسی ہے۔ فرمایا انا عند ظن عبدی یعنی یہ کہ خدا فرماتا ہے میرے بندے مجھ سے سب کچھ مانگیں فلیستجیبوا لی۔ اور مجھ پر اچھا گمان رکھیں کیونکہ مَیں اُن سے اُن کے دلی گمان اور عقیدہ کے مطابق جو انہیں مجھ سے ہے اُن سے سلوک کرتا ہوں اور مَیں اپنے بندہ کے ہمراہ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ اگر وہ جی میں ذکر کرتا ہے تو مَیں اسکو اپنے جی میں ذکر کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھے لوگوں میں بیٹھ کر یاد کرتا ہے تو مَیں اس کا ذکر ایسے گروہ میں کرتا ہوں جو اس کے گروہ سے بہتر ہے (یعنی فرشتے) وہ اگر میری طرف ایک بالشت نزدیک ہوتا ہے تو مَیں گز بھر اس کی طرف آتا ہوں، اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو مَیں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں الخ

پس اتنے مہربان خدا کی یاد کو چھوڑ کر ادھر اُدھر کی پکاریں کرنا کتنی ناشکرگذاری ہے۔ حدیث میں ابوہریرہؓ سے مرفوعًا روایت ہے:-

مَنْ لَّمْ یَسْئَلِ اللّٰہَ یَغْضَبْ عَلَیْہِ رواہ الترمذی

وفی روایۃ من لم یدع اللّٰہ غضب علیہ

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ سے سوال نہیں کرتا خدا تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ یہ صحیح ترمذی کی حدیث ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا خدا تعالیٰ کا اس پر غضب اور غصہ ہوتا ہے۔ ابن ابی شیبہ نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ بندے کا اپنے رب کو پکارنا اہم واجبات اور اعظم مفروضات میں سے ہے۔ کیونکہ اس کا فرمان ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ مجھ سے مانگو مَیں تمہاری دعائیں قبول کرونگا۔ اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ پریشان حال اور بے قرار انسان کی دعا سننے اور امیدگاہ وہی رب العالمین ہے۔ وہی تمام تکلیفیں اور مصیبتیں دُور کرسکتا ہے۔ اسی نے انسان کو زمین کا مالک بنایا۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ نے فرمایا:-

یَسْئَلُ اَحَدُکُمْ رَبَّہٗ حَاجَتَہٗ حَتّٰی یَسْئَلَہٗ شِسْعَ نَعْلِہٖ اِذَا انْقَطَعَ حَتّٰی یَسْئَلَہُ الْمِلْحَ

یعنی یہ کہ بندے کو چاہئے کہ اپنی تمام حاجات خدا ہی سے مانگے یہاں تک کہ اگر اس کا جوتا ٹوٹ جائے اور نمک ختم ہوجائے تو بھی خدا ہی سے مانگے۔

رسول اللہؐ نے حضرت انسؓ کو فرمایا:-

اِذَا سَئَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰٓی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ وَلَوِ اجْتَمَعُوْا عَلٰٓی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ الخ

مطلب یہ کہ جب کچھ مانگنا ہو تو خدا سے مانگو اور ہر قسم کی مدد و استعانت بھی اُسی سے طلب کرو۔ خدا کی مخلوق تو اس کے سامنے عاجز ہے۔ ان میں کسی کو نفع اور نقصان پہنچانے کی قطعًا طاقت نہیں۔ اگر تمام مخلوق کسی کو نفع پہنچانے کے لئے متفقہ کوشش کریں اور اپنی پوری طاقت خرچ کریں تو سوائے خدا کے حکم کے کسی کو کچھ نفع اور فائدہ ہرگز پہنچا نہیں سکتے اور اگر تمام دنیا کے لوگ مل کر کسی کو نقصان پہنچانے

اور تکلیف دینے پر تل جائیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ کسی کو نقصان ہو تیں اللہ کی تقدیر کو ہرگز تبدیل نہیں کر سکتے۔ اللہ کے حکم کے بغیر ایک ذرہ بھر بھی کسی کو تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔ مَا يَفْتَحِ اللَّهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا وَمَا يُمْسِكْ فَلَا مُرْسِلَ لَهُ مِنْ بَعْدِهِ۔

مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اِذَا قَالَ الْعَبْدُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ قَالَ اللهُ لَبَّيْكَ عَبْدِي سَلْ تُعْطَ یعنی جب بندہ اپنی کسی ضرورت میں بے قرار ہو کر خدا کے آگے ہاتھ پھیلا کر اُسے یوں پکارتا ہے اے میرے رب اے میرے پالنے والے تو خدا تعالیٰ اُسے جواباً کہتا ہے میرے بندے میں حاضر ہوں مانگ کیا مانگتا ہے میں تیری حاجت روائی کرونگا۔

کیسا اچھا زمانہ اور کیسے اچھے لوگ تھے۔

بریدہ رضؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے ایک شخص کو ذیل کے الفاظ کہتے سنا۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَدٌ۔

رسول اللہؐ نے فرمایا اس آدمی نے خدا سے ایسے نام کے ساتھ سوال کیا کہ جب وہ نام لیکر اس سے کچھ مانگا جائے تو ضرور ہی مل جاتا ہے اور جب یہ نام لے کر اس رب کو پکاریں تو دعا قبول ہوتی ہے۔

اخرجه الاربعة وصححه ابن حبان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو جملہ اوقات اور ہر مقام کے مناسب اور ہر حاجت اور ہر کام کے موافق دعائیں اور وظائف کی تعلیم فرمائی اور دینؔ دنیا کے تمام مطالب وحاجات بیان فرما دئیے۔ اگر تمام دنیا کے اولیاء وعلماء مشائخ وصلحاء مرشد اور پیشواؤں کی دعائیں اور بتائے ہوئے وظائف جمع کئے جائیں تو ممکن نہیں کہ جامعیت اور تاثیر اور برکت اور قبولیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان ارشادات و وظائف کے برابر ہو سکیں۔ اگر غور کیا جائے تو رسول اللہؐ نے عقائد کے مسائل دعاؤں میں بیان فرما دئیے جن کا مطلب اور معانی سمجھنے اور غور وفکر کرنے میں تاثیر عظیم اور کامیابی ہے۔ نادان لوگ اکثر اپنی مجالس میں مولود کراتے اور غیر شرعیہ حرکات اور مشرکانہ افعال کرتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ راوی ہیں کہ جس مجلس میں ذکر خدا نہیں ہوتا اور رسول خدا پر درود نہیں بھیجا جاتا وہ مجلس قیامت کے دن اہل مجلس کے لئے حسرت ہوگی۔ ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ۔

ابو المخارق کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج کو میرا ایک شخص پر گذر ہوا جو نور عرش میں غائب تھا میں نے پوچھا کیا یہ کوئی فرشتہ ہے جواب ملا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا کوئی نبی ہے۔ کہا گیا نہیں۔ میں نے پھر سوال کیا تو پھر یہ کون ہے جواب ملا کہ یہ ایسا شخص ہے جس کی زبان اللہ کے ذکر سے دنیا میں تر رہتی تھی اور دل اس کا مسجد میں لگا رہتا تھا اور ماں باپ اس سے خوش تھے الخ

سب سے افضل ذکر اور وظیفہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں۔ جب کوئی بندہ لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے تو اس کیلئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ عرش رب العالمین تک پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ شخص کبائر سے بچتا رہے۔ رواہ الترمذی۔

صحیح نسائی کی ایک حدیث میں ابو سعید خدری راوی ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ ایک بار حضرت موسیٰ نے اپنے رب سے کہا اے مولا کریم! مجھے ایسی چیز سکھا دے جس کا میں وظیفہ کیا کروں اور تیرا ذکر کیا کروں اور تجھے پکارا کروں۔ جواب ملا کہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔ آپ نے عرض کیا اے میرے مالک یہ تو سارے بندے کہتے ہیں میں خاص اپنے لئے چاہتا ہوں۔ فرمایا اے موسیٰ سب زمینیں اور تمام آسمان اگر ایک پلڑے میں ہوں اور یہ کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دوسرے پلڑے میں ہو تو یہ کلمہ کا پلڑا وزن سے جھک جائے گا۔ یعنی یہ کلمہ اتنی فضیلت کی چیز ہے۔ حدیث میں اسے افضل الذکر فرمایا گیا ہے پس ذکر اور وظیفے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کونسا کلمہ افضل اور برتر ہو سکتا ہے۔ فَيَا لَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ۔

بخاری مسلم کی حدیث میں ابو ایوب راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير دس بار کہے اس نے گویا دس غلام اولاد اسمٰعیلؑ سے آزاد کئے ابوداؤد میں بروائت ابن عمر یوں بھی آیا ہے جو شخص اوپر کے کلمات پڑھے اس کے خطا معاف کئے جاتے ہیں اگرچہ وہ دریا کی جھاگ جتنے ہوں۔

نماز کے بعد بعض صحابہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذیل کے کلمات بھی پڑھ لینے کا حکم دیا۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ۔

ترمذی میں بروائت ابو موسیٰ یوں آیا ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یوں بھی فرمایا کہ یہ کلمہ ننانوے بیماریوں کی دوا ہے سب سے سہل ان میں رنج وغم ہے۔ یعنی رنج وغم دور کرنے کے لئے بھی یہ عجیب چیز ہے۔ اکثر پڑھا جائے۔

مشکوٰۃ میں سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص حضرت یونس والی دعا یعنی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرما لیتا ہے۔ تکلیف اور غم ومصیبت کے وقت اس دعا کا حضور قلب سے پڑھنا عجیب چیز ہے۔

کاش میرے نادان بھائی اِدھر اُدھر کے ناجائز اور خلاف شریعت کلمات کو چھوڑ کر مسنون وظائف اختیار کریں جن میں دین ودنیا کا فائدہ ہے۔ ایک حدیث میں حضرت انس رضؓ راوی ہیں کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب کوئی مشکل امر پیش آتا تو آپ اکثر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ پڑھتے - ترمذی اور ابوداؤد میں حضرت انس راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اے لوگو! تمہارا رب حی کریم ہے. زندہ اور سخی ہے - جب کوئی بندہ کسی موقع پر اپنی حاجت کے لئے اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اُسے اُن ہاتھوں کو خالی لوٹاتے ہوئے شرم آتی ہے سبحان اللہ! ایسے ارحم الراحمین کو چھوڑ کر چونہ گچ قبور کے سامنے جھکنا اور اہل قبور سے مرادیں مانگنا کس قدر بدبختی ہے جو بے چارے خود محتاج اور عاجز ہیں ؎

جو خود محتاج ہووے دوسروں کا
بھلا اس سے مدد کا مانگنا کیا

ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلیف یا پریشانی کے وقت یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے :-

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ ط

ابوداؤد میں ابی بکرہ راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جب کوئی انسان پریشان حالت میں ہو تو ان الفاظ سے خدا کو پکارے اس کو اطمینان ہوگا :-

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْا فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ ۔

دنیا کے کاروبار میں آسانی اور راحت جسمانی اور تھکاوٹ کے لئے ابوہریرہؓ راوی ہیں کہ ایک بار حضرت فاطمۃ الزہراؓ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ ابا جان کام کاج سے تھک جاتی ہوں مجھے ایک خادم لے دیجئے - آنحضورؐ نے فرمایا اَلَا اَدُلُّكِ عَلٰی مَا هُوَ خَیْرٌ مِنْ خَادِمٍ یعنی ایک ایسی چیز بتاؤں جو خادم سے بہتر ہو اور کام کاج آسانی سے ہوتے جائیں تھکاوٹ نہ ہو وہ یہ کہ ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمدللہ ۳۳ بار اور اللہ اکبر ۳۴ بار اور سوتے وقت بھی یہی پڑھ لیا کر اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار رہوگا اور تمہارے کام آسان ہونگے (رواہ مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ الفاظ پڑھا کرتے تھے :-

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصْبَحْنَا وَبِكَ اَمْسَیْنَا وَبِكَ نَحْیٰ وَبِكَ نَمُوْتُ وَاِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ط

اے مولا تیری مہربانی سے ہم نے صبح کی اور تیری عنایت ہی سے ہم شام کرینگے اور آخر میں تیری ہی طرف ہمارا لوٹنا ہے -

ابوہریرہ رضؓ راوی ہیں کہ ایک بار حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہؐ سے کوئی وظیفہ پوچھا جو صبح و شام پڑھا کریں. حضورؐ نے فرمایا یہ پڑھا کرو.

اَللّٰهُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَشِرْكِهٖ

اے ابوبکرؓ یہ کلمات صبح و شام اور سوتے وقت پڑھ لیا کرو.

حضرت ابان بن عثمان راوی ہیں کہ اُن کے والد بزرگوار نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو شخص ذیل کے کلمات صبح و شام تین تین بار پڑھ لیا کرے اُس دن اللہ عز و جل اُس کو ناگہانی صدمات اور آفات سے بچائیگا.

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

بخاری میں شداد بن اوس راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص یہ دعا سید الاستغفار دلی یقین اور خشوع قلبی سے پڑھے اگر وہ اُس دن خدانخواستہ شام سے پہلے مرجائے تو وہ یقیناً بہشت میں جائیگا اور اگر وہ شام کو پڑھے اور اُس رات کو بقضائے الٰہی فوت ہو جائے تو وہ بہشت میں داخل کیا جائیگا - وہ دعا یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ ۔

یعنی اے اللہ تو میرا پالنے والا ہے تیرے سوا کوئی قابل عبادت نہیں ہے تو ہی نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے وعدوں پر جہاں تک مجھ سے ہو سکے پورا اترنے کی کوشش کرتا ہوں - میں اپنی بدکرداریوں پر تجھ سے پناہ مانگتا ہوں جو نعمتیں تو نے مجھے عطا کی ہیں مجھے اُن کا اعتراف ہے ساتھ ہی میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں - اے اللہ میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ تیرے سوا اور کوئی معافیاں دینے والا نہیں ہے.

مشکوٰۃ میں ہے حضرت ثوبان راوی ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جو شخص صبح و شام کلمات ذیل بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمه شیئ الی آخرہ تین تین بار پڑھ لیا کرے اِنَّهٗ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یُّرْضِیَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خدا تعالیٰ قیامت کو اُسے ضرور راضی کرتا ہے -

سبحان اللہ! کیا اچھے اور آسان کلمات ہیں اور ان کا ثمرہ کیسا خوش کن اور عظیم نفع بخش ہے -

ایک حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا دو ایسے کلمے ہیں جو پڑھنے میں بالکل آسان اور سہل ہیں. لیکن رب العالمین کو بے حد پسند ہیں اور قیامت کے دن میزان عدل میں ان کا وزن بہت ہی زیادہ ہوگا - وہ کیا ہیں؟ سبحان اللہ وبحمدہ : سبحان اللہ العظیم

ایک حدیث میں حضرت سعد بن وقاص راوی ہیں کہ جو شخص سو بار سبحان اللہ پڑھے اسے ہزار نیکی حاصل ہوتی ہے اور ایک ہزار اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں -

ایک اور حدیث میں حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اکثر دن میں اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ پڑھا کرے اللہ تعالیٰ اس کی تنگیاں

دور کر دیتا ہے اور اُس کے تمام غم غلط کر دیتا ہے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں سے اُسے وہم و گمان بھی نہیں ہوتا (مشکوٰۃ)

غرضیکہ کوئی مطلب دین و دنیا کا ایسا نہیں جو رسول اللہ صلعم نے خدا سے مانگا نہ ہو اور کوئی آفت دارین ایسا نہیں جس سے خدا کی پناہ نہ چاہی ہو۔ اس لئے انسان جب دعا کرے یا وظیفہ کرے تو انہی ادعیہ قرآنیہ و مسنونہ پر اکتفا کرے۔ علماء و مشائخ وغیرہم کے کلام کو ان سے بڑھ کر سمجھنا اور وظیفہ ٹھہرانا کمال کی دانائی ہے۔ ابو موسیٰ اشعری کی حدیث میں آیا ہے رسول اللہ صلعم نے یہ دعا پڑھنے کے لئے سکھائی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَهَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؕ

یعنی اے اللہ میری بھول چوک اور میری نادانی بخش اور میرے کام میں برکت دے اے اللہ میری کوشش اور میری ہنسی (یعنی جو کام میں نے جدوجہد سے کیا اور جو میں نے ہنسی مذاق میں کیا اگر وہ تیری مرضی کے خلاف ہے تو) بخش دے اے خدا جو کام میں نے ارادہ سے کیا یا بھول سے اور ہر وہ بات جو مجھ سے سرزد ہو جو تجھے پسند نہ ہو مجھے وہ معاف فرما اے مولا میری پہلی غلطیاں اور بعد کے گناہ اور جو کچھ میں نے چھپا کر کیا اور جو ظاہر کیا اور باتیں عیب کی تو مجھ میں مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سب معاف فرما اور ان سے درگذر فرما میرے مولا پہلے اور پیچھے تو ہی تو ہے۔ تو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔

ابو ہریرہؓ ایک حدیث کے راوی ہیں کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہٖ سو بار پڑھا اس کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ جھڑ جاتے ہیں اگرچہ جھاگ دریا کے برابر ہوں۔

آنحضورؐ نے جویریہ سے فرمایا کہ میں نے تیرے پاس سے جا کر چار کلمے ایسے کہے ہیں کہ تیرے سارے آج کے وظیفے تولے جائیں تو اُن پر وہ بھاری ہونگے وہ کلمات یہ ہیں :- سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته

یعنی یہ کلمات بہت سے وظیفوں سے بہتر اور افضل ہیں حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وظیفہ کے لئے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذیل کی دعا یاد کرائی گویا اس میں جہان بھر کے وظیفے اور دعائیں آجاتی ہیں۔ اس لئے ہر ایک شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود بھی اور گھر والوں کو یہ دعا سیکھے سکھلائے اور اکثر پڑھا کرے وہ دعا یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ اِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَاَسْئَلُكَ اَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَیْتَهٗ لِیْ خَیْرًا

مسلم کی ایک حدیث میں ابو ہریرہؓ نے یوں بھی روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی مانگا کرتے تھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وتحول عافيتك وفجاءة نعمتك وجميع سخطك ۔ اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تیری دی ہوئی نعمتوں میں زوال آئے اور میرا آرام دور ہو اور تیرے ناگہانی عتاب سے بھی پناہ مانگتا ہوں یعنی مولا مجھے آرام و آسایش کی زندگی نصیب فرما اور اے میرے مولا میں تیرے ہر قسم کے غصہ سے پناہ چاہتا ہوں :- بخاری و مسلم میں ابو ہریرہؓ نے یہ دعا بھی جو کہ مختصر اور نہایت عمدہ ہے رسول اللہؐ سے روایت کی :- اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ من جهد البلاء ودرك الشقاء وسوء القضاء وشماتة الاعداء

یعنی اے مولا! میں تکلیف کی بلا سے اور بدقسمتی کے آنے سے اور بری قضا (بدقسمتی) سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتا ہوں۔

اس کے علاوہ دن رات میں پڑھنے کے لئے بہت سے وظائف اور دعائیں ہیں جن کا ذکر طویل ہے انشاء اللہ کسی آیندہ اشاعت میں لکھی جائیں گی۔ درود شریف کی کثرت بھی بہت سی بھلائیوں کا ذخیرہ ہے۔ بہت سے بزرگ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے درود شریف کے وظیفہ سے بہت کچھ خیر کثیر حاصل کی۔ پس ضروری ہے کہ ہم اینٹ اور پتھر اور چونہ کی بنائی ہوئی قبروں پر جا کر شرکیہ افعال کرنے اور ان سے دعائیں مانگنے کی بجائے وہ وظیفے کیا کریں اور وہ دعائیں مانگا کریں جو ہمیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتائیں اور جس پر آنحضور اور صحابہ کرام اور اولیا عظام کا تعامل تھا۔ قبروں اور بزرگوں کی مزاروں پر جا کر اُن مردوں کے سامنے رونا، گڑگڑانا اور اپنی حاجات پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسا پیاسے کا پانی کو پکارنا کہ میرے مونہہ میں آجائے۔ قرآن مجید میں ہے :-

مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ۔ یعنی وہ شخص بالکل گم گشتہ راہ ہے اور عقل کا اندھا ہے جو اُن کو پکارے جو اسکی گفتگو کا قیامت تک جواب نہ دے سکیں۔ اور اُن کے فرشتوں کو بھی خبر نہ ہو کون بلا رہا ہے۔

پس نادان اور بدقسمت ہیں وہ لوگ جو حی قیوم خدا رب العالمین کو چھوڑ کر اُس کی درگاہ سے مونہہ موڑ کر اِدھر اُدھر دھکے کھاتے پھرتے ہیں۔ اور ہر دو جہاں کی ذلت اور محرومی حاصل کرتے ہیں۔ مقام قصور پنجاب میں ایک بزرگ بلھے شاہ کا مزار ہے وہاں ہر جمعرات کو ایک میلہ ہوتا ہے۔ عوام الناس مسلمان جو جو وہاں حرکتیں کرتے ہیں اللہ کی پناہ!

خادم :- خلیل قریشی

سالِ نو اور ماہ محرم

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

ہجرت کے مہینہ سے اعلیٰ و اشرف کونسا مہینہ ہو سکتا ہے کیا یہیں سے ترقی اسلام کی ابتدا نہیں ہوئی؟ کیا یہی دنیا میں امن و امان قائم ہونے کا باعث اور وسیلہ نہیں ہوا۔ کیا دنیا کی ہدایت کا چشمہ اسی سے نہیں پھوٹا؟ کیا اسی سے نجات کی روشنی نہیں پھیلی؟ مگر افسوس مسلمانوں نے محرم کے مقصد کو بدل دیا، اس کی غایت کو مسخ کر دیا۔ یہ ہجرت کی یادگار تھا اس کی آمد پر مسلمانوں کے دلوں میں ترقی کا ولولہ اور آزادی کا جذبہ پیدا ہونا چاہئے۔ ان کی ہمت و شجاعت اور دلیری میں برقی لہر دوڑنی چاہئے۔ برخلاف کے محرم کو غم و حزن، گریہ و ماتم، نالہ و شیون کا مہینہ بنا دیا۔ ایسی ایسی بدعات و خرافات اس میں ایجاد کیں جو بالکل بعید از عقل ہیں۔ اس کا مبارک اور اہم مقصد فوت کر رہی ہیں، مسلمانوں میں بزدلی پیدا کرتی ہیں۔ عوام کا ذکر جبکہ اکابر مذہب، رہبر ملت لیڈران قوم، قائداعظم، مولویت کے دعویدار، نئی روشنی کے دلدادہ سب کے سب اسی رو میں بہ رہے ہیں۔ یعنی محرم کو غم و حزن کا مہینہ تسلیم کرتے ہیں۔ ایسی گریہ و ماتم جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کار ثواب جانتے ہیں۔ شادی بیاہ کرنا منحوس اور گناہ سمجھتے ہیں۔ ایسے حضرات کیا قوم کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

اور وہ قوم کیا پنپ سکتی ہے جس کے رہبر ایسے ہوں جنہیں نیک و بد کی تمیز نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت اور نیک و بد میں تمیز کرنا نصیب کرے۔ آمین!

اہلحدیث قابل مضمون نگار نے محرم کو ماہ ہجرت قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ کیونکہ ہجرت ماہ صفر میں ہوئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غالباً مشابہت موسوی سے محرم کو ہجری سال کی ابتدا قرار دیا ہے۔

فتاویٰ

قواعد متعلقہ استفتاء

(۱) فی سوال مطبوعہ ہو یا قلمی ہر حال میں ۲ پائی غریب فنڈ کے لئے آنا چاہئے۔

(۲) فرائض (تقسیم وراثت) میں فی بطن (درجہ) آٹھ آنے (۸) غریب فنڈ میں آنے چاہئیں۔

(۳) اپنا پتہ خود لکھ کر لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیجا کریں

(۴) جو صاحب واپسی لفافہ مع حق غریب فنڈ نہ بھیجیں گے ان کا جواب اخبار میں درج ہوگا۔ اگر قلمی جائیگا تو بے دستخط جائے گا۔

غریب فنڈ کی آمد سے غریبوں کی مدد کی جاتی ہے۔ جس کا حساب اخبار اہلحدیث میں چھپتا رہتا ہے یہ بڑا مفید سلسلہ ہے۔ اس میں امداد بھیجا کریں (مفتی)

مذاکرہ علمیہ متعلقہ ڈاڑھی

ہمارے ہاں ایک واعظ نے ایک کتاب عمدۃ الاسلام قلمی نسخہ سے ڈاڑھی کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے حسب ذیل احادیث اور عبارات پیش کیں:۔

(۱) قال علیہ السلام من قطع اللحیۃ و حلقہ سود اللہ وجھہ یوم القیامۃ لم یکن لہٗ شفاعۃ ولا یقبل شھادتہ عند الشرع

(۲) قال علیہ السلام من قصر اللحیۃ قبل القبضۃ فانما قتل نبیًا مرسلًا

(۳) قال علیہ السلام من حلق اللحیۃ فکانما زنٰی مع امہ سبعین مرۃ۔

علمائے کرام ان احادیث پر محققانہ نظر فرمائیں کیا صحیح ہیں۔ اگر صحیح ہیں تو حدیث کی کس کس کتاب میں ہیں۔ اگر یہ احادیث صحیح نہیں ہیں تو جو شخص ان کو صحیح کہے اس کے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟ نیز فقہاء نے جو لکھا ہے السنۃ فی اللحیۃ عند اصحابنا قدر القبضۃ شرح ابو المکارم۔ یہ کہاں تک درست ہے اور اس کا ماخذ کیا ہے۔ یہ بھی تحریر فرماویں کہ شرعاً ڈاڑھی کس حد تک ہو تو خلاف سنت

الزام سے بری ہو سکتے ہیں۔ (سائل محمد یوسف ہیڈ ماسٹر بھاگو وال)

س ۷} ایک ہی قبرستان میں بعض قبریں بیٹھ جاتی ہیں۔ پندرہ بیس یوم میں، کوئی برس دو برس بعد اور بعض قبریں ہمیشہ سالم رہتی ہیں۔ کیا عذاب و ثواب کا اس میں کچھ دخل ہے؟ (نسیم آسی از الہ آباد)

ج ۷} قبر کا بیٹھ جانا یا نہ بیٹھنا اہل قبر کی سعادت، شقاوت پر دال نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۸} سورہ فاتحہ بغیر پڑھے نماز نہیں ہوتی مگر بعض علماء اہل حدیث اس کے قائل ہیں کہ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے اور استدلال میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے رکوع کو پا لیا اس نے رکعت پائی (او کما قال علیہ السلام) اگر بعض قائلین کا کہا غلط اور یقیناً غلط ہے تو اس حدیث مذکور کا جواب کیا ہوگا۔ مفصل اس مسئلہ کو صاف کیجئے اور امام شافعیؒ کا اس بارے میں کیا مسلک ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۸} سورہ فاتحہ کے بغیر نماز نہیں۔ محققانہ مذہب یہی ہے۔ حدیث سے مراد سائل کی حدیث من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ فقد ادرک الصلوٰۃ ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص باجماعت ایک رکعت بھی پالے اس کو پوری جماعت کا ثواب حاصل ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی صحیح حدیث ہو تو اطلاع دیں۔ اللہ اعلم!

س ۹} قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی خلف مبتدع فقد ھدم الاسلام۔ یہ حدیث کیسی ہے اور کس کتاب میں ہے؟ (ایک سائل)

ج ۹} ہم نے یہ حدیث کسی حدیث کی کتاب میں بسند صحیح نہیں دیکھی۔ بلکہ امام بخاری نے جو باب باندھا ہے امامۃ المفتون والمبتدع غالباً اسی روایت کی تکذیب کی طرف اشارہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۱۰} ہم رات دن جنگل میں اپنے کھیتوں کے پاس رہتے ہیں۔ شہر کی اذان سنائی دیتی ہے۔ کھیت چھوڑ کر شہر میں نماز پڑھیں یا وہیں پڑھ سکتے ہیں؟ (سائل مذکور)

متفرقات

ہمارے مہربانوں میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے اخبار اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنا کر اپنی بہی خواہی کا ثبوت دیا ہے۔

مولوی عبد الکریم صاحب صدیقی۔ منشی فیض محمد صاحب۔ بابو محمد زکریا صاحب۔

امید ہے دیگر ناظرین اخبار عموماً اور بہی خواہان بھی اہلحدیث کی توسیع اشاعت کے لئے نئے نئے خریدار بنا کر ہماری حوصلہ افزائی فرماتے رہیں گے۔

وی پی بھیجے گئے گذشتہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام وی پی بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ ان کی قیمت اخبار ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۱ء میں ختم تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی غلطی سے واپس ہو جائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہوں تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلدی ارسال کر دیں یا کم از کم اطلاع ضرور بھیج دیں۔ ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا۔

30 - 1043 - 1091 - 3904 -
4251 - 4351 - 5738 - 5829 -
6816 - 7281 - 7745 - 7786 -
10117 - 10523 - 10545 - 11334 -
11338 - 11991 - 12004 - 12165 -
12248 - 12264 - 12276 - 12310 -
12311 - 12312 - 12404 - 12491 -
12493 - 12624 - 12625 -
12627 - 12630 - 12634 -
12698 - 12700 -

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

قابل توجہ مولوی ابو یحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی ناظرین! اہلحدیث مورخہ ۲۵ اکتوبر سنہ ۴۰ء کے متفرقات میں مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہروی نے اپنی کتاب "تراجم علمائے حدیث" کی بابت میرے اوپر امانت میں خیانت کا الزام دیا ہے۔ اس کا واقعہ صرف اتنا ہے کہ مئو کے ایک جلسہ کے موقع پر مولانا عبید الرحمن صاحب نے مولوی ابو یحییٰ صاحب کی تصنیف تراجم اہل حدیث کے دس نسخے مجھ کو بغرض فروخت دئیے تھے۔ ۲۹ نومبر سنہ ۳۹ء کو مولوی ابو یحییٰ صاحب نے یہ لکھا کہ جو کتابیں فروخت ہو گئی ہیں ان کی قیمت روانہ کر دیں اور جو فروخت نہ ہوئی ہوں ان کو بنارس مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس بھیجدیں۔ میں نے پانچ نسخے مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس کسی کے ہاتھ بھیج دئیے۔ اور یکم اپریل سنہ ۴۰ء کو پانچ نسخوں کی قیمت دس روپیہ کا منی آرڈر مولوی ابو یحییٰ صاحب کے نام سے جامعہ ملیہ دہلی روانہ کر دیا۔ جس کے وصول ہونے کی رسید میرے پاس ۵ اپریل کو پہنچی۔ منی آرڈر کی چٹ پر میں نے یہ تفصیل بھی لکھ دی کہ پانچ نسخوں کی قیمت روانہ خدمت ہے اور پانچ نسخے آپ کے لکھنے کے بموجب میں نے بنارس مولانا ابو القاسم صاحب کے پاس بھیج دئیے تھے۔

باوجود اس تحریر کے میرے متعلق دیانت کا کوئی شک ہو تو میں حضرت محترم مولانا ثناء اللہ صاحب کے پاس مولوی ابو یحییٰ صاحب کے ہاتھ کی دستخطی رسید و دیگر خط و کتابت بھیج دونگا۔ تاکہ وہ صحیح فیصلہ کر دیں۔

(راقم:- محمد سلیمان مئوی)

اہلحدیث اخباروں میں ایسے تنازعوں کا ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ اس سے جماعت کی بدنامی ہے۔

بزم توحید دیوریا ۲۲ جنوری سنہ ۴۱ء کو جماعت اہل حدیث دیوریا نے بزم توحید قائم کر کے اشاعت توحید و تردید شرک و بدعات کا کام شروع کر دیا ہے مولوی محمد شفیع صاحب انصاری ابراہیمی (شاگرد رشید حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی فیوضہم) مئوی صدر مدرس مدرسہ محمدیہ دیوریا اس کے مبلغ ہیں۔ یہاں کے ایک قریہ میں مولوی صاحب موصوف کے وعظ سے متاثر ہو کر ایک بڈھا جو عرصہ دراز سے تعزیہ داری کرتا چلا آتا تھا مولوی صاحب کے دست مبارک پر تائب ہوا خدا تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔ دوسرے ایک گاؤں میں ہندو تعزیہ بناتا تھا اس میں وہاں کے اکثر مسلمان چندے سے شریک ہوتے تھے۔ مولوی صاحب ممدوح کی تقریر سے اثر پذیر ہو کر انہوں نے وعدہ کیا کہ اب ہم لوگ ہرگز چندہ وغیرہ سے شریک نہیں ہونگے اللہ تعالیٰ ان کو ایفائے وعدہ کی توفیق انیق عطا کرے۔

(شمس الدین انصاری سکرٹری بزم توحید دیوریا)

سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی کی بیمار پرسی کے لئے میں ۲۵ جنوری کو گھڑیالہ گیا۔ موصوف اب رو بصحت ہیں۔ سب بھائیوں کو السلام علیکم کہتے ہیں۔ احباب دعائے صحت بدستور جاری رکھیں۔

(شیخ دین محمد ریلوے ٹیلیگرافسٹ)

یاد رفتگاں اس ہفتہ میرے احباب میں سے دو کے انتقال کی خبر موصول ہو کر باعث حزن و ملال ہوئی ہے یعنی حاجی عبد الغنی صاحب کراچی والے جو حجاج کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے میں ہمیشہ کوشاں رہا کرتے تھے دوسرے مولوی عبد الحکیم صاحب نصیر آبادی ثانی الذکر ضلع گورداسپور پنجاب کے باشندے تھے حافظ عبد المنان، حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری مولوی محمد اسحاق صاحب منطقی دہلوی سے تحصیل علوم کے بعد نصیر آباد میں تبلیغ دین و درس تدریس میں مشغول تھے۔ ان کے علاوہ مولوی عبد الحق بن مولوی محمد اسماعیل صاحب چھپراوی۔ مولوی فیض الرحمن ساکن ڈھولن ضلع سیالکوٹ۔ میر محمد عبد العلی صاحب و عزیز الرحمن صاحب ضلع راجشاہی کے انتقال کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ ناظرین ان کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔

فتحگڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں ۱۵-۱۶ مارچ کو انجمن اتحاد المسلمین کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا۔ (پریزیڈنٹ انجمن مذکور)

دعائے صحت میری طبیعت دو تین ماہ سے علیل ہے بخار کے علاوہ ایک ہاتھ میں زخم بھی ہے۔ سخت تکلیف ہے۔ ناظرین میرے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ (حاجی

ملکی مطلع

واقعاتِ عالم

جاپان چین کے ساتھ اگرچہ چار سال سے برسر جنگ ہے اور اس میں وہ ایک ارب پونڈ (قریبا پندرہ سو کروڑ روپیہ) خرچ کرنے کے علاوہ جانی و مالی نقصان بھی کافی کرا چکا ہے یعنی اس جنگ میں اس کے سولہ لاکھ افراد ہلاک یا مجروح ہو گئے ہیں ادھر چین بھی بڑے استقلال کے ساتھ مقابلے میں ڈٹا ہوا ہے۔ مگر حالات بتا رہے ہیں کہ باوجود نصف کے قریب چین پر قبضہ کر لینے کے ابھی جاپان کی ہوس ملک گیری ھل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔

چنانچہ اس ہفتہ جاپان کے دو ذمہ دار وزیروں (وزیر بحر اور وزیر خارجہ) کی تقریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان سارے ایشیا میں اپنا نیا نظام قائم کرنا چاہتا ہے۔ وزیر خارجہ کی تقریر اس کی تمام دلی آرزوؤں کو ظاہر کر رہی ہے جو حسب ذیل ہے:-

"ٹوکیو ۳۰ جنوری۔ جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا نے کہا کہ جاپان کو اس بات سے نفرت نہیں کہ وہ یورپ یا امریکہ کی ان طاقتوں کا تعاون کرے جو اس کے مقاصد سے آگاہ ہیں اور اس سے ہمدردی رکھتی ہیں۔ یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جاپان ایک فاتح کی شکل میں مشرقی ایشیا کی لیڈری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ غالبًا وہ لوگ جو ہمیشہ بربریت اور تشدد کے نقطۂ نگاہ سے سوچنے کے عادی ہیں نہیں جان سکتے کہ ہماری قوم کا طریقۂ خیال کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ بنی نوع انسان جاپان کی ان کوششوں سے ہمدردی ظاہر کرینگے۔ جو وہ مشرقی ایشیا کا نیا نظام قائم کرنے کے لئے کر رہا ہے۔ ایسا نظام جس میں ہر ایک ملک و قوم کو اس کی جائز پوزیشن حاصل ہوگی۔ یہ ایک جہان آورش (بڑا اصول) ہے جس پر ہماری سلطنت کی بنیاد رکھی گئی ہے اور یہ جہان آورش نہ صرف مشرقی ایشیا پر بلکہ ساری دنیا پر رائج ہونا چاہئے۔ جرمنی اور اٹلی سے ہم نے جو معاہدہ کیا ہے وہ اس جہان آورش کو اچھی طرح ظاہر کرتا ہے۔ اگر ریاستہائے متحدہ امریکہ بھی اس جہان آورش اچھی طرح جان لے تو میں تجویز کرونگا کہ اسے بھی مغربی کرہ ارض میں اس قسم کا کام سنبھال لینا چاہئے۔

سلسلۂ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مسٹر متسوکا نے کہا کہ برطانیہ امریکہ اور روس چین کو مدد دینا بند کر دیں۔ وزیر خارجہ بننے سے پہلے میرا خیال تھا کہ یہ کام سفارتی ذرائع سے ہونا چاہئے۔ لیکن میں نے حالات کو بہت زیادہ مشکل پایا بہرکیف برطانیہ اور امریکہ کو اپنی پالیسی تبدیل کرنے کی ترغیب کی امید ابھی باقی ہے لیکن جاپان غیر متزلزل ارادہ سے مارشل چیانگ کائی شیک سے آخری دم تک لڑیگا۔ مسٹر متسوکا سے سوال کیا گیا کہ اس بات کے پیش نظر بھی کہ جاپان نے اگر جنوب کی طرف پیشقدمی کی تو امریکہ اس کے راستہ میں مسلح مداخلت کریگا کیا ڈچ ایسٹ انڈیز (جزائر شرق الہند) سے جاپان کی موجودہ گفت و شنید کی کامیابی کا امکان ہے۔ جواب میں انہوں نے کہا کہ اگرچہ گفت و شنید کا راستہ مشکلات سے پُر ہے لیکن نیدرلینڈ (ہالینڈ) کی یہ خواہش ہے کہ تصفیہ ہو جائے۔ اگر پھر بھی امریکہ نے کوئی مداخلت کی تو جاپان اپنے ارادہ پر ثابت قدم رہے گا امید ہے کہ روس چین کو امداد دینا بند کر دیگا لیکن ابھی اس قسم کا اعلان نہیں کیا جا سکتا امریکہ کے متعلق پہلے خیالات یاس انگیز ہوں لیکن سیاسیات کی ڈکشنری میں مایوسی کوئی لفظ نہیں۔ امریکن عوام کو خیال کر لینا چاہئے کہ جنگ میں امریکہ کے شامل ہونے پر دنیا میں ایک نازک ترین دور آ جائے گا"

(پرتاپ لاہور یکم فروری ۱۹۴۱ء صـ۳)

اہلحدیث | اس تقریر سے معلوم ہو رہا ہے کہ جاپان کی نظریں ابھی دُور تک لگی ہوئی ہیں۔ چنانچہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے جزائر شرق الہند کی حکومت کو اپنے نئے مطالبات بھیج دئیے ہیں شاید آیندہ ہفتے تک ان کا جواب آ جائے۔

سیام نے فرانسیسی ہند چینی کے جس علاقہ کو فتح کیا ہے جاپان نے اس پر اس کا قبضہ تسلیم کر لیا ہے چند روز ہوئے خبر آئی تھی کہ ہند چینی اور سیام دونوں حکومتوں نے اپنے جھگڑے میں جاپان کو ثالث مان لیا ہے۔ اب دیکھیں ہند چینی جاپان کے فیصلہ کو تسلیم کرتا ہے یا اسے ٹھکرا دیتا ہے۔ غالبًا تسلیم کر لیگا۔ کیونکہ ہند چینی مشرق بعید میں فرانس کی ایک نو آبادی ہے جس حال میں اصل مرکز ہی کمزور ہے اس کی نو آبادی بغیر کافی مدد کے کیسے سر اٹھا سکتی ہے۔ خصوصًا جبکہ سیام کو جاپان کی حمایت بھی حاصل ہے۔

حکومت امریکہ اگرچہ ابھی تک ہر قسم کی جنگ سے الگ ہے۔ مگر جاپان اور جرمنی کی طرف سے اس کو جو دھمکیاں دی جا رہی ہیں ان سے اندازہ لگا کر جنگ کا خطرہ وہاں بھی محسوس کیا جا رہا ہے امریکہ کا ایک اخبار مسوری ٹائمز اہل امریکہ کو خطرات جنگ سے آگاہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ

> یورپ کے میدان جنگ اور ہمارے درمیان اگرچہ ہزاروں میل لمبا چوڑا سمندر حائل ہے مگر جنگ قریب بھی آ سکتی ہے۔

امریکہ کی طرف سے بھی جاپانی دھمکیوں کا جواب دیا جا رہا ہے۔ مگر عام طور پر کہا جاتا ہے کہ تھوڑے عرصہ تک کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ ضرور کھلیگا۔

جرمنی و برطانیہ | کے درمیان جنگی سرگرمیاں اگرچہ کچھ دھیمی پڑ گئی ہیں۔ یعنی فریقین کی ایک دوسرے پر بمباری پہلے کی نسبت کچھ کم ہو گئی ہے۔ مگر عام بیانات کے موجب جرمنی

برطانیہ پر بڑے حملے کی زبردست تیاریاں کر رہا ہے چنانچہ خبریں آ رہی ہیں کہ جرمن فوجیں یورپ کے مغربی ساحل کی بندرگاہوں پر جمع ہو رہی ہیں صرف موسم بہار کی آمد کا انتظار کیا جا رہا ہے ادھر برطانیہ بھی اپنی دفاعی تیاریوں میں زیادہ سے زیادہ مصروف ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس دفعہ جنگ نہایت شدت کی ہوگی کیونکہ فریقین کو غالباً دو محاذوں پر لڑنا پڑیگا۔ ایک محاذ تو برطانیہ کا اپنا ملک انگلستان ہوگا۔ دوسرا بحیرہ روم ہوگا۔ کیونکہ بحیرہ روم کا جزیرہ نما اطالوی افواج کی شکست کے باعث آج کل جرمنی کے زیر اثر ہے۔ اٹلی یونان و مصر کی جنگ میں بہت بری طرح شکست پر شکست کھا چکا ہے۔ اندرون ملک بغاوت ہو رہی ہے، کئی ایک فوجی افسر مستعفی ہو چکے ہیں، بعض وزراء کو مسولینی (اطالوی ڈکٹیٹر) نے محاذ جنگ پر بھیج دیا ہے۔ جرمن افواج نے اٹلی کے اندرونی اہم فوجی مقامات اور صنعتی کارخانوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ جرمن فوجیں بھاری تعداد میں اٹلی میں جمع ہو رہی ہیں۔ اب گویا اس محاذ پر جرمنی و برطانیہ کے مابین جنگ ہوگی اور اٹلی کی فوج جرمن فوجی افسروں کے ماتحت لڑیگی۔ اس ہفتے نہر سویز میں جرمن ہوائی حملوں کی خبریں بھی آئی ہیں۔ خدا خیر کرے

محاذ لیبیا گذشتہ ہفتے لکھا جا چکا ہے کہ برطانوی افواج درنہ کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ درنہ بھی برطانیہ کے قبضہ میں آ گیا ہے۔ اب برطانوی افواج اس سے اگلی بندرگاہ بن غازی پر لڑ رہی ہیں۔

اس محاذ پر اٹلی کو بہت بری طرح شکست ہو رہی ہے۔ اس محاذ پر جرمنی اٹلی کی امداد نہیں کر سکتا کیونکہ بحیرہ روم درمیان میں حائل ہے۔ ہاں اتنا کر سکتا ہے کہ بحیرہ روم میں برطانوی جہازوں پر بمباری کر کے نقصان پہنچائے۔ چنانچہ ایسے واقعات ہو چکے ہیں۔ حبشہ اور سمالی لینڈ میں بھی اٹلی اور برطانیہ کی فوجیں ایک دوسرے کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔

خبروں سے پایا جاتا ہے کہ برطانوی افواج فتح حاصل کر رہی ہیں۔ چنانچہ برطانوی دستے اطالوی سمالی لینڈ اور حبشہ میں داخل ہو گئے ہیں۔ شاہ حبشہ اپنے ملک میں داخل ہو چکا ہے۔ جہاں حبشی سرداروں نے اس کے سامنے از سر نو اپنی وفاداری کا حلف اٹھایا۔ شاہ مذکور نے اعلان کیا ہے کہ میں سفید گھوڑے پر سوار ہو کر عدیس ابابا (صدر مقام حبشہ) میں داخل ہوں گا۔

ایک نیا فتنہ جرمنوں کی حرکتیں ہر جگہ نیا گل کھلا رہی ہیں۔ چنانچہ معلوم ہوا ہے کہ افغانستان میں بھی شورش پیدا ہو رہی ہے جیسا کہ ایک خبر مظہر ہے:

"نئی دہلی ۳۱ جنوری۔ فقیر اپی اور افغانستان میں مقیم جرمنوں کے درمیان ساز باز کے سلسلہ میں افواہوں کے متعلق "سٹیٹسمین" کا سپیشل نامہ نگار لکھتا ہے کہ سرحد سے اس امر کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ فقیر اپی قبائلی رقبہ میں شورش برپا کرنا چاہتا ہے۔ ان افواہوں سے قدرتی طور پر ان بہت سے جرمنوں اطالویوں اور جاپانیوں کی طرف توجہ مبذول ہوتی ہے جو بظاہر وہاں کاروبار کرتے ہیں۔ قبائلی رقبہ میں پمفلٹ اور اشتہار تقسیم کئے جا رہے ہیں اور یہ خیال پایا جاتا ہے کہ وہ افغانستان میں مقیم دشمن کے ایجنٹ تقسیم کر رہے ہیں۔ خیال پایا جاتا ہے کہ جنگ چھڑنے سے پیشتر ہی جرمن، اطالوی اور جاپانی ایجنٹوں نے افغانستان میں سرگرمیاں شروع کر دی تھیں لیکن میں نے جن افغان افسروں سے اس بارے میں تبادلہ خیالات کیا ہے وہ اس الزام پر سخت ناراضگی کا اظہار کر رہے ہیں کہ ان کے ملک کو قبائلی رقبہ میں پراپیگنڈا کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ افغانستان میں تمام غیر ملکیوں پر کڑی نگرانی رکھی جاتی ہے۔ وہ سب کے سب سرکاری ملازمت میں ہیں اور ان کی ملازمت کے لئے یہ شرط قرار دی گئی ہے کہ وہ کسی سیاسی تحریک میں حصہ نہ لیں۔ ورنہ انہیں ملک کے قانون کے مطابق سزا دی جائے گی۔

ابھی جنگ چھڑے صرف تین ہفتے ہوئے تھے کہ یہ انکشاف ہوا تھا کہ غیر ملکی ایجنٹوں نے افغانستان اور ہندوستان کی سرحد پر شورش برپا کرنے کی کوشش کی تھی۔ قبائلی رقبہ میں دو اور تین ہزار کے درمیان لشکر تیار کیا گیا تھا تاکہ افغانستان پر حملہ کیا جائے لیکن کابل گورنمنٹ نے صورت حالات پر فوراً قابو پا لیا۔ اور اس کے ساتھ ہی برطانوی افسروں نے علاقہ میں موثر تدابیر اختیار کیں اور یہ دھمکی دی کہ اگر کوئی گڑبڑ کی گئی تو تیراہ پر چڑھائی کر دی جائیگی اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ لشکر افغان فوجیوں کے ساتھ کچھ دیر گولیوں کا مقابلہ کرنے کے بعد منتشر ہو گیا۔"

(پرتاپ لاہور ۲ فروری سنہ ۱۹۴۱ء صفحہ ۱)

اہلحدیث افغانستان ہو یا کوئی اور اسلامی ملک جنگ بہر حال جنگ ہے جو کسی طرح جانی و مالی نقصان سے خالی نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام اسلامی ممالک کو جنگ سے محفوظ رکھے اور باقی دنیا کو بھی جنگ کے تباہ کن اثرات سے بچائے۔

محاذ البانیہ البانیہ میں اٹلی اور یونانی فوجوں کے درمیان جنگ بدستور جاری ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اس محاذ پر بھی اٹلی کی فوج باوجود سخت مزاحمت پیش کرنے کے پسپا ہو رہی ہے۔ چنانچہ یونانی فوج نے (جس کی پشت پناہی برطانیہ کر رہا ہے) مزید چند اہم مقامات پر قبضہ کر لیا ہے اور کچھ سامان جنگ بھی ان کے ہاتھ لگا ہے۔

اس ہفتے کی اہم خبر یونان کے متعلق یہ آئی ہے کہ وہاں کا وزیر اعظم اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے فوت ہو گیا ہے مگر اس کے نتیجہ میں جنگ کی صورت حالات پر کوئی برا اثر نہیں پڑا۔ شاید کوئی اور شخص اس عہدہ پر مقرر کر دیا گیا ہے۔

جامع النحو

نحوی مسائل میں عربی طلبہ کو یہ وقت پیش آتی ہے کہ تفصیلی مسائل اور ان کے سمجھنے میں غیر مانوس قواعد اور ان کی مثالوں کی تطبیق واضح و آسان بیان نہ ہونے سے اچھی طور پر منکشف نہیں ہوتیں لہذا خامی باقی رہ جاتی ہے۔ ان مسائل کو اس کتاب میں اس طور پر تحقیق کر کے ایسے واضح اور سلجھے ہوئے بیان سے عام فہم زبان میں جو روزمرہ کام آتی رہتی ہیں طالبین نحو کے سامنے پیش کر دیا ہے کہ وہ ہمیشہ اسکی داد دیں گے۔
قیمت ۸/ ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

ارشادِ رسالت

حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی کی تقریظ

ارشادِ رسالت ایک مسلمان کی دینی اور دنیوی زندگی کا دستور العمل ہے۔ جس میں قرآنی آیات اور احادیث صحیحہ کا ترجمہ سلیس اردو نظم میں پیش کیا گیا ہے۔ آجتک اردو نظم میں ایسی دلکش اور اخلاق آموز کتاب شائع نہیں ہوئی۔ مسلمان بچوں اور بچیوں کو یہ نظمیں زبانی یاد کرا کے قرآن اور حدیث کا عامل بنانے کی ضرورت ہے۔ کاغذ سفید اور دبیز۔ لکھائی چھپائی نہایت اعلیٰ۔
ملنے کا پتہ:- منیجر اسلامی دار الاشاعت
اقبال گنج۔ گجرات۔ پنجاب

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب)

اس کتاب میں ویدوں سے حوالے درج کر کے ویدوں کو انسانی تصانیف بدلائل ثابت کیا ہے اور ایسے حوالے بھی درج کئے ہیں جن کا پڑھنا اخلاق کے خلاف ہے۔ گویا یہ کتاب آریہ سماج کی تردید میں بے نظیر ہے۔ آریوں نے آج تک اس کا جواب نہیں دیا۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت بجائے عہ کے دس آنے (۱۰) محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہل حدیث کی ضرورتیں

(۱) زیر تالیف کتاب اہل حدیث کی موجودہ درسگاہیں کے لئے موجودہ مدارس اہل حدیث (جن میں متوسطہ اور تعلیم ہوتی ہے) کے مفصل حالات بھیجئے جیسا کہ مدرسہ دار السلام عمر آباد مدراس کے حالات رسالہ محدث بولائی و اگست ۱۹۴۰ء میں چھپے ہیں۔ ان میں نصاب بھی لکھا جائے۔
(۲) علماء اہل حدیث کے حالات زندگی ارسال فرمائیے۔
(۳) رعایت کتاب تراجم علمائے حدیث ہند لو دیجئے۔ جس پر ان تمام تصانیف کا ماخذ تکمیل ہے۔ اصل قیمت ۳/ تھی اب ۸/ رعایت کے بعد اب ۲ روپے صرف صفحات ۴۲۵ (محصول بذمہ خریدار)
پتہ:- ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی
سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ
اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸/

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۵ روپے۔ فی جلد ۴/
ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔
پتہ:- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی پرانی، ابتدائی دمہ، بخار، دوسرا، نزلہ، زکام کے لئے نہایت مفید ہے جس سے بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ بچے، بڈھے، جوان سب کو یکساں فائدہ دیتی ہے۔ خوراک ایک گولی صبح، ایک گولی شام۔ باوجود اتنی خوبیوں کے قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ۔ فی شیشی ۵۰ گولی ۸/ علاوہ محصول ڈاک تاجروں کیلئے شیشی کلاں فی درجن ۱۲/ شیشی خورد فی درجن ۶/

حب ...... ومقوی

اسکی پہلی خوراک ہی خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہوا گھر سدھر کر آئندہ ہمیشہ کے لئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال کی جڑ کاٹ کر طبعی قوت پیدا کر دیتا ہے دل و دماغ، اعصاب اور دیگر کمزوریاں جلد دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف ۱۲/۔ تاجروں کیلئے چھ شیشیوں کی قیمت للعہ علاوہ محصول ڈاک۔
نوٹ:- تجار صاحبان نصف یا پوری قیمت پیشگی روانہ کریں۔ علاوہ ازیں یونانی بہترین معتبر مرکبات ومفردات وکشتہ جات وغیرہ کے لئے ہمیشہ ہمیں یاد رکھیں۔
منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

عربی کا معلم

ہر دو حصہ۔ پہلے ہر سبق کے شروع میں کچھ مفردات اور بعض قواعد لکھے ہیں پھر انہی مفردات کو بتلاتے ہوئے قواعد کے ماتحت فقرات میں استعمال کیا گیا ہے۔ بعدہ ہر سبق کے اخیر اردو سے عربی میں ترجمہ کرنے کی مشق دی گئی ہے۔ ان کے ساتھ ساتھ ہر دو حصوں کی کلیدیں بھی ہیں۔ جن کے مطالعہ سے طالب علم اصل کتاب کو بغیر کسی استاد کی مدد کے بخوبی پڑھ سکتا ہے۔ ملک کے ممتاز اصحاب نے بہت پسند کیا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت مکمل سٹ دو روپے۔ ۲/
ملنے کا پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

(اشتہار) اسلام ... حالات اور دیگر ... قیمت ... منیجر اہلحدیث

کتب عملیات

قرآن کے عملیات اس کتاب میں قرآن مجید کے آیات کے متعلق مندرجہ ذیل عملیات درج کئے ہیں۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔
حب حلال عملیات۔ بغض یعنی عداوت و جدائی۔ تسخیر خلائق۔ ہلاکت اعدا۔ زبان بندی اعداء۔ کشائش رزق اور دولت مند بننا۔ تسخیر سلاطین و امراء۔ تسخیر حکام۔ کامیابی مقدمہ۔ شناخت چور۔ مال مسروقہ کا دوبارہ حاصل کرنا۔ آسیب کو دور کرنا۔ حل مشکلات اور قضائے حاجات۔ حصول اولاد۔ بچہ کا جلدی پیدا ہونا۔ نظر بد کو دور کرنا۔ تجارت میں برکت ہونا۔ سفر میں امن و سلامتی سے رہنا۔ بدن کی کل بیماریوں کا علاج۔ حصول ملازمت۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت۔ استخارہ جات۔ دل کی نورانیت حاصل کرنا۔ زیادتی علم۔ ادائیگی قرضہ۔ گم شدہ اور بھاگے ہوئے کا واپس آنا۔ حصول مرادات۔ تسخیر جنات۔ زہریلے جانوروں کے کاٹے کا علاج۔ کھیت کی حفاظت۔ زراعت کی زیادتی۔ بری اور پریشان کن خوابوں کے اثر کو دور کرنا۔ تلاطم بحر طوفاں۔ ہر قید و بند سے نجات پانا۔ آیندہ کے حالات معلوم کرنا وغیرہ وغیرہ۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ ؍

رسول اللہ کے عملیات اس کتاب میں حدیث شریف کی معتبر کتابوں سے حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمودہ اعمال و اوراد کو جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ کتاب عاشقان رسول پاک کو ضرور خرید کر اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ یہ وہ نایاب اور بے بہا اعمال ہیں جن کے آگے دو جہاں ہیچ ہیں۔ ان کی قدر و منزلت صرف اہل دل اور حقیقت شناس نگاہیں کر سکتی ہیں۔ ہر مقصد میں کامیاب ہونے، ہر دکھ درد کے مٹانے اور مصیبت سے نجات حاصل کرنے کیلئے عملیات درج ہیں۔ قیمت پانچ آنے

عملیات مشائخ اس کتاب میں حسب ذیل اولیاء اللہ کے مستند، تیر بہدف اور زود اثر ایسے عملیات جمع کئے گئے ہیں جو ان کے زیر عمل رہ چکے ہیں۔ عملیات درج کرنے سے قبل ان کے ماخذ کا حوالہ دیا ہے کہ ان کے مستند اور صحیح ہونے میں کسی کو شبہ نہ رہے۔
محبوب سبحانی حضرت غوث اعظم رہ۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ۔ حجۃ الاسلام امام غزالیؒ۔ خواجہ بہاء الدین نقشبند بخاریؒ۔ حضرت مجدد الف ثانی سرہندیؒ۔ خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ۔ حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ۔ حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رہ۔ حضرت خواجہ علاؤ الدین علی احمد صاحب کلیریؒ۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ۔ شاہ عبد العزیز محدث دہلویؒ۔ قیمت صرف ۶ ؍

حزب الاعظم از ملا علی قاری رہ صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔ متن عربی ترجمہ اردو۔ حاشیہ پر اوراد کی برکات کی کامل تفسیر بزبان اردو۔ آخر میں مکمل نماز وغیرہ۔ یہ کتاب بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ جن کو سات ابواب پر تقسیم کیا گیا ہے جو ہفتہ کے ساتوں دنوں میں پڑھی جائیں۔ متن عربی۔ حنا شدہ۔ ترجمہ با محاورہ۔ حاشیہ پر ضروری فوائد۔ کتابت، طباعت اور کاغذ عمدہ۔ قیمت دس آنے (۱۰؍)

حزب المقبول یہ کتاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام دعاؤں کا مجموعہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر فعل مبارک مثلاً چلنے پھرنے۔ بیٹھنے۔ بازار جانے۔ سونے، جاگنے وغیرہ کے متعلق تمام دعائیں مع ترجمہ اردو درج ہیں۔ متن عربی حنا شدہ۔ حاشیہ پر ضروری فوائد اس کتاب کا تو ہر مسلمان کے گھر رہنا نہایت ضروری ہے۔ کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ۔ قیمت صرف بارہ آنے (۱۲؍)

کتاب التعویزات از مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مرحوم اس میں نواب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تجربہ شدہ تعویزات درج کئے گئے ہیں۔ قیمت چھ آنے (۶؍)

اعمال قرآنی از مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ مولانا صاحب نے قرآن مجید کی وہ آیات درج کی ہیں جن کے اوراد و وظائف سے انسان کی حاجتیں اور مشکلیں حل ہو جاتی ہیں۔ قیمت ۵؍

حکمت افلاطون اس کتاب میں انسانی امراض کا تعویزات اور ادویات سے علاج بتایا ہے۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ۔ قیمت چھ آنے (۶؍)

القول الجمیل اردو ترجمہ **شفاء العلیل** از جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اس کتاب کی تعریف میں صرف حضرت شاہ صاحب کا نام نامی ہی کافی ضمانت ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸؍

شرح اسماء الحسنیٰ یہ کتاب قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی کی یادگار ہے۔ اسمائے الٰہی کی تشریح و تفصیل۔ عام فہم انداز بیان ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲؍

شہادت حسین رض اس کتاب میں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت۔ واقعات کربلا۔ کوفیوں کا حضرت امام کی خدمت میں کوفہ تشریف لانے کی دعوت دینا۔ پھر یزید کے حکم سے ان پر تلوار اٹھانا۔ غرضیکہ تمام واقعات مفصل درج ہیں۔ یہ کتاب تھوڑے عرصہ سے ختم ہو گئی تھی۔ مگر اب چھپ کر آ گئی ہے۔ قیمت صرف چار آنے (۴؍)

(مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ)
منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب
رحمۃ اللعالمین پٹیالوی مرحوم۔ اس کتاب میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن۔ جامعہ عباسیہ بہاولپور۔ جامعہ ملیہ دہلی۔ دارالعلوم دیوبند اور ملک کی دیگر قابل درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۔۔۔ جلد دوم ۔۔۔ جلد سوم ۔۔۔

مولفہ مولانا
نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات درج کئے گئے ہیں۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۔۔۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
شمائل ترمذی مترجم اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان ہے۔ حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے۔ رسول اللہ صلعم کے نعل مبارک کا ذکر کیا گیا ہے۔ عاشقان رسول پاک کو ضرور خریدنی چاہئے۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ر

سید الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ
عرب کا چاند علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم (سوامی لکشمن جی مہاراج) کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات سنے ہونگے اور پڑھے ہونگے مگر سوامی جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے ملک کے مشہور جرائد نے اسے پسند کیا ہے۔ قیمت ۔۔۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات
صدیق اکبر اور عہد صدیق کے شاندار واقعات۔ از خواجہ عباد اللہ اختر۔ قیمت ۔۔۔ ایضاً مصنفہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب شوق امرتسری۔ قیمت ۴ر

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش رنگ و دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپنے کوئی کتاب پمفلٹ۔ اشتہارات۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے :-

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

پچھتر فیصدی رعایت

چھ روپیہ کی بجائے صرف ڈیڑھ روپیہ

مولوی فیروز الدین صاحب مرحوم ڈسکوی کی مشہور و معروف تصنیف

"پیارے نبیؐ کے پیارے حالات"

ہر سہ جلد مکمل جس کی اصل قیمت چھ روپیہ ہے صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ میں دی جا رہی ہے۔ جلد طلب کریں محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔
منگوانے کا پتہ :- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سیرت ابن ہشام کی تمام سوانحعمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی جس کا با محاورہ سلیس اُردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ صحت واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قیمت ۔۔۔

سیرۃ النبی مصنفہ مولانا شبلی نعمانی مرحوم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ نفیس پیرائے میں۔ جلد اول ۔۔۔ جلد دوم ۔۔۔ جلد سوم ۔۔۔ جلد چہارم ۔۔۔ جلد پنجم ۔۔۔ جلد ششم ۔۔۔

حضرت محمد صلی اللہ
پیارے نبی کے پیارے اخلاق علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان کیا گیا ہے۔ پڑھ کر عمل کی ترغیب دیجئے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۶ر

مؤلفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمٰن صاحب
سید البشر فرید کوٹی مرحوم۔ اس کتاب میں توریت، زبور اور انجیل کی پچاس پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید میں ہیں۔ تبلیغی انجمنوں اور مبلغ حضرات کو اس کی زیادہ اشاعت کرنی چاہئے۔ قیمت ۴ر

از علامہ شبلی مرحوم۔ حضرت عمر فاروق
الفاروق کی مفصل سوانحعمری اور انکی سیاسی، انتظامی تدابیر۔ فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت۔ غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان۔ قیمت ۔۔۔

منگوانے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث امرتسر**

جلد ۔ نمبر ۲۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا۔

گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیے۔

مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

جو مراسلہ نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰؎
رؤسا و جاگیرداران سے ″ ۶؎
عام خریداران سے ″ ۴؎
″ ″ ششماہی ۲؎
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲؎

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیے۔

امرتسر ۱۷ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (اخبار اہلحدیث) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
اہل بیت، شیعہ، تعزیہ اور محرم - - ص۳
شیخ مصری کی تقریریں کلامی (قادیانی مشن) ص۷
آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہلحدیث ص۸
... باہر - - - - - ص۹
تائید توحید و سنت (بریلوی مشن) نظم - ص۱۰
مولانا اشرف علی صاحب کے حکم کی تعمیل - ص۱۱
اہلحدیث حضرات سے درخواست - - ص۱۲
... تعزیات - - ص۱۳
... اشتہارات - ص۱۴

اخبار "اہلحدیث"

(از مولوی ابوالوفا مصطفیٰ خان صاحب نادم اجمیری حال مقیم راولپنڈی)

فی الحقیقت مومنوں کی جان ہے اہل حدیث
اس میں کوئی شک نہیں ایمان ہے اہل حدیث

حق کا فرماں اس میں ہے پیغمبر کا فرماں اس میں ہے
گوہر علم و عمل کی کان ہے اہل حدیث

اس میں ہیں توحید و سنت کے مضامین صاف صاف
حق تعالیٰ عز و جل کی شان ہے اہل حدیث

آج دنیا میں کہاں ہے حق و باطل کی تمیز
اس کسوٹی کے لئے فرقان ہے اہل حدیث

اس کے گلزاروں میں رہتی ہے ہمیشہ ہی بہار
وہ بہار بے خزاں بستان ہے اہل حدیث

سرکشان دین حق کو کر دیا زیر و زبر
سب پہلوانوں میں اعلیٰ شان ہے اہل حدیث

جس نے توڑا ہر طلسم مغربی تہذیب کو
بھائیو وہ رحمت رحمان ہے اہل حدیث

شرک و بدعت فسق سے رہتا ہے کوسوں دور دور
شکر ہے اللہ کا برہان ہے اہل حدیث

اور اخباروں کا نادم ہے کہاں اتنا وقار
سارے اخباروں میں اک ذی شان ہے اہل حدیث

انتخاب الاخبار

(تا ۱۰۔ فروری ۱۹۴۱ء)

——— امرت سر میں گو تعزیہ پرستوں نے بہت بڑی نمائش اور مظاہرے کئے مگر پولیس کا انتظام کافی تھا اور ہندوؤں نے دکانیں بند رکھیں۔ اس لئے فساد کی کوئی واردات نہیں ہوئی۔ شیعوں نے گھوڑا بھی نکالا۔ البتہ مدراس، جبل پور میں فساد ہو گیا۔

——— ۷ فروری کو امرت سر کے مقامی خاکساروں نے بعد نماز جمعہ بیلچہ اور وردی کے ساتھ پریڈ کی

——— حکومت سندھ نے منزل گاہ کی مسجد کو مسجد قرار دیدیا ہے۔

——— حکومت ہند نابھہ کے نوجوان مہاراجہ کو اختیارات دینے کا فیصلہ کر چکی ہے۔

——— مولوی داؤد صاحب غزنوی امام مسجد چینیاں لاہور نے بھی بوجہ کانگرسی ہونے کے گاندھی جی کو ستیہ گرہ (سول نافرمانی) کرنے میں اپنا نام بھیجا انہوں نے اس بنا پر اجازت نہیں دی کہ وہ چرخہ نہیں کاتتے۔ (پرتاپ)

——— فتحپور ضلع گوجرانوالہ میں مسلح ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈالا۔ ایک چوکیدار، ایک عورت اور اس کا بچہ ہلاک ہو گیا۔ ڈاکو تیس ہزار روپیہ کے قریب نقدی و زیورات لے کر فرار ہو گئے۔

——— یوپی کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ جو اشخاص سیاسی طور پر گرفتار یا سزایاب ہونگے ان کو ہتھکڑی یا بیڑی نہیں لگائی جائیگی۔

——— میرپور (سندھ) میں ایک پٹھان کے تھیلے کی تلاشی لینے پر چار سالہ پنجابی لڑکی برآمد ہوئی۔ پولیس نے اس کو گرفتار کر لیا۔

——— سیام و ہند چینی صلح کانفرنس جاپان کے دارالخلافہ ٹوکیو میں شروع ہو گئی ہے۔

——— سیام کی حکومت نے ہوائی جہازوں کے دو اڈوں کو جو سیام کی حدود میں برما روڈ پر واقع ہے، جاپان کے حوالے کر دیا ہے۔

——— فرانسیسی ہند چینی نے جاپان کا یہ مطالبہ منظور کر لیا ہے کہ خارجہ معاملات میں مشورہ کے لئے جاپانی انسپکٹر مقرر کیا جائے۔

——— آسٹریلیا کے اسلحہ ساز کارخانوں میں آجکل ڈیڑھ لاکھ مزدور کام کر رہے ہیں۔

——— اٹلی کی بندرگاہ جنوا پر جرمنی قبضہ ہو گیا ہے

——— حکومت برطانیہ جنگی ضروریات پر ۱۴ کروڑ پونڈ روزانہ خرچ کر رہی ہے۔

——— برطانوی ہوائی جہازوں نے ۷ فروری کی رات کو روردیا۔ انگلستان کی ان بندرگاہوں پر جن پر جرمنی کا قبضہ ہے۔ زبردست بمباری کی۔

——— وزیر اعظم عراق نے دوران تقریر میں کہا کہ عراق جنگ سے باہر رہے گا۔

۲۸۔ فروری تک

جن خریداروں کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر مہلت یا انکار کی اطلاع موصول نہ ہوگی۔ ان کے نام وی پی بھیجا جائیگا۔ مطلع رہیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

——— سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بن غازی پر برطانوی افواج قابض ہو گئی ہیں۔ بہت سے اطالوی سپاہی و افسر گرفتار کئے گئے ہیں۔ امرتسر میں اس فتح پر سکولوں اور دفاتر میں تعطیل کی گئی۔

——— جبشہ کے اطالوی گورنر کو حبشیوں نے گرفتار کر کے شاہ حبشہ کے سامنے پیش کیا۔

——— امریکن پارلیمنٹ نے مسٹر روزویلٹ کے بل (برطانیہ کو امداد دی جائے) پاس کر دیا ہے امریکہ برطانیہ کو ایک ارب تیس کروڑ ڈالر کا سامان جنگ دیگا۔ (ڈالر سوا دو روپے کا ہوتا ہے)

——— جاپانی ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ مرکزی چین میں جنگ سے سولہ ہزار چینی ہلاک ایک ہزار ایک سو پچاس گرفتار ہوئے ہیں۔

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

مولوی عبداللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ مسلمانان موضع مہربان پورہ متصل جنڈیالہ گورو ضلع امرت سر کی استدعا پر ۳۱ جنوری کو وہاں تشریف لے گئے۔ توحید و سنت کی تبلیغ نہایت عمدہ پیرایہ میں کی جسکو بریلوی حضرات نے بھی بصد شوق سنا بلکہ اپنے سابقہ خیالات سے تائب ہو کر مسلک اہل حدیث پر عمل پیرا ہونے کا وعدہ کیا۔ ایک شخص شیعی خیالات سے تائب ہوا

کوٹلہ سلطان سنگھ | ضلع گورداسپور میں بھی ناظم صاحب تشریف لے گئے۔ وہاں شیعوں کی دیکھا دیکھی سنی اصحاب بھی تعزیہ بنایا کرتے ہیں۔ مولوی صاحب نے تعزیہ کی تردید اس انداز سے بیان کی کہ بہت اصحاب تعزیہ سے متنفر ہو گئے۔ انشاء اللہ آیندہ سال تعزیہ نہیں نکلیگا۔ اللہ تعالیٰ ارکان جمعیتہ معاونین کرام کو مزید توفیق دے کہ توحید و سنت کی تبلیغ بیش از بیش کرتے رہیں۔

راقمان :۔ محمد رمضان۔ عبدالغنی از امرت سر

اعیان اہل حدیث توجہ فرمائیں | ناظرین جمعیتہ ہذا کی کارگذاری بذریعہ اہلحدیث ملاحظہ فرماتے رہتے ہیں مگر ادارہ کی مالی اعانت میں بہت کم حصہ لیتے ہیں اس لئے توحید و سنت کے تبلیغی ادارہ کی حتی الامکان امداد کریں۔ راقم :۔ محمد عبداللہ ثانی ناظم جمعیتہ مذکور)

مضامین آمدہ | مولوی شجاع الدین خان صاحب مولوی عبدالقیوم صاحب۔ مولوی محمد اسید صاحب مولوی خلیل احمد صاحب۔

غیر مقبولہ | جواب مسیح موعود کا وقت۔

——— فرانس کی وزارت میں تبدیلیاں ہونیوالی ہیں۔ پہلے وزیر خارجہ مستعفی ہو گئے ہیں۔ ان کی جگہ ایم دارلان مقرر ہوئے ہیں۔

——— لیبیا کے محاذ پر برطانوی فوج نے اطالیہ کے سات ڈویژن تباہ کئے ہیں۔

——— یونانی افواج نے البانیہ کے مرکزی رقبہ میں اطالویوں پر شدت سے حملہ کیا۔ بہت سے اطالوی ہلاک ہوگئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۷- محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

اہل بیت، شیعہ تعزیہ اور محرم

بظاہر کہا جاتا ہے کہ شیعہ سنی میں اختلاف بہت سخت اور پرانا ہے مگر ہماری تحقیق (جو فریقین کی کتابی روایات پر مبنی ہے) یہ ہے کہ دونوں فریق (سنی اور شیعہ) برادرانہ ہمدردی کے ساتھ سر جوڑ کر اکٹھے بیٹھ جائیں اور اپنے اپنے مذہب کی مسلمہ کتب اور قرآن مجید درمیان میں رکھ لیں تو فیصدی ۹۰ بلکہ ۹۵ اختلافات بڑی آسانی سے حل ہو سکتے ہیں۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ فریقین بعض دفعہ مقابلے پر ایسے ڈٹ جاتے ہیں کہ اپنی مسلمہ کتب کی بھی پروا نہیں کرتے۔ خدا کرے کوئی ایسا دن آئے کہ کوئی صاحب اختیار اور والئی ایران دونوں فریقوں کے علماء کو اکٹھا بٹھا کر اس شرط کے ماتحت گفتگو کرائے کہ فریقین صرف اپنی مسلمہ اور مستند کتب کے حوالے پیش کریں اور ان پر معنی درمعنی کے حواشی نہ لگائیں۔

جلالۃ الملک ایدہ اللہ اسلامی فرماں رواؤں میں یا اور تو کسی پر ہماری نظر نہیں پڑتی جو یہ کام کر سکے۔ اعلیٰ جلالۃ الملک سلطان عبدالعزیز ابن سعود ایدہ اللہ بنصرہ ایک مذہبی خیال کے بادشاہ ہیں۔ آپ اگر ایام حج میں ایسی مجلس منعقد کرکے بنیت اصلاح فریقین کی گفتگو کرائیں تو یہ مجلس بہت مفید ثابت ہو سکتی ہے۔ کاش ہم بھی اس مجلس میں شریک ہوں۔ سلطان موصوف سے ہم نے اس لئے توقع ظاہر کی ہے کیونکہ آپ وحدتِ اسلامی کے دل سے متمنی ہیں۔ خدا نے ان کو مرکزِ اسلام کی خدمت بھی سپرد کی ہے اس لئے وہ اس کام کے پورے اہل ہیں کہ مدت مدید کے اس اسلامی شقاق کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

شیعہ لوگ سنیوں سے اپنے اختلاف کی بڑی وجہ محبت اہل بیت بتاتے ہیں۔ حقیقت میں اختلاف کی یہ وجہ بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں بھی کسی فریق کا اختلاف نہیں ہے کہ محبت اہل بیت ایک ضروری امر ہے۔ مگر شیعہ حضرات کی طرف سے اس محبت میں جو افراط تفریط پائی جاتی ہے وہ اس کے مشابہ ہے جو عیسائی اور یہودی لوگ مسیح کے حق میں کرتے ہیں جن کی بابت ارشاد ہے:-

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ (پ۶ - ع۳)

(اے اہل کتاب! اپنے دین میں بے جا غلو نہ کرو)

شیعہ کی طرف سے اس محبت میں تفریط یہ پائی جاتی ہے کہ نصف اہل بیت کو مانتے ہیں اور نصف کو نہیں مانتے بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہیں کہ اصل کو نہیں مانتے محض ملحق کو مانتے ہیں۔ اصل اہل بیت سے ہماری مراد وہی اہل بیت ہیں جن کو قرآن مجید نے اس لقب سے نوازا ہے۔ اصل اہل بیت کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ کے الفاظ سے مخاطب کرکے چند احکام دیئے ہیں۔ اس کے بعد فرمایا ہے:-

إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

(پ۲۲ - ع۱)

(اے اہل بیت! خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی دور کرکے تم کو بالکل پاک صاف کردے)

اس آیت کو اگر غور و تدبر کے ساتھ بنظر غائر دیکھا جائے اور اپنی طرف سے معنی درمعنی کا حاشیہ نہ لگایا جائے تو مضمون بالکل صاف ہے کہ اس آیت میں اہل بیت سے مراد آنحضرت صلعم کی ازواج مطہرات ہیں، اور اصحاب کساء اس آیت کے ساتھ ملحق ہیں جن کا الحاق حدیث سے ثابت ہے۔

اس وقت ہم اس بحث کی طوالت میں پڑنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ ہمارا مقصد اس موقع پر کچھ اور ہے۔ افراط یا غلو جو شیعوں کی طرف سے ہوتا ہے وہ من گھڑت اور موضوع روایات اور حکایات ہیں جن کو محرم کے شروع ہوتے ہی شیعہ ذاکرین تقریراً یا تحریراً بیان کرتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک حکایت یہ ہے:-

"طرماح ابن عدی کی ایک عجیب حکایت

مقتل ابو مخنف میں طرماح ابن عدی سے منقول ہے کہ روز عاشورہ میں بھی شریک جہاد تھا اس دن میں نے ایسی جانفشانی کی کہ لڑتے لڑتے سراپا زخموں سے چور ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر گرا لشکر مخالف نے مجھے بے جان سمجھ کر چھوڑ دیا اور میں اسی طرح پڑا رہا۔ یہ بھی نہ معلوم ہوا کہ کب امام حسین علیہ السلام شہید ہو گئے، کب اہل بیت اطہار لوٹے گئے، کب خیمۂ عصمت جلایا گیا تا اینکہ جب اشقیا ایمان کی دولت کھو کے جا

خاتونِ قیامت کی کمائی لوٹ کے کوفہ روانہ ہوگئے۔ اس وقت مجھ کو غش سے افاقہ ہوا تو دیکھا میں نے کہ میدان میں کوئی شخص نہیں ہے سب چلے گئے ہیں۔ اتنے میں مَیں نے دیکھا کہ بیس سوار نمودار ہوئے جن کی پوشاکیں سفید رنگ کی تھی اس میں سے مشک وعنبر کی خوشبو آتی تھی اور ان کے چہرے نورانی تھے ان میں سے ایک بزرگوار آگے بڑھے اور حضرت امام حسینؓ کی لاش کے قریب آکر بیٹھ گئے پھر اس جسم بے سر کو خاک سے اٹھا کے اپنے سینہ کا تکیہ کرکے بٹھایا اور زار زار رونے لگے بعد اس کے ہاتھ سے کوفہ کی طرف اشارہ کیا فوراً سر بریدہ موجود ہوگیا۔ آپ نے وہ کٹا ہوا سر گردن سے ملا دیا تب حضرت امام پہلے جس طرح زندہ تھے ویسے ہی ہوگئے۔ یہ اعجاز دیکھ کر مَیں حیرت میں آگیا اور غور سے دیکھا تو وہ بزرگوار رسول نامدار تھے۔ بعد اس کے آپ نواسے کو گود میں لیکر گریہ فرمانے لگے اور فرمایا کہ یعز علی ان اراک مرضضا۔ عفیرًا غمیرًا ابالدما معنکلا۔ یعنی بیٹا بہت دشوار ہے تیرے نانا پر کہ تجھے اس حال سے دیکھے کہ خاک وخون میں آلودہ سر کٹائے گھوڑے کی ٹاپوں سے پامال زمین پر پڑا ہے۔

فدیتک لا نعشا ولا کفنا اری

ولا غاسلا یاتی الیک لغسلہ

یعنی تیری اس بیکسی پر فدا ہوں کہ شہادت کے بعد نہ گور میسر آئی نہ کسی نے کفن دیا نہ کوئی غسل کی طرف متوجہ ہوا۔ کیوں بیٹا تونے اپنا نام بھی بتایا تھا ان ظالموں سے اپنا نسب بھی بیان کیا تھا یا نہیں۔ امام حسینؓ نے رو رو کر عرض کی کہ نانا میں بار بار ان ظالموں سے کہتا رہا کہ تمہارے نبی کا نواسہ، فاطمہؓ کی گود کا پالا ہوا حسین ابن علیؓ ہوں۔ (اخبار "شیعہ" لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۴۵ء صفحہ ۴۰، محرم نمبر)

اہلحدیث | ناظرین! کس قدر غلط بیانی اور افترا پردازی ہے۔ اس حکایت کے بنانے والے اور سنانے والے کو اتنا خیال بھی نہ آیا جب امام حسینؓ کا سر دھڑ کے ساتھ جڑ گیا تو آپ زندہ ہوگئے۔ پھر اگر آپ ملک میں ظاہر ہو جاتے [illegible] اس کرامت کو دیکھ کر انکار [illegible] لوگ آپ کو زندہ شہید کہتے اور سب آپ کے جھنڈے تلے جمع ہو جاتے اگر کہا جائے کہ امام موصوف نے دوسرے اپنے کو ظاہر نہیں کیا تو یہ کہنا صحیح ہوگا کہ خود انہوں نے یزید کی حکومت کو قائم رکھا اور اس کی ذمہ داری میں امام موصوف بھی شریک ہونگے۔ (معاذ اللہ!)

"شیعہ" کے محرم نمبر میں اسی قسم کی کئی ایک حکایات لکھی ہیں جو اہل بصیرت کے نزدیک رامائن کی کتھا کے مشابہ ہیں بلکہ زیادہ وقیع ہیں۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ شیعہ سنی علماء سر جوڑ کر بیٹھیں اور اپنی مستند اور مسلمہ کتابوں کے حوالوں پر کفایت کریں تو بہت جلد فیصلہ ہو سکتا ہے۔

علمی مثال | اسی محرم نمبر میں شیعہ کی طرف سے آیہ مودت پیش کی گئی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:-

قُلْ لَّا اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی (پ۲۵۔ ع۴)

اس آیت سے راقم مضمون نے استدلال کیا ہے کہ خاتونِ جنت، حسنین اور علی مرتضیٰ (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی محبت رکھنی فرض ہے۔

یہ امر ہم تو پہلے بھی بیان کر آئے ہیں کہ محبت اہل بیت ضروری امر ہے۔ لیکن اس آیت کا مطلب وہ نہیں ہے جو شیعہ سمجھتے ہیں کیونکہ ایسا سمجھنا سیاقِ کلام اور الفاظ کے خلاف ہے۔ اس آیت میں لفظ القربیٰ قابلِ غور ہے۔ یہ لفظ عربی زبان میں مصدر بمعنی قرابت ہے۔ جو دو طرح مستعمل ہوتا ہے ایک تو یہی طریق استعمال ہے یعنی اضافت کے بغیر۔ دوسرے اضافت کی صورت میں جیسے ذی القربیٰ جس طرح اس کا استعمال دو طرح سے ہے اسی طرح اس کا ترجمہ بھی دو طرح سے ہوتا ہے۔ ذی القربیٰ کے معنی قرابت دار کے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی (پ۱۔ ع۳)

یہ بالکل واضح [illegible] مرکب اضافی اور مفرد کا ترجمہ یکساں کرنا جائز نہیں [illegible] دونوں کا ترجمہ ایک جیسا کیا جائے تو [illegible] کہ عبد اللہ (مرکب اضافی) اور اللہ (مفرد) کا ترجمہ ایک ہی ہو۔ حالانکہ ایسا کہنا کفر ہے عالم الغیب خدا نے یہاں فی القربیٰ فرمایا ہے فی ذوی القربیٰ نہیں فرمایا۔ پس الفاظ کی پابندی میں آیت زیر بحث کے معنی یہ ہوئے کہ

مَیں تم سے تبلیغ پر کوئی بدلہ نہیں مانگتا مگر قرابتداری جو ہمارے درمیان ہے اسی وجہ سے محبت اور سلوک کا تقاضا کرتا ہوں۔

آپ کے ایسا فرمانے کی وجہ یہ تھی کہ کفار مکہ عداوت میں اس قدر ترقی کر گئے تھے کہ ان کے حق میں یہ ارشاد نازل ہوا:-

لَا یَرْقُبُوْنَ فِیْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّۃً (پ۱۰۔ ع۸)

(یہ کفار مومنوں کے حق میں رشتہ داری اور وعدہ کی بھی پروا نہیں کرتے)

ایسے مخالفوں اور الدّ الخصام لوگوں کو کہا گیا کہ

تم لوگ کم از کم حد سے کیوں تجاوز کرتے ہو آخر میرا تمہارے ساتھ برادری کا تعلق ہے اسی کا تو خیال رکھو

یہ مطلب دوسری آیات سے مؤید ہے۔ جن میں قرابتداری کا لحاظ رکھنے کا حکم ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے

وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا (پ۴۔ ع۱۲)

(اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم مانگتے ہو بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے)

اگر شیعہ کی تفسیر مان لی جائے تو آیت کریمہ میں ایک قسم کی رکاکت پیدا ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس صورت میں آیت کریمہ کا مطلب یہ ہوگا کہ

اے مخالفو! مَیں تم سے صرف یہی چاہتا ہوں کہ میری اولاد (فاطمہ اور حسن حسین) سے محبت رکھا کرو۔

یہ معنی ایسے رکیک ہیں کہ قابل ذکر ہی نہیں ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ کفار مکہ کو امام حسن حسین سے کوئی عداوت بھی نہ تھی اسی لئے وہ ان کو کوئی تکلیف نہ دیتے تھے۔ بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہیں کہ حسنینؓ اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے ہونگے۔

(نوٹ) ہم اس سے بھی بے خبر نہیں ہیں کہ اس آیت کی تفسیر جس طرح شیعہ کرتے ہیں اسی طرح اور لوگوں نے بھی کی ہے۔ جو بھی کرے ہمارا روئے سخن اسی کی طرف ہوگا۔ قرآن کی صحیح تفسیر کرنے کے لئے سیاق سباق دیکھنا بھی ضروری ہے۔

لطیفہ | اس جگہ ہم شیعہ کی لطیف تفسیر کا ایک اور نمونہ پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت شعیبؑ کا قول یوں مذکور ہے:-

يَا قَوْمِ أَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ أَشْيَاءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ۔ بَقِيَّتُ اللَّهِ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ ط

(پ ۱۲-ع ۸)

(اے میری قوم! چیزوں کا ماپ تول پورا کیا کرو۔ لوگوں کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد کرتے نہ پھرو، تجارت کا نفع (جو خدا تم کو دے) تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم ایماندار ہو)

بعض محقق شیعہ مفسروں نے اس آیت میں بقیت اللہ سے مراد امام مہدی لیا ہے۔ کافی کلینی میں بھی ان کا قول ملتا ہے۔ اس صورت میں آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ حضرت شعیب اپنی قوم کو فرماتے ہیں:-

لوگو! خریداروں کو ماپ تول کم نہ دیا کرو کیونکہ امام مہدی تمہارے لئے بہتر ہیں۔

کیا اچھی تفسیر ہے۔ انہی معنی میں کہا گیا ہے ؎

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادرکاسا وناولہا

خلافت محمدیہ۔ خلافت اصحاب ثلاثہؓ کو ثابت کیا ہے اور مسئلہ باغ فدک پر روشنی ڈالی ہے قیمت ۲؍ (منیجر اہلحدیث)

قادیانی مشن

شیخ مصری کی شیریں کلامی

شیخ مصری سے ہماری مراد شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہیں۔ جو زمانہ طالب علمی میں ایک دفعہ مصر گئے تھے۔ اس لئے آپ کو مصری کہا جاتا ہے۔ خیر یہ تو وجہ تسمیہ ہوئی۔ موصوف نے ایک طویل مضمون مرزا صاحب متوفی کی تائید میں لکھا تھا۔ جس کا ذکر "اہلحدیث" ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء میں ہو چکا ہے۔ مصری صاحب چونکہ مرزا صاحب کے مرید ہیں اس لئے آپ نے اس مضمون میں مرزا صاحب کی طرح بہت سے ہوائی قلعے بنائے تھے۔ جن پر "اہلحدیث" نے کافی بمباری کی تھی۔

شیخ صاحب پھر جواب دینے کو اٹھے اور خوب پانی بلویا۔ جس کے جواب کی ہمیں ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہم اس کا جواب دینا پسے کو پیسنا سمجھتے ہیں۔ ہاں آپ نے مضمون کے اخیر میں خاکسار کو ایک ناصحانہ نصیحت فرمائی ہے جس کی قبولیت ظاہر کرنے کو میں یہ نوٹ لکھتا ہوں۔ شیخ صاحب فرماتے ہیں:-

"ایک ناصحانہ گذارش | میں اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں ایک ناصحانہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ امید ہے جناب مولوی صاحب دل سے نکلی ہوئی اور ہمدردی سے بھری ہوئی گذارش کو توجہ سے پڑھیں گے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

مکرم مولوی صاحب! کسی مامور من اللہ کے دعویٰ پر غور کرنے کے لئے اصل چیز دیکھنے کے قابل یہ نہیں ہوتی کہ اس پر کیا کیا اعتراضات کئے جا سکتے ہیں۔ اعتراض کا سلسلہ تو نہ پہلے کبھی ختم ہوا اور نہ قیامت تک ختم ہو سکتا ہے ××× آپ کو دیکھنا یہ چاہئے کہ زمانہ کسی مصلح کی ضرورت کا تقاضا کر رہا ہے یا نہیں۔ پھر یہ کہ اس مدعی کو تائید الہیٰ حاصل ہے یا نہیں۔ سو اس سوال کو حل کرنے کے لئے کہ زمانہ کو فی الحقیقت کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں۔ رسول کریم صلعم نے ہمیں اپنی عقلوں کا مرہون منت بنانا نہیں چاہا۔ بلکہ یہ فرما کر کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کسی مجدد کو مبعوث کرتا رہے گا۔ ہمیشہ کے لئے اس سوال کو حل کر دیا ہے۔ اب ایک طالب حق کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے دعاوی کو مان لینا کس قدر آسان ہو جاتا ہے جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ صدی کا نصف سے بھی زائد حصہ گزر گیا ہے۔ لیکن بجز حضرت مرزا صاحب کے اور کسی نے بھی اس صدی کیلئے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔"

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء ص۶)

اہلحدیث | یہ غلط خیال بہت پرانا ہے جو مرزا صاحب نے اپنے اتباع کے دل میں ڈالا ہوا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں میرے سوا کسی اور نے مجددیت کا دعوے نہیں کیا اس لئے میں ہی مجدد ہوں۔

میں باور نہیں کرتا تھا کہ شیخ صاحب جیسے ذی علم آدمی بھی ایسی فاش غلطی میں مبتلا ہو جائیں گے حدیث مجدد میں مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا کے الفاظ ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مجددین اسلام کی خدمت کریں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کریں گے۔ اگر محض دعویٰ کرنے سے کسی مدعی کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے تو شیخ صاحب گذشتہ زمانے کے مجددین کے حالات غور سے پڑھیں ... سے پہلا مجدد خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کب دعویٰ کیا؟ پھر ان کے بعد کس نے دعویٰ کیا۔ لیجئے! میں آپ کی تسلی کئے دیتا

ہوں۔ اگر آپ محض دعوے کی بنا پر مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو غور سے سنئے!

مولوی احمد رضا خان بریلوی نے مجدد مأتہ حاضرہ ہونے کا دعویٰ کیا۔ ان کے بعد پنجاب میں پیر جماعت علیشاہ علی پوری مجدد مأتہ حاضرہ بنتے ہیں۔ دکن میں صدیق دیندار چن بسویشر بھی مجددیت کے مدعی ہیں۔ مرد ست آپ ان تین اصحاب کو تو مان لیجئے مگر ہمارا جواب ان سب کو ایک ہی ہے کہ ؎

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آذر

خیر یہ تو ایک تمہیدی بات تھی اصل مطلب پر آپ یوں رقمطراز ہیں:۔

"دوسری بات جو دیکھنے کے قابل ہے۔ وہ تاریخ انبی ہے۔ سو آپ کے لئے اس کو محسوس کر لینا بھی کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ تھوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں۔ دیکھیں ایک شخص کھڑا ہوتا ہے ×× باوجود اس کے کہ وہ مردمان ان کے نزدیک علوم دین سے جاہل ہے لیکن جب وہ علمی میدان میں اس کے مقابلہ میں آتے ہیں تو اس کی قلم سے تو حقائق و معارف قرآنی کے دریا بہنے لگتے ہیں۔ لیکن علوم عربیہ کے حصول میں عمریں صرف کر دینے والے علماء سے وہی حقائق اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح ایک نفیس و نازک مزاج کا آدمی ایک نہایت ہی بدبودار چیز سے بھاگتا ہے۔ مباہلہ کے میدان میں آتے ہیں تو ہلاکت و مصائب کا نشانہ بنتے ہیں، بددعائیں کرتے ہیں تو الٹ کر انہی پہ پڑتی ہیں، مقدمات میں پھنسانا چاہتے ہیں تو ناکامی کا مونہہ دیکھتے ہیں۔ غرضیکہ ہر میدان میں شکست پر شکست کھاتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں وہ جری اللہ اپنی پیشگوئیوں کے مطابق خدائی تائیدوں و نصرتوں کے سایہ میں پھلتا پھولتا اپنے دشمنوں کو زک پر زک دیتا ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔" (پیغام صلح تاریخ مذکور)

اہلحدیث ہم خوش ہیں کہ آپ نے اپنے بیان میں تنقیح خوب قائم کر دی ہے۔ آپ کے بیان کے تین حصے ہیں:

(۱) علمی میدان میں مرزا صاحب کا غالب آنا۔ کب غالب آئے ہیں؟ آپ کو مرزا صاحب کا سفر دہلی معلوم ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔ سنئے! آپ کے مرزا صاحب جب علمائے دہلی کے ساتھ مباحثہ کرنے دہلی گئے تو باوجودیکہ مباحثہ کا انتظام معقول تھا۔ تاہم آپ مباحثہ چھوڑ کر واپس چلے آئے اور اپنے جوا ہر علمیہ نہ دکھائے حالانکہ اس کام کے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا۔

دوسرا میدان مقابلہ لدھیانہ تھا۔ جب مولانا محمد حسین بٹالوی سے مرزا صاحب کا مباحثہ ٹھیر گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب مباحثہ مبادی ہی میں وقت ضائع کر کے خاموش ہو گئے۔

تیسرا میدان تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے لاہور مقرر ہوا۔ جس میں آپ کا روئے سخن پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی طرف تھا۔ پیر صاحب تو مع خدام کے لاہور پہنچ گئے تھے مگر مرزا صاحب نے قادیان نہ چھوڑا اور یہ عذر کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان آئے ہوئے ہیں (تبلیغ رسالت جلد ۱۰)

اس مضمون میں آپ نے مباہلے کا ذکر بھی کیا ہے اس میں تو آپ نے بہت بڑی ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے مرزا صاحب کے واقعات زندگی جاننے والوں پر مخفی نہیں کہ صحیح معنی میں مرزا صاحب کا مباہلہ صرف ایک دفعہ ہوا دیگر ہیچ۔ یہ مباہلہ کب ہوا، کس جگہ ہوا اور کس سے ہوا۔ صوفی عبدالحق غزنوی شاگرد مولوی عبداللہ صاحب غزنوی کے ساتھ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں (جب مرزا صاحب ڈپٹی آتھم عیسائی کے ساتھ مباحثہ کرنے آئے تھے) بمقام عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ ہوا تھا۔ جس کی بابت فریقین نے بالمقابل دعا کی تھی۔ بس اس کے سوا اصلی معنی میں کوئی مباہلہ نہیں ہوا۔ اس مباہلے کا نتیجہ کیا ہوا؟ اور کیا ہونا چاہئے تھا؟ اس کے متعلق مرزا صاحب اعلان کرتے رہے کہ

مباہلے کا اثر فریق مخالف پر ایک سال تک ہونا ضروری ہے (راز حقیقت)

مگر ایک سال کیا کئی ایک سال گزر گئے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب فوت بھی ہو گئے مگر صوفی صاحب زندہ رہے۔ کیا مرزا صاحب کو مباہلے میں یہی کامیابی ہوئی تھی جس پر شیخ صاحب فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے سوا جتنے واقعات میں مرزا صاحب اور ان کے اتباع مباہلے کا دعویٰ کرتے ہیں محض غلط دعویٰ ہے۔ شیخ مصری صاحب اگر کچھ ثبوت رکھتے ہیں تو پیش کریں ؎

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(۳) شیخ صاحب نے اس اقتباس میں مرزا صاحب کی نشان نمائی کا بھی ذکر کیا ہے اسے دیکھ کر ہم حیران ششدر رہ گئے کہ شیخ صاحب جو لڑکپن سے قادیانی جماعت میں شریک ہو کر سفید ریش ہو چکے ہیں انہوں نے مرزا صاحب کی نشان نمائی کا دعویٰ کیوں کیا جبکہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے تحدیانہ نشانات میں سے کوئی ایک بھی صحیح ثابت نہیں ہوا۔

مصری صاحب! ذرا کان لگا کر سنئے اور گوش دل سنئے! مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن[۱] میں اپنی تین اہم پیشگوئیوں کا ذکر کر کے ان کو تین بڑی قوموں سے متعلق قرار دیا ہے۔

ہندوؤں کے لئے آپ نے پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی بتائی ہے۔ عیسائیوں کے حصے میں ڈپٹی آتھم والی پیشگوئی آئی۔ مسلمانوں کے حصے میں آپ نے منکوحہ آسمانی کی پیشگوئی کا نشان دیا۔

ہمارے خیال میں یہ تینوں پیشگوئیاں صراحۃً غلط نکلی ہیں۔ جن کے غلط ہونے کی تفصیل ہمارے رسالہ "الہامات مرزا"[۲] میں کی گئی ہے۔ یہاں ہم اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو خاص مسلمانوں کے حصے میں آئی۔ یعنی نکاح آسمانی والی پیشگوئی۔ اس کا

[۲] قیمت ۹ر منیجر اہلحدیث امرتسر

[۱] شہادۃ القرآن، از مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ وفات مسیح کی تردید اور حیات مسیح کا ثبوت۔ جلد اول ۸ر۔ دوم ۸ر (منیجر اہلحدیث)

مختصر بیان یہ ہے کہ

مرزا صاحب متوفّی نے اپنی برادری کے ایک شخص مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کو پیغام دیا کہ اپنی لڑکی (محمدی بیگم) کا نکاح میرے ساتھ کردو۔ اس نے کسی معقول وجہ سے انکار کردیا۔ نہ صرف انکار کیا بلکہ وہ لڑکی کسی دوسری جگہ بیاہ دی۔ اس پر مرزا صاحب نے ایک الہامی اعلان شائع کیا کہ

یہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئیگی خدا نے مجھے الہام کیا ہے۔

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ ؕ

(خدا کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں)

اگر یہ نکاح نہ ہُوا تو خدا کا الہام غلط ہو جائیگا

(تبلیغ رسالت جلد ۳ صفحہ ۱۱۵)

جب دوسری جگہ اس کا نکاح ہو جانے کے بعد مرزا صاحب کو سخت مایوسی ہونے لگی تو ۱۹۰۷ء میں آپ نے یہ دو پہلو بات ایجاد کی کہ

میرا آسمانی نکاح تاخیر میں پڑگیا یا منسوخ ہوگیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۲)

آخر مئی ۱۹۰۸ء میں جب قضاء الہٰی نے آپ کی زندگی پر خطِ نسخ کھینچ دیا تو آپ کی جماعت میں بڑی کھلبلی پڑگئی کہ یہ کیا بات ہے کہ مرزا صاحب تو فوت ہوگئے مگر آسمانی منکوحہ اپنے خاوند کے گھر میں آباد بلکہ صاحبِ اولاد ہے۔ اس عقدہ کو حل کرنے کو سب سے پہلے خلیفہ اول (حکیم نور الدین) جو جماعت احمدیہ میں اوبر اعظم، اعلیٰ، اتقیٰ، اخشیٰ وغیرہ مانے جاتے ہیں میدانِ بلاغت میں آکر یوں گویا ہوئے کہ

اس پیشگوئی میں خاتون محترمہ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی شخصیت مراد نہیں تھی اور نہ ہی مرزا صاحب کی ذات مشخصہ مراد تھی۔ بلکہ مراد یہ تھی کہ مرزا صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا آخر تک اور خاتون محترمہ کی لڑکی در لڑکی در لڑکی آخر تک ان دونوں خاندانوں میں سے کسی لڑکے لڑکی کا باہم نکاح ہو جائے گا۔ بس یہی اس پیشگوئی کا اصل منشا تھا۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

ماشاء اللہ کیا اچھی توجیہ ہے اور کیا اچھی تشریح ہے۔

شیخ صاحب! آپ کو بھی یہ توجیہ منظور ہے؟ اگر یہ منظور نہ ہو تو اس سے زیادہ معقول توجیہ سنئے!

آپ کے نئے رفیقوں (لاہوری جماعت) میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں۔ چونکہ آپ ڈاکٹر ہیں اس لئے ہم آپ کی دماغی قابلیت کے قائل ہیں۔ آپ نے اس پیشگوئی کی جو توجیہ کی ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ جیسے زیرک آدمی اس کی داد دیں۔

ڈاکٹر صاحب نے پیغام صلح مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء میں لکھا تھا کہ اس پیشگوئی سے مراد جسمانی نکاح نہیں ہے بلکہ ہم لوگ جو کوشش کر کے عیسائیوں کو محمدی بنا رہے ہیں بس مرزا صاحب کے الہام میں محمدی بیگم سے مراد یہی لوگ ہیں اور مرزا صاحب اسی محمدی بیگم کے ناکح ہیں۔ (جلّ جلالہ!)

ع جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب تو بہت سستے چھوٹ گئے جنہوں نے صاف لفظوں میں کہدیا کہ:- ہاں پیشگوئی ضرور تھی مگر پوری نہیں ہوئی۔

(پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

اگر کوئی پوچھے کہ باوجود پیشگوئی غلط نکلنے کے آپ اب تک کیوں مرزا صاحب کے حلقہ بگوش بنے ہوئے ہیں تو اس سوال کا جواب ان کی طرف سے غالباً اس شعر میں دیا جائے گا ؎

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

شیخ صاحب! ان تینوں توجیہوں میں سے کونسی توجیہ آپ کو پسند ہے۔ اگر ہم سے پوچھیں تو ہم ان تینوں کے قائلین کو مخاطب کرکے یہی کہیں گے:-

اِنَّکُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ یُّؤْفَکُ عَنْهُ مَنْ اُفِکَ ؕ[1]

کیا آپ انہی پیشگوئیوں کی بنا پر کہتے ہیں کہ:-

(مرزا صاحب) خدائی تائیدوں اور نصرتوں کے ساتھ میں دشمنوں کو زک پر زک دیتے ہیں (صفحہ ۸)

مَیں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسی کا نام زک ہے تو خدا تعالیٰ ایسی زکیں ہمیں نصیب کرے اور تم لوگوں کو ایسی نعمتوں سے بہرہ ور کرے۔

(۲۰) آخر میں شیخ صاحب نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ

"مولوی صاحب! آپ نے تمام عمر مخالفت میں صرف کی اور اب قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں موت کا کوئی اعتبار نہیں کہ کب آکپڑے۔ اس بات کا خیال نہ کریں کہ دنیا کے لوگ آپ کو کیا کہیں گے۔ خدا تعالیٰ کا خوف دل میں لیکر اور اپنی عاقبت کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ کیا مفری کو ایسی ہی تائید الٰہی حاصل ہُوا کرتی ہے اللہ تعالیٰ آپ کی آنکھیں کھولے اور مرنے سے قبل آپ کو اس آب حیات کی طرف رہنمائی کرے جو اس زمانہ میں اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے مُردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے اپنے مامور کے ذریعہ آسمان سے نازل کیا"

(پیغام صلح لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۸)

ابوالوفاء بے شک مَیں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ قادیان کی اصلاح کرنے میں خرچ کیا ہے جسکی بابت مَیں کہہ سکتا ہوں ؎

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ
من نیز حاضر مے شوم تردید مرزا در بغل

اس میدان میں خدا تعالیٰ نے ہر طرح میری مدد کی ہے جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے۔ آپکے لئے قابل غور یہی ایک بات کافی ہے کہ

مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں میری موت واقع ہونے کی پیشگوئی کی تھی مگر یہ امر واقع ہے کہ مرزا صاحب کے انتقال پر آج ۳۳ سال ہونے کو ہیں اور آپ سنتے ہونگے کہ ابوالوفاء ابھی تک زندہ ہے بلکہ یہ سطور لکھوا رہا ہے ؎

افسوس زندگی کا رہا کچھ مزا نہیں
جیتے تھے جس کے واسطے وہ دلربا نہیں

[1] تم لوگ مختلف کلام کرتے ہو اس سے وہی بہکتا ہے جسے بہکنا ہوتا ہے۔ ۱۲ منہ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث

(از قلم مولوی عبدالکبیر صاحب خطیب معتمد دفتر آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس دہلی)

دنیا کا تمدن اس کا متقاضی ہے کہ ہر چیز کا تعارف کرایا جائے۔ جس کو نشر و اشاعت اور تبلیغ کے ساتھ بھی موسوم کیا جا سکتا ہے اور پروپاگنڈا بھی۔ یہی وجہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

" بلغوا عنی ولو آیة "

اس لئے ہر مسلم کا فرض ہے کہ وہ اسلام کی اشاعت میں ہر ممکن کوشش کرے۔ لہٰذا تمدن دنیا کے ماتحت ضروری ہے کہ مسلم اشاعت کے لئے کوئی انجمن بنائے تاکہ منظم ہی قدم اُٹھے۔ نیز ہر مسلم دوسرے مسلم کی اسلامی اشاعت میں ہر طرح امداد کیلئے تیار رہے۔

"آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس" انہیں اغراض کے ماتحت علمائے دین وعلمبرداران قرآن وحدیث نے یہ انجمن قائم کی اور تمام ہندوستان کے اہل حدیثوں کو اس کے ساتھ منسلک ہو جانے کی تلقین کی لیکن انقلابات کے باعث اس رو میں تساہل و کسل حائل ہوگیا۔ اور بڑھتی ہوئی ترقی رک گئی۔ تاہم اس کے سالانہ تبلیغی اجلاس مختلف مقامات پر ہوتے رہے اس سال آرہ میں سالانہ اجلاس کے موقعہ پر اس پرانی عملی روش کو بیدار کرنے اور باہمی ربط و اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے ایک شعبہ قائم کیا جو تمام ہندوستان کے اہل حدیثوں کو خواہ وہ پہلے ہی سے اپنے مقام پر عمدہ فرائض انجام دے رہے ہوں۔ سب کو مل جل کر ایک آواز اور اتحاد سے کام کرنے پر آمادہ کرے۔ ذاتی اختلافات اور انفرادی رائے کے عظمت و وقار کو جماعتی مفاد پر قربانی کر دینے کی تلقین کرے۔

اس شعبہ کی ذمہ داری بالاتفاق مجھ پر رکھی گئی جس کو بتوکل خدا میں منظور کر کے کام شروع کر چکا ہوں جس کا اعلان اپنے مذہبی جرائد میں بھیج چکا ہوں میں اس ذیل میں تمام جماعتی اخبارات و رسائل سے درخواست کرونگا کہ جب کوئی مضمون دفتر سے پہنچے تو جماعتی مفاد کی خاطر اس کی اشاعت میں تامل نہ کریں۔

تبلیغ | اتنا اہم اور ضروری کام ہے کہ صحیح طور پر اس کی انجام دہی مشکل ہے تاہم انسان کا فرض حسن تدبیر اور کوشش ہے۔ اس ذیل میں میری خواہش ہے کہ ہر مقام پر افراد اہل حدیث اپنے اتحاد کا ثبوت انجمن کی شکل میں پیش کریں اور پھر ان کا تعلق ضلع کی انجمن سے کریں اور تمام ضلع کی انجمنیں ایک صوبائی انجمن قائم کر کے اس سے متعلق رہیں۔ اس طرح وقتی ضروریات اور وقتیہ مشورہ باہم کر کے ترقی کی راہ پر گامزن ہوں اور ہر مقامی انجمن اپنے حلقہ و علاقہ میں مذہبی نشر و اشاعت اور تبلیغ کے فرائض خوش اسلوبی سے انجام دے۔ اور اپنے پروگرام و کارروائی سے ضلع کو اور ہر ضلع صوبائی انجمن کو اور صوبائی انجمن مرکزی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کو مطلع کرتے رہا کریں۔

اس باہمی ربط و اتحاد اور عملی اقدام سے جو فائدہ مقصود ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ ایک سال ہی میں ظاہر ہو جائیگا۔ امید تو یہی ہے کہ ہر انجمن اپنے حلقہ میں تبلیغی فرائض انجام دے رہی ہوگی۔ لیکن نظام اور باہم اتحاد سے جو نتائج برآمد ہونگے وہ زیادہ خوشگوار اور حوصلہ افزا ہونگے۔ اس لئے تمام انجمنہائے اہل حدیث کو بلا تامل اور مخلصانہ طور پر مرکزی کانفرنس سے ملحق ہو جانا چاہئے۔

انجمنہائے اہل حدیث | اس عرصہ میں باہمی مراسلت جو دفتر سے ہوئی اس کے جوابات آرہے ہیں۔ بعض بہت مفصل اور خوش کن ہیں جیسا کہ مرکزی انجمن اہل حدیث آرہ سے مولانا عبدالوہاب صاحب صدر انجمن کا خطبہ انجمن اہل حدیث میوات وغیرہ۔

میں نے اس کام کو تیزی سے کرنے کی غرض سے علاقہ میوات کا دورہ کیا۔ چونکہ یہ دہلی کے قریب ہے اس کا سفر میرے لئے ایک حد تک سہل تھا۔ میں نے انجمن کے کاغذات اور رجسٹر دیکھے جس سے انکی تبلیغی کارروائی اور علاقہ میوات میں مذہبی تحریک و تبلیغ کا سرگرم پروگرام معلوم ہوتا تھا۔ دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی یہ کارروائی صرف کاغذی یا ریا سے متعلق نہ تھی بلکہ جب میں نے علمائے دارالعلوم شکراوہ کے ہمراہ علاقہ کا حسب استطاعت دورہ کیا تو مجھے خود مشاہدہ ہوگیا کہ یہاں کی جماعت میں عمل و اخلاص کی روح پیدا ہوگئی ہے۔ ساتھ ہی ہر جگہ کی جماعت خود تبلیغی کام انجام دے رہی ہے اور یہی میرا مقصد ہے جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا۔ اگر دوسرے علاقہ میں اہل حدیث حسن تدبر اور خلوص سے کام شروع کر دیں تو کامیابی نزدیک تر اور سہل ترین ہے۔ اب وقت ہے کہ جماعت بیدار ہو اور عملی قدم متحدہ طور پر اٹھایا جائے۔ کم از کم تمام ہندوستان میں قرآن وحدیث کی کما حقہ اور صحیح تبلیغ کی جائے جو ہر مسلم کا فرض اولین ہے۔

مکرر گذارش ہے کہ تمام انجمنہائے اہل حدیث اپنی کارروائی سے فی الحال ماہ بماہ مطلع کرتے رہیں تاکہ مزید ترقی کے لئے مفید متفقہ پروگرام بنایا جا سکے۔ اس جماعتی مفاد کو اپنی ذاتی یا صرف مقامی مفاد پر ترجیح دیں۔ یہی مسلم کی شان شایاں ہے۔

اب تک حسب ذیل کام ہوا ہے :-

انجمنہائے اہل حدیث | جنہوں نے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی سے اپنا الحاق کیا ہے۔ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ امید ہے دوسرے مقامات کے حضرات بھی جلدی الحاق کر کے نظام عمل کا موقع دینگے۔

(۱) انجمن اہل حدیث دارانگر بنارس
(۲) مرکزی انجمن اہل حدیث آرہ
(۳) انجمن اہل حدیث غازی پور
(۴) انجمن اہل حدیث محمدیہ باڑی ریاست دھولپور
(۵) انجمن اہل حدیث محمدیہ لشکر گوالیار۔

(باقی مضمون صفحہ ۱۴ کالم اول پر دیکھیں)

"آمین بالجہر"

(از قلم حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی)

ناظرین کرام! مذکورۃ الصدر مسئلہ جس پر آج کچھ عرض کرنا ہے اتنا واضح ہے کہ حدیث دان حنفی علماء کرام بھی اس کے دلائل قوی مان کر قائل ہو گئے ہیں جیسا کہ آئندہ سطور میں آپ پر روشن ہو جائیگا۔ لیکن آپ لوگ پھر دیکھتے ہیں کہ عوام الناس اسی مسئلہ کی وجہ سے شور مچاتے بلکہ فساد پر اتر آتے ہیں۔ اس لئے آج کی صحبت میں قارئین کرام کے سامنے اصولی طور پر اس کی حقیقت عرض کرتا ہوں۔ وما توفیقی الا باللہ

مسئلہ آمین بالجہر یا کوئی بھی اہل حدیث کا مسئلہ سمجھنے اور سننے سے پہلے دو امروں کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ اول محدثین (رحمہم اللہ) کے دلائل کا ماخذ۔ دوم علمائے حنفیہ کا اصول۔

امر اول کا بیان اس طرح ہے کہ محدثین کی جماعت بغیر کسی اینچ پینچ اور ذاتی خیال کے صرف قرآن اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحیح حدیث کی تابعداری کرتی ہے۔ جب انہیں حدیث صحیح یا قرآن عزیز سے دلیل مل جائے تو یہ جماعت قطعاً کسی کا انتظار نہیں کرتی۔ یہی معنوں میں ان کی صدا ہے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی
نبی کے ہو رہے ہیں ہم
جو سنتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

امر دوم کا بیان اس طرح ہے کہ علمائے حنفیہ اور ... پہلے ایک اصول قائم کرتے ہیں۔ پھر اسی اصول کو پختہ کرنے اور اپنی بات کو صرف اپنیوں کے قولوں اور مختلف قیاس آرائیوں سے مزین کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے فقہ کی کتابوں میں جتنے بزرگ اتنے اقوال۔ مثلاً امام ابوحنیفہ رح کا مذہب ہے کہ امام قطعاً آمین نہ کہے (نہ بلند آواز سے نہ دل میں) لیکن انہی کتاب (موطا) امام محمد) میں ان کے شاگرد امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ امام اور مقتدی دونوں آمین پکاریں۔ لیکن بلند آواز سے نہ کہیں۔ اور لطف یہ کہ نہ تو امام صاحبؒ نے کوئی حدیث پیش کی ہے اور نہ ہی امام محمدؒ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کوئی فرمان ذکر کیا ہے جس میں آمین بلند آواز سے پکارنا منع ہو۔ بلکہ کسی مرفوع حدیث میں قطعاً کوئی حکم نہیں ہے کہ مقتدی آمین دل میں کہے (جیسا کہ رسمی حنفیوں کا طریقہ ہے) ہاں یہ دیگر امر ہے کہ آمین بلند آواز سے ہو یا نسبتہً کم آواز سے کہی جائے۔

اب محدثین کے اصول کے مطابق آمین بالجہر کے دلائل بغور پڑھیں :-

(۱) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْن رَافِعًا بِهَا صَوْتَه

(ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۱۴۲)

آنحضرتؐ کے صحابی وائل بن حجر کہتے ہیں کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پڑھتے ولا الضالین پکارتے آمین اور بلند کرتے ساتھ اس کے اپنی آواز۔

(۲) آپ کی آواز کبھی اتنی ہوتی کہ پہلی صف کے تمام لوگ آپ کی آمین سن لیتے۔ چنانچہ ابوداؤد کے اسی صفحہ میں ہے:-

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْن حَتّٰى يَسْمَعَ مَنْ يَلِيْهِ مِنَ الصَّفِّ الْأَوَّلِ۔

(۳) تلخیص الحبیر جلد ۱ صفحہ ۹۰ میں حضرت ابی ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ جب سورت فاتحہ کی قرات سے فارغ ہوتے تو اپنی آواز بلند کرکے کہتے آمین!

(۴) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِيْن يَرْفَعُ بِهَا صَوْتَهٗ

(کنز العمال جلد ۴ صفحہ ۲۱۰) ماخوذ "واضح البیان"

حضرت علی رضہ روایت کرتے ہیں کہ نبی (صلعم) جس وقت کہتے ولا الضالین تو کہتے آمین بلند کرتے ساتھ اسی (آمین) کے آواز اپنی الخ

(۵) عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ قَالَ أَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللهِ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ يَعْنِي الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ وَلَا الضَّالِّيْنَ رَفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِآمِيْن

امام مالکؒ کے دادا استاد اور حدیث کے سلسلے میں حضرت امام ابوحنیفہ رح کے استاد یعنی عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ میں نے دو سو اصحاب رسول خدا کو بیت الحرام مسجد میں دیکھا ہے کہ جس وقت امام کہتا ولا الضالین تو وہ دو سو صحابہ کرام اپنی آوازیں اونچی کرتے ساتھ آمین کے (تعلیق الممجد)

برخلاف اس کے ایک بھی مرفوع متصل حدیث نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ بلند آواز سے آمین نہ پکارو یا آمین دل میں کہو۔

صاحبان! صحیح حدیث کے ہوتے ہوئے عمل نہ کرنا اور اپنے امام کی بات پر جمے رہنا ائمہ اہل سنت میں سے کسی ایک کا بھی مذہب نہیں ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ "عقد الجید" میں فرماتے ہیں کہ جو شخص حدیث رسول اللہ پہنچ جانے پر نہیں مانتا وہ دو حال سے خالی نہیں ہے۔ اول نفاق خفی۔ دوم حمق جلی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز صاحبؒ اپنے فتاویٰ کے شروع میں فرماتے ہیں۔ (قیاس اور اجماع سے جو مسائل) سنت کے مخالف ثابت ہوتے ہیں وہ محض باطل و ناکارہ اور فضول ہوا کرتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس زمانہ کے بعد کسی شرعی حکم کا منسوخ ہونا بالکل ناجائز بات ہے۔ مجتہد کبھی بات کی تہہ اور حق کو پہنچ جاتا ہے تو کبھی خطا بھی کر بیٹھتا ہے۔"

مگر جب کسی مسئلہ کو معلوم ہو جائے تو پھر خطا میں اس (امام مجتہد) کی تقلید کرنا ناروا ہی نہیں بلکہ حرام ہے۔

اب ہم قارئین کرام کے سامنے وہ مسائل پیش کرتے ہیں کہ جن میں حدیث دان علمائے حنفیہ نے حدیث پہنچ جانے پر اپنے امام کا قول ترک کیا ہے۔

مثال اوّل :- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عقیقہ کرنا مکروہ ہے (الفقیہ امرتسر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۳۸ء کالم ۳) لیکن چونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ آپؐ نے اپنے نواسے کا عقیقہ کیا لہٰذا متاخرین حنفیہ اپنے امام کا قول ترک کر کے سنت کے قائل ہو گئے۔

دوئم :- امام صاحبؒ کے نزدیک شوال کے چھ روزے مکروہ ہیں (عالمگیری و مصفیٰ) لیکن چونکہ صحیح مسلم شریف میں ان روزوں کے متعلق حضورؐ کا فرمان موجود ہے۔ لہٰذا حدیث دان علمائے حنفیہ ان کے قائل ہیں۔

سوئم :- امام صاحبؒ آمین کہنے سے امام کو بند کرتے ہیں۔ لیکن آپ کے شاگردوں کو حدیث لگ گئی لہٰذا وہ ہر دو (امام و مقتدی) کے کہنے کے قائل ہو گئے۔

چہارم :- پس اسی طرح امام صاحبؒ آمین بالجہر کے قائل نہیں لیکن شیخ عبدالحق حنفی محدث دہلوی کو حدیث پہنچ گئی۔ اس لئے وہ آمین بالجہر کے قائل ہو گئے[1]

پنجشم :- مولانا عبدالحی حنفی لکھنوی کا فرمان سنئے والانصاف ان الجھر قوی من حیث الدلیل۔ (تعلیق الممجد)

ششم :- علامہ ابن ہمام حنفی فتح القدیر میں فرماتے ہیں کہ اگر یہ معاملہ (آمین کا) میرے سپرد ہو تو میں اس اختلاف کو یوں رفع کرونگا کہ (خفض) کی روایت کے مطابق زیادہ زور کی (چیخ والی) آواز سے نہ کہنا ہے اور جہر والی روایت کے معنیٰ ہیں درمیانی آواز سے پکارنا الخ

ہفتم :- مولانا رشید احمد گنگوہیؒ حنفی فرماتے ہیں کہ ائمہ حنفیہ (حدیث دان) کو جواز جہر میں اختلاف نہیں ہے۔ اگر خود حنفی بھی آمین بالجہر کہے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوتی (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۲۷)

پس اے برادران اسلام! آپ کو چاہئے کہ جب کوئی مسلمان بلند آواز سے آمین پکارے تو آپ کو ہرگز نہ چڑنا چاہئے۔ کیونکہ پیغمبر عربی (صلعم) کی صحیح سنت یہی ہے نیز سلف بزرگان کا عمل اسی پر شاہد ہے۔ لہٰذا جو صاحب سنت ہذا یا کسی دیگر سنت سے اعراض کرتے ہیں۔ وہ قرآن مجید کی اس وعید پر غور کریں۔ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہٖ ان تصیبھم فتنۃ او یصیبھم عذاب الیم (پ ۱۸)

وما علینا الا البلاغ

[1] ملاحظہ ہو مدارج النبوت جلد ۱ صفحہ ۱۰۴۔

بریلوی مشن

تاکید توحید و سنت

(از مولوی عبدالرحیم صاحب بجّود ——— پنڈی مراضلع گورداسپور)

اگر مشرکوں سے کہیں اے برادر! — مدد کے لئے تم نہ قبروں پہ جاؤ
اک اللہ کو سمجھو مشکل کشا بس — یہ غیروں کے در پر نہ گردن جھکاؤ
کرو نہ کبھی غیر سے استعانت — یہ لعنت ہے لعنت اجی! مان جاؤ
نہ غیروں میں قدرت جو مانگو سو دیدیں — نہ تم میں یہ طاقت جو چاہو سو پاؤ
نہ بیٹا نہ بیٹی نہ صحت نہ ایذا — نہ دکھ درد کا کچھ علاج ان سے پاؤ
تو پھر کس لئے ان سے مانگو مرادیں — تو کیوں ان کے در پر یہ ماتھا جھکاؤ
غضب ہے اسی مٹی چونے سے مانگو — کہ جس کو تمہیں اپنے ہاتھوں بناؤ

تو کہتے ہیں۔ ہم ان کے عابد نہیں ہیں — یونہی کہہ کے مشرک ہمیں نہ ستاؤ
مگر یہ وسیلہ ہمارا ہیں رب تک — تمہیں کیا خبر خیر اپنی مناؤ

ولے ان سے کہتا ہوں للکار کر میں — اگر تم وسیلے کے طالب ہو؟ آؤ
تمہیں اک وسیلہ عجب تر بتاؤں — نبی کو بس اپنا وسیلہ بناؤ
نبی کا وسیلہ ہے قرآن و سنت — مطاع اپنا دنیا میں ان کو بناؤ

خدا کا دیا کھانے والو ہمیشہ — ادا رب کے حق تم کرو اور کراؤ
خدا اپنے بندوں سے غافل نہیں جب — تو شیوہ نہیں تم اسے بھول جاؤ
جو غافل نہیں تم سے تم اس کو چھوڑ دو — تو کافر بنو اور جہنم میں جاؤ
کرو نہ کبھی تعزیے کی پرستش — بھی قبروں پہ جا کر نہ نذریں چڑھاؤ
یہ مشرک بہشتوں میں داخل نہ ہونگے — جو ہونگے تو کوئی سند تم دکھاؤ
کبھی شرک کے کام کرنا نہ ہرگز — نہ بھولے سے بدعت کے نزدیک جاؤ
مگر کیا ہے بدعت کہ بچنا ہے جس سے — لو بدعت کی تعریف بھی سنتے جاؤ
شریعت سمجھ کر کوئی کام کرنا — مگر اس کا اصلا شرع میں نہ پاؤ
کرو ہر جگہ بزم توحید قائم — اور ہر اک مسلماں کو ممبر بناؤ

یہ بجّود کا کہنا اگر ہے گوارا
تو اٹھو چلو - کچھ عمل کر دکھاؤ

مولانا اشرف علی صاحب کے حکم کی تعمیل

(از قلم محمد مسلی صاحب جے پوری)

سرتاج علماء دیوبند حضرت مولانا المحترم محمد اشرف علی صاحب تھانوی کی تصانیف سے ایک رسالہ "الاقتصاد فی بحث التقلید والاجتہاد" ہے۔ اس رسالہ میں مولانا موصوف نے فضائل امام صاحب (ابوحنیفہ) بیان کرتے ہوئے یہ لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں پرورش پائی تھی۔ چنانچہ آپ کی اصل عبارت یہ ہے :-

"برکات اہل بیت نبوت مفتاح السعادۃ میں ہے کہ آپ کے والد ثابت کی وفات کے بعد آپ کی والدہ صاحبہ سے حضرت جعفر صادق نے عقد فرمایا اور آپ نے حضرت جعفر کی گود میں پرورش فرمائی۔"

(الاقتصاد مطبوعہ دہلی صفحہ ۵۵)

احقر کی نظر جب اقتصاد کے اس مقام پر پڑی تو تعجب ہوا کہ اتنے بڑے عالم سے ایسی غلطی۔ ہر دو بزرگ کا سال پیدائش سن اسی ہجری ہے۔ دونوں بزرگ ایک ہی سال میں پیدا ہوئے ہیں۔ چھوٹی سی کتاب اکمال فی اسماء الرجال صاحب مشکوٰۃ کی ہے۔ اس میں دونوں اماموں کا سن ولادت ۸۰ھ لکھا ہے۔

احقر نے بذریعہ معروضہ حضرت ممدوح کو توجہ دلائی تو یہ جواب آیا :-

"میں شبہ کی یہ تقریر سمجھا کہ جب امام ابوحنیفہ اور امام جعفر صادق ہم عمر ہیں اور والدہ کا ولد سے بڑا ہونا لازم ہے تو امام صاحب کی والدہ حضرت جعفر صادق سے بھی اتنی ہی بڑی ہونگی پھر نکاح کیسے کیا گیا اگر یہی تقریر مراد ہے تو اس میں کوئی وجہ اشکال کی سمجھ میں نہیں آتی۔ کیا اپنے سے بڑی عمر کی عورت سے نکاح معتاد نہیں اگر امام صاحب اپنی والدہ کی پندرہ یا بیس سال کی عمر میں بھی پیدا ہوئے ہیں تو وہ حضرت جعفر صادق سے بھی پندرہ بیس سال بڑی ہونگی تو منکوحہ کا ناکح سے اتنا بڑا ہونا بکثرت شائع و واقع ہے۔ البتہ اس صورت میں لفظ گود پر شبہ ہو سکتا ہے۔ سو جہاں سے یہ روایت نقل کی گئی ہے اوس کی عبارت عربی ہے۔ اوس میں لفظ حجر ہے جس کا مشہور ترجمہ گود ہے۔ نقل کے وقت دونوں حضرات کا ہم سن ہونا ذہن میں نہ تھا۔ اس لئے یہ ترجمہ کر دیا گیا۔ اب یہ کہا جاویگا کہ حجر کے معنی مجازی ہیں یعنی رعایت وعنایت جیسے بزرگوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ اپنی آغوش رحمت میں لے لیجئے۔ اس مضمون کی نقل کے وقت جو کتابیں سامنے تھیں اون میں بعض اس وقت نہیں ملیں ورنہ شاید کچھ اس سے زیادہ لکھ سکتا۔" (۸ شوال ۱۳۶۱ھ)

ماہ رجب سن رواں میں احقر نے پھر حضرت مولانا کو توجہ دلائی کہ آپ اس عبارت پر کتب تاریخ سے روشنی ڈال کر صاف کر دیں اور بذریعہ تحریر شائع کرا دیں تاکہ ناظرین الاقتصاد کو مغالطہ نہ لگے۔ اس کا یہ جواب آیا :-

"اب طبع کتب وغیرہ مشقت کا کام نہیں ہو سکتا[1] عذر نامہ ملاحظہ ہو۔ آپ تحقیق کر کے شائع کر دیجئے۔ میں رد نہ کرونگا۔"

حضرت ممدوح نے یہ کام مجھ ناچیز کے سپرد کیا۔ احقر علمی بے بضاعتی سے معذور ہے نہ کتب تاریخ کا ذخیرہ موجود ہے۔ ہر دو حضرات کا ہم سن ہونا تو مسلم ہے۔ امام جعفر صادق رضہ کے حالات اردو میں جہاں تک نظر سے گذرے اُن میں کہیں یہ نہیں دیکھا کہ امام ابوحنیفہ رح کی والدہ سے امام جعفر نے نکاح کر لیا تھا واللہ اعلم! ایک حکایت علامہ دمیری نے حیوٰۃ الحیوان کبریٰ میں ابن شبرمہ سے نقل کی ہے۔ اُس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جس وقت امام ابوحنیفہ رح مدینہ طیبہ گئے ہیں اور امام جعفر رضہ سے ملے ہیں۔ ہر دو بزرگوں سے تعارف نہ تھا۔ اگر امام صاحب کی والدہ صاحبہ امام جعفر صادق رضہ کے نکاح میں ہوتیں تو امام جعفر ضرور واقف ہوتے۔ وہ حکایت یہ ہے :-

قال ابن شبرمہ دخلت انا وابوحنیفہ علی جعفر بن محمد الصادق رضی اللہ عنہ فقلت ہذا الرجل فقیہ العراق فقال لعلہ یقیس الدین برأیہ وہو نعمان بن ثابت ولم اعرف اسمہ الا ذلک الیوم فقال ابوحنیفہ نعم فقال لہ جعفر الصادق رضہ اتق اللہ ولا تقس الدین برأیک فان اول من قاس ابلیس اذ قال انا خیر منہ خلقتنی من نار وخلقتہ من طین فاخطأ بقیاسہ وضل الی ان قال فانا نقف نحن ومن اتبعنا فنقول قال اللہ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتقول انت واصحابک سمعنا ورأینا فیفعل اللہ بنا وبکم ما شاء۔

(ترجمہ) ابن شبرمہ نے کہا کہ ہم اور ابوحنیفہ امام جعفر صادق کے یہاں گئے میں نے عرض کیا کہ یہ شخص عراق کا فقیہ ہے امام جعفر صادق نے فرمایا کہ شاید یہ وہی شخص ہے جو دین کو رائے سے قیاس کرتا ہے یعنی نعمان بن ثابت۔ ابن شبرمہ کہتے ہیں کہ میں نے اسی دن ابوحنیفہ کا نام سنا۔ امام ابوحنیفہ بولے کہ میں وہی شخص ہوں۔ امام جعفر صادق نے کہا کہ خدا سے ڈر اور دین میں اپنی رائے سے قیاس مت کر۔ پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے جو اس نے کہا تھا کہ میں آدم سے اچھا ہوں مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور آدم کو مٹی سے۔ ابلیس اپنے قیاس میں چوکا اور گمراہ ہوا یہاں تک کہ ہم لوگ اور ہمارے مخالفین کھڑے ہوں گے۔ ہم کہیں گے قال اللہ و قال رسول اللہ اور تم اور تمہارے لوگ کہیں گے کہ ہم نے سنا اور ہماری رائے یہ ہوئی

[1] حکم تو ہو سکتا ہے (اہلحدیث)

پھر جو اسکا بیٹا ہمارے تمہارے ساتھ کریگا"۔
امام جعفر صادق کا یہ فرمانا کہ شاید یہ وہی شخص ہے اور امام ابو حنیفہ رحمہ صاحب کا یہ کہنا کہ نہیں وہی شخص ہے

اہلحدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہلحدیث

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

اہل حدیث مخلصین احباب | جنہوں نے اپنے اپنے مقامات پر انجمن کی تشکیل کا وعدہ کیا ہے اور کوشش کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ دوسرے حضرات بھی اپنے مقامات پر انجمن نہ ہونے کی شکل میں انجمن بنائیں گے وعدہ کرنے والے حضرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں:۔

(۱) شیخ محمد یوسف صاحب آگرہ۔
(۲) حافظ عبد الحلیم صاحب سوداگر پارچہ کوٹہ
(۳) مولوی عبد الرؤف صاحب مدرس مدرسہ سعیدیہ نگر ضلع بستی۔ (۴) مولوی داؤد حسن صاحب انصاری جامع مسجد جبل پور۔

نوٹ:۔ صدر دفتر تمام اہل حدیث حضرات سے درخواست کرتا ہے کہ نظام قائم کرنے کے لئے اپنے مقام پر انجمن بنائیں اس کا الحاق صدر دفتر سے کریں نیز الحاق کی منظوری کا انتظار نہ کریں بلکہ ہدایات اور پروگرام عمل طلب کریں۔ پہنچنے پر عمل کریں۔

دستور العمل برائے انجمنہائے ملحقہ

(۱) اپنے حلقہ وعلاقہ میں تبلیغ کا معقول انتظام کرنا۔
(۲) جماعتی ضروریات و مذہبی حالات کی نگہداشت کرنا۔
(۳) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی ہدایات پر عمل و اشاعت کرنا۔
(۴) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ممبران کی توسیع کرنا
(۵) ممبران کی فیس ممبری وصول کرکے صدر دفتر دہلی کو روانہ کرنا
(۶) اپنی کارگذاری سے ماہانہ صدر دفتر دہلی کو مطلع کرنا۔
(۷) اپنی آمد و خرچ کا گوشوارہ ماہ بماہ صدر دفتر میں بھیجنا

فرائض ممبران

(۱) باہم اتحاد و اخوت قائم کرنا۔
(۲) قرآن و حدیث کی نشر و اشاعت میں معاونت کرنا۔
(۳) رسومات غیر شرعیہ سے باز رہنا اور دوسروں کو روکنا
(۴) آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی تجاویز و ہدایات پر عمل کرنا۔

راقم:۔ عبد الوکیل خطیب معتمد صدر دفتر
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

ان جملوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہر دو بزرگان کا تعارف نہ تھا۔ اگر امام ابو حنیفہ کی والدہ امام جعفر کے گھر میں ہوتیں تو یہ اس طرح کی گفتگو نہ ہوتی۔

اہلحدیث حضرات سے درخواست

(از عبد اللہ سلمہ رب پیغمبر پوری)

برادران اہل حدیث! ہندوستان کی سیاست میں ایسا انقلاب آنے والا ہے جو کسی کے روکے رُک نہیں سکتا۔ اس لئے آج جو قوم اپنی بیداری اور تنظیم کا ثبوت دیگی کل اس کو اس پر جگہ مل سکے گی اور جو آج غفلت میں پڑی رہے گی اس کی سیاسی موت یقیناً اور مذہبی زندگی نزع میں ہوگی۔ اس نظریہ کے ماتحت تمام قومیں اپنی اپنی بیداری کا ثبوت پیش کر رہی ہیں۔ ان کے لیڈر اور اکابر ذمہ دار ان کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بیدار کر رہے ہیں۔ مگر ہمارے اہل حدیث خواب غفلت میں پڑے خراٹے لے رہے ہیں۔ اکے دُکے کی آواز سنائی بھی دیتی ہے تو نحیف و کمزور۔

اسی فروری ۱۹۴۱ء سے مردم شماری ہونے والی ہے جو قوم بیداری اور عقل سے کام لیگی آئندہ اسکو زندہ رہنے کا حق ہوگا۔ ورنہ نہیں۔ اکثریت کوشاں ہے کہ اقلیت کو مغالطہ میں ڈال کر مردم شماری میں اپنے اندر ضم کر لیں تو آئندہ اپنی من مانی مراد حاصل کرنے میں آسانی ہوگی کسی کی خوشی ناخوشی کا خیال نہ کرنا ہوگا۔ چنانچہ کانگرس اور ہندو مہا سبھا کوشاں ہے کہ سکھ اور اچھوت وغیرہ اپنا مذہب اور قومیت صرف ہندو لکھائیں۔ اسی طرح مسلم لیگ چاہتی ہے کہ حنفی، شافعی، شیعہ، سنی اہل حدیث وغیرہ اپنا مذہب اور قومیت صرف "مسلم" لکھائیں ——— لیکن سکھ اقلیت کے ذمہ دار افراد اپنی قوم کو کہہ رہے ہیں کہ ہم اپنا مذہب اور قومیت ہندو اکثریت سے الگ سکھ لکھوائیں اسی میں آئندہ ہماری مذہبی و سیاسی زندگی باقی رہے گی۔ مسلمانوں میں شیعہ اقلیت اس پر جمی ہوئی ہے کہ ہم سنی مسلم سے علیحدہ اپنا اثنا عشری مذہب لکھوائیں جو ہمارا عقیدہ ہے جس کے ہم عامل ہیں۔

اہل حدیثوں کے بعض حساس اور باخبر افراد نے بھی اعلان کیا کہ اہل حدیث اپنا مذہب "اہل حدیث" لکھوائیں۔ مگر ذمہ دار افراد کی اس کے متعلق جو کوششیں ہونی چاہئیں وہ نہ ہوئیں اور نہ ہو رہی ہیں۔ نہ کہیں عوام کو آگاہ کرنے کے لئے جلسے ہوتے نہ ہوتے ہیں۔ نہ اخبارات میں پے در پے بیانات شائع ہوتے ہیں اس غفلت کا ادنیٰ خمیازہ آئندہ یہ بھگتنا پڑے گا کہ مجلس قانون ساز میں جب کوئی قانون بنے گا تو ان مذہب والوں کا کوئی لحاظ، ان کے معتقدات کا کوئی خیال نہیں کیا جائیگا جنہوں نے اپنا مذہب علیحدہ نہیں لکھوایا۔ لاکھ چیخ پکار کرینگے مگر کوئی شنوائی نہ ہوگی۔

مسلمانوں میں اکثریت حنفیوں کی ہے ان کے بعد اہل حدیثوں کی۔ شیعہ وغیرہ کی تعداد مختصر ہے مگر ان کی تنظیم بہتر ہے۔ ان کے عوام بیدار ہیں، ان کو کوئی اکثریت ضم نہیں کر سکتی۔

اگر اس مردم شماری میں اہل حدیثوں نے اپنا مذہب علیحدہ "اہل حدیث" نہیں لکھوایا تو پچاس سال پیچھے کے واقعات پر نظر رکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے کہ ۱۹۵۰ء ان کو اہل حدیث کہنے کا بھی غالباً حق نہ ہوگا صحیح حدیثوں پر عمل کرنا تو بڑی بات ہے۔

میرے دعویٰ پر یہ ثبوت کافی ہے کہ لیگ نے اعلان کیا تمام مسلمان اپنی قومیت اور مذہب "مسلم" لکھوائیں۔ باایں ہمہ کانگرسی مسلمانوں کو لیگ سے سخت اختلاف ہے مگر کسی نے لیگ کے اس اعلان کی مخالفت نہیں کی کیوں؟ ع کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اس لئے میری تمام اہل حدیثوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنا اور اپنی عورتوں اور بچوں کا مذہب "اہل حدیث"

فتاویٰ

س ۱۱ } حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اللہ ہمارے شام میں ہمارے یمن میں برکت دے تو لوگوں نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا مانگئے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں آپ نے فرمایا اے خدا ہمارے شام میں برکت دے اور ہمارے یمن میں۔ صحابہ نے عرض کیا اور ہمارے نجد میں بھی برکت کی دعا مانگئے۔ آپ نے فرمایا وہاں زلزلے ہونگے اور فتنے ہونگے اور شیطان کا گروہ وہیں نکلیگا ترجمہ بخاری پارہ چوتھا کتاب الصلوٰۃ صفحہ ۴۰۳، مصنفہ مرزا حیرت دہلوی (اردو) اس حدیث میں مجھے شک ہے۔ لہذا جواب عنایت فرمائیں۔ (علی حسن خان آزاد واعظ اسلام از قصبہ برہنڈہ)

ج ۱۱ } اس حدیث میں نجد سے مراد ملک نجد نہیں بلکہ بمعنی لغوی بلندی مراد ہے۔ چونکہ ارض تہامہ عراق مدینہ سے مرتفع ہے اس لئے اس کو نجد کہہ دیا علامہ عینی حنفی شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں۔ کل ما ارتفع من ارض تہامۃ الی العراق فھو نجد ارض تہامہ سے عراق تک اونچی سطح والی زمین کو نجد کہتے ہیں۔ حضرت کعب بھا یطلع قرن الشیطان کی تشریح یوں فرماتے ہیں۔ یخرج الدجال من العراق۔ گویا ان کے نزدیک بھی نجد سے مراد عراق ہے میری رائے میں قرن شیطان کے خروج کا زمانہ وہ ہے جس وقت بغداد سے خلافت ختم کی گئی۔ چنگیز خانیوں کے اس تسلط و تغلظ کی طرف اشارہ ہے جو بغداد سے ہوا تھا جس سے خلافت عباسیہ کا خاتمہ ہوگیا۔ علماء اور سادات کو قتل کیا گیا، اسلامی کتب کو جلا کر ان کی راکھ دریائے دجلہ میں بہادی گئی۔ انا للہ! اللہ اعلم

س ۱۲ } مسلمان کو کسی اور مسلمان سے دینی فائدہ ہوتا ہو اس کو کوئی مسلمان چغلی و غیبت کرکے جدا کردے تو وہ قابل سزا ہے یا نہیں۔ اور غیبت کرنا قرآن و حدیث سے کیسا ہے۔ اور ایسے مسلمان سے سلام کلام میل جول رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۲ } مسلمان کی ضرر رسانی مسلمان کی شان کے خلاف ہے۔ جو شخص ایسا کرتا ہے بہت برا کرتا ہے نیز چغلی کرنے کی قرآن و حدیث میں سخت مذمت آئی ہے قرآن پاک میں غیبت کو مردہ بھائی کے گوشت کھانے کے برابر فرمایا ہے۔ المسلم اخو المسلم۔ اللہ اعلم!

س ۱۳ } ہماری طرف شراب، تاڑی، سگرٹ اور گانجا وغیرہ جو خلاف قرآن و حدیث ہے۔ اکثر مسلمان لوگ تجارت کرتے ہیں۔ اور اس ناجائز تجارت سے جو منافع ہوتا ہے اس سے زکوٰۃ نکالتے ہیں۔ اب میرا سوال یہ ہے کہ یہ تجارت کرنا کیسا ہے اور اس سے جو زکوٰۃ دی جاتی ہے وہ جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۱۳ } مسکرات کی تجارت حرام ہے۔ اور حرام کمائی کا صدقہ قبول نہیں۔ انما یتقبل اللہ من المتقین حدیث میں ہے ان اللہ طیب لا یقبل الا الطیب

س ۱۴ } عمر کی بی بی نے غیر مرد کے ساتھ زنا کیا اور عمر پردیس تھا۔ عمر کو اپنی بی بی کا زنا کرنا بذریعہ خط و آدمی کے معلوم ہوا۔ تب عمر نے پردیس سے خط اپنی بی بی کو لکھا کہ میں تم کو طلاق دیتا ہوں، میں تم کو نہیں رکھونگا، تم میرے بچوں وغیرہ کو فلاں جگہ پہنچا دو اور خود جہاں چاہو چلے جاؤ تمہاری مجھے کوئی ضرورت نہیں، چند ماہ کے بعد عمر جب پردیس سے گھر واپس آیا اور بی بی مذکورہ کو پھر رکھنا چاہتا ہے۔ لہذا سوال ہے کہ ایسی صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۱۴ } صورت مسئولہ میں طلاق ہوگئی۔ مگر طلاق رجعی ہے جو عدت گذر جانے کے بعد بائنہ ہوگئی ہے۔ اب نکاح جدید کرکے آباد ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ فریقین رضامند ہوں۔ اللہ اعلم!

س ۱۵ } جس شخص کا ایک ہاتھ کہنی تک زخمی ہوگیا ہو وہ ایک ہاتھ سے مسح کرسکتا ہے۔ قعدہ میں بیٹھتے وقت داہاں [illegible] جس پر کہنی رکھ لے اور رکوع و سجود اشارہ سے کرے تو کیا نماز درست ہوجائے گی۔ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۱۵ } نماز جس طرح ہوسکے پڑھ لے۔ قال اللہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا۔ حدیث شریف میں ہے۔ فان لم یستطع فعلی جنب یومی ایماء (اوکما قال) اللہ اعلم!

س ۱۶ } زید نے اپنی وفات کے بعد تین لڑکے ایک لڑکی اور ایک بیوی چھوڑی۔ اب اس کی جائداد اس کے وارثوں میں کیونکر تقسیم کی جائے؟ (معین الدین از جتوار ضلع شاہ آباد)

ج ۱۶ } بیوی کو آٹھواں حصہ کل ترکہ سے ملیگا باقی ترکہ کو سات حصص میں تقسیم کرکے دو دو حصے ہر لڑکے کو ایک حصہ لڑکی کو دیا جائے گا۔

صورت مسئلہ

المیت ۸ — زید

بیوی	لڑکا	لڑکا	لڑکا	لڑکی
۱	۲	۲	۲	۱

س ۱۷ } زید نے اپنی وفات کے بعد تین لڑکے اور ایک بیوی چھوڑی۔ اب اس کی جائداد کس طرح اس کے وارثوں میں تقسیم کی جائے؟ (سائل مذکور)

ج ۱۷ } بیوی کو آٹھواں حصہ کل جائداد سے باقی بحصہ برابر لڑکوں میں تقسیم ہوگی۔ اللہ اعلم!

نوٹ } مستفتی صاحبان غریب فنڈ کا حق نہ مارا کریں۔ اس سے غرباء کو نقصان ہوتا ہے۔ قواعد استفتاء گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" صہ ۱۳ پر درج کئے جاچکے ہیں۔ (نائب مفتی)

س ۱۸ } قربانی کا حیوان کتنی عمر کا ہونا چاہئے؟ اونٹ، بقر، بز، ضان وغیرہ۔ (ایک سائل)

ج ۱۸ } اونٹ، گائے، بکرا دوندا ہونا چاہئے۔ اس سے پہلے درست نہیں۔ میںڈھا، ضان کھیرا بھی جائز ہے۔

س ۱۹ } ایک قربانی میں سات مسلمان شریک تھے ایک آدمی نے اپنے حصہ کا گوشت قیمتاً فروخت کردیا۔ وہ کہتا ہے کہ حیوان کی عمر کم ہے۔ یہ منظور نہیں ہوتی۔ بقرہ کی عمر دو سال ایک ماہ یقیناً تھی۔ (سائل مذکور)

س ۲۰ } ایک قربانی میں سات آدمی شریک ہوکر

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث | اس کی توسیع اشاعت کے لئے دلی توجہ سے کوشش فرماتے رہیں۔

شکایت کنندگان نوٹ کریں | کچھ عرصہ سے اہلحدیث کے بعض خریداروں خصوصاً اہل برما و کولمبو، گوا ڈور وغیرہ بیرون ہند علاقوں کے خریداروں کو اہلحدیث نہ ملنے کی شکایت پیدا ہو رہی ہے۔ سو جملہ خریدار حضرات کو معلوم ہونا چاہئیے کہ دفتر سے کبھی کسی خریدار کا پرچہ بلاوجہ بلا اطلاع دیئے بند نہیں کیا جاتا۔ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ایک ماہ پہلے دی جاتی ہے۔ قیمت اخبار یا بہت وغیرہ کی اطلاع موصول ہو جائے تو بہتر ورنہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ وی پی اگر واپس آجائے تو پھر بذریعہ پوسٹ کارڈ آخری بار یاددہانی کرا کر دو ہفتے بعد اخبار بند کیا جاتا ہے۔ اس لئے اگر کسی صاحب کو اخبار وقت پر نہ ملے یا کمی اور شکایت ہو تو صرف ایک دفعہ دفتر سے دریافت کر لینے کے بعد اپنی شکایات براہ راست متعلقہ ڈاکخانجات سے کی جائیں۔ اگر وہاں سے بھی ازالہ نہ ہو تو صوبہ کے پوسٹ ماسٹر جنرل سے شکایت کی جائے۔ دفتر ہذا میں بھی جو شکایات موصول ہوئی ہیں وہ سب پوسٹماسٹر جنرل پنجاب کی خدمت میں برائے تحقیقات بھیجدی گئی ہیں۔ امید ہے محکمہ ان کی شکایات دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریگا۔

اہل حدیث کانفرنس کے لئے ازجناب اعظم شاہ صاحب سکندرآباد دکن ۱۵ روپے۔

عید آنہ فنڈ | مولوی ابوالبشار عبدالستار صاحب آسنسول ۸ آنے۔ مولوی ابراہیم صاحب جنیال ۸ آنے۔

غرباء کا خیال کریں | سائلین غریب فنڈ کی تعداد روز افزوں بڑھ رہی ہے۔ مگر عدم گنجائش کے سبب ان کے نام اخبار جاری نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے اصحاب خیر توجہ فرما کر اس فنڈ کی امداد فرمائیں۔ اس وقت پندرہ سائلین اخبار کے اجراء کے منتظر ہیں۔

وصولی داخلہ | ۱۹ روپے محمد ابراہیم صاحب۔

یہ منی آرڈر کیسا ہے | ۲۲- جنوری سن رواں کو ایک منی آرڈر صوبہ سندھ سے موصول ہوا تھا۔ جس پر نام بہ کا مکمل پتہ و نام وغیرہ اچھی طرح لکھا نہیں تھا اس لئے پڑھا نہیں جا سکا۔ لہٰذا دریافت ہے کہ صاحب مذکور اپنا مکمل پتہ و تفصیل سے اطلاع دیں تاکہ اس کی تعمیل کی جائے۔ اطلاع دیتے وقت منی آرڈر کی رسید اصل جو دفتر ہذا سے وصولی کے دستخط ہو کر ان کو پہنچی ہے۔ ساتھ ہی ارسال کریں۔

منی آرڈر | کرتے وقت اپنا نام مع پتہ و تفصیل ضرور تحریر کیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی توجہ کرے | بذریعہ "اہلحدیث" یہ اطلاع مل کر بہت خوشی ہوئی کہ صوبہ بمبئی میں جمعیۃ اہل حدیث قائم ہو گئی ہے۔ مہربانی فرما کر ہمارے علاقہ میں اپنے مبلغین بھیجا کرے۔ تاکہ ادھر بھی توحید و سنت کی تبلیغ ہو۔ (ابو عبدالتواب عبدالسلام خطیب مسجد اہل حدیث مالیگاؤں ضلع ناسک)

"تلاش کتب" | میرے ایک دوست کو تلخیص الصحاح مترجم اردو مؤلفہ سید ابوالحسن محمد محی الدین خان صاحب جسٹس ہائیکورٹ سرکار نظام دکن اور مرآۃ الانساب کی ضرورت ہے۔ کسی صاحب کو ان کی جائے فروخت کا علم ہو تو مجھے مطلع فرمائیں۔

محمد یامین مالک فرم حاجی عبدالحکیم اینڈ سنز بازار دھامانوالہ۔ ڈیرہ دون۔ یوپی۔

تقریظات

تحریک بہائیت پر تبصرہ | مؤلفہ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب قادیانی۔ تقطیع ۲۶×۲۰/۸ ضخامت ۲۶۰ صفحات۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ وغیرہ اچھا ہے قیمت عـہ (ایک روپیہ) علاوہ محصول ڈاک۔

مصنف نے بڑی محنت سے بابیوں اور بہائیوں کے حالات ابتداء سے انتہا تک لکھے ہیں۔ کتاب اس موضوع پر مفید ہے لیکن مناظرانہ طرز کی بجائے محض مؤرخانہ طرق پر ہوتی تو مفید تر ہوتی۔ ملنے کا پتہ:- مولوی اللہ دتا صاحب قادیان۔ ضلع گورداسپور (پنجاب)

ارشاد رسالت حصہ اول | مصنفہ ابوالعلاء محمد رمضان صاحب قریشی تبسم زمیندار کالج گجرات پنجاب اس میں اسلام، ایمان، نماز، روزہ، حج، جہاد، اخلاق، میل ملاپ، اطاعت والدین وغیرہ کے متعلق ارشادات رسالت کو نظم میں لکھا ہے۔ کتابت، طباعت کاغذ اعلیٰ ہے۔ کتاب مجموعی حیثیت سے قابلدید ہے۔ قیمت ۱۱ر علاوہ محصول ڈاک۔

پیام رسالت | قریشی صاحب موصوف نے ایک خواب کو نظم میں لکھا ہے۔ جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر مسلمانوں کی موجودہ زبوں حالی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مسلمان اخوت، محبت سے رہیں اور علم دین سیکھ کر جہالت کو دور کریں۔ قیمت ۲ر

اسلامی خاتون اور تہذیب نو | مسلمان عورتوں کو پردہ کی تاکید اور بے پردگی کے نقصانات نظم میں بتائے ہیں۔ قیمت ۲ر

ان ہر سہ رسالوں کے ملنے کا پتہ:- منیجر اسلامی دارالاشاعت۔ اقبال گنج گجرات (پنجاب)

حاذق بجنور | مولوی محمد مجید حسن صاحب مالک اخبار "مدینہ" بجنور کی زیر نگرانی ایک طبی رسالہ ماہوار شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ جس میں طب کے متعلق مفید معلومات، مضامین و بعض امراض کے لئے مجرب نسخہ جات درج کئے جاتے ہیں۔ قیمت سالانہ ایک روپیہ پتہ:- نیجر رسالہ "حاذق" بجنور۔

مولانا داؤد صاحب غزنوی | نے ۲۰- جنوری کی شب کو انجمن اسلامیہ ریاست گوالیار کے جلسے میں اتحاد و اتفاق پر نہایت مؤثر تقریر فرمائی۔ سامعین حضرات آپ کی تقریر سے بے حد محظوظ ہوئے۔ مولانا موصوف کا باوجود سخت سردی کے تکلیف گوارا فرما کر یہاں آنا صد آفرین و قابل شکریہ ہے۔

المعلن:- حاجی محمد ابراہیم سکرٹری مدرسہ محمدیہ لشکر گوالیار۔

یاد رفتگان | (۱) میری والدہ ماجدہ پابند صوم و صلوٰۃ ۸ محرم ۱۳۶۰ھ بروز چہار شنبہ دن کے ایک بجے انتقال کر گئی۔ انا للہ! آر پی مولانا محمد عنایت اللہ مدراس۔

ملکی مطلع

حالات جنگ

سیام، ہند چینی کا تضیہ جو حال ہی میں پیدا ہوا ہے۔ اس کو نپٹانے کے لئے دونوں نے جاپان کو ثالث تسلیم کر لیا ہے۔ چنانچہ ۸ فروری سے ٹوکیو (صدر مقام جاپان) میں صلح کانفرنس شروع ہو گئی ہے۔ اس کا انجام تو جو کچھ ہوگا وہ آیندہ ہفتہ تک سامنے آجائیگا۔ مگر یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ثالث (جاپان) نے اپنا معاوضہ ثالثی دونوں سے پہلے ہی وصول کر لیا ہے۔ یعنی چین کو جانیوالی برما روڈ کا جو حصہ سیام کے قریب ہے اس کے دو ہوائی طاسوں کو سردست سیام سے عارضی طور پر لے لیا ہے۔ برما روڈ پر بمباری کر کے دو پلوں کو تباہ کر دیا ہے۔ جس سے چین میں اسلحہ پہنچانے والی لاریاں رک گئی ہیں۔ دوسری طرف ہند چینی نے خارجی معاملات میں مشورہ کے لئے جاپانی انسکٹریٹ کا تقرر منظور کیا ہے۔ یہ بھی خبر آئی ہے کہ چین کے مزید چار شہروں پر جاپان نے قبضہ کر لیا ہے۔ جن میں ایک شہر انگ کانگ سے اندرون چین جانے والی سڑک پر واقع ہے۔ اس راستہ سے بھی چین کو کافی سامان جنگ پہنچ رہا تھا۔ جس میں سردست رکاوٹ پیدا ہو گئی ہے۔ غرض یہ معلوم ہوتی ہے کہ چین کا ہر طرف سے محاصرہ کر کے اس کو مجبور کر دے کہ وہ اپنے ملک کو جاپان کے حوالے کر دے۔

انگلستان پر بڑا حملہ ہٹلر جنگ یورپ کے چھڑتے ہی کئی دفعہ اپنی تقریروں میں کہہ چکا ہے کہ فلاں فلاں تاریخ کو لندن پر مکمل قبضہ کر لونگا۔ مگر آج تک اس کی یہ آرزو پوری نہیں ہو سکی۔ علیٰ ہذا القیاس اب پھر چرچا ہو رہا ہے کہ ماہ مارچ میں ہٹلر انگلستان پر فیصلہ کن حملہ کریگا۔ (دیدہ باید) حکومت برطانیہ بھی اس حملہ کی مدافعت کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ آج کل برطانیہ جنگی ضروریات پر سولہ کروڑ روپیہ روزانہ خرچ کر رہا ہے۔ حکومت امریکہ نے بھی ایک ارب تیس کروڑ ڈالر[1] کی قیمت کا سامان جنگ برطانیہ کو (ادھار یا ٹھیکہ پر) دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

اس وقت حکومت برطانیہ و جرمنی بحیرہ روم میں بھی مصروف جنگ ہیں۔ شاید اسی محاذ پر ہی فیصلہ کن جنگ شروع ہو جائے اور انگلستان پر متوقع حملہ کی نوبت ہی نہ آئے۔ مگر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ہٹلر انگلستان پر بڑا حملہ ضرور کرے گا۔ کیونکہ وہ کئی دفعہ اعلان کر چکا ہے کہ اس جنگ کا فیصلہ انگلستان کی سرزمین پر ہوگا۔ اگر یہ محض دھمکی نہیں تو یہ حملہ نہایت وسیع پیمانے پر ہوگا جس میں بقول اخبارات کئی ہزار ہوائی جہاز استعمال کئے جائینگے جن میں کچھ بمبار ہونگے اور دوسرے فوج بردار جو بے شمار فوج کو اٹھائے جائینگے جو ہوائی چھتریوں سے اتریگی۔ ان کے علاوہ بہت سے سمندری جہاز بھی ہونگے۔ جن میں بحری فوج اور سامان جنگ پہنچایا جائیگا۔ ماہرین کا خیال ہے کہ یہ حملہ کامیاب ہونا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ برطانیہ کے انتظامات بہت مضبوط ہیں۔ اس حملے اور مدافعت میں زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا کا نقشہ نظر آجائے گا۔ (خدا خیر کرے)

جرمنی اور فرانس ہٹلر وشی گورنمنٹ پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وزارت میں تغیر تبدل کر کے میرے حسب منشا وزراء مقرر کرو اور جنوبی فرانس و ٹیونس کا علاقہ میرے حوالے کر دو۔ ابھی تک تو کوئی فیصلہ کن اطلاع نہیں ملی ہاں مراسلت کا سلسلہ جاری ہے۔ آثار و قرائن سے معلوم ہو رہا ہے کہ ہٹلر کی خواہش یہی ہے کہ فرانس اور اس کی مقبوضات پر مکمل قبضہ کر لے۔ کیونکہ وشی گورنمنٹ کے وزیر اعظم مارشل پیتاں [illegible] نے ان مطالبات کرنا اس کو مجبور کرنا نہیں تو کیا ہے۔

مارشل پیتان اگر اس کے سب مطالبات تسلیم کر لے تو اپنی رہی سہی آزادی سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے نہ کرے تو مزید تکلیف۔ حالات دن بدن خراب ہو رہے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے کہ فرانس کا جھگڑا ابھی چند روز کی بات ہے۔ عنقریب اس کا [illegible] ہٹلر کا آخری فیصلہ سامنے آجائیگا۔

جرمنی بلغاریہ ہٹلر نے بلغاریہ کو بھی اپنے ساتھ ملنے کے لئے الٹی میٹم دیدیا ہے اگر وہ سیدھے طور پر مان جائے تو بہتر ورنہ حملہ کرنے کے لئے جرمنی افواج سرحد بلغاریہ پر پہنچ گئی ہیں۔ غالباً بہت جلدی اس کا انجام بھی معلوم ہو جائیگا۔

اٹلی و یونان البانیہ کے محاذ پر جنگ بدستور جاری ہے۔ یونانی فوج پیشقدمی کر کے کچھ مزید علاقے پر قابض ہو گئی ہے۔ چنانچہ یونانیوں نے البانیہ کے ایک اور شہر پر دو ماہ کے محاصرہ کے بعد قبضہ کر لیا ہے۔ اٹلی تو قریباً شکست کھا چکا ہے اب جنگ جرمنی و یونان کے مابین ہوگی۔ اسی لئے تو ہٹلر نے اٹلی کی بندرگاہوں اور دیگر مقامات پر اپنا قبضہ کر لیا ہے۔ اخبارات میں خبر آئی ہے کہ یونان پر حملہ کرنے کے لئے جرمنی کے بہت سے پیرا شوٹ (ہوائی دستے) سرحد بلغان پر پہنچ گئے ہیں۔ شاید ہٹلر اپنی فوج یونان میں اتارنا چاہتا ہے۔ یونان کی امداد برطانوی حکومت کر رہی ہے اور حسب دستور سابق جرمن حملہ کے وقت بھی جرمنی کا کافی مقابلہ کریگی۔

بن غازی پر قبضہ گذشتہ ہفتے ناظرین مطالعہ کر چکے ہیں کہ برطانوی افواج نے اطالوی مقبوضہ بن غازی کا محاصرہ کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ کی اہم خبر یہ ہے کہ بن غازی پر بھی برطانوی فوج کا قبضہ ہو گیا۔ اس قبضہ سے مشرقی لیبیا سے اطالویوں کا بالکل صفایا ہو گیا ہے۔

افریقہ کے چار جنگی محاذ اس وقت افریقہ میں برطانوی افواج چار جنگی محاذوں پر مصروف جنگ ہیں۔ انکی مختصر کیفیت

[1] سوا دو روپیہ کا ایک ڈالر ہوتا ہے۔ (اہلحدیث)

معاصر "انقلاب" کے الفاظ میں حسب ذیل ہے :-

"شمال اور مشرقی افریقہ میں برطانوی فوجیں جس باقاعدگی سے بڑھ رہی ہیں۔ اس کو دیکھ کر ساری دنیا عش عش کر رہی ہے ٭ اس وقت لیبیا میں برطانوی فوجیں صاف صاف پر قبضہ کر چکی ہیں۔ جو سائرے نیکا کا بے حد اہم مقام ہے۔ اور اب بن غازی پر قبضہ ہو چکا ہے —— دوسرا محاذ حبشہ ہے۔ برطانوی فوجیں جھیل تانا کے شمال میں تیس میل دور تک بڑھ چکی ہیں۔ اور شہنشاہ ہیل سلاسی اپنے وفادار اور جاں نثار آدمیوں کے ساتھ نہایت گنجان جنگلوں میں رستہ نکالتے ہوئے بڑھتے جاتے ہیں۔ ہزاروں اہل حبش اپنے بادشاہ کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے ہیں۔ جنوب کی طرف سے بھی برطانوی فوجیں ابی سینیا میں داخل ہو کر اطالیوں کے مقامات دفاع پر قبضہ کر رہی ہیں —— تیسرا محاذ اریٹریا ہے۔ یہ ملک اطالوی مشرقی افریقہ میں سب سے زیادہ اہم ہے۔ اس لئے کہ (۱) سمندر کے کنارے واقع ہے (۲) ہوائی جہازوں کے پرندوں کے ذخیرے اور مرمت گاہیں اسی علاقے میں ہیں (۳) اطالوی آبادکار ہزاروں کی تعداد میں اسی علاقے کے اندر آباد ہیں (۴) عام آبادی دوسری نو آبادیوں کے مقابلے میں اٹلی کی زیادہ وفادار اور پر سکون ہے۔ لیکن کسلہ کے فتح ہو جانے کے بعد برطانوی فوجیں برابر مشرق کی طرف بڑھ رہی ہیں اور اب تک قرن کے مقام پر قبضہ کر چکی ہیں۔ جہاں سے اریٹریا کا صدر مقام اسمرا صرف پچپن میل دور رہ گیا ہے۔ نیچے کی طرف ایک نہایت اہم مقام برنتو ہے۔ اس پر بھی برطانوی قبضہ ہو چکا ہے اور اب فوجیں اسمرا کی طرف بڑھ رہی ہیں۔ اسمرا سے مصوع کی بندرگاہ صرف پچاس میل مشرق کی طرف ہے چوتھا محاذ صومالی لینڈ میں ہے۔ کینیا کی طرف سے برطانوی فوجیں اس میں داخل ہو چکی ہیں اور تقریباً ساٹھ میل اندر کی طرف بڑھ چکی ہیں۔ بے شمار اطالوی قید کئے جا چکے ہیں۔ اور نہایت قلیل نقصان اٹھانے کے باوجود بے قیاس سامان جنگ بھی برطانیوں کے ہاتھ آیا ہے" (انقلاب لاہور ۹ فروری ۱۹۴۱ء)

محرم میں فسادات

محرم میں ہر سال باوجود انتظامات کے

کہیں نہ کہیں فساد ہو ہی جاتا ہے۔ گذشتہ دو سال متواتر امرتسر میں اس موقع پر فساد ہوتا رہا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس دفعہ امن امان رہا۔ مگر سی پی اور مدراس سے فساد ہو جانے کی خبریں آئی ہیں۔

خدا جانے ہندوستان کے ہندو مسلمانوں کو کب ہوش آئیگی کہ وہ دسہرہ، ہولی یا محرم، عید بقرہ وغیرہ کے موقع معمولی باتوں کی وجہ سے خواہ مخواہ دنگہ فساد کر دیتے ہیں۔ خدا ہمارے ملک کے لوگوں کو سمجھ دے ٭

حساب آمد و خرچ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۹ھ

(آمد ماہ حال)

چندہ ماہوار دہلی معرفت دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی عـہ
بذریعہ مولوی عبداللہ صاحب واعظ کانفرنس دہلوی لعـہ
بذریعہ مولوی محمد صدیق صاحب واعظ گوڑگانوی ۱۱ ؎
چندہ سالانہ جلسہ کانفرنس بموقعہ جلسہ آرہ
ضلع شاہ آباد ماہ ۹
معرفت مولانا عبدالوہاب صاحب آروی ناظم مدرسہ احمدیہ آرہ عیـہ ۹
عطیہ والدہ جمیل الدین صاحب عاری نقشہ نویس شہر میرٹھ (معرفت مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری) صـہ
حاجی وارث محمد صاحب سوداگر مدن پورہ بنارس معرفت کوٹھی حاجی علی جان صاحب نئی سڑک دہلی عـہ

میزان کل آمد ۱۳۱ ؎

خرچ بتفصیل ذیل ۲۷ مدارس متعلقہ کانفرنس اہلحدیث دہلی

بنام مدرسہ دارالعلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ علاقہ میوات ۱۱ ؎
مدرسہ اہل حدیث قطب صوبہ دہلی عـہ
" مدرسہ " چکمور کریس تبت خورد علاقہ کشمیر (مدرس صاحب فوت ہو گئے) ×
بنام مدرسہ اہل حدیث غواری تبت خورد علاقہ کشمیر سے
" مدرسہ " بلغار تبت خورد علاقہ کشمیر صـہ
" " " شکسا تبت خورد علاقہ کشمیر صـہ
بنام مدرسہ اہل حدیث ٹھوپائین تبت خورد علاقہ کشمیر صـہ
" " " لالپور بارہ مولہ علاقہ کشمیر صـہ
" مدرسہ " باڑی علاقہ دھول پور اسٹیٹ صـہ
" مدرسہ " لالپور ریاست رامپور ضلع مرادآباد یوپی صـہ
" مدرسہ " کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ پنجاب صـہ
" مدرسہ " وڈوا ضلع ڈیرہ غازی خان صـہ
" مدرسہ " شکراوہ ضلع گوڑگانوہ علاقہ میوات صـہ
" مدرسہ " پہاڑ گنج محلہ مان ٹولہ دہلی سے
" مدرسہ " گھاسیڑا ضلع گوڑگانوہ علاقہ میوات للعہ
" مدرسہ " ہیوہ ضلع گوڑگانوہ " للعہ
" مدرسہ " کالیاباس ضلع گوڑگانوہ للعہ
" مدرسہ " جنجیوڑی ضلع بھرت پور اسٹیٹ للعہ
" مدرسہ " ساکرس ضلع گوڑگانوہ سے
" مدرسہ " گودہولہ " سے
" مدرسہ " گلالتہ " سے
" مدرسہ " تبوڑی متصل سراوہ ضلع میرٹھ سے
" مدرسہ " سسولہ کلاں ضلع میرٹھ سے
" مدرسہ " سیدپور ضلع میرٹھ سے
" مدرسہ " رتن پور ضلع مراد آباد یوپی سے
" مدرسہ " سرواڑ متصل نصیر آباد اجمیر سے

نام واعظین	تعداد تنخواہ	سفر خرچ	میزان کل
مولوی عبداللہ	عیـہ	۳ ؍	عیـہ ۳
مولوی محمد صدیق	صہ	۲ ؍ ۶	[illegible]
مولوی بہرام	آنریری	×	×

خرچ دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی

سفر خرچ علماء کرام بموقع جلسہ سالانہ کانفرنس اہل حدیث آرہ ماہ عـہ
کرایہ دفتر عـہ
بنام محرر ...
ٹکٹ روانگی خطوط جلسہ آرہ صـہ
فیس جمیعہ مدرسہ دارالعلوم شکراوہ ۸ ؍
ٹکٹ خرچ دفتر ۱۴ ؍ ۔ خاکروب ۔ ۳ ؍

میزان کل خرچ ماہ عـہ

راقمہ: (حافظ) حمید اللہ عفی عنہ اسسٹنٹ سیکرٹری دہلی

رپورٹ ماہواری واعظین بابت ماہ ذیقعد ۱۳۵۹ھ (۱) مولوی عبداللہ صاحب واعظ دہلوی نے مہینہ ... فیروز و دتوان ضلع شیخوپورہ کے مضافات کا دورہ کیا

حلوہ بیگماتی جدید رجسٹرڈ

یہ حلوہ بیگماتی نہایت لذیذ اور خوشبودار اور خوش ذائقہ ہے۔ دل و دماغ کو قوت دیتا ہے۔ گردہ و مثانہ کو طاقت پہنچاتا ہے۔ خون صالح پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کو سرخ بناتا ہے۔ نہایت لذیذ ہے۔ غلط کاریوں سے جنہوں نے اپنی جوانی تباہ برباد کیا ہے ان کے دکھ اور مصیبت کو دور کر دیتا ہے۔ جریان کو دفع کر کے طاقت دیتا ہے۔ اسکے استعمال سے بوڑھے جوان اور جوان نوجوان بن جاتے ہیں۔ کچھ دن استعمال سے ہر قسم کی دھات وجریان کمزوری۔ خواب میں احتلام ہونا۔ پیشاب کے ساتھ دھات کا جانا۔ پیشاب میں جلن آنا۔ مثانہ کی کمزوری۔ بار بار پیشاب آنا۔ مردانہ کمزوری ناطاقتی، کمر کا درد۔ تھکاوٹ۔ دماغی کمزوریاں۔ سر کا درد، چکر آنا وغیرہ وغیرہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے دور ہو جاتے ہیں۔ اور انسان طاقتور ہو جاتا ہے۔ اسکے استعمال سے نیا خون پیدا ہوتا ہے۔ دل و دماغ اور جسم میں طاقت۔ آنکھوں میں روشنی، بدن میں پھرتی، چہرہ پر رونق بہت جلد آجاتی ہے۔ نزلہ۔ زکام، چہرہ پیلا پڑجانا، پیٹ اور سانس کی بیماری کو دور کرنے کی خاص طاقت اور اثر رکھتا ہے۔ بے اولادوں کو صاحب اولاد بنا دیتا ہے۔ جریان اکثر اوقات دماغ کو کمزور کر کے مریض کو بالکل دیوانہ کر دیتا ہے، بعض لوگوں کی بینائی تک جاتی رہتی ہے اور جسم میں درد پیدا کر کے یہ مرض انسان کو قطعی ناکارہ بنا دیتا ہے۔ یہ حلوہ بیگماتی خاصکر پروفیسر، وکیل، بیرسٹر، جج، مجسٹریٹ، علما، مفتی، مدرس، حافظ، طالب علم اور دفتر کے کلرک جو سات دن دماغی کام کرتے ہیں ان کے لئے عجیب تحفہ ہے۔ اسکے کھانے سے دماغ درست اور حافظہ تیز ہو جاتا ہے۔ وہ نوجوان جو اپنی غلطیوں کی وجہ سے مردانہ بیماریوں یا بار بار پیشاب کے مرض میں مبتلا ہیں۔ اور وہ بوڑھے آدمی جو اپنی جوانی کو رو رہے ہیں اور وہ بے زبان عورتیں جو سیلان، بے قاعدگی ایام کے سبب گھل گھل کر تمام ہو رہی ہیں۔ یہ تمام مرض انشاء اللہ چند روز میں جاتے رہینگے۔ باوجود اسقدر خوبیوں کے قیمت بہت ہی کم ہے۔ ایک پونڈ کا بکس صرف دو روپیہ۔ محصولڈاک ۱۰ / کل ۲/۱۰۔ تین پونڈ کا بکس کی قیمت پانچ روپیہ آٹھ آنہ۔ محصولڈاک ایک روپیہ۔ کل ۶/۸۔ چار پونڈ کا بکس سات روپیہ محصولڈاک ایک روپیہ چار آنہ۔ کل ۸/۴۔ ایک مرتبہ ضرور آزمائش کریں ۵ تولہ صبح کو بطور ناشتہ کے استعمال کریں۔ (نوٹ) تمام خریداران اہلحدیث کے لئے نہایت عمدہ چیز ہے۔ دھوکہ کسی قسم کا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام لیکر منگا کر آزمائش کریں۔

ملنے کا پتہ:- حکیم حافظ معین الدین بازار چتلی قبر ۳۰ حویلی اعظم خان دہلی

مجربات سیوطی

مصنفہ مولانا جلال الدین عبدالرحمن صاحب سیوطیؒ۔ ناظرین مصنف ممدوح کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں۔ آپ کی تصنیفات علم تاریخ۔ حدیث وغیرہ میں بکثرت ہیں۔ کتاب ہذا بھی آپ کی کتاب الرحمۃ فی الطب فی الحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات وعملیات سے بتایا ہے۔ شائقین کے لئے نایاب تحفہ ہے۔ یہ کتاب عرصہ سے ناپید ہو چکی تھی اب مکرر طبع کرائی گئی ہے۔ جلد منگوا لیں اپنی شہرت کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ قابل دید ہے۔ لکھائی۔ چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱۲/

بہار شباب

مصنفہ محمود خان صاحب والد حکیم محمد اجمل خان صاحب دہلوی۔ اس میں تندرست اور خوبصورت اولاد پیدا کرنے کا طریق۔ درازی عمر کا راز وغیرہ بیان کرکے مردوں اور عورتوں کی مخصوص امراض کے متعلق بہت سے خاندانی وصدری مجربات درج کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اور مفید ہدایات بتائی ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ ۱/

منگانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث کی ضروریں

(۱) زیر تالیف کتاب اہل حدیث کی ... کے لئے ... اہل حدیث ... پر تعلیم ہوتی ہے ... دار السلام ... کے حالات ... جولائی و اگست ... بھی لکھا جائے۔

(۲) علمائے اہل حدیث کے حالات زندگی ارسال فرمایئے۔

(۳) رعایت، کتاب تراجم علمائے حدیث ہند خریدیئے۔ جس پر ان تمام تصانیف کا مدار تکمیل ہے اصل قیمت ۲/۸ میں ۸ رعایت کے بعد اب ۲ روپے صرف۔ صفحات ۴۲۵ (محصول بذمہ خریدار)

پتہ:- ملک ابو یحییٰ امام خان نوشہروی
موہدرہ۔ ضلع گوجرانوالہ۔ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی ۱۲/- پارچہ مطلا ۸/

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۰ روپے۔ فی جلد ۲/۸

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

یاق - مردانہ کمزوری - بانجھ پن - ذیابطیس
کا واحد علاج

آنند رسائن

ہے کھلا کر اشونی کمار دن نے بوڑھے چیون رشی کو
نوجوان بنا دیا تھا - یہ غلط ثابت کرنے والوں کو سو روپیہ
ام - "آنند رسائن" مردانہ کمزوری کے واسطے اکسیر ہے
کے کھانے سے زندگی کا لطف کئی گنا بڑھ جاتا ہے -
یلان - احتلام - کمزوری - بانجھ پن - ذیابطیس کو جڑ
سے دور کرکے انسان کو اولاد نرینہ پیدا کرنے کے قابل
دیتی ہے - کمزور سے کمزور انسان سیروں دودھ اور
ڈیڑھ پاؤ گھی ہضم کر سکتا ہے اور چند ماہ کے استعمال
چہرہ کندن کی طرح دمکنے لگ جاتا ہے - اور کمزور بوڑھے
نوجوان بن جاتے ہیں - یہ دوائی دل، دماغ، مثانہ اور
م اعضائے رئیسہ کو طاقت بخشتی ہے - اس میں سونے
نی وغیرہ کے قیمتی کشتے - ست سلاجیت - کیسر - بادام
فن وغیرہ اکیس قیمتی اشیاء شامل ہیں - مختلف بدرقوں
ساتھ کھانے سے "آنند رسائن" گنٹھیا، جوڑوں
درد، سنگرہنی، پیچش، بواسیر، دمہ، تپ دق،
نی کھانسی، بانجھ پن، حیض کی جملہ خرابیاں، ذیابطیس
اپن وغیرہ بیسیوں بیماریوں کے لئے اکسیر ہے -
مرتبہ آزمانے سے اس کی خوبیاں آپ کو خود بخود
یدہ بنا لیں گی - قیمت فی شیشی چار روپیہ
قہ :- سوامی آتمانند جی - معرفت
یصاحب مسٹر سرونس رائے - بی - ایس - سی
کٹو انجینئر پی - ڈبلیو - ڈی - کوٹھی نمبر ۸۱
فیروز پور روڈ - لاہور

کف کلر کھانسی دور ہے

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، ابتدائی دمہ
بخار، درد سر، نزلہ، زکام کے لئے نہایت مفید ہے -
بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں - خوراک ایک گولی
صبح، ایک شام - قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی ۱۲ -
۵۰ گولی ۱۱ر علاوہ محصول ڈاک - تاجروں کے لئے
شیشی کلاں فی درجن ۱۲ شیشی خورد فی درجن ۶ر

حب ...... ومقوی

اس کی ہی خوراک ہی خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے - دیرینہ بگڑا
ہوا گھر بسا کر آئندہ ہمیشہ کیلئے میاں بیوی طرفین میں
حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے - چند ہفتوں کا استعمال
سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کرکے قوت پیدا کر دیتا
ہے - قیمت فی شیشی ۵۰ گولی صرف ۱۲ - تاجروں کے لئے
چھ شیشیوں کی قیمت لعہ علاوہ محصول ڈاک
نوٹ :- تجار صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں -
پتہ :- منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

قابل مطالعہ کتابیں

الفاروق از علامہ شبلی نعمانی مرحوم - حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانحعمری اور ان کی سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات اسلامی کا سیلاب، مسلمانوں کی عظمت و شجاعت، غیر قوموں سے حسن سلوک کا بیان، عدل و انصاف، مساوات، اور خدمت خلق کی مثالیں - قیمت عہ

ذوالنورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے واقعات کا مفصل حال - قیمت چار آنے ۴ر

اسد اللہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی مفصل سوانحعمری اور عہد حیدری کے واقعات - کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ - قیمت عہ

سیف اللہ حضرت خالد بن ولید سپہ سالار اعظم (افواج اسلامیہ) کی مفصل سوانحعمری - جرات، بہادری، استقلال کی عدیم النظیر مثالیں - لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ - قیمت عہ

ازواج النبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی سوانحعمریاں - جن کا مطالعہ ہر مسلمان عورت کے لئے ضروری ہے - از حکیم سردار خان صاحب نشاط امرتسری - قیمت ۱۲ر

تذکرۃ العباد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برگزیدہ غلاموں کے حالات - پڑھئے ضرور پڑھئے جن کا مطالعہ اپنے مالک کا سچا شیدائی بنا دیتا ہے - از حکیم سردار خان صاحب موصوف - ۹ر

بنات الرسول - حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے حالات - از حکیم صاحب " قیمت ۴ر

سید الشہداء - حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے حالات میں عمدہ رسالہ - " " قیمت ۲ر

ازواج النبی - حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج کے متعلق معترضین کے اعتراضات کا جواب - قیمت آٹھ آنے

تاریخ اسلام اردو زبان میں تاریخ اسلام کے متعلق جس قدر کتابیں لکھی گئی ہیں - یہ کتاب بلحاظ واقعات، طرز تحریر، سیاق عبارت، لکھائی چھپائی سب میں بہتر ہے - سات رنگوں میں چھپا ہوا نقشہ عرب اور رنگین سرورق نے چار چاند لگا دیئے ہیں - ہندوستان کی اکثر سرکاری ٹیکسٹ بک کمیٹی ہائے نے اس کو سرکاری مدارس کے لئے بطور لائبریری و انعامی کتاب کے منظور کیا ہے - مصنفہ مولانا اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی مرحوم - قیمت جلد اول چار روپے - جلد دوم چار روپے - جلد سوم تین روپے - مکمل گیارہ روپے - لعہ

تاریخ الخلفاء علامہ جلال الدین سیوطی کی تصنیف کا اردو ترجمہ - جس میں خلفائے راشدین و دیگر خلفاء بنو امیہ و بنو عباس وغیرہ کے تمام حالات کا بیان ہے - قیمت دو روپے ۲ر

مندرجہ بالا جملہ کتب منگوانے کا پتہ :- **منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر**

استاد روزگار وہ لوگ جو تعلیم حاصل کرکے بیکاری کی وجہ سے مارے مارے پھرتے ہیں اگر کتاب "استاد روزگار" منگوا کر کوشش کریں گے تو گھر بیٹھے باعزت معقول آمدنی پیدا کر سکیں گے - قیمت ... ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ۔ اخبار اہلحدیث ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی ودنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـــہ
رؤسا وجاگیرداران سے "	ے
عام خریداران سے "	شہ
" " ششماہی	۲/۴
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - -	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

تمام خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۴ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (مسلمان) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
اسلام میں مدعیان دعوت - - - ص۳
قادیان سے حوالوں کا مطالبہ اور اُن کا جواب - - } قادیانی مشن ص۶
پردہ دروں کے لئے ایک اور تازیانۂ عبرت ص۸
قابل توجہ ارکان جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب ص۸
مشرک سے خطاب۔ سوال - - - ص۹
آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عملی زندگی - ص۱۰
ویدا اور مسلم تاریخ - - - - ص۱۲
فتاوے ص۱۳ ۔ متفرقات - - ص۱۴
ملکی مطلع ص۱۵ ۔ اشتہارات - - ص۱۷ ۲۰

مُسلمان

(از نشتر صاحب گورکھپوری نیپالی متعلم مدرسہ سعیدیہ دہلی)

مسلماں ہوش میں آتا ہے جب کروٹ بدلتا ہے
دلِ حساس رکھتا ہے نہاں پہلو میں یہ اپنے
یہ وہ ہے موت جس کے واسطے آسان ہے لیکن
مثالِ شیر خفتہ ہے یہ خاموشی کے عالم میں
یہ کانپ اُٹھتا ہے رو اُٹھتا ہے ذکرِ قہرِ مولا پر
یہ وہ ہے پیکرِ امن واماں کہتے ہیں سب جس کو
سرِ مغرور جھکتا ہے سلامی کے لئے فوراً
ہلا دیتا ہے اک ٹھوکر میں بنیادیں یہ باطل کی

ہزاروں کفر کی بستی کو دم بھر میں کچلتا ہے
سنبھلنا بھی بڑی مشکل سے ہے یہ جب مچلتا ہے
جو اپنے منہ سے کہہ دیتا ہے اُسکو کب بدلتا ہے
بپھر جاتا ہے جب دم شیر پھر کس سے سنبھلتا ہے
مگر شانِ رحیمی دیکھ کر ہاتھوں اچھلتا ہے
یہی وہ ہے جہانِ ظلم کا نقشہ بدلتا ہے
غلامِ احمدِ مختار جب گھر سے نکلتا ہے
عیاں کرتا ہوا جب شوکتِ اسلام چلتا ہے

نشانِ نشتر دنیا میں ہے یہ مردِ مسلماں کی
اماں مظلوم کو دیتا ہے ظالم کو کچلتا ہے

سیر مالٹا۔ مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی مرحوم کے سفر مالٹا کے اسباب وحالات۔ یہ مالٹا وہی جگہ ہے جس کا ذکر موجودہ لڑائی

انتخاب الاخبار

ختمہ تا ۱۰۔ فروری

تصحیح اغلاط اہلحدیث ۷ فروری میں مندرجہ ذیل اغلاط شائع ہو گئی ہیں۔ ناظرین تصحیح کرلیں۔

ص۸ کالم اول سطر ۳۳ و ۳۴ میں ذوی الفروج غلط ہے۔ صحیح ذوالفروض ہے۔

ص۹ کالم ۳ سطر ۲۴ و ۲۵ ان ینفعوك شئ ولم ینفعوك الا شئ اور ان یضروك شئ ولم یضروك الا شئ میں شئ کی جگہ بشئ چاہئے۔ ص۱۲ کالم ۳ سطر ۳ میں درك الشفاء کی جگہ درك الشقاء چاہئے۔

—— حکومت پنجاب نے لاہور سے تین خاکسار لیڈروں کو گرفتار کر لیا ہے۔

—— پولیس شہر لاہور نے چھاپہ مار کر ایک ایسا گروہ معلوم کیا ہے جو عورتوں کو حرامکاری پر مجبور کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں ۲ نوجوان عورتیں بھی برآمد ہوئی ہیں۔ ایک ہندو اور ایک مسلمان کو گرفتار کیا ہے۔

—— میر سے بندے علی وزیر اعظم سندھ نے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا ہے۔

—— حکومت برطانیہ نے سنگاپور کے قریب سمندر میں سرنگیں بچھا دی ہیں۔

—— رومانیہ میں اس وقت جرمنی فوج کئی لاکھ اور بمبار جہاز وغیرہ جمع ہو چکے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے ترکی اور رومانیہ کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔

—— حکومت برطانیہ امریکہ کو مزید ۵ کروڑ پونڈ کا سامان جنگ مہیا کرنے کا آرڈر دیگی۔

—— بن غازی کے محاذ پر برطانوی افواج نے ایک سو تین اطالوی توپوں اور دیگر سامان ؟ سطر پر قبضہ کیا۔

—— برطانیہ کے چھ بحری جہاز جو اٹر بحیرہ روم میں سفر کر رہے تھے کہ جرمن جنگی جہازوں نے حملہ کر کے ان کو غرق کر دیا۔

—— جرمن فوجیں بلغاریہ میں داخل ہو گئی ہیں

اور وہاں ہوائی اڈہ بھی قائم کر لیا ہے۔

—— حکومت ترکی نے حکم جاری کیا ہے کہ تمام فالتو اناج وغلہ حکومت کے لئے محفوظ رکھا جائے۔

—— حیدر آباد دکن کی رصدگاہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں دُم دار ستارہ نظر آ رہا ہے۔ اسکی دم تیس لاکھ میل لمبی ہے۔

—— شمالی فرانس میں جرمنوں کے فوجی اڈوں پر برطانوی ہوائی جہازوں نے بمباری کی۔

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی

تاکید فرماتے ہیں کہ افراد اہل حدیث بمطابق رزولیوشن جلسہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس منعقدہ آرہ مردم شماری کے وقت خانہ مذہب میں مسلمان اہل حدیث لکھوائیں۔

مردم شماری ۲۶، ۲۷، ۲۸ فروری اور یکم مارچ سن روان کو ہوگی۔

۲۸ فروری تک

جن کی قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں موصول نہ ہوگی ان کے نام

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائے گا۔

چند خریدار حضرات "اہلحدیث" ۳۱ جنوری ص۱۴ مکرر ملاحظہ فرمالیں۔ اگر ان کا نمبر وہاں درج ہو تو قیمت اخبار روانہ کردیں ورنہ وی پی کے منتظر رہیں۔

—— مشرقی افریقہ میں اطالیہ کے دس ہزار مربع میل رقبہ پر انگریزی فوج کا قبضہ ہو گیا ہے۔

—— اطالوی سمالی لینڈ میں برطانوی فوجیں اسمارہ تک پہنچ گئی ہیں۔

—— امریکہ ایک سال میں ۲۶ ہزار ہوائی جہاز تیار کرے گا۔

مدرسہ محمدیہ کا تبلیغی جلسہ

انجمن جمعیۃ الادب متعلقہ مدرسہ محمدیہ

بائیدرگ کا تبلیغی جلسہ مورخہ ۶ محرم الحرام کو مدرسہ کے روبرو شب کے نو بجے منعقد ہوا۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب اعظمی عمری منشی فاضل وافضل العلماء اور متعدد طلباء نے محرم کے فضائل بیان کرکے بدعات شنیعہ کی تردید کی۔ (نوٹ) آج کل مدرسہ کے ناظم مولانا سید اسماعیل صاحب دہلی اور کلکتہ کے دورہ میں ہیں۔ ناظرین سے درخواست کی جاتی ہے کہ مولانا موصوف کی طرف دست اعانت بڑھا کر ثواب دارین کے مستحق ہوں۔ نیز مدرسہ کے سفیر سید عبدالعزیز صاحب ریاست حیدر آباد اور صوبہ بمبئی کا دورہ کر رہے ہیں ان کی بھی خاطر خواہ امداد فرمائیں۔ المعلن:۔ متولی محمد عمر صاحب نائب ناظم مدرسہ محمدیہ عربیہ بائیدرگ۔

(۸ برائے اشاعت فنڈ دھولیہ)

سرکاری اطلاع

ربیع کے متعلق حکومت سنہ ۱۹۳۹-۴۰ کی فصل

پنجاب نے آبیانہ اور مالیہ میں جو معافیاں دی ہیں۔ ان کے متعلق اعداد و شمار دستیاب ہوئے ہیں۔ ان کی میزان ۱۳۲۰۲۳۲ روپیہ ہے۔ خرابہ کی معمولی قواعد کے ماتحت ۹۳۸۰۰ روپیہ کی معافیاں دی گئیں۔ اور خاص معافیوں کی رقم ۳۸۲۰۰۰ روپیہ کے لگ بھگ تھی۔ اس میں تقریباً ½ ۲ لاکھ روپیہ کی وہ خاص معافیاں شامل ہیں جو گذشتہ فصلوں کے متعلق تھیں لیکن جو اس فصل سے متعلقہ مطالبہ میں شامل کی گئیں سنہ ۱۹۳۹-۴۰ء کی فصل ربیع نہری آبپاشی علاقوں میں اچھی ہوئی۔ لیکن بعض مقامات پر ژالہ باری اور کیڑوں وغیرہ سے کچھ نقصان پہنچا۔ یہ معافیاں زیادہ تر اسی نقصان کی وجہ سے دی گئیں۔

(لاہور ۱۳ فروری سنہ ۱۹۴۱ء) محکمہ اطلاعات پنجاب

—— البانیہ کے محاذ پر یونانی آگے بڑھ رہے ہیں۔ کئی سو اطالوی مزید گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— اس سال ۲۱ ستمبر کو دوپہر کے وقت مکمل سورج گرہن ہوگا جو کئی گھنٹہ رہے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۔ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ

اسلام میں مدعیان دعوت

حدیث شریف میں آیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لمبا خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں کئی ایک خط کھینچے۔ جس کی تصویر ہم نے نیچے حاشیہ پر دکھائی ہے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ بڑا خط جو سیدھا ہے وہ میرا رستہ ہے اور آیت کریمہ کے الفاظ تلاوت فرمائے۔ اَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ (پ۔ ع) اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ان چھوٹے راستوں میں سے ہر ایک پر گمراہ کنندہ بیٹھا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلائیگا ان کی بات ماننے والے سیدھے راستے سے بھٹک جائیں گے لَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ۔

اس آیت اور حدیث کا جلوہ تاریخ اسلام میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ خلافت راشدہ کے ختم ہوتے ہی نئے نئے راستے پیدا ہو گئے۔ جن کی طرف گمراہ کن لوگ بلاتے رہے اور جو اپنے مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہوئے۔ اس قسم کے گمراہ کن داعیان کی مکمل فہرست

یہ میرا سیدھا راستہ ہے اس کی پیروی کرو۔ (منہ)

ٹیڑھے راستوں پر نہ چلو ورنہ راہ راست سے بھٹک جاؤ گے۔ (منہ)

ھٰذا صراطی مستقیما فاتبعوہ

آج شائع شدہ ملتی ہے۔ ہمارے زمانے اور ہم سے قریب زمانے میں جو داعیان پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک شخص صدیق نامی حیدرآباد دکن میں نمودار ہوا ہے جو حقیقت میں مرزا صاحب قادیانی کا معتقد ہے مگر دعوے میں اُن سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی ایک کتاب (دعوۃ الی اللہ) ہمارے پاس پہنچی ہے۔ اس میں آپ نے اپنے حق میں لکھا ہے کہ

"میرے اعزازی نام حسب ذیل ہیں۔

اے پیران پیر محمد۔ امام الغیب۔ صدیق کلیم اللہ۔ سپہ سالار۔ محبوب۔ تو محمد جلال ہے۔ مہدی آخرالزماں۔ دھن پتی۔ دینھار۔ محی الدین۔ صادق جنگ۔ سری پتی۔ اے تاج اولیا۔ فاتح ہندوستان۔ نور محمد۔ محمود صدیق۔ جری اللہ۔ اے نبی کے فرزند۔ سکندر اعظم۔ عبد القادر۔ عبد اللہ۔ موسیٰ۔ سلیمان۔ مولانا۔ نگہبان۔ اے علی۔ اے پہلوان۔ عادل۔ میراں صاحب۔ اے میرے آسمان کے تارے۔ بی بی فاطمہ کے لعل۔ اغند جوتی۔ میرے صابر۔ چراغ دہر۔ سلطان نصر الدولہ۔ گرونانک۔ یا منصور۔ اے مسیحا۔ صدیق کلیم اللہ ہے۔ تم صدیق ہو۔ ان ناموں کے علاوہ بار بار مجھے یوسف پکارا گیا۔ اور کھلے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے کہا۔ یوسف ہے

یا با صدیق"۔ اور کئی دفعہ اے صدیق سے اللہ تعالیٰ نے مجھے مخاطب کیا۔ اور فرمایا تم صدیق ہو۔ اور یہ بھی کہا کہ "چلے گا دور زماں یوسف کے سامنے سامنے"۔ اللہ نے مجھے مخاطب کر کے کہا مولانا صدیق دیندار چن بسویشور"۔ اور کہا تو ہی چن بسویشور ہے"۔

یہ اصولی بات ہے کہ کسی فرد مسلم کو اللہ تعالیٰ کسی نبی کا مثیل ٹھہرائے اور وہ منتظر موعود ہو۔ تو لازمی ہوا کہ مماثل الیہ کی زندگی کے واقعات بھی اس کی تصدیق میں پورے پورے اُس مثیل میں نمودار ہوں۔ تاکہ اللہ کے قول اور فعل میں مطابقت ہو۔ اگر ایسا نہیں ہے تو وہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو دیا گیا ہے تو وہ اعزازی ہوگا۔ اس اصول کے مطابق اللہ تعالیٰ نے جس طرح مجھ کو اپنے کلام سے یوسف پکارا مماثلت میں اپنے فعل سے بھی اس کا ثبوت دیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے:۔

لَقَدْ کَانَ فِیْ یُوْسُفَ وَاِخْوَتِہٖٓ اٰیٰتٌ لِّلسَّآئِلِیْنَ۔ (دعوت الی اللہ صفحہ ۳۴ تا ۳۵)

اہلحدیث | مرزا صاحب قادیانی نے اپنے نام اور القاب ان اشعار میں لکھے ہیں ؎

(۱) منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب)

(۲) میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار (درثمین)

مگر صدیق صاحب اپنے القاب میں مرزا صاحب سے بڑھ گئے ہیں۔ موصوف نے ان القاب پر قناعت نہیں کی بلکہ مرزا صاحب سے آگے قدم رکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"میں نے دیکھا کہ حشر برپا ہے۔ اللہ تعالیٰ قاضی کی حیثیت سے آیا ہے۔ ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے جزا سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا وہ میری صورت میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میرا وجود غیب ہو گیا وہ وجود برسر پر تھا۔ وہ میرا ہی وجود تھا"۔ (دعوت الی اللہ صفحہ ۲)

اہلحدیث | خیر یہ تو آپ کے دعاوی ہوئے۔ مگر مقصد

آپ کا کیا ہے؟ اس کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے :-

"ہماری تحریک کو یوں تو تمام مسلمانان عالم لبیک اور خوش آمدید کہنا چاہئے کیونکہ یہ تحریک اپنے اندر ایک ہزار سال کے جھگڑوں کا فیصلہ رکھتی ہے۔ مگر سب سے اول لبیک خوش آمدید مرحبا کہنے والی وہ جماعت ہونی چاہئے جن کے بانی تبلیغ اسلام کی آرزوئیں دنیا سے رخصت ہوئے ہوں۔ اُن میں کام کی تازہ روح ہو۔ بے ہنگام بے موقع اختلاف کی وبا پھوٹ پڑی ہو۔ وہ جماعت پچیس سال کے مسلسل ملاپ کی کوشش کے بعد ناامید ہو چکی ہو۔ جن کا جان و مال بانی کے وصیت کے مطابق تبلیغ میں لگایا جانے کے لئے تھا۔ اس کا مصرف بے جا ہو رہا ہو۔ دریں حال وہ جماعت تبلیغ اسلام کے کافی سامان کی متلاشی ہو۔ آخریہٗ بالمتوکۃ کی حد تک یہ ٹھیک بات ہے اس جماعت آخرین کے وہی اصول ہیں جو اولین کے تھے۔ اولین نے تبلیغ اسلام کے جذبہ میں ہی مسلمانوں کو متحد کر لیا تھا۔ اور یہ آخرین بھی مسلمانان عالم کو تبلیغ اسلام کے جذبہ میں ہی متحد کرنا چاہتے ہیں" (دعوت الی اللہ صٓ)

اہلحدیث | یہ اقتباس آپ کے مقصد کا اظہار واضح لفظوں میں کر رہا ہے کہ آپ ان دو کاموں کے لئے آئے ہیں :- (۱) اسلامی فرقوں میں اتحاد قائم کرنا (۲) مرزائی جماعت سے تفرقہ مٹانا۔

بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ دوسرے کام کی طرف آپ کی توجہ زیادہ ہوگی۔ چنانچہ اسی کتاب میں آپ لکھتے ہیں :-

"اولیاء اللہ دکن نے آج سے تقریباً آٹھ سال پیشتر فیصلہ کیا ہے کہ خلیفہ قادیان کے عقائد غلط رہیں گے۔ وہ اس طرح کہ میاں محمود احمد صاحب کو 'ویربسنت' کہا گیا ہے۔ اور ویربسنت کے متعلق لکھا ہے کہ وہ چن بسویشور کے ظہور کے دس سال پیشتر گادی نشین ہوگا۔ دنیا میں غلط عقائد پھیلاتا رہے گا۔ اس کے عقائد کی اصلاح کے لئے چن بسویشور (صدیق دیندار) آئے گا۔" (دعوت الی اللہ صٓ)

اس مضمون کی مزید تشریح اس خط میں ملتی ہے جو آپ نے خلیفہ قادیان کے نام لکھا تھا اور جسے اپنے رسالہ "آواز" میں بھی شائع کیا ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے پورا خط درج ذیل ہے :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

آصف نگر حیدر آباد دکن - ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ

محب الفقراء رفیق الاتقیاء زاد علمہ و فضلہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں نے ایک کاپی "دعوۃ الی اللہ" کی بھیجی تھی غالباً پہنچی ہوگی میری کتاب میری حقیقت کا آئینہ ہے۔ غور سے پڑھئے کہ اس کتاب میں کئی دعاوی ہیں۔ ہر دعویٰ منجانب اللہ اور اسی وجہ سے ان میں نور ہے۔ کام مسیح موعود یا زمانہ مسیح موعود ختم ہو گیا ہے اب سوائے جہاد کے کچھ نہ بنے گا۔ کانگریس والوں کا عدم تشدد کو چھوڑ دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام پر بہت ظلم ہوگا۔ اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا ان اللہ علیٰ نصرھم تغیر میں عمل ہوگا۔ اس کام کو خلیفۃ المسیح نہیں کر سکیگا بلکہ دوسرے جلالی قہری مسیح کی ضرورت ہے جس کو دوسرے الفاظ میں جلال محمد کہا گیا ہے ان دونوں کے واقع ہونے کے آگے جہاد کے اسباب فراہم ہونا ضروری ہے۔ جہاد پکارنے والے امام کی مدت دعویٰ بھی سنت رسول کے مطابق کم از کم سولہ سال ہو چکی ہے۔ مجھ کو اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ ۱۹۴۴ء سے یہ کام شروع ہوگا۔ ہماری ہجرت نے اور ہماری قید نے یہ یہ سامان کما حقہٗ پیدا کر رکھا ہے۔ اور میرے دعوے ماموریت کے ابتدائی زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے میری زندگی میں تین اہم زمانے بتائے ہیں۔ ایک انقلاب دس برس بعد ہوگا۔ اور دوسرا انقلاب بیس برس کے بعد اور تیسرا تیس برس کے بعد۔ زمین و آسمان ٹل جائیں گے یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ٹلیگا۔ ان تینوں میں ایک انقلاب جو دنیا کے لئے عجیب واقعہ ہوا ہے۔ وہ ہماری ہجرت کی تکالیف اور بضع سنین کو پورا کرنے کے لئے یہ میری قید ہے میں آپ کو ہمدردانہ اور مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ظاہر کامیابی کا زمانہ آنے کے پیشتر آپ اپنی پوری طاقت سے تبلیغ اقوام دکن کی طرف قدم بڑھائیں۔ دکن میں آپ کا انتظار کرنے والی اقوام ایک سو ایک ہیں۔ تعداد میں کئی کروڑ انسان ہیں۔ اس تحریک سے دین پھیلیگا اور ضمنی طور پر آپ کی غرض تبلیغ احمدیت کمال درجہ پر ہوگی۔ عقائد کی بات خدا کے ہاتھ ہے۔ آپ کے وجود سے یہ برکات ظاہر ہونے والے ہیں اور اس سے غفلت کرنا لئن کفرتم ان عذابی لشدید کا سبب ہو رہا ہے۔ اس کمزوری کی وجہ سے ۱۹۳۵ء میں گورنمنٹ کے مورد عذاب بنے رہے۔ حالانکہ میں نے اس وقت بھی دکن کے بشارات پیش کئے تھے اور قادیان پہنچکر علانیہ اور تخلیہ میں آپ کو بڑی امیدوں سے سنائے تھے۔ اب یہ دوسرا موقع ہے۔ ہندوستان کی دنیا منتشر اور متفرق طاقتوں میں بٹ جائے گی وہ اپنی حیات کے لئے بڑھ بڑھ کر جرأت اور ہمت سے لڑیگی۔ دنیاداروں کی نگاہ نے اس قیامت کے برپا ہونے کو بھانپ لیا اور تیاریاں کر رہی ہے۔ اور باقیماندہ سست الوجود کی دنیائی طاقتیں بھی ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں۔ چونکہ اللہ سب سے ہوشیار ہے اس نے بڑی زبردست طاقت پیدا کر لی ہے۔ وہ ذات رب العالمین انسانوں کو کشت و خون سے بچانے کے لئے دین کے لئے خون ریزی کی شدت کو کم کرنے کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو ایک دوسرے کے مقابل میں کھڑا کر کے تباہ و برباد کر رہا ہے وہ وجود ظہور میں آ کر دینداروں جدوں کو ایک جگہ

سلہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

جمع کر رہا ہے۔ مرزو نیائی تحریک کی بلا سے بچا رکھا ہے۔ دنیا کو اپنی طرف بلا رہا ہے۔ خصوص اپنے فرستادوں کے ذریعہ جو جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان سب کو ہر ممکن رغبت سے بلا رہا ہے یہ کون کرسکتا تھا آٹھ سو سال پیشتر بشارت لے کر مرود ھاری نام سونچر یعنی ۱۸۸۹ء میں ویربسنت (اولوالعزم محمود) پیدا ہوا اور اُسکے اُلٹے بال بھی عالیشان چہری رگیں لالی ہوئی ہوں، اور اس کی گادی نشینی ۱۹۱۴ء میں جمعہ کے دن، شمارہ گھڑی پر ہو، یہ قدرت کے کرشمے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے نشانات بتا رہا ہے۔ جو انسان کی طاقت سے دور ہیں اور اپنی طرف دعوت دے رہا ہے تاکہ اس کے ساتھ ہوکر کفار دکن پر اپنے نشانوں اور طاقت کا اظہار کرکے ان کو مسلمان کریں تاکہ دشمنان اسلام کا بدیہات کا اشتباہ دور ہو جاوے اور یقین طور پر حقائق اسلام ظاہر ہوں اور ثابت ہو کہ اسلام کا خدا قادر خدا ہے، اس کے رسول خاتم النبیین سردار انبیاء ہیں۔ اظہار علی الادیان والی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اے خلیفۃ المسیح یہ مکتوب ہے ضرور ہوکر رہیگا۔ آپکے یہ نشانات پھیل لائینگے، چونکہ آپ غیر مامور ہیں۔ ان نشانوں کو بطور حجت اقوام کے سامنے پیش نہیں کرسکتے وہ ہمارا کام ہے۔ اور مجھ سے ہی سوال ہو رہا ہے کہ آپکے حسب پیشن گوئیاں جمالی مسیح کی خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا چونکہ مسیح اور رودر گوپال بھی ہے اس وجہ سے وہ قہری صورت سے ظاہر ہوا ہے۔ اپنے زمانہ کا کام بھی آپ سے ہی لیا جا رہا ہے اسی وجہ سے اولوالعزم پکار اور سیاست کا وصی بتایا ہے۔ آپکے بعض مردوں نے آپ کو مُردہ دیکھا ہے اس کی تعبیر یہی ہے کہ دوسرا جنم دیا جائے گا۔ مجھے آج سے بارہ سال پیشتر الہام ہوا تھا کہ وشنو (مسیح) کی جمالی طاقت جاگ جائیگی۔ اب وہ پوری ہو رہی ہے۔ ادھر دنیا اپنا پہروڑ ایک نقشہ بدل رہی ہے اور خود کو اسلام کے قریب لا رہی ہے۔ ایسے زمانے میں آپ کے نسبت کثرت سے بشارات ہونے چاہئیں تھیں، خلاف اس کے موت دکھائی دیتی ہے اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جمالی مسیح کی خدمت پر موت وارد کرکے آپ کو جلالی مسیح[1] کی خدمت پر لگانا چاہتا ہے۔ وہاں بعد الوفات جمالی مسیح ان کا کام انجام دیا تھا اب قہری مسیح کے موجودگی میں خدمت دین کرنا ہے ورنہ یہ ترقیوں کی دھوم دھام اور امیدوں کی بھرمار ہوتے ہوئے آپ کی موت کیا معنی؟ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ اپنی سنت کے مطابق کمزور حیثیت سے ظاہر ہوا اور طاقتور وجود پر اپنے جاہ و حشم کو خیرباد کہہ کے اللہ کو مان لینا موت کے مترادف ہے۔ اے خلیفۃ المسیح آپ ابھی مرتے نہیں جب تک دکن تشریف لاکر میرے زیر ہدایت اقوام دکن پر اسلام کو غالب نہ کریں۔ بشارات والا انسان اونترہی نہیں مرا کرتا۔ آپ دکن میں قرآن کریم کے فرمان سے بہت کام کرنا ہے۔ جلالی زندگی آپ کی آخری زندگی ہوگی۔ آپ میرے ساتھ ہوکر دکن کے مدفون اور ظاہر خزانوں کے قابض ہونگے اور اشرفیوں میں نہلائے جائینگے۔ میرے زیر ہدایت ہندوستان کا کل کاروبار مملکت آپکے ہاتھ ہوگا۔ سب سے بڑھکر یہ کہ جب تک کہ قائد کا مقابلہ طے نہیں پائیگا۔ اور حقیقت دنیا میں چمکنہ اٹھیگی آپ دنیا سے رخصت نہیں ہونگے۔

دکن کے اولیاء اللہ میری عمر (۷۲) سال بتلاتی ہے اور آپ کی عمر (۷۸) سال بتاتی ہے۔ آپ نے جمالی مسیح کی خدمت (۲۶) سال کی ہے اور اب جلالی مسیح کی خدمت (۳۴) سال کرنی ہے۔ یہ آپکا پنر جنم یا نئی زندگی ہے۔ آپ خوش ہو جائیے مبارک وقت آیا ہے۔ صدقات کی طرف جو اشارہ ہے وہ جان کی زکوٰۃ مال ہوا کرتا ہے۔ جس قدر مال ہے وہ تبلیغ دکن میں میرے زیر ہدایت لگائیے یہ سچی بات ہے اور مکاشفات کے انکشاف کا ذریعہ بھی یہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس معاملہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔ فقط۔

شرح دستخط

حضرت مولنا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ
(رسالہ آواز صفحہ ۹ تا ۱۱ بابت دسمبر ۱۹۴۰ء)

اہلحدیث | قادیانی حضرات ہر ایک بات کو جو قادیانیت کے ساتھ دور کا تعلق بھی رکھتی ہو اخبارات میں لکھ دیا کرتے ہیں۔ مگر دو شخصوں کا ذکر انہوں نے کبھی نہیں کیا۔ ایک شخص احمد نور کابلی ہے جو خاص قادیان میں مقیم ہے اور مرزا صاحب متوفی کے اتباع میں مدعی نبوت بنا ہے اور اپنے الہامات، رؤیا اور کشوف بصورت رسائل شائع کرتا ہے۔ چند مرزائی اس کے بھی پیرو اور معتقد ہو گئے ہیں۔ مگر قادیانیوں نے اسکو ایسا نظر انداز کیا ہوا ہے گویا وہ دنیا میں موجود ہی نہیں ہے

دوسرے صاحب صدیق دیندار ہیں جن کو انہوں نے ایسا نسیاً منسیاً کر رکھا ہے۔ گویا یہ صاحب پیدا ہی نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ دونوں مدعیان اپنی تحریرات کے مطابق مرزا صاحب کے معتقدین میں سے ہیں۔

واقعہ عجیبہ | ثانی الذکر حضرت (دیندار صاحب) کئی ایلچی اور مبلغ کبھی کبھی دفتر اہلحدیث میں بھی آتے رہے ہیں۔ اثنائے گفتگو میں ان کی زبان پر قادیان کا ذکر بھی آتا رہا ہے۔ لیکن جب کبھی ہم نے ان سے پوچھا کہ صدیق صاحب مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت

[1] مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح میں جلالی مسیح سے مراد ہے با سیاست مسیح۔ یعنی ایسا مسیح جس کو دنیا میں سیاسی غلبہ حاصل ہو۔ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود با سیاست ہوگا۔ مرزا صاحب متوفی پر اعتراض ہوا کہ آپ کیسے مسیح موعود ہیں جبکہ آپ کو سیاسی اقتدار حاصل نہیں؟ اس کے جواب میں مرزا صاحب ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں کہ ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی جلالی مسیح بھی ظاہری نشانوں کے ساتھ آجائے جس کو دنیا میں سیاسی غلبہ حاصل ہو۔ (اہلحدیث)

"چودھویں صدی کے مدعیان نبوت" ضرور ملاحظہ کریں۔ قیمت رعایتی عہ (منیجر اہلحدیث)

رکھتے ہیں، تو اس کا جواب ان کی طرف سے ہیں ہمیشہ نفی میں ملتا رہا۔ مگر اب ان کی مطبوعہ کتاب سے عیاں ہوگیا کہ دیندار تحریک بھی قادیانی تحریک کی ایک شاخ ہے۔ چنانچہ ان کے رسالہ موسومہ آواز کے اڈیٹر صاحب کے الفاظ یہ ہیں:-

حضرت مولانا صدیق کی حیثیتیں اب دو طرح کی ہوجاتی ہیں۔ ایک بمقابل ہندوؤں کے چن بسویشور دوسری حیثیت جماعت قادیانی کے حق میں بموجب الہامات مرزا صاحب یوسف موعود کی ہے۔ (آواز بابت دسمبر ۱۹۴۰ء صفحہ ۹)

الجحدیث | یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ صدیق صاحب کو جس منصب کا ادعا ہے وہ مرزا صاحب ہی کے اتباع میں ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں جماعت مرزائیہ آج کل پانچ شاخوں میں منقسم ہوگئی ہے۔ ان میں سے تین شاخیں تو پنجاب میں ہیں اور دو دکن میں۔ پنجاب کی تین شاخیں یہ ہیں:-

(۱) جماعت قادیانیہ۔ (۲) جماعت لاہوریہ۔
(۳) جماعت شیخیہ۔

ان تینوں کا ذکر الجحدیث مورخہ ۷ فروری میں ہو چکا ہے۔ دکن میں ایک شاخ صدیقیہ ہے جس کا لیڈر صدیق دیندار ہے۔ دوسری شاخ تیماپوری ہے جو مولوی عبداللہ تیماپوری کے ماتحت ہے۔

ان میں سے جماعت قادیانیہ اکثریت میں ہے جس کے لیڈر مرزا محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ بزبان مرزا صاحب پسر موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ دوسری جماعت شیخیہ ہے۔ اس کے لیڈر شیخ غلام محمد مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن کی جماعت تیماپوری کے لیڈر مولوی عبداللہ صاحب ہیں جو بزبان مرزا صاحب قدرت ثانیہ کے مصداق ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن کی دوسری جماعت صدیقیہ کے پیشوا صدیق دیندار بزبان مرزا صاحب یوسف موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ جماعت لاہوریہ بزبان مرزا صاحب انجمن موعودہ ہونے کی مدعی ہے۔

بہرحال یہ پانچوں شاخیں حدیث میں مذکورہ نقشہ کے ٹیڑھے خطوط پر بیٹھ کر مسلمانوں کو اپنی طرف بلا رہی ہیں۔ اور اس نقشے کے سیدھے خط کے سرے پر ایک داعی بیٹھا ہوا ان لوگوں کو کہہ رہا ہے ؎

مجھ سا محبوب جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے جہاں میں دلِ مضطر لیکر

اس لئے ہم ان سب شاخوں کو دور ہی سے سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں ؎

حسینوں سے نہ مل اے دل ہزار دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

قادیانی مشن

قادیان سے حوالوں کا مطالبہ

اور

اُن کا جواب

"الجحدیث" ۱۷ جنوری میں صفحہ ۷ پر ایک فقرہ یوں لکھا گیا تھا کہ

خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص اپنی جماعت کے حق میں اعتراف کرنا پڑا کہ

ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں۔ (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

اس فقرہ پر اخبار الفضل کے اڈیٹر صاحب نے ہم پر بڑی سختی سے الزام لگایا ہے کہ ہم نے یہ حوالہ بے بنیاد دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود ساختہ الفاظ حضرت امیر (خلیفہ قادیان) کی طرف منسوب کئے ہیں۔ ہم مولوی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ الفاظ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء میں سے دکھائیں جن میں آپ نے یہ دکھانا چاہا ہے کہ حضرت امیر نے اپنی جماعت سے صداقت اور دیانت کی کلیۃً نفی کی ہے۔

(الفضل قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ ۶)

الجحدیث | پہلے تو ہم قابل اڈیٹر کا خبط الحواس دکھاتے ہیں کہ حوالہ تو ہم نے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا دیا ہے۔ جیسا کہ خود اس نے شروع میں الفضل کی یہی تاریخ لکھی ہے، مگر مطالبہ کرتے ہوئے ہم سے الفضل ۱۹ جنوری سے حوالہ طلب کیا ہے۔ کیا ہم اس سے یہ مطلب سمجھیں کہ آپ نے ہمارا حوالہ الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں پالیا ہے۔ اب آپ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء سے پوچھتے ہیں۔ اگر یہی مطلب ہے تو ہم اعتراف کرتے ہیں کہ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء میں یہ حوالہ نہیں ہے۔

بس ما بخیر شما بسلامت

اب سنئے! خلیفہ صاحب کے اصل الفاظ۔ آپ فرماتے ہیں:-

"جب تک ہماری جماعت جھوٹ سے اتنی شدید نفرت نہیں کرتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر جھوٹ بولنے کے لئے تیار نہ ہو۔ جب تک ہماری جماعت دیانت پر ایسی مضبوطی سے قائم نہیں ہوجاتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر خیانت کے لئے تیار نہ ہو۔ جب تک ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور عصیان سے اتنی شدید نفرت نہ کرے کہ وہ موت کو آسانی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ مگر نہ کرے۔ اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری زندگیاں روحانی زندگیاں ہیں اور ہمارے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی ضرورت نہیں۔" (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء صفحہ ۷)

اہلحدیث کسی ادیب اور زبان دان کو ہماری پیش کردہ عبارت اور الفضل کا یہ اقتباس دکھا کر پوچھئے کہ دونوں کا مضمون ایک ہی ہے یا کچھ فرق ہے؟ ہمارے نزدیک تو کچھ فرق نہیں۔ کیونکہ خلیفہ صاحب کی مذکورہ عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی جماعت کی صداقت اور دیانت کا یقین نہیں ہے۔

اب قرآن مجید کا اسلوب بیان سنئے مگر پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ اُردو میں لفظ "جب تک" اور عربی میں لفظ "ما دام" دونوں ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔ چنانچہ بنو اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا تھا۔

اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَا اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا (پ۶ ع۸)

(جب تک جبابرہ اس بستی میں موجود ہیں ہم اس میں داخل نہیں ہونگے)

معلوم ہوا کہ جس طرح ان لوگوں نے اپنے اس کلام سے اپنے دخول کی نفی کی تھی اسی طرح خلیفہ قادیان اس عبارت میں اپنی جماعت سے صداقت، دیانت اطاعت وغیرہ کی نفی کر رہے ہیں۔

پس ہماری اور خلیفہ صاحب کی عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

خواجہ حسن نظامی دہلی کے ادیب ہیں اور اُردو زبان کے ماہر ہیں، قادیانی جماعت سے ان کو انس ہے، کبھی کبھار آپ دہلی میں خلیفہ قادیان کی دعوت بھی کر دیا کرتے ہیں۔ ہم اُن کو اس امر میں ثالث منظور کرتے ہیں کہ وہ بتلائیں کہ ان دونوں عبارتوں میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا مطلب ایک ہی ہے؟

(ب) قادیانی اڈیٹر کی دیانت اور لیاقت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ اس نے لفظ کلیتہً اپنی طرف سے بڑھا کر ہم سے مطالبہ کیا ہے۔ حالانکہ یہ لفظ ہماری عبارت میں نہیں ہے۔ ہماری اور خلیفہ صاحب کی دونوں عبارتیں منطقی اصطلاح میں قضایا مہملہ ہیں۔ جس طرح عموماً ایسی عبارات ہوا کرتی ہیں کہ ان میں کلیتہً نفی نہیں ہوتی بلکہ بالاجمال ہوتی ہے اس کی شہادت میں مولانا حالی مرحوم کا ایک بند

دہلی میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو دہلی کے اردو بازار میں چند روز ٹھہر کر اُردو سیکھ لیجئے۔

سنئے! مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎

کرے غیر گر بت کی پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

اڈیٹر صاحب! بتائیے کہ اس بند میں کل مومنوں کی شکایت ہے یا بالاجمال ہے۔ اگر کل کی شکایت ہے تو آپ کے مرکب اضافی (امیر المؤمنین) میں لفظ "مؤمنین" سے مراد جو مرزائی لوگ ہیں کیا وہ بھی ایسے ہی مؤمن ہیں جن کی شکایت مذکورہ بند میں کی گئی ہے۔ غالباً آپ ایسا ہرگز نہیں کہیں گے۔ بس یاد رکھئے کہ اردو زبان بلکہ سب زبانوں کا محاورہ یہی ہے کہ مضمون کو قضایا مہملہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔ ع

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

ہمارا مطالبہ اڈیٹر صاحب! ہم نے تو آپ کا مطالبہ پورا کر دیا اب ہمارا مطالبہ بھی پورا کیجئے۔ اگر آپ اکیلے نہ کر سکیں تو ساری جماعت سے امداد لیکر پورا کیجئے۔ سنئے! مرزا صاحب متوفی لکھتے ہیں کہ:-

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے۔ جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلے کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین (یعنی میں اور وہ) دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مرجائے۔" (اعجاز احمدی ص۱۴)

بس آپ یہ رقعہ جس پر ہمارے دستخط ثبت ہیں ہم کو دکھا دیں ورنہ اعتراف کر لیں کہ مرزا صاحب کا ایسا کہنا بھی ایک معشوقانہ انداز ہے جس کی بابت استاد غالب مرحوم کو گلہ ہے ؎

تم ان کے وعدے کا ذکر اُن سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

قادیان کا دوسرا مطالبہ "فاروق"، جنوری سن رواں میں کسی شوخ نگار نے بڑی شوخی سے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم نے جو اپنے رسالہ "عقائد مرزا" میں مرزا صاحب کا ایک الہام اِسْمَعْ وَلَدِیْ لکھا ہے مرزا صاحب کی طرف اس الہام کی نسبت غلط بلکہ جھوٹ ہے مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔

اس شوخ نگار کو چاہئے کہ وہ کتاب "البشریٰ" مرتبہ منظور الٰہی احمدی جلد اول ص۴۹ دیکھے۔ جس میں مرزا صاحب کا ایک الہام یوں لکھا ہے:-

اِنِّیْ مَعَكَ اِسْمَعْ وَلَدِیْ [1]

اسی کتاب سے ہم نے یہ الہام نقل کیا تھا۔ باقی رہا یہ کہ یہ لفظ کاتب کی غلطی ہے۔ ہم اس کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ معترض کو چاہئے تھا کہ وہ کتاب کے مصنف پر اعتراض کرتا۔ جب تک یہ عبارت صحیح نہ ہو جاتی کتاب کی اشاعت روک دیتا۔ اگر آج تک اصلاح نہیں کی تو آئندہ کر لے۔ مگر ایسی اصلاح نہ کرے جو مرزا صاحب کے اصل مقصود کو ضائع کر دے۔ جسکی ایک مثال بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

مرزا صاحب متوفی نے حضرت مسیح کی شان میں غیظ و غضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:-

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار، خود بیں، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ جلد۳ صفحہ ۲۳-۲۴)

جب اس شیریں کلامی پر اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو طبع ثانی میں اس عبارت کے شروع میں جملہ "بقول عیسائیاں" بڑھا دیا گیا (یعنی عیسائی ایسا کہتے ہیں) حالانکہ عیسائی لوگ بھی ایسا کہنے والے کو ملحد بلکہ دجال سمجھتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو مسیحی رسالہ "المائدہ" لاہور کے دفتر سے اس کی بابت دریافت کر لیں۔ پھر آپکو یقین ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کیسے شیریں مقال تھے۔ اس وقت آپ اُن کے حق میں یہ شعر پڑھیں گے

---

[1] میرے بیٹے سن! میں تیرے ساتھ ہوں منہ

پردہ دروں کے لئے
ایک اور تازیانہ عبرت

پردہ نسواں جو شریعت اسلامیہ نے رکھا ہے قدرتی اصول (نیچرل لاء) پر مبنی ہے۔ اس کی مخالفت کرنے والے قانون قدرت کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کی مثال یہ ہے کہ

یہ لوگ گویا غذائے انسانی کی بجائے پتھر چبا رہے ہیں۔ جس کا برا ثمرہ ان کو مختلف شکلوں میں ملتا ہے اور آئندہ بھی ملیگا۔

ایسے ثمرات کا ذکر "اہلحدیث" میں کئی دفعہ آیا ہے آج بھی ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ جو سناتن دھرمی ہندو اخبار "جاگرت" سے منقول ہے ناظرین اس مثال کو خاص توجہ سے پڑھیں۔ اس سے خود بھی عبرت حاصل کریں اور اسے پردہ دروں تک بھی پہنچائیں:۔

• **لڑکیوں کا ناچ** لاہور میں کچھ عرصہ سے لڑکیوں کا پبلک طور پر ناچ کروانے کی وبا شروع ہے پہلے لٹریری لیگ کے زیر اہتمام یہ سلسلہ جاری تھا۔ اب ہندوستان گرل سکاؤٹ ایسوسی ایشن نے اس کی سرپرستی شروع کر دی ہے۔ لاہور میں ایسے بزرگوں کی کمی نہیں جنہوں نے لڑکیوں کے ناچ کی حوصلہ افزائی ہی اپنا شغل بنایا ہوا ہے وہ کھلم کھلا آرٹ کے نام پر اس کی حمایت کرتے ہیں اور ہندو نوجوان لڑکیوں کو سٹیج پر لاتے ہیں۔ اپنا اپنا خیال ہے ہم کسی کی نیت پر شک کرنا نہیں چاہتے۔ مگر اس رائے کا اظہار کئے بغیر نہیں رک سکتے کہ وہ لڑکیوں کو ناچ کے لئے سٹیج پر لاکر ایک خطرناک غلطی کر رہے ہیں۔ ایک ایسی بدعت کی سرپرستی کر رہے ہیں جو کہ ہماری قوم کو زبردست نقصان پہنچانے کا باعث بنے گی۔ اپنے دل میں درد رکھنے والے شہریوں کو اسکی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے ورنہ بھیانک نتائج کا سامنا کرنے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔ ایسی لڑکیوں کے والدین کو اپنے بچوں کے مستقبل کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے انہیں ایسی سوسائٹیوں میں جانے سے روکنا چاہئے۔ ورنہ وہ خود تو ڈوبیں گے ہی مگر ساتھ ہی قوم کو بھی لے ڈوبیں گے۔"

(جاگرت لائل پور، فروری ۱۹۴۱ء ص۷)

اہلحدیث :-

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

قابل توجہ ارکان
جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

(بقلم محمد تاج الدین صاحب الندوہ مدراس)

اخبار "اہلحدیث" کے مطالعہ سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی جمعیۃ کی طرف سے ایک بڑا جلسہ کرنا چاہتے ہیں۔ اور اسکے متعلق موصوف افراد اہل حدیث سے رائے طلب کرتے ہیں کہ کہاں جلسہ منعقد ہو؟ میری ناقص رائے میں ایسے اداروں کے جلسے سے دو غرضیں ملحوظ ہوتی ہیں یا ہونی چاہئیں۔ ادارہ کی سابق خدمات عوام تک پہنچانا، آئندہ سکیم تیار کرنا اور ادارہ کو ہر حیثیت سے مضبوط کرنا۔ مولانا موصوف جلسہ منعقد کریں اور خدا کرے دونوں غرضیں حاصل ہوں۔ مگر سب سے بڑا کام کرنے کا یہ ہے کہ

اس ادارہ کا الحاق آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے کرنے کی تجویز پاس کرائیں۔ پھر منظم طور پر پنجاب میں توحید و سنت کی اشاعت کریں۔ جمعیۃ کی کارگذاری بے شک قابل تحسین و آفرین ہے۔ مگر انفرادی سعی سے منظم کام بہرحال اعلیٰ ہے۔ ہاں بے شک کمزور و ضعیف ہو چکی ہے مگر لائق اولاد ماں باپ کی معاون و مددگار ہوتی ہے ——— اللہ تعالیٰ ارکان جمعیۃ کو توفیق عنایت کرے کہ وہ میری ناقص رائے پر غور فرما کر صحیح نتیجہ پر پہنچیں۔

کانفرنس کا بجٹ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہوئے مہینے گزر گئے ہیں مگر تا حال یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ کانفرنس کی ترقی کے لئے آئندہ کیا سکیم بنائی گئی ہے۔ اور اس پر عملدرآمد کب ہوگا یا شروع ہو گیا ہے۔ کانفرنس کے ذمہ دار عہدہ داروں کا فرض ہے کہ کانفرنس کی مالی حالت کا خاکہ پیش کرکے آئندہ بنائی گئی سکیم کو قوم کے سامنے پیش کریں۔ اخبار اہلحدیث کے اوراق ان خدمات کے لئے غالباً ہر وقت وقف ہونگے۔ محترم سکرٹری صاحب و صدر صاحب کانفرنس متعدد اخبارات کے ذریعہ ہم تک یہ خبر پہنچائیں کہ کانفرنس کی آئندہ ترقی کے لئے کیا تجاویز ہوئی ہیں؟ اور ان پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے؟ اور نہیں تو کب ہوگا؟ کیا رکاوٹ ہے؟ (تاج الدین مذکور)

اہلحدیث | گذشتہ پرچہ "اہلحدیث" میں مولوی عبدالوکیل صاحب معتمد کا مضمون ایک تجویز کے متعلق ملاحظہ کیجئے۔ دوسری تجویز کے متعلق دفتر دہلی سے اطلاع پہنچی ہے کہ مولوی عبداللہ صاحب لکھنوی جو کبھی کلکتہ کی جامع مسجد اہل حدیث میں امام تھے۔ تنظیم جماعت کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

بریلوی مشن

مُشرک سے خطاب

(از مولوی عبدالرحیم صاحب بجوّد پنڈی عمرا ضلع گورداسپور)

تو نہ اپنے فعل پر مشرک کبھی نادم ہُوا
شرک تو نے جب کیا جنت ہوئی تجھ پر حرام
کتنے ہوں اعمال احسن فبطے سب ہو جائینگے
اُس کی ہر مخلوق صرف اللہ کی تسبیح پڑھے
شرک سے نفرت ہے ہر انسان اور ذی روح کو
تو مزاروں اور قبروں پر جھکا کرتا ہے روز
مُردہ ولیوں اور شہیدوں سے مرادیں مانگنا
رُوح اُن کی عالم بالا میں ہے اب جا چکی
ہیں شہیدانِ خدا زندہ مگر اے بے سمجھ
وہ اگر زندہ ہیں جسم کو کیوں نظر آتے نہیں
نیز تو اُن کی وراثت بانٹ لیتا ہے مگر
زندگی میں شک نہیں اُن کی مگر یہ یاد رکھ
وہ مصیبت میں ترے کچھ کام آسکتے نہیں
تو خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا مقصود ہے
نعبد اقرار مونہہ سے اور عمل اس کے خلاف
لا الٰہ کا ورد لب پر دل میں ہیں معبود لاکھ
کوئی اپنے پیر کے حق میں ہے یوں گویا ہُوا
کوئی اس کو مانتا ہے واقفِ اسرارِ غیب
پیر بھی معبود کہلانے سے شرماتے نہیں
مومنوں کے واسطے جنت بشارت حق نے دی
مومنوں کے واسطے دن رات جنت منتظر
مومنین حق کی زیارت سے مشرف ہونگے۔ پر
اے مسلماں! کلمۂ توحید کے معنی سمجھ
چھوڑ کر بدعت ضلالت حامیٔ سنت تو بن
ایک کی کر لے غلامی سب سے ہو جا بے نیاز
ایک کی کر تو اطاعت اُس پہ رہ ثابت قدم

سخت ہے ناراض تیری کارستے واحد اللہ
میں نہیں کہتا۔ مگر۔ حق کا یہی ہے فیصلہ
شرک کا ادنیٰ سا جز اعمال میں گر مل گیا
حیف! تو انسان ہو کر شرک ہی کرتا رہا
یک پڑھ کر کلمۂ توحید تو مشرک رہا
اور پھر کہتا ہے؟ مجھ کو پاس ہے توحید کا
سچ بتا قرآن کے کس پارے میں یہ ہے لکھا
رہ گیا بس جسم وہ بے جان مٹی میں چھپا
تو سمجھ سکتا ہے اُن کی زندگی اور موت کیا؟
انکی بیواؤں سے شرعاً کیوں نکاح جائز ہُوا؟
زندہ اُن کو کس طرح تو کہتا رہتا ہے سدا؟
وہ جو زندہ ہیں۔ تو زندہ ہیں بنزدیکِ خدا
ایک وہ کیا کام آسکتا نہیں جز کبریا۔۔۔
غیر سے مت مانگ ادعونی ہے فرمانِ خدا
استعانت غیر سے اور نستعین پڑھنا سدا
خوب مانی تم نے توحیدِ خدائے کبریا
تو ہے حل المشکلات اور دافع رنج و بلا
دل کے بھیدوں سے وہ واقف راز سینہ اُس پہ وا
اُن کو خود بھی شوق ہے کہلانے کا حاجت روا
دائمی دوزخ کا تیرے واسطے در ہے کھلا
منتظر تیرا جہنم ہے۔ مگر صبح و مسا
تیری قسمت میں کہاں ہوگا خدا کا دیکھنا
ہو نفی سب کی مگر اقرار ہو اللہ کا
چھوڑ کر تقلید غیری ہو محمد پہ فدا
ایک کے آگے جھکا سر کو یہی ہے مدعا
ایک کا ہو کر مطیع تو سب کا بن جا پیشوا

اُٹھ کھڑا ہو سنت و توحید کی تبلیغ کر
قوم کو بیدار کر قرآن کا لے کر عصا

اہلحدیث | اہل حدیث مکاتب اور مدارس کے منتظمین خوش الحان بچوں کو یہ نظم حفظ کرائیں اور جلسوں میں پڑھوایا کریں۔

سوال

(از مولوی محمد ایوب صاحب خطیب نیلگری)

حدیث شریف میں امم سابقہ کے قصوں میں جو ایک قصہ وارد ہُوا ہے کہ جبریل امین کو ایک گاؤں کی نسبت حکم فرمایا کہ اس کو الٹ دو عرض کیا کہ الٰہی فیہا فلان لم یعص قط یعنی اس میں فلاں شخص ہے کہ اس نے کبھی گناہ نہیں کیا حکم ہُوا کہ مع اس کے الٹ دو۔

فانہ لم یتمعر وجہہ فی قط یعنی وہ ہماری نافرمانی دیکھتا تھا اور کبھی اس کے چہرے پر تغیر نہیں ہُوا۔

حاصل کلام یہ کہ آج کل جو شرک و بدعات، کفر والی کا دور دورہ ہے اور اکثر نام نہاد مسلمان علانیہ شرک بدعات، عرس وصندل، گور پرستی، پیر پرستی، گیارھویں بارھویں میں مبتلا ہیں اور عوام الناس ناواقف، نافہم لوگوں کے سوا بعض قابل صلحاء متبع سنت اسکی برائی کو جانتے مانتے ہوئے بھی دیدہ ودانستہ ایسے لوگوں سے مانند شیر و شکر بیاہ شادی اور ہر مجلس وغیرہ میں ہم نوالہ ہم پیالہ نظر آتے ہیں اور بجائے تنفر و تغیر چہرہ بڑی الفت ومحبت وخندہ پیشانی کے ساتھ دامے درمے خدمت بھی کرتے رہتے ہیں۔ ان کے لئے شارع کا کیا حکم ہے؟ - - - - - - -

- - مطلب صاف عام فہم ہونے کی غرض سے بطور تمثیل اشارہ یعنی جو شخص باغیوں سے ملتا ہے وہ بھی باغی شمار ہوتا ہے۔ اس پر بہت سے واقعات ماضی وحال اظہر من الشمس ہیں۔ عیاں را چہ بیاں۔ واقعہ حادثہ دہلی میں جن لوگوں نے باغیوں کو پناہ دی تھی وہ بھی سرکار کے نزدیک مجرم باغی شمار ہوتے تھے اور اب بھی ہو رہے ہیں۔ کیونکہ جب کہ ہم وفادار ہونگے تو یہ وفاداری کی بات نہیں ہے کہ ہم اسکے دشمنوں سے ملیں جلیں اور اسی ضمن میں الحب للہ والبغض للہ پر بھی نظر رہے۔ پس جبکہ مسلمان لوگ بھی خدائی باغیوں سے شیر و شکر رہیں جیسا کہ اوپر بیان ہُوا تو ایسے لوگوں کا عند الشرع کیا حکم ہے؟ جواب

مال پہلے موقوف رعایت بغرض فائدہ عام دین اخبار گبریا
ہوا کر عند اللہ ماجور وعند الناس ممنون ومشکور ہوں۔
والسلام ۔

سپردم بتو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

الحدیث کسی بے دین آدمی سے ملنا تین نیتوں سے ہوتا ہے۔ (۱) اس کی بے دینی میں شریک ہونے کے لئے سو یہ تو سخت منع ہے۔ ارشاد ہے لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ دوسری صورت ان کے ملنے کی یہ ہے کہ ان کے کسی مستحسن یا جائز کام میں شریک ہونا مثلاً نکاح وغیرہ یہ جائز ہے۔ بحکم اذا احسن الناس احسن معھم واذا اساؤا فاجتنب اساءتھم۔ تیسری صورت اس نیت سے ملنا کہ ان کو وعظ نصیحت کی جائے جس کی مثال حضرت یوسف علیہ السلام اور قیدیوں کی ہے سو یہ ایک معنی سے مستحسن بلکہ مامور بہ ہے۔ ارشاد ہے فما علی الذین یتقون من حسابھم من شیء ولکن ذکری لعلھم یتقون پس ملنے والا اپنی نیت کا اندازہ کرلیا کرے۔

آنحضور ﷺ کی عملی زندگی

(از مولوی محمد اسید صاحب اسعد کمرزیاں دربھنگوی جامعہ رحمانیہ بنارس)

لوگ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ چکنی چپڑی باتوں، مفید اور کارآمد نصیحتوں اور بہتر سے بہتر تعلیموں کی دنیا میں کمی نہیں۔ ہاں کمی جس چیز کی ہے وہ عمل اور کام ہے۔ موجودہ ادیان کے بانیوں کی سیرتوں کی تمام کتب و تواریخ مطالعہ کر جاؤ اس میں دلچسپ باتیں ملیں گی۔ دل مضطر کو مسرور کرنے والی حکایتیں دیکھنے میں آئیں گی، خطیبانہ بلند آرائیاں اور تقریر کا زور و شور، فصاحت و بلاغت کا منظر دیکھنے میں آئیگا مؤثر تمثیلیں اور ظاہری گریہ و بکا تھوڑی دیر کے لئے قلب کو متحرک کر دیگی۔ مگر جو چیز نظر نہ آئے گی وہ عملی کام اور اپنے بتائے ہوئے احکام و نصائح آپ برت کر دکھانا ہے۔

آپ کے اخلاق دوستو! کلام پاک کے علاوہ اور کس مذہب کی کتاب نے اپنے شارعوں کے بارے میں یہ عملی شہادت دی ہے کہ وہ اپنے عمل کے اعتبار سے بھی بدرجہا اتم اعلیٰ بلند انسان تھا لیکن کلام الہٰی نے بیان کیا اور دوست و دشمن کے اژدہام میں کہا وانک لک لاجرا غیر ممنون وانک لعلی خلق عظیم۔ (ترجمہ) اے محمد صلعم یقیناً آپ کا اجر غیر منتہی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آپ اخلاق کے بڑے پیمانہ پر ہیں۔

اس آیت کے دو جز ہیں پہلے میں آپ کے اجر کے نہ ختم ہونے کا دعویٰ ہے اور دوسرے میں آپ کے اخلاق کو دلیل میں پیش کیا گیا ہے کہ آپ کے اخلاق و اعمال خود اس بات پر شاہد ہیں کہ آپ کا اجر نہ ختم ہو۔ آپ نے حریفوں کو پیار کرنے کی نصیحت بارہا سنی ہوگی۔ لیکن اس کا عملی منظر نہیں دیکھا ہوگا۔ پس سنئے!

ابوسفیان کون ہے وہی ابوسفیان جو بدر، احد، خندق وغیرہ لڑائیوں کا افسر تھا۔ جس نے بہت سے مسلمانوں کو تہ تیغ کیا تھا۔ جس نے کئی مرتبہ ذات اقدس کے قتل کا مصمم ارادہ کرلیا تھا جو ہر موقع پر اسلام کا سخت ترین دشمن ثابت ہوا لیکن فتح مکہ سے قبل جب حضرت عباسؓ کے ہمراہ دربار اقدس میں حاضر ہوا تو گو اس کا ہر جرم اس کے قتل کا مشورہ دیتا ہے مگر پیکر رحمت ابوسفیان سے یوں ہمکلام ہوتا ہے یہ ڈر کا مقام نہیں محمد صلعم انتقام کے جذبہ سے بلند تر ہے۔ پھر حضور نہ صرف اس سے درگذر کرتے ہیں بلکہ یہ بھی ارشاد فرماتے ہیں: من دخل دار ابی سفیان کان آمنا۔

حضرت حمزہؓ کا قاتل فتح طائف کے بعد کہیں فرار ہوجاتا ہے جب وہ مقام بھی قبضہ میں ہوجاتا ہے تو کوئی دوسری جائے پناہ نہیں ملتی۔ لوگ کہتے ہیں وحشی تم نے ابھی محمد کو پہچانا نہیں، تمہارے لئے خود آستانہ محمد سے بڑھ کر کوئی دوسری جائے امن نہیں۔ وحشی حاضر ہوتا ہے۔ حضورؐ دیکھتے ہی آنکھیں پست کرلیتے ہیں۔ جان نثار چچا کی شہادت کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ آنکھیں اشکبار ہوجاتی ہیں۔ قاتل سامنے موجود ہے مگر صرف یہ کلمہ برآمد ہوتا ہے۔ وحشی جاؤ میرے سامنے نہ آیا کرو[1] کہ شہید چچا کی یاد تازہ ہوکر اور بھی دلی صدمے زیادہ کردیتے ہیں۔

غزوۂ نجد سے واپسی کے وقت آپ تنہا ایک درخت کے سایہ میں آرام فرما رہے ہیں۔ دوپہر کا وقت ہے پسینہ میں غرق ہیں، تلوار مبارک درخت سے لٹک رہی ہے۔ صحابہ ادھر اُدھر درختوں کا سایہ لے رہے ہیں۔ ایک بدو ثمامہ نام کا اس وقت سیدھا آپکے پاس آتا ہے۔ درخت سے آپ کی تلوار اتار کر نیام سے باہر نکالتا ہے کہ حضورؐ خواب سے بیدار ہوجاتے ہیں، وہ تلوار کو حرکت دیکر دریافت کرتا ہے من یحمیک منی یا محمد پُر اطمینان صدا آتی ہے اللہ۔ اس غیر متوقع جواب کو سُن کر وہ مرعوب ہوجاتا ہے اور تلوار اس کے ہاتھ سے زمین پر گر جاتی ہے۔ آپ فوراً اٹھا کر فرماتے ہیں:- من یحمیک منی یا ثمامہ۔ وہ عفو اور حلم کی طرف اشارہ کرنے کو کہتا ہے کن خیر آخذ کہ محمد بھلے آدمیوں کی طرح تلوار پکڑ یعنی مجھے معاف کر۔ پھر آپ اس سے کوئی تعرض نہیں فرماتے۔

لوگو طائف کو جانتے ہو وہ طائف جس نے مکہ کے دور مظالم میں آپ کو پناہ نہیں دی جس نے آپ کی بات بھی سننی نہیں چاہی۔ جہاں کے سردار عبد یالیل بن عمر کے رشتہ داروں نے آپ کا مذاق اڑایا، چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو آپ کے پیچھے لگایا، شہر کے اوباشوں نے

---

[1] یوں نہیں بلکہ اس طرح فرمایا تھا کہ کیا تم ایسا کرسکتے ہو کہ میرے سامنے نہ بیٹھے پیچھے بیٹھے۔ (الحدیث)

آپ کے پیچھے تالیاں بجانی شروع کیں اور پتھر برسانے شروع کئے یہاں تک کہ زخمی ہو گئے جوتیاں خون سے لبریز ہو گئیں۔ جب آپ پریشان ہو کر آرام فرمانے لگے تو یہ شریر آپ کا بازو پکڑ کر اٹھا دیتے۔ جب آپ چلنے لگتے تو پھر پتھر کی بوچھاڑ کر دیتے۔ آنحضرت کو اس دن اس قدر تکلیف اٹھانی پڑی کہ نو برس گزر جانے کے بعد حضرت عائشہ رضہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے حبیب اثنائے تبلیغ میں سب سے سخت دن آپ پر کون آیا ہے تو آپ نے اسی طائف کا نام لیا۔ ۸ھ میں مسلمانوں کی فوج اسی طائف کا محاصرہ کرتی ہے۔ زمانہ دراز تک محاصرہ جاری رہتا ہے۔ قلعہ فتح نہیں ہوتا۔ کتنے مسلمان شہید ہوتے ہیں۔ آپ واپسی کا ارادہ کرتے ہیں مسلمانوں کی جرار فوج نہیں مانتی۔ طائف پر بددعا کی درخواست کرتے ہیں۔ آپ کا دست مبارک اٹھتا ہے۔ مگر کیا فرماتے ہیں۔ خداوندا اہل طائف کو راہ راست پر لا، اس کو اسلام کے آستانہ پر جھکا۔ مسلمانو! یہ کس شہر کے حق میں دعائے خیر ہے وہی جس نے آپ پر پتھر برسائے تھے، آپ کو خون سے شرابور کیا تھا آپ کو پناہ دینے سے انکار کیا تھا۔

ہندہ ابو سفیان کی بیوی وہ ہندہ جو معرکۂ احد میں اپنی سہیلیوں کے ہمراہ گا گا کر قریش کے لشکروں کی ہمت بڑھاتی ہے جو آپ کے عزیز ترین چچا حضرت حمزہ کی لاش کے ساتھ بے ادبی کرتی ہے۔ ان کے سینہ مبارک کو شق کرتی ہے، ان کے ناک کان کاٹ کر اپنا طوق بناتی ہے، کلیجہ نکال چبانا چاہتی ہے۔ جنگ کے اختتام میں حضور اس دردناک سانحہ کو دیکھ کر لرز جاتے ہیں وہ فتح مکہ کے روز نقاب پوش سامنے آتی ہے اور یہاں گستاخانہ حرکت سے باز نہیں آتی۔ لیکن حضور پھر بھی کوئی عتاب نہیں فرماتے۔ اور یہ بھی دریافت نہیں فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا؟ رحمت عالم کی یہ بے مثال شان کو دیکھ کر پکار اٹھتی ہے اے محمد! آج سے پہلے تمہارے دربار سے زیادہ مبغوض میرے نزدیک کوئی دربار نہ تھا لیکن آج تمہارے دربار سے بڑھ کر کوئی دربار محبوب نہیں۔

ہبار بن اسود وہ شخص ہے جو کئی شرارتوں کا ارتکاب کر چکا ہے۔ فتح مکہ کے موقع پر اس کا خون مباح کیا جاتا ہے۔ وہ ارادہ کرتا ہے کہ بھاگ کر ایران چلا جائے لیکن کچھ تفکر کے بعد دربار نبوی میں حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے میں بھاگ کر ایران چلا جانا چاہتا تھا۔ لیکن پھر مجھے حضور کا رحم و کرم، حلم و عفو خیال آیا۔ میں حاضر ہوں۔ میری شرارتوں کی جو اطلاعیں آپ تک موصول ہوئی ہیں وہ سب درست ہیں، اتنا سنتے ہی آپ کی رحمت جوش میں آتی ہے اور دوست و دشمن کا فرق سامنے سے محو ہو جاتا ہے۔

قریشی اعلان شائع ہوتا ہے کہ جو محمد کا سر کاٹ لائے گا اس کو سو اونٹ انعام دئیے جائیں گے۔ سراقہ اس انعام کے حصول کیلئے مسلح ہو کر آپ کے پیچھے گھوڑا ڈالتا ہے جب وہ قریب پہنچتا ہے۔ حضرت صدیق رضہ گھبرا جاتے ہیں اور حضور دست بدعا ہوتے ہیں۔ جس کے اثر سے تین دفعہ گھوڑے کے پاؤں دھنس جاتے ہیں سراقہ تیر دکھاتا ہے۔ ہر مرتبہ صدا آتی ہے کہ تمہاری سعی بے کار ہے۔ سراقہ واپسی کا ارادہ کر لیتا ہے۔ حضور کو آواز دیکر امن کی درخواست کرتا ہے کہ جب آپ کو خدا قریش پر غلبہ دے تو مجھ پر کچھ عتاب نازل نہ ہو۔ آپ اس کی درخواست قبول کر لیتے ہیں۔ فتح مکہ کے بعد یہ بھی نہیں پوچھتے کہ سراقہ تمہارے اس دن کے خطاء کی کیا سزا ہو۔

ایک یہودی عالم نے جب حضور کو تقاضۂ قرض میں اس قدر تنگ کیا کہ ظہر کی نماز سے لیکر فجر تک آپ کا ساتھ نہ چھوڑا تو صحابہ کرام نے اس کو سخت دھمکیاں دیں۔ لیکن آپ نے فرمایا خدا نے مجھے کسی ذمی پر ظلم کرنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ دن چڑھا تو زیور اسلام سے مزین ہو گیا اور کہا شطرُ مالی فی سبیل اللہ۔ میرا نصف مال خدا کی راہ میں صدقہ ہے۔ اس سختی سے میرا صرف یہ مقصد تھا کہ صحف مقدسہ میں آپ کے جو اوصاف مذکور ہیں ان کا تجربہ کروں۔

آپ خیبر جاتے ہیں وہاں لڑائیاں ہوتی ہیں۔ شہر قبضہ میں آتا ہے۔ ایک یہودیہ دعوت دیتی ہے آپ بلا پس و پیش قبول کر لیتے ہیں۔ یہودیہ جو گوشت پیش کرتی ہے اس میں زہر ملا ہوتا ہے۔ آپ گوشت کا ٹکڑا مونہہ میں رکھتے ہیں کہ آپ کو اطلاع ہو جاتی ہے۔ یہودیہ بلائی جاتی ہے وہ اپنے قصور کا اعتراف کرتی ہے۔ عفو عام کے دربار سے اس کو کوئی سزا نہیں ملتی۔ حالانکہ اس زہر کا اثر آپ کو اس کے بعد عمر بھر محسوس ہوتا رہا۔

ثمامہ بن اثال قید ہو کر آئے تھے لیکن جب آپ نے ان کو بلا شرط و بلا معاوضہ رہا کر دیا تو انہوں نے فوراً کلمۂ توحید پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔ اور ان کا دل اسلام، دائیٔ اسلام اور مدینۃ الاسلام کی محبت سے معمور ہو گیا۔

مکہ جب فتح ہوا تو حرم کے صحن میں آپ نے خطبہ دیا۔ پھر خطبہ ختم ہونے کے بعد آپ نے مجمع پر نظر ڈالی تو جباران قریش مفتوحانہ کھڑے تھے ان میں وہ بھی تھے جن کی زبانیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گالیوں کے بادل برسایا کرتی تھیں۔ وہ بھی تھے جن کی تیغ و سنان نے پیکر قدسی کے ساتھ گستاخیاں کی تھیں۔ وہ بھی تھے جو اسلام کے مٹانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا چکے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلعم کے راستہ میں کانٹے بچھائے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپ پر پتھر پھینکے تھے۔ وہ بھی تھے جو وعظ کے وقت حضور کی ایڑیوں کو لہولہان کر دیا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپ کو جھٹلایا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جو آپ کی ہجویں کہا کرتے تھے۔ وہ بھی تھے جنہوں نے آپ کے عزیزوں کا خون ناحق کیا تھا، ان کے سینے چاک کئے تھے، ان کے دل و جگر کے ٹکڑے کئے تھے۔ وہ بھی تھے جو غریب مسلمانوں کو ستاتے تھے، ان کے سینوں پر اپنی جفا کاری کی آتشیں مہریں لگاتے تھے، ان کو جلتی ریتوں اور پتھروں پر لٹاتے تھے، دہکتے ہوئے انگاروں سے ان کے بدن داغتے تھے۔ آج یہ سب مجرم سرنگوں سامنے تھے۔ پیچھے دس ہزار خون آشام تلواریں محمد صلعم کے ایک اشارہ کی منتظر تھیں۔ دفعۃً زبان مبارک سے یہ جملہ نکلتا ہے۔ قریش! بتلاؤ آج میں تمہارے ساتھ

کیا برتاؤ کروں - یہ لوگ اگرچہ ظالم تھے - شقی تھے بے رحم تھے لیکن مزاج شناس تھے - چیخ اٹھے ۔

انت اخ کریم و ابن کریم

تو ہمارا شریف بھائی اور شریف کا بیٹا ہے

ارشاد ہوتا ہے آج میں وہی کہتا ہوں جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے کہا تھا ۔

لا تثریب علیکم الیوم

آج کے دن تم پر کوئی الزام نہیں

اذھبوا فانتم الطلقاء

جاؤ تم سب آزاد ہو

کفار مکہ نے تمام مہاجرین کے مکانات پر قبضہ کر لیا تھا اب وہ موقع تھا کہ ان کو ان کے حقوق دلائے جاتے لیکن آپ نے مہاجرین کو حکم دیا کہ وہ بھی اپنی املاک سے دستبردار ہو جائیں ۔

روسائے عرب میں دس شخص تھے جو قریش کے سرتاج تھے ان میں صفوان بن امیہ جدہ بھاگ گئے ۔ عمیر بن وہب نے آنحضرت صلعم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ رئیس عرب مکہ سے جلاوطن ہوا جاتا ہے ۔ آپ نے علامت امان کے طور پر اپنا عمامہ عنایت فرمایا عمیر جدہ جاکر ان کو واپس لائے ۔ حنین کے معرکہ تک یہ مشرف باسلام نہیں ہوئے ۔

یہ تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق جن کو میں نے مختصراً تحریر کیا ہے ۔ اگر تفصیل سے بیان کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے انہی تمام واقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے قرآن نے کہا :

فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک

اے محمد خدا کے فضل و کرم سے آپ نرم دل واقع ہوئے ہیں ۔ اگر کج اخلاق ہوتے تو یہ عرب کے وحشی ندر تجھ سے دور ہو جاتے ۔

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اپنے پیغمبر اسلام علیہ السلام کے اسوہ حسنہ پر عمل کرنے کی توفیق دے ۔

وید اور علم تاریخ

(از قلم پنڈت آتمانند صاحب مقیم لاہور)

میں نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۹ نومبر ۱۹۵۹ء میں مندرجہ بالا عنوان سے سوامی ویدانند جی آریہ سماجی کی تردید میں ایک مضمون لکھا تھا ۔ جس میں ثابت کیا تھا کہ مغربی و مشرقی ریسرچ سکالر حتیٰ کہ خود پنڈت بھگوت دت جی بی ۔ اے جیسے بڑے نامور آریہ سماجی ریسرچ سکالر بھی ویدوں میں تحریف اور ملاوٹ کے قائل ہیں ۔ اور یہ کہ اتھروید میں مہاراجہ ارجن کے پوتے مہاراجہ پریکشت کا اور سب سے پرانے رگوید میں مہابھارت کے دوسرے ہیرو اعظم بھیشم پتامہ کے باپ راجہ شانتنو ، تاؤ راجہ دیواپی اور دادے مہاراجہ رشٹی سین کا ذکر پایا جاتا ہے ۔ نیز وپامترا نت اگست رشی کے ساتھ ندنامی برہمچاری رشی کے ... بالجبر کے ارتکاب کا ذکر اور راجہ پردکنس کے بیٹے مہاراجہ ترسدسیو کے سوبھری کنو نامی براہمن رشی کو اپنی یا بقول آریہ سماجی پروفیسر چندرمنی اپنے بیٹوں وغیرہ کی پچاس بیٹیاں سواستو نامی دریائے کے تیرتھ پر دان کرنے کا واقعہ درج ہے ۔ جس سے بلاشک و شبہ ویدوں کا ہندوستانی راجوں اور رشیوں کے حالات کی تواریخی کتب ہونا ثابت ہے ۔

میں نے نرکت کے حوالہ سے یہ بھی ثابت کیا تھا کہ خود مہرشی یاسک آچاریہ مصنف نرکت بھی ویدوں میں انسانی تواریخ کا قائل ہے اور تواریخ پائے جانے سے بقول سوامی دیانند جی وید ان انسانوں کے مابعد زمانہ کی تصانیف ہیں اور خدا کا کلام یا الہام نہیں ہو سکتے ۔ میں نے یہ بھی پیشگوئی کی تھی کہ سوامی ویدانند جی میرے مضمون کا جواب دینے کی تکلیف کبھی نہیں کریں گے ۔ وہ حرف بحرف صحیح ثابت ہوئی ہے ۔ اور سوامی جی مہاراج نے کئی شخصوں کے توجہ دلانے پر بھی جواب پر توجہ نہیں کی ۔ میں نے سوامی ویدانند جی کی خدمت میں خود حاضر ہو کر اخبار "اہلحدیث" کا پرچہ نذر کیا اور جواب کے لئے درخواست بھی کی ۔ لیکن جیسا کہ میں نے پہلے ہی لکھا تھا کہ ؎

نہ خنجر اٹھیگا نہ تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

سوامی ویدانند جی نے مجھے بے ایمان .... کا لقب عطا فرمایا اور کہا کہ تم ویسے ہی بے ایمان ہو جیسا بے ایمان پروفیسر میکسمولر تھا ۔ میں نے شکریہ کے ساتھ عرض کیا کہ پروفیسر میکسمولر اور میں بہت سے آریہ ایمانداروں سے اچھے ہیں جو دیدہ دانستہ ویدوں کی تواریخ اور تعلیم پر پردہ پوشی کرنے پر کمربستہ ہیں ۔ حالانکہ ایسا کرنا میری زندگی میں ناممکن ہے ۔

میں کھوٹے سکے کی طرح سوامی ویدانند جی کا عطا فرمایا ہوا لقب انہی کی خدمت میں لوٹا کر پوچھتا ہوں کہ جب میں نے سوامی جی کو سورج کی طرح ویدوں میں انسانی تاریخ کا ثبوت دیدیا ہے ۔ تو ایمان داری یہ ہے کہ سوامی جی ویدوں میں تاریخ کا اقرار فرمادیں یا میرے مضمون کی تردید کر کے دکھلاویں ورنہ خود ہی انصاف فرمادیں کہ "بے ایمان" میں ہوں یا کوئی اور ؟

ویدوں کی تواریخ اور تہذیب کی معلومات کے لئے میری ناممکن التردید تصنیف

"ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب"

(قیمت رعایتی بجائے عہ کے ۱۰ر) ملاحظہ فرمائیے ۔ منگوانے کا پتہ :- دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

س ۲۱} دوسرے محلہ کے مسلمان اپنا امام مولوی پیشوا کرکے جمعہ سختی سے پڑھتے ہیں جس محلہ کی مسجد ہے وہ مولوی کے پیچھے نہیں پڑھتے۔ چونکہ ان کا امام اور ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا امام پیشوا ہوگا۔ دوسرے محلہ والے جمعہ پڑھ جاتے ہیں جس محلہ کی مسجد ہے وہ کوئی تو پڑھ لیتا ہے کوئی اور کسی جگہ جا کر پڑھ آتا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی مولوی کی امامت پر نا۔ اتفاقی ضرور ہے۔ مگر کیا کریں۔ چالیس گھر ہیں۔ غریب آدمی چپ چاپ پھر تے ہیں۔ مولوی آپ کے محلہ کی پختہ مسجد چھوڑ کر اپنی طاقت اور سختی سے پڑھتا ہے۔ (ایک سائل)

ج ۲۱} فریق ثانی کا بیان سننے بغیر فتویٰ صحیح نہیں ہو سکتا۔ نیز سوال کی عبارت صاف اور واضح ہونی چاہئے۔

س ۲۲} قصبہ مذکورہ میں کنجنی پانچ چھ یوم مجرا کرتی رہی ہے اور مسلمان سنتے رہے ہیں۔ سننے والوں کے نکاح فاسد ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اگر فاسد ہو گئے ہیں تو کیا کیا جائے۔ ولی ہو یا نہیں؟ مہر ہو یا بغیر مہر۔ عورت حاضر ہو یا کہ غیر حاضر؟ (سائل مذکور)

ج ۲۲} مجرا سننے والے سخت گنہگار ہیں۔ مگر ان کے نکاح فاسد نہیں ہوتے۔

س ۲۳} ماہ رمضان، عید و جمعہ وغیرہ میں نقارہ بجانا کیا جائز ہے یا ناجائز؟ (سائل مذکور)

ج ۲۳} سوال تفصیل طلب ہے۔ نقارہ بجانا مذہبی کام نہیں۔

س ۲۴} گاؤں میں اہل اسلام کے گھروں میں اموات ہو جائیں۔ جو مسلمان جنازہ کے ساتھ گورستان میں حاضر یا موجود ہیں وہ تو کلام دعا وہاں ہی بخش آتے ہیں اور جو غیر حاضر ہوں یعنی کوئی اور کسی گاؤں گیا ہوا ہے کوئی کاشت وغیرہ کے کام میں مصروف ہے۔ مگر غیر حاضری کی وجوہات زیادہ ہیں۔ یہ غیر حاضر اشخاص متوفی کے گھر جا کر کلام دعا وغیرہ بخش سکتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۲۴} جس شخص نے جنازہ نہیں پڑھا وہ اہل میت کے گھر جا کر دعائے مغفرت کرے تو کوئی حرج نہیں۔

س ۲۵} زید نے سم الفار ایک مؤنث کو اس بنا پر دی کہ تم اپنے مالک کو دیکر ہلاک کردو، پھر میں تمہارے ساتھ نکاح کرونگا۔ مؤنث مذکورہ نے ایسا ہی کیا۔ ایک تولہ سم الفار ترش چھاچھ میں ڈالکر اپنے مالک یعنی خاوند کے پاس کھیتوں میں خود دیگئی وہاں دو آدمی اور حقہ پینے آنکلے۔ وہ مسموم چھاچھ ان تینوں آدمیوں نے نوش کرلی۔ بعد ازاں انہیں قے و اسہال شروع ہو گئے۔ تین چار یوم کے علاج معالجہ سے ان کی جان تو بچ گئی مگر ایک آدمی جو مؤنث مذکورہ کا مالک ہے وہ ابھی تک کمزور ضرور ہے۔ لہذا زید کے پیچھے نماز جائز ہے یا کہ نہیں۔ امامت کا کیا حکم ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۲۵} دوسرے فریق کا بیان ہونا چاہئے کہ اُس نے ایسا بُرا فعل کیوں کیا۔ بہرحال یہ فعل بہت بُرا ہے۔

س ۲۶} محبوب بخش نے پانچ اولاد چھوڑیں عبدالحفیظ۔ ایک ہندہ۔ عبدالغنی۔ عبدالرحمٰن۔ محمد یٰسین یہ چاروں بھائی ہمیشہ شامل شرکت میں رہے اور وہ اپنے والد مرحوم کی رقم سے کاروبار کرتے رہے اور ابھی تک کر رہے ہیں وہ مال اب تک تقسیم نہیں ہوا ہے اب ان میں سے عبدالحفیظ اور ان کی بیوی کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا چھوڑا وہ اب تک لاپتہ ہے پچیس تیس سال سے اس کے بعد ہندہ کا انتقال ہوا اس نے ایک لڑکا اور شوہر چھوڑا وہ اب تک حیات ہیں۔ اس کے بعد عبدالغنی کا انتقال ہوا۔ بیوی اور ایک لڑکی چھوڑی۔ اس کے بعد بیوی کا انتقال ہوا لڑکی حیات موجود ہے۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن کا انتقال ہوا۔ انہوں نے دو شادیاں کیں۔ پہلی بیوی نے ایک لڑکی چھوڑی۔ بیوی کا عبدالرحمٰن کی حیات میں انتقال ہوا۔ دوسری بیوی سے دو لڑکیاں چھوڑیں اور بیوی حیات ہیں اور محمد یٰسین حیات موجود ہیں۔ اب مال کی تقسیم ورثاء میں کس طرح ہوگی۔ خط کشیدہ یعنی دختر عبدالغنی کی موجودہ ورثہ کی مستحق ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنا ہے؟ (ایک سائل)

ج ۲۶} عبدالغنی کی وفات کے بعد اس کی بیوی کو مرحوم کے ترکہ کا آٹھواں حصہ ملے گا اور زوجہ عبدالغنی کی وفات کے بعد اس کی وارث اسکی لڑکی ہے یا دیگر ورثاء اگر ہوں تو عبدالغنی کی لڑکی عبدالغنی کے ترکہ سے نصف کی وارث ہوگی۔ اللہ اعلم!

نوٹ:۔ مفصل فتویٰ تمام بطن کا حاصل کرنا ہو تو قواعد دفتر کی پابندی کیجئے۔ آپ نے صرف عبدالغنی کی لڑکی کے متعلق دریافت کیا وہ لکھ دیا۔

س ۲۷} آج کل رواج ہوگیا ہے کہ بغرض زینت سونے کے دانت بندھوا لیتے ہیں۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ (ایک خریدار اہلحدیث)

ج ۲۷} سونے سے دانت ٹھکوانا محض زینت کے لئے جائز نہیں۔ کیونکہ سونے کا استعمال بصورت زینت مرد کے لئے ناجائز ہے۔ اکھڑے ہوئے دانت سونے کے ٹانکے سے جڑوانے جائز ہیں۔

س ۲۸} غیر مسلم عورت شوہر والی مسلمان ہو جائے تو اس کی عدت کتنی ہے؟

ج ۲۸} ایک حیض سے استبراء رحم کرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے جیسی اسیرہ جنگ۔

س ۲۹} آج کل دیہات میں مروج ہے کہ نکاح کے وقت نکاح خوان لڑکے اور لڑکی کو کلمے پڑھاتے ہیں۔ کیا یہ فعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا کرتا تھا؟

ج ۲۹} نکاح کے وقت کلمے پڑھانا عہد نبوی سے ثابت نہیں۔ اللہ اعلم!

ضروری نوٹ | جملہ مستفتی اصحاب کی خدمت میں اطلاع کی جاتی ہے کہ وہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ ہمراہ سوال روانہ کیا کریں ورنہ عدم اندراج کی شکایت فضول ہوگی۔ کیونکہ

متفرقات

میری جسمانی حالت بہ نسبت سابقہ بہتر ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں ——— (ابو الوفا)

اخبار اہلحدیث کی توسیع اشاعت کیلئے بہی خواہ حضرات و معاونین کرام دلی توجہ سے کوشش کریں۔

سیرت المصطفیٰ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی آجکل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مبارک پر ایک نئی کتاب بنام "سیرۃ المصطفیٰ" تصنیف فرما رہے ہیں۔ جو پہلے بصورت مضمون اخبار اہلحدیث میں پھر کتابی صورت میں شائع ہوگی۔ انشاء اللہ! سلسلہ مضمون عنقریب "اہلحدیث" میں شروع ہو جائیگا ناظرین اہلحدیث منتظر رہیں۔

رسالہ "اسلام اور مسیحیت" کی کتابت ہو رہی ہے کتابت شدہ کاپیاں پریس جا چکی ہیں۔ شائقین جلد از جلد خریداری کی درخواستیں ارسال کریں۔ قیمت کی بابت ابھی تعین نہیں کیا جا سکتا۔

مسجد وزیر آباد کے لئے امام کی ضرورت ہے جو صحاح ستہ اور ترجمہ قرآن اور کتب صرف و نحو پڑھا سکے وعظ اور گفتگو میں خوش کلام ہو۔

راقم:- ماسٹر محمد حسین جالی ناظم انجمن اہل حدیث وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ (پنجاب)

بزم توحید بمبئی کے ناظم شیخ خدا بخش صاحب کپور تھلوی نے "محرم اور واقعات شہادت" کے متعلق اشتہار چھپوا کر تقسیم کیا۔ جزاہ اللہ! دیگر شاخہائے بزم توحید کے ناظم صاحبان بھی اپنی تبلیغی کارروائیوں سے مرکز میں اطلاع دیتے رہا کریں۔

آمد از شیخ خدا بخش صاحب موصوف عہ/

اشاعت فنڈ از شیخ خدا بخش صاحب موصوف ۱۲/ - مہتمم مدرسہ بیت العلوم گلبرگہ ۸/ - ناظم صاحب مدرسہ عالیہ مئو عہ/ - ناظم مدرسہ محمدیہ رائیڈنگ ۸/

ناٹک ہنسی کے رد میں کوئی کتاب ہو تو ناظرین

مطلع کریں۔ (ملک احمد الدین چک ۲۵۸ ع۔ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائلپور)

مدرسہ عالیہ مئو آج ستر برس سے ٹھوس دینی درس و تدریس کی خدمات متواتر کرتا چلا آ رہا ہے۔ جسکے کل اخراجات بہ کفیل اب تک مقامی لوگ تھے۔ مگر کئی برس سے اقتصادی حالت کی خرابی کے باعث مدرسہ مقروض ہو گیا تھا۔ مزید براں اس سال بوجہ جنگ عالمگیر مستقل سرکاری امداد بھی موقوف ہوگئی۔ اس لئے اب مولوی حافظ عبد اللہ صاحب عقیل مئوی کو سفارت کے لئے منتخب کرکے روانہ کیا گیا ہے۔ فی الحال مارچ ۱۹۴۲ء تک ہمارے سفیر صاحب بمبئی و اطراف بمبئی میں ہیں۔ بعدہ سورت، بڑودہ، دہلی، آگرہ، علی گڑھ، قنوج، کانپور، لکھنؤ، الہ آباد، بنارس، گیا، پٹنہ، اور آسنسول وغیرہ حاضر ہونگے لہذا گذارش ہے کہ جہاں بھی سفیر صاحب موصوف پہنچیں۔ آپ لوگ ان کے ذریعہ سے کما حقہ مدرسہ کی امداد فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں

احقر عبد الاحد عفی عنہ ناظم مدرسہ عالیہ مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ۔ (مدہ اشاعت فنڈ وصول)

ایک حل طلب معمہ جو کہ اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۰ ... میں شائع کیا گیا تھا۔ اب جو صاحب مندرجہ ذیل معمہ کا درست حل اخبار اہلحدیث میں شائع کرائیں گے ان کی خدمت میں مبلغ ۵ بطور انعام پیش کئے جائیں گے اور اگر وہ نہ لینا چاہیں تو مستحق اشخاص کے نام اخبار اہلحدیث جاری کرا دیا جائیگا۔ حل ایک ماہ کے اندر اندر آنا چاہئے۔ حل مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کیا جائے۔

خریدار نمبر ۵۲۰۹ معرفت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

اے کہ اسمائے خدا مے خوانی
بہر حاجت بدعا مے خوانی
بکشا گوش دل و دیدۂ جاں
بشنو اسرار عدد را بداں
اسم او با سورۂ قرآنی
متساوی اگر مے دانی
ہشت حرف است بترتیب نظام
بسط حرفش چہل گشتہ تمام
لفظیش نوزدہ از روئے جمل
ہست چوں مدخل باسط عمل
اولش میم و چہارم لام است
ستمیش درین ایام است
طا بود آخر و شد حرف درو
نکتہ فہمی کہ فہمید نکو
از سہ جا مصدر اسمش دال است
در سر آیت ازاں فال است
اولش ہفتدہ آخر سین است
متصل در وسط لیسین است
مخرج بینہ ہفتاد است
ایں ہمہ قاعدہ استاد است

عید آنہ فنڈ معرفت منشی محمد خان گوندل ساکن جیڈیاں والہ ۱۲/

غریب فنڈ میں از فوجی فنڈ ۱/ سابقہ ۱۲/ از سائل ۵/ پبلک لائبریری املو سے جملہ ۱۲/ سائل مذکور کے نام ایک سال کے لئے اخبار اہلحدیث جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ۲/

وصولی داخلہ ۱۲/ محمد حسن چک ۲۳۸ ..... عبد الواحد کسیل۔ ..... عبد الرحیم بجود۔

سترہ سائلین ابھی اور ہیں اصحاب خیر دست کرم کشادہ کریں۔ تاکہ ان غرباء کے نام بھی اخبار جاری ہو سکے۔

یاد رفتگاں میرے والد مولوی احمد علی صاحب چکروہی ریاست جموں جو ریاست جموں میں تبلیغ توحید و سنت کے مخلص مبلغ تھے ۷۶ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! مرحوم کی وفات سے علاقہ ہذا کے علماء میں بڑی کمی واقع ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ان کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ (حکیم محمد صادق ...) (۲) حاجی گلبہار صاحب کی لڑکی انتقال کر گئی۔ انا للہ ... ماسٹر قطب الدین بعد بیسرا (۳) میرا لڑکا ابو محمد عبد اللہ جو عربی پڑھ رہا تھا بخار میں دو دن بیمار رہ کر

ملکی مطلع

جنگ کا نازک ترین دور

موجودہ جنگ کی لپیٹ میں اگرچہ اس وقت دنیا کے کئی ممالک آ چکے ہیں مگر ابھی تک فیصلہ کن جنگ کے خطرہ کے پیش نظر حالات دن بدن نازک سے نازک ہو رہے ہیں۔ جیسا کہ اس ہفتہ کی خبریں مظہر ہیں کہ جاپان عنقریب ایک اور نیا محاذ قائم کرنے والا ہے چین سے چار سالہ جنگ کا اثر اس پر خواہ کچھ ہی ہو وہ ابھی مزید جنگ جوئی کا خواہشمند ہے چنانچہ اخبارات ساری ہیں کہ جاپان نے سیام و ہند چینی کی صلح کانفرنس میں ابھی دو ہفتہ کا التوا کر دیا ہے۔ اس کی نظر یورپ کی جنگ پر لگ رہی ہے۔ یعنی وہ اس انتظار میں ہے کہ جب جرمنی انگلستان یا کسی اور ملک پر حملہ کرے اور حکومتہائے برطانیہ و امریکہ اس طرف متوجہ ہو جائیں تو جاپان ایشیائی ممالک پر ہلہ بول دے اسی مقصد کے ماتحت اس نے چین کے جنوب میں واقع جزیرہ ہینان میں اپنی افواج جمع کرنی شروع کر دی ہیں۔ جزیرہ مذکور پر فوج جمع کرنے سے سنگاپور، ہانگ کانگ اور امریکن جزائر فلپائن کو سخت خطرہ ہے یہ بھی خبر آئی ہے کہ جاپانی بحری بیڑہ بندرگاہ ہینگ میں جمع ہو رہا ہے تاکہ سنگاپور پر حملہ کیا جائے۔ حکومت امریکہ نے بھی جاپان کے ساتھ الجھنے کی ٹھان لی ہے۔ چنانچہ اس کو پٹرول و تیل دینے پر مزید پابندی عائد کر دی ہے۔ جاپان میں مقیم امریکنوں کو امریکن قونصل کی طرف سے امریکہ جانے کا حکم مل چکا ہے۔ ان حالات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اگر جاپان نے امریکہ کے خلاف کسی قسم کی بھی پیشقدمی کی تو امریکہ جواب میں نرمی اختیار نہیں کرے گا۔ ہانگ کانگ یا سنگاپور پر حملہ کی صورت میں بھی برطانیہ مدافعت کرنے کو تیار رہے۔ غرضیکہ ایشیا میں بھی جنگ کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔

انگلستان پر جرمنی حملہ

سنا جاتا ہے کہ جرمنی اس دفعہ اپنی پوری کوشش و قوت سے انگلستان پر حملہ کریگا۔ اور یہ حملہ فضائی اور بحری دونوں راستوں سے ہوگا۔ اسی غرض کے لئے ہی ہٹلر مارشل پیتان پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ فرانس کا بحری بیڑہ اور جنوبی ساحل جرمنی کے حوالے کر دے مگر وہ صاف طور پر انکار کر چکا ہے ادھر ہٹلر کی طرف سے مقبوضہ فرانس، بلجیم، ہالینڈ وغیرہ کی تمام بندرگاہوں پر زبردست انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں وزیر اعظم برطانیہ نے اپنی تقریر میں ہٹلر کے حملہ کا ذکر کرتے ہوئے ایک طویل بیان دیا۔ جس کا ضروری حصہ درج ذیل ہے۔

"مستقبل قریب میں ہٹلر برطانیہ پر حملہ کرنے کیلئے مجبور ہو جائے گا۔ ہمیں آنے والے حملہ کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری تیاری کرنی چاہئے۔ ہمیں دن رات کام کرنا چاہئے اور پہلے سے بھی زیادہ مستعدی کے ساتھ کام میں لگ جانا چاہئے۔ ہمیں ہٹلر کی طرف سے گیس کے حملہ کے لئے بھی تیار رہنا چاہئے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ پیراشوٹوں یا چھلانگ لگانے والے جہازوں سے حملہ کرے۔ ہٹلر فتح حاصل کرنے کے لئے برطانیہ کو تباہ کرنے سے بھی گریز نہ کرے گا۔ بہت ممکن ہے کہ وہ اپنی فوجیں بھاری تعداد میں ریاستہائے بلقان میں بھیج دے اور [illegible] کے ٹکڑے کرنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح ہندوستان تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ بہت ممکن ہے کہ وہ جنگ کی لعنت ایشیا اور یورپ کے طول و عرض میں پھیلائے لیکن اس سے اس کی قسمت پلٹا نہیں کھائیگی ان ممالک میں بھی جن پر وہ قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس کے خلاف نفرت بڑھ گئی ہے"

(پرتاپ لاہور مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث: برطانیہ کے ذمہ دار وزیر اعظم کی تقریر سے جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ محتاج تفصیل نہیں ناظرین خود ہی اندازہ لگا لیں کہ شدید بمباریوں اور بے شمار مالی و جانی نقصان کے باوجود جرمنی کی طرف سے ایک اور حملے کا خطرہ ہے۔ جو اپنی نوعیت کے لحاظ سے شدید ترین ہوگا۔

محاذ بلقان

اٹلی یونان سے جنگ چھیڑ کر مفت میں پٹ گیا۔ اس کی امداد کو ہٹلر آیا تو ہے مگر ایسے وقت جبکہ لیبیا میں مسولینی کی مملکت کا بہت سا حصہ برطانوی اقتدار میں چلا گیا ہے اور البانیہ کا بہت سا علاقہ یونانیوں کے قبضے میں آ گیا ہے۔ جرمن فوج نے آتے ہی اٹلی کی بندرگاہوں اور اہم مقامات پر اپنا قبضہ کیا۔ اب چاہتی تھی کہ لیبیا کی طرف قدم بڑھائے مگر بحیرہ روم میں برطانوی بیڑہ پیش نہ جانے دیتا تھا۔ البانیہ کو بچانے کے لئے جرمن فوج کو ناچار خشکی کے راستے ہی آنا پڑا۔ چنانچہ اس ہفتے کا اہم واقعہ یہ ہے کہ پہلے جرمنی نے اپنے سفیر بلغاریہ بھیجے۔ پھر فوج کو سرحد پر جمع کر دیا۔ جو بعد میں ہزارہا کی تعداد میں سرحد عبور کر کے بلغاریہ میں داخل ہو گئی۔ غالباً اس کا مقصد یہ ہے کہ یونان پر حملہ کر دے جو اس وقت اٹلی کے ساتھ البانیہ میں برسر جنگ ہے۔ یونان اور بلغاریہ دونوں ملک ترکی سرحدوں پر واقع ہیں اس لئے ترکی کو بھی سخت خطرہ درپیش ہے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ شاید جرمن فوج نہر سویز کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے درۂ دانیال کا راستہ اختیار کرے۔

اسی خطرہ کے پیش نظر ترکی حکومت بار بار اعلان کر چکی ہے کہ اگر کسی طاقت نے ترکی کے حفاظتی رقبہ میں داخل ہونے کی کوشش کی تو حکومت فوراً میدان جنگ میں اتر آئے گی۔

اس اعلان کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر جرمنی نے بحیرہ اسود یا حدود ترکی پر کسی قسم کی پیشقدمی کی تو ترکوں کی جرأت و بہادری اپنی سابقہ روایات کے جوہر دکھائے گی۔ چنانچہ ترکی کی دس لاکھ فوج یونان و بلغاریہ کی سرحد پر کھڑی ہے۔ ہٹلر ترکی کی

طرف بڑھے یا شام کی طرف بہرحال ترکی کی اس وقت نازک پوزیشن ہے اور اسی کا عرصہ سے خطرہ تھا اس لئے جملہ اہل اسلام کو بلا و اسلامیہ خصوصاً ترکی کے لئے خلوص دل سے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حفظ امن میں رکھے۔

افریقہ کے محاذوں | برطانیہ کو فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ اریٹریا۔ لیبیا۔ صومالی لینڈ۔ جسنیر برطانوی افواج دشمن کا مقابلہ خوب ڈٹ کر کر رہی ہیں۔

جنگ اور ہندوستان | وزیر اعظم برطانیہ کی مذکورہ بالا تقریر سے ظاہر ہوتا ہے کہ دشمن کا خیال ہندوستان کی طرف بھی ہے۔ ایک طرف جرمنی کی طرف سے اندیشہ ہے تو دوسری طرف جاپان کا ڈر۔ غرضیکہ ہندوستان بھی جنگ کے خطرہ سے باہر نہیں۔ غالباً اسی لئے ہندوستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف نے ۹ فروری کو دہلی سے اپنی تقریر ریڈیو پر نشر کرتے ہوئے کہا تھا کہ

ہمیں اس امر کا انتظام کرنا چاہئے کہ کسی ہی طرف سے اس ملک (ہندوستان) پر حملہ نہ ہونے پائے۔ کیونکہ ۱۹۴۱ء نازک ترین سال ہے: وغیرہ

اہلحدیث | عدن پر اطالویوں کی طرف سے جب ہوائی حملے کئے جاتے تھے تو وائسرائے ہند نے ایک تقریر میں فرمایا تھا کہ جنگ اب ہندوستان کے دروازے پر پہنچ گئی ہے۔ مگر اب تو بحیرہ روم اور بحیرہ اسود میں جنگ کا گمان غالب ہے۔ بحیرہ اسود اور نہر سوئز ہندوستان کے دروازے سمجھے جاتے ہیں۔ اسلئے خطرہ ہے کہ بحیرہ روم کی جنگ کے شعلے ہندوستان تک نہ پہنچ جائیں۔ اسی لئے حکومت ہند کی طرف سے ڈیفنس آف انڈیا رولز میں چند ترامیم شائع کی گئی ہیں جن کی رو سے ہوائی حملہ سے بچنے کی تدابیر کیلئے ضروری انتظامات کرنے کے بارہ میں حکام کو مزید اختیارات دئیے گئے ہیں۔

ہندوستانیوں کے شغل | جنگ کے بادل ہندوستان کے سر پر منڈلا رہے ہیں

مگر ہندوستانی آپس میں افتراق و شقاق کی خلیج کو مزید وسعت دے رہے ہیں۔ کانگرس مسلم لیگ کا کسی امر پر ابھی تصفیہ نہیں ہوا تھا کہ پاکستان کا مسئلہ چھڑ گیا۔ اس پر مخالف و موافق زور آزمائی کر رہے تھے کہ زبان اردو کو بھی سابقہ مباحث میں شامل کر لیا گیا۔ پاکستان تو جب بنیگا دیکھا جاویگا مگر اردو کے دشمن ابھی سے اس زبان کو نیست و نابود کرنے کی فکر میں ہیں۔ چنانچہ معاصر "انقلاب" رقمطراز ہے کہ

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آج کل ہندی اور گورمکھی کی شورش کے سلسلے میں ہندؤوں اور سکھوں کا بہت گٹھ جوڑ ہو رہا ہے۔ ہندو چاہتے ہیں کہ اپنی تقریر و تحریر سے فارسی اور عربی کے الفاظ بالکل خارج کر دیں۔ اور سنا ہے کہ بعض سکھ اس تعصب میں یہاں تک آگے بڑھ گئے ہیں کہ وہ اپنے مذہبی الفاظ و اصطلاحات اور اپنی مقدس کتابوں میں سے بھی فارسی اور عربی کے الفاظ خارج کر دینے کے درپے ہو رہے ہیں۔ ان کی تجویز ہے کہ عربی فارسی لفظوں کی جگہ ہندی کے لفظ لے لئے جائیں۔ کیونکہ ہندی اور ہندو سکھوں سے زیادہ قریب ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ گرنتھ صاحب اور دوسری مذہبی کتابوں اور عام سکھی اصطلاحوں میں اسلامی راج اور اسلامی تہذیب کا کوئی نام و نشان تک باقی نہ رہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل الفاظ کی تبدیلی کی تجویز ہو رہی ہے۔

اصل نام		ہندی ترجمہ
دربار صاحب	(فارسی عربی)	راج سبھا، مندر
خالصہ	(عربی)	شدھ نردیر
نہنگ	(فارسی)	مگرمچھ
نہال	(فارسی)	پھند
صاحب	(عربی)	جی
بہادر	(فارسی)	جودھ بیر
فوج	(عربی)	سینا
پنجاب	(فارسی)	پنجم جل
نشان	(فارسی)	جھنڈا
حوصلہ	(عربی)	کھلا شاکر
دیوان	(فارسی)	پربھا سبھا
فتح	(عربی)	وجے
بادشاہ	(فارسی)	مہاراج
تیغ	(فارسی)	کھنڈا
شیر	(فارسی)	باگھ
مورچہ	(فارسی)	آڈ
بی بی	(فارسی)	شریمتی
شہید	(عربی)	(اس لفظ کا کوئی ہندی، پنجابی، سنسکرت میں نہیں ملا)۔

(انقلاب لاہور ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء صفحہ ۳)

ناظرین! | ایک طرف مذکورہ بالا ترمیم کو نظر میں رکھئے اور دوسری طرف ہندوستان کے مشہور و معروف غیر مسلم لیڈر سر سپرو کی رائے جو آپ نے حال ہی میں اردو کے متعلق الہ آباد کے ایک جلسہ میں ظاہر کی ملاحظہ فرما کر فیصلہ خود ہی کر لیجئے۔ موصوف فرماتے ہیں

"اردو زبان ہندو مسلمانوں کی مشترکہ زبان ہے اور اس کی ترقی میں دونوں کا حصہ ہے۔ زبان اردو کی لطافت اور اس کی ہمہ گیری اپنی انتہائی ترقی پر ہے اس کے معنوی محاسن اس قدر ہیں کہ کوئی طاقت اس کی ترقی کو روکنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی" (زمزم لاہور ۱۵ فروری ۱۹۴۱ء)

کاش! | ہم ہندوستانی جاپان اور جرمنی کے منصوبوں کو بنظر غور دیکھیں جو اس وقت دنیا میں نئے نظام کے رائج کرنے کے درپے ہو رہے ہیں۔ اور اپنی معمولی باتوں پر وقت ضائع نہ کریں ؛

مدرسہ بیت العلوم گلگنہ | دکن میں عرصہ چند سال سے قائم ہے

آج تک کارکنان مدرسہ نے کسی کے سامنے دست سوال دراز نہیں کیا۔ لیکن آج مدرسہ کے اخراجات اس قدر وسیع ہو گئے ہیں کہ طلباء کے اضافہ کے ساتھ ساتھ

"مَیں وضو نہیں کرسکتا تھا"

ناظرین اہلحدیث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبداللہ صاحب منیجر اخبار زمزم لاہور اپنے ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری عام صحت اس قدر کمزور رہتی کہ میں سردی کے موسم میں وضو بھی نہیں کرسکتا تھا۔ مگر "شبابی" کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہوگئی۔ جسم میں چستی اور چالاکی آگئی۔ بھوک کھل کر لگنے لگی اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا"

اوپر کے الفاظ کے بعد ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قارئین "اہلحدیث" کو "شبابی" کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات بہم پہنچائیں۔ آج کل دواؤں کے متعلق صدہا اشتہارات اخبارات میں شائع ہورہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دواؤں میں سے شاید ہی کوئی دوا اپنے بلند بانگ دعووں کے مطابق مفید ثابت ہوتی ہوگی۔ بعض اشتہارات میں صرف چند گھنٹوں کے اندر اندر بوڑھوں کو جوان کردینے کی تعلیاں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو لوٹنے کے ڈھنگ ہیں اور ان بلند بانگ دعووں میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں "شبابی" کے متعلق بھی بہت سے احباب کو بدگمانی ہوگی۔ ہم ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ وہ "شبابی" کو صرف ایک مرتبہ اپنے استعمال کا موقعہ دیں۔ آپ یقین کیجئے "شبابی" کوئی معمولی اشتہاری دوا نہیں بلکہ ایک بہت قیمتی اور سالہا سال کی مجرب اور بے خطا اکسیر ہے۔

اس کے چیدہ چیدہ فوائد حسب ذیل ہیں:۔

"شبابی" کے چند روزہ استعمال سے جسم کا فاسد خون خود بخود ختم ہوجاتا ہے اور اس کی بجائے صاف اور تازہ خون کثرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے۔ جسم میں چستی اور طاقت بڑھتی ہے۔ چہرہ انار کی طرح سرخ ہوجاتا ہے۔ معدے کی کمزوریوں کو دور کرکے بھوک بڑھاتی ہے۔ قوت باہ کو حیرت انگیز طور پر پیدا کرتی ہے۔ دل کی دھڑکن، غشی، جمود اور دستے کو دور کرتی ہے۔ دماغی کمزوریاں مثلاً غنودگی، بے حسی، وسواس، وحشت اور جنون کا خاتمہ کرکے حافظے کو مضبوط کرتی ہے۔ جب انسان کی طاقتیں ضعیف ہوجائیں، حواس کند ہوجائیں، ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں، دل گھٹتا ہو، مونہہ سے کھٹے ڈکار اور بو آتی ہو، قے، ہچکی، نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہو تو ایسی حالت میں "شبابی" کا استعمال ہر قسم کی پژمردگی دور کرکے جسم وجان میں نئی طاقت، نئے ولولے اور نئی امنگیں بڑھاتا ہے۔ دو لفظوں میں "شبابی" ہی ایک ایسی بے نظیر دوا ہے جو جسم اور دماغ کو ایک ہی وقت میں یکساں طور پر حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔

آج ہی ایک شیشی بذریعہ وی پی طلب کیجئے۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک الگ۔ ملنے کا پتہ:۔

منیجر انڈین میڈیکل کمپنی امرتسر

مومیائی

قیمت فی چھٹانک جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے ۔/۴ علاوہ محصول ڈاک

مصدقہ علماء اہل حدیث وہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق، دمہ، کھانسی، ریزش، کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہوجاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی کھالینے سے درد موقوف ہوجاتا ہے۔ مرد، عورت، بچے، بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہوسکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے) ۴؎۔ آدھ پاؤ للعہ۔ پاؤ بھر ۱۶؎ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لعہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی حکیم محمد یٰسین صاحب پونڈہیارہ آپکے یہاں سے اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں ماشاءاللہ تیر بہدف ثابت ہوئی لہذا عرض ہے کہ ہمارے مریضوں کے واسطے دو چھٹانک ارسال فرمائیں۔" (۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء)

جناب محمد اسرائیل صاحب رئیس مئو ناتھ بھنجن ازبمبئی۔ آپکی مومیائی کی تعریف محمد شریف صاحب اور دیگر کئی اشخاص کی زبانی سنی انہوں نے چھ چھٹانک منگوائی تھی مجھے بھی چھ چھٹانک ارسال فرمائیں۔ ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء

جناب مولوی ابو سعید عبدالمتین صاحب احمد پور شرقیہ۔ آپکی مومیائی پہلے کئی دفعہ بندہ نے استعمال کی۔ بفضلہ فائدہ ہوا اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں۔" ۴ جنوری ۱۹۴۱ء

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**
پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرت سر

---

۳ مُفت | **چاندیلز** قوت مردانہ کے لئے نہایت مجرب گولیاں جو کہ جریان۔ احتلام۔ کمزوری معدہ، دل ودماغ جگر کو دور کرکے کمزور کو جوانمرد بناتی ہیں۔ سرعت انزال۔ ذیابیطس عصبی کمزوری قبض اور وقت بڑھاپے کو دور کرتی ہیں۔ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ اس کے ہمراہ مندرجہ اشیاء مفت بھیجی جاتی ہیں (۱) ۱۹۴۱ء کا کیلنڈر (۲) کتاب قوانین صحت (۳) سرمہ کحل الجواہر۔ پتہ:۔ فاضل طبیب سابق پروفیسر بازار ریشم امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب ہر شخص بالکل مفت منگوا سکتا ہے

تفاسیر اربعہ ثنائیہ

از حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ العالی امرتسری

تفسیر القرآن بکلام الرحمٰن (بزبان عربی) یہ تفسیر بڑی شان وشوکت اور حسن منظر سے مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تفسیر مذکور جن اہل علم حضرات نے دیکھی ہے بہت پسند فرمائی ہے۔ مفسرین کے متفقہ اصول القرآن یفسر بعضہ بعضا کی عملی تصویر دیکھنی ہو تو یہ تفسیر دیکھئے ہر آیت کی تفسیر میں کسی دوسری آیت سے استشہاد کیا گیا ہے۔ اکثر مدارس عربیہ میں بطور جلالین پڑھائی جاتی ہے۔ کاغذ مصری۔ رنگ بہت عمدہ۔ سائز ۲۲×۱۸/۴۔ ضخامت ۳۰۴ صفحات۔ قیمت تین روپے

تفسیر ثنائی اُردو یہ تفسیر بہت مفید اور پسندیدہ ہے۔ جس میں خاص خوبی یہ ہے کہ قرآنی مضمون مسلسل معلوم ہوتا ہے۔ ایک کالم میں ترجمہ ہے دوسرے میں تفسیر مع ترجمہ ہے نیچے حواشی میں شان نزول درج ہے۔ اس سے نیچے مختلف حواشی مخالفین کے متعلق ہیں۔ اس تفسیر کی کل آٹھ جلدیں ہیں۔ جلد اول (سورہ فاتحہ وبقرہ) جلد ثانی (سورہ آل عمران) جلد ثالث (سورہ انعام، اعراف) جلد رابع (از سورہ انفال تا سورہ نحل) جلد خامس (از بنی اسرائیل تا سورہ فرقان) جلد ششم (از شعرا تا سورہ یٰسین) جلد ہفتم۔ (از سورہ صافات تا سورہ النجم) جلد ہشتم۔ (از سورہ قمر تا سورہ والناس) لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔

نوٹ:۔ قیمت فی جلد علیحدہ علیحدہ ۱۲/-۔ اور پوراسٹ خریدنے والے سے دس روپے ۱۰/-

تفسیر بیان الفرقان علیٰ علم البیان صرف سورہ فاتحہ وبقرہ کی تفسیر ہے۔ جو عربی زبان میں علم معانی وبیان کی روشنی میں لکھی گئی ہے شروع میں علم معانی وبیان کی اصطلاحات بھی درج کی گئی ہیں۔ دوران تفسیر آیات میں انہی مذکورہ اصطلاحات کو جاری کیا گیا ہے۔ کاغذ۔ کتابت۔ طباعت عمدہ۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

تفسیر بالرائے حصہ اول۔ اس تفسیر کی تصنیف کی بہت ضرورت تھی۔ کیونکہ اُردو میں آج کل قرآن مجید کے کئی تراجم وتفاسیر ایسی ہیں جن میں بہت سے مقامات قابل اصلاح ہیں۔ مثلاً تفسیر "بیان للناس" امرتسری "بیان الفرقان" لاہوری "تکمیل العرفان" قادیانی۔ قرآن مترجم مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ قرآن مترجم مولوی مقبول احمد شیعی اور قرآن مترجم مولوی احمد رضا خان بریلوی وغیرہ۔ ان تراجم وتفاسیر کی اہم اغلاط کی اصلاح کی گئی ہے۔ کتاب قابل دید ہے۔ حصہ اول میں دو سورتیں (سورہ فاتحہ وبقرہ) درج ہیں۔ قیمت ۱۰/

نوٹ:۔ جملہ تفاسیر کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ جو کہ خریدار کے ذمہ ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

کف کلر (کھانسی دور) ۳/-

جو ہر قسم کی کھانسی خشک، تر، نئی، پرانی، ابتدائی دمہ، بخار، دور دمہ، نزلہ، زکام کے لئے نہایت مفید ہے بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی ۳/- ۵۰ گولی ۱۱/ علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کے لئے شیشی کلاں فی درجن ۳۰/- شیشی خورد فی درجن ۱۶/-

ب...... و مقوی

اسکی پہلی خوراک ہی خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ کمزوری ہو تو ایک ہفتہ صرف کر کے آئندہ ہمیشہ کیلئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال ودیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف ۸/-۔ تاجروں کے لئے چھ شیشیوں کی قیمت ۹/- علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:۔ تجار صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ:۔ منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل ۲۴

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی ۱۲/-۔ پارچہ مطلا ۸/-

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۶/- روپے۔ فی جلد ۴/-

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی۔ محمد ایوب خان غزنوی، مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

کفریات مرزا

(مولفہ جناب اسرار احمد صاحب آزاد) اس رسالہ میں مرزا صاحب کی تحریرات سے ان کے متعلق عجیب وغریب مواد جمع کیا گیا ہے۔ جسے پڑھ کر مسلمان اس کے مطالعہ سے مرزائیت کا شکار نہیں ہوسکیں گے۔ قیمت ۹ پیسہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے۔ حصہ اول میں مسئلہ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں۔ مرزائیوں نے آج تک اس کتاب کا جواب نہیں دیا۔ قابل دید ہے۔ قیمت حصہ اول عمر۔ حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث کر کے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ منگوا کر ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

تفسیر واضح البیان (اردو) کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۲۶/۸ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ قیمت بے جلد ۲؎۔ مجلد ۳؎

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب موصوف نے حال ہی میں اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اور بھی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن مولانا موصوف نے یہ رسالہ حال ہی میں قرآن مجید کی فضیلت، تلاوت کا ثواب، قرأت قرآن، برکات قرآن، فن تجوید۔ ادائیگی حروف۔ آیات رحمت و عذاب۔ سجدہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی مخصوص طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے۔ کتاب جامع اور قابل دید ہے۔ منگوا کر پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ قیمت ۴ر

انارۃ المصابیح لاداء صلوٰۃ التراویح نماز تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں۔ علماء احناف کی طرف سے اس کی تردید کی جاتی ہے۔ مولانا نے اس تالیف میں بیس رکعت والی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے چند علمائے احناف و دیگر ائمہ عظام کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کر کے آٹھ رکعت کا مسنون ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

فرقہ ناجیہ اس رسالہ میں دلائل و براہین اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے صرف فرقہ ناجیہ مذہب اہل حدیث ہی ہے۔ ہر اہل حدیث اور اہل حدیث انجمنوں کو اس کی وسیع اشاعت کی کوشش کرنی چاہئے۔ قیمت ایک آنہ

سیرۃ محمدیہ مولانا صاحب ممدوح نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے، بوڑھے سب قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۲ر

صدائے حق اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے مختصر حالات، ان کے دعاوی و عقائد بیان کر کے ان کی معقول تردید کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱ر)

رسائل ثلاثہ یعنی امام زماں و مہدی منتظر و مجدد دوراں کے متعلق اردو زبان میں آج تک اس انداز تحقیق سے ان مسائل پر کوئی کتاب مفصل نہیں لکھی گئی۔ مولانا ممدوح نے یہ کتاب لکھ کر ان مسائل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے۔ مرزائے قادیانی کے اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے ۴ر

قرۃ العینین بمسرۃ العیدین عیدین کے مسائل فقہیہ و حدیثیہ اور ان کے اسرار و حکم میں بے نظیر رسالہ ہے یہ بھی ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک ناظرین کے مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی قیمت ۲ر

غازہ رغائب برائے جنازہ برغائب۔ جس میں جنازہ غائبانہ کا ثبوت اور مخالفین کے اعتراضات کا بھی معقول جواب دیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

نماز تہجد جس میں نماز تہجد کی فضیلت ادا کرنے کا طریقہ۔ تعداد رکعات وتر۔ دعائے قنوت وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱ر

فضائل شعبان ماہ شعبان کے فضائل شب برات کے احکام کا بیان۔ قیمت ۱ر

کھلی چٹھی بنام ... مولانا محترم نے مولوی اللہ دتہ مرزائی کے ٹریکٹ کا جواب دیا ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱ر)

چار روپے کی کتب صرف ایک روپیہ میں

مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی ہے مگر رعایتی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک ۶ر علیحدہ ہوگا۔

تحفہ رمضان عمر۔ قال اللہ ۴ر۔ قال الرسول ۴ر۔ عقائد اسلام ۴ر۔ فتح اسلام ۴ر۔ ام القریٰ ۴ر۔ خون شہادت کے دو قطرے ۴ر۔ قال الفقہاء ۲ر۔ اسلام کی صداقت ۲ر۔ تعلیم الحج ۲ر۔ تعلیم الصیام ۲ر۔ تعلیم الزکوٰۃ ۲ر۔ اسلام کی خوبیاں ۲ر۔ برزخ کا بیان ۲ر۔ حشر کا بیان ۲ر۔ تحریم الخمر والزنا ۲ر۔ کلمہ شہادت ۲ر۔ عالم کباب مرزا ۲ر۔ یکصد طبی مجربات ۲ر

پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

مندرجہ بالا کتب منگانے کا پتہ:- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ایک تازہ طبی تصنیف

کنز الاطباء

از حکیم مولوی حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی مصنف "کنز المجربات" وغیرہ

کتاب مذکورہ حال ہی میں مصنف ممدوح نے تصنیف فرمائی ہے جس میں صدہا حکماء کے خاص الخاص مجربات صدہا نسخے بہت تلاش و کوشش سے مہیا کر کے یکجا جمع کر دیئے ہیں ہر نسخہ کے ساتھ اسکے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۲۲×۱۸ کے ۲۲۴ صفحات۔ قیمت ایک روپیہ بارہ آنے (۱۲/۱) محصول ڈاک ۶/

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحیی محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ یہ کتاب عرصہ سے نایاب تھی اب طبع ثانی میں باب بندی بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث اور مقلدین میں فیصلہ کن ہے۔ جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے فقہاء امت حدیث نبوی میں بلند پایہ نہ تھے۔ ثبوت میں تاریخی واقعات اور بزرگان دین کے اقوال اور آثار درج کی گئی ہیں۔ مقلدین کے اہل حدیث پر ہر قسم کے اعتراضات کا دفعیہ کیا گیا ہے۔ تقلید شخصی کا قلع قمع کیا گیا ہے قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۸/

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

مؤلفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی۔ اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، منفیات اور کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ یہ کتاب موتیوں اور جواہرات سے مہنگی ہے ضخامت سوا پانچ سو صفحات، قیمت تین روپے

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ انڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب، پمفلٹ، اشتہارات، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے :-

مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

۳۳ فیصدی رعایت

"چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات"

از مولانا محمد عالم صاحب آسی امرتسری

جس میں موجودہ صدی کے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کے مکمل حالات مندرج ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کے پورے تبع تھے۔ اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ رعایتی صرف ایک روپیہ محصول ڈاک ۹/۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ

منگوانے کا پتہ :- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مرقاۃ القرآن

یعنی عربی کی پہلی کتاب۔ جس میں قرآن مجید سے مختلف جملات و آیات کو چالیس اسباق میں مرتب کیا ہے۔ اس کتاب کے پڑھنے سے دو فائدے ہیں۔ ایک تو عربی لکھنی پڑھنی جلد آ جاتی ہے۔ دوسرے اس کو پڑھا ہوا طالب علم قرآن مجید خود بخود پڑھ سکتا ہے۔ رسم الخط جدید طرز پر ہے تاکہ ادائیگی تلفظ میں آسانی ہو۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴/

کلید مرقاۃ القرآن } مرقاۃ القرآن کو جو [illegible] پڑھنا چاہیں ان کے لئے بے حد مفید ہے [illegible]

کنز المرکبات

از حاجی حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے مقوی نسخے درج کئے گئے ہیں جو عربی و فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ قیمت ۱۲/۱ روپے

پھلوں سے علاج

ہر انسانی بیماری کا مختلف پھلوں سے علاج بتایا گیا ہے۔ پھلوں کے استعمال کے طریقے بتائے ہیں۔ اپنی طرز کے لحاظ سے یہ ایک بے مثل کتاب ہے۔ ضرور منگوائیں مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب روڑوی۔ قیمت ۸/

پتہ :- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ نمبر ...
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۲ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ،، ۷ روپے
عام خریداران سے ،، ۵ روپے
،، ،، ششماہی ۳ روپے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲ آنے

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی حفاظت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے (۴) جو مضمون مراسلہ سے لیٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک لفافے خطوط واپس ہونگے

امرتسر یکم صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

ایک مجاہد کی زبان سے؟

(از مولوی ابوالشکور محمد داؤد صاحب راز شکراوی)

نہ غیر اللہ کے آگے میں اپنا سر جھکاؤں گا
کسی دن جا نہ باطل کی بنیادیں ہلاؤں گا
مجاہد وار ظلم توحید کی دنیا بساؤں گا
شریعت اور سنت کو میں اک ڈھنگ میں کھاؤنگا
اڑاؤنگا بتوں کے سرکو تیغ لا الٰہ سے
مٹائی جائینگی سب کفر اور الحاد کی باتیں
مجھے ساحل پہ پھر ڈوبی ہوئی کشتی لگانی ہے
رہ توحید میں گر دار پر چڑھنا پڑے مجھ کو
میں ہوں ادنیٰ سپاہی لشکر فاروق اعظم کا

پیمبر کی اطاعت سے نہ ہرگز جی چراؤں گا
در حق پر کسی دن اہل باطل کو جھکاؤں گا
مساوات و اخوت کا نیا عالم بساؤں گا
شراب معرفت کے جام پیاسوں کو پلاؤنگا
مزاروں کی پرستش سے مسلماں کو بچاؤنگا
لگا کر نعرۂ توحید دنیا کو ہلاؤں گا
میں پھر ملت کو وہ کھوئی ہوئی عزت دلاؤنگا
تو میں اس راہ میں اک چین و اطمینان پاؤنگا
میں راہ خدمت اسلام میں تن من لٹاؤنگا

نہیں آتا ہے مجھ کو چین درد و سوز ملت سے
وہ دن کب آئیگا اے راز جب میں چین پاؤں گا

فہرست مضامین

نظم (ایک مجاہد کی زبان سے) - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - ص ۲
خدا کی پیدائش اور موت - - - - - ص ۳
نکاح کا طرز دلفگار - - - - ص ۵
سیال السیلان (قادیانی مشن) - ص ۶
اتحاد مذاہب اور مرزائی - - - ص ۸
وقت کی پکار - - - - ص ۱۰
کتاب ... کے متعلق
مشاجرات ... } - - ص ۱۱
وقت کی پکار (مضمون ص ۲) - - ص ۱۳
منقولات - - - - ص ۱۴
... - - - - ص ۱۵
فصل قبر ص ۱۶ - اشتہارات - ص ۱۷ تا ۲۰

انتخاب الاخبار

(منتخبہ تا ۲۴ فروری)

—— مسٹر جناح مسلم لیگ کے پھر صدر منتخب ہوگئے ہیں۔ نیز مسلم لیگ کی کونسل نے کانگرسی ستیاگرہ کی مزاحمت کرنے کا رزولیوشن پاس کر دیا ہے۔

—— گذشتہ نو ماہ کے عرصہ میں لاری کے حادثات سے ایک سو چھپن اشخاص ہلاک ۲۴۶ زخمی ہوئے۔

—— نواب صاحب بھوپال نے ۱۵ اسلحہ کاروں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپیہ دیا ہے۔

—— یوپی ہندو مہاسبھا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ یوپی کے ہندو ... ملک کے لئے ۶ ماہ کے اندر اندر دس لاکھ سپاہی برطانیہ کو دے سکتے ہیں۔

—— کراچی کے قریب کوئلہ کی کان دریافت ہوئی ہے۔

—— سندھ گورنمنٹ نے مسجد منزل گاہ مسلمانوں کو دیدی ہے۔

—— ہندوستان میں ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت تقریباً ۶ ہزار اشخاص گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— سنگاپور کے قریب سمندر میں سرنگیں بچھا دیگئی ہیں۔

—— جاپان کا دعویٰ ہے کہ برما روڈ پر آمدورفت قطعاً بند ہے۔

—— جاپانی اخبارات کی رائے ہے کہ موجودہ حالات کے ماتحت جرمنی، جاپان اور اٹلی میں ایک معاہدہ ہونا چاہیئے۔

—— سیام اور روس میں تجارتی معاہدہ کرنے کی غرض سے سیامیوں کا ایک مشن روس گیا ہے۔

—— روس کا بحری بیڑہ دریائے ڈینیوب میں گشت کر رہا ہے۔

—— برطانیہ کے محکمہ بحر کا اعلان ہے کہ مالٹا کے ساحل سے دور دور تک اور بحیرہ روم کے ایک حصہ میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

—— روم کی تازہ اطلاع ہے کہ حال ہی میں مسولینی نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے صاف طور پر اعتراف کر لیا کہ حالت موجودہ میں افریقہ میں اطالوی فوجوں کو مزید کمک کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتی۔

—— یونانی فوجیں البانیہ کے محاذ پر اطالوی مورچوں پر گولہ باری کر کے متعدد چوکیوں پر قابض ہوگئی ہیں۔

—— برطانوی افواج مشرقی افریقہ میں اطالیہ کے ۲۵ ہزار مربع میل رقبہ پر قابض ہو چکی ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ افریقہ میں کسمایو کے نزدیک فوجی اہمیت کے دو جزیروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— بحیرہ روم میں حال ہی میں برطانوی آبدوزوں نے دشمن کے آٹھ مال برداری والے جہاز غرق کر دیئے ہیں۔

ناظرین اہلحدیث

اخبار ہذا کا صفحہ ۱۱-۱۲-۱۴ ضرور ملاحظہ فرماویں

—— فرانسیسی ہند چینی کے گورنر جنرل نے صوبہ ٹونکنگ کے تمام آدمیوں کو جو جنگ میں بھرتی کے قابل ہوں بھرتی ہونے کا حکم دیا ہے۔

—— برطانوی ہیڈ کوارٹر لندن کا اعلان مظہر ہے کہ برطانوی فوجوں نے اطالوی سمالی لینڈ کے دو اور شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

پرائیویٹ ملازموں کا قانون

پنجاب اسمبلی نے پرائیویٹ دکانوں وغیرہ کے ملازموں کے متعلق جو قانون پاس کیا تھا اس کا نفاذ یکم مارچ سے اس صوبہ میں ہو گیا ہے۔ فی الحال اس کا اطلاق لاہور، امرتسر، سیالکوٹ، فیروزپور، راولپنڈی، ملتان کی میونسپل حدود اور چھاؤنیوں، لدھیانہ، لائل پور، جھنگ، گوجرہ، شملہ، اوکاڑہ کی میونسپل کمیٹیوں پر ہوگا۔ اس قانون کی رو سے ۱۴ سال سے کم عمر کے لڑکے کو کسی دکان پر ملازم نہیں رکھا جا سکیگا۔ کسی ملازم سے ایک ہفتہ میں ۵۴ گھنٹے سے زیادہ کام لینے کی اجازت نہ ہوگی اور کسی ایک دن میں کسی ملازم سے دس گھنٹہ سے زیادہ کام نہیں لیا جا سکیگا۔ ان دس گھنٹوں میں بھی روٹی کھانے آرام کرنے کا وقت دیا جانا لازمی ہے۔ البتہ گورنمنٹ کو یہ اختیار ہے کہ کرسمس، دیوالی، عید اور دوسرے ایسے تہواروں پر خاص حالات میں زیادہ کام کرنے کی اجازت دیدے۔ ایسے دن زیادہ سے زیادہ پندرہ ہو سکیں گے ملازمان سے جو زیادہ کام لیا جائیگا اس کیلئے انہیں اوورٹائم دیا جائیگا۔ گرمیوں میں دکانیں ۷ بجے سے پہلے نہیں کھل سکیں گی۔ اور دس بجے سے پہلے بند کرنا لازمی ہوگا۔ سردیوں میں ۸½ بجے سے پہلے نہ کھل سکیں گی اور زیادہ سے زیادہ ۹ بجے تک کھلی رہ سکیں گی۔ دکانداروں کو دکان کے کھلنے کے وقت میں تبدیلی کرنے کا اختیار ہوگا۔ ہر دکاندار کے لئے لازمی ہوگا کہ وہ ہفتے میں ایک مرتبہ چھٹی کرے۔ البتہ چھٹی کا دن مقرر کرنے کی اُسے آزادی ہوگی ہر ایسا ملازم جس کا عرصہ ملازمت ایک سال ہو چکا ہو، پوری تنخواہ کے ساتھ چودہ دن کی رخصت لینے کا حقدار ہوگا۔ اور چھ ماہ کی ملازمت میں ایک ہفتہ کی رخصت کا کسی ملازم کو بغیر معقول وجہ کے علیحدہ نہیں کیا جا سکیگا علیحدگی کی حالت میں ایک ماہ کا نوٹس فریقین کو دینا لازمی ہوگا۔ خلاف ورزی کی حالت میں پہلی بار ۲۵ روپے بعد میں سو روپے تک جرمانہ ہو سکتا ہے۔ اس قانون کا اطلاق رفاہِ عام میں کام کرنے والے اداروں پر نہیں ہوگا اور نہ ہی ان آدمیوں پر جو مالک دکان کے اپنے خاندان کے ہیں۔ وقت کی پابندی کا اطلاق ...

یاد رفتگاں

(۱) جماعت اہلحدیث چاندپور ضلع بجنور کے معمر بزرگ محمد اسماعیل صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (ابو رفیق سیف بریلوی) (۲) میرے والد مولوی محمد رضاء اللہ صاحب چار ماہ کی علالت کے بعد انتقال کر گئے انا للہ! مرحوم کی تبلیغی کوششوں سے علاقہ ترائی۔ نیپال اور ضلع دربھنگہ میں بہت سے حضرات توحید و سنت کے پابند ہوئے تھے (مولوی محمد عین الحق مدرس مدرسہ احمدیہ سلفیہ لہریا سرائے دربھنگہ) (۳) اہلیہ ملک محمد الدین صاحب مدیر رسالہ "صوفی" پنڈی بہاؤ الدین کا ۱۹ فروری کو انتقال ہوگیا۔ انا للہ! (منیجر صوفی) (۴) مولوی عبدالمجید صاحب ایم۔ اے بنارسی کی اہلیہ محترمہ داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ! (ابو القاسم سیف۔ قاری احمد سعید از بنارس)

اہلحدیث: ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفرلھم وارحمھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

یکم صفر المظفر ۱۳۶۰ھ

خدا کی پیدائش اور موت

لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ

ہم جانتے ہیں کہ یہ سرخی ناظرین کے دلوں میں نہایت وحشت اور نفرت پیدا کریگی۔ خود ہمیں بھی اس سے نفرت ہے۔ بلکہ جن لوگوں سے آج ہمارا روئے سخن ہے وہ بھی اس واقعہ کو اہل دنیا کے لئے نفرت انگیز جانتے ہیں۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اہلحدیث مورخہ ۷ فروری میں مسیحی رسالہ اخوت بابت دسمبر ۱۹۴۰ء سے ایک فقرہ نقل کیا تھا۔ جس کے الفاظ آج ہم مکرر نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہیں :-

"مسیحی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور بے باکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی" (صفحہ ۲۳)

یعنی مسیح کے حق میں عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے کہ :- "وہ مجسم خدا تھا" ——— آج ہم اس خدائے مجسم کی پیدائش اور موت کا حال ناظرین کو سناتے ہیں۔ اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ خود مسیحیوں کے الفاظ میں۔ ۱۸ دسمبر کا آخری ہفتہ جس میں عیسائیوں کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ دراصل مسیح کی پیدائش کا ہفتہ ہے۔ اسی لئے دسمبر اور جنوری کے عیسائی اخباروں اور رسالوں میں مسیح کی پیدائش کا ذکر کیا جاتا ہے۔ رسالہ "اخوت" کی اشاعت جنوری میں عید میلاد مسیح کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون نکلا ہے۔ ناظرین اسے غور سے پڑھیں۔ اور نیچے حواشی میں جوابی نوٹ بھی دیکھتے جائیں۔ معاصر "اخوت" لکھتا ہے کہ :-

"مسیحی دنیا حال ہی میں عید میلاد منا چکی ہے اور اب بھی ہمارے دماغ اپنے منجی کی پیدائش[1] کے خیالات سے معمور ہیں۔ ایک اور برس گزر گیا اور ہم نے بیت لحم میں آپ کے پیدا ہونے کی یادگار منائی۔ لیکن دو ہزار برس قبل شاید معدودے چند لوگ ہی اس بات کو مانتے ہونگے کہ بیت لحم کی چرنی سے خدا کے کامل "مکاشفہ" کا ظہور ہونے کو ہے اور آج بھی ہم اس کے پنگوڑے کے گرد جمع ہو کر کچھ کم متعجب اور محو حیرت نہیں۔ لیکن گو خداوند یسوع[2] کی پیدائش نہایت عاجزانہ حالت میں ہوئی۔ گو نہ تب اور نہ بعد از ولادت شاہانہ طمطراق اور جاہ و حشم آپ کے ہمرکاب رہے۔ تس پر بھی آپ کو اپنی بادشاہی کا احساس ضرور تھا۔ نیا عہد نامہ دنیا بھر کی کتب مقدسہ میں سب سے زیادہ حیرت انگیز کتاب ہے۔ کسی اور کتاب میں کسی شخص نے ایسے دعوے نہیں کئے۔ جیسے مسیح خداوند نے اس میں کئے ہیں۔ یہود کے نزدیک اس کے دعاوی کفر کے مرادف تھے[3]۔ اور انہوں نے ان دعاوی کی پاداش میں حضور کو صلیب بھی دی۔ آپ کے دعوے ازبس عجیب و غریب ہیں۔ وہ دیگر مذاہب ادیان عالم کی مثل دوری سے صداقت کا راستہ نہیں بتاتے

---

[1] ناظرین ! اس لفظ کو ملحوظ رکھئے کہ مسیح کی پیدائش ہوئی۔ کس شکل میں ہوئی اور کس کیفیت سے ہوئی؟ اسکے متعلق نوٹ ۲ دیکھئے۔ (اہلحدیث)

[2] خداوند یسوع (مسیح) کی پیدائش ہوئی اور عاجزانہ حالت میں ہوئی۔ کیا کوئی ذی ہوش انسان ایسے عاجز خدا کو ماننے کے لئے تیار ہے؟ (اہلحدیث)

[3] یہود ہی کے نزدیک نہیں بلکہ کل انبیاء علیہم السلام کی شرائع میں دعویٰ الوہیت کفر ہے۔ قرآن مجید اسکی توثیق کرتا ہے :- وَمَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْٓ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ۭ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ (پ ۱۷- ع ۲) مخلوق میں سے جو بھی کہے کہ میں معبود ہوں تو ہم (حقیقی خدا) اسکو جہنم کی سزا دینگے۔ اسی طرح

بلکہ فرماتے ہیں "میں راہ حق اور زندگی ہوں" جب لوگوں نے کہا کہ ہم خدا کو دیکھنا چاہتے ہیں تو ارشاد ہوتا ہے "جس نے مجھے دیکھا اُس نے باپ کو دیکھا" اس سے بھی بڑھ کر آپ نے فرمایا "میں اور باپ ایک ہیں" بلاریب اس قسم کے بیانات نہایت وحشت انگیز اور لرزہ خیز ہیں اور آج بھی انہیں سُنکر اہل دنیا کے دلوں میں کچھ کراہیت اور نفرت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن دو باتوں میں سے ایک ہی بات ممکن ہے۔ یا تو یہ کسی فریبی مکار کے کفر آمیز کلمات ہیں اور یا انہیں اپنی قدر و قیمت ثابت کرنا ہے۔

مسیح خداوند کو معلوم تھا کہ اس قسم کے دعاوی آپ کو صلیب کی راہ لے جائینگے۔

(اخوت لاہور بابت جنوری ۱۹۴۱ء صفحہ اول)

اہلحدیث (ہم پیدا ہونے اور مرنے والے کو خدا نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ خدا کے متعلق ہمارا ایمان ہے کہ هُوَ الْحَيُّ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ (پ ۲۴ ع ۱۳) جس کی تشریح دہلی کے آخری بادشاہ ظفر مرحوم نے یوں کی ہے ؎

نہ تجھے دوست کی حاجت ہے نہ اندیشۂ دشمن
نہ تجھے کام ہے عشرت سے نہ شیوہ تیرا شیون
نہ تجھے چاہئے ماویٰ نہ تجھے چاہئے مسکن
بری از خوردن و خفتن بری از ہمت مردن

مسیح ناصری اور مسیح قادیانی

حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی تعلیم (جو قرآن میں مذکور ہے) کے ماتحت ہم صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ ممدوح نے دعویٰ الوہیت نہیں کیا۔ مگر قادیانی مسیح کے دعاوی ہمارے سامنے ہیں جن کی چھان بین ہم خوب کر سکتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے
میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے
ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔

(ماخوذ از اخبار بدر ۱۹۔ جنوری ۱۹۰۳ء)

مرزا صاحب کے مریدو! مسیحی تصنیفات اور مسیحی رسالہ (اخوت اور المائدہ وغیرہ) کو دیکھ کر تم لوگ بتا سکتے ہو کہ عیسیٰ پرستی کا ستون ٹوٹ گیا ہے؟ واللہ مرزا صاحب کے اس قسم کے دعاوی کو سن کر بے ساختہ ہمارے مونہہ سے وہی نکلتا ہے جو کسی شاعر نے اپنے معشوق کے حق میں اس کے فرضی اور موہومی قتل عام کرنے کے متعلق کہا ہے ؎

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

۴ ایک معنی سے صحیح ہے کہ "راہ حق میں ہوں"۔ یعنی راہ حق دکھانے والا میں ہوں۔ جیسے قرآن مجید کہتا ہے إِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ (پ ۲۵ ع ۵) (اے پیغمبر! آپ لوگوں کو سیدھی راہ بتاتے ہیں) ایسا ہی یہ کہنا بھی صحیح ہے کہ "زندگی میں ہوں" یعنی میں حیات اُخروی (جو حقیقی زندگی ہے) حاصل کرنے کا طریقہ بتاتا ہوں۔ یہی مضمون قرآن مجید بھی بتاتا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً (پ ۱۴ ع ۱۹)

جو کوئی مرد ہو یا عورت اعمال صالحہ کریگا ہم (خدا) اُسکو حیات طیبہ (پاک زندگی) عطا کریں گے۔

بیشک حضرات انبیاء کرام یہی تعلیم دیتے آئے ہیں۔ (اہلحدیث)

۵ اس فقرے کے ساتھ مسیح کا یہ ارشاد بھی ملا لیجئے تاکہ مطلب صاف ہو جائے کہ

میں باپ میں اور تم مجھ میں اور میں تم میں ہوں
(انجیل یوحنا ۱۴: ۲۰)

اس قسم کے مجازات ہر زبان میں ملتے ہیں۔ جو حقیقت پر مبنی نہیں ہوتے بلکہ محض ادعائی رنگ میں مبالغات ہوتے ہیں۔ چنانچہ ایک فارسی شاعر اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہتا ہے ؎

جذبۂ عشق بحدیست میان من و تو
کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

دیکھئے اس شعر میں محب و محبوب کے درمیان وحدت دکھانے کو کس قدر مبالغہ سے کام لیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے۔ چونکہ قرآن مجید کے نزول سے پہلے لوگ اس قسم کی عبارتوں سے غلطیاں کھا چکے تھے اس لئے بجائے ایسی عبارتوں کے قرآن مجید نے یوں فرمایا:۔

مَن يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ ۚ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقًا (پ ۵ ع ۶) (جو لوگ خدا اور رسول کی تابعداری کرینگے وہ قیامت کو صالحین کے ساتھ ہونگے جو بہت اچھے ساتھی ہیں)

انجیل کی ایسی عبارات بعد تسلیم مجاز مبنی بر حقیقت نہیں۔ مگر ہم مسیحیوں کو مجاز تسلیم کرنے پر مجبور نہیں کرتے اُن کو اختیار ہے کہ جو عقیدہ چاہیں رکھیں۔ البتہ ہم اس کی تنقید کریں گے۔ (اہلحدیث)

۶ پادری برکت اللہ صاحب ایم۔ اے نے حال ہی میں ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے "مسیحیت کی عالمگیری"۔ موصوف نے اس کتاب میں بڑے زور سے دعویٰ کیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں سے صرف مسیحی مذہب ہی عالمگیر ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مگر "اخوت" کی یہ عبارت بتا رہی ہے کہ

مسیحی مذہب کے اس قسم کے بیانات سے اہل دنیا کو نفرت اور وحشت ہوتی ہے۔

ان دونوں بیانوں میں سے صحیح بیان کونسا ہے اور غلط کونسا؟ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے۔ ؎

محتسب را درون خانہ چہ کار (اہلحدیث)

۷ آپ نے جو دو صورتیں بتائی ہیں۔ ان کے علاوہ تیسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس قسم کے فقرے جن سے مسیح کی الوہیت ثابت کی جاتی ہے مسیح کے نہیں ہیں۔ بلکہ الحاقی (ملاوٹی) ہیں۔ قرآن مجید نے یہی شق اختیار کی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔ (دیکھو پرچہ آئندہ)

جوابات [illegible]

نگار کا طرز دلفگار

لکھنؤ سے ایک رسالہ "نگار" شائع ہوتا ہے جو حقیقت میں ایک ادبی رسالہ ہے۔ مگر کبھی کبھار وہ اپنے اصل موضوع سے تجاوز کر کے مذہبیات میں بھی دخل دینے لگ جاتا ہے۔ جس پر اسلامی حلقوں میں ایک شور برپا ہوجاتا ہے۔ حال ہی میں اس نے قرآن شریف کے کلام اللہ ہونے کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ ظاہر کیا ہے۔ جس پر اسلامی جرائد میں بہت کچھ اظہار ناراضگی کیا گیا۔ مگر "اہلحدیث" نے اس پر کچھ نہیں لکھا۔ کیونکہ "اہلحدیث" سے اس کا تبادلہ نہیں ہے نہ وہ ہماری نظر سے گزرتا ہے۔ بعض ناظرین اہلحدیث نے ہم سے "نگار" کے جواب کی خواہش ظاہر کی۔ اس کے علاوہ امرت سر کے رسالہ "البیان" کے دفتر سے بھی درخواست پہنچی کہ ہم بھی اس کے متعلق کوئی نوٹ لکھیں جو اہلحدیث اور البیان میں شائع ہوجائے۔ "البیان" کی درخواست پر ہم نے عذر کیا کہ رسالہ نگار جو زیر بحث ہے ہماری نظر سے نہیں گزرا جس سے ہم قائل کے اصل الفاظ دیکھ سکتے۔ اس کے جواب میں دفتر البیان کی طرف سے ہمارے پاس رسالہ نگار بابت اگست ۱۹۳۱ء بھیجا گیا جس کے صفحہ پر ہم نے یہ الفاظ لکھے ہوئے پائے کہ:-

کلام خداوندی سے مراد قرآن کے الفاظ و حروف نہیں ہیں بلکہ ان کا مفہوم مراد ہے۔ خدا نے علی وجہ البصیرت تمام احکام رسول اللہ پر نازل کئے جنہیں اپنی زبان میں آپ نے لوگوں پر پیش کر دیا۔ (صک)

اہلحدیث | اس اقتباس کا مطلب یہ ہے کہ قرآنی الفاظ مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ منزل من اللہ نہیں ہیں۔ بلکہ ان کا مضمون آنحضرت صلعم کے قلب مبارک پر نازل ہوا، جسے آپ نے اپنے الفاظ میں ادا کر دیا۔ اسلام کا کوئی فرد اس کا قائل نہیں ہے۔

اڈیٹر صاحب "نگار" شاکی ہیں کہ ہمارے جواب میں دلائل عقلیہ یا تصریحات قرآنیہ پیش نہیں کی جاتیں بلکہ روایات اور اقوال الرجال پر زور دیا جاتا ہے جن کے ہم قائل نہیں ہیں۔

ہم ان کے اس مطالبہ کی قدر کرتے ہوئے قرآن ہی سے جواب دیتے ہیں۔ مگر جواب دینے سے پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اڈیٹر صاحب نگار نے دراصل سرسید احمد مرحوم علیگڑھی کی تفسیر القرآن جلد اول سے یہ خیال اخذ کیا ہے جس کی اطلاع بہت کم لوگوں کو ہوگی۔ بلکہ سرسید مرحوم کے الفاظ میں مسلمانوں کے نقطۂ نگاہ سے بہت زیادہ سختی اور تلخی ہے۔ سر موصوف نے حقیقت جبرئیل اور ملکہ نبوت پر بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

جس طرح ایک پاگل آدمی اپنے خیال میں کسی کو مخاطب کر کے گفتگو کرتا ہے۔ اسی طرح نبی اور رسول اپنے عالم خیال میں جبرئیل کے ساتھ باتیں کرتا ہے اور اس کی بات سنتا ہے۔ حقیقت میں اس کا اپنا ہی فطری ملکہ ہوتا ہے جو فوارے کی طرح اسی سے نکلتا ہے اور اسی پر گرتا ہے۔

اس کا ذکر ہم نے تفسیر ثنائی جلد اول میں زیر آیت قُلْ مَنْ کَانَ کیا ہوا ہے۔ ناظرین تفصیل وہاں سے دیکھ سکتے ہیں۔

خیر یہ تو مرشد جانے یا مسترشد جانے۔ ہم تو یہی کہیں گے :-

لیس ھذا باول قارورۃ کسرت فی الاسلام
(یہ پہلا ہی صدمہ نہیں ہے جو اسلام کو پہنچا ہے)

چونکہ اڈیٹر صاحب نگار نے قرآن مجید سے دلیل طلب کی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ آپ خود بھی قرآن مجید سے اپنے دعوے پر دلیل پیش کر کے مخالفین سے اس کے جواب کا تقاضا کرتے۔ لیکن اگر انہوں نے اپنا فرض ادا نہیں کیا تو ہم اپنے فرض سے کیوں قاصر رہیں۔ کلام اللہ کا بیان سنئے۔ ارشاد ہے:

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۴)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ وَقَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّكُمْ ۭ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ ۭ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ (پ ۶ - ع ۱۴)

(کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ خود اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے (حالانکہ) مسیح نے تو کہا تھا اے بنی اسرائیل اللہ کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ بے شک جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کریگا تو اللہ نے اسپر جنت حرام کر دی ہے اُس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے)

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ مسیح نے دعویٰ الوہیت نہیں کیا بلکہ محض یار لوگوں کی ملاوٹ ہے۔ مسیح کے متعلق قرآن مجید کا مزید ارشاد سنئے:

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ (پ ۶ - ع ۳)

(مسیح کو خدا کا بندہ ہونے سے انکار نہیں ہے) (اہلحدیث)

ﺷ اگر علم ہوتا تو گرفتاری کے وقت آپ یوں نہ کہتے :-

"اے خدا یہ موت کا پیالہ مجھ سے ٹل جائے۔"
(متی ۲۶: ۳۹)

اس مقولہ سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خود مسیح نے الوہیت کا دعویٰ نہیں کیا۔ بلکہ یہ سب یار لوگوں کی بدزبانی ہے۔

عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْاٰنَهُ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهُ ۝ (پ ۲۹ - ع ۱۵)

اس آیت میں لفظ قَرَاْنٰهُ سے ہمارا استدلال ہے معنی اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ

اے پیغمبر! آپ قرآن سنتے ہوئے اسے جلد پڑھنے کی خاطر اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کریں۔ تحقیق ہمارے ذمے ہے اس کو جمع کرنا اور تم کو پڑھا دینا جب ہم اس کو پڑھا کریں تو ہماری قرأت کا اتباع کیا کرو۔

اس فعل قَرَاْنَا کا فاعل یقیناً جبرئیل ہے۔ جیسا کہ آیت يُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (پ ۱۲ - ع ۷) میں ضمیر منصوب سے مراد فرشتے ہیں۔ جنہوں نے کہا تھا اِنَّا اُرْسِلْنَا اِلٰی قَوْمِ لُوْطٍ (پ ۱۲ - ع ۷) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب میں ان سے فرمایا اِنَّ فِیْهَا لُوْطًا یعنی اس بستی میں تو حضرت لوط بھی ہیں کیا اس کو بھی ہلاک کر دوگے؟ تو فرشتوں نے جواب دیا نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَنْ فِیْهَا یعنی ہم خوب جانتے ہیں کہ اس بستی میں کون لوگ ہیں۔

اس آیت کی شہادت سے معلوم ہوا کہ فعل قرأنٰه کا فاعل بذریعہ ملائکہ خدا تعالیٰ ہے اور ضمیر منصوب قرآن کی جانب راجع ہے۔

پس ثابت ہوا کہ جبرئیل جو پڑھتا تھا وہ خدا کے بتائے ہوئے الفاظ پڑھتا تھا اور وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سمع مبارک میں مسموع ہوتے تھے اور انہی الفاظ کو آپ بحکم آیت مندرجہ ذیل اپنی امت تک پہنچاتے تھے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ۝ (پ ۶ - ع ۱۴)

(اے رسول! تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے جو کچھ نازل کیا گیا اسے لوگوں تک پہنچا دو۔)

اسی کی تائید میں فرمایا:۔

لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ (پ ۲۹ - ع ۷)

اس آیت میں تَقَوَّلَ کو فعل کی صورت میں، اور بعض الاقاویل کو مفعول کی صورت میں جمع کر کے بیان کرنا بھی اسی مطلب کی تائید کرتا ہے کہ قول القرآن جبرئیل کے ذریعہ سے خدا کی طرف سے تھا نہ کہ رسول کے اپنے الفاظ ہیں۔

اس تشریح سے ایک اور آیت کے معنی بھی حل ہو جاتے ہیں۔ جس میں ارشاد ہے:۔

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ (پ ۳۰ - ع ۶)

اس آیت میں قول کو رسول کریم کی طرف اضافت کیا ہے ذات محمد (صلعم) کی طرف نہیں۔ یعنی یہ نہیں کہا کہ انه لقول محمد ۔ کیونکہ رسول بحیثیت رسالت جو کچھ کہتا ہے وہ اس کے بھیجنے والے کا پیغام ہوتا ہے نہ کہ اس کا اپنا کلام۔

پس ثابت ہوا کہ موجودہ قرآن مجید کے الفاظ وہی ہیں جن کو جبرئیل نے خدا سے سن کر آنحضرت صلعم کی سمع مبارک تک پہنچایا۔ اور جن کو آپ نے اسی طرح پڑھا پڑھایا جس طرح جبرئیل سے سنا تھا ہمارے دعوے کی مزید تائید سورہ جن کی آخری آیت سے بھی ہوتی ہے۔ مگر ہم اس کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

لعل فیه کفایة لمن له درایة

ے ہم (خدا) سے قوم لوط کے بارے میں جھگڑنے لگا۔

قادیانی مشن

سیال کا سیلان

مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا دعویٰ تھا اور ہے کہ ہم متکلمین کی جماعت ہیں بلکہ نئے علم کلام کے موجد ہیں۔ لیکن "اہلحدیث" کے مقابلہ میں جب کبھی کوئی بات لکھتے ہیں تو ایسی کچی اور بھونڈی لکھتے ہیں جس کا نہ سر ہوتا ہے نہ پیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان کو علم کلام سے کوئی حصہ نہیں ملا یا "اہلحدیث" کے مواخذات پنجۂ شیر ہوتے ہیں کہ جن سے چھوٹنا ان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ آج ہم ایک مواخذہ کا ذکر کر کے اس کا جواب ایک چوٹی کے قادیانی کی قلم سے پیش کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں عیسائیت کی بیخ کنی اور کسر صلیب کے لئے آیا ہوں۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ کی ابتدا کے وقت ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی جس کا ذکر خود مرزا صاحب نے "براہین احمدیہ" میں کیا تھا ہے مگر آج (گذشتہ مردم شماری ۱۹۳۱ء) کی رو سے مسیحیوں کا شمار تقریباً ساڑھے اٹھاسٹھ لاکھ ہے آگے چل کر ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں خدا جانے کتنی ہو جائے۔

اہلحدیث ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں ہم نے اسی حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ اس سیدھے سادھے سوال کا جواب واقعات سے یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ اس زمانے میں ہندوستان کے اندر عیسائیوں کے جتنے گرجے تھے آج سب گر چکے ہیں۔ مگر جواب ملا تو ایسا انوکھا جو دیکھنے اور سننے کے قابل ہے۔

قادیان میں چودھری فتح محمد سیال ایک معزز عہدے پر فائز ہیں۔ آپ انگریزی تعلیم کے ایم۔ اے ہونے کے علاوہ ایک ذی شعور آدمی ہیں۔ مگر خدا جانے "اہلحدیث" کے سوالات میں کیا جادو کا اثر ہے کہ جو شخص بھی جواب دینے کو اٹھتا ہے وہ گویا متوالا ہو کر بولتا ہے، جسے کچھ خبر نہیں رہتی کہ مجھے کیا کہنا چاہئے اور میں کیا کہتا ہوں۔ جس پر غالب مرحوم کا یہ شعر ہمارے مونہہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید ۔ جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

اتباع الرسول۔ اتباع رسول اور حیثیت حدیث پر گرم بحث مابین مولانا ثناء اللہ صاحب و مولوی احمد دین امرتسری۔ قیمت ۳ر (مجلد)

چودھری صاحب اس سوال کو یوں حل کرتے ہیں :۔
"مولوی (ثناء اللہ) صاحب ! جب حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے دعویٰ کیا تھا۔ اس وقت ہمارا کوئی مشن عیسائی ممالک میں نہ تھا۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے عیسائی ممالک میں ہمارے کئی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ پھر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا دعویٰ دنیا کو تلوار سے فتح کرنے کا نہ تھا۔ بلکہ دلائل اور روحانیت کے ذریعہ مذاہب عالم پر غلبہ حاصل کرنے کا تھا۔ جو آج ہر شخص کو نظر آ رہا ہے۔ چنانچہ اس وقت روس اور جرمنی دونوں عیسائیت سے بیزار ہیں۔ روسی عیسائیوں میں سے بیس کروڑ لوگ عیسائیت کو چھوڑ کر دہریت اختیار کر چکے ہیں۔ اور جرمنوں نے عیسائیت کی بجائے ایک نیا مذہب نکالا ہے" (الفضل قادیان مورخہ ۱۸ جنوری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث | کیا خوب !

سوال از آسمان جواب از ریسماں

ہندوستان میں مسیحیت کی ترقی کا جواب نہ دینا یقیناً ہمارے اعتراض کو تسلیم کرنا ہے۔ باقی۔ "یورپ کے لوگ عیسائی مذہب چھوڑ کر دہریہ ہو گئے ہیں"۔ ایسا کہنا بھی گویا اس بات کا اعتراف کرنا ہے کہ وہ قومیں جو خدا کو اور سلسلہ انبیاء کو مانتی تھیں مرزا صاحب کے دم قدم کی برکت سے دونوں سے منکر ہو گئیں۔

چودھری صاحب ! غالباً آپ نے مرزا صاحب کے دعوے پر غور نہیں کیا۔ سنئے ! مرزا صاحب کے دعوے کے اصل الفاظ یہ ہیں :۔

"میرا کام یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں"۔ (اخبار مرزا صاحب در بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

بتایئے ! کیا یورپ کے دہریہ ہو جانے سے توحید پھیل گئی یہی رسالت محمدیہ کا سبق اس سے آگے ہے۔

چودھری صاحب ! آپ کن بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں، اتنا تو سوچئے کہ مرزا صاحب اصلاح کے لئے آئے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا بھر کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ پھر یہ کیسی اصلاح ہے کہ وہی لوگ جن کی اصلاح مقصود تھی سلسلہ انبیاء کو ترک کرنے کے علاوہ خدا کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس کی مثال تو یہ ہوئی کہ

کوئی نامی ڈاکٹر کسی بیمار کے علاج کے لئے آئے اور دعویٰ کرے کہ میں اس کی بیماری رفع کر دوں گا لیکن اسی کے علاج سے جب بیمار مر جائے تو ڈاکٹر کہے کہ اس کی موت سے سب بیماریاں رفع ہو گئیں۔ بس یہی میری کامیابی ہے۔

چنانچہ چودھری صاحب نے اسی مثال کی تائید کی ہے۔ آپ یورپ کی دہریت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی دعاؤں اور انفاس طیبہ کی تاثیرات سے عیسائیت آہستہ آہستہ کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ روس میں عیسائیت کا تختہ الٹ دیا گیا اور جرمنی میں بھی اس کی روح بالکل مفقود ہو چکی ہے" (صد ایضاً)

چودھری صاحب ! اس عبارت کے ساتھ اگر آپ یہ الفاظ بھی بڑھا دیتے کہ

"یورپ کے دوسرے ممالک سے عموماً اور جرمنی اور روس سے خصوصاً مرزا صاحب کی دعاؤں سے خدا کی حکومت بھی اٹھ گئی ہے"۔

تو ہم بھی قائل ہو جاتے۔ اور مرزا صاحب کے حق میں یہ شعر پڑھتے ؎

مُردوں کو جو جلاتے تھے وہ تو چلے گئے
زندوں کے مارنے کو مسیح الزماں ہوئے

چودھری صاحب نے ایک اور چکر کھایا ہے اور اپنے ناظرین کو بھی اسی چکر میں ڈالا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں :۔

"جنگ عظیم نے مسیحی اقوام کی مالی اور سیاسی طاقت کو کمزور کر دیا ہے۔ یہاں تک کہ جو فارن مشن عیسائیوں کے تھے وہ کثرت سے ٹوٹ گئے ہیں اور اب عیسائیت کا وہ زور ہندوستان میں نہیں رہا جو پہلے تھا۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب پر صلیب کی سطوت کا بھوت ایسا سوار ہے کہ اترنے میں نہیں آتا۔ اور وہ یہی کہتے چلے جاتے ہیں کہ صلیب اور صلیب پرستوں کی طاقت میں کوئی ضعف نہیں آیا" (صد ایضاً)

اس کے جواب میں ہم کیوں بولیں جبکہ

شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ اَهْلِهَا

آپ کے گھر کی شہادت موجود ہے۔ چنانچہ آپ کا احمدی بھائی "پیغام صلح" لاہور شہادت دیتا ہے کہ

"چرچ مشنری سوسائٹی اس وقت ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کر رہی ہے جس میں سے آٹھ لاکھ روپیہ ہند پر خرچ ہو رہا ہے جنگ کے دنوں میں لندن سے روپیہ کی کمی کو امریکہ کے خدا پرست لوگ پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں * یہ ہے ایک عیسائی مشنری سوسائٹی کا حال۔ اس کے علاوہ عیسائی سوسائٹیاں جو کچھ تبلیغی مقاصد پر خرچ کر رہی ہیں اس کی میزان مسلمانوں کو شرمندہ اور منفعل کرنے کو کافی ہے"۔ (پیغام صلح لاہور ۸ فروری ۱۹۴۱ء صلا)

چودھری صاحب ! بتایئے کہ آپ بھی اپنے بھائی کے اس غم میں شریک ہیں یا نہیں جو اس کو عیسائی مشن کی کوشش کی وجہ سے ہو رہا ہے۔

مرزائی دوستو ! مرزا صاحب کی مورتی پوجا کب تک کرتے رہو گے اور کب تک کہتے جاؤ گے کہ ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو تجھ سے میرا خدا پھر جا

فیصلہ مرزا اس رسالہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلے والے اشتہار کی بہت عمدہ تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج تک تردید نہیں کر سکے اور "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام اعتراضات کا مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے جو آئے دن مرزائی

اتحادِ مذاہب اور مرزائی

(از قلم پنڈت آتمانند جی حال مقیم لاہور)

عرصہ تقریباً دو سال سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پیشوایان مذاہب کی سیرت پر ہر سال لیکچر دئیے جاتے ہیں۔ جن میں مختلف مذاہب کے نمایندے اپنے اپنے مذہب کے پیشوائی سیرت پیش کرکے اتحاد مذاہب پر تقریریں کرتے ہیں۔ امسال بھی سال گذشتہ کی مانند کول باغ امرتسر میں جماعت احمدیہ کی طرف سے یکم دسمبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت تین بجے سے پانچ بجے شام تک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں تین سو کے قریب حاضری تھی۔ سب سے پہلے ایک یورپین یہودی صاحب نے تقریر کی۔ بعد ازاں گیانی شیر سنگھ جی نے سیرت رامچندر جی پر تقریر کی۔ گیانی جی کی تقریر سب سے اعلیٰ تھی۔ جلسہ کی غرض وغایت اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ڈھنڈورہ پیٹنے اور مرزا صاحب کو پیشوایانِ مذاہب کی صف میں کھڑا کرکے اُن کے خلاف پبلک نفرت کو دور کرنے کے ماسوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتی۔ تاہم ظاہری طور پر جماعت احمدیہ کا یہ اقدام قابل تعریف ہے جو بانیان مذاہب کی پاک زندگیوں کا مطالعہ کرنے کی عوام کو توفیق دی جاتی ہے مگر شبہ گذرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اور اتحاد مذاہب یہ دو متضاد باتیں کیونکر یکجا جمع ہوسکتی ہیں؟ وہ احمدی جن کا پیشوا بلکہ نبی اپنے تئیں نبی نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر اور قابل مواخذہ قرار دے اور مسلمانوں کے ساتھ رشتہ مناکحت ونماز ونماز جنازہ حرام قرار دے۔ کیونکر دیگر مذاہب کے ساتھ اتحاد کرسکتے ہیں؟ یہ ایک حیرانگی کی بات ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان جلسوں کی غایت وغرض کچھ دوسری ہی ہے

کیا اتحاد ممکن بھی ہے؟ جو لوگ عوام کو یہ کہہ کر اتحاد کی دعوت دیتے رہتے ہیں کہ تمام مذاہب کے بنیادی اصول ایک ہی ہیں کچھ فرق نہیں۔ اور یہ مشہور کیا کرتے ہیں کہ

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا

وہ یا تو مذاہب سے خود ناواقف ہوتے ہیں یا پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں۔ کیونکہ جس قدر مخالفت مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہے وہ مذہبی اختلافات کی وجہ سے ہی ہے۔ اتنا ہی نہیں بلکہ مذہبی کتب مقدسہ میں صاف ہدایت کی گئی ہے کہ دیگر مذاہب والوں سے حتیٰ کہ مختلف الخیال لوگوں سے بھی دوستی، رفاقت اور رواداری کا برتاؤ نہ کرو۔ مثلاً ویدوں میں آریوں سے مختلف عقائد ومذہب رکھنے والے اناریوں کو قتل کرنے، اُن کے بچوں کو مار ڈالنے اور اُن کے گھروں کو جلا ڈالنے اور شودروں مذہبیوں سے بھی دُور رہنے اور اُن سے چھوا چھوت کی تعلیم دی گئی ہے۔

(۲) قرآن شریف سورہ آل عمران رکوع ۳ میں لکھا ہے کہ "مسلمانوں کو چاہئیے کہ مسلمانوں کے سوا کافروں کو رفیق نہ بنائیں اور جو ایسا کریگا اُس سے اور اللہ سے کچھ سروکار نہیں ہے لیکن کسی طرح اُن سے بچنا ہو تو خیر"

نیز سورہ النساء رکوع ۲۱ پارہ ۵ میں لکھا ہے کہ ایمان والو! مسلمانوں کے سوائے کافروں کو دوست نہ بناؤ کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کا الزام صریح عائد کرلو؟

نیز سورہ مائدہ رکوع ۸ آیت پہلی میں لکھا ہے کہ:- مومنو! تم یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں سے جو کوئی انہیں دوست بنائیگا۔ وہ انہی میں سے ہوگا۔ بے شک بے انصاف لوگوں کو اللہ راہ راست نہیں دکھاتا۔

(ترجمہ احسان اللہ صاحب عباسی)

اسی طرح اور بھی کئی جگہ مسلمانوں کو کافروں، غیر مذاہب والوں، یہودیوں، عیسائیوں، پارسیوں وغیرہ سے دُور اور علیحدہ رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔

نوٹ:- جلسہ اتحاد مذاہب میں جماعت احمدیہ امرتسر کی طرف سے ایک جلد قرآن شریف کی بزبان انگریزی یہودی یورپین اور اُس کی یہودن بیوی صاحبہ کو تحفتاً پیش کی گئی اور اُنہیں جلسہ کے پنڈال میں چائے کی دعوت دی گئی۔ کیا یہ احمدی اخلاق سورہ مائدہ رکوع ۸ کی مندرجہ بالا آیت کے خلاف نہیں ہے؟ اور اگر وہ یہودی مہمان پیشکردہ قرآن میں یہ آیت پڑھیں تو کیا کہیں؟

صحاح ستہ میں ایک مشہور حدیث یہ ہے کہ جس پر تمام مسلمانوں کا عمل ہے اور احمدیوں کا بھی کہ:-

ستفترق امتی علیٰ ثلث وسبعین ملۃ کلھم فی النار الا واحدۃ قالوا من ھی یارسول اللہ؟ قال ما انا علیہ واصحابی

(مشکوٰۃ باب الاعتصام بالسنۃ بحوالہ ترمذی شریف)

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ:-

میری امت میں تہتر فرقے ہوجائیں گے جو ماسوائے ایک کے سب کے سب آگ (دوزخ) میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا یارسول اللہ وہ کونسا فرقہ ہے؟ فرمایا کہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوگا۔

اس حدیث صحیح پر عمل پیرا ہوکر ہر ایک مسلمان ہر دوسرے فرقہ کے مسلمان کو کافر اور جہنمی مانتا ہے۔ اسی وجہ سے ہر دوسرے فرقہ والے مسلمان کے ساتھ نکاح، نماز، جنازہ کی نماز وغیرہ تعلقات حرام سمجھتا ہے، جو سوشل بائیکاٹ کا مکمل نمونہ ہے۔ اس حدیث کے رہتے ہوئے مسلمانوں کے تمام فرقوں میں بھی اتحاد ہونا صرف مشکل ہی نہیں بلکہ قطعی ناممکن ہے۔

مرزائی لوگ جو اپنی لڑکیاں مسلمانوں کو نکاح میں نہیں دیتے، کسی مسلمان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے اور کسی مسلمان کے جنازہ میں شامل نہیں ہوتے حتیٰ کہ غیر احمدی مسلمانوں کو [illegible]

اتحادِ مذاہب میں پیش پیش ہوں تو دو میں سے ایک بات لازمی ہے۔ یا تو یہ کہ وہ غلام احمدیت سے باز آگئے ہیں اور یا یہ کہ ایسے جلسوں سے اُن کی غایت و غرض کچھ اور ہی ہے۔ یعنی یہ کہ مرزا صاحب کو نبیوں کی صف میں کھڑا کرنا۔

(۳) گرنتھ صاحب راگ دھناسری محلہ ۱ صفحہ ۶۹۳ میں لکھا ہے کہ:۔

"کھتریا تُوں دھرم چھوڑیا ملیچھ بھاکھیا گہی
سرشٹی سب اک ورن ہوئی دھرم کی گت رہی"

(۳-۱-۶-۸)

ترجمہ:۔ اے کھتری! تو نے جو ملیچھ (ناپاک۔ مراد مسلمانوں کی) زبان سیکھی یہ اپنا مذہب دھرم چھوڑنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ تیرے ایسا کرنے سے سب دنیا مسلمان ہو جائے گی اور دھرم جاتا رہیگا۔

یہی شلوک جنم ساکھی صفحہ ۲۹۳ پر رام تیرتھ کی ساکھی میں درج ہے اور اس کی تشریح گورو نانک دیو جی مہاراج نے یہ کی ہے کہ:۔

"اک بیٹیاں دا درب (مول) لینا سو بڑا ہی پاپاں دا پاپ ہے۔ دوسرا کھتری براہمن ہو کے ترکاں نال رل کے اپ نے بنج بیوپار کردے ہیں ترکاں دی بھاشا بولدے ہیں ایہہ بھی تینت پاپ ہے"

یعنی اول لڑکیوں کی قیمت لینا یہ بڑا ہی گناہوں کا گناہ ہے۔ دوئم کھتری براہمن ہو کر جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے کاروبار کرتے ہیں (اور) مسلمانوں کی بولی بولتے ہیں یہ بھی صد درجہ کا گناہِ عظیم ہے۔

نیز گرنتھ صاحب صفحہ ۱۱۹۱ محلہ ۱ میں لکھا ہے کہ:۔

"مٹی مسلمان دی پیڑے پئی کمہار
گھڑ بھانڈے اِٹاں کیاں جلدی کرے پکار
جل جل روے بپڑی جھڑ جھڑ پوہی انگار
نانک جن کرتے کارن کیا سو جانے کرتار" (۲)

گرنتھ صاحب کا یہی شبد جنم ساکھی میں مندرج تکے دی ساکھی صفحہ ۲۴۶ پر بھی درج ہے۔

اور جب اورنگ زیب کے دربار میں آٹھویں گورو رام رائے صاحب نے شہنشاہ کے اعتراض پر بجائے "مٹی مسلمان دی"۔ "مٹی بے ایمان دی" کہہ کر یہ شبد پڑھا تھا تو باپ نے گورپائی سے محروم کر دیا تھا۔ یہ ایک تاریخی واقعہ ہے۔ یہ وہی گورو رام رائے صاحب تھے جن کا ڈیرہ ڈیرہ دون میں ہے۔ اور ڈیرہ دون انہی کا بسایا ہوا ہے۔

گرنتھ صاحب اور جنم ساکھی میں جابجا مسلمانوں کے لئے حقارت آمیز لفظ "ملیچھ" کا استعمال کیا گیا ہے ان ٹھوس واقعات کی موجودگی میں یہ کہنا کہ ع

"مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا"

نیز یہ کہ تمام بانیانِ مذاہب بشر سے محبت اور اتحاد چاہتے تھے۔ پبلک کو یا اپنے آپ کو دھوکا دینا ہے اسی طرح مادھو آچاریہ جی مہاراج اپنی تصنیف شنکر دگوجے صفحہ ۱۹۶ پر لکھتے ہیں کہ

[illegible]

یعنی جب براہمنوں کا زور ہوا تب ویدوں کو الہامی نہ ماننے والے بودھوں کے بچوں سے لیکر بوڑھوں تک ہمالیہ سے لیکر سیتو بندھ رامیشور تک قتل کروا دیئے گئے۔ اور ایسا کرنے والے راجا لوگ بڑے دھرماتما مانے اور قرار دیئے گئے

نیز شنکر دگوجے میں مادھو آچاریہ جی لکھتے ہیں کہ:۔

[illegible]

ترجمہ:۔ خواہ جان حلق سے نکل جائے تو نکل جانے دو لیکن منہ سے مسلمانی بولی کبھی نہ بولو۔ خواہ ہاتھی کے نیچے کچل جاؤ۔ لیکن پناہ لینے کے لئے جین مندر میں مت جاؤ۔

یہی حال رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ وغیرہ عیسائی فرقوں کا ہے۔ اس لئے جب تک ایسے اقوال کو خدا کا الہام یا رشیوں منیوں، پیغمبروں، نبیوں، گوروؤں وغیرہ کے اقوال ماننا نہیں چھوڑا جاتا یا انکی کوئی اچھی تشریح نہیں کی جاتی۔ تب تک اتحادِ مذاہب محض ایک خواب بے تعبیر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا صاف گوئی کے لئے معاف فرماویں۔ (آتمانند)

اہلحدیث قرآن مجید میں صاف تعلیم ہے کہ بنی نوع انسان میں جو کلام مشترک ہو اس میں مل جانا چاہئے۔ تعالوا الیٰ کلمۃ سواء بیننا وبینکم۔ یہ بھی تعلیم ہے کہ کل دنیا کی چیزوں کو خدا کی مخلوق سمجھو۔ بلکہ خدا کا عیال سمجھو۔ الخلق عیال اللہ (الحدیث) اسی حدیث کی بنا پر مولانا حالی مرحوم نے کہا ہے ؎

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا
کہ مخلوق ساری ہے کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالقِ دوسرا کا
خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا
یہی ہے مروت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

جن غیر مسلموں سے دوستی لگانے سے منع آیا ہے انکی بابت یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:۔

لا یالونکم خبالا ودّوا ما عنتّم
(وہ تمہیں تکلیف پہنچانے میں کمی نہیں کرتے تمہاری تکلیف پر خوش ہوتے ہیں)

قد بدت البغضاء من افواھھم
(ان کی کینہ توزی ان کے مونہوں ظاہر ہو چکی ہے)

وما تخفی صدورھم اکبر
(جو ان کے دلوں میں تمہارے حق میں برائی مخفی ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے)

جو مخالف اسلام ایسے ہوں ان سے دوستی اور محبت مخلصانہ کرنے سے بیشک منع ہے۔ لیکن سلوک اور مروت سے منع نہیں کیا۔

یہی مضمون اس حدیث کا ہے جس میں ارشاد ہے:۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء جن کا مطلب مولانا حالی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے

کرو مہربانی تم اہل زمیں پر
خدا مہرباں ہوگا عرش بریں پر

نیز قرآن مجید میں ایک جامع ارشاد ہے :-
وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
(سب لوگوں سے ساتھ اچھی بات کیا کرو)
بس یہ ہے اسلام کا حکم۔

ہندودھرم میں جو بنی آدم کے متعلق حکم ہیں وہ اس سے ظاہر ہیں کہ منوجی نے انسانوں کی چار قسمیں کی ہیں۔ برہمن۔ چھتری۔ ویش۔ شودر۔ ان سب کے احکام الگ الگ ہیں جن میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جس کو ہمارے پنڈت جی جانیں اور ان کی برادری ؟

عنقب را درون خانہ چہ کار

وقت کی پکار

(از جناب مولانا خلیل احمد صاحب سادن ضلع شیخوپورہ)

مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک ہر قوم و ملت اتفاق و مودت کی متلاشی ہے۔ خواہ باعتبار قومیت یا باعتبار ملت و مذہب کے مگر آج مسلمانوں نے بجائے اتفاق و مودت کے نفاق اور خونریزی کا شیوہ اختیار کیا ہے۔ عرب کی پوری جہالت اور دشمنی آج مسلمانوں میں آگئی۔ ایک ادنیٰ ادنیٰ بات پر لڑنا جھگڑنا نصب العین بنالیا ہے۔ غیر تو غیر جن سے ہمارا خاص تعلق اور وابستگی ہے خواہ بھائی یا باپ یا اور کوئی قریبی کیوں نہ ہو ہم انکی خونخواری کے واسطے تیار ہیں۔ نہ بھائی کو بھائی سے محبت۔ نہ لڑکے کو باپ سے۔ اگر ایک بات پر اڑ جائیں گے تو اڑیل گھوڑے کی طرح اڑے رہ جائیں گے۔ پھر اکل و شرب۔ نشست و برخاست۔ گفت و شنید ترک۔ مولانا حالی مرحوم نے عربوں کے قبل از بعثت محمدیہ حالات کا مختصر سا خاکہ حسب ذیل کھینچا ہے ؎

چلن ان کے جتنے تھے سب وحشیانہ
ہر اک لوٹ اور مار میں تھا یگانہ
فسادوں میں کٹتا تھا ان کا زمانہ
نہ تھا کوئی قانون کا تازیانہ
وہ تھے قتل و غارت میں چالاک ایسے
درندے ہوں جنگل میں بے باک جیسے
کہیں تھا مویشی چرانے پہ جھگڑا
کہیں پہلے گھوڑا بڑھانے پہ جھگڑا
یونہی روز ہوتی تھی تکرار ان میں
یونہی روز چلتی تھی تلوار ان میں

عرب کے کتنے قبائل باہمی میں نیست و نابود ہوگئے نہ ان کی شجاعت رہی اور نہ دلیری۔ بلکہ ایک نہایت زبردست گناہ کے مرتکب ہوئے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :- وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ :- اے مسلمانو! اپنے کانوں سے غفلت کی روئی کو نکالو اور اپنے مذہب کو مضبوط ہاتھوں سے پکڑو۔ ارشاد باری ہے۔ اور مضبوط پکڑو دین اسلام کو جو رسی ہے خدائے تعالےٰ کے نزدیک ہونے کی، رسی پکڑو تم سب مل کر اور جدا جدا مت ہو آپس میں، اور یاد کرو خدا تعالیٰ کی نعمت کو جو تم پر ہے اور یاد کرو اس وقت جو تم تھے آپس میں دشمن پھر الفت دی خدا تعالیٰ نے پیغمبر کی سبب تمہارے دلوں میں پھر ہوگئے تم خدا تعالیٰ کی مہربانی سے اور فضل سے بھائی تم آپس میں۔ اور تھے تم غیض و غضب کینہ و حسد کی آگ میں غوطہ کھار ہے۔ ان تمام جنونوں سے تمہیں قرآن نے نکالا۔ اس طرح کھول کھول کر اتنا واضح طریقہ سے اللہ تعالیٰ اپنی باتوں کو صرف اس غرض سے بیان فرمادیتا ہے تاکہ تم راہ راست پر آجاؤ۔

عزت کا مقام ہے کہ جن کو ہم عداوت و نفاق کا مصدق و مخزن جانتے تھے اور کسی زمانہ میں ہم ان پر طعن دیکھتے تھے آج وہی ممتاز زمانہ ہیں اور لوگوں کی زبانوں پر معروف ہیں۔ اسلام نے ہم کو وہ چیدہ باتیں بتائی ہیں کہ جس کے کرنے سے ہم ایک نہایت اچھے طریقہ اور راستے پر پہنچ سکتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :- اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ۔ یعنی سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اگر بتقاضائے بشریت ایک دوسرے سے اختلاف و نزاع واقع ہو تو صلح کرادو۔ اللہ نے دوسری جگہ فرمایا ہے کہ اتفاق بین القلوب ایسی نعمت ہے کہ تم ساری دنیا کا خزانہ جمع کر ڈالو تب بھی اس نعمت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ ؎

نہ اتفاق مگس شہد مے شود پیدا
خدا چہ لذت شیریں در اتفاق نہاد

ارشاد نبوی ہے :- لَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا یعنی آپس میں حسد و بغض وغیرہ نہ رکھو اور سب مل کر آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔ اتفاق عجیب نعمت ہے دیکھیں جب آب و آتش اور خاک و باد ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ جب ان دشمنوں میں اتفاق ہوگیا تو انسان وجود میں آیا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کی تعریف اتفاق و اتحاد کو ملحوظ رکھتے ہوئے یوں فرمائی ہے :- اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَّاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ وَاِنِ اشْتَكٰى رَاْسُهٗ اشْتَكٰى كُلُّهٗ۔ یعنی سب مسلمان مانند ایک جسم کے ہیں اگر آنکھیں درد کرتی ہیں تو سارا جسم اس کی وجہ سے بے چین و مضطرب رہتا ہے اور اگر سر میں تکلیف ہوتی ہے تو سارا جسم اس کا اثر محسوس کرتا ہے۔ بعینہ اسی طرح سے مسلمانوں کو چاہئے کہ اگر ایک مسلمان پر مصائب و تکالیف آپڑیں تو دوسرے مسلمان کو اس کا اثر محسوس کرکے اسکے دفعیہ کی صورت اختیار کرنی چاہئے۔ بقول شیخ سعدی شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگرند
کہ در آفرینش ز یک جوہرند

(باقی مضمون صفحہ ۱۳ پر)

کتاب سیرۃ المصطفٰے
کے
مسلسل مضامین کا مژدہ جانفزا

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

الحمد للہ علیٰ نعمائہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید انبیائہ وعلیٰ آلہ واصحابہ الیٰ یوم القیامۃ

امابعد! بندۂ حقیر، سراپا تقصیر، محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، اس قابل تو ہرگز نہیں تھا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک پر کوئی کتاب لکھتا۔ عارفِ نامی مولانا عبدالرحمٰن جامی نعتِ آفسردہ میں فرماتے ہیں ؎

تاپ وصلت کا رِ پاکاں من از ایشاں نیستم
چوں سگانم جائے دہ در سایۂ دیوارِ خویش

لیکن خدا تعالیٰ نے ذرہ نوازی کرکے حقیر چیونٹی کو تخت سلیمان کے پایہ سے چمٹا دیا کہ پینتیس ۳۵ سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ میں اپنی شروع جوانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ایک کتاب بنام **تاریخ نبوی** (۲۵۶) صفحات کی لکھ سکا۔ اُردو زبان میں سیرت کی جس قدر کتابیں ملک میں شائع ہوئیں یہ کتاب اُن میں سے اکثر سے پہلے لکھی گئی۔ جب اس کا مطبوعہ ذخیرہ ختم ہوگیا تو حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب مدظلہ نے اسے دوبارہ طبع کرانا چاہا۔ میں نے اسکی نظرثانی شروع کر دی۔ اتنے میں مولانا شبلی مرحوم کے متعلق عام اسلامی اخباروں میں یہ صدا گشت کرنے لگی کہ حضرت مولانا مرحوم سیرت آنحضرت ؐ پر ایک کتاب لکھنے لگے ہیں۔ میں اپنی بے مقداری اور مولانا ممدوح کی بلند قدری پر نظر کرکے متوقف ہوگیا۔ بہت عرصہ تک نہایت بے قراری سے زحمتِ انتظار برداشت کی۔ اور دنوں اور راتوں کی گنتی کرتا رہا۔

اسی عرصہ میں حضرت مولانا مرحوم داعی اجل کو لبیک پکارتے ہوئے دارِ بقا کو روانہ ہوگئے۔ اور دل کی امنگیں دل ہی میں رہ گئیں۔ طبع کتاب تک جو مدت گزری اس میں طبعِ ضعیف پر جو کچھ گزرتا رہا اس کی کیفیت خداوند عالم ہی جانتا ہے۔ آخر اس کی طباعت کے سب انتظام درست ہوگئے اور اس کی اشاعت کا اشتہار نکلا۔ میں نے بھی نہایت شوق سے ضعیف بڑھیا کی طرح اِس یوسف کے خریداروں میں نام لکھوا دیا۔ کافی عرصہ کے بعد کتاب کی پہلی جلد شائع ہوئی۔ نہایت شوق سے اس گوہرِ بے بہا کو دامن میں لے لیا۔ والحمد للہ! لیکن مطالعہ سے دل کی تڑپ کو سکون نہ ہوا۔ تو میں نے اپنے پرانے ارادے کو پھر پورا کرنا چاہا۔ اتفاق سے مضمون کی افتاد ایسے نہج پر پڑ گئی کہ تاریخ نبوی سے بالکل الگ صورت میں بن گئی۔ ابتدا میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آباؤ اجداد میں سے بعض بڑے بڑے نامی بزرگوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھا۔ آپ کے جدِ امجد عبدالمطلب کے حالات لکھ رہا تھا کہ بعض عوائق پیش آگئے۔ جن سے تصنیف و تالیف ایک زمانہ تک رُکی رہی۔ جب پھر تصنیف و تالیف شروع ہوئی تو دیگر کتابوں کی تصنیف میں اوقات صرف ہوتے رہے۔ اگلے روز میرے ہاں میرے محب گرامی حاجی محمد اسحٰق صاحب امرتسری گلوب شو کمپنی والے بطور مہمان رونق افروز ہوئے تو انہوں نے حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق کوئی مختصر وجامع کتاب لکھی جانے کی خواہش ظاہر کی۔ میں نے اپنی تصنیف تاریخ نبوی دکھائی تو انہوں نے اُسے بہت پسند فرمایا۔ اور اس کے دوبارہ طبع کرانے پر کافی مالی امداد دینے کی سعادت حاصل کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ میں نے کہا میں اس پر نظرثانی کرکے اسے ایک نئے طریق پر لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ چنانچہ شروع بھی کر دیا ہوا ہے۔ خیر یہ باتیں کرکے حاجی صاحب تو رخصت ہوگئے اور میں اِس مسودہ کو تکمیل کے لئے تلاش کرنے لگا۔ بہت دنوں تک ڈھونڈتا بھالتا رہا۔ لیکن افسوس نہ ملا۔ بہت صدمہ ہوا کہ میرا بے بہا خزانہ گم ہوگیا۔ آخر اس غم و اندوہ کی حالت میں حسب معمول دوگانہ توبہ و استعانت کی۔ اور نئے سرے سے لکھنا شروع کر دیا۔ کئی روز کی مضمون نویسی کے بعد خیال گزرا کہ پہلے اس کتاب کو اخبار "اہلحدیث" میں مسلسل شائع کیا جائے۔ پھر کتابی صورت میں چھپوایا جائے اس سے چند فوائد حاصل ہونے کی توقع ہے۔

اوّل:۔ یہ کہ سلسلہ مضامین بعض حضرات علماء کی نظر سے بھی گزرے گا تو وہ مجھے میری بعض کوتاہیوں اور فروگذاشتوں پر مطلع کر دینگے تو میں اصلاح کا موقع پا سکونگا۔ کیونکہ آنحضرت ؐ کی سیرت پر کوئی کتاب لکھنی آسان کام نہیں۔ اس مشکل کو جس طرح مولانا شبلی مرحوم نے سمجھا ہے، شاید کسی دوسرے نے نہ سمجھا ہوگا۔

دوم:۔ یہ کہ ناظرین میں سے بعض با مذاق اور عاشقان سیرتِ نبوی کوئی مفید مشورہ دینگے تو میں ان کے شوق کو پورا کر سکونگا۔

سوم:۔ یہ کہ اولاً مسودہ شائع ہو چکنے کے بعد نظرثانی کرکے کتاب کی ترتیب باحسن وجہ ہو سکے گی۔

چہارم:۔ یہ کہ مسلسل مطالعہ سے ناظرین کا شوق ساتھ ساتھ پورا ہوتا رہے گا۔ اور اُن کو زحمتِ انتظار نہ اٹھانی پڑے گی۔

پنجم:۔ یہ کہ اُن کے دل میں کتابی صورت میں چھپنے کی رغبت زیادہ پیدا ہوگی۔

سو میں چار قسم کے احباب کی خدمت میں چار گذارشیں

کرنا چاہتا ہوں :-

اوّل۔ حضرات علماء کی خدمت میں کہ وہ ان مضامین کو بنظر امعان مطالعہ فرمائیں اور میری کوتاہیوں پر مجھے مطلع کریں۔ تاکہ کتابی صورت میں چھپنے پر کتاب ہر طرح سے قابلِ وثوق ثابت ہوسکے۔

دوّم :- بامذاق اور عاشقانِ سیرت نبوی کی خدمت میں کہ وہ اپنے قلبی اُنس و محبت کی بنا پر مجھے مفید مشورے دیں تاکہ میں ان کے شوق کو پورا کرسکوں۔

سوّم :- اُن حضرات کی خدمت میں جو ابھی تک اخبار "اہلحدیث" کے خریدار نہیں ہیں کہ وہ اس اخبار کے مستقل خریدار بن جائیں۔ تاکہ وہ دیگر مضامین کے ساتھ اس کو ہر بے بہا سے بھی بہرہ اندوز ہوتے رہیں۔ اگر خدا تعالیٰ نے ان کے اس شوقِ قلبی کو قبول کر لیا تو خدا کے فضل سے یہ شفاعت کے لئے سب سے بہتر وسیلہ ہوگا۔ اتفاق سے اب اخبار کا نیا سال بھی شروع ہوا ہے۔ اب تک صرف چند نمبر شائع ہوئے ہیں۔

چہارم :- عالی ہمت اصحاب کرم کی خدمت میں کہ وہ غریب فنڈ میں امدادی چندہ ارسال کرکے غیر مستطیع عاشقانِ رسول اکرمؐ کے شوق کو پورا کرنے کا ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ وہ بھی امتِ محمدیہ میں داخل ہیں۔ اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ان کے سینوں میں بھی موجزن ہے۔ لیکن قیمت خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔

غزوۂ تبوک کے غیر مستطیع فدائیوں کی قلبی حالت کا نقشہ خدا تعالیٰ یوں کھینچتا ہے :-

تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ (توبہ پ ۱۰)

یعنی اے نبی! وہ (غیرت ایمانی سے شائقین جہاد) اسی افسوس میں روتے ہوئے واپس چلے جاتے ہیں کہ ان کے پاس خرچ کرنے کو کچھ نہیں۔

کتاب کا نام اور انداز بیان | میں نے اس نئی کتاب کا نام بہت سوچ بچار کے بعد سیرۃ المصطفےٰ رکھا ہے

اور انشاء اللہ اسی عنوان سے اخبار میں اس کے متعلق مضامین نکلتے رہیں گے۔

اس کے انداز بیان میں میں نے نہ تو کثرت روایات سے کتاب کا حجم بڑھایا ہے اور نہ بے سند اعجوبہ نمائیوں کے ذکر کو عوام کا شغل بنایا ہے۔ بے شک تنقیدِ روایات سے ذخیرہ کم ہو جاتا ہے۔ اور اعجوبہ نمائیوں سرو پا روایات کے بغیر کتاب عوام کے لئے کوئی دلچسپی پیدا نہیں کرتی لیکن میں نے اس امر کی کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔ عوام میں کتاب کی قبولیت کے لئے میں لوگوں کے بدذوقی کی امداد نہیں کرنی چاہتا۔ کیونکہ کتاب لوگوں کی اصلاح کے لئے ہوتی ہے نہ کہ ان کی بدذوقی کے تابع۔

اس کتاب کے ماخذ | سب سے اول یہ کہ خود قرآن شریف میں آنحضرتؐ کی سیرت کا کافی ذخیرہ ہے۔ بعض جگہ اجمالاً اور بعض جگہ تفصیلاً آپ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ رضؓ فرماتی ہیں کان خلقہ القرآن (بخاری)۔ گویا سمجھو کہ آنحضرتؐ قرآن کی عملی زندہ تصویر ہیں۔ یا یوں کہ آنحضرتؐ کی سیرت قرآن کی عملی تفسیر ہے۔

دوّم :- تفاسیر قرآن مجید میں سے ابن کثیر، تفسیر کبیر، فتح البیان، جامع البیان، تفسیر ابی السعود، تفسیر خازن، تفسیر خطیب شربینی، تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر فیضی، تفسیر جلالین، ترجمہ شاہ ولی اللہؒ، تفسیر موضح القرآن وغیرہ وغیرہ۔

سوّم :- صحاح ستہ اور دیگر معتبر کتب حدیث مثلاً مسند امام احمدؒ، اور سنن دارمی اور موطا امام مالکؒ وغیرہ وغیرہ۔

چہارم :- کتب سیرت میں سے سیرت ابن ہشام (۲ مجلد)۔ زاد المعاد (۲ مجلد)۔ تاریخ ابن جریر طبریؒ (۱۲ مجلد)۔ تاریخ کامل ابن اثیرؒ (۱۲ مجلد) تاریخ علامہ ابن خلدون مغربیؒ (۸ مجلد) نور الیقین (۱ مجلد) مصنفہ شیخ محمد خضری مصری۔ بلوغ الادب فی احوال العرب۔

پنجم :- بعض انگریزی کتب جو آنحضرتؐ کی سیرت پر بالاستقلال لکھی گئیں یا اُن میں چیدہ چیدہ مضامین مندرج ہیں۔ مثلاً سر ولیم میور کی "لائف آف محمد" مطبوعہ لندن ۱۸۶۱ء۔ اور طامس کارلائل کی "ہیرو اینڈ ہیرو ورشپ"۔ جارج سیل صاحب کا ترجمہ قرآن بزبان انگریزی۔ مرقس ڈاڈس ڈی ڈی کے لیکچر متعلق محمدؐ، بدھ اور مسیح۔ (مطبوعہ لندن بار ہشتم)

دیگر مذاہب کی کتب | آنحضرتؐ کی بشارات کے متعلق دیگر مذاہب کی کتب میں سے بغیر کھینچ تان کے نہایت واضح طور پر پیشگوئیاں بھی ذکر کی گئی ہیں۔ مثلاً بائیبل کا عہد عتیق اور عہد جدید۔ وید وغیرہ وغیرہ

پس اہل شوق اور اہل صلاحیت اصحاب دعا بھی کریں کہ خدائے تعالیٰ مجھ عاجز کو اس کے اتمام کی توفیق عنایت کرے۔ اور اخبار "اہلحدیث" کی خریداری کے لئے خط بھی لکھ دیں تاکہ ان کا شوق بڑھے اور صمیم قلب سے دعا نکلے۔ والسلام!

امیدوار شفاعت
محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

وقت کی پکار

(بقیہ مضمون از صفحہ)

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار
تو کز محنتِ دیگراں بے غمی
نشاید کہ نامت نہند آدمی

جتنے بنی آدم ہیں۔ خصوصاً مسلمان ہمارے بھائی ہیں۔ بھائی کیا بلکہ ایک عضو ہیں کہ جس طرح ہمارے ہر ہر عضو سے ایک وابستگی ہے اسی طرح ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعلق ہے۔ جب ایک انسان کو کوئی رنج و مصیبت پہنچے تو دوسرے کو اس میں شریک ہونا چاہئے۔ نہ شریک ہونا انسانیت سے بعید ہے۔ اپنے دلوں کو بغض و کینے سے پاک کر کے صاف و ستھرے ہو جائیں اور محبت و دوستی ایک دوسرے سے لازم جانیں۔ آپس کا نفاق باعثِ رسوائی دارین ہے۔ دنیا کے آلام و مصائب تو درکنار اس سے ایمان میں خلل واقع ہوتا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا

یعنی ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خدا کی قسم ہے تم جنت میں نہ جاؤ گے جب تک ایماندار نہ ہو گے اور ایماندار نہ ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو گے۔

اس حدیث نے ایمان اور نجات کو باہمی محبت پر موقوف رکھا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ ۔ تم سے کسی کا ایمان کامل نہ ہو گا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس چیز کو پسند نہ کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

اور غرض ایک ہی تھی یہ کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہی چیز تھی جس کو منوانے کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے پر سارے انبیاء ہمیشہ تیار رہے۔ خود باری تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ سارے گناہ بخشے جا سکتے ہیں مگر ناقابلِ بخشش ہے کہ اللہ کے سوا دوسرے کی پرستش کی جائے۔ اس کو ذہن میں رکھئے اور اب واقعہ سنئے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بہت سے واقعات اس کتاب مبین میں ہیں۔ جس کتاب کو مضبوط پکڑنے کا حکم آپ کو دیا گیا ہے اور یہ واقعہ نتیجہ خیز ہے۔

حضرت موسیٰ کوہ طور پر تشریف لے گئے تو اپنے بھائی حضرت ہارون کو اپنا جانشین بناتے گئے۔ لیکن قوم نے حضرت موسیٰ کی عدم موجودگی میں ایک بچھڑا بنا کر اس کی پرستش شروع کر دی۔ حضرت موسیٰ نے واپس آ کر یہ حالت دیکھی تو بہت ناراض ہوئے بھائی کو خفگی کے لہجہ میں کہا۔ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْٓا اَلَّا تَتَّبِعَنِ۔ یعنی اے ہارون جب تم نے دیکھا کہ یہ گمراہ ہو رہے ہیں تو پھر کون سی بات تم کو میری پیروی کرنے سے مانع ہوئی۔ حضرت موسیٰ کا مطلب یہ تھا کہ میرے پاس چلے آتے یا سختی سے ان کو درست کرتے۔ پھر حضرت موسیٰ نے فرمایا اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ۔ کیا تم نے میری حکم عدولی کی۔ حضرت ہارون جواب دیتے ہیں (ذرا توجہ سے جواب سنئے) اے میرے ماں جائے بھائی! میری ڈاڑھی اور سر کے بال مت پکڑو۔ اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ۔ میں اس لئے ڈرا کہ ایسا نہ ہو کہ تم آ کر یہ کہو کہ تو نے قوم میں تفرقہ پیدا کر دیا۔

حضرت ہارون کا مطلب یہ ہوا کہ اگر تمہارے پاس چلے آتے یا زیادہ سختی سے کام لیتے تو دونوں حالتوں میں کچھ لوگ میرے ساتھ اور کچھ سامری کے ساتھ ہوتے قوم میں تفرقہ پیدا ہو جاتا۔ کیا نتیجہ نکلا اس واقعہ سے آپ نے خیال کیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ایک پیغمبر جس کا مشن صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پرستش کرائے اس کو گوارا کرتا ہے کہ قوم عارضی طور پر گمراہ رہے تو رہے۔ مگر ان میں نفاق نہ ہو۔

مشاکیر! یہ ہے اہمیت قومی اتفاق کی۔ بات بھی یہی ہے کہ جب تک قوم متفق و متحد رہتی ہے اس وقت تک تمام دشمنانِ اسلام سرنگوں رہتے ہیں اور اس سے عمدہ نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ ارشاد باری ہے:-

وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِیْحُكُمْ

یعنی اے لوگو! آپس میں تنازعہ نہ کرو تم کمزور ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

سچ ہے جس دنیا پر ہم خود کبھی غالب تھے آج ہم اسی دنیا میں مغلوب ہو رہے ہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ طرابلس و نصف فرانس اور پرتگال میں مسلمانوں نے آٹھ سو برس تک سلطنت کی۔ عیسائیوں پر حاکم رہے لیکن جب ان میں نفاق اور جہالت کا دور ہوا تو آپس میں ذرہ ذرہ سی باتوں پر لڑنے جھگڑنے لگے۔ محتاج مفلس عیش پرست اور غافل ہو گئے۔ بے اتفاقی گھر کر گئی۔ عیسائیوں نے تینوں ملکوں پر قبضہ کر لیا تمام مسلمانوں کو کاٹ ڈالا، عورتوں بچوں بوڑھوں کو سمندر میں ڈبو دیا۔ سب چیزوں کو ملیامیٹ کر دیا کوئی چیز ایسی نہ رہی جس سے معلوم ہو کہ یہاں کبھی مسلمانوں نے حکومت کا قدم بھی رکھا تھا۔ اس دن ان کی دعائیں اور التجائیں بر نہ آئیں۔ آخر کیوں؟ آپ نے فرمان خداوندی پر غور کیا۔

مسلمانوں کو ایذا رسانی سے اجتناب

فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهٖ وَیَدِهٖ ۔ یعنی مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ پاؤں زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اکثر صحابہ کرام اس حدیث پر اس شدت کے ساتھ عمل کرتے تھے کہ ایک صحابیؓ اپنے گھر کا پانی باہر نہیں نکلنے دیتے تھے۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو بولے کہ مسلمانوں کے رستے میں پانی گرانے سے مجھے زیادہ پسند یہ ہے کہ اپنے ہی حجرہ میں اپنے طشت کو ڈھال دوں۔

ارشاد نبوی ہے کہ کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَعِرْضُهٗ وَمَالُهٗ (مسلم) یعنی مسلمانوں کی ہر ایک چیز مسلمان پر حرام ہے اس کا خون اور اس کی عزت آبرو اور مال۔ دیگر: حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہو کر مسلمان پر تلوار اٹھائے وہ مسلمان نہیں ہے[۲]

[۲] یعنی ایک مسلمان پر یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے کسی بھائی پر وار کرے یا حملہ آور ہو۔ قتل نفس اور خون بہانے کا معاملہ تو ایک طرف رہا، صرف ہتھیار اٹھانے ہی سے ایک بھائی کی توہین و تذلیل کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اتفاق سے زندگی بسر کرنے کی سمجھ دے

متفرقات

دو خریدار | گذشتہ ہفتہ کے دوران میں مولوی فضل شاہ صاحب اور مولوی ابو الوفا مصطفیٰ خان صاحب ناظم نے اخبار اہلحدیث کے لئے ایک ایک نیا خریدار بنایا جزاہما اللہ احسن الجزاء۔ دیگر بہی خواہان بھی اس کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش جاری رکھیں

حساب دوستاں | ماہ مارچ میں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار و میعاد مہلت ختم ہو جائیگی ان میں جن کی طرف سے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ ۲۷ مارچ تک وصول نہ ہوگی ان کے نام ۲۸ مارچ کا پرچہ وی پی کیا جائے گا۔

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری تھا وہ ۲۸ مارچ کے بعد بند کر دیا جائیگا۔ آئندہ کے لئے نیا داخلہ آنے پر نمبروار جاری ہوگا۔ ۲۳ نمبر حسب ذیل ہیں

۱۹۰ - ۲۸۵ - ۵۵۶ - ۲۲۴۱ -
۲۹۹۹ - ۴۷۷۳ - ۵۴۴۶ - ۶۲۳۹ -
۶۳۸۱ - ۶۴۲۰ - ۶۴۷۲ - ۷۳۲۳ -
۷۳۲۹ - ۸۳۵۲ - ۸۳۹۶ - ۸۷۳۵ -
۸۷۵۹ - ۹۲۴۴ - ۹۳۹۸ - ۹۴۲۹ -
۹۸۳۰ - ۹۸۵۴ - ۹۸۹۳ - ۹۹۹۱ -
۱۰۱۹۱ - ۱۰۴۵۳ - ۱۰۵۵۲ - ۱۰۵۸۹ -
۱۰۷۸۴ - ۱۰۸۴۲ - ۱۰۸۸۹ - ۱۱۰۱۶ -
۱۱۰۳۸ - ۱۱۱۳۲ - ۱۱۱۳۹ - ۱۱۲۲۳ -
۱۱۲۶۳ - ۱۱۳۶۴ - ۱۱۳۷۵ - ۱۲۴۹۹ -
۱۱۵۷۵ - ۱۱۶۷۴ - ۱۱۶۳۵ - ۱۱۸۰۴ -
۱۱۸۵۵ - ۱۱۸۶۶ - ۱۱۹۰۶ - ۱۲۰۱۶ -
۱۲۰۱۹ - ۱۲۰۲۸ - ۱۲۰۷۱ - ۱۲۰۷۴ -
۱۲۱۶۴ - ۱۲۱۷۰ - ۱۲۲۴۹ - ۱۲۲۷۹ -
۱۲۲۹۲ - ۱۲۳۱۰ - ۱۲۳۴۲ - ۱۱۳۸۵ -
۱۲۴۴۸ - ۱۲۴۵۵ - ۱۲۵۱۳ - ۱۲۵۱۴ -
۱۲۵۲۱ - ۱۲۵۲۳ - ۱۲۵۸۲ - ۱۲۵۸۶ -
۱۲۵۹۰ - ۱۲۶۱۵ - ۱۲۶۲۱ - ۱۲۶۲۲ -
۱۲۶۲۶ - ۱۲۶۴۱ - ۱۲۶۵۳ - ۱۲۶۵۵ -
۱۲۶۵۶ - ۱۲۶۵۷ - ۱۲۶۵۸ - ۱۲۶۶۱ -
۱۲۶۶۲ - ۱۲۶۶۳ - ۱۲۶۶۴ - ۱۲۶۶۵ -
۱۲۶۹۲ - ۱۲۷۲۴ - ۱۲۷۶۹ - ۱۲۷۷۰ -
۱۲۷۸۱ - ۱۲۷۹۰ - ۱۲۷۹۲ -

غریب فنڈ | بیں از فتوحی فنڈ عہ مولوی غلام محمد صاحب کوٹ حاجی نظام الدین ۱۵؎ سابقہ ۲ از ندیدارہ سکور

طباعت شروع ہوگئی

عیسائیوں کی تازہ کتابوں کا جواب موسومہ

"اسلام اور مسیحیت"

کی کتابت کے بعد طباعت بھی شروع ہوگئی ہے۔ اگرچہ آج کل کاغذ و سامان طباعت کی بیحد گرانی ہے مگر اس تصنیف کی اشاعت میں التوا یا تاخیر باعث نقصان ہے حضرت مولانا مدظلہ باوجود علالت کے اس کی تکمیل کر رہے ہیں۔ اس لئے کتابت شدہ کاپیوں کی طباعت بھی شروع ہوگئی ہے۔ شائقین حضرات و تبلیغی انجمنیں ابھی سے اس کی خریداری کے لئے صرف فرمائشات بھیجدیں۔ قیمت کا ابھی صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ غالباً ایک روپیہ زیادہ نہ ہوگی۔ پہلے فرمائش بھیجنے والے حضرات کو محصول ڈاک معاف۔ نیاز مند۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

شکریہ از سائل عہ حفیظ الرحمن ساکن اولسی ہے ۔ مد عبد الغفور ساکن بپ ہے عہ عبد الرحیم شمل حسن عہ مولوی عبد اللہ لائل پور سے ۱۲؎ میزان عہ بذمہ فنڈ عہ۔

۴ سائلین اور ہیں | اصحاب خیر صدقہ جاریہ فرما کر ان کے نام بھی اخبار جاری کرا دیں۔

انجمن حمایت اسلام لاہور | کا ۶۰ واں سالانہ اجلاس ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ اپریل ۱۹۴۶ء کو منعقد ہوگا۔

(آنریری سیکرٹری)

ضرورت مدرس | مدرسہ ضیاء العلوم مئو ائمہ کیلئے ایک ایسے عربی داں مدرس کی ضرورت ہے جو بچوں کو بخوبی تعلیم دے سکے اور نماز پنجگانہ اور جمعہ پڑھا سکے اور تقریر بھی کر سکے۔ خوش اخلاق اور محنتی ہو۔ مڈل پاس کو ترجیح دی جاویگی۔ تنخواہ وغیرہ بذریعہ خط و کتابت کرلیویں۔ درخواست پتہ ذیل پر آنی چاہئے۔

المعلن :- حاجی عبد الرؤف سرپرست مدرسہ ضیاء العلوم محلہ کوٹ قصبہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد۔ یوپی۔

(۴ ر برائے اشاعت فنڈ وصول)

قابل تقلید شادی | جناب مولانا مولوی سید داؤد علی کے مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر اور مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کی مساعی جمیلہ سے جو کچھ اصلاحات محلہ دو سیان نصیر آباد اجمیر میں ہوئی ہیں قابل قدر ہیں۔ چنانچہ پسران جناب ماسٹر محمد اسماعیل صاحب کی شادی دختران جناب ماسٹر عبد المجید صاحب کے ساتھ مطابق شریعت انجام پذیر ہوئی۔ اندرون مسجد نکاح ہوا۔ بعد نکاح جناب محترم مولوی سید داؤد علی صاحب نے اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا۔ ہر دو ماسٹر صاحبان نے اسراف بیجا و مراسم قبیحہ کے چھوڑنے میں جس جرأت و جسارت کا ثبوت دیا ہے مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن نصیر آباد کی جانب سے مبارکباد کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ دوسرے مسلمانوں کو بھی شریعت کے مطابق چلنے کی توفیق دے۔ آمین! (بشارت علی)

جلسہ تعزیت | مولوی عبد الحکیم صاحب مرحوم نصیر آبادی کی وفات حسرت آیات پر مسلم ینگ مین ایسوسی ایشن کا تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مرحوم کی دینی خدمات سے عوام کو روشناس کرا کر دعائے مغفرت کی گئی۔ (سیکرٹری)

مدرسہ اسلامیہ مدہوپورہ | ضلع سنتھال پرگنہ میں توحید و سنت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آج کل مخالفین کی وجہ سے بہت نازک حالت میں ہے۔ ایک سال سے سرکاری امداد بھی بند ہے۔ ناظرین کرام اس کے بقا کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایک ناظر اہلحدیث)

۱۴۴ نمبر والے صاحب ... بھیج کر اخبار کے اجراء کے منتظر رہیں۔ مزید خط و کتابت بھی بے کار ہوگی۔ نمبر آتے ہی اخبار خود بخود جاری کر دیا جاتا ہے۔

ملکی مطلع

جنگ نئے مرحلہ میں

جنگ یورپ اور جنگ ایشیا اب نئے مرحلوں میں داخل ہو رہی ہیں۔ اس ہفتہ کے واقعات سے پتہ چلتا ہے کہ جاپان اب چین سے ہٹ کر امریکہ سے متصادم ہونا چاہتا ہے جس کے متعلق ہم قبل ازیں ناظرین کو اطلاع دے چکے ہیں۔ اب موجودہ صورت حال یہ ہے جاپان کی طرف سے سنگاپور و جزائر شرق الہند پر حملہ کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔ اس کی مدافعت کے لئے امریکہ اور برطانیہ و آسٹریلیا تیار ہیں۔ چنانچہ حکومت برطانیہ کی طرف سے سنگاپور کی کھاڑی میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں اور اس راستہ سے گزرنے والے جہازوں کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ گزرنے سے پہلے اجازت لینی پڑیگی ورنہ خطرہ کی ذمہ داری ان پر ہی ہوگی۔ سنگاپور کے ہوائی و بحری اڈہ کو پہلے سے بھی زیادہ مضبوط بنایا گیا ہے۔ چنانچہ آسٹریلیا کی بہت سی فوج سنگاپور پہنچ چکی ہے۔ اس کے علاوہ برطانیہ کے دو سو بمبار جہاز امریکہ سے براستہ بحر الکاہل سنگاپور بھیج دینے کا فیصلہ ہو گیا جو بہت جلد پہنچ جائیں گے۔

سیام میں رہنے والے برطانوی باشندوں کو ہدایات کی گئی ہیں کہ وہ مع اہل و عیال سیام چھوڑنے کے لئے تیار رہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر جاپان نے سنگاپور پر حملہ کر دیا تو امریکہ جاپان کے آمد و رفت کے تمام راستے مسدود کر دیگا اور جاپان کے تمام بڑے بڑے شہروں پر تباہی نازل کی جائے گی۔ امریکہ کے بحری و ہوائی جہاز بحر الکاہل (سمندر مابین ایشیا و امریکہ) پار کر کے سنگاپور وغیرہ مقامات پر پہنچ رہے ہیں غرضیکہ اب جاپان و امریکہ میں تصادم کا خطرہ بہت قوی ہوتا جا رہا ہے۔ دونوں اپنے بچاؤ کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ شاید چند یوم تک اس محاذ پر بھی زبردست جنگ شروع ہو جائے۔ اگر یہ جنگ شروع ہو گئی تو سیاسی لوگوں کا خیال ہے کہ جاپان برطانیہ اور امریکہ کی متحدہ طاقت کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہو سکیگا۔ اگرچہ اس کا بحری بیڑہ بھی کافی مضبوط ہے

یورپ کی جنگ کا نیا مرحلہ یہ ہے کہ ہٹلر کی فوج جو رومانیہ میں جمع ہو رہی تھی وہ پیش قدمی کر کے بلغاریہ میں داخل ہو چکی ہے، شاید وہ چند دنوں میں یونان پر حملہ کر دے جو آج کل البانیہ میں اٹلی کے ساتھ برسر پیکار ہے۔

جرمنی۔ برطانیہ اور فرانس

کے حالات جنگ بدستور ہیں۔ فرانس کے مارشل پیتاں نے افریقہ میں ٹیونس کی بندرگاہیں ہٹلر کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ چونکہ آج کل ہٹلر کی توجہ زیادہ تر بلقان کی طرف ہے۔ اس لئے انگلستان یا وسطی یورپ میں کوئی اہم واقعہ اخبارات میں نہیں آیا۔ ہاں حسب معمول طرفین کی طرف سے بمباری کی اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔

ترکی کو خطرہ

جس وقت یورپ میں جنگ شروع ہوئی اسی وقت سے ترکی اور بلاد اسلامیہ کے متعلق خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ مگر اب تو یہ خطرہ بالکل سر پر آ پہنچا ہے۔ جرمنی نے بظاہر اٹلی کی امداد کا جو طریقہ اختیار کیا ہے اور اس سے جو خطرات ظاہر ہو رہے ہیں۔ انکے متعلق معاصر "پرتاپ" اپنی رائے ظاہر کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ:۔

"جرمنی کا طریق جنگ اٹلی سے مختلف ہے۔ وہ اپنا کام زیادہ تر دھمکی سے نکالنا چاہتا ہے۔ اٹلی نے حماقت کی جو یونان کو کمزور سمجھ کر اس پر حملہ کر دیا۔ اور اپنا پول ظاہر کر دیا۔ بخلاف اس کے جرمنی زیادہ تر ڈپلومیٹک دباؤ سے کام لیتا ہے۔ اس نے کوشش کی کہ سپین اس سے مل جائے۔ یا کم از کم اسے راستہ دیدے تاکہ وہ جبرالٹر پر حملہ کر سکے۔ اسے کامیابی نہیں ہوئی۔ لیکن اس نے آس نہیں چھوڑی۔ بلقان میں اسکی ریشہ دوانیاں جاری ہیں۔ اور اس کی کوشش یہ ہے کہ جنگ کے بغیر ہی سارا بلقان اس کے زیر اثر آ جائے۔ رومانیہ پر تو اس کا قبضہ ہو ہی چکا ہے۔ لیکن بلغاریہ بھی اسکے ساتھ مل چکا ہے۔ اور اب وہ یوگوسلاویہ پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ تعجب نہیں جو وہ بھی جھک جائے۔ اسکے بعد وہ یونان کو الٹی میٹم دیگا کہ اٹلی سے صلح کر لو۔ اور خود پنچ بن جائیگا۔ یونان نہ مانا تو تین اطراف سے اس پر حملہ کیا جائیگا۔ رہ گیا ترکی۔ اس کے خلاف فوری کارروائی نہ کی جائیگی۔ اگرچہ دباؤ کے تمام سامان مکمل ہو چکے ہیں۔ رومانیہ میں جرمنی کی کئی لاکھ فوج جمع ہے اور ہزاروں ہوائی جہاز بھی۔ یہ ہوائی جہاز حملہ اور مدافعت دونوں کے لئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایسے بھی جو سپاہیوں کو ایک سے دوسری جگہ لے جائیں۔ رومانیہ کی مشہور بندرگاہ کانسٹینزا پر جو بحیرہ اسود میں واقع ہے۔ ہزاروں جرمن سپاہی جمع ہیں۔ بہت سے جہاز بھی وہاں موجود ہیں۔ بندرگاہ کے چاروں طرف ۱۵-۱۵ میل تک سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔ یوگوسلاویہ کو ساتھ ملانے کے لئے جرمنی نے اسے رشوت پیش کی ہے۔ شمالی البانیہ میں سے سقوطری کا علاقہ اور مشرقی البانیہ میں سے جھیل آرخدا کے آس پاس کا علاقہ۔ اس کے علاوہ وہ اسے سیلونیکا کے پاس بحیرہ ایجانک میں میل چوڑا راستہ دینے کو تیار ہے ان تیاریوں کا ترکی پر کیا اثر ہو سکتا ہے؟ یہ اپنے نہیں بلکہ ایک مسلم معاصر (انقلاب) کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں:۔

"جرمنی فی الحال یونان پر بڑھنا چاہتا ہے لیکن یونان اس کے قبضہ میں آ گیا تو ترکی سخت مصیبت میں مبتلا ہو جائیگا۔ اس نے کوئی حرکت کی تو کانسٹینزا کی بندرگاہ سے جرمن فوجیں جہازوں پر بیٹھ کر باسفورس اور ایشیائے کوچک کو بڑھیں گی نیز بلغاریہ سے ہوتی ہوئی تھریس پر حملہ کر دیں گی۔ خاموش بیٹھا رہے۔ تو جرمنی آس پاس کے تمام اہم جنگی مقامات پر قابض ہو کر مطالبہ کرے گا کہ اسے شام و فلسطین میں بڑھنے کے لئے راستہ دیا جائے۔ وہاں سے وہ شام، فلسطین سویز، مصر، عرب، عراق اور ایران پر بڑھیگا۔"

کر اسے ایک طرف نہر سویز پر قبضہ جانے کی ضرورت ہے دوسری طرف عراق وایران کے تیل کی۔ بظاہر خطرات بے حد عجیب ہیں۔ ترکی لڑے تو ہمارے ترک بھائیوں پر ناقابل تصور مصیبتیں نازل ہوں گی۔ جرمنی کے سامنے جھک جائے تو نہ عرب، عراق، ایران اور مصر محفوظ رہیں گے اور نہ ترکوں کی آزادی برقرار رہیگی۔"

ایک طرف یہ خبر ہے کہ بلغاریہ اور جرمنی میں معاہدہ طے ہو گیا ہے۔ تو دوسری طرف یہ کہ بلغاریہ اور ترکی نے ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ اسکے معنی یہ ہیں کہ جہاں تک ممکن ہو ترکی روز بد کو ٹالنا چاہتا ہے اور جنگ سے دور رہنا چاہتا ہے۔ ایسا کرنے میں وہ حق بجانب بھی ہے"

(پرتاپ لاہور ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء)

اس کے علاوہ معاصر زمزم بھی حالات ترکی پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:۔

"اب سوال یہ نہیں ہے کہ بلغاریہ کے سقوط کے بعد ترکی کو جنگ میں شامل ہونا پڑیگا یا نہیں؟ بلکہ سوال یہ ہے کہ نازی حملے کے بعد بالشویک روس کی روش کیا ہوگی؟ جہاں تک روس اور ترکی کی حفاظت کا سوال ہے یہ امر ظاہر ہے کہ روس ہرگز نہ چاہیگا کہ دردانیال پر جرمنی کا قبضہ ہو جائے۔ اور ترکی یورپین علاقے سے دستبرداری دیدے۔ کیونکہ پسپائی کی یہ نوعیت نہ صرف ترکی کے لئے تاریخی ہلاکت ہوگی بلکہ بالشویک روس بھی بحر اسود میں قدم نہ رکھ سکیگا۔ اور ہٹلر کو موقعہ مل جائیگا کہ وہ آسانی سے شجرِ اشتراکیت کو بیخ وبن سے اکھاڑ کر پھینک دے"

ترکی کے سرکاری اخبار "ینی صباح" کے یہ الفاظ خاص توجہ کے قابل ہیں:۔

"جو طاقت ترکی کے سرحد میں زبردستی داخل ہونے کی کوشش کریگی تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اسکی نظر میں ترکی سرحدوں کا کوئی احترام نہیں ہے ترکی کو خطرات کا زبردست احساس ہے۔ اور قبل اس کے کہ دشمن ٹھیک دروازے پر پہنچے۔ وہ بنفس نفیس خود ہی تما ہیرا اختیار کر کے میدان میں آ جائیگا

بلکہ جرمن فوجیں یونانی سرحدوں پر پہنچیں گی تو پائیں گی کہ ترکی حکومت نقل وحرکت کے لئے تیار ہو جائے گی"

گویا ترکی کو صحیح معنی میں اس وقت یقین ہوا ہے کہ اس کے لئے جنگ ناگزیر ہے۔

اگر قدرت کا فیصلہ یہی ہے کہ جرمنی اور ترکی میں جنگ ہو تو سوال یہ ہے کہ اس کا انجام کیا ہوگا؟ ترکی میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ہٹلر کے بے شمار طیاروں، لاتعداد ٹینکوں، خوفناک آبدوزوں اور بے مثال تربیت یافتہ نازی فوج کا مقابلہ کر سکے؟ اس میں شک نہیں کہ یہ مقابلہ بہت ہی شدید اور زلزلہ انگیز ہوگا۔ مگر انجام کے بارے میں پیشگی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس کا سارا انحصار روس کی آیندہ روش پر ہے۔ اگر روس نے اس موقع پر ترکی کو اکیلا چھوڑ دیا تو ترکی کا جو حشر ہوگا وہ ہو کر رہے گا۔ مگر روس کو بھی مرنے کے لئے تنہا چھوڑ دیا جائیگا۔ اور جب ہٹلر اس کی طرف قدم بڑھائیگا تو وہ بھی دنیا میں اپنا کوئی معاون نہ پا سکے گا۔

مصیبت یہ ہے کہ مصر افریقہ کی جنگ میں مبتلا ہے عراق اس قابل نہیں کہ ترکی کی فوجی امداد کر سکے۔ ایران خود روسی خطرات میں گھرا ہوا ہے۔ افغانستان اس قدر دور ہے کہ تعاون وتناصر کی شکل ہی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے ترکی مقابلے میں تن تنہا ہوگا۔ اور اسی کو اپنی حفاظت اور مدافعت کے لئے سب کچھ قربان کرنا پڑیگا۔" (زمزم لاہور ۱۹ فروری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث مذکورہ بالا اقتباسات سے ترکی کی نازک ترین حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ ترکی پر کوئی مصیبت نازل ہوگئی تو اس کے بعد دوسرے ممالک اسلامیہ کی آزادی بھی خطرے میں پڑ جائے گی۔

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جنگ کا انجام بخیر کرے اور ترکی اور ممالک اسلامیہ کو دشمنان اسلام کی نظر بد سے بچائے رکھے۔ آمین!

افریقہ کے محاذوں

پر جنگ بدستور جاری ہے خبر آئی ہے کہ حبشہ کا جلالی علاقہ اطالویوں نے خالی کر دیا ہے اور اریٹریا اور صومالی لینڈ وغیرہ میں برطانوی افواج کی پیش قدمی جاری ہے اور مقابلہ میں اطالوی فوج پسپا ہو رہی ہے۔ شمالی افریقہ میں جہاں تک ہمیں علم ہے بن غازی کی فتح کے بعد برطانوی فوج نے آگے بڑھ کر کسی نئے مورچے پر قبضہ نہیں کیا۔ شاید مفتوحہ علاقے کو محفوظ کر کے اور نئے حملے کی تیاری میں مصروف ہے۔

محاذ البانیہ

البانیہ میں اس ہفتے یونانی فوج نے کچھ نئے مورچے فتح کئے ہیں۔ اور کچھ سامان جنگ پر قبضہ کیا ہے اور بہت سے اطالوی قید کئے ہیں۔

ایک پادری کا قبول اسلام

پادری ریورنیڈ ایم اے۔ پال مشہور عیسائی مبلغ ہیں جنہوں نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے۔ آپ نے اسلام میں داخل ہوتے وقت حسب ذیل تقریر کی:۔

"میں ایک معمر اور پرانا عیسائی مبلغ ہوں اور اپنی زندگی میں بہت سے مسلمانوں کو عیسائی بنا چکا ہوں میں قرآن کریم کو نکتہ چینی کے خیال سے مطالعہ کیا کرتا تھا۔ تاکہ اس کے تناقض مسلمانوں پر واضح کروں لیکن قرآن حکیم کے گہرے مطالعہ سے میرے اندر اس کتاب مقدس کے لئے خاص دلچسپی پیدا ہوگئی۔ آخرکار اسکی حیرت انگیز اور صداقت آمیز روحانی تعلیم نے میرے دل کو روشن کر دیا اور میرا روحانی تخیل بہت بلند ہو گیا۔ میں اس کشمکش وپیچ میں مبتلا رہنے لگا کہ اپنے اسلام کا اعلان کس طرح کروں۔ آج سات خدا کے مقدس کلام نے میرے اندر جرأت پیدا کر دی۔ چنانچہ آپ حضرات کے سامنے انتہائی مسرت اور انبساط کے ساتھ اپنے قبول اسلام کا اعلان کرتا ہوں۔ آپ میرے عیسائیت سے تائب ہونے کے گواہ رہیں۔ میں اپنی گذشتہ زندگی پر انتہائی ندامت کا اظہار کرتا ہوں۔ اور یقین رکھتا ہوں کہ میری سابقہ زندگی کے لمحات ضائع گئے"

(حمایت اسلام لاہور مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۴۱ء)

مومیائی

بہترین قیمت فی چھٹانک ... بذریعہ وی پی ...

معدہ قبلہ علماء اہلحدیث وہزار ہا خریداران اہلحدیث علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل مدقق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ نزلہ کی سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جوبان یا اور دوجہ سے جن کی کمریں درد ہوں ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنی کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جانے تو تھوڑی کی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) عہ آدھ پاؤ ... پاؤ بھر ... مع محصول ڈاک۔ چھٹانک فیس سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالی برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ... پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائیگی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی حکیم محمد یٰسین صاحب بوندھیار۔ آپکے ہاں سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ ماشاءاللہ تیر بہدف ثابت ہوئی۔ لہذا عرض ہے کہ ہمارے مریضوں کے واسطے اور چھ چھٹانک ارسال فرمائیں۔ (۲۸ جنوری سنہ ۱۹۳۶ء)

جناب ... حکا رئیس ... بمبئی۔ آپکی مومیائی کی تعریف ... صاحب ... دیگر کئی اشخاص کی زبانی سنا انہیں نے چھ چھٹانک منگوائی تھی مجھے بھی چھ چھٹانک ارسال فرمائیں ...

جناب مولوی ابو یحییٰ ... صاحب ... آپکی مومیائی پہلے کئی دفعہ بندہ نے استعمال کی بفضلہ فائدہ ہوا ... ارسال فرمائیں۔ ۲۸ جنوری ...

مومیائی منگوانے کا پتہ:- حکیم محمد سوار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی۔ ابتدائی دمہ۔ نزلہ۔ دمہ نزلہ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ ۵۰ گولی ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کے لئے شیشی کلاں فی درجن ... شیشی خورد فی درجن ...

حب ...... مقوی

اسکی پہلی خوراک ہی نمایاں طور پر فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہوا گھر سدھر کر آیندہ ہمیشہ کے لئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال وغیرہ کمزوریوں کو دور کرکے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف عہ۔ تاجروں کیلئے چھ شیشیوں کی قیمت ... علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:- تاجر صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ:- منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ... روپے۔ فی جلد ...

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

ایک تازہ طبی تصنیف

"کنز الاطباء"

از حکیم مولوی حاجی محمد عبداللہ صاحب مؤلف و مصنف "کنز المجربات" وغیرہ۔

کتاب مذکورہ مصنف ممدوح کی بالکل نئی اور تازہ تصنیف ہے۔ جس میں صدہا حکماء کے خاص الخاص مجربات، صدہا نسخے بہت تلاش و کوشش سے مہیا کر کے یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ اسکے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۱۸ × ۲۲ کے ۲۴۰ صفحات قیمت ایک روپیہ بارہ آنے ... محصولڈاک ...

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب

(مصنفہ پنڈت آتما نند صاحب بٹالوی)

اس کتاب میں ویدوں کو انسانی تصانیف (یعنی رشیوں کی) ثابت کیا ہے۔ اور ویدمنتروں کے حوالے دیکر ثابت کیا ہے کہ ایسے حیاسوز منتروں کی موجودگی میں وید ہرگز الہامی نہیں ہو سکتے اور بتایا ہے کہ ویدوں کا پڑھنا انسانی اخلاق کے خلاف ہے۔ آریہ سماج کی طرف سے آج تک اس کا جواب شائع نہیں ہوا۔ جلد منگوالیں کیونکہ ختم ہو جانے پر اس کتاب کا دوبارہ شائع ہونا محال ہے۔ کاغذ کتابت اور طباعت عمدہ۔ قیمت بجائے عہ کے ۱۰ر

محمدیہ پاکٹ بک مجلد

(بجواب احمدیہ پاکٹ بک) یہ ایک ضخیم کتاب۔ گویا مرزائیت کی تردید میں ایک تحفہ بے بہا ہے۔ اس کے مطالعہ سے معمولی پڑھا لکھا مسلمان بھی بڑے سے بڑے مرزائی مناظر کا ناطقہ بند کر سکتا ہے۔ جملہ مختلفی مباحث پر مفصل بحث کی ہے۔ پہلا ایڈیشن جلد ختم ہو جانے کے بعد اب جدید اڈیشن مع اضافہ کے شائع ہوا ہے۔ پاکٹ سائز۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف عہ

کتب منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

خدائی قہر

ایک طرف تو موجودہ جنگ خدائی قہر کی شکل میں نمودار ہے۔ جس سے کروڑہا روپیہ کا مالی نقصان ہو رہا ہے۔ جانی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ مگر اس نقصان پر فریق مخالف اپنی کامیابی پر اتراتا ہوا اپنے کارناموں کو فخریہ بیان کرتا ہے۔ لیکن اس ہفتہ یورپ میں خدائی قہر بصورت طوفان باد نازل ہوا جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

لندن ۱۰ فروری۔ اس ہفتہ کے خاتمہ پر جزیرہ نما ائبیریا میں شدید قسم کا طوفان آیا۔ یہ طوفان اٹھارہ سال کے بعد آیا ہے۔ لزبن میں طوفان کی رفتار کے متعلق اندازہ لگایا گیا ہے۔ اسکے مطابق وہ ۸۰ میل فی گھنٹہ تھی۔ مگر سنترا میں جبکہ طوفان بہت ہی خطرناک تھا اسکی رفتار ۱۲۵ میل فی گھنٹہ تھی۔ اس سلسلہ میں تفاصیل مظہر ہیں کہ دریائے ٹاگوز میں برطانوی جہاز "کلائنڈ" لنگر ڈالے کھڑا تھا۔ اس طوفان کے باعث لنگر کا رسہ ٹوٹ گیا۔ اور جہاز ڈوب گیا۔ اس کے علاوہ مزید ۱۶ جہاز بھی ڈوب گئے۔ درخت اور لیمپوں کے سٹینڈ اکھڑ گئے ٹیلیفون اور تار کے سلسلے بالکل منقطع ہو گئے۔ ٹنگ و خشت کے ٹکڑے ہوا میں اڑ رہے تھے۔ اور کارخانوں کی چمنیاں تاش کے پتوں کی طرح زمین پر گر رہی ہیں گیس کے کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا ہے براڈ کاسٹنگ سٹیشن بند ہو گیا ہے۔ دیگر ذرائع کی اطلاعات واضح کرتی ہیں کہ ہر جگہ تباہی انتہائی خوفناک ہوئی ہے۔ بہت سی ریلوے لائنیں ناکارہ ہو گئی ہیں۔ ہسپانیہ میں ایک گاڑی ایک پل سے اڑ گئی۔ تین یا چار ڈبے دریا میں گر گئے۔ لوگوں کو بچانے والے والنٹیروں کی پارٹیاں ابھی تک گم شدگان کی تلاش میں ہیں۔ ۲۰ آدمی مر گئے ہیں اور سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں۔ ایردن اور سلتے بستیوں کے درمیان سڑک ریل اور ٹیلیفون کا سلسلہ بالکل منقطع ہو گیا ہے الجیریں اور کارذوبا کے مکانوں کی چھتیں بھی اڑ گئی ہیں۔" (پرتاپ لاہور ۱۹ فروری ۱۹۴۱ء صفحہ ۲)

یورپ کے علاوہ ہندوستان میں صوبہ بنگال میں عذاب الہٰی بصورت ژالہ باری نازل ہوا جس کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

" کلکتہ ۱۹ فروری۔ برہمن باڑیہ سب ڈویژن سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں ۲۰ مربع میل رقبہ پر شدید ژالہ باری ہوئی۔ اس موقع پر بڑے زور کی آندھی آئی جس سے کئی درخت جڑوں سے اکھڑ گئے۔ فصلیں تباہ ہو گئیں اور مکانوں کو نقصان پہنچا۔ کئی کشتیاں دریا میں غرق ہو گئیں اور بے شمار مویشی اور پرندے مر گئے۔ بعض اولے دو دو سیر کے تھے۔ اب تک پانچ اشخاص کی ہلاکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ اس قدر شدید ژالہ باری ہوئی کہ اے۔ بی ریلوے کے کچھ حصے پر ریلوں کا چلنا ناممکن ہو گیا۔"

(پرتاپ ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء صفحہ ۴)

اہلحدیث جنگ کے علاوہ ان خدائی عذابوں کا نزول آیہ کریمہ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ کے ماتحت سمجھنا چاہئے۔ آج اس آیت کی صداقت روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجز بندوں کے حال پر رحم فرما کر ہماری مشکلات کا خاتمہ کرے۔ اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلها واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ۔

بچوں کا حکیم

مجلد۔ کون نہیں جانتا کہ بچوں کی پرورش میں والدین کو ازحد تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں چنانچہ اس کتاب میں بچوں کی پیدائش سے لیکر پرورش تک تمام امراض کا مکمل و مفصل بیان ہے۔ ہر مرض کی تفصیل مع تشخیص علاج سب مندرج ہے۔ مجلد سنہری۔ قیمت ۱۲

دیہاتی حکیم

مجلد۔ مصنفہ حکیم سید محمود صاحب گیلانی۔ اس کتاب میں نہایت آسان سنیاسی ٹوٹکے اور جڑی بوٹیوں سے تیار ہونے والے نسخے ہر مرض کے لئے لکھے گئے ہیں۔ جس سے غریب لوگ با عام دیہات کے۔ رہنے والے وہی فوائد حاصل کرسکتے ہیں جو امیر لوگ سیکڑوں روپے خرچ کرکے حاصل کرتے ہیں۔ دیہات میں رہنے والے اصحاب کے پاس یہ کتاب رہنی ضروری ہے۔ قیمت ۱۲

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر (جلد دوم)

اس کتاب میں یونانی، آیورویدک، ڈاکٹری، ہومیوپیتھی، ہیڈرو پیتھی، میگنٹو پیتھی، کروموپیتھی، بایوکیمک کے علاج، نمکش و کشتہ جات اور جڑی بوٹیوں کا بیان اس خوبی سے کیا گیا ہے کہ آج تک آپ کی نظر سے ایسی کتاب نہیں گذری ہوگی۔ جلد اول میں جو کمی رہ گئی تھی اس میں پوری کر دی گئی ہے۔ گو یہ دونوں جلدیں کے جدا جدا ہیں۔ ہر دو جلد ہر گھر میں رہنی ضروری ہیں۔ پاکٹ سائز ہے جو کہ ہر وقت جیب میں بلا تکلف رہ سکتی ہے۔ قیمت صرف ۱۲ مجلد سنہری۔

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

مصنفہ حکیم محمد عبداللہ صاحب روڑوی۔ اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، عجائبات، صدریات، مخفیات، سنیاسیات، کشتہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ بوٹیوں کے فوٹو بلاک کے ذریعے شائع کئے گئے ہیں۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپے (سے)

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی، گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ۔ اشتہارات۔ سیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ تال بازار امرتسر

۳۳ فیصدی رعایت

"چودھویں صدی کے مدعیان نبوت کے حالات"

از مولانا محمد عالم صاحب آسی امرتسری

جس میں موجودہ صدی کے تیس جھوٹے مدعیان نبوت کے مکمل حالات مندرج ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کے پورے تبع تھے۔ اصل قیمت ڈیڑھ روپیہ۔ رعایتی صرف ایک روپیہ محصول ڈاک ۹ر۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔

منگوانے کا پتہ: منیجر اخبار اہلحدیث امرتسر

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر (جلد اول)

اس کتاب میں سر سے لیکر پاؤں تک تمام امراض انسانی کا بیان، انکی تشریح و تفصیل، علامات، اسباب، طریق تشخیص وغیرہ مفصل طور پر درج ہے۔ ایک ہزار سے زائد یونانی ڈاکٹری مجربات درج ہیں۔ تاکہ ہر مذاق والے فائدہ حاصل کر سکیں۔ مجلد سنہری۔ قیمت ۱۲

ہندوستان اور پیٹنٹ ادویات

اس کتاب میں ہندوستان، انگلینڈ، امریکہ اور جرمنی، فرانس کی تین صد شہرۂ آفاق پیٹنٹ ادویات کے نسخہ جات درج کئے گئے ہیں جن کی دستیابی ہزاروں روپے خرچ کرنے سے نہیں ہوتی تھی۔ قیمت عمر

علاج الغرباء

اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ ادویات ایسی درج ہیں جو بالکل سستے داموں مل سکیں غرباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۱۲ر

(جملہ کتب منگوانے کا پتہ)

منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

الہدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ
"جامعہ" قرول باغ۔ دہلی
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

جلد ۳۸ — نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

تاریخ اجراء ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

دفتر اہلحدیث امرتسر

امرتسر ۸ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۷ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے۔

(۴) جس مراسلہ سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـہ
رؤسا و جاگیرداران سے "	سے
عام خریداران سے "	صہ
" " ششماہی	؏
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ	۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

فہرست مضامین

خطاب بہ مسلمان (نظم) - - - - ۱
انتخاب الاخبار - - - - - ۲
ماہ محرم میں شرک وبدعت کی اشاعت - - ۳
مرزا صاحب قادیانی ذوالقرنین تھے؟ - - ۵
جوابات محمدی پر نظر - - - ۶
اخبار اہلحدیث - - - - ۹
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث - - ۱۰
مصنفین اسلام - - - - ۱۱
فتاوی - - - - - ۱۲
متفرقات ملکی - ملکی مطلع - - ۱۴
اشتہارات - - - - - ۱۶

خطاب بہ مسلمان

(از نشر صاحب گورکھپوری متعلم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی)

خوابِ غفلت چھوڑ دے بیدار ہو کچھ ہوش کر
ہوش میں آ۔ بادۂ توحید وعرفاں نوش کر

قوت بازو سے اپنی توڑ دے زنجیر غم
بے عمل کا وقت کیوں یہ غفلتیں ہیں۔ جوش کر

عزم واستقلال میں ہونے نہ پائیں لغزشیں
اے مسلماں دل میں اپنے تو وہ پیدا جوش کر

تیری دولت اور قبضہ غیر کا افسوس ہے
عقل تیری کیا ہوئی کچھ ہوش کر کچھ ہوش کر

فکر فردا میں پڑی ہے ساری دنیا آج کل
رنگ عالم دیکھ۔ آنکھیں کھول۔ فکر دوش کر

جام آزادی پلایا ہے تجھے اسلام نے
دل میں پیدا اپنے اب آزادیوں کا جوش کر

وہ کہ جو دیتے ہیں تم کو دھمکیوں پر دھمکیاں
اپنی قربانی کی طاقت سے انہیں خاموش کر

ملک کے آزاد ہونے کی اگر ہے آرزو!
نوجوانوں کے دلوں میں نشر پیدا جوش کر

انتخاب الاخبار

(مختتمہ تا ۳۔ مارچ ۱۹۴۱ء)

—— بلدیہ امرتسر کے دفاتر بوجہ تعطیلات مردم شماری ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ فروری و یکم مارچ تک بند رہے۔ ان ایام میں بوجہ مردم شماری تمام ملازمین اسی کام میں مصروف رہے۔

—— لاہور (راجگڑھ) میں ایک شمار کنندہ سے بعض اشخاص جعلی طور پر لکھتا ہوا پکڑا گیا۔ (انقلاب)

—— لاہور یکم۔ ۲ مارچ کو لاہور میں مسلم سٹوڈنٹس کی طرف سے پاکستان کانفرنس منعقد ہوئی مسٹر محمد علی جناح اور دیگر لیڈران مسلم لیگ نے شرکت کی۔

—— صوبہ پنجاب۔ سندھ اور سرحد کے ہندوؤں کی ایک کانفرنس ۲۔ مارچ کو لاہور میں ہوئی۔

—— یکم مارچ سے صوبہ پنجاب کے بعض شہروں میں ٹریڈ ایمپلائز ایکٹ نافذ کر دیا گیا ہے۔ امرتسر میں ۲ مارچ کو بازار بند رہے۔ صرف مسلمانوں کی دکانیں کھلی رہیں۔ مسلمان دکاندار جمعہ کو دوکانیں بند کرینگے۔ (دیگر ناراض سارے ہیں)

—— مرکزیہ حزب الانصار بھیرہ ضلع شاہپور کا گیارھواں سالانہ جلسہ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶ مارچ کو بھیرہ میں منعقد ہوگا۔

—— کراچی کی بندرگاہ میں آٹھ سو اطالوی فوجی قیدی بذریعہ بحری جہاز اترے۔ جن کو ہندوستان کے مختلف مقامات پر بھیجا گیا۔

—— کرڈیا نوالہ کے متصل ایک ہندو ساہوکار کے گھر مسلح ڈاکوؤں نے ڈاکہ ڈال کر ہزارہا روپیہ کا زیور و نقدی لوٹا اور فرار ہوگئے۔

—— مولانا ابوالکلام آزاد لکھنؤ جیل تبدیل کئے گئے ہیں۔

—— الہ آباد میں کملا نہرو زنانہ ہسپتال کا افتتاح ہوا۔ گاندھی جی نے بھی اس تقریب میں شرکت کی۔ یہ ہسپتال پنڈت جواہر لال نہرو کی بیوی کے نام پر کھلا ہے۔

—— سنگاپور کو آنے والے مشرقی سمندری راستے جہاز رانی کے راستے بند کر دیئے گئے ہیں ۳ مارچ ان راستوں پر سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

—— لاہور۔ پنجاب ہائیکورٹ کے فل بنچ نے قانون واگذاری اراضیات مرہونہ جائز قرار دیا ہے۔ نیز بینامی ایکٹ کو اس حد تک جائز قرار دیا۔ جہاں تک کہ اراضی کی اس فروخت اور رہن پر اثر انداز ہوتا ہے جو زراعت پیشہ اشخاص نے غیر زراعت پیشہ شخص کے بے نامی دار زراعت پیشہ کے حق میں کی ہو۔

—— کراچی۔ میونسپل حدود میں ۱۲۔ ۱۳۔ مارچ کو بوجہ ایام ہولی اسلحہ لیکر چلنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

—— رائٹر کا نامہ نگار رقمطراز ہے کہ البانیہ کے محاذ پر پھر سخت لڑائی شروع ہے۔ طرفین سے بمباری ہو رہی ہے۔ یونانیوں نے کئی مقامات پر پیش قدمی کرکے ان پر قبضہ کیا۔

—— قاہرہ کی اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی فوجوں نے اریٹریا کے ایک اہم درے پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— رائل ایئر فورس کا اعلان ہے کہ برطانوی جنگی ہوائی جہازوں نے اٹلی کے پچاس ہوائی جہازوں پر حملہ کرکے ان میں سے ۲۶ جہاز تباہ اور باقی گرفتار کئے۔

تصحیح اغلاط پرچہ اہلحدیث ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء

صفحہ	کالم	سطر	غلط عبارت	صحیح الفاظ
۱۳	۳	۴	ضعاہ	فعزا
۲۸۔ فروری ۱۹۴۱ء				
۵	۲	۲۹	لَنْ تَيْشْتَنْكِفْ	يَسْتَنْكِفُ
۰	۳	۱۶	ليس هدا	لَيْسَ هٰذَا

مضامین آمدہ | مولوی ابو نعیم عبدالرحیم صاحب۔ مولوی محمد ابوالحسن صاحب بسمل۔ سید عبدالغفار حسن صاحب رضوی۔ مولوی محمد سعید۔ ملک امام خان صاحب۔ حافظ عبداللہ صاحب۔ مولوی ابوسلیم عبدالرحیم صاحب۔ آفتاب احمد صاحب۔ حافظ فضل الرحمٰن صاحب۔

غیر مقبولہ | تنقید حدیث محراب کا نتیجہ بالکل مستحسن ہے۔

مرکز اسلام کے مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت (از قلم

حافظ عبداللہ صاحب رحیم آبادی مقیم جامعہ رحمانیہ مدنپورہ بنارس) جنگ کی وجہ سے اس دفعہ عام طور پر لوگوں کا یہ خیال تھا کہ کوئی حج کرنے نہیں جائیگا۔ لیکن خلاف توقع امسال چھ ہزار[1] ہندوستانی حج کرنے گئے۔ جناب حاجی محمد اکرام صاحب بنارسی کے بھائی محمد ہاشم صاحب مرحوم کی طرف سے میں بھی حج کا ارادہ کر چکا تھا۔ اسلامی جہاز میں روانہ ہوگیا۔ حکومت نے حاجیوں کے جہاز کی نگرانی اور حفاظت کے لئے بہترین اور معقول انتظام کیا تھا۔ بارہ روز کے بعد منزل پر پہنچے۔ وہاں عربوں کی مفلسی اور محتاجگی کا جو عالم معلوم ہوا کہ رمضان کے مہینہ میں بہت سے گھروں میں فاقہ کی نوبت آچکی تھی جس وقت سلطان ابن سعود کو معلوم ہوا انہوں نے پہلے چوبیس سو بوری چاول کا انتظام کیا۔ مگر لوگوں نے کہا کہ اس قدر معمولی غلہ ناکافی ہوگا۔ اس کے بعد سلطان خلد اللہ ملکہ نے سب ملا کر تین لاکھ روپیہ کا غلہ مکہ اور مدینہ میں تقسیم کیا۔ وہاں پر ہر طریقہ کا آرام تھا۔ پانی وغیرہ نہایت ہی کفایت کے ساتھ مل رہا تھا۔ میں مراسم حج ادا کرنے کے بعد بذریعہ رحمانی بخیر و عافیت ۲۔ محرم ۱۳۶۰ھ کو واپس کراچی آیا۔ حکومت کے اس مستحسن اقدام کو عالم اسلام نہایت ہی وقعت اور احترام کے ساتھ دیکھتا ہے اور میں مطابق حدیث نبوی حکومت ہند کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جاتے وقت حکومت کی جانب سے یہ آرڈر تھا کہ کوئی شخص پندرہ سو روپیہ سے زیادہ نہ لے جائے۔ واپسی پر دہلی میں معلوم ہوا کہ بعد میں دو ہزار کی اجازت ہوگئی۔ دنیا جانتی ہے کہ عرب والے کس قدر تنگدست اور مفلوک الحال ہیں جن کی آمدنی کا ذریعہ حجاج ہیں۔ لیکن دو سال سے حجاج کی بالکل کمی ہے۔ اور اس سال تو بہت ہی کم لوگ حج کرنے گئے ہیں۔ یہی کیا کم مصیبت تھی لیکن حکومت کے اس قانون نے عربوں کو مزید مصیبت میں مبتلا کر دیا۔ کیونکہ اگر یہ قانون آیندہ سال جاری رہا تو کوئی شخص عربوں کی امداد کرنا چاہیگا تو نہیں کر سکیگا۔ پس ضرورت ہے کہ تمام مسلمانان ہند متفقہ طور پر احتجاج کرکے اس قانون کو

[1] واپس آنے والے حاجیوں کا بیان ہے کہ ہندوستان سے چار ہزار حاجی شامل ہوئے۔ (اہلحدیث)

... میں ایک بکری بارہ آنے میں ملتی تھی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عاجز بندوں کے حال پر رحم فرمائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۸۔ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ

ماہ محرم میں شرک و بدعت کی اشاعت

قابل توجہ اہل توحید

اسلامی تاریخ پر بلا تعصب نظر ڈالی جائے تو چند واقعات ایسے ملتے ہیں جن کو دلفگار کہنا چاہئے۔ وہ محض اس لئے دلفگار نہیں ہیں کہ ان میں لائق ہستیوں پر مصائب کا نزول نظر آتا ہے۔ بلکہ زیادہ تر اس لئے دلفگار ہیں کہ ان کی وجہ سے ملت اسلامیہ کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ حضرت عمر خلیفۃ المسلمین، حضرت عثمان ذوالنورین خلیفہ سوم، حضرت ابن زبیر امیر المؤمنین حضرت علی خلیفہ چہارم (رضی اللہ عنہم) کی شہادتوں کے واقعات لاریب ایسے ہیں کہ کوئی کلمہ گو مسلمان ان سے متاسف ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ کیونکہ یہ حضرات خلافت اسلامیہ کے با اختیار تاجدار تھے۔ مگر ان کی یادگار قائم کرنے کے لئے نہ کوئی تعزیہ بنایا جاتا ہے نہ کوئی نمائش کی جاتی ہے، نہ کوئی ڈھول یا باجہ بجایا جاتا ہے، نہ ان کے حملہ آوروں پر طعن و تشنیع سنی جاتی ہے۔ بلکہ اگر کہا جائے کہ مسلم قوم نے ان واقعات کو نسیاً منسیاً کر دیا ہے تو بے جا نہیں۔ ہمارے خیال میں مسلمانوں نے ایسا کر کے کسی برائی کا ارتکاب نہیں کیا۔ کیونکہ ان حضرات کے حق میں یہ شعر کافی ہے ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن ❊ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ان واقعات کے بعد امام حسینؓ کا واقعہ شہادت قابل ذکر ہے۔ جس کو چاہے کتنا ہی بڑھا چڑھا کر بیان کیا گیا ہو مگر صحیح روایات کے لحاظ سے یہ ایک مختصر واقعہ ہے۔ محقق علامہ ابن خلدون جو فن تاریخ میں بہت بڑے مستند امام سمجھے جاتے ہیں، جب واقعہ کربلا لکھنے لگے تو آپ نے چند صفحات سفید چھوڑ دیئے۔ ایسا کیوں کیا؟ صرف اس لئے کہ آپ کو صحیح روایات کے ذریعہ سے واقعہ کربلا نہیں پہنچا۔ اس کے متعلق جو روایات آپ کو پہنچیں ان کا آپ نے اعتبار نہیں کیا۔ مگر پچھلے لوگوں نے جھوٹی روایتیں وضع کرنے میں یہ کمال کیا کہ جو جی میں آیا بلا تامل کہہ دیا۔ شیعوں نے تو اس کو مبالغہ کی آخری حد تک پہنچا دیا۔ مگر سنیوں نے بھی اس میں کمی نہیں کی۔ آج ہم وہ تحریریں ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں جن کو دیکھ کر اگر ایک درد مند انسان آٹھ آٹھ آنسو روئے تو تعجب نہیں۔ شیعوں کے اخبار "الواعظ" لکھنؤ ۱۶۔ فروری میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ایک سرخی یہ ہے:۔

"برادران ہنود کے لئے ایک لمحۂ فکر
حسینی شخصیت کیا مسلمانوں کے لئے مخصوص ہے؟"

اس سرخی کے ماتحت اصل مضمون میں ہندوؤں کو امام حسین رضؓ کے ماتم میں شریک ہونے کی ترغیب و تحریص کی گئی ہے۔ ناظرین، اصل مضمون کے ساتھ ساتھ نیچے حواشی میں جوابی نوٹ بھی پڑھتے جائیں۔ چنانچہ "الواعظ" لکھنؤ لکھتا ہے:۔

"حسین اور ہندوستان کی یاد | اے برادران ہنود کہا جاتا ہے کہ | روز عاشورہ یعنی روز شہادت امام حسین علیہ السلام نے اس ہندوستان کو

یاد کیا تھا۔ اور ظالموں سے مخاطب ہو کر فرمایا تھا کہ دیکھو تم ہم کو قتل نہ کرو اور میرے خون ناحق سے اپنے ہاتھ نہ رنگو۔ مجھے چھوڑ دو۔ اگر میرے وجود کو تم اپنے اخلاق و انسانیت سوز حرکات و سکنات میں مزاحم سمجھتے ہو تو میں سرزمین عرب کو چھوڑ کر ہندوستان چلا جاؤں:"

یہ حسینی تمنا سرزمین ہند کی اس امر کی دلیل ہے کہ حسینؓ کی نگاہوں میں اس ہند کی غیر معمولی وقعت و عظمت تھی و نیز اہل ہند سے کمال ہمدردی و غمخوارگی کی امید تھی۔ اس وقت اس ہندوستان میں کون لوگ تھے۔ یقیناً! یہی حضرات کے آباؤ اجداد ہوں گے جن کی نسل سے آج آپ نظر آ رہے ہیں، اور اس ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں آباد ہیں۔ اگر یہ واقعہ سچ ہے تو اہل ہند کیلئے اور خاصکر ہنود کے واسطے ایک قابل یادگار واقعہ ہے۔ ایسی صورت میں میں یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ ایسی عظیم المرتبت ہستی جس کی مثال تاریخ دنیا میں ناپید جس کے واقعہ کربلا نے اذہان عالم میں ایک انقلاب پیدا کر دیا جس نے دنیا کی انسانیت کے جسم مردہ میں اپنی جان دیکر ایک روح تازہ پھونکی اور اسے پھر سے زندہ کیا اوس کی یاد اور ہنود نہ منائیں۔ درانحالیکہ اونکی طبیعت اور طینت کے آقتضاء پر امید نہ تھی کیونکہ وہ حضرات تو انتہا کے خوش عقیدہ اور خوش خیال ہیں۔

ہنود کی ہمہ گیر پرستاری اور حسین سے غفلت

وفاداری بشرط استواری عین ایمان ہے
مرے بت خانہ میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو غالب

مادر ہند کے وہ عقیدت مند سپوت جو دنیا کی ہر چیز کے سامنے اپنی جبین نیاز جھکائیں اور ... ہر جڑ و مدر کو اپنا معبود سمجھ کر اون پر عقیدت کے پھول چڑھائیں۔ وہ امام حسینی بت بنا کر اوس کی پوجا نہ کریں۔

اس کا سبب ہم کو معلوم۔ ہنود صرف حسینی بت بنا کر گھر گھر پوجا کرتے بلکہ اون کے نانا کا محمدی بت اور علی کا علوی بت بنا کر اون کے قدموں کو چومتے مگر وائے بر حال مسلمانان کہ انہوں نے اپنی اخلاقی کمزوریوں اور نفسانی برائیوں سے ہنود اور اپنے درمیان منافرت کی ایک ایسی عظیم الشان خلیج قائم کر لی ہے جس کے باعث سے ہنود ایک لمحہ کے لئے بھی مسلمانوں کی کسی اچھی سی اچھی بات پر بھی غور کرنے کو تیار نہیں۔ مگر میں اپنے برادران ہنود کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ اون کی سخت غلطی ہے جو عقلا طالبان حق و صداقت ہوتے ہیں وہ ہمیشہ خذ ما صفا (اچھی باتوں کو لے لو) پر عامل رہتے ہیں۔ نیز خود مسلمانوں کے کیریکٹر پر اون کے پیشواؤں کے کیریکٹر محمول نہ کرنا چاہئے۔ یہ خود اون کے ذاتی افعال ہیں نہ اون کے بانیان مذہب کی تعلیم" (الواعظ لکھنؤ ۱۶- فروری ۱۹۴۱ء صفحہ)

خواجہ حسن نظامی دہلوی صوفی اور سنی حنفی کی ترغیب متعلقہ تعزیہ داری

ؔ۱ یہ روایت کہاں سے لی ہے؟ کس کی زبانی معلوم ہوئی ہے؟ اور کس کتاب میں درج ہے؟ ان باتوں کا پتہ دینا مضمون نگار کا فرض تھا۔ جب تک وہ اس کا پتہ نہ دے ہم اس کو ردی کی ٹوکری میں بھی جگہ نہیں دے سکتے بلکہ چراغ شاہ کی نذر کرتے ہیں۔ غالباً اسی قسم کی روایات کے پیش نظر علامہ ابن خلدون نے اپنی کتاب میں بیاض (خالی جگہ) چھوڑی ہوئی ہے۔ افسوس کا مقام ہے کہ مذہبی واقعات کو داماؤں کی کتھا کے مشابہ کیا جاتا ہے اور اس قسم کی روایات کا ماخذ پوچھنے والوں اور ان پر تنقید کرنے والوں کا نام دشمنان اہل بیت رکھا جاتا ہے جس پر یہ شعر صادق آتا ہے

گر ہمیں مکتب است و ایں ملا
کار طفلاں تمام خواہد شد (اہلحدیث)

ؔ۲ قابل مضمون نگار نے ہندوؤں کو حسینؓ کا بت بنا کر پوجا کرنے کی جو ترغیب دی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار صاحب اور انکی پارٹی کے ممبر خود بھی ایسا ہی کرتے ہونگے۔ غالباً اسی لئے مولوی خرم علی صاحب مرحوم فرماتے ہیں

ذور والا ہے تو بت خانہ اجاڑ
مسجدیں مضبوط کر مثل پہاڑ
چھت اور گنبد کو تبروں سے اکھاڑ
تعزیے تندیل کو ہاتھوں سے پھاڑ
دین احمد میں یہ بے شک خار ہے

افسوس ہے کہ "الواعظ" نے اپنے نام کی بھی لاج نہیں رکھی۔ کیونکہ الواعظ کا کام تھا کہ وہ اسلام کے عقائد صحیحہ کے متعلق وعظ کہتا نہ کہ افعال کفریہ کی تلقین کرتا۔ ایسے واعظوں کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

گر مسلمانی ہمیں است کہ ایشاں دارند
وائے کہ پس از امروز بود فردائے
(اہلحدیث)

ؔ۳ ہم بھی غیر مسلموں کو یہی کہتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے افعال کو اسلام نہ سمجھیں جیسا کہ پنڈت لیکھرام آریہ نے سمجھا کہ مسلمانوں کی مختلف پرستیوں (قبر پرستی تعزیہ پرستی، بانس پرستی، علم پرستی) کا ذکر کر کے ان سب کو اسلام کے سر تھوپ دیا (کلیات آریہ مسافر) مسلمان اگر نمونہ اسلام بنتے اور اپنی شرافت پسندی کا ثبوت دیتے تو مولانا حالی مرحوم کو اُن کا گلہ کرنے کی کیا ضرورت تھی جو فرماتے ہیں

وگرنہ ہماری رگوں میں لہو میں
ہمارے ارادوں میں اور جستجو میں
دلوں میں زبانوں میں اور گفتگو میں
طبیعت میں فطرت میں عادتوں میں
نہیں کوئی ذرہ نجابت کا باقی
اگر ہے کسی میں تو ہے اتفاقی
(اہلحدیث)

خواجہ صاحب کا توغلبی بیان نقل کرنے سے پہلے ہم خواجہ صاحب کا مشرب بتانا ضروری سمجھتے ہیں۔ موصوف کا مشرب اور مذہب بتانے کے لئے یہ شعر کافی ہے ؎

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است
باما شراب خورد و با زاہد نماز کرد

آپ کے ہفتہ وار اخبار "منادی" میں بعنوان "گوالیار کا محرم" ایک مضمون شائع ہوا ہے جو نا بدیدہ و شنید ہی نہیں بلکہ لائق آہ و بکا ہے۔ مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں اور خواجہ صاحب شائع کرتے ہیں :-

"**۹ محرم کا جلوس** | ۷۔ فروری۔ ۹ محرم کی شام کو ساڑھے چھ بجے محرم کا جلوس شہر میں نکلا جس کے دیکھنے کیلئے لاکھوں ہندو مسلمان گوالیار کے شہروں اور دیہات سے آئے تھے اور گوالیار کے باہر سے بھی ہزاروں زائرین آئے تھے۔ جلوس میں بہت سے بینڈ باجے تھے جن کی ماتمی آوازوں سے ہر شخص کا دل موم کی طرح پگلا جاتا تھا۔ ہاتھیوں پر ریاست کے بڑے سے بڑے ہندو مسلمان جاگیردار بیٹھے ہوئے تھے۔ سوار فوج اور پیدل فوج کے پورے نہایت غمگین چال سے آہستہ آہستہ چل رہے تھے۔ ہز ہائی نس مہاراجہ صاحب اور ان کے سب ہندو مسلمان وزراء اور امراء گھوڑوں پر سوار سرکاری تعزیہ کے جلوس میں چل رہے تھے۔ مکانوں کی چھتوں پر اور برآمدوں میں اور راستوں پر لاکھوں عورت مرد اور بچے جلوس دیکھنے کے لئے جمع تھے۔ ریاست کے اور باہر کے آئے ہوئے بہت سے انگریز عورت مرد بھی جلوس دیکھ رہے تھے۔ اور جب مہاراجہ کی سواری ہجوم کے برابر سے نکلتی تھی تو لوگ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے اور زندہ باد مہاراجہ سندھیا اور امام حسینؓ کی جے کے نعرے لگاتے تھے اور مہاراجہ دونوں طرف کے ہجوم کو سلام کرتے جاتے تھے۔ سرکاری تعزیہ کے مصنوعی دلدلوں پر لاکھوں روپے کے جڑاؤ زیورات جگمگا رہے تھے اور ہاتھیوں پر سونے چاندی کے ہودے بھی جلوس کی شان بڑھا رہے تھے۔

جلوس سے پہلے کی مراسم | آج شام کو ہز ہائینس مہاراجہ صاحب حکیم سید حسن علی صاحب کے مکان پر تشریف لیگئے تھے اور وہاں مہاراجہ کو امام حسینؓ کا فقیر بنایا گیا تھا یہ رسم صدیوں سے ہوتی آئی ہے کہ آج کی تاریخ گوالیار کے فرماں روا سید صاحب کے گھر جاتے ہیں اور وہاں ان کو سبز رنگ کی ایک سیلی پہنائی جاتی ہے۔ اس کے بعد مہاراجہ صاحب سری منصور یا دشاد میاں صاحب کے ہاں جاتے ہیں اور وہاں سے رخصت ہو کر رات کے جلوس میں تشریف لاتے ہیں۔

دن کا جلوس | سات بجے رات کی طرح پھر تعزیوں کا جلوس نکلا۔ آج بھی رات کی سی کروفر تھی۔ کربلا شہر سے پانچ میل دور ہے۔ ہز ہائی نس اپنے سب امیروں اور وزیروں اور جاگیرداروں کے ساتھ یہ پانچ میل کا راستہ گھوڑے پر طے کر کے کربلا میں تشریف لے گئے تھے۔ جہاں ایک بہت بڑا غار تیار تھا جس میں مشینوں کے ذریعے سرکاری تعزیہ بڑے ادب اور احترام سے اتارا گیا۔ اس وقت مہاراجہ صاحب اور انگریز رزیڈنٹ اور سب امیر و وزیر جاگیردار غم کی مورت بنے ہوئے غار کے چاروں طرف خاموش کھڑے تھے۔ جب تعزیہ غار میں اتر گیا تو اس پر سبز رنگ کا ایک بہت بڑا کفن ڈالا گیا۔ حافظوں نے بلند آواز سے قرآن خوانی کی اور فاتحہ پڑھی۔ اس کے بعد مہاراجہ نے خاص اپنے ہاتھ سے تبرک کی ریوڑیاں مٹھیاں بھر بھر کر تقسیم فرمائیں۔ مہاراجہ صاحب لال رنگ کی شاہی دستار سر پر رکھے ہوئے تھے اور سفید انگرکھا پہنے ہوئے تھے ان کے سب ہندو مسلمان وزیر اور امیر اور جاگیردار بھی اسی لباس میں تھے" (منادی ۱۶ فروری ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث | اس کے علاوہ آپ نے چند مقامات کے تعزیوں کا ذکر بھی کیا ہے جس سے مسلمانوں کو ترغیب دینا مقصود ہے کہ وہ بھی ایسا کریں

آہ اسلام! تیری حالت کس قدر زبوں ہو گئی کہ تیرے یار بھی اغیار بن گئے ہیں۔

امام حسینؓ سے بے وفائی تو کوفی غداروں نے کسی طمع یا لالچ میں آکر کی ہوگی مگر تیرے وفادار یاروں نے بلا وجہ تجھ سے مونہہ پھیر لیا۔ اور اپنی من مانی کاروائیاں کرنے لگ گئے۔

آہ اسلام! آج تیری حالت کیسی نازک ہے کہ ایک طرف تیرے دشمن متفق ہو کر تجھ پر حملے کر رہے ہیں۔ دوسری طرف تیرے اتباع نفسانی خواہشوں کو پورا کرنے میں مشغول ہیں۔ ع

فلیبک علی الاسلام من کان باکیا

برادران اہل توحید! آپ لوگوں کو یہ مضمون پڑھ کر صدمہ تو ضرور ہوا ہوگا۔ مگر صدمے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کام کرنے سے فائدہ ہوگا اور کام کی شکل وہی ہے جو ہمیشہ آپ کو بزم توحید کی شکل میں بتائی جاتی ہے۔ پس اگر آپ ان خرابیوں کی اطلاع پاکر رنجیدہ ہوتے ہیں تو بزم توحید کی شکل میں کام شروع کر دیں ورنہ خدا کے پاس آپ لوگ اس فرض سے غفلت کی جوابدہی کے ذمہ دار ہونگے

قادیانی مشن

مرزا صاحب قادیانی ذوالقرنین تھے؟

کسی شاعر نے اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہا تھا ؎

حسین ہو مہ جبیں ہو دلنشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے لئے کئی ایک اسماء مبارکہ اختیار کئے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

(درثمین)

مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہونگے کہ مرزا صاحب نے

ایک ایسا نام بھی اختیار کیا جو ایک بااختیار صاحب سیاست کے لئے مشہور ہے۔ یعنی ذوالقرنین۔ جس کا ذکر سورہ کہف میں ملتا ہے۔ آپ نے براہین احمدیہ جلد پنجم کے صفحہ ۹۶ پر ذوالقرنین سے متعلق باتیں اپنے اوپر چسپاں کی ہیں۔ قادیان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اپنے رسالہ نور الدین "بجواب ترک اسلام" کے صفحہ ۱۷۱ پر مرزا صاحب کے ذوالقرنین ہونے کی تشریح یوں کی ہے کہ۔

آپ نے ہر قومی سنہ کی دو صدیاں پائیں مثلاً اسلامی سنہ ہجری کی تیرھویں اور چودھویں دو صدیاں۔ اسی طرح انگریزی سنہ عیسوی کی انیسویں اور بیسویں دو صدیاں۔

اخبار الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۴۱ء میں یہ مضمون مفصل شائع ہوا ہے۔ ہم ناظرین کی تفریح طبع کے لئے ذیل میں اس کا ایک صفحہ نقل کرتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں۔ کیونکہ سورہ کہف سے یہ ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے قلنا یٰذا القرنین۔ پس اس وحی الٰہی کی رو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں" (براہین پنجم)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) اس امت کے لئے ذوالقرنین ہیں اور ذوالقرنین کے متعلق قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ان کے مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کے ساز و سامان عطا کئے تھے۔ ایسا ہی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے وقت بھی تبلیغ دین اور اشاعت حق کے لئے اللہ تعالیٰ نے پریس۔ ڈاک اور ذرائع آمد و رفت وغیرہ کو عام کر کے آپ کے مقصد کے حصول کے لئے سہولت فرما دی ہے۔

ایسا ہی قرآن مجید کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔

اول مغربی ممالک کے لوگ جو آفتاب صداقت اور ہدایت سے مونہہ موڑ کر تاریکی اور کیچڑ کے چشمہ میں پھنسے ہونگے۔

دوم۔ مشرقی ممالک کے لوگ روحانی سورج کے سامنے محض برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہونگے اور بجائے اس کے کہ وہ آفتاب ہدایت سے کوئی فائدہ حاصل کریں۔ تمازت آفتاب سے ان کا چہرا جل جائیگا رنگ سیاہ ہو جائیگا اور آنکھیں چندھیا جائیں گی اور تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر حضور (مرزا صاحب) نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:۔

"پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا۔ اور جب وہ ایک ایسے موقعہ پر پہنچیگا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائیگا۔ جس کو بین السدین کہنا چاہئے۔ یعنی دو پہاڑوں کے بیچ۔ مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جبکہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑیں گے۔ اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوفناک نظارہ دکھائے گی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائیگا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے۔۔۔۔۔۔۔

اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایت سے فیضیاب ہوں گے۔ تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے۔ پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کردیں۔ تا آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں وہ جواب میں کہیگا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہے تو اپنی طاقت کے موافق کرو۔ تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں۔۔۔۔۔ لوہے کی سلیں مجھے لا دو۔ تا آمد و رفت کی راہوں کو بند کیا جائے۔ یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو۔ اور پوری استقامت اختیار کرو۔ اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو۔ اور سلوں میں آگ پھونکو۔ جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں۔ یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔۔۔۔

پھر آیات متذکرہ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج و ماجوج سے ڈرتی ہے۔ کہیگا کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دونگا۔ پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔ یاد رہے کہ لوہا اگرچہ بہت دیر تک آگ میں رہ کر آگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے مگر مشکل سے پگھلتا ہے مگر تانبا جلد پگھل جاتا ہے۔ اور سالک کے لئے خدا تعالیٰ کی راہ میں پگھلنا بھی ضروری ہے۔ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے مستعد دل اور نرم طبیعتیں لاؤ کہ جو خدا تعالیٰ کے نشانوں کو دیکھ کر پگھل جائیں انسانی منصوبوں کا اس میں دخل نہیں ہوگا"

(براہین پنجم صفحہ ۱۰۱)

حضور (مرزا) کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کی ترقی دو باتوں سے وابستہ ہے۔ اول محبت الٰہی میں اس قدر ترقی کرنا کہ جس طرح لوہا آگ میں پڑ کر بالکل آگ کی سی شکل اختیار کر لیتا ہے۔ اسطرح جماعت خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر ظلی طور پر اسکی صفات کو اپنے اندر جمع کرلے۔ اور خدا کے نشانوں کو دیکھ کر تانبے کی طرح پگھل جائے۔ دوم حتی المقدور چندہ دیکر آپ کی اس قدر امداد کرے کہ اس چندہ اور اپنی خداداد طاقت سے کام لیکر آپ جماعت احمدیہ اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک ایسی مضبوط دیوار کھڑی کردیں کہ جو سد سکندری کا کام دے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ سد سکندری کیا ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود (مرزا) نے جماعت کو یاجوج ماجوج کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے

تجویز کیا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔ سد سکندری وہ تازہ نشانات ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ سے لے کر اب تک ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور منجملہ ان نشانوں[1] کے ایک نشان حضرت امیر المومنین (خلیفہ قادیان) کی ذات ہے۔ جن کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات باطل کے لشکروں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں۔ اور مومنوں کو یقین اور ایمان کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ پھر سد سکندری وہ پاکیزہ جماعت ہے جو نیکی، تقویٰ، طہارت، عزم اور استقلال میں اس قدر مضبوط بنیادوں پر قائم ہے کہ دشمن کی کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی۔ پھر سد سکندری وہ مبلغین ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے عطا کردہ دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ہاں آج کل سد سکندری کی تعمیر میں بہت سا حصہ ان چندوں کا ہے جو تحریک جدید میں مخلصین دے رہے ہیں۔ یقیناً اب وہ وقت آگیا ہے کہ غریب مگر مخلص لوگوں کی اس قربانی سے سد سکندری کی بنیادوں کو ایسا مضبوط کر دیا جائے کہ پھر دشمن کی کوئی طاقت اس میں نقب نہ لگا سکے۔ مخالفت کی آندھیاں آئیں مگر اسے ہلا نہ سکیں۔

پس اے مسیح موعود (مرزا صاحب) کی پاکیزہ جماعت! یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ بادشاہوں کے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے پہلے غرباء کے چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی بنیادوں کو مستحکم کر دے۔ یقیناً اسے یہ پسند نہیں ہے کہ سلسلہ عالیہ کے عظیم الشان قصر کے لئے بادشاہوں سے امداد لے۔ اور السابقون الاولون غرباء کی جماعت اس سے محروم رہ جائے پس یہ وقت ہے اسے غنیمت سمجھو۔ اور اپنی طاقت کے مطابق اس چندہ کی ادائیگی کے لئے قربانیاں کرو"

(الفضل قادیان ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء صہ)

اہلحدیث ناظرین! آپ حضرات نے اس مضمون سے جو فائدہ حاصل کیا ہے اسے تو آپ ہی جانیں۔ مگر ہم نے اس سے یہ سمجھا ہے کہ

شیخ چلی کی جماعت ابھی ختم نہیں ہوئی۔

مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں قرآن مجید کی آیات میں مذکورہ اسماء پر بہت کچھ تصرف کیا ہے مگر یاجوج ماجوج کی تشریح نہیں کی کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں اور ان کے لئے مرزا صاحب نے کونسی دیوار بنائی؟

ہم اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے منقولہ مضمون کی اس کمی کو پورا کئے دیتے ہیں۔ سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

یاجوج ماجوج انگریز اور روسی وغیرہ یورپین قومیں ہیں (حمامۃ البشریٰ)

راقم مضمون نے حسب قول مرزا صاحب جماعت احمدیہ کو سد سکندری قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملے کو روکو اور دلوں میں آگ پھونکو الخ

کیسا عجب استعارہ ہے۔ سچ ہے! ع

کشتی درون دریا و دریا درون کشتی

لطف یہ ہے کہ آگے چل کر اسی سد سکندری کی بابت یوں گویا ہوئے ہیں:-

سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور (مرزا صاحب) نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کیا ہے۔

پھر اس پر بھی کفایت نہیں کی بلکہ مزید تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ:-

سد سکندری (ہمارے) وہ مبلغین ہیں۔ جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں:

آخر جب سد سکندری کے گر جانے کا خطرہ محسوس کیا تو پیش بندی کرنے کو فوراً کہہ دیا کہ:-

چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی بنیادوں کو مضبوط کرو:

بس یہ ہے مقطع کلام جس کی بابت کہا گیا ہے کہ

این ہمہ از پے آنست کہ زر مے خواہد

احمدی ممبرو! خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سچ بتاؤ کہ قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے قرآن مجید سے ایسا برتاؤ کر سکتے ہیں جیسا کہ تم کر رہے ہو۔ تمہاری اس قسم کی تقریروں اور تفسیروں سے مخالفوں کے دلوں میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے کہ تم لوگ نہ صرف قرآن کو بلکہ خدا کو بھی نہیں مانتے۔ اسلام کی تائید میں تمہاری جتنی تحریکیں نظر آتی ہیں یہ سب ڈھونگ ہیں۔ تمہارے جیسے لوگوں کے حق میں حافظ شیرازی مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ؎

حافظا! مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآں را

احمدیت اور بہائیت

مولوی اللہ دتا قادیانی کی کتاب "تحریک بہائیت پر تبصرہ" کا ریویو اہلحدیث مورخہ ۱۴ فروری میں شائع ہو چکا ہے جو ناظرین کی نظر سے گزرا ہوگا اس کے جواب میں مولوی عبد اللہ وکیل سابق اہلحدیث سابق مرزائی حال بہائی نے بہائیت اور احمدیت کے نام سے ایک مختصر سا رسالہ شائع کیا ہے۔ اسکا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعویٰ مرزا صاحب کے دعوے سے مقدم ہونے کی وجہ سے صحت سے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے ہم سفارش کرتے ہیں کہ جن بھائیوں نے مولوی اللہ دتا قادیانی کی کتاب پڑھی ہو یا پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں وہ بہائیوں کے رسالہ مذکورہ کا مطالعہ بھی ضرور کریں۔ قیمت مرقوم نہیں۔ غالباً مفت ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے:- مولوی عبد اللہ صاحب وکیل سری نگر کشمیر

- - - - - - - - - -

بہاء اللہ اور مرزا اس رسالہ میں شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور دعاوی میں مشابہت بتلائی ہے۔ قیمت ۲ر منیجر اہلحدیث امرتسر

[1] لاہوری پارٹی کے ممبرو! کیا کہتے ہو (اہلحدیث)

الہامات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی تکذیب ثابت کی ہے۔ قیمت ۹ر پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات محمدی پر نظر

(از قلم مولوی محمد ابوالقاسم صاحب سیف بنارسی)

ایک صاحب نے اطلاع دی ہے اور جواب بذریعہ اخبار اہلحدیث طلب کیا ہے۔ لکھا ہے کہ :-

اخبار محمدی جلد ۱۸ نمبر ۹ میں حسب ذیل سوال وجواب شائع ہوا ہے۔ کیا یہ صحیح ہے ؟

سوال (۱) کیا ان باتوں کا ثبوت کتب معتبرہ سے ملتا ہے کہ ولادت نبوی کے بعد ہی ایک ایسی روشنی دفعۃً جلوہ گر ہوئی کہ اس روشنی میں حضرت آمنہ کو ملک شام کے محل نظر آئے ؟

(۲) کیا آپ کے تولد ہوتے ہی فارس میں زلزلہ آیا ؟ قصر کسریٰ کے چودہ کنگرے گر پڑے ؟ پارسیوں کا قدیم آتش کدہ جس میں برابر ایک ہزار سال سے آگ جلتی تھی بجھ گئی ؟ اور دریا ساوہ خشک ہو گیا ؟ اور وادی سماوہ میں پانی جاری ہو گیا ؟

جواب :۔ جتنے واقعات اس سوال میں مذکور ہیں سب گھڑنت ہیں۔ کسی میں اصلیت نہیں۔ قصر کسریٰ کا واقعہ محض بے اصل ہے۔ آتشکدہ فارس کا واقعہ محض خوش گپی ہے۔ واقعہ دریا بھی گپ ہے۔ روشنی کا دیکھنا کذب محض ہے۔ کسی دجال کی گھڑی ہوئی ہے۔ کسی صحیح حدیث میں ان میں سے کوئی بات نہیں آئی۔ یہ یار لوگوں کی گھڑنت ہے۔ (اخبار محمدی)

جواب الجواب | حدیث متفق علیہ میں ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔ یا ایہا الناس من علم شیئاً فلیقل بہ ومن لم یعلم فلیقل اللہ اعلم الخ (مشکوٰۃ ص۳۲) جس شخص کو جب تک کسی امر کا صحیح علم نہ ہو اُسے زبان نہیں کھولنی چاہئے بلکہ علم باری کے حوالہ کر دینا چاہئے۔ جلدی سے انکار نہیں کر دینا چاہئے نہ اسے افترا اور گپ کہنا چاہئے۔ بلکہ اپنے قصور علم کا اعتراف کر لینا چاہئے۔

(۱) حضرت آمنہ کا روشنی دیکھنا کذب محض نہیں ہے بلکہ حدیث صحیح مرفوع میں آیا ہے۔ مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلین فصل ثانی میں عرباض بن ساریہؓ سے مروی ہے ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال سأخبرکم باوّل امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسٰی ورؤیا امی التی رأت حین وضعتنی وقد خرج لھا نور اضاء لھا منہ قصور الشام صححہ ابن حبان والحاکم (فتح الباری انصاری ص۲۲۵ پ۱۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں خبر دیتا ہوں اپنے اول امر سے۔ ابراہیم کی دعا اور عیسٰی کی بشارت اور میری ماں کا حالت بیداری میں دیکھنا (یہاں رؤیا بمعنے چشم دید دیکھنا ہے بقرائن دیگر روایات) میری والدہ نے جب مجھے جنا تو دیکھا کہ ایک نور ظاہر ہوا جس سے میری والدہ کے لئے شام کے محل روشن ہو گئے۔ حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ اس روایت کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔ اور امام احمد نے اسے ابو امامہؓ سے روایت کیا ہے۔ ملاحظہ ہو مسند احمد ص۲۶۲ ج ۵۔ اور حاکم کے حوالہ مذکورہ کے لئے دیکھئے اُن کی مستدرک ص۶۰۰ ج ۲۔ حافظ سیوطی نے خصائص میں کہا ہے کہ حضرت آمنہ کا نور دیکھنا علاوہ مسند احمد وحاکم و ابن حبان کے ابن سعد و مسند بزار و طبرانی و بیہقی اور ابو نعیم میں بھی ہے (خصائص ص۴۵ ج ۱ و دلائل ابی نعیم ص۴۴ ج ۱) پس اس کو کسی دجال کی گھڑی ہوئی اور یار لوگوں کی گھڑنت" کہنا بالکل غلط اور بڑی جرأت ہے۔

(۲) نوشیرواں کے محل کے چودہ کنگروں کا گرنا۔ آتشکدہ کی ہزار سالہ آگ کا بجھ جانا، بحیرہ ساوہ کا خشک ہو جانا بھی روایت معتبرہ سے ثابت ہے۔ حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں اسے نقل کر کے سکوت کیا ہے اور کوئی جرح نہیں کی ہے (اور مقدمہ میں کہا ہے کہ ایسی حدیث صحیح ہوگی یا حسن) عبارت یہ ہے۔ مخزوم بن ہانی مخزومی اپنے باپ ہانی سے نقل کرتا ہے :۔ قال لما کانت اللیلۃ التی ولد فیھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم ارتجس ایوان کسریٰ وسقطت منہ اربع عشرۃ شرافۃ وخمدت نار فارس ولم تخمد قبل ذلک بالف عام وغاضت بحیرۃ ساوۃ الا اخرجھا ابن السکن وغیرہ فی معرفۃ الصحابۃ (فتح الباری انصاری ص۲۲۵ پ۱۴) اصابہ میں ہے ارتج ایوان کسریٰ یعنی زلزلہ سے ایسا ہوا۔ دیکھو حال ہانی مخزومی نمبر ۸۹۲۸ (ص۵۹۶ ج ۳) محدث ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں اس روایت کو بالسند کامل متن کے ساتھ نقل کیا ہے (ص۴۳ ج ۱) اسی طرح بیہقی و ابن عساکر اور دیگر سلف کی متعدد کتب تاریخ و سیر میں واقعہ مذکور بکثرت منقول ہے۔ ہر ایک کا حوالہ طوالت کے خوف سے نہیں لکھتا۔ جو امور خارق علوات کسی نبی کی نبوت سے قبل ظہور پذیر ہوں اُنہیں ارہاص کہتے ہیں ان کے انکار میں عجلت نہیں کرنی چاہئے۔ نوشیرواں عادل کے محل کے چودہ کنگروں کے منہدم ہونے میں از ولادت نبویہ تا غلبۂ اسلام ان کے چودہ بادشاہوں کے بادشاہ بننے اور پھر ختم ہو جانے کی طرف اشارہ تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا بھی کہ چار سال میں اُن میں دس بادشاہ ہوئے اور ختم ہو گئے۔ باقی چار بادشاہ خلافت عثمانیہ تک ہوئے اور قیامت تک کے لئے ختم ہو گئے۔ ولنعم ما قیل ؎

عجم میں زلزلہ نوشیرواں کے قصر میں آیا
عرب میں غلغلہ اُٹھا جب اُن کی آمد آمد کا

اور پھر واقعہ مذکورہ میں کوئی استبعاد عقلی بھی نہیں ہے کہ خواہ مخواہ اسے "خوش گپی" سے تعبیر کیا جائے کیا زلزلوں کا آنا محال ہے ؟ یا زلزلہ سے کنگروں کا منہدم ہونا غیر ممکن ہے ؟ زلزلہ کے باعث آتشکدہ اُلٹ پلٹ گیا اور آگ بجھ گئی۔ بحیرہ ساوہ کا خشک ہو جانا اور وادی سماوہ میں پانی کا بہنا بھی مستبعد نہیں ہے زلزلہ بہار میں مشاہدہ کیا گیا کہ ندی اور دریا کے

وخ بدل گئے - جہاں پانی بہتا تھا وہاں خشکی ظاہر ہوگئی - اور جہاں خشکی تھی اُس جگہ پانی بہنے لگا - کتنے مقام میں زمین شق ہوگئی اور پانی نکل آیا -

اہلحدیث | مسائل کی تحقیق پر روایات کی تنقید میں سخت الفاظ کا استعمال ٹھیک نہیں ہے۔

اخبار "اہلحدیث"

ھذا الکتاب ینطق بالحق

(از مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق نظام آبادی)

اخبار "اہلحدیث" جماعت اہل حدیث کا ایک پرانا خادم اور جماعت کو ہر ایک مذہبی اور سیاسی معاملہ سے آگاہ کرنے والا ہے - مجھے جب سے ہوش آیا میں نے اس کا مطالعہ رکھا - والد مرحوم کو اہل حدیث رسائل اور اخبارات سے بے حد شغف تھا اور "اہلحدیث" کے خصوصیت سے وہ شیدا تھے - جب اس کی میعاد چندہ ختم ہونے کو ہوتی تو ایک ماہ پہلے ہی مجھے کہنا شروع کر دیتے "بیٹا! مولوی ثناء اللہ صاحب کو اخبار کی رقم بھیج دو" شاید اب اس کا سابقہ چندہ ختم ہونیوالا ہے، میں اگر غافل ہوجاتا تو آپ خود اطلاع آنے پر چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیتے - یا میں کبھی کبھی مولانا کی خدمت میں رقم مرسل کر دیتا -

والدم رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بے شمار ہر قسم کی کتابوں کی الماریاں بھری پڑی ہیں - اکثر وقت آپ کا مطالعہ کتب میں صرف ہوتا - تعجب کہ اب تقریباً دو سال سے چشمہ بالکل نہیں لگاتے تھے - ۱۲۰ سال کی عمر میں کتب کا مطالعہ عینک کے بغیر بلا تکلف کیا کرتے تھے - باوجود ایک شاندار کتب خانہ کے آپ کو اخبار اہلحدیث کی بہت انتظار رہتی - میں اکثر پوچھتا کہ اور بھی تو اخبار ہیں آپ کو اس اخبار سے کیوں اتنی محبت ہے؟ آپ فرماتے :-

مجھے اس سے محبت کیوں نہ ہو جبکہ اس کا ایڈیٹر مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ جیسا قابل ایڈیٹر ہے - اور میں اسے مجمع البحرین سمجھتا ہوں - مولوی ثناء اللہ مسائل بہت عمدہ طریق سے لکھتا ہے - اور انکا طرز تحریر نہایت عالمانہ اور صلح کل اور لہجہ نرم ہوتا ہے - مخالف سے مخالف کے ساتھ بھی خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے - اور وجادلہم بالتی ھی احسن کے فرمان خداوندی پر پورا عمل رکھتا ہے -

آج کل خصوصیت سے بہت اخبارات اور رسائل مذہبی اور سیاسی ماہانہ - ہفتہ وار اور روزانہ مختلف مقامات سے شائع ہوتے ہیں اور میرے پاس بفضلہ تعالیٰ کافی تعداد میں آتے ہیں - لیکن حقیقت یہ ہے کہ مجھے جمعہ کے دن کی بہت انتظار رہتی ہے - کیونکہ اس دن اخبار اہلحدیث ہر صورت مل جاتا ہے - اکثر اخبارات لیٹ ہوجاتے ہیں - ایک دو دن تاریخ اشاعت سے بعد میں پہنچتے ہیں - لیکن آج تک مجھے یاد نہیں کہ اخبار "اہلحدیث" کبھی بھی تاریخ معینہ سے دیر کرکے پہنچا ہو - ڈاک جب آئے تو سب سے پہلے اخبار "اہلحدیث" کا مطالعہ کرتا ہوں - اس کے مطالعہ سے مجھے ایک قسم کی روحانی مسرت حاصل ہوتی ہے - جس کی کیفیت میرا دل جانتا ہے - اور میرے خیال میں ہر پختہ اہل حدیث کے دل میں اس اخبار کی ایسی ہی کشش اور محبت ہوگی کیونکہ یہ اخبار پابندی اوقات کی ایک قابل تقلید مثال ہے - اس نے ہمیں بھی پابندی وقت کی تعلیم دیتا ہے کہ کچھ ہو جائے - ہمیں اپنے روزمرہ کاروبار و عبادات میں لازمی طور پر پابندی کرنی چاہئے - میرا جی چاہتا ہے کہ اس اخبار کی تعریف میں صفحے کے صفحے لکھ جاؤں لیکن ڈرتا ہوں کہ عبارت طویل ہو جائے گی - لیکن اس کی روحانی اور جسمانی خوبیاں پھر بھی مکمل قلمبند کرنے سے قاصر رہونگا ؎

یونان و مصر و روما سب مٹ گئے جہاں سے
لیکن مٹا نہ اب تک نام و نشاں ہمارا

میرے دیکھنے میں بے شمار اخبارات اور رسائل (اکثر جماعت اہل حدیث کے بھی) شائع ہوئے اور ہوتے رہے - لیکن بہت کم عمر پا کر ہمیشہ کیلئے نذر عدم ہوگئے - لیکن اخبار اہلحدیث بفضلہ تعالیٰ ... شائع ہوا ہے آج تک باقاعدہ و بدستور ... حوادثات زمانہ نے اس پر بہت سے حملے کئے - مگر رب العالمین کی مدد سے یہ سب کے مقابلہ میں سینہ سپر ہوکر ڈٹا رہا اور نہایت پامردی اور استقلال سے اُن حوادثات و عوائق کا مقابلہ کرتے ہوئے چل نکلا اس وقت میرے سامنے ۲۵ ذی الحجہ یعنی ۲۴ جنوری کا پرچہ ہے جس پر جلد ۳۷ اور نمبر ۳۴ درج ہے - اگر جلد ایک سال میں مکمل ہوتی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس اخبار کی عمر کا بحمد اللہ اڑتیسواں (۳۸) سال شروع ہے - جس اخبار نے اتنی مدت قوم کی خالص مذہبی خدمت کی ہو اس کی طرف سے قوم کی سرد مہری ایک تعجب خیز امر ہے کہ ہمیشہ مولانا مدظلہ کو اس کی ترقی اشاعت کے لئے اپیل کرنا پڑتی ہے - دنیا میں سینکڑوں کاموں پر انسان بہت بہت روپیہ خرچ کرتا ہے اور ہر صورت اسے خرچ کرنا پڑتا ہے - اس وقت بفضلہ تعالیٰ ہندوستان میں لاکھوں کی تعداد میں افراد جماعت موجود ہیں - اندریں صورت اگر اس اخبار کی ایک لاکھ یا کم از کم پچاس ہزار تک اشاعت ہو جائے تو قوم کے لئے یہ کوئی مشکل بات نہیں - وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

کاش میرے بھائی خاص توجہ سے کام لیں - اگر آج سے ہر ایک شخص اس اخبار کی اشاعت بڑھانا اپنا فرض سمجھ لے تو انشاء اللہ مجھے یقین ہے کہ چند

چند دنوں تک اس کی اشاعت ایک لاکھ تک پہنچ جائے گی - ایک مستعد اور پابند اصول قوم کے سامنے یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے - میرے پاس تقریباً تمام سالوں کی فائلیں (مجلد یں) موجود ہیں جو والد مرحوم نے نہایت احتیاط سے رکھی ہوئی ہیں۔ کبھی کبھی اُن پر نظر ڈالتا ہوں تو معلومات عامہ سے فائدہ اٹھاتا ہوں۔

(باقی انشاء اللہ!)

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث

(از قلم مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب معتمد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی)

اتحاد و اتفاق بہت مفید اور موثر چیز ہے - اس کا حصول بغیر ایثار و خلوص ناممکن ہے مذہب اسلام جو دنیا میں امن و سلامتی کا سبق دیتا ہے اور قرون اولیٰ کی زندگی سے عملی نمونہ بھی ملتا ہے - اتحاد کی زوردار لفظوں میں تلقین کرتا ہے۔ جس قوم و ملت کے افراد نے اتحاد و خلوص کو اپنا راہبر بنایا وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئے - اور اس کے خلاف میں سراسر نقصان اور ناقابل تلافی نقصان ہوا - یہی قرآن حکیم کی تعلیم ہے ولا تنازعوا فتفشلوا ولا تذھب ریحکم مسلمان کا یہ ایمان ہے کہ قرآن حکیم کا ایک ایک حرف اپنے اندر معجزنما حکم و اثر رکھتا ہے - پھر کوئی وجہ نہیں کہ جماعت اہل حدیث جو دوسرے لفظوں میں "مین اسلام" کی علم بردار ہے وہ اتحاد کا عملی نمونہ دکھا کر آیت مذکورہ کے بتائے ہوئے نقصان سے محفوظ رہنے کی کوشش نہ کرے - دراصل علمائے سلف نیز موجودہ ہمدرد اور صحیح بہی خواہ علماء اسی کوشش میں رہے کہ باہم متحد و منسلک رہیں - آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس ان کی اسی کوشش اور سچی خواہش کی یادگار ہے - مگر افراد اہل حدیث کی ذاتی ہمہمی اور نفسانی غلبہ نے باہم ایسی حالت پیدا کر دی کہ آپس میں ایک دوسرے کی بھی خبر نہ رہی - ہمدردان جماعت و علماء بہی خواہان ملت نے پھر صحیح صورت دیکھنے کی خواہش سے زندگی کی لہر دوڑانے کی غرض سے یہ تجویز پاس کی تھی - اور ہندوستان کے اہل حدیث بھائی منظم طور پر متحد ہو کر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے وابستہ ہو جائیں

چنانچہ یہ عملی کارروائی شروع ہو چکی ہے - بعض مقامات سے بہی خواہ حضرات نے اپنی جماعت کے الحاق و وابستگی کی اطلاع دی جو ۴ فروری ۱۹۴۹ء کے اخبار اہلحدیث میں شائع ہوئی - مگر ابھی جتنی امید ہے یہ اُس کا عشر عشیر بھی نہیں - تاہم طمانیت ضرور ہے - دراصل ان تمام نقائص و ضروریات کو ہر مقام کی جماعت محسوس کرتی ہے مگر عملی قدم کے لئے ایک دوسرے کا مونہہ تکتی ہے - بس اب سبقت کیجئے - غفلت کو دُور کیجئے - للہ جماعت پر رحم کرکے اسلامی زندگی کا اسوہ حسنہ کو اختیار کیجئے -

علماء سے خطاب | اس گئے گزرے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ نے علماء کو وہ وقار و اثر دیا ہے جس سے دوسرے طبقے خالی ہیں - لہٰذا اس کا نتیجہ یہ نہ ہونا چاہئے کہ اس وقار و عظمت کو ذاتی کسب و ذاتی ذریعہ منفعت سمجھا جائے - یہ سمجھ باعث ہلاکت ہے - بلکہ یہ وقار خدائی داد ہے - جو علم دین کے حصول کی برکت سے حاصل تھا - ارشاد ربانی ہے :- قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون لہٰذا اس خدائی داد نعمت کا شکریہ یہ ہے کہ بلا تامل ایثار و خلوص سے خدا کے دین کی سچی اور بے لوث حمایت کی جائے - اگر ایک عالم یہ علم دین حاصل نہ کرتا تو یہ عزت کبھی حاصل نہ ہوتی - یہ عزت محض اس علم اور خدائی تعلق سے حاصل ہوئی ہے - ارشاد ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء -

نیز طالب علمی کے زمانہ میں افراد جماعت جو کچھ سلوک و خدمت کرتے ہیں وہ اسی نیت سے کرتے ہیں کہ آگے چل کر یہ مذہبی کشتی کے ملاح ہونگے - نیز جماعت بہت کچھ امید وابستہ کئے ہوئے ہوتی ہے - اگر کوئی عالم ہونہار پیدا ہو جاتا ہے تو جماعت اسکی عزت و وقار میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھتی - اس مختصر سی گذارش کے بعد علمائے ملت سے درخواست کرونگا کہ وہ اپنے علم دین سے بہرہ ور ہونے کی زکوٰۃ ادا کریں - ایثار و خلوص کی رو میں مذہب و ملت کی کشتی کو گھما کر ساحل پر لائیں تاکہ دوسرے ضرورت مند مسافر فائدہ اٹھائیں اور اس میں سوار ہوں - صحیح معنوں میں جماعت کی ترقی و تنزل کی ذمہ دار علماء کی جماعت ہے - اگر آج علماء اپنی مقامی جماعت تک نظر کو محدود نہ رکھیں بلکہ سب کی خستہ حالی پر ترس کھائیں اور سب کو پار کرانے کی کوشش کریں تو انشاء اللہ جلدی نتیجہ خیز کیفیت رونما ہو جائے - مجھے امید ہے کہ علمائے با اقتدار حسب مراتب جماعت کو مستفیض ہونے کا موقع دینگے - شاید ہی کوئی مقام ہو جہاں کوئی عالم یا نسبتہً زیادہ تعلیم یافتہ امام نماز نہ ہو لہٰذا ان علماء و امامان مساجد سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے مقام کے احباب میں مذہبی جوش اور جماعتی درد پیدا کرائیں - اور آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے اغراض و مقاصد سے تعاون کرائیں -

مبلغین | سطور بالا سے واضح ہو گیا کہ ہر جگہ عالم یا امام ضرور ہے جو مقامی تمدن و ضروریات سے واقف ہے - اس لئے صحیح اصلاح اور تبلیغی فرائض کی انجام دہی انہیں حضرات پر عائد ہوتی ہے تاہم تعاون اور جماعتی شکل زیادہ اثر رکھتی ہے - اگر ایک علاقہ کے چند عالم و احباب مل کر قرب و جوار میں تبلیغی دورہ کرکے جماعت کا مداوا کریں تو بہت جلد اور سہل طور پر مقصد حاصل ہو سکیگا - تاہم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے مبلغین کی حسب استطاعت ایک جماعت رکھی ہے جو مختلف مقامات پر دورہ کرتی ہے - احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ان کے ساتھ تعاون کریں اور مقامی حالات سے واقف کرتے

بھیجیں۔ اور کسی اہم کام کے لئے صدر دفتر کو مطلع کریں۔

ممبران | جماعتی حقوق کی نگہداشت کے لئے کافی سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اگر ہمدردان جماعت خلوص سے کام لیں تو بہت مالی رقم کم سے کم مدت میں فراہم ہوسکتی ہے لیکن مجلس شوریٰ نے کسی خاص پر بوجھ ڈالتے ہوئے چار آنہ سالانہ فیس ممبری مقرر کی ہے۔ یہ رقم انشاءاللہ کسی حال میں اور کسی پر بھاری نہیں ہوسکتی۔ ہرکس و ناکس اس رقم کے ذریعہ ایک بڑے کار خیر میں شریک ہوسکتا ہے۔ جو صاحب خیر زائد امداد فرمائیں گے وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

دستور العمل | ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء کے اخبار اہلحدیث میں دستور العمل طبع ہوا ہے۔ امید ہے کہ انجمنہائے ملحقہ نے اسے بطیب خاطر منظور کرکے اس کے مطابق کام شروع کر دیا ہوگا۔ نیز اپنے ممبران کو بھی مذکورہ تاریخ کے اہلحدیث میں مطبوعہ فرائض ممبران سے آگاہ کر دیا ہوگا۔ اب انجمنہائے ملحقہ کے نام رسید بک روانہ ہو رہی ہیں۔ امید ہے کہ خلوص و تندہی سے اپنے فرائض کو انجام دینگی۔

ہمدردان ملت | علمائے جماعت و زعمائے قوم سے میری استدعا ہے کہ وہ اپنی ذاتی آراء و خیالات سے مجھے مستفیض کرتے رہا کریں۔ تاکہ میں اعلیٰ بصیرت کے ساتھ اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا رہوں اور امرھم شوریٰ بینھم پر عمل ہوکر باعث برکت ہو۔

برادران اہلحدیث | اس امر کا خیال رکھیں کہ ممبر اہل حدیث کو بنائے۔ خواہ اس وقت وہ کسی کمزوری میں پھنس گیا ہو۔ اسی طرح خط میں یہ دریافت کیا گیا تھا کہ اپنے شہر کے معززین کے نام و پتہ لکھیں۔ معززین سے مراد اہل حدیث جماعت کے معزز افراد ہیں۔ الحمدللہ! جوابات آ رہے ہیں۔ اسماء معززین بھی آ رہے ہیں مگر ان کا اخبارات میں شائع کرانا مقصود نہیں۔ لہٰذا اشاعت کا انتظار نہ کیا جائے۔ اسی طرح ہر خط کے جواب کی امید نہ رکھیں۔ بلکہ جو خط جواب طلب معلوم ہوتا ہے اس کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور بس۔ فقط!

خادم عبدالوکیل خطیب معتمد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

مصنفین اسلام

از جناب عبد ... صاحب (زنف ...)

تقریباً ایک سو سال سے مسلمانوں میں ایک قسم کا علمی جمود پیدا ہو گیا ہے۔ ان کا قول ہے کہ جو کچھ ہم نے سیکھا تھا وہ ہم نے یورپ والوں کو بتا دیا۔ اب وہ جانیں اور ان کا کام۔ مگر آج سے سو سال پیشتر ہمارا یہ حال نہیں تھا۔ ہم میں ہر فن اور ہر علم کے پکے استاد اور کامل ماہر موجود تھے۔

مسلمانوں کی ترقی کا اصل زمانہ تیسری صدی ہجری سے شروع ہوکر چھٹی پر ختم ہوتا ہے۔ اس چار سو سال کے عرصے میں دنیائے اسلام پر آفتاب علم و ادب پوری تابانی سے چمکتا رہا۔ اور ایسی ایسی تصنیفات مکمل ہوئیں کہ انہیں پڑھ کر آج برلن و پیرس کے عدیم النظیر فاضل بھی انگشت بدنداں ہو جاتے ہیں۔

امام جعفر محمد بن جریر طبری تیسری اور چوتھی صدی کے ایک مشہور عالم ہیں۔ انہوں نے اتنی کتابیں تصنیف کی ہیں کہ ان کی وفات کے بعد جب شاگردوں نے کتابوں کے صفحات اور امام کی زندگی کے دن شمار کئے تو یومیہ تصنیف کا اوسط چودہ صفحات نکلا۔

امام ابن جریر وہ صاحب کمال ہستی ہے جس کی تفسیر اور تاریخ تمام دنیا میں معتبر اور صحیح مانی جاتی ہے۔ تمام مؤخر مفسرین اور مورخین ان کے در کے گدا ہیں۔ خدا معلوم قدرت کی طرف سے انہیں علم کا کس قدر ذخیرہ عطا ہوا تھا کہ باوجود زود نویس ہونے کے ان کی ہر ایک تصنیف محیر العقول معلوم ہوتی ہے۔

جب اس زندہ جاوید مورخ نے تاریخ لکھنے کا ارادہ کیا تو اپنے شاگردوں سے تخلص فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تیس ہزار اوراق پر مشتمل تاریخ کی ایک کتاب لکھوں۔" انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! اسے تو ہم اپنی تمام عمر میں ختم بھی نہ کر سکیں گے۔" امام نے بہت افسوس کے ساتھ فرمایا۔ "افسوس اس زمانے کے طلبہ کی ہمتیں کس قدر پست ہو گئی ہیں۔" اور پھر تین ہزار صفحات کی ایک کتاب لکھی۔ جو اب تک گیارہ جلدوں میں طبع ہو چکی ہے اور بڑے بڑے کتب خانوں میں موجود ہے۔

ابو محمد ابن حزم ظاہری نے فقہ، اصول، حدیث، ملل و نحل، تاریخ، نسب، ادب اور مناظرے کے بارے میں تقریباً چار سو کتابیں لکھی ہیں۔ جن کے صفحات کا مجموعہ اسی ہزار ہے۔ طرز تحریر اتنا سخت اور تیز ہے کہ لوگ کہتے ہیں: "حجاج کی تلوار اور ابن حزم کا قلم ایک ہیں۔"

حافظ ابن تیمیہ نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ جیل خانے اور لڑائیوں میں گزارا۔ لیکن اس کے باوجود انہوں نے اصول، عقائد، فقہ، حدیث، تفسیر اور فتاویٰ کے متعلق تقریباً تین سو کتابیں تصنیف کیں۔ وہ جیل خانے میں کتب خانہ اپنے ساتھ رکھتے تھے۔ اور ہر مہینے ان کی ایک نئی ضخیم اور مفید اصلاحی کتاب معرض ظہور میں آتی تھی۔ یہاں تک کہ مخالفین کے ایما سے بادشاہ نے ان پر قلم، دوات بند کر دی۔ اس وقت انہوں نے ایک کوئلہ لیکر دیوار پر یہ فقرہ لکھ دیا کہ "میں آج قید ہو گیا۔"

حافظ ابن تیمیہ کی بہت سی کتابیں چھپ چکی ہیں۔ جنہیں پڑھ کر عقل حیران ہوتی ہے کہ ہم لوگ تو ایسی کتابوں سے ایک صحیح جملہ نقل تک نہیں کر سکتے اور انہوں نے کاغذات پر الفاظ کے سمندر بہا دئیے ہیں۔ احادیث کے بارے میں بعض مسائل کے متعلق انہوں نے چاروں ائمہ سے اپنی رائے علیحدہ ظاہر کی ہے۔ اکی دلیلیں اتنی مضبوط ہیں کہ بڑے بڑے کامل و فاضل بزرگ بھی انہیں پڑھ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

علامہ ابو الفرج ابن جوزی شیخ سعدی کے استاد تھے۔ ان کی تصانیف شمار سے باہر ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب ان کی کتابوں کے صفحات اور زندگی کے ایام گنے گئے تو اوسط تصنیف بہتر صفحات یومیہ نکلا۔ یہ بھی مشہور ہے کہ جن قلموں سے وہ احادیث لکھتے

انہیں محفوظ رکھتے تھے۔ ان کی وصیت تھی کہ میرے مرنے پر میرے غسل کا پانی ان قلموں سے گرم کیا جائے وہ قلم اتنے زیادہ تھے کہ پانی گرم ہونے کے بعد باقی بھی رہ گئے۔

ابراہیم ابن ہیثم مشہور ریاضی دان تھا۔ ایک دن بصرہ سے مصر کو جا رہا تھا کہ وہاں سفر میں اسکی تصانیف کی تقریبًا ایک سو جلدیں سمندر میں گر کر غرق ہو گئیں۔ لیکن اس مرد کہن سال کی ہمت پھر آفرین ہو کہ پھر از سر نو لکھنے لگا۔ اور اتنی کتابیں لکھ ڈالیں کہ جن کے نام ہی ابن ابی اصیبعہ نے چار سو صفحوں میں درج کئے ہیں۔ ابن ہیثم وہ پہلا شخص ہے جس نے فوٹو کا کیمرہ ایجاد کیا۔ اگرچہ آج اس ایجاد کا سہرا یورپ کے سر باندھا جاتا ہے۔ اس نے اپنے کمرہ میں ایسے شیشے لگا دیئے تھے کہ جب کوئی آدمی باہر دروازے میں آتا تو ابن ہیثم کمرے کے اندر اس کا عکس دیکھ لیتا تھا۔

علماء ابو نصر فارابی کو منطق کا معلم ثانی کہتے ہیں وہ یونانی زبان سے فلسفے کی کتابوں کے ترجمے کرتا تھا۔ اس کی اکثر کتابیں ضائع ہو چکی ہیں۔ کیونکہ وہ صحرا میں یا دریا کے کنارے بیٹھ کر کتابیں لکھا کرتا تھا۔ اسے کبھی اتنی فرصت نہ ملی کہ کتابوں کے صفحوں کو سی لے وہ ہوا میں اڑتے تھے اور دریا میں بہہ جاتے تھے۔ (گویا فارابی حقیقت میں فلسفی تھا) پھر بھی اس کی اتنی تصانیف تھیں کہ "ابن سینا" ان کی برکت سے ایک بے مثل فاضل بن گیا۔ آج کل فارابی کی اکثر کتابیں نہیں ملتیں۔ یہ کتابیں بخارا کے صرف ایک کتب خانے میں موجود تھیں۔ جو نوح بن منصور سامانی کے زمانے میں نذر آتش ہو گیا۔ لوگ اس واردات کا الزام ابن سینا پر رکھتے ہیں۔

منطق، فلسفہ اور طب کا امام شیخ الرئیس ابو علی ابن سینا بھی بہت سی کتابوں کا مصنف ہے۔ اس کی کتابوں کی ایک فہرست میرے سامنے پڑی ہے جسمیں مختلف علوم کی ایک سو چودہ کتابیں درج ہیں۔ ان میں بعض کتابیں اٹھارہ اور بیس جلدوں پر مشتمل ہیں۔

شیخ کی زود نویسی کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ شیراز کے عالموں نے ان کی ایک کتاب (المختصر المعانی) پر چند اعتراضات لکھ کر بھیجے۔ شام کو خط پہنچا۔ اور شیخ نے اس مضمون کا جواب لکھ کر حوالے کر دیا۔ لیکن افسوس کہ شراب کے استعمال نے اس جلیل القدر انسان کی زندگی کو ختم کر ڈالا اور وہ اپنی اکثر قابلیتوں کو اپنے ساتھ قبر میں لے گیا۔

شہیر علم ابوریحان بیرونی نے ادب، ریاضی اور نجوم میں اتنی کتابیں لکھی ہیں جن کے ناموں کی فہرست ساٹھ صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک روایت ہے کہ بیرونی کی کتابیں ایک طاقت ور اونٹ کے لئے ناقابل برداشت بوجھ بن سکتی ہیں۔ بیرونی کو علم کا اتنا شوق تھا کہ جان کنی کے وقت ایک دوست اس کی بیمار پرسی کو آیا۔ تو بیرونی نے اس سے کہا کہ مہربانی کر کے "جدات فاسدہ" کا حساب دوبارہ بتا دیجئے تاکہ میں اسے یاد کر لوں"۔ دوست نے جواب دیا کہ "صاحب اسوقت؟" بیرونی نے کہا۔ "ہاں تاکہ اگر ہو سکے تو اس وقت بھی ایک چھوٹی سی کتاب لکھ کر دنیا کیلئے چھوڑ جاؤں" بیرونی وہ پہلا عالم ہے جو حساب اور نجوم سیکھنے کیلئے ہندوستان آیا۔ اور پنڈتوں سے علم حاصل کیا۔

ان علماء کے علاوہ ابن رشد۔ ابن زہر۔ یعقوب کندی حنین ابن اسحاق۔ ثابت بن قرہ۔ اور ابوبکر بن زکریا رازی بھی دنیائے اسلام کے درخشندہ تارے ہیں جن کا مفصل تذکرہ تاریخ اور سوانح کی کتابوں میں ملیگا

"ابوبکر بن زکریا رازی" وہ ہستی ہے جن کی تصانیف سے یورپ نے بہت استفادہ کیا۔ اور یورپ کے مطبعوں میں سب سے پہلے اسی کی کتابیں طبع ہوئیں مگر افسوس کہ ہم لوگ اس کے نام سے واقف نہیں۔

عمرو بن بحر جاحظ عربی علوم کا ایک عدیم المثال عالم تھا۔ اس کے متعلق یہ فقرہ بہت مشہور ہے کہ "دنیا کو تصنیف کا طریقہ اس نے بتایا"۔ ایک یورپین کا مقولہ ہے کہ "میں اسلام سے حسد کرتا ہوں کیونکہ اس نے جاحظ پیدا کیا ہے":

جاحظ کی اکثر کتابیں ناپید ہیں۔ لیکن دو سو سے زائد کتابیں اب بھی مل سکتی ہیں۔ اس عظیم الشان ہستی کی موت بھی بڑے عجیب طریقے سے واقع ہوئی۔ کہتے ہیں کہ وہ کتب خانے میں بیٹھا مطالعہ میں مصروف تھا کہ کتابوں کا ایک ڈھیر اس پر آگرا۔ اس سے اسے اس قدر چوٹ آئی کہ وہ جانبر نہ ہو سکا۔

شیخ اکبر، کبریت احمر، شیخ محی الدین ابن عربی جو فتوحات مکیہ کے مصنف تھے اور مشہور بزرگ تھے۔ بے شمار کتابوں کے مصنف تھے۔ ایک مرتبہ انہوں نے اپنی تصنیفوں کی فہرست میں سے چار سو کتابوں کے نام لکھ کر ایک بادشاہ کو بھیجے تاکہ وہ انکا مطالعہ کرے

محمد بن جماعہ آٹھویں صدی کے ایک نامور مصنف ہیں۔ انہوں نے اپنی کتابوں کی بعض شرحیں بھی خود لکھی ہیں۔ ان کتابوں کی تعداد ایک ہزار سے زائد ہے۔ فقہ۔ تفسیر۔ حدیث۔ جدل۔ صرف۔ نحو۔ معانی۔ بیان۔ بدیع۔ منطق۔ ہیئت۔ فلسفہ۔ تعبیر۔ تاریخ۔ طب۔ رمل۔ کیمیا وغیرہ۔ علوم کے پختہ ماہر اور کامیاب مصنف تھے۔ ان کا یہ مقولہ بہت مشہور ہے کہ مجھے تیس علوم ایسے یاد ہیں کہ اس زمانے کے لوگ ان کے ناموں سے بھی واقف نہیں

ابو موسیٰ جابر بن حیان علم کیمیا کا امام ہے۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے تین سو کتابیں [illegible] کے متعلق اور تیرہ سو رسالے آلات جنگ کے بارے میں اور پانسو فلسفیوں کے خلاف لکھے ہیں؟

ان کے علاوہ امام غزالیؒ۔ ماوردی۔ زمخشری۔ ہشام کلبی۔ امام شافعیؒ۔ ابن سریج۔ بیہقی۔ خطیب بغدادی۔ ابو حاتم بستی۔ ابوبکر فورک۔ ابن سعید اندلسی ابو العلا معری۔ قاضی فاضل۔ عبداللطیف بغدادی۔ احمد ابن ابان بن سعید لغوی (اس نے ایک سو جلدوں میں عالم نامی کتاب لکھی ہے۔ اگر وہ کتاب دستیاب ہو جائے تو نامعلوم انسائیکلو پیڈیا کے مصنفوں کا کیا حال ہوگا) ابن سیدہ خزیمہ۔ ابراہیم بن اعلم بطلیوسی۔ جلال الدین سیوطی۔ تقی الدین سبکی اور حافظ ابن حجر وہ علماء ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی کا اکثر حصہ لکھنے میں بسر کیا ہے۔ یہ سب بزرگ آیندہ نسلوں کے لئے علم کا ایک قیمتی ذخیرہ چھوڑ گئے ہیں۔

کاش ہم بھی ان بزرگوں کی پیروی کرتے اور اپنی

فتاویٰ

س ۳۰} تمباکو، بیڑی، سگرٹ وغیرہ کی تجارت از روئے قرآن حدیث جائز ہے یا نہیں؟ نیز ان اشیاء کا استعمال کیسا ہے؟ (شیخ شرف الدین وطلیل احمد کان پور چھاؤنی)

ج ۳۰} تمباکو، بیڑی، سگرٹ کا استعمال اچھا نہیں۔ ان کی تجارت میں بھی کراہت ہے۔

س ۳۱} آج کل عموماً تل وغیرہ کے تیل میں دیگر قسم کے رنگ اور خوشبو ڈال کر اکثر تیل بنا کر فروخت کیا جاتا ہے۔ گویا کہ خالص تیل نہیں ہوتا بلکہ بناوٹی ہوتا ہے اور جس قسم کا رنگ اور خوشبو ڈالا جاتا ہے اسی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اور خریداران کو اس کا علم بالکل نہیں ہوتا۔ تو ایسا تیل بنا کر فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں۔ جبکہ خریدار کو اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۳۱} مشتری اور بائع کو جس چیز کی حقیقت کا علم ہے اس کی بیع درست طور پر ہو تو حرج نہیں۔ چنبیلی نہیں ہے تو چنبیلی کا نام نہ لیں۔ تاکہ کذب بیانی لازم نہ آئے۔ اللہ اعلم!

س ۳۲} جمعہ یا عیدین کا خطبہ عربی کے ساتھ اردو میں دیا جائے تو از روئے شریعت روا ہے کہ نہیں؟ (محمد عبد الرحیم پیش امام نظام آباد دکن)

ج ۳۲} خطبہ کی صحیح غرض عوام کے لئے تذکیر (نصیحت کرنا) ہے۔ یہ غرض بجز اس کے حاصل نہیں ہوتی کہ سامعین کی زبان یا کسی عام فہم زبان میں ہو اس لئے اردو میں خطبہ کہنا جائز ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق حدیث میں آیا ہے یذکر الناس آپ لوگوں کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہے۔ فذکر بالقرآن من یخاف وعید۔ الآیہ۔ اللہ اعلم!

س ۳۳} غیر اللہ کے نام پر پکارا ہوا جانور ذبح کیا جاوے تو اس کا استعمال جائز ہے؟ (بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جاتا ہے) اسی طرح شیرینی وغیرہ کا استعمال کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۳۳} غیر اللہ کے نام پر چھوڑا ہوا جانور حرام ہے۔ قرآن پاک میں ہے وما اہل بہ لغیر اللہ اس جانور پر بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہ ہوگا۔ جیسے دیگر حرام اشیاء بسم اللہ پڑھنے سے حلال نہیں ہوتیں اہل کے معنی ذبح کرنا۔ جیسے بعض لوگ کرتے ہیں صحیح نہیں ہیں۔ اللہ اعلم!

س ۳۴} جو شخص نذر نیاز غیر اللہ کی کرتا ہو اس کو پیش امام مقرر کیا جاسکتا ہے؟

ج ۳۴} ایسا شخص صریح قرآن مجید کے خلاف کرتا ہے۔ اس لئے اس کو امام نہ بنانا چاہیئے حدیث میں ہے اجعلوا ائمتکم خیارکم۔ اللہ اعلم!

س ۳۵} رجب کے کونڈے، گیارھویں وغیرہ ایصال ثواب کی نیت سے کرنا درست ہے کہ نہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۵} ایصال ثواب کا یہ طریقہ شارع علیہ السلام سے ثابت نہیں۔ اس لئے ناجائز ہے۔

س ۳۶} جو مسلمان مونچھ ڈاڑھی کا صفایا کرتا رہتا ہو۔ اس کے نکاح میں لڑکی دینا (شادی کرنا) از روئے شریعت کیسا ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۳۶} ڈاڑھی منڈانے والا اسلام سے خارج نہیں۔ بشرطیکہ عقیدۃً مسلمان اور نماز، روزہ کا پابند ہو۔ صرف ڈاڑھی کے عیب کی وجہ سے اس سے رشتہ داری قطع کرنا درست نہیں۔ سمجھاتے رہنا چاہیئے۔ ولکن ذکری لعلہم یتقون الآیہ

س ۳۷} کیا نماز وتر میں دعاء قنوت پڑھنا ضروری ہے۔ اگر ہے تو ہاتھ اٹھا کر یا بغیر ہاتھ اٹھائے وتر کی کتنی رکعت پڑھنے میں فضیلت ہے۔ کیا اور نمازوں میں بھی قنوت پڑھ سکتے ہیں؟ (سائل مذکور)

ج ۳۷} وتروں میں قنوت ضروری نہیں۔ اسکے بغیر بھی وتر ہو جاتے ہیں۔ دیگر نمازوں میں قنوت پڑھ سکتا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۳۸} کیا کسی حدیث میں ڈاڑھی منڈے کی دعا قبول نہ ہونے کے متعلق خبر یا وعید آئی ہے؟

ج ۳۸} ہمارے علم میں اس مضمون کی کوئی حدیث نہیں۔

س ۳۹} غصہ۔ نشہ یا کاروبار خانہ داری کے ضمن میں اگر کوئی اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں اسی وقت تین مرتبہ طلاق دے یا ایک ہی وقت تین طلاق کہہ دے تو کونسی طلاق پڑیگی۔ کیا مذکورہ صورتوں میں شوہر مطلقہ کو رجوع کرسکتا ہے۔ قرآن و حدیث سے دلیل مطلوب ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۳۹} محدثین کے نزدیک مجلس واحد میں تین مرتبہ طلاق ایک طلاق رجعی کے حکم میں ہے۔ جس سے رجوع جائز ہے۔ حدیث شریف میں ہے کان الطلاق علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی بکر رضی اللہ عنہ وسنتین من خلافۃ عمر رضی اللہ عنہ طلاق الثلاث واحدۃ (مسلم) فقہاء حنفیہ اس طلاق کو مغلظ کہتے ہیں۔ اللہ اعلم!

جمعیتہ تبلیغ کے جلسے

آنے والے موسم میں عام جماعتیں اپنے اپنے مقاصد کیلئے جلسے کرتی ہیں۔ ادارہ جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث میں مختلف مقامات سے دعوتیں آتی ہیں۔ اکثر تاریخیں متصادم ہونے کے باعث تمام احباب کی آرزو پوری نہیں کی جا سکتی۔ اس لئے جن انجمنوں کو ہماری اعانت منظور ہو اور وہ کارکنان جمعیتہ کو اپنے جلسہ میں دعوت دینا چاہیں وہ ہماری اطلاع پڑھتے ہی دفتر میں اپنے لئے مناسب تاریخوں کی اطلاع کردیں۔ پھر منتظر رہیں۔ دفتر میں تمام درخواستیں پہنچ جانے پر صحیح فیصلہ کر کے بلانے والوں کو دفتر کی طرف سے صحیح تاریخیں بتائی جائینگی۔ اس طریق سے دعوت دینے والوں کو بھی دقت نہ ہوگی۔ ان کے پاس وقت پر کام کرنیوالے پہنچ جاوینگے۔ انشاء اللہ۔ اور ہمیں احباب کی خواہش پوری کرنے میں نہایت آسانی ہوگی۔ [illegible]

متفرقات

شکریہ معاونین | بہی خواہانِ "اہلحدیث" میں سے جناب سید احمد صاحب میسوری و محمد حسن صاحب آروی نے اس ہفتہ اخبار "اہلحدیث" کے لئے ایک ایک خریدار اہلحدیث بنا کر قیمت بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی۔ ادارہ اہلحدیث ایسے مخلص حضرات کا بے حد مشکور ہے جو اس کی توسیع اشاعت میں کوشش فرماتے رہتے ہیں۔

وی پی بھیجے گئے | گذشتہ پرچہ مندرجہ ذیل خریداروں کے نام حسب اطلاع سابق وی پی بھیجا گیا ہے۔ ان میں سے اگر کسی صاحب کا وی پی واپس آیا اور ایک ہفتہ تک قیمت بذریعہ منی آرڈر یا اور کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی تو مجبوراً اخبار بند کر دیا جائے گا۔ نمبر حسب ذیل ہیں:-

۴۴ - ۱۵۹۷ - ۲۲۰۶ - ۲۶۸۳ - ۴۱۹۷
۵۴۰۵ - ۶۳۷۸ - ۷۷۹۳ - ۸۸۶۹ -
۷۳۵۹ - ۹۶۹۳ - ۹۷۷۳ - ۹۸۱۰ -
۹۸۲۲ - ۱۰۱۷۸ - ۱۰۴۵۰ - ۱۰۸۵۲ -
۱۰۸۷۴ - ۱۰۹۱۳ - ۱۱۱۴۲ - ۱۱۳۱۴ -
۱۱۷۰۴ - ۱۱۱۷۹ - ۱۱۸۱۸ - ۱۱۸۳۷ -
۱۱۹۷۴ - ۱۲۱۶۳ - ۱۲۴۳۹ - ۱۲۴۵۲ -
۱۲۴۹۰ - ۱۲۴۹۹ - ۱۲۵۷۱ - ۱۲۶۳۶ -
۱۲۶۳۹ - ۱۲۶۴۰ - ۱۲۶۴۲ - ۱۲۶۴۷ -
۱۲۶۴۹ - ۱۲۶۵۹ - ۱۲۷۱۵ -

عید آنہ فنڈ | از جناب حاجی محمد عباس صاحب متولی عید حنفیہ مدراس معہ

مولانا عبد التواب غزنوی | علیگڈھی کا کسی صاحب کو علم ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ (راقم عبد المجید پارچہ فروش بانسی ضلع بستی)

تبلیغی جنتری ۱۳۶۱ھ | مؤلفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ایک ماہ میں ختم ہو گئی ہے۔ اب کوئی صاحب طلب نہ فرمائیں۔ مکرر طبع ہوئی تو اعلان کر دیا جائیگا۔

مولانا محمد صاحب جوناگڑھی کا انتقال ہو گیا

(تسنیمہ محمدی دہلی)

اللّٰھم اغفر لہ وارحمہ وادخلہ مدخلہ فی اعلیٰ علیین آمین!

بڑے افسوس و حسرت کے ساتھ یہ خبر شائع کی جاتی ہے کہ والد محترم حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڑھی ثم الدہلوی کے اچانک انتقال کی خبر آئی ہے۔ مولانا ۲۰ ذی الحجہ اپنے وطن جوناگڈھ بغرض تبدیل آب و ہوا تشریف لے گئے تھے۔ ۲۶ محرم کو آپ کا آخری خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ بخیریت ہوں اور آٹھ دس روز میں دہلی آ جاؤنگا۔ آہ! یکم صفر جمعہ کی شب کو اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال فرما گئے۔ آپ کے انتقال کی خبر بجلی کی طرح دہلی میں پھیل گئی۔ ساری جماعت موحدین بے چین ہو گئی۔ اس اچانک حادثہ سے ہمارے ہوش و حواس ٹھکانے نہیں ہیں۔

آہ! آپ کے انتقال سے جو نقصان علم حدیث و جماعت اہل حدیث کو پہنچا اس کی تلافی محالات سے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بخشے اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ہم پسماندگان کو صبر عطا فرمائے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مولانا مرحوم کیلئے دعاء مغفرت کریں اور جنازہ غائبانہ ادا کریں۔

غمگین احمد بن مولانا محمد مرحوم

ابو الوفاء | میں اس خبر کے تعلق سے کچھ نہیں لکھ سکتا۔ میرے نبیرہ مولوی رضاء اللہ کا خط جو مدرسہ رحمانیہ دہلی سے آیا ہے۔ نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں۔ گو وہ دل کے صدمہ کا پورا مظہر نہیں۔ وہو ہذا:-

مَوْتُ الْعَالِمِ مَوْتُ الْعَالَمِ

جماعت اہل حدیث کا چراغ گل | کس قدر دردانگیز و حسرت خیز تھی وہ گھڑی جبکہ فیخر جماعت اہل حدیث مولانا مولوی محمد صاحب جوناگڈھی کی وفات حسرت آیات کی خبر سنی گئی۔ کلیجہ مونھ کو آگیا۔ سارے مدرسہ میں کہرام مچ گیا۔ اس واقعہ ہائلہ پر جتنا بھی افسوس ہو کم ہے۔ اس مجاہد کی وفات حسرت آیات جماعت اہل حدیث کے لئے سخت نقصان کی باعث ہے جس کی تلافی شاید قیامت تک مشکل ہے۔ دل کو صبر کی چٹان سے دبا کر یہ چند حروف اطلاعاً لکھ رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے آمین ثم آمین! (رضاء اللہ امرتسری)

مدیر اہلحدیث | اللہ تعالیٰ مرحوم کو بخشے اور ان کے پسماندگان کا متکفل ہو۔ مرحوم کی عمر پچپن سال کے بین بین ہوگی۔ ؎

واحسرتا یارانِ من تنہا مرا بگذاشتند

جماعت اہل حدیث سانبہ | ریاست جموں کا تبلیغی جلسہ ۱۶-۱۷ مارچ ۱۹۴۲ء کو منعقد ہوگا۔ (سکرٹری)

مولوی احمد الدین صاحب گکھڑوی | اطلاع دیتے ہیں کہ وزیر آباد چھوڑ کر اپنے گاؤں میں آگیا ہوں احباب خط و کتابت اس پتہ پر کریں:-

مولوی احمد الدین گکھڑ ضلع گوجرانوالہ

جماعت اہل حدیث کا تبلیغی جلسہ | مورخہ ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ کو جماعت اہل حدیث جودھ پور کے زیر اہتمام ایک شاندار تبلیغی جلسہ جودھ پور مارواڑ میں منعقد ہوگا۔ لہذا جماعت اہل حدیث اور دیگر اصحاب سے پوری توقع ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک جلسہ ہو کر اخوت ایمانی کا ثبوت دیں گے (محمد یوسف۔ محمد ہارون خادمان جماعت اہل حدیث جودھ پور) (حق اشاعت فنڈ بذمہ سکرٹری)

انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ | کا تیرھواں سالانہ جلسہ مورخہ ۴-۵-۶ اپریل کو بٹالہ میں منعقد ہوگا جس میں بڑے بڑے علماء کرام تشریف لا کر اپنے مواعظ حسنہ سے حاضرین کو مستفیض فرمائیں گے آنے والے احباب موسم کا خیال کرتے ہوئے بستر ہمراہ لائیں طعام، قیام بذمہ انجمن ہوگا۔ (فتح محمد قریشی ناظم انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ ضلع گورداسپور) (حق اشاعت فنڈ بذمہ مشتہر)

اطلاع | بارہا اطلاع دیجا چکی ہے کہ جلسہ کرانے والی انجمنیں اپنی اطلاعات شائع کرانے کے لئے حق اشاعت فنڈ

ملکی مطلع

سنگاپور۔ بلقان اور لیبیا

ناظرین کو معلوم ہے کہ آج کل مذکورہ بالا ہر سہ مقامات پر جنگ کا خطرہ ہے۔ سنگاپور پر حملے کا خطرہ جاپان کی طرف سے ہے۔ جس کی مدافعت امریکہ اور برطانیہ ملکر کرینگے۔ برطانیہ کی طرف سے علاوہ سابقہ انتظامات کے ۳۔ مارچ سے سنگاپور سے آنے والے مشرقی سمندری راستہ کو بند کر دیا گیا ہے۔ فضائی، بحری اور بری فوج کافی تعداد میں وہاں موجود ہے۔ کسی گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ جاپان کا ارادہ ہے کہ جب جرمنی برطانیہ یا بلقان یا معًا دونوں پر حملہ کرے تو اسی وقت جاپان سنگاپور پر حملہ کر دے۔ اس کی تصدیق امریکہ کے ایک اخبار نے بھی کر دی ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جرمنی کی طرف سے برطانیہ، یونان اور سنگاپور پر حملہ بیک وقت کیا جائیگا۔ برطانیہ اور یونان پر تو خود جرمنی حملہ کریگا اور سنگاپور پر جاپان کے ذریعہ حملہ کرایا جائے گا۔

اس ہفتے یہ خبر بھی ملی ہے کہ جرمنی و اطالوی مشیر استی (۸۰) کے قریب جزیرہ آینا (فرانسیسی ہند چینی کے قریب واقع ہے) پہنچ چکے ہیں۔ جو جاپانی فوجوں کو جنگی تربیت دینگے۔ اور جنگ کے متعلق نقشے تیار کرینگے ایک خبر یہ بھی ہے کہ فرانسیسی ہند چینی نے جاپان کے مطالبات مان لئے ہیں (ابھی تک اخبارات میں ان کی تفصیل نہیں آئی)۔ اسی لئے تو جاپان سیام و ہند چینی کے مابین تنازع کے فیصلہ کرنے میں تاخیر کر رہا ہے۔ ان حالات سے معلوم ہوا کہ سنگاپور پر حملے کا خطرہ روز بروز بڑھ رہا ہے۔ اگر یہاں بھی جنگ چھڑ گئی تو سنگاپور تک محدود نہیں رہے گی۔ خدا جانے کہاں تک اس کا اثر پہنچے۔

بلقان یہ ہے جرمن فوجوں کا جمع ہونا یونان پر حملہ کا پیش خیمہ تھا۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ جرمنی نے یونان کو نوٹس دیا ہے کہ اگر اس نے اٹلی سے صلح نہ کی تو اس کے خلاف پیچھے سے حملہ کیا جائیگا۔ ظاہر میں تو یہ دھمکی بہت دیر سے ملی ہے مگر درحقیقت یونان پر حملہ کے متعلق جرمنی کا ارادہ بہت عرصہ سے ہے۔ اس بارے میں گذشتہ پرچوں میں بارہا لکھا جا چکا ہے

یونان اکیلا نہیں لڑ رہا۔ اس کے ساتھ برطانیہ بھی ہے۔ اور جرمنی کا اصل مقصد برطانوی طاقت کو یونان اور بحیرہ روم میں چیلنج کرنا ہے۔ البانیہ کے محاذ پر آج تک جو فتوحات یونانیوں کو حاصل ہوئی ہیں۔ ان میں برطانیہ کی امداد کا حصہ نمایاں ہے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ یونان اس دھمکی سے متاثر ہو کر اپنی فوج البانیہ سے واپس نہیں بلائے گا اور نہ ہی اٹلی یا جرمنی کو اپنے سمندری اور ہوائی اڈے دیگا۔ کیونکہ اگر اس نے ایسا کرنا ہوتا تو شروع ہی سے اٹلی کے خلاف مدافعانہ جنگ نہ چھیڑتا۔ بلکہ جب اٹلی نے اس سے ان اڈوں کا مطالبہ کیا تھا خاموشی سے اس کے حوالے کر دیتا۔ اس محاذ پر بہت سی پیچیدگیاں ہیں۔ یعنی یونان کے گرد و نواح میں ترکی کا یورپی علاقہ ہے۔ اس لئے جرمنی حملے کا اثر اس ملک پر بھی پڑیگا۔ اس کے متعلق بھی گذشتہ پرچہ میں مفصل لکھا گیا ہے۔ ترکی اگرچہ اپنی حکمت عملی سے جنگ کو ٹال رہا ہے۔ مگر اتنا کمزور بھی نہیں کہ جرمنی کی دھمکیوں سے مرعوب ہو جائے۔ خصوصًا اس حال میں کہ برطانیہ، یونان اور ترکی تینوں طاقتیں مل کر جرمن فوج کی پیش قدمی روکنے میں کامیاب ہو سکتی ہیں۔

لیبیا کے محاذ پر جہاں گذشتہ دو تین ماہ سے اطالوی و برطانوی افواج مصروف جنگ رہی ہیں اس میں جو برطانیہ کو فتح اور اٹلی کو شکست ہوئی ہے وہ سب کے سامنے ہے۔ مگر اس ہفتہ کی خبر ہے کہ لیبیا میں بن غازی سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلہ پر مغرب کی طرف برطانوی و جرمنی افواج کے درمیان تصادم ہو رہا ہے ——— ان تمام واقعات سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ جنگ چاہے کہیں ہو۔ اصل میں مقابلہ جرمنی و برطانیہ کا ہے۔ دیکھئے اس کا انجام کیا ہوتا ہے۔

جنگی ضروریات اور ہندوستان
جنگ یورپ کے پیش نظر

ہندوستان کو بھی اپنی جنگی قوت مضبوط بنانے کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی۔ چنانچہ مختلف صورتوں میں چندہ جمع کیا گیا اور ابھی تک کیا جا رہا ہے۔ اسکے علاوہ دیگر ملکی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مرکزی حکومت نئے ٹیکس لگانے کی فکر میں ہے۔ چنانچہ مرکزی اسمبلی میں ۲۸ فروری کو ہندوستان کی آمد و خرچ بابت ۴۲-۱۹۴۱ء کے متعلق بجٹ (تخمینہ) پیش کیا گیا ہے۔ جس پر معاصر "پرتاپ" نقطرازہے :-

"مرکزی اسمبلی میں ہندوستان کا بجٹ پیش ہو گیا۔ اگلے سال کے خسارہ کا اندازہ ۲۰ کروڑ ۴۶ لاکھ روپیہ ہے۔ آمدنی ۱۰۶ کروڑ ۳۹ لاکھ اور خرچ ۱۲۶ کروڑ ۸۵ لاکھ ہوگا۔ صرف فوج کا خرچ ۸۴ کروڑ ۱۳ لاکھ روپیہ ہوگا۔ خسارہ پورا کرنے کے لئے زائد منافع پر ٹیکس ۵۰ سے بڑھا کر ۶۶⅔ ٪ کر دیا جائیگا اور انکم ٹیکس سرچارج ۲۵ سے ۳۳⅓ ٪۔ دیا سلائیوں پر محصول دوگنا کر دیا جائے گا۔ یہ تو ہر کوئی جانتا تھا کہ ٹیکس بڑھیں گے۔ اس لئے نئے ٹیکسوں پر کسی کو حیرانی نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک لحاظ سے وہ شکر گذار ہے ہیں کہ ٹیکس روزانہ زندگی کی کسی ضرورت پر نہیں بڑھایا گیا۔ اعتراض ہو سکتا ہے تو دیا سلائی کے محصول میں اضافہ پر کیونکہ یہ غریبوں کے کام بھی آتی ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۳ مارچ ۱۹۴۱ء صـ)

مردم شماری اور اسمیں غلط کاری

دنیا میں جو بھی واقعہ رونما ہوتا ہے قرآن مجید میں اس کی بابت کوئی نہ کوئی اشارہ یا کنایہ ضرور مل جاتا ہے۔ ہم مسلمان سورہ تکاثر کو شروع سے

پڑھتے آئے ہیں۔ ہم یہی سمجھتے رہے کہ اس میں عرب کے مختلف قبائل کا ذکر ہے۔ جن میں سے کثیر التعداد قبیلے قلیل التعداد قبیلوں پر فخر کیا کرتے تھے۔ اور قلیل التعداد ان کو جواب دیا کرتے تھے۔ اس کا ذکر عرب کے اشعار میں ملتا ہے۔ ان میں سے ایک شعر یہ ہے ۔

تعیرنا انا قلیل عدیدنا
فقلت لہا ان الکرام قلیل

(مخالف قبیلے کی ایک عورت ہمیں طعنہ دیتی ہے کہ ہمارا شمار کم ہے۔ میں نے ان سے کہا کہ مہذب اور شریف آدمی کم ہی ہوا کرتے ہیں)

یہ شعر اس زمانے کی مردم شماری کے اثرات کی اطلاع دیتا ہے۔ عرب قبائل ان دھن میں رہتے تھے کہ کثیر التعداد گروہ قلیل التعداد گروہ پر فخر کرے۔ اس حقیقت کا ذکر اس سورۃ میں ملتا ہے جس کے الفاظ مبارکہ یہ ہیں :-

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ
(پ ۳۰ - ع ۲۳)

(تم لوگوں کو تکاثر نے اصل مطلب سے غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ گئے)

تکاثر کے معنی ہیں مردم شماری یا مالداری کے لحاظ سے ہر ایک فریق کا دوسرے کے مقابلہ میں اپنی کثرت دکھانا۔ قرآن شریف کی یہ عجیب بلاغت اور لطافت ہے کہ ایک چھوٹے سے لفظ میں اتنا مضمون بھر دیا ہے تکاثر کا فعل الہیٰ بتایا ہے۔ جس کے معنی ہیں غافل کر دینا۔ اس کی غایت بتائی قبروں میں جانا۔ پس آیت کے معنی یہ ہوئے کہ اس قسم کا تکاثر اختیار کرنیوالے اصل حقانیت سے غافل ہو جاتے ہیں۔

آج ہم مردم شماری کے واقعات میں اس کا اثر پاتے ہیں ہندو اخبار مسلمان محرروں کی شکایت کرتے ہیں کہ وہ اندراج میں خیانت کرتے ہیں۔ ادھر مسلم اخبار ہندوؤں کی شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ معاصر "انقلاب" نے ایک سنسنی خیز خبر شائع کی ہے جو درج ذیل ہے :-

"لاہور ۲۸ فروری۔ راجگڑھ سے جو لاہور کی ایک نواحی آبادی ہے۔ مردم شماری کے سلسلے میں ایک ہیجان خیز اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس سے لاہور کے مسلمانوں میں سنسنی پھیل گئی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ڈاکٹر اوم پرکاش جو راجگڑھ سوڈ میں مردم شماری کا انچارج تھا۔ اپنی دوکان میں بیٹھ کر مردم شماری کے کاغذات کا جعلی طور پر اندراج کر رہا تھا۔ حکام مردم شماری کو اطلاع مل گئی۔ چنانچہ انسپکٹر مشتاق احمد سپروائزر مردم شماری نے اچانک چھاپہ مار کر ڈاکٹر موصوف کو گرفتار کر لیا۔ خان بہادر شیخ فضل الہیٰ صاحب بھی موقع پر تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر موصوف کا بیان قلمبند کر لیا گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر موصوف نے اپنے جرم کا اقبال کر لیا ہے۔ جعلی کاغذات مردم شماری فوراً قبضہ کر لئے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ان کاغذات میں ۶ ہزار ۸ سو جعلی ناموں کا اندراج ہو چکا تھا۔ اور جس کے متعلق ملزم نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور اس نے مزید کہا ہے کہ میرا اور میرے ساتھیوں کا ساٹھ ہزار جعلی نام لکھنے کا ارادہ تھا۔ ڈاکٹر موصوف کے دیگر ساتھی بھاگ گئے ہیں۔ ان کی گرفتاری ابھی تک عمل میں نہیں آئی۔ ملزم نے ان کے متعلق بتایا ہے کہ وہ نہ اُن کے نام جانتا ہے اور نہ اُن کا پتہ معلوم ہے۔ ملزم مذکور کی اُن سے گذشتہ روز ہی واقفیت ہوئی تھی۔ ملزم کو سردست معطل کر دیا گیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ملزموں کا ارادہ تھا کہ ساٹھ ہزار جعلی ناموں کا اندراج کیا جائے"

(انقلاب لاہور ۲ - مارچ ۱۹۴۱ء صفحہ اول)

اہلحدیث ہم نہیں کہہ سکتے کہ اصل واقعہ کیا ہے البتہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ فریقین ایک دوسرے کے شاکی ہیں اور علیٰ وجہ البصیرت یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جھوٹ بولنا اور بلوانا ہر ایک مذہب میں منع ہے۔ پھر مردم شماری میں کمی بیشی دکھانے والوں کے حق میں یہ ارشاد الہیٰ کیوں نہ صادق آئے :- اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ

ہمارے خیال میں مردم شماری کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ چند روز پہلے حکم دیا جائے کہ ہر ایک گھر کا بڑا آدمی اپنے گھر کا شمار لکھ کر متعلقہ تھانے میں پہنچا دے۔ اس کے بعد تاریخ مقررہ پر سرکاری محرر ہر ایک محلہ کے معزز معتبر اشخاص کے ہمراہ شمار کر لیا کریں۔ پھر جس کی غلطی ثابت ہو اس کو سزا دی جائے۔

جدید تجارتی قانون

آج کل اس قانون کا بڑا چرچا ہے بلکہ با دل نخواستہ اس پر عمل بھی شروع ہو گیا ہے۔ اس کا کچھ حصہ ملازمت پیشہ افراد سے تعلق رکھتا ہے جو دوکانوں اور تجارتی اداروں میں کام کرتے ہیں اور کچھ حصہ دوکان داروں اور کارخانہ داروں کے متعلق ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس قانون کی اپنے علم کے مطابق مفصل تنقید کریں۔ آج ہم اس کے صرف ایک حصے پر نظر ڈالتے ہیں۔ جس کے الفاظ یہ ہیں کہ

کسی دوکان یا کارخانے میں چودہ سال سے کم عمر کا لڑکا تنخواہ دار ملازم نہ رکھا جائے۔

ہمارا یقین ہے کہ قانون کے اس حصے کو پیش کرنے والے حضرات نے اس کا ضرر گہری نظر سے نہیں دیکھا۔ ملک میں ہزاروں بلکہ لاکھوں بے کس بیوہ عورتیں ہیں جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ دو دو چار چار یتیم بچے ان کے ساتھ ہیں۔ یہ بیوہ عورتیں کچھ تو خود محنت مزدوری کر کے کماتی ہیں اور کچھ وجہ معاش اس طرح حاصل کرتی ہیں کہ یتیم بچوں کو کسی دوکان یا کارخانے میں ان کی حسب عمر روپیہ دو روپے تین روپے ماہوار تنخواہ پر رکھ چھوڑتی ہیں۔ اس پر گزارہ کرتی ہیں۔ گورنمنٹ کا کوئی معتمد ہمارے پاس آئے تو ہم اس کو کارخانوں اور دوکانوں کی سیر کرا کر اپنے دعوے کی تصدیق کرائیں۔ ایسی عورتوں کے بچوں کو جب علیحدہ کیا جائیگا تو وہ آہ و بکا کرتی ہوئی کس کے دروازہ پر جائیں گی ؟

اس موقع پر اگر قانون ساز حضرات شیخ سعدی کے فلسفۂ اخلاق کو ملحوظ رکھتے تو ایسا ہرگز نہ کرتے

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شعیب فاروقی مرحوم رحمۃ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے

باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کیجاتی ہے ان سے فائدہ اٹھایئے کہ یہ مولانا کی روح کے لئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد تر پیش کیجائینگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق ورقاق ۴ر
عقائد اسلام مع تصحیح حضرت مولانا شاہ سلیمان پھلواروی رحمۃ اللہ علیہ ار۶
اسلامی تہذیب ۲ر　مفید الاطفال ار
نماز کی کتاب ۳ر　روزہ کی کتاب ۲ر
تحفۂ اعتکاف ار۶　سیرۃ الرسول صلعم ۳
خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸ر
مغز نغز۔ مثنوی مولنا روم کا عارفانہ انتخاب ۱ر
شرح قصیدہ بانت سعاد، از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴ر
آزادی اور انقلاب انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب ۱ر

دائرہ مطبوعات ملیہ قصبنا وہ، جونپور

بلوغ المرام

علم حدیث میں یہ بے مثل کتاب ہے، احکام فقہ کے متعلق جتنی احادیث قابل عمل واستدلال ہیں سب کو نہایت بہترین طریق سے انتخاب کرکے اس کے قابل مصنف (حافظ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ) نے اس میں درج کردیئے ہیں پس اسی کتاب کو سمجھ کر پڑھ لینے سے طالب حدیث کو تکمیل صحاح ستہ کا کافی ملکہ حاصل ہوجاتا ہے مع فہم اردو ترجمہ کرا کر تمام عربی عبارات پر اعراب لگادیئے گئے ہیں۔ ترجمہ بین السطور اور حاشیہ پر فوائد چڑھادیئے گئے ہیں۔ تقطیع ۲۰×۲۹/۸ حجم ۳۱۲ صفحات۔ کاغذ نہایت اعلیٰ۔ لکھائی چھپائی عمدہ۔ اخیر میں اصطلاحات محدثین اور فہرست مضامین دیگئی ہے عربی عبارت خاشیہ ہے۔ باوجود ان تمام خوبیوں کے قیمت فی نسخہ ڈیڑھ روپیہ (عہ) معمولی قیمت محصول ڈاک اس کے علاوہ ہوگا۔

پتہ: منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

المرقات فی احکام الصلوٰۃ مصنفہ مولوی محمد جمال صاحب امرتسری مرحوم۔ اس کتاب میں ارکان نماز۔ نواقض اور نماز کے متعلق عام مسائل درج کئے گئے ہیں۔ جن کا مطالعہ از حد مفید ہے۔ لکھائی چھپائی و کاغذ عمدہ۔ قیمت ۴ر

فقہ محمدیہ کلاں جس میں مذہب اہل حدیث کے تمام فقہی مسائل کا مفصل بیان ہے سات جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد اعلیٰ کاغذ ہر ایک تین روپیہ معمولی کاغذ فی جلد ۴ر۔ مکمل ۸ر

الآثار المتبوعہ لہ اعلام المرفوعہ۔ اسی کتاب میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں بحیثیت تین طلاقیں دیدے تو وہ ایک ہی ہوتی ہیں۔ مخالفین کے اعتراضات کا مفصل اور مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت آٹھ آنے۔ منگوانے کا پتہ: منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

مومیائی

تحقیق فی چھٹانک عمر ایک ماہ بکار قدر ... بعد تجربہ ...

مصدقہ علماء اہل حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث"

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔ خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک دو جو ایک ماہ کے لئے کافی ہے ۸/۶ آدھ پاؤ للعہ پاؤ بھر ۔/ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر سے محصولڈاک علیحدہ ہوگا۔ اہالیان برہما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصولڈاک ۹/ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب مولوی حکیم محمد یٰسین صاحب بونڈھیاہ۔ آپ کے بیان ہے "اس سے قبل کئی مرتبہ مومیائی منگا چکا ہوں۔ ماشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہوئی۔ لہذا عرض ہے کہ ہمارے مریضوں کے واسطے اور چھ چھٹانک ارسال فرمائیں" (۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء)

جناب محمد اسلم شیخ صاحب نیس مئو ائمہ از بمبئی۔ "آپ کی مومیائی کی تعریف محمد شریف صاحب و دیگر کئی اشخاص کی زبانی سنا انہوں نے چھ چھٹانک منگوائی تھی مجھے بھی چھ چھٹانک ارسال فرمائیں" ۱۰ جنوری

جناب مولوی ابو زین عبد المتین صاحب احمد پور شرقیہ "آپکی مومیائی پہلے کئی دفعہ بندہ نے استعمال کی۔ بفضلہ فائدہ ہوا۔ اب آدھ پاؤ بذریعہ وی پی ارسال فرمائیں" (۲۸ جنوری ۱۹۴۱ء)

مومیائی منگوانے کا پتہ:۔ **حکیم محمد سردار خان**

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

کف کلر (کھانسی دور) ۵/

جو ہر قسم کی کھانسی خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی۔ ابتدائی دمہ بخار۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام کے لئے نہایت مفید ہے بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ ۵۰ گولی ۱۱/ علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کے لئے شیشی کلاں فی درجن عہ۱۲ شیشی خرد فی درجن ۲ء

حب ...... ومقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہو گھر سدھر کر آئندہ ہمیشہ کے لئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف عا/ تاجروں کیلئے چھ شیشیوں کی قیمت ۹/ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:۔ تاجر صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ:۔ **منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب**

تمام دنیا میں بے مثل ۲/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ/ پارچہ مطلا ۸/

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۰ روپے۔ فی جلد ۲/۸

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ **مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی**

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

۳ مفت ۳/

چاند پلز قوت مردانہ کے لئے نہایت مجرب گولیاں۔ جو کہ جریان۔ احتلام۔ کمزوری معدہ۔ دل و دماغ جگر کو دور کر کے کمزور کو جوان بنا دیتی ہیں۔ سرعت انزال۔ ذیابیطس عصبی کمزوری۔ قبل از وقت بڑھاپے کو دور کرتی ہیں۔ ۳۲ گولیاں صرف ایک روپیہ۔ اس کے ہمراہ مندرجہ ذیل اشیاء مفت بھیجی جائینگی۔ (۱) ۱۹۴۱ء کا کیلنڈر (۲) کتاب قوانین صحت (۳) سرمہ کحل الجواہر

پتہ:۔ **فاضل طب سابق پروفیسر باد ارلیشم امرتسر**

چار روپے کی کتب صرف

ایک روپیہ میں

مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی ہے مگر رعایتی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک ۶/ علیحدہ ہوگا۔

گفتار خادم عہ/۔ قال اللہ ۴/۔ قال الرسول ۴/۔ عقائد اسلام ۴/۔ فتح اسلام ۴/۔ ام القریٰ ۴/۔ خون شہادت کے دو قطرے ۴/۔ قال الفقہاء ۲/۔ تعلیم الحج ۲/۔ اسلام کی صداقت ۲/۔ تعلیم الصیام ۲/۔ تعلیم الزکوٰۃ ۲/۔ اسلام کی خوبیاں ۲/۔ برزخ کا بیان ۲/۔ محشر کا بیان ۲/۔ تحریم الخمر والزنا ۲/۔ کلمہ شہادت ۴/۔ عالم کباب مرزا ۱/۔ یکصد طبی مجربات ۴/

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

ویدارتھ پرکاش یعنی ویدک تہذیب

مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ اس کتاب میں وید منتروں سے ویدوں کو انسانی تصانیف ثابت کیا ہے نیز مصنف نے ویدوں کا پڑھنا خلاف اخلاق ثابت کیا ہے۔ قابل مطالعہ ہے قیمت بجائے ۴/ کے ۲/ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔

ملنے کا پتہ:۔ **منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

تحفہ مرزا ... مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے عجیب و غریب تحریریں۔ قیمت بجائے ۸ کے ۹ ... ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

تراجم علمائے حدیث ہند

از ملک امام خان صاحب نوشہروی

اس میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلویؒ سے لیکر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور یوپی کی سوانحمریاں (مرحومین اور موجودین کی بھی) درج ہیں۔ انداز بیان۔ روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس انچھوتے اور سخت اوق مضمون پر قلم فرسائی کرکے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے۔ اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ لہٰذا اہل حدیث بھائیوں کو یہ کتاب خرید کر مصنف کی محنت کی داد دینی چاہئے۔ قیمت ۶/

راہبر کامل

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے واقعات اس ترتیب سے جمع کئے گئے ہیں کہ ہر فن اور ہر لائن کے آدمی ان سے سیکڑوں سبق سیکھ سکتے ہیں۔ ثابت کیا ہے کہ دنیا میں جس قدر نبی، رشی، منی، گورو، رہنما وغیرہ آئے ہیں ان سب میں راہبر کامل صرف ایک ہی ہوا ہے۔ نیز اگر آپ انسانی زندگی کے کسی شعبہ اور پہلو میں کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کی زندگی ایک ایسی جامع زندگی واقع ہوئی ہے کہ ہم نہ صرف اس سے ہر قسم کے سبق لے سکتے ہیں بلکہ اصول معلوم کر سکتے ہیں۔ قیمت ۱۲/

ماہنامہ "الاسلام" مفت

ماہنامہ "الاسلام" جس میں تبلیغی۔ تاریخی۔ ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا۔ اب صرف چار آنہ (۴/) کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔

پتہ

مینیجر الاسلام۔ کشمیری بازار لاہور

علامات قیامت

آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ سے قیامت کی علامتیں درج ہیں۔ قیمت ۳/ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما۔ رنگدار وسادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ۔ اشتہارات۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بنفس نفیس تشریف لائیں یا بذریعہ خط وکتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط وکتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے:-

مینیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

حیات طیبہ

بطل حریت، مجاہد ملت، مبلغ سنت، حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شہید دہلوی (مجدد ہلاکو) (رحمۃ اللہ علیہ)

اس کتاب میں حضرت مولانا مرحوم کی مفصل سوانحعمری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب بانئے بریلویؒ (مرشد مولانا شہیدؒ) درج کی ہے۔ مولانا شہید کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کے طریق وکیفیت درج ہے۔ توحید وسنت کی اشاعت میں جس طرح آپ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر جدوجہد کی۔ اس سے آپ لوگ سبق سیکھ سکتے ہیں۔ یہ کتاب ہر اہل حدیث بھائی کو ایک دفعہ ضرور مطالعہ کرنی چاہئے۔

قیمت دو روپے۔ محصولڈاک علیحدہ۔ پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

لقمانی گائڈ

(مجلد) مصنفہ حکیم پیر عبدالرحیم صاحب ہیل نظام آبادی ذکور نہ میڈاسٹ،

حکیم صاحب ممدوح جو اپنے فن میں کامیاب ہونے کی وجہ سے علاقہ بھر میں مشہور ہیں۔ آپ نے نہایت محنت اور عرقریزی سے "لقمانی گائڈ" تیار کی ہے۔ اس میں ہر مرض کے اسباب، علامات اور مناسب ادویات علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہیں اور آسان ترین درج ہیں۔ پاک صاف نسخے۔ تاکہ ہر مرض میں ہی کام دے سکے۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

قیمت ۸/۔ محصولڈاک ۲/

حدیث کی پہلی کتاب

اس میں وہ چھوٹی چھوٹی حدیثیں جو حضورؐ نے اصلاح اخلاق واعمال کے متعلق ارشاد فرمائی ہیں۔ ان کا ترجمہ اور تشریح کی گئی ہے کہ خود بخود پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ طرز بیان دلکش اور آسان ہے۔ ضرور منگوائیں۔ قیمت صرف چار آنے (۴/)

پیروی صحابیات

مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب فیروزپوری۔ پنجابی نظم میں صحابہ کرامؓ کی بیویوں کے حالات درج کئے گئے ہیں۔ جو مسلمان مستورات کے لئے خصوصاً قابل مطالعہ ہیں۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸/) محصولڈاک علیحدہ

کتابیں منگوانے کا پتہ:- مینیجر اہلحدیث امرتسر

بخدمت ... امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

جلد ۳۸

نمبر ۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدیر مسئول ابو الوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ
۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کٹرہ بھائی

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ	عـ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔	۶
عام خریداران سے ۔	۵
۔ ۔ ششماہی	۲/۱۲
ممالک غیر سے سالانہ	۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔	۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۱۵ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۴۔ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (دین یا دنیا) - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص۲
مرزائی عیسائی شیعی اور علی پوری توحید - ص۳
مرزائی اور بہائی - - - - ص۵
سیرت المصطفیٰ - - - - - ص۷
مولویوں بدعت کا ضمیمہ (بریلوی مشن) - ص۸
قرآن پرستی ذکر - - - - - ص۱۰
لخت جگر (نظم) - - - - ص۱۰
قیامت کی حقیقت اور بہائی عقیدہ - - ص۱۱
فتاوے - - - - - ص۱۳
متفرقات - - - - - ص۱۴
کیا علم ہے، اشتہارات - - ص۱۹-۲۰

دین یا دنیا

(از جناب مرزا عزیز فیضانی)

اصولِ اہل عالم دیر سے تھا "دین یا دنیا"
سکھایا تو نے اے فخرِ دو عالم "دین یا دنیا"

اگر ہو جائیں ہم تیرے تو دنیا بھی ہے عقبیٰ بھی
اگر تجھ پر نہ ایماں ہو تو کیا عقبیٰ ہے کیا دنیا

نہ تیری راہ پر چل کر اگر قربِ خدا چاہیں
تو بے مقصد ہے اپنی زندگی بے مدعا دنیا

الی اللہ جو سفر کرتا ہے تیری رہنمائی میں
ہے اُس کی انتہا مولا اور اُس کی ابتدا دنیا

ہو دنیا کیلئے گر دیں تو دنیا ہے وہ دیں کیا ہے
اگر تابع تری ہو تو ہے نام اک دین کا دنیا

تھے جب افلاک اور عرشِ معلیٰ زیر پا تیرے
نہ پھر کیونکر ترے پا بوس کے ہو زیر پا دنیا

خدا کی ذات سے واقف ہوئی دنیا ترے دم سے
وگرنہ ہو رہی تھی اہلِ دنیا کی خدا دنیا

عزیزؔ الفت میں سرور کی سدا مصروف رکھ دل کو
کہ پھسلا دے نہ تجھ کو کوئی دکھلا کر ادا دنیا

(راقم)

مزید وضاحت اسی گروہ کے منہ چڑھے شعر سے ہوتی ہے ؎

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفےٰ ہو کر

(الفقیہ ۵ جنوری سنہ)

انہی معنی میں اس گروہ کا ایک اور شعر بھی ہے جو قوال گایا کرتے ہیں ؎

شریعت کا ڈر ہے نہیں صاف کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا

(معاذ اللہ!)

اس کے ساتھ ہی عیسائیوں کا مذہب بھی سن لیجئے جو کہتے ہیں کہ

"مسیحی مذہب نے نہایت ہی وضاحت اور بے باکی کے ساتھ یہ تعلیم دی ہے کہ خدا نے انسانی شکل اختیار کی۔"

(مسیحی رسالہ انوت بابت دسمبر سنہ)

ناظرین کرام: اس مسیحی عقیدہ کو قرآن مجید نے کفر قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ
هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (پ ۶ ع ۱۳)

مگر ان لوگوں کے نزدیک اِنَّ اللّٰهَ هُوَ مُحَمَّدٌ کہنا کفر نہیں بلکہ عین اسلام ہے۔ حالانکہ نماز کے اندر التحیات میں اہل اسلام اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ پڑھتے ہیں۔ یہ لوگ بھی یقیناً یہی الفاظ پڑھتے ہیں۔ پھر کس مونہہ سے کہتے ہیں کہ

ع رکھ لیا نام محمد تاکہ رسوائی نہ ہو

غالی شیعہ | اس سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ ایک شعر ان کا بھی قابل ملاحظہ بلکہ قابل حفظ ہے۔ جو یہ ہے ؎

وہ نور علی نور نور علی ہے
جبین نبوت سے جو منجلی ہے
قسیم جنان و جہنم ہے یعنی
علی کل شیء قدیر علی ہے

(اخبار شیعہ لاہور یکم اپریل سنہ)

یہ حضرات سب سے بڑھ گئے۔ اس گروہ میں ایک ایسے بزرگ کو علی کل شیء قدیر کہا گیا ہے۔ جنکو بعض

کی حالت میں ان راہِ ظلم ایک ظالم نے چھری سے شہید کر دیا تھا۔

لطیفہ | خدا وہ دن جلد لائے کہ ایسے لوگوں کا مباحثہ عیسائیوں کے ساتھ ہو۔ اور زیر بحث مسئلہ الوہیت مسیح قرار پائے۔ اسلامی سٹیج پر یہ تینوں گروہ موجود ہوں اور ہم گیلری میں بیٹھ کر ان کا مباحثہ سنیں۔ ان گروہوں کا نمائندہ عیسائیوں پر اعتراض کرے اور اپنے اعتراض کی بنیاد آیت كَانَا يَاْكُلَانِ الطَّعَامَ پر رکھ کر یوں کہے کہ (نبوی) زندگی میں مسیح کھانا کھاتا تھا اور بقول مسیحیاں اس نے سولی پر چڑھ کر جان دی۔ پھر وہ خدا کیسے ہوا؟ عیسائی مناظر اس کے جواب میں کہے کہ تمہارے جواب کے لئے تمہارے اپنے اشعار ہی کافی ہیں۔ جیسے تمہارے ممدوح باوجود کھانا کھانے اور بیوی بچے رکھنے کے علی کل شیء قدیر کی صفت سے موصوف ہو کر خدا بن گئے ویسے ہی مسیح بھی بن گیا۔

اس وقت ان کی نظر غالباً گیلری پر پڑے گی تو مجھے دیکھ کر آواز دیں گے۔ ابوالوفاء آئیے اور ہماری اس مشکل کو حل کیجئے۔ میں ان کی آواز سنتے ہی یہ شعر پڑھتا ہوا فوراً اسٹیج پر پہنچ جاؤنگا ؎

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

اور مناظرہ کی سٹیج پر کھڑا ہوتے ہی باواز بلند یہ رباعی پڑھوں گا ؎

ہستی ہے تیری رنگ و بو سب کے لئے
طاعت میں ہے تیری آبرو سب کے لئے
ہیں تیرے سوا سارے سہارے کمزور
سب اپنے لئے ہیں اور تو سب کے لئے

شیعہ سے بھی آگے بڑھ گئے | پنجاب میں ضلع گورداسپور ایک مشہور ضلع ہے۔ جو بڑا مردم خیز خطہ ہے۔ تحریک قادیان بھی اسی ضلع کی پیداوار ہے۔ قصبہ بٹالہ بھی اسی ضلع میں ہے جہاں صوفیوں کا ایک خاندان ہے جو سلسلۂ قادریہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہاں کے سجادہ نشین نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام "کبریت احمر" ہے۔ اس میں آپ عقائد قادریہ اسطرح

لکھتے ہیں:۔

اول محی الدین	آخر محی الدین	ظاہر محی الدین
باطن محی الدین	حاضر محی الدین	ناظر محی الدین
قادر محی الدین	[illegible] محی الدین	شنوا محی الدین
بینا محی الدین	گویا محی الدین	زندہ محی الدین
ذات محی الدین	صفات محی الدین	صورت محی الدین
معنی محی الدین	جان محی الدین	جہان محی الدین
اینجہاں محی الدین	آنجہاں محی الدین	ہمہ دم محی الدین
ہے بھی محی الدین	ہو سی محی الدین	المحی الدین
ہوالمحی الدین	یا محی	یا محی
یا محی	فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ	

(رسالہ درود شریف "کبریت احمر" مصنفہ میاں صاحب سید محی الدین شاہ سجادہ نشین بٹالہ ضلع گورداسپور (پنجاب))

ناظرین کرام! یہ بیان اور اس جیسے بے شمار بیانات کلمہ طیبہ کے پہلے حصے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تحریفات ہیں جن کی زد براہ راست خدا تعالیٰ کی شان توحید پر پڑتی ہے۔ اب ایک بیان اور سنئے جو کلمہ شریف کے دوسرے حصے محمد رسول اللہ سے تعلق رکھتا ہے

اسی گروہ کے ایک پنجابی واعظ مولوی صوفی محمد یار بہاولپوری ہیں۔ جو امرتسر میں جلسہ عرس کے موقع پر آیا کرتے ہیں۔ آپ مخدوم پیر صدر الدین سجادہ نشین ملتان کے حق میں لکھتے ہیں ؎

برائے چشم بینا از مدینہ پیر ملتاں
بشکل صدر الدین خود رحمۃ للعالمین آمد

(اسرار غوثیہ ملک)

اللہ اللہ ان لوگوں کی کس قدر جرأت اور کتنی دلیری ہے خدا جانے انہوں نے اسلام کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ اور کہنے کو اہل سنت کہلاتے ہیں اور اکثر الموحدین حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ کے مقلد ہونے کے دعویدار ہیں۔ جو شخص ان غلط عقائد سے ان کو منع کرے اس کو توہین رسالت کا الزام دیتے ہیں۔ مولانا حالی مرحوم نے ایسے ہی لوگوں کے حق میں فرمایا ہے ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نذریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے

احباب کو مشورہ | اہل توحید ناظرین سابقہ اشعار کے ساتھ ملا کر ان موحدانہ اشعار کو خود بھی یاد کریں اور اپنے بچوں کو بھی یاد کرائیں تاکہ غلط عقائد رکھنے والوں کو توحید کا مضمون سمجھا سکیں۔

اطلاع | یہ مضمون بصورت اشتہار بھی کافی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اہل توحید حسب ضرورت دفتر ہذا سے طلب کر کے اس کو خوب یاد کریں۔ قیمت کچھ نہیں صرف محصول ڈاک کے لئے موازی چار آنے فی سینکڑہ بھیج دیں۔ بس شائقین توحید چند پیسے خرچ کر کے خادمانِ اسلام میں داخل ہو کر شفاعتِ رسالت سے بہرہ ور ہوں۔ خدا توفیق بخشے۔

(نوٹ) جن علاقوں میں اردو زبان کا عام رواج نہیں ہے وہاں کے احباب اپنے علاقہ کی زبان میں اس کا ترجمہ شائع کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

اللہ کے بندو اٹھو! ہمارے رسول علیہ السلام کا باغ توحید اہل شرک کے ہاتھوں برباد ہو رہا ہے تم اٹھ کر اس کی حفاظت کرو۔ اس کام میں مولانا اسماعیل شہید قدس اللہ سرہٗ کو نمونہ بناؤ ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

شائقین توحید! | اشتہار ہذا کی فرمائش جلد بھیجئے تاکہ اشتہار ختم ہو جانے کے بعد آپ محروم نہ رہ جائیں۔ ؏ کئے جاؤ کوشش میرے دوستو!

حیاتِ طیبہ۔ (جدید ایڈیشن) مولانا اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانحعمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد رائے بریلوی رح۔ قیمت ۱۲؎ روپے ملنے کا پتہ:- مینجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

قادیانی مشن

مرزائی اور بہائی

؏ خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

ہم نے اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ تحریک قادیانی دراصل تحریک بہائی ایرانی سے ماخوذ ہے۔ اس کی وجوہات اسی رسالے میں مذکور ہیں۔ ان کے علاوہ آج ہم اپنے اس دعوے پر ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں۔ بہائی رسالہ "پیامبر" دہلی نے شیخ بہاء اللہ کی رسالت کا ثبوت دینے کو قرآنی جملہ بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ پیش کیا ہے تمہید کے طور پر آپ نے لکھا ہے کہ الآخرۃ صفت کا صیغہ ہے اور موصوف اس کا النَّزْلَةُ ہے یعنی النَّزْلَةَ الْآخِرَةِ۔ اصل الفاظ یہ ہیں:-

"مومن آپ (آنحضرتؐ) پر اور آپ سے پہلے انبیاء پر جو نزول وحی و شریعت ہوا اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آیندہ نزولِ وحی و شریعت پر بھی یقین رکھتے ہیں النزلۃ والنزول دونوں مصدر ہیں۔ سورہ نجم میں ہے ولقد راٰہ نزلۃ اخریٰ۔ اسے دوسرے نزول میں دیکھا۔

خلاصہ یہ کہ آیتِ مذکورہ میں تینوں زمانوں کے نزول وحی و شریعت کا ذکر ہے (۱) حضرت رسول کے وقت نزولِ وحی و شریعت۔ (۲) حضرت رسول سے پہلے نزول وحی و شریعت (۳) حضرت رسول کے مابعد زمانے میں نزول وحی و شریعت۔

آیت بالآخرۃ ھم یوقنون کا مفہوم جو اس وقت ہم نے بیان کیا ہے۔ اہل بہاء اسے نصف صدی قبل بیان کر چکے ہیں۔ مشہور بہائی کتاب بحر العرفان میں اس آیت کے متعلق لکھا ہوا موجود ہے" (پیامبر دہلی صفحہ ۹ مارچ ۱۹۴۱ء)

ناظرین! کچھ عرصہ ہوا قادیان سے قرآن مجید کا پہلا پارہ مع ترجمہ شائع ہوا تھا۔ اس میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

"بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ کے لفظی معنی یہ ہیں کہ پیچھے آنے والی پر یقین رکھتے ہیں۔ چونکہ الآخرۃ صفت ہے جس کا موصوف اس جگہ مذکور نہیں۔ اس لئے قرآن مجید کی دوسری آیات کو جن میں الدار الآخرۃ آیا ہے۔ مدنظر رکھ کر یہاں عام طور پر الآخرۃ سے الدار الآخرۃ مراد لی جاتی ہے۔ لیکن اگر ماقبل کو دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ما انزل الیک میں اس وحی کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت صلعم پر نازل ہوئی اور ما انزل من قبلک میں اس وحی کا ذکر کیا گیا ہے جو دیگر گذشتہ انبیاء پر نازل ہوئی اور الآخرۃ میں اس وحی کا ذکر ہے جو پیچھے نازل ہونے والی ہے۔ گویا یہاں تین وحیوں کا ذکر ہے جن پر متقی ایمان لاتا ہے۔ ایک وہ وحی جو رسول صلعم پر نازل ہوئی۔ اور ایک وہ وحی جو آپ سے پہلے نازل ہوئی اور ایک وہ وحی جو پیچھے اترنے والی ہے۔ اور یہ وہ وحی ہے جو سورہ جمعہ ع۱ آیت ۳ و ۴ هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِن كَانُوا مِن قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ میں موعود ہے۔ اس آیت میں رسول کریم صلعم کے دو بعث بیان فرمائے گئے ہیں۔ ایک تو وہ بعث جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک دوسرا بعث جو آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا۔

لیکن اس دوسرے بعث سے یہ مراد نہیں ہے کہ خود رسول اللہ صلعم ہی دوبارہ تشریف لائیں گے یا یہ کہ آپ کی روح کسی اور جسم میں حلول کرکے اس دنیا میں آویگی بلکہ آپ کے دوبارہ بعث سے آپ کے اتباع میں سے کسی شخص کا کھڑا ہونا مراد ہے جو آپ کی فرمان برداری اور محبت میں فنا ہو کر صاحب وحی ہوگا۔ چنانچہ احادیث اور قرآن شریف کی دیگر آیات سے ثابت ہے کہ وہ صاحب وحی شخص مسیح موعود اور مہدی معہود ہے جس کی وحی پر یقین لانا ویسا ہی ضروری ہے جیسا دوسری وحیوں پر۔ بالآخرۃ ھم یوقنون میں مسلمانوں کو یہ تعلیم ہے کہ جب موعود آئے تو اس کو قبول کریں۔ مگر جیسی کہ سنت اللہ ہے کہ لوگ فوراً کسی صداقت کو قبول نہیں کرتے جب وہ شخص آیا تو بہتوں نے اس کی مخالفت کی مگر رفتہ رفتہ اس کا سلسلہ بالکل اسی طرح جس طرح مسیح ناصری کا سلسلہ پھیلا تھا تمام دنیا میں پھیل رہا ہے اس کا نام جیسے کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔" (قادیانی پارہ اول مترجم حاشیہ بر آیہ بالآخرۃ ھم یوقنون ۱)

اہلحدیث ان دونوں مترجموں (بہائی اور قادیانی) نے اپنی مخصوص اغراض کے ماتحت الآخرۃ سے مراد آخری وحی لی ہے۔ مگر فرق اتنا ہے کہ مرزائی مترجم نے یہ خیال نہیں کیا کہ الآخرۃ کو نئی وحی کی صفت بتاتا ہوں حالانکہ عربی زبان میں الآخرۃ صفت مؤنث کا صیغہ ہے اور موصوف اس کا وحی ہے جو صیغہ مذکر ہے۔ ہاں بہائی مضمون نگار نے اس اعتراض کے رفع کرنے کو اس کا موصوف المنزلۃ نکالا ہے۔

درحقیقت یہ دونوں صاحب قرآنی اصطلاح سے دور جا پڑے ہیں۔ قرآن مجید میں الآخرۃ کا لفظ اصطلاحی طور پر دوسری دنیا یعنی یوم حشر کے لئے آتا ہے۔ اس جگہ ہم بطور شہادت قرآن مجید سے دو تین آیات پیش کرتے ہیں۔ سنئے! ارشاد ہے:-

(۱) رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ[۱] (پ۲-ع۹)

(۲) اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا[۲] (پ۲۲-ع۴)

(وغیرہ ذالک من الآیات الکثیرۃ)

ناظرین! ان آیات میں آخرۃ سے مراد یقیناً دار الجزاء ہے۔ کیونکہ دوسری آیت میں اس کا موصوف الساعۃ آیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:- اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ (پ۱۶-ع۱۰) (قیامت کی گھڑی آنے والی ہے)

بہائی نامہ نگار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ بہائی مترجم نے جو ترجمہ کیا ہے اس کے اصل موجد بہائی لوگ ہیں اور قادیانی اصحاب ان کے متبع ہیں۔

مرزائی ممبرو! ؎

میرے پہلو سے گیا پالا ستمگر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

[۱] اے خدا ہمیں اس دنیا میں بھی نیکی دے اور دوسرے جہان میں بھی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔ ۱۲ منہ

[۲] جو لوگ اللہ اور رسول کو تکلیف دیتے ہیں خدا نے دنیا اور آخرت (دونوں جہان) میں ان کو ملعون کیا اور ان کے واسطے رسوا کن سزا تیار کر رکھی ہے۔ ۱۲ منہ

سیرت المصطفیٰ

(نمبر ۲)

(اس کی پہلی قسط اہلحدیث ۲۸ میں ملاحظہ فرمائیں)

(از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان واسبغ علیہ نعمہ ظاہرۃ وباطنۃ بالفضل والاحسان وبعث فی کل امۃ رسولا منہم فی ای وقت شاء من الزمان، یعرفون ویشاھدون احوالہ فی کل حین وآن۔ والصلوٰۃ والسلام الاتمان الاکملان علی اعمھم دعوۃ واکثرھم امۃ وآخرھم بالزمان نبیا من یقفوا اثرہ ویقتدی بھدیہ فیفوز بالجنان وینجو من النیران وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ الشاھدین المبلغین الی من بعدھم من اھل الایمان وعلی اخوانہ من النبیین وسائر عباد اللہ الصالحین ما دار الدوران ودام القمران۔

اما بعد!

(۱) یہ ایک مختصر سی کتاب ہے جو ہادی عالم محمد مصطفیٰ رسول اللہ (صلعم) کے حالات میں اُن انگریزی دان[ع] اور اُردو خوان اصحاب کے لئے لکھی گئی ہے۔ جو اپنی ضمیر کی کشش اور دل کی رغبت سے سچائی کے رستے کی جستجو میں ہیں۔ عام اس سے کہ وہ مسلمان ہیں یا عیسائی اور ہندو ہیں، یا برہمو، اچھوت ہیں یا اچھوت تاکہ وہ آپ کی پیروی سے پاکیزگی اور پرہیزگاری کی زندگی گذار سکیں۔ اور موت کے بعد خدا کے سامنے ہونے پر اُس کے غضب سے بچتے ہوئے اس کی جنت کے سائے میں جگہ پاویں۔ اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ

(۲) اس مقصد کے لئے میں نے پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلعم کے حالات کو اس لئے پیش کرنا چاہا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا طریق زندگی ہر جہت سے دیگر لوگوں سے ممتاز ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے کہ وہ سب کے پیشوا اور رہنما ہوتے ہیں۔ اور دیگر سب کیا چھوٹے

[ع] اس کتاب کا انگریزی میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے جو ایک ایم۔ اے عربک پروفیسر کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ توفیق شامل حال رکھے۔ ۱۲ منہ

کیا بڑے، کیا خویش، کیا بیگانے، کیا امیر کیا غریب کیا شاہ کیا گدا، کیا علماء وعقلاء، اور کیا صلحاء، کیا لکھے پڑھے اور کیا بے پڑھے، سب کے سب زندگی کے ہر شعبہ میں اُن کی تعلیم و ہدایت اور اُن کے نمونۂ عمل کے محتاج ہوتے ہیں۔ اور چونکہ اُن کی بعثت سے مقصود خداوندی یہی ہے کہ دیگر سب لوگ اُن کی پیروی کریں۔ اس لئے خدا تعالیٰ اُن کی اخلاقی اور روحانی تربیت اپنی خصوصی عنایت و حفاظت سے کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت پیغمبر صاحب صلعم نے فرمایا[1] مجھے میرے پروردگار نے آداب سکھائے اور خوب اچھی طرح سکھائے۔ (کنوز الحقائق)

(۴) انبیائے سابقین کی سیرت تو کجا۔ اُن کی آوردہ کتاب بھی اُن کے امتیوں سے محفوظ نہ رہ سکی بلکہ وہ خود اُن کی تعلیم کے خلاف اُسی گمراہی میں جا پڑے جس سے نکالنے کے لئے وہ نبی مبعوث ہوئے تھے۔ مگر ہمارے پیغمبر محمد صلعم کی سیرت اور تعلیم اور آپکی آوردہ کتاب من وعن اصالتہً مکمل طور پر روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ اور گمشدگی اور اختلاط و تحریف کے غبار سے بالکل محفوظ ہے۔ کیونکہ آپ خاتم النبیین ہیں۔ اور آخری نبی کی سیرت اور تعلیم اور کتاب پر تاریکی اور گمشدگی کی حالت نہ آنی چاہئے۔ اس لئے آج دنیا جہان میں صرف اور صرف آپ ہی کی سیرت پر وثوق و یقین کیا جا سکتا ہے۔ اور اگر جزوی طور پر دیگر انبیاء کے حالات کی بھی تصدیق کر سکتے ہیں۔ تو اس کا صحیح ذریعہ بھی آپ ہی کی ذاتِ اقدس ہے۔ لہذا نمونۂ عمل میں آپ ہی کی سیرت کو پیش کیا جا سکتا ہے۔

(۴) دنیا میں جتنی تعداد میں اور جتنی مختلف زبانوں میں اور جتنے مختلف مذاہب کے مصنفوں کے قلم سے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات لکھے گئے ہیں۔ اولادِ آدم میں سے کسی دیگر کے نہیں لکھے گئے۔ نہ کسی پیغمبر کے، نہ کسی بادشاہ کے، نہ کسی صاحب علم و دانش کے، نہ کسی دیگر صاحب کمال کے۔ خصوصاً جس تحقیق و تنقید اور جس تفصیل و تشریح سے آپ کی زندگی کے واقعات اور آپ کے اقوال و افعال منضبط کئے گئے ہیں۔ اُس کی نظیر ابتدائے آفرینش دنیا سے اس وقت ۱۳۶۰ھ تک نہیں پائی گئی۔ بلکہ اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیا گیا۔

(۵) آپ کی زندگی کا ہر پہلو اور اُس کی ہر شاخ ایسی مکمل اور ایسی روشن ہے کہ اُس پر کسی قسم کی تاریکی نہیں آ سکی۔ اور آپ کے حالات کے متعلق خدا تعالیٰ نے یہ خصوصی عنایت اس لئے کی کہ آپ کا فیضِ ہدایت دنیا میں دائم قائم رہے۔ چنانچہ آپ نے اس دنیا سے رخصت ہونے کے دنوں میں اپنے صحابہ کو یوں خطاب کیا تھا۔ "میں تم کو نہایت روشن مذہب پر چھوڑ چلا ہوں۔ جس کی رات اس کے دن کی طرح (روشن) ہے۔"

پس ہم علاوہ دیگر چند در چند وجوہِ فضیلت کے اس لحاظ سے بھی آپ کو دنیا کا "سب سے بڑا آدمی" کہہ سکتے ہیں لہذا آپ کی زندگی ہر طبقہ کے آدمی کے لئے بہتر رہنما ہے۔

اس کی تشریح بطور خلاصہ یوں ہے کہ انسان پر یتیمی و مسکینی اور محتاجی کے دن بھی آتے ہیں۔ اور اُس پر غنا اور آسائش کی بہار بھی آتی ہے۔ وہ کبھی مظلوم و مقہور اور زبردست ہوتا ہے۔ اور کبھی حاکم و آقا بن جاتا ہے۔ کبھی وہ عیال دار ہے۔ اور کبھی تنہا ناقہ مست۔ اگر ایک وقت اُس کا تعلق سازگار دوستوں ہمسایوں، رشتہ داروں سے ہے تو دوسرے وقت اُسے خونخوار دشمنوں اور موذی بد اندیشوں سے بھی سابقہ پڑتا ہے۔ غرض انسان پر مختلف اوقات میں مختلف اور متضاد حالات وارد ہوتے رہتے ہیں۔ اگر ان سب حالات میں اُس کی زندگی خدا کی رضا جوئی و خوف اور طہارتِ نفس پر گزرتی ہے۔ اور ایک حالت دوسرے وقت کی حالت کو نہیں بدلتی۔ اور وہ خدا کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز نہیں کرتا تو کہا جائیگا کہ وہ شخص بڑا باخدا ہے۔ اس کی زندگی با اصول ہے اور اُسے زندگی کے ہر طور میں اپنا نصب العین خوب ملحوظ ہے۔ پس ایسی زندگی بیشک پاکیزہ زندگی ہے اور وہ اس قابل ہے کہ دیگر انسان اُس کی پیروی کر کے انسانی کمال اور دینی اور دنیوی برکتیں اور اخلاقی و روحانی سعادتیں حاصل کریں۔ سب جانتے ہیں کہ آپ یتیم پیدا ہوئے۔ چھ برس کی عمر میں مادر مہربان بھی فوت ہو گئیں۔ آٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو دادا کا بھی انتقال ہو گیا۔ غرض آپ نے یتیمی و مسکینی میں پرورش پائی۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ سے نکاح کرنے پر اور اسلامی فتوحات کے زمانہ میں آپ پر غنا اور آسودگی کا زمانہ بھی آیا۔ لیکن اس میں بھی آپ کی طرزِ زندگی سادہ و زاہدانہ ہی رہی۔ اُسی سادہ لباس، اُسی جو کی روٹی کھجور اور ستو اور پانی پر گزارہ کرنے سے آگے نہ بڑھے اگر آپ نے کسی وقت اچھا لباس پہنا یا اچھا کھانا کھایا تو اول تو وہ بطور ندرت تھا۔ دیگر یہ کہ وہ تکلف سے نہیں تھا بلکہ ویسا ہی آنے پر خدا کی نعمت کو قبول کرنے کے لئے تھا۔ اور یہی سادگی کے معنے ہیں کہ جیسا ملا اُسی پر قناعت کی۔ نہ تکلف کر کے اچھے کی رغبت اور نہ کبر و نخوت کی وجہ سے ادنیٰ خوراک یا پوشاک کی نفرت

اسی طرح کبھی آپ پر وہ زمانہ تھا کہ مکہ شریف میں تبلیغ توحید پر دشمنوں کے ہجوم اور اُن کے بُرے منصوبوں اور بد اندیشوں اور طرح طرح کی ایذاؤں اور تکلیفوں میں دن رات گزارنے پڑتے تھے۔ آپ کو اور آپ کے اصحاب کو اتنا بھی امن نہیں تھا کہ کسی کھلی جگہ پر خدائے واحد کی عبادت بھی کر سکیں۔ حتیٰ کہ مخالفین توحید نے ایک عرصہ تک آپ سے تعلقات و مراسم توڑے رکھے۔ لیکن واہ رے حوصلہ! کہ آپ نے اس مدت مدید میں ہر قسم کے مظالم نہایت استقامت و صبر سے برداشت کئے۔ لیکن ایک دن بھی نہ تو اپنے انتقام میں زبان کھولی، نہ کسی پر ہاتھ دراز کیا۔ اور نہ اپنے فرض تبلیغ رسالت میں مداہنت کی۔ لوگ ایذا پہنچاتے رہے اور آپ خدا کا پیغام پہنچاتے رہے۔ پھر بھی مخالفین کی عداوت دن بدن بڑھتی گئی اور آخر آپ کو اپنے مظلوم پیرؤوں کے لئے کوئی مرکز بنانے کے لئے تیرہ سال کی طویل مدت کے بعد اپنا آبائی شہر

---

[1] کنوز الحقائق میں حدیث ہے۔ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ ۱۲ منہ [2] مجھے میرے رب نے ادب سکھایا اور خوب سکھایا۔ (معانی) ۱۲ منہ

کہ شریف چھوڑنا پڑا۔ اور مدینہ طیبہ جا کر پناہ لینی پڑی لیکن اسی ہجرت کے آٹھویں سال جب آپ بموجب قول حضرت سلیمان علیہ السلام کے دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے اور بہت سے موذی دشمن قیدیوں کی صورت میں قطار باندھے آپ کے حضور میں پیش کئے گئے۔ تو آپ نے ان سے پوچھا کہ آج تم کو کیا امید ہے کہ میں تم سے کیا سلوک کروں گا؟ تو وہ دشمن آپ کی کریمانہ خصلت پر نظر کرتے ہوئے اور اپنی ایذاؤں اور مظالم کو فراموش کرتے ہوئے پکار اٹھے۔ آپ ہمارے صاحب کرم بھائی ہیں اور صاحب کرم بھائی (عبداللہ) کے بیٹے ہیں۔ ہم کو آپ سے خیر و نیکی و کرم و عفو ہی کی امید ہے آپ نے بھی سب مظالم کو فراموش کر دیا اور ان کی امید کو ان کی خواہش کے مطابق پورا کرتے ہوئے فرمایا۔ "آج تم پر کسی قسم کی ملامت نہیں۔ جاؤ تم سب آزاد ہو۔" آپ پر ہر قسم کے ظلم ہو چکے تھے۔ آپ نے اس وقت اپنے دشمنوں پر پورا قابو اور اقتدار پا لیا تھا جو چاہتے اور جیسا چاہتے۔ ان سے کر سکتے تھے۔ لیکن باوجود اس کے کس چیز نے ایسے موذی دشمنوں کو معافی دلوائی؟ آپ کی اسی جبلی کریم النفسی اور طبعی رحمدلی نے جو صرف متواضع و منکسر المزاج شخصوں کو نصیب ہوتی ہے۔ اور مغرور و متکبر اس سے کچھ بھی بہرہ نہیں پا سکتے۔

غرض آپ اپنی زندگی کی ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی رضا جوئی اور تقویٰ و طہارت اور اخلاقِ فاضلہ اور عاداتِ حسنہ کو ملحوظ رکھے رہے۔

فقر فاقہ میں آپ کا شیوہ قناعت رہا۔ مظلومی میں صابر رہے۔ حکومت کے وقت آپ کا دستور و آئین عدل و انصاف رہا۔ اور باوجود کثیر العیال اور کثیر الاشغال اور مجاہد فی سبیل اللہ ہونے کے خدا کی فرض کردہ پنجوقتہ نماز اور رمضان کے روزوں اور نماز تہجد یعنی شب بیداری میں کبھی فتور و قصور نہیں کیا۔ کیونکہ آپ کی جبلی عاداتِ حسنہ دائمی تھیں۔ اور اخلاق کا لفظ لغتِ عرب میں انہی عادات پر بولا جاتا ہے۔ جو دائمی ہوں، عارضی اور وقتی کو خلق نہیں بلکہ ہیات کہتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے آپ کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:-

وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (ن پ ۲۹)

کہ آپ نہایت اعلیٰ اخلاق پر ہیں۔

اسی وجہ سے کہ پیغمبر اسلام کی زندگی نہایت پاک گزری ہے۔ اور وہ ہم تک نہایت معتبر ذرائع سے بالتفصیل پہنچی ہوئی ہے۔ مسلمان لوگ خصوصاً آپ کے خلفائے راشدین باوجود سب سے بڑھ کر فاتح ہونے سب سے بڑی سلطنت کے مالک ہونے، اور سب سے اعلیٰ تمدن رکھنے کے اپنی زندگی کے کسی شعبہ اور کسی حالت میں بھی سوائے اپنے ہادیٔ برحق کے نمونۂ عمل کے کسی دیگر قانون ملکی، یا رسوم قومی، یا رواج زمانہ کے محتاج نہیں ہوئے۔ اور نہ ان امور میں کسی دیگر کی اقتدا جائز جانتے ہیں۔ نہ کسی اور کی طرف التفات کرتے ہیں۔ بلکہ ان کا قول یہ ہے:- ؎

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

اور اسی خوبی کی وجہ سے آپ خطبہ جمعہ و عیدین میں حاضرین کے مجمع عظیم میں علی الاعلان فرمایا کرتے تھے

"سب سے بہتر روش محمد صلعم کی روش ہے۔"

(صحیح مسلم وغیرہ)

(باقی باقی)

سلہ غزل الغزلات باب ۵- درس ۹- ۱۲ منہ
سلہ کامل ابن اثیر وغیرہ جلد ۲ صفحہ ۹۶- ۱۲ منہ

بریلوی مشن

سولھویں بدعت کا ضمیمہ

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہلحدیث ۳- جنوری ۱۹۴۱ء)

مصنف بدعات نے اپنی پندرھویں (در اصل سولھویں) بدعت میں اہل حدیث پر الزام لگایا ہے کہ یہ لوگ التحیات میں السلام علیک کی جگہ السلام علی النبی پڑھنے لگ گئے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی صحیح بخاری سے ایک روایت کا ماحصل نقل کیا ہے کہ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد السلام علی النبی پڑھنے لگ گئے۔ اس روایت کو آپ ناقابل اعتبار قرار دیتے ہوئے عدم اعتماد کی وجہ تحریر کرتے ہیں:-

اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو اسے بے موقعہ کیوں لاتے ... جس روایت پر راویوں کا اتفاق ہوتا ہے تو امام بخاری اپنے مخصوص مقام مسئلہ میں ذکر کیا کرتے ہیں اب اسی ترمیم کو باب تشہد میں ذکر کرنے کی بجائے باب الاستیذان میں ذکر کرنا ضرور کچھ معنی رکھتا ہے۔ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ چونکہ یہ ترمیمی روایت متروک العمل تھی اور حضرت ابن مسعودؓ کے تمام شاگرد اس پر متفق نہ تھے۔ اس لئے اس کو غیر معتبر سمجھ کر باب تشہد میں ذکر نہیں کیا۔ (الفقیہ ۷ جون ۱۹۳۸ء)

ہم علامہ جی کے اس جدید اصول حدیث کو کہاں جگہ دیں۔ کتب اصول حدیث میں تو اس کو جگہ یقیناً نہ ملے گی۔ بہتر ہے کہ بریلوی کیمپ کے ممبر ایسے اصولی امام کو بریلی میں بھیج دیں اور ہم بھی تائید کریں گے کہ واقعی علامہ جی بریلی پہنچانے کے حقدار ہیں۔

علامہ جی! صحیح بخاری کسی استاد سے پڑھئے اور پھر سمجھئے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کو مختلف مقامات میں کیوں لاتے ہیں۔ استاد حدیث خود ہی آپ کو مشہور مقولہ سنا دیں گے:- فقہ البخاری

(یعنی تراجمہ بخاری کی فقہ اس کے ابواب کی سرخیوں میں ہوتی ہے) ۔ اہل حدیث کے درس میں تو آپ جانے سے شاید گھبرائیں، درس احناف دیوبند میں ہی تشریف لے جائیے اور وہاں جا کر شیخ الحدیث مولانا محمود الحسن مرحوم کی کتاب تراجم بخاری پڑھئے - پھر آپ کی یہ حیرت رفع ہو جائے گی ۔

باب تشہد میں ذکر کرنے کی بجائے باب الاستیذان میں ذکر کرنا کچھ معنی رکھتا ہے ۔

وہ معنی آپ کو سمجھ آجائیگا اور آپ کا خانہ ساز اصول خود بخود ھبا منثورا ہو جائے گا ۔

علاوہ اس کے کسی حدیث کو کسی جگہ رکھنا کسی محدث کا فعل ہوتا ہے جو بجائے خود حجت نہیں ۔ حجت تو حدیث کے الفاظ مبارکہ ہوتے ہیں ۔ خواہ وہ کسی باب میں ہوں ۔ پھر یہ کیا عذر ہے کہ امام بخاری اس کو کہاں لاتے اور کہاں نہیں لاتے ۔

غائبانہ تخاطب

مصنف بدعات نے اس عنوان کے ماتحت ندا لغیر اللہ کے جواز کے لئے تقریر کی ہے ۔ جو نہایت ہی عجیب ہے اور علامہ جی کی حیرانگی اور سراسیمگی پر پوری دلالت کرتی ہے ۔ ہم اس کو پوری کی پوری نقل کر کے حواشی پر نوٹ دیں گے ۔ پس ناظرین علامہ جی کی تحریر اور ہمارے نوٹوں کو غور سے پڑھیں ۔

"جس طرح ایک نمازی اپنی نماز میں خدا سے ہمکلام ہوتا ہے ۔ اور یوں جانتا ہے کہ میری التجا بارگاہ الٰہی میں ضرور پیش ہو کر رہے گی ۔ اور فرشتے[1] اسے ضرور وہاں پہنچا دینگے ۔ کیونکہ اسکو اتنا تقرب حاصل نہیں ہے کہ بارگاہ الٰہی میں اسے جگہ مل سکے اور

(۲) جس طرح ایک نمازی کو معلوم ہے کہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ میں ان کو خطاب ہے جو بعض دفعہ حاضر[2] نہیں ہوتے ۔ مگر اسے یقین ہے کہ خدا کے فرشتے یہ سلام بھی وہاں تک پہنچا کر ان کی رفعت درجات کا باعث بنتے ہیں ۔

(۳) جس طرح ایک مسافر کو حکم[3] ہے کہ جب اس کی سواری صحرا میں گم ہو جائے تو یوں کہے یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ ۔ اے اللہ کے بندو میری امداد کرو تو یہ اللہ کے بندے جو رجال الغیب ہوتے ہیں اس وقت حاضر و ناظر نہیں ہوتے مگر مقدس روحوں کے ذریعہ سے یہ پیغام ان کی خدمت میں فوراً پہنچ جاتا ہے ۔ اور مسافر کی امداد کرتے ہیں ۔ بعض وہابی یہاں پر یوں عذر کیا کرتے ہیں کہ عباد اللہ سے مراد آس پاس کے آدمی مراد ہیں جو اسے نظر آتے ہوں ۔ مگر ایمانی عقل اس عذر کو قبول نہیں کرتی کیونکہ یہ تو فطرتی بات ہے کہ انسان کو جب تکلیف ہوتی ہے تو حاضرین سے امداد طلب کیا کرتا ہے ۔ اس فطرتی جذبہ کے تعلیم کی کیا ضرورت تھی کہ حضور علیہ السلام نے خاص طور پر حکم دیا کہ تم صحرا میں یا لق و دق میدان میں عباد اللہ سے مدد لیا کرو ۔

(۴) جس طرح ایک خط لکھنے والا یا تار کے ذریعہ باتیں کرنے والا ڈاک یا بجلی کے ذریعہ وثوق رکھتا ہے کہ میں جو بات خطاب کے طور پر کہوں گا وہ ضرور میرے مکتوب الیہ کو پہنچ جائے گی ۔ گو وہ اس وقت حاضر[4] و ناظر نہیں ہے ۔ مگر اسباب ایسے ہیں اور سامان ایسے مہیا ہو چکے ہیں کہ اپنے دوست کو خطاب کرنا غلط نہیں ہے ۔

اسی طرح حنفی نمازی کو بھی یقین ہے کہ گو وہ اس وقت بارگاہ محمدی میں حاضر ہونے کا شرف نہیں پاتا ۔ تاہم میرا سلام حضور علیہ السلام بطور نذرانہ آپ کی خدمت میں ضرور پہنچ جائے گا ۔"

(الفقیہ ۷- جون ۱۹۳۸ء ص ۵)

---

[1] فرشتے نہیں بلکہ نمازی کو یقین ہے کہ خدا خود سنتا ہے اور حاضر و ناظر اور اللّٰہُ شَهِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ہے ۔ (ثنائی)

[2] یہ قطعاً غلط ہے کہ نمازی ان کو سلام کہہ رہا ہے ۔ جو حاضر نہیں بلکہ اپنے دائیں بائیں کے فرشتوں اور نمازیوں کو سلام کہہ رہا ہے ۔ (ثنائی)

[3] یہ حکم آپ نے جس حدیث سے سمجھا ہے وہ روائت پایہ ثبوت کو نہیں پہنچی ۔ اس کی سند منقطع ہے ۔ دوسری روائت میں ابن حسان ضعیف اور عتبہ بن غزوان مجہول الحال ہے ۔ نیز یہ خبر واحد نص قرانی کے خلاف اور حدیث صحیح کے معارض ہے ۔

حصن حصین میں ہے ۔

اذا ضاع لہ شیٔ او ابق فلیقل اَللّٰھُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ وَھَادِیَ الضَّلَالَةِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَةِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ بِقُدْرَتِكَ وَ سُلْطَانِكَ فَاِنَّھَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ رواہ الطبرانی و ابن ابی شیبۃ

جب کسی کی چیز گم ہو جائے یا بھاگ جائے تو یہ دعا پڑھے ۔ ——— اس کے علاوہ الفاظ مرویہ کا مطلب بھی صاف ہو سکتا ہے کہ جب کسی کی سواری سرکش ہو جائے تو وہ دوسرے سے اعانت طلب کر سکتا ہے ۔ یہ کہنے کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ آپ جیسے تیرھویں صدی کے علامہ جب اس قسم کی ظاہری اعانت کو بھی الزاماً ایاك نستعین کے خلاف کہیں تو ان کے سامنے حجۃً یہ الفاظ پیش ہو سکیں ۔

[4] پس معاملہ صاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ناظر نہیں ہیں السلام علیك بطور خط کے کہا جا رہا ہے جو فرشتے پہنچاتے ہیں ۔

علامہ جی! اگر یہی بات ہے تو آپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر کیا ثابت کیا ۔ یہی کہ رسول اللہ کو حاضر ناظر جان کر ندا نہ کرے ۔ منہ (ثنائی)

(باقی باقی)

تعاقب بر مسِ ذکر

(از مولوی محمد واجد اللہ صاحب بیرنگر ضلع مالدہ)

اخبار "اہلحدیث" جلد ۳۰ نمبر ۱۱ مورخہ ۳ جنوری ۱۹۳۰ء

سوال ۳۲ کے جواب میں فرمایا:-

"ایک شخص کے سوال کرنے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیری شرمگاہ تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اسی طرح شرمگاہ دیکھنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔"

یہ حدیث منسوخ ہے۔ کیونکہ اس حدیث کا راوی طلق بن علی ہے اور اس کے متعلق شیخ امام محی السنۃ فرماتے ہیں: هذا منسوخ لان ابا هريرة اسلم بعد قدوم طلق وقد روى ابو هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا افضى احدكم بيده الى ذكره ليس بينه وبينها شيئ فليتوضأ رواه الشافعی والدارقطنی (مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء)

دوسری دلیل طلق کی حدیث کے منسوخ ہونے پر یہ ہے کہ خود طلق بن علی سے مروی ہے کہ جو اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرے۔ طبرانی نے اسکو روایت کیا اور صحیح کہا۔ پھر معلوم ہوتا ہے کہ طلق نے اس حدیث کو جس میں وضو نہ ٹوٹنے کا ذکر ہے پہلے سنا اور اس حدیث کو اس کے بعد سنا۔ اب اس صورت میں طلق کی حدیث بسرۃ کی حدیث (قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مس احدكم ذكره فليتوضأ رواه مالك واحمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی (مشکوٰۃ باب ما یوجب الوضوء) کے موافق ہوگی۔

دوسری بات یہ کہ طلق بن علی کی حدیث اس کے بیٹے قیس کی روایت ہے۔ ابوحاتم اور ابوزرعہ نے کہا کہ قیس بن طلق ان لوگوں میں سے ہے جن سے دلیل (روایت) نہیں لی جاتی۔ اس کی تفصیل تحفۃ الاحوذی ج ۱ ص ۸۶ میں ہے۔ ناظرین وہاں کو ملاحظہ کرسکتے ہیں۔

۔۔ حدیث جملہ خبریہ ہے اور جملہ خبریہ منسوخ نہیں ہوتا (انشائیہ منسوخ ہو سکتا ہے۔ دونوں حدیثوں میں تطبیق دینا محدث کا فرض ہے۔ اور تطبیق یہ ہے کہ یہ حدیث جس کو آپ ناسخ کہتے ہیں برہنہ کے متعلق ہے اور جسکو آپ منسوخ کہتے ہیں وہ مستور کے متعلق ہے۔ (اہلحدیث)

لختِ جگر

(از محمد ابوالحسن صاحب بسمل بی۔اے جمال آروی)

(یہ نظم آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس[1] کے اجلاس منعقدہ شہر آرا میں پڑھی گئی)

تجھ کو اے آرا! مبارک ہو یہ جشن بے مثال
جو سواد ہند میں کرتا رہا کسب کمال
تیرے ہی آغوش کا پالا ہوا وہ نونہال
تجھ سے اب انعام لینے آیا ہے وہ اب کے سال

کس قدر جوشش نمو کی اسکی آب و گل میں ہے
چشم بد دور آج یہ بائیسویں منزل میں ہے

مدتوں کے بعد اب آیا ہے یہ فرخندہ فال
بڑھ کے ہاتھوں ہاتھ لیں اب اسکو ارباب کمال
ہاں سفر میں بھی اسے اپنے وطن کا تھا خیال
لختِ دل یہ ہے کریں اس پر نچھاور جان و مال

سرپرستوں کی اسے بس مہربانی چاہیئے
یہ کمال اپنا دکھائیگا جوانی چاہیئے

ہے سفر کی خستگی چہرے سے اس کے آشکار
پھر لگا کر کیجئے چھاتی سے اپنی اس کو پیار
جھاڑیئے بھی چلئے آپ اٹھ کر ذرا گرد و غبار
دیکھئے آنکھیں ہوئی جاتی ہیں اس کی اشکبار

وجہ آخر کون سی ہے اس غم جانکاہ کی
جستجو ہے اس کو ابراہیم[2] و عبد اللہ[3] کی

شمس[4] حق، عبد السلام[5] اور معین[6] حق، عبد العزیز[7]
تو تو کمسن نہیں تیرا ہوا سن تمیز
جب سے یہ جاتے رہے بھاتی نہیں ہے کوئی چیز
تجھ پہ لاکھوں ہیں فدا اے یوسف بر دل عزیز

دیکھ سکتے ہی ہیں تیری چشم تر اہل حدیث
واسطے تیرے لٹا ڈالیں گے گھر اہل حدیث

جو ترے شیدا ہیں دل کو دیکھ ہیں آئے ہوئے
دیکھے جائیں تو سبھی جو نقد ہیں لائے ہوئے
اور تجھ کو دیکھ کر پھرتے ہیں اترائے ہوئے
غیر تجھ پر زہر ہے کھائے رہے کھائے ہوئے

بادشاہی تو سمجھ حاصل ہے ہفت اقلیم کی
ذات جب تک ہے ثناء اللہ[8] و ابراہیم[9] کی

ہیں محمد دہلوی، سیف[10] بنارس ہیں ابھی
اور بھی عالم ہیں جن کی دھاک ہے بیٹھی ہوئی
جن کا لوہا مانتے ہیں اپنے بیگانے سبھی
اور پھر کیا چاہئے کیوں دل نہ ہو تیرا قوی

فخر ملت کو ہے جس[11] پر رونق محفل ہے آج
جلوہ گر ہاں ستاروں میں مہِ کامل ہے آج

قوم کا لختِ جگر، یہ قوم کا نورِ نظر
رکھتا ہے ذہنِ رسا، ہے نیک و بد سے باخبر
غنچۂ دل کھل گیا ہے جس کی صورت دیکھ کر
خیر و شر ہم کو نہ سوجھے یہ سمجھائے گا مگر

[1] آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس۔ (بسمل)، [2] مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی۔ (بسمل) [3] استاد الاساتذہ جناب مولانا حافظ عبد اللہ صاحب محدث غازی پوری۔ (بسمل)، [4] مولانا شمس الحق صاحب مرحوم ڈیانوی صاحب عون المعبود۔ (بسمل)، [5] مولانا عبد السلام صاحب مبارکپوری مرحوم۔ (بسمل)، [6] جناب شاہ معین الحق صاحب پھلواروی (بسمل)، [7] مولانا عبد الرحیم صاحب رحیم آبادی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ (بسمل)، [8] مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ (بسمل)، [9] مولانا محمد ابراہیم صاحب میر محدث سیالکوٹی۔ (بسمل)، [10] مولانا ابوالقاسم محمد صاحب سیف بنارسی۔ (بسمل)، [11] حضرت العلامہ امرتسری۔ (بسمل)

قوم اسی سے قوم ہے اور قوم کی یہ شان ہے
قوم اور اس سے الگ ہو، قوم کی یہ جان ہے

قوم کے افراد میں افسوس اب ایکا نہیں
وہ اُن قطروں کا کیا جو مل کے اِک دریا نہیں
یہ نفاقِ باہمی اچھا نہیں اچھا نہیں
مول اُن ذروں کا کیا جو مایۂ صحرا نہیں

ارتباطِ باہمی میں ہے صفت اکسیر کی
راز یہ کڑیاں بتا دینگی تجھے زنجیر کی

قوم کے لختِ جگر کا دل نہ ہو کیوں پاش پاش
قوم کے افراد میں آجائے یہ احساس کاش
قوم میں کچھ حس نہیں، ہے قوم اک بے جان لاش
پھوٹ سے آپس کی پردہ قوم کا ہوتا ہے فاش

معترض ہوتا نہیں ہوں میں کسی کے کام پر
چاہئے رکھنی نظر ہر کام میں انجام پر

اب وہ پہلے سے نہیں آتے نظر اہلِ حدیث
سنتوں پر پابند رہتے تھے مگر اہلِ حدیث
بدعتوں سے کرتے رہتے تھے حذر اہلِ حدیث
دین کی خاطر کٹا دیتے تھے سر اہلِ حدیث

وہ مجسم صدق تھے اور عشق تھا اُن کا شعار
مثلِ پروانہ وہ شمعِ دیں پہ ہوتے تھے نثار

یاد ایام یکہ تھا حالِ زبوں اسلام کا
بڑھ چلا تھا جور ہندوستان میں اصنام کا
ہو گیا تھا جرم لینا اس مقدس نام کا
وار کس نے کھایا مونہہ پر تیغ خوں آشام کا

اللہ اللہ وہ شہید[1] دہلوی کا تھا جگر
مزرعِ دیں کو کیا تازہ لہو سے سینچ کر

فکر سیم و زر کی ہوتی ہے نہ عز و جاہ کی
منزلیں دشوار ہوتی ہیں بہت اس راہ کی
کاملوں کے دل میں ہوتی ہے تڑپ اللہ کی
اس میں حاجت ہوتی ہے اک مردِ حق آگاہ کی

پھر مدد کرنی پڑیگی آکے جبرائیل کو
شرط لیکن یہ ہے تجھ میں کوئی اسمٰعیلؑ ہو

منکشف تو نے کئے اسرارِ پنہانِ حدیث
تجھ پہ تھے اسلاف جان و دل سے قربانِ حدیث
تو ہی ہے روشن گر شمعِ شبستانِ حدیث
ہاتھ سے چھوٹے نہ تیرے دیکھ دامانِ حدیث

دیکھ بھی تاریخ کا اپنی اُلٹ کر تو ورق
تو ہی نے قائم کیا آفاق میں معیارِ حق[2]

طالبانِ علم کو تھا اُنس تجھ سے بالعموم
آستاں پر پھر ترے خلقِ خدا کا ہو ہجوم
تیری طرزِ درس کی تھی شرق سے تا غرب دھوم
آج کھل جائے اگر اک مرکزی دارالعلوم

نام آرا درج ہے تاریخ کے اوراق میں
مدرسہ[3] اس شہر کا مشہور تھا آفاق میں

رہ چکی غافل بہت کچھ قوم تو اب بھی سنبھل
قوم کی سستی غضب ہے، چھوڑ یہ لیت و لعل
قومیں پیچھے تھیں تجھ سے وہ گئیں آگے نکل
منزلیں آسان ہونگی کہہ کے بسم اللہ چل

تو بھی اوروں کی طرح بھٹکی ہے باللہ العظیم
دیکھ تیرے سامنے ہی ہے صراط المستقیم

قوم کے افراد میں پیدا ہو ربط و اتصال
یہ تو میں کیونکر کہوں تجھ کو نہیں اس کا خیال
یہ نہیں ہوتا تو پھر تیری ترقی ہے محال
ہوتا جاتا ہے ترے لختِ جگر کا جی نڈھال

ضعف کے آثار ہیں چہرے کا ہے کچھ رنگ فق
حرز واعظم نسخے میں لکھا ہے نقرے کا ورق

قوم تو کچھ بھی ہو لیکن ماشاء اللہ ہے غیور
منزلِ مقصود تک پہنچیگی اک دن تو ضرور
ہے زمانے میں مسلّم آج تک تیرا شعور
ہوگا پھر تجھ پہ نزولِ رحمتِ ربِ غفور

پھر جہاں میں غلغلہ ہوگا خدا کے نام کا
دور پھر آکر رہیگا غلبۂ اسلام کا

قوم اب تجھ کو دبے رہنا بہت دشوار ہے
ورنہ تو دریا حوادث کا اگر ذخار ہے
تو کبھی سوئی ہوئی تھی اب مگر بیدار ہے
مونہہ سے نکلا نعرۂ تکبیر بیڑا پار ہے

آرزو وقبل ہے بفضلِ ایزدی دائم رہے
قوم ہو اور قوم کا لختِ جگر[4] قائم رہے

قیامت کی حقیقت
اور
بہائی عقیدہ

(از قلم جناب بابو محمد حسین صاحب صابری از بریلی)

گذشتہ ایام میں جناب محترم مدیر اہلحدیث مدظلہ نے رسالہ بہائی اور پیام سحر کے جواب میں مسئلہ قیامت کے متعلق لکھنا شروع کیا تھا۔ میں جو مذہبی مضامین پڑھنے کا شائق ہوں۔ طرفین کے دلائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ لیکن مدیر محترم نے کچھ دنوں سے بالکل خاموشی ہی اختیار کر لی اور مسئلہ زیر بحث ادھورا رہ گیا۔

کئی سال ہوئے ایک بہائی نے رسالہ بہائی میگزین میں اسی مسئلہ قیامت کے متعلق ایک سوال کیا تھا جس میں علماء دیوبند - بریلی اور دیگر نیز مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور، مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان اور محترم مدیر صاحب اہلحدیث کو مخاطب کیا گیا تھا میرے نزدیک دیوبندی علماء ہوں یا بریلوی اور مولوی دیگر اس مسئلہ قیامت کے متعلق کچھ بہتر نہیں لکھ سکتے۔ کیونکہ ان کو ان مناظرات سے دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ امیر جماعت احمدیہ لاہور اور خلیفہ صاحب قادیان کو ضرور دعویٰ ہے کہ وہ دنیائے تمام مذاہب پر ریویو کر سکتے ہیں۔ نیز قرآن دانی میں بھی اپنے آپ کو باقی فرقہائے اسلام سے اعلیٰ پائے پر خیال کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے اون کے راستے میں ایک بہت بڑا پتھر حائل ہے۔ جسے ہٹا دینا اون کی طاقت سے باہر ہے اور وہ یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب مدعی مسیحیت نے خود اپنی کتاب میں قیامت کی آیات کو اپنے اوپر اپنے زمانے پر چسپاں کیا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ کسی

---

[1] مجدد العصر حضرت العلامہ اسماعیل شہید دہلویؒ (دہلی)
[2] عمدۃ المحققین حجۃ اللہ علی العلمین حضرت العلامہ شمس العلماء سید نذیر حسین معروف بہ میاں صاحب محدث دہلویؒ کی بے بدل تصنیف "معیار الحق" کی طرف اشارہ ہے (دہلی)
[3] مدرسہ احمدیہ آرا مرحوم (دہلی)

[4] اسی لئے تو مرزائیوں کے مونہہ پر یہ مصرع جاری ہے ع دل بکہ کند اقتدا قبلہ کے امام دو۔ (اہلحدیث)

خوف سے یہ بھی تحریر فرما گئے ہیں کہ قیامت کی آیات دونوں طرف کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں :-

ونفخ فی الصور فصعق من فی السموات ومن فی الارض الا ما شاء اللہ ثم نفخ فیہ اخری فاذا ھم قیام ینظرون۔ یہ آیتیں ذوالوجوہ ہیں قیامت سے بھی تعلق رکھتی ہیں اور اس عالم سے بھی۔ (شہادۃ القرآن صفحہ چہارم)

ظاہر ہے کہ جب ان کے پیرو مرشد نے اس اہم مسئلہ میں دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہوا ہے تو مرید بیچارے کیا کر سکتے ہیں اور ان کا ذاتی علم یہاں کس کام آ سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی اور لاہوری اصحاب اہل بہاء سے اصولی بحث نہیں کر سکتے۔ میں یہ الفاظ علی وجہ البصیرت لکھ رہا ہوں۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد مولوی عمر الدین، مولوی اللہ دتہ، مولوی فضل الدین وغیرہم نے وقتاً فوقتاً کیا لکھا ہے اور کیا لکھتے رہتے ہیں۔ گو یا وہ بہائیت پر اعتراض تو کر سکتے ہیں لیکن اصولاً اپنے عقائد کو ان کے مقابل صحیح ثابت نہیں کر سکتے۔ انصاف سے دیکھئے تو یہ بات کس قدر افسوسناک ہے۔

الغرض میں نے دیگر حضرت مولانا مدیر اہلحدیث مدظلہ کی ذات گرامی پر بھروسہ تھا بقول شخصے ؎

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

چنانچہ آپ نے جواب دیا اور بحث میں وقتاً فوقتاً حصہ لیتے رہے۔ لیکن آخر کار بالکل[عہ] چھوڑ دیا۔ یہاں تک کہ پیامبر بابت فروری ۱۹۴۲ء بایں الفاظ ایک مضمون بعنوان "قیامت اسی دنیا میں" نکلا۔ جس کی پہلی سطور درج ذیل ہیں :-

"ہم نے مختلف دلائل سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ فنائے عالم کا نام قیامت نہیں ہے نہ اس کرہ کے فنا کے بعد قیامت ہے۔ بلکہ قیامت اسی دنیا میں ہوتی ہے۔ ہر صاحبِ شریعت پیغمبر کی آمد سے گذشتہ امت کا حساب و کتاب لیا جاتا ہے۔ انہیں جزا سزا، ترقی و ہلاکت ملتی ہے۔ ایک نئی امت برپا ہوتی ہے۔ عالم انسانی کا ایک نیا قیام ہوتا ہے۔ قیامت کی حقیقت یہی ہے۔ کائنات ہستی کے فنا اور معدوم ہو جانے کا نام قیامت نہیں ہے۔" (صفحہ ۲۲)

سچ بات یہ ہے کہ اب تک کی بحث کا تو یہی نتیجہ صحیح ہے جو پیامبر نے لکھا ہے۔ آیندہ خدا بہتر جانتا ہے کہ کب وہ آیات قرآن مجید سے پیش ہوں گی جو اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ قیامت کو ثابت کرتی ہوں گی۔

میں ان سطور کے ذریعے سے حضرت مولانا صاحب مدظلہ کے علاوہ دیگر محقق علماء کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے متعلق بہائی عقیدہ معلوم کرنے کے بعد اسلامی عقیدہ سے کو قرآن مجید سے[عہ] ضرور ثابت کرنے کی کوشش فرما دیں۔ کیونکہ تقلیداً کسی بات کو ماننا تو درست نہیں ہے۔ ایمان کی بنیاد تحقیق پر ہونا چاہئے۔

علاوہ اس کے یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی جیسے شخص کے پیچھے ہندوستان اور پنجاب کے ہزاروں مسلمان محض مسئلہ وفاتِ مسیح کی وجہ سے لگ گئے۔ حالانکہ حیات و مماتِ مسیح نہ تو جزوِ ایمان ہے اور نہ ہی مرزا صاحب نے اسے اپنے الہام سے منکشف کیا ہے تو جب مسئلہ قیامت کی بہائیت کے عقیدے کے مطابق اشاعت ہو جائے گی اور علماء کرام مسکت جواب نہ دے سکیں گے تو اہل اسلام کا کیا حال ہوگا۔ حالانکہ یہ مسئلہ قیامت مسلمانوں کا جزوِ ایمان ہے۔ اور قرآن مجید میں توحید باری تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ اسی کا بیان ہوا ہے۔ نیز یہ کہ اس کا انکشاف بھی بہائی پیشواؤں نے کیا۔ باقی سب تفاسیر قریباً اس کے خلاف ہیں۔

[عہ] قرآن مجید میں "ما" کا لفظ نہیں بلکہ اس کی جگہ "من" ہے۔ (مصارمی)

[عہ] اہلحدیث کا مخاطب صرف ایک گروہ نہیں ہے آپ کو معلوم ہے کہ متعدد گروہ ہیں۔ اسی نے بحکم اعط کل ذی حق حقہ (ہر ایک کا حق ادا کرنا واجب ہے) اسی بنا پر کبھی اہل بہاء کے خطاب میں ناغہ ہو جاتا ہے کیوں؟ ؎

معشوق ما بشیوۂ ہر کس برابر است
با ما شراب خورد و بزاہد نماز کرد

(اہلحدیث)

[عہ] ان اعتراضات بہائیہ کا جواب اہلحدیث ۱۷ مئی۔ ۵۔ ۱۲ جولائی۔ ۳۰ اگست اور یکم نومبر ۱۹۴۰ء میں مفصل دیا گیا ہے۔ جو آپ کے ملاحظہ سے گزرے ہونگے۔ اگر نہیں گزرے تو ملاحظہ کر لیجئے۔ جوابات کی مزید ضرورت ہو تو یار زندہ صحبت باقی۔

(اہلحدیث)

بقیہ متفرقات صفحہ ۱۴

بزمِ توحید کا قیام | مولوی ابو سلیم عبدالرحیم صاحب مظفر گڑھ دیار سے اطلاع دیتے ہیں کہ یہاں بزم توحید قائم ہو گئی ہے۔

اہلحدیث | ابھی تک جہاں جہاں بزم توحید قائم نہیں ہوئی وہاں کے شائقین توحید و سنت بزم توحید قائم کر کے تبلیغی کام شروع کر دیں۔ طریقہ تبلیغ نہایت نرم و خوش خلقی پر مبنی ہو۔ اشتہارات دفتر ہذا سے مفت طلب کر سکتے ہیں۔

غریب فنڈ | میں از فتوی فنڈ عہ۔ از مولوی عبد الرحیم صاحب رحیم آبادی عہ جملہ ۴۴ ۸ر۔ سابقہ بذمہ فنڈ عہ بقایا عا۔ از سائل عہ۔ مولوی عبد اللہ لالپور عا جملہ صہ بقایا فنڈ ۸ر۔

ضروری اطلاع | پہلے بھی کئی دفعہ اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب مکرر دی جاتی ہے کہ غریب فنڈ کی اخبار جاری کرانے والے سائلین داخلہ بھیجکر اخبار کے فوراً اجراء کے متعلق خط و کتابت نہ کیا کریں۔ کیونکہ موجودہ ضابطہ کی رو سے ہر سائل (خواہ نیا ہو یا پرانا) کا داخلہ وصول کر کے اخبار نمبر آنے پر جاری کیا جاتا ہے۔ کسی قسم کی ترجیح نہیں ہوگی۔

وصولی داخلہ | ۲۳ اسماعیل سیالکوٹ۔ ۲۴ عبدالرحمان حاجی نگر۔ ۲۵ محمد زین العابدین رمضان پور۔ ۱۷ سائلین | باقی ہیں۔ اصحاب کرم اس فنڈ کی امداد فرمائیں۔ تاکہ ان غرباء کے نام اخبار جاری کیا جائے۔

۲۹ حکیم اللہ بخش صاحب سنچر عہ۔ از بنارس ۸ر

فتاویٰ

س ۴۰ } زید کہتا ہے کہ تعزیہ کی رسم ہندوستان میں اس لئے بہتر ہے کہ اس کے نکلنے سے کفار ہند پر ایک قسم کا رعب طاری ہو جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں سے خائف رہنے لگتے ہیں۔ عمرو کہتا ہے کہ بھائی ایسا نہیں ہوتا بلکہ اس کے نکلنے سے ہمارے ہندو بھائیوں کو دین اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ چنانچہ بعض اہل ہنود کو کہتے سنا گیا ہے کہ یہ مسلمان جو ہم کو بت پرست، مورت پرست آتش پرست وغیرہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ کیا اکثر مسلمان جو اپنے آپ کو مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تعزیہ پرست، قبر پرست، پیر پرست نہیں ہیں تو ہم اور ان مسلمانوں میں کیا فرق ہے۔ لہٰذا ان دونو (زید و عمرو) میں کون حق بجانب ہے؟

(خلیل احمد خریدار اہلحدیث)

ج ۴۰ } تعزیہ کی رسم نہایت قبیح رسم ہے۔ اس سے کفار ہند پر رعب کی بجائے بزدلی کا شبہ ہوتا ہے۔ کیونکہ رونا، واویلا کرنا، نوحہ کرنا بہادر قوم کا کام نہیں۔ یہ کام عرب میں عورتیں کیا کرتی تھیں اور ملک ہند میں بھی عورتوں کا شغل ہے۔ مردوں کا کام نہیں۔ اس کے علاوہ یہ رسم احکام اسلام کے خلاف ہے۔ اس رسم سے غیر مسلموں کو یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خانہ جنگی ہی ہے۔ اور یہ لوگ بزرگوں کے بے ادب رہے ہیں۔ بہرحال یہ رسم بہت بری ہے۔ اگر اس میں کچھ بھی حسن ہوتا تو اہل بیت اس کو جاری کرتے۔ جب انہوں نے اس کو جاری نہیں کیا بلکہ صدیوں بعد جاری ہوئی ہے۔ تو اس کے قبیح ہونے میں کیا شبہ ہے۔ اللہ اعلم!

س ۴۱ } ماہ محرم الحرام کے اول عشرہ میں اگر کوئی شخص شربت یا چاول مثلاً زردہ یا پلاؤ یا روٹی اللہ کے نام کی کرے اور اپنی زبان سے بھی اللہ کے نام کی بتائے لیکن اس کھانے پر فاتحہ مروجہ یعنی ہاتھوں کو دیگ یا دیگچی کے اوپر دعا کے طریقہ پر اٹھا کر سورہ فاتحہ سورہ اخلاص۔ معوذتین۔ درود شریف وغیرہ پڑھ کر اس کھانے اور پڑھنے کا ثواب بزرگان دین کی ارواح کو پہنچائے یا اسی ماہ محرم الحرام یا سال تمام کے ہر ماہ کی گیارہ تاریخ کو لوگوں کو کھانا کھلائے تو ایسے شخص کے اس قسم کے کھانے میں شریک ہونا چاہئے یا نہیں؟ اور کیا ایسا شخص ثواب کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کھانا کھلانے کا مسنون طریقہ تحریر فرمائیے؟ (سائل مذکور)

ج ۴۱ } ماہ محرم میں شربت، چاول وغیرہ جو پکائے جاتے ہیں۔ یہ اہل بدعت کی رسم ہے۔ اہل سنت کو اس میں شمولیت نہیں چاہئے۔ حدیث شریف میں ہے من تشبه بقوم فهو منهم۔

کھانا کھلانے کا مسنون طریق یہ ہے کہ غرباء مساکین کو کھلائے بعد اُن سے دعا کرائے۔ مگر ایام تعزیہ کے بعد تاکہ ان سے مشابہت نہ ہو۔ اللہ اعلم!

س ۴۲ } اگر کوئی شخص بچہ پیدا ہونے یا بیماری کی حالت میں اس قسم کی منت مانے کہ اگر میرے لڑکا پیدا ہوگا یا میرا لڑکا بیماری سے اچھا ہوگا تو میں فلاں پیر کی قبر پر چادر اور بھیلی چڑھاؤنگا یا نشان تعزیہ پر چڑھاؤں گا۔ کیا اس قسم کی منت مذکورہ بالا کاموں کے پورا ہو جانے پر ادا کی جائے یا نہیں؟ اگر نہیں تو اس منت کو کس طرح پورا کیا جائے؟ کیا ایسی منت ماننی از روئے شرع جائز ہے؟

ج ۴۲ } یہ نذر لغیر اللہ ہے۔ اس کو پورا کرنا حرام ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ لا نذر فی معصية الله۔ ایسے سائلوں کو "تقویۃ الایمان" پڑھنی چاہئے۔

س ۴۳ } حدیث شریف میں آیا ہے بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفنانا اور نہ جنازہ کی نماز پڑھنا۔ اس صورت میں شادی کرنا کیسا ہے؟ (ایک سائل)

ج ۴۳ } حدیث شریف میں یہ مضمون نہیں ہے پیر صاحب جیلانی قدس سرہ کی کتاب میں ہے۔ لا يصلى عليه ولا يدفن فى مقابر المسلمين والله اعلم!

س ۴۴ } امام رکوع میں گیا۔ اوس وقت کوئی رکوع میں شامل ہو جائے۔ تو وہ رکعت رکوع میں شامل ہونے والے کو ملی یا نہیں۔ اگر رکعت مل گئی تو یہ ظاہر فرما دیا جائے کہ بلا سورہ فاتحہ کے کیونکر رکعت ہو گئی۔ اور اوس رکعت کے ایک رکن یعنی قیام میں امام کی اقتدا نصیب نہیں ہوئی۔ کسی ایک رکن کے اقتدا فوت ہو جانے سے وہ رکعت کیونکر پوری ہو جاوے گی؟ (عبدالحمید ٹیچر ماسٹر ضلع بلند شہر یوپی)

ج ۴۴ } جس رکعت میں سورہ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ رکعت نہیں ہوتی۔ حدیث شریف میں آیا ہے لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب (کتب حدیث) بیہقی کی روائت میں خلف الامام کا لفظ بھی صحیح سند سے مروی ہے۔ تحقیق یہی ہے کہ کسی نمازی کی کوئی نماز یا نماز کی کوئی رکعت بدون فاتحہ کے نہیں ہوتی۔ بعض علماء کا مذہب ہے کہ رکوع میں شمولیت سے رکعت ہو جاتی ہے۔ العلم عند اللہ!

س ۴۵ } زید صرف فرض روزے رکھتا ہے اور اس مہینہ نماز بھی پڑھتا ہے۔ رمضان کے بعد صرف جمعہ پڑھنے لگ جاتا ہے۔ نیز وہ شرک نہیں کرتا۔ تو وہ جنت میں جائیگا یا نہیں؟

ج ۴۵ } قرآن پاک میں عام ارشاد ہے۔ من يعمل مثقال ذرة خيرا يره۔ جمعہ کا ثواب ملیگا۔ باقی نمازوں کے ترک سے بحکم حدیث اس پر کفر عائد ہوگا۔ جنت میں داخل کرنا یہ رب العزت کا اختیار میں ہے۔ اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ يفعل الله ما يشاء۔ اللہ اعلم!

س ۴۶ } ڈاڑھی کا منڈانے والا اور کتروانے والا برابر ہے یا کچھ فرق ہے۔ مثلاً ایک بڑی ڈاڑھی ہے اس میں لمبے لمبے بال ہوتے ہیں ان کو کتروا لیتا ہے اور ایک بالکل چھوٹی خفیف کروا لیتا ہے۔ ان کے

متفرقات

اعیان اہلحدیث اپنے آرگن اخبار کی توسیع اشاعت کے لئے حتی الامکان کوشش فرماتے رہا کریں

مولانا محمد صاحب دہلوی کی وفات پر بہت جگہ نماز جنازہ غائب پڑھی گئی۔ امرتسر بنارس، خلیل پور، مئو، ضلع اعظم گڑھ کی اہل حدیث انجمن نے تعزیتی جلسے بھی کئے۔ اور متعدد تجاویز پاس کی گئیں ان میں سے بنارس سے آمدہ تجاویز درج ذیل ہیں۔ باقی بخوف طوالت شائع نہیں کی گئیں۔

آہ! مولانا محمد صاحب دہلوی۔ حضرت مولانا محمد صاحب دہلوی کی وفات حسرت آیات کی خبر جانکاہ ۴ صفر یوم دو شنبہ کو ملی دن بنارس پہنچی۔ عوام و خواص نے نماز جنازہ غائبانہ ادا کی اور ۵ صفر یوم سہ شنبہ بعد نماز مغرب ایک جلسہ زیر صدارت مولوی عبد اللہ صاحب نائب مہتمم منعقد ہوا۔ حسب ذیل تجاویز باتفاق پاس ہوئیں:-

(۱) جماعت اہل حدیث بنارس و بالخصوص اراکین و مدرسین مدرسہ جامعہ رحمانیہ مولانا محمد صاحب کے اس اچانک انتقال سے ان کے پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔ جماعت اہل حدیث خصوصًا اراکین کانفرنس اہل حدیث سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اخبار محمدی کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر چلاتے رہیں اور جاری رکھیں اور ان کی جملہ تصانیف کافی تعداد میں خرید کر مفت تقسیم کریں۔

(۲) یہ جلسہ جماعت اہل حدیث سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ان کے بچوں کی تعلیم کا معقول انتظام کریں تاکہ ان میں کوئی آگے چل کر حقیقی معنی میں مولانا مرحوم کا جانشین ہو سکے۔ (مرسل۔ ماسٹر عبد الحمید جونپوری مدرس جامعہ رحمانیہ مدن پورہ بنارس)

(۸ روپیہ برائے غریب فنڈ وصول)

اہلحدیث مرحوم کی زندگی کے حالات مختصر شائع ہونے چاہئیں۔ اس لئے مرحوم کے واقفان حال مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات بھیج دیں۔

(۱) سنہ اور مقام ولادت
(۲) ابتدائی تعلیم کہاں اور کہاں تک ہوئی۔
(۳) دہلی کس عمر میں آئے
(۴) کس کس استاد سے پڑھا۔
(۵) کس عمر میں انتقال ہوا۔
(۶) نکاح کتنے تھے۔ اولاد کتنی ہے وغیرہ
(۷) کتنی کتابیں تصنیف کیں۔
(۸) اخبار کب جاری کیا اور کتنی مدت چلاتے رہے۔

ماہنامہ دار العلوم دیوبند دار العلوم دیوبند کی مجلس اعلیٰ نے ایک ماہانہ رسالہ "دار العلوم" کے نام سے جاری کرنے کی منظوری دیدی ہے۔ یہ رسالہ زیر ادارہ مہتمم دار العلوم دیوبند خاندان دار العلوم کی ملکیت اور ذمہ داری پر شائع ہوتا ہے۔ اور اس میں اکثر بلند مرتبہ ارباب علم کے بیش قیمت مضامین کی اشاعت کا انتظام کیا گیا ہے۔ اسی کے ساتھ رسالہ کا ایک خاص موضوع دار العلوم کے حالات کی اشاعت بھی ہے۔ سالانہ قیمت بھی صرف دو روپیہ تجویز کی گئی ہے۔ لہٰذا مخلص مسلمانوں سے امید ہے کہ وہ جلد از جلد اپنا سالانہ چندہ ارسال فرما کر خریدار بن جائیں گے۔ (ناظم عبد الوحید ناظم شعبہ تنظیم و ترقی دیوبند)

اہل حدیث نہیں لکھا گیا اکثر مقامات سے بہت سے احباب نے شکایت لکھی ہے کہ مردم شماری کے سلسلہ میں شمار کنندوں نے باوجود اصرار کرنے کے اہل حدیث نہیں لکھا۔

دعائے صحت ایک عرصہ تین ماہ سے بیمار ہوں ڈاکٹر کمزوری اعصاب و اطباء یونانی مقدمہ استرخا فالج قرار دیتے ہیں۔ داہنی ٹانگ اور ہاتھ میں کمزوری ہے۔ پہلے مونہہ کے اعصاب کمزور تھے کہ کھانے میں بھی تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن اب آرام ہے اور شربت اسٹین سے قدرے فائدہ ہوا ہے۔ استدعا ہے کہ ناظرین دعا کریں اور اگر کوئی ڈاکٹر یا حکیم صاحب اپنا مجرب نسخہ ارسال کریں تو اجرعند اللہ جماعتی ہمدردی سے یہ بعید نہیں۔ خادم عبد الخالق ڈیروی۔ پتہ ترسیل دوا یا نسخہ:- عبد الخالق بر دوکان حکیم خیر محمد خان پائیگاہ ڈاکخانہ ڈیرہ غازی خان۔

تلاش معاش میرے ایک نوجوان دوست جو ہندوستان کی مشہور درسگاہ کے فاضل ہیں۔ حکیم و ڈاکٹر ہونے کے علاوہ اردو کے مشہور شاعر اور ادیب ہیں۔ وہ بنگال کے کسی ایسے مقام پر مطب کرنا چاہتے ہیں جہاں جماعت اہل حدیث کافی ہو تاکہ وہ تبلیغ و تدریس کا کام بھی انجام دے سکیں۔ ناظرین اہلحدیث جہاں کہیں ان کی ضرورت محسوس کریں ذیل کے پتہ پر اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

پتہ:- ضیاء الدین انصاری الہ آبادی مدرسہ عربیہ زبیدیہ۔ نواب گنج دہلی۔ (راقم نسیم آثمی)

مرزائیت سے توبہ میں کچھ دنوں سے مرزائی ہو گیا تھا مگر مولوی محمد یعقوب صاحب مبلغ اسلام کے سمجھانے سے مرزا صاحب قادیانی کو ان کے دعووں میں سچا نہ جان کر تائب ہوتا ہوں۔ (مستری فضل الدین ساکن فجو پورہ متصل دھاریوال ضلع گورداسپور)

مناظرہ موضع فجو پورہ میں مرزائیوں سے صداقت مرزا پر مباحثہ بھی ہوا۔ جس کی تفصیل آیندہ پرچہ میں درج ہوگی

یاد رفتگاں (۱) میرے والد حاجی رحیم بخش صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ! (محمود اینڈ سنز چک ہرپور)

(۲) مولوی سید محمد ابراہیم صاحب رئیس چھرا مئو ضلع فرخ آباد انتقال کر گئے۔ انا للہ! (آغا سعید عبد الغفار رضوی لکھنؤ)

(۳) حاجی خدا بخش جو جماعت اہل حدیث علیگڈھ کے سرگرم رکن تھے۔ انتقال کر گئے (سلطان محمد از علیگڈھ)

(۴) میرا بھائی مولوی علی محمد ساکن مستی چک فوت ہو گیا۔ انا للہ! (محمود الحسن از بنارس)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں۔ اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھم وارحمھم

انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ نے اپنے عہدیداروں کا انتخاب حسب ذیل کیا ہے:- صدر مستری عبد الغنی

ملکی مطلع

حالات جنگ

جاپان اپنی تیاریوں میں بدستور مصروف ہے۔ اس نے ہندچینی و سیام میں صلح کرادی ہے۔ جنوبی چین کے ساحل پر بھی کئی مقامات پر قبضہ کرچکا ہے سنگاپور پر ابھی تک اس کی طرف سے کوئی اقدام نہیں ہؤا مگر اس کا خطرہ بدستور موجود ہے۔ چنانچہ جاپان کی فوجیں سنگاپور کے قریب بحر الکاہل کے جزائر میں جمع ہو رہی ہیں۔ جاپان کا وزیر خارجہ کسی ضروری مشورہ کے لئے ماسکو چلا گیا ہے۔ جہاں سے وہ برلن اور روم بھی جائیگا۔ یہ تو ہم پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ جاپان کی یہ نئی فوجی حرکت کسی خاص غرض سے ہے۔ چنانچہ اس کی تصدیق روزانہ واقعات سے ہو رہی ہے۔ سنگاپور کی حفاظت کے لئے برطانیہ، امریکہ اور آسٹریلیا کی فوجیں بحر الکاہل میں موجود ہیں

برطانیہ وجرمنی

جرمنی اپنے بڑے حملہ کی تیاریوں میں مصروف ہے۔ اس ہفتے انگلستان کے کئی شہروں پر جرمنی کی طرف سے بمباری کی گئی۔ متعدد اشخاص زخمی و ہلاک ہوئے۔ جب سے جنگ یورپ شروع ہوئی ہے۔ سینکڑوں مرتبہ فریقین ایک دوسرے پر بمباری کرچکے ہیں۔ ہم دور بیٹھے ان ہولناک حادثات کا صحیح اندازہ نہیں لگا سکتے۔ انگلستان میں مقیم ایک ہندوستانی طالب علم نے اس بمباری کے چشم دید حالات اخبارات میں شائع کرائے ہیں۔ ہم اس مضمون کا ضروری حصہ اخبار "تہذیب نسواں" سے نقل کرکے ناظرین "اہلحدیث" تک پہنچاتے ہیں۔ تاکہ وہ اندازہ لگا سکیں کہ جنگ ایک نصانی عذاب ہے۔ اس سے کس طرح بنی آدم کی تباہی و بربادی ہو رہی ہے۔ بہرحال نامہ نگار لکھتا ہے کہ:۔

"جس طرح اچانک ہم لوگوں نے اپنے آپ کو اس خطرناک ماحول میں گھرا ہؤا پایا۔ اس کا اندازہ کرنا مشکل ہے۔ جرمن طیارے نہ صرف لندن کے فوجی مستقروں ہی پر حملہ کر رہے تھے بلکہ گرجا گھر۔ ہسپتال۔ اسکول اور شہریوں کے مکانات بھی ان کی بمباری کی نذر ہو رہے تھے۔

ہم ایک ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے تھے۔ جہاں کی پُرسکون فضا ہر آن آتشیں ہو جاتی تھی اور عالی شان عمارتیں راکھ اور اینٹوں کا ڈھیر بن جاتی تھیں۔

شام کا اندھیرا چھاتے ہی ہوائی حملے کے خطرے کے بگل بجنے شروع ہو جاتے تھے۔ لندن کی پہلی خوفناک اور نہ بھولنے والی بمباری کا تجربہ کرنے کے بعد ہم لوگوں نے طے کر لیا تھا کہ یہ رات تہہ خانے میں بسر کرینگے۔ چنانچہ خطرے کا الارم ہوتے ہی اس چھوٹے سے کمرے میں چٹائیوں۔ کمبلوں۔ تکیوں اور چادروں کا انبار لگ گیا۔ اور ہم نے فرش پر بستر لگا کر ایک دوسرے کی ٹانگوں پر سر رکھ کر سونے کی کوشش کی لیکن نیند نہ آسکی۔ ہم تاریکی میں آنکھیں کھولے کچھ سوچتے رہے۔ "کیا تم کو کچھ سنائی دیتا ہے"؟ وہ سحر انگیز سکوت ٹوٹ گیا۔ ہر آدمی کا ماؤف دماغ اور بہرے کانوں کے ساتھ اٹھ کھڑا ہؤا۔ ایک لمحے کے وقفے کے بعد کسی نے کہا۔ "نہیں" شاید سڑک پر سے کوئی کار گزر رہی ہے۔ پھر ہم یہ سوچ کر اپنے خیالات کی دنیا میں کھو گئے کہ کون جانتا ہے۔ آنے والی صبح ہمارے لئے کیا پیغام لائے گی۔ بمبار طیاروں اور طیارہ شکن توپوں کے دھماکوں اور گرجوں نے ہمارے خیالات کا سلسلہ منتشر کر دیا۔ لیکن آخر کار ہم لوگوں کو نیند آ ہی گئی۔

میرا بھائی دوسری منزل پر تھا۔ اس نے امتحان کی تیاری کی وجہ سے تہہ خانے میں سونے سے انکار کر دیا تھا۔ یکایک اوپر سے اس کی آواز آئی۔ "آگ لگانے والے بم"۔ یہ سنتے ہی ہم سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور باہر آ کر ایک تپلی سی گیلری میں چھپ گئے۔ جیسے ہی ہم گیلری میں پہنچے۔ اوپر ایک نازی طیارے کی گڑگڑاہٹ کی آواز آئی۔ ہم بالکل ساکت ہو کر دیوار سے لگ گئے۔ ایک لمحے بعد کوئی گرجتی ہوئی چیز نیچے گری۔ لحظہ بلحظہ اس کی گرج تیز ہوتی جارہی تھی۔ ایک سکنڈ کے بعد جو ہمیں ایک برس معلوم ہو رہا تھا۔ ایک خوفناک دھماکا ہؤا۔ اور ہمیں ایسا معلوم ہؤا کہ ہمارے اوپر اینٹوں پتھروں کا ایک ڈھیر آ گرا ہے۔ ساری عمارت لرز گئی۔ اور ہمارے کچھ ساتھی زمین پر گر پڑے۔ اس کے بعد ایک مسلسل گرج سنائی دی۔ اور گیلری گرد و غبار سے بھر گئی۔ ہم جس کمرے میں سے بھاگ کر آئے تھے۔ اس کے در و دیوار ٹوٹنے اور جلنے لگے۔ گرد و غبار کے بادل لحظہ بہ لحظہ کثیف ہوتے گئے۔ یہاں تک کہ ہمارا دم گھٹنے سے لگا۔ گرد ہماری آنکھوں، ناک اور گلے میں گھس گئی۔ کچھ دیر بعد دیواروں اور چھتوں کے گرنے کی آواز کم ہو گئی اور ایک سکوت چھا گیا۔ جس میں ہم دلوں کو مطمئن کرنے لگے کہ ہم ابھی زندہ ہیں۔ پھر ہم ایک دوسرے کو پکارنے لگے کہ سب محفوظ ہیں یا نہیں"

(تہذیب نسواں لاہور ۲۲ فروری ۱۹۴۱ء ص ۲۱۵)

اہلحدیث یہ واقعات سن کر ناظرین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بمباری کے وقت وہاں کے بسنے والوں پر کیا کچھ گزرتی ہوگی۔ مگر ابھی یہ سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا بلکہ جرمنی اپنا بڑا حملہ جو کسی وقت انگلستان پر کرنا چاہتا ہے وہ ان حملوں سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہوگا۔ جو آئے دن ہوتے رہتے ہیں۔ ادھر حکومت برطانیہ بھی غافل نہیں۔ بلکہ اپنے ملک کے حفاظتی انتظامات مکمل کرچکی ہے۔

اس ہفتے برطانیہ کے ہوائی جہازوں نے ناروے کے ساحل کے قریب ایک جزیرہ لفوٹن پر ایک کامیاب حملہ کیا۔ جرمنی کے ۹ تجارتی جہازوں کو غرق کر دیا۔ ۲۰۰ جرمن قیدی بنا لئے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانوی جہازوں

نے یہ حملہ مندرجہ ذیل تین بڑے مقاصد کو ملحوظ رکھکر کیا

(۱) مچھلی کا تیل تیار کرنے والے کارخانے کو تباہ کر دیا جائے۔ کیونکہ یہ تیل گلیسرین بنانے میں کام آتا ہے۔ جس سے گولہ بارود بنتا ہے۔

(۲) ان جزائر میں جرمن استحکامات کو تباہ کر دیا جائے

(۳) ناروے میں ماہی گیری کے جرمن انتظامات کو درہم برہم کر دیا جائے۔

اخبارات کا بیان ہے کہ اس حملے میں مذکورہ تینوں مقاصد بڑی حد تک حاصل ہو گئے۔

محاذ بلقان

جرمنی کی ساری توجہ اس وقت محاذ بلقان پر لگ رہی ہے۔ بلغاریہ کے جرمنی سے مل جانے کی وجہ سے برطانیہ نے اس سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ جرمنی یونان پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ نازی فوجیں یونان کی سرحدوں پر جمع ہو گئی ہیں۔ جرمنی نے یونان کے سامنے چار مطالبات پیش کئے ہیں۔

(۱) یونان برطانیہ کے ساتھ معاہدہ توڑ دے۔ (۲) یونان جرمنی کو اپنے ہوائی اور بحری اڈے دیدے (۳) یونان جرمنی، اٹلی اور جاپان کے معاہدے میں شامل ہو جائے۔ (۴) یونان سالونیکا کو آزاد بندرگاہ قرار دے۔

آج ۹۔ مارچ تک یونان کی طرف سے جرمنی کے مطالبات کا جواب نہیں دیا گیا۔ مگر بلغاریہ اور یوگوسلاویہ کے جرمنی کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے یونان پر حملے کا خطرہ بہت بڑھ گیا ہے۔

ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ یونان کی فتوحات میں برطانوی افواج کا بہت زیادہ حصہ ہے۔ اگر یونان نے برطانیہ سے تعلقات توڑ لئے اور جرمنی سے مل گیا تو بحیرہ روم میں جرمنی اور برطانیہ کے درمیان سخت جنگ ہوگی۔ اگر یونان نے ان مطالبات کو ٹھکرا دیا۔ جیسا کہ بعض سیاسی لوگوں کا خیال ہے تو سب سے پہلے میدان جنگ یونان کی سرزمین بنے گی۔ بلقان کے محاذ پر جرمنی و برطانیہ کے مابین جنگ شروع ہو گئی تو یہ تصادم نہایت زبردست ہوگا۔ کیونکہ فریقین جنگ اس محاذ پر اپنی پوری طاقت خرچ کریں گے۔ یونان سے گزر کر جرمنی نہر سویز پر قابض ہونے کی کوشش کریگا جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ہندوستان کا مغربی دروازہ ہے اور سنگاپور کو ہندوستان کے لئے مشرقی دروازہ قرار دیا جاتا ہے۔ فوجی ماہرین کا بیان ہے کہ ان دونوں دروازوں کی حفاظت خود ہندوستان کی حفاظت ہے۔ اسی لئے حکومت برطانیہ نے ان دونوں دروازوں کا حفاظتی انتظام نہایت اعلیٰ پیمانے پر کر رکھا ہے۔

محاذ لیبیا کے متعلق اس ہفتے کوئی اہم اطلاع نہیں آئی۔

حبشہ و سمالی لینڈ کے محاذوں پر جنگ جاری ہے قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ اٹلی کے ۷ ہزار سپاہی سلحہ سمیت بھاگ کر شاہ حبشہ کی فوج میں آ گئے ہیں اطالوی شمالی لینڈ میں برطانوی فوجوں کو شاندار فتوحات حاصل ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اب تک ایک لاکھ مربع میل علاقہ پر قبضہ کر چکی ہیں۔

جنگ اور ہندوستان

ہندوستان میں بھی دفاع جنگ کیلئے کوشش جاری ہے۔ حال ہی میں صوبہ یوپی کے تمام تعلیمی اداروں کے افسران اعلیٰ کو اطلاع دی گئی ہے۔ ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے پناہ گاہیں بنانے کی سکیم پر عمل کیا جائے

حکومت پنجاب کی طرف سے تو یہ ہدایات آج سے بہت عرصہ پہلے جاری ہو چکی ہیں۔ چنانچہ امرتسر میں آج کل سکولوں کے استادوں کو ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے روزانہ ایک گھنٹہ تعلیم دی جاتی ہے۔ شہر میں آگ بجھانے کے لئے نئی ساخت کے انجن خریدے گئے ہیں۔ علی ہذا القیاس ہر جگہ مناسب انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

قانون تجارتی ملازمان

پنجاب میں یکم مارچ سے جو نیا قانون جاری ہوا ہے۔ اس کا مطلب واضح نہ ہو سکنے کے باعث عوام میں تذبذب پیدا ہو رہا ہے۔ اخبارات میں اسکی تشریحات جو شائع ہو رہی ہیں وہ ایک دوسرے سے مختلف بلکہ بالکل متضاد ہیں۔ حکومت پنجاب سے استدعا ہے کہ اس کی مزید تشریح بذریعہ سرکاری اعلان شائع کر دے۔ تاکہ عوام خواہ مخواہ اضطراب میں نہ رہیں۔ اس بارے میں ان دو امور پر روشنی ڈالنا نہایت ضروری ہے۔

(۱) مالک دوکان یا اس کی دوکان میں شریک رشتہ داروں کو بھی ہفتے میں ایک دن ناغہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(۲) دوکان کھولنے اور بند کرنے کے متعلق خاص اوقات کی پابندی کا اطلاق ان دوکانوں پر بھی ہوتا ہے جہاں خود مالک یا اس کا کوئی رشتہ دار بیٹھتا ہو۔

اگر بالفرض ہفتے میں ایک دن ناغہ بہرحال ضروری ہو تو حکومت کو چاہئے کہ قصابوں، پان فروشوں اور ہٹوانیوں (آٹا، دال، چاول، نمک مرچ بیچنے والوں) کو اس ناغے سے مستثنیٰ قرار دے۔ جیسے دودھ فروشوں اور دوا فروشوں وغیرہ کو مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ کیونکہ ان دوکانوں کے ہفتے میں ایک دن بند رہنے کی صورت میں پبلک کو سخت تکلیف برداشت کرنی پڑے گی۔ حالانکہ پبلک مفاد کو ملحوظ رکھ کر اسی قانون میں بجلی گھر اور واٹر ورکس کے ملازمین کو مستثنیٰ ٹھیرایا گیا ہے۔ یعنی ان کو چوبیس گھنٹے فی ہفتہ (ماسوا یوم تعطیل) یا نو گھنٹے روزانہ کی رعایت نہیں دی گئی۔

~~~~~~~~~~

انسداد گداگری

مصنفہ میاں سلطان احمد صاحب

(ہندی)۔ اس کتاب میں گداگروں کی قسمیں۔ ان کے مکمل حالات بیان کر کے ظاہر کیا ہے کہ تندرست اور ہٹے کٹے گداگروں کو بھیک دیکر ان کو بیکار بنا کر ملک اور قوم پر بوجھ ڈالنا ہے پھر اس مرض کے دور کرنے کے طریقے بھی بتا کر قوم کو ان پر عمل کرنے کی تائید کی ہے ضرور منگوا کر اس کی اشاعت کیجئے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ایک روپیہ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر
~~~~~~~~~~

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی ابتدائی دمہ۔ گلا۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح۔ ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ۔ ۵۰ گولی ۸ر علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کیلئے شیشی کلاں فی درجن عہ۱۲ شیشی خورد فی درجن ۶ر

تب ..... و مقوی

جس کی پہلی ہی خوراک خاطرخواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہوا گھر سدھر کر آیندہ ہمیشہ کے لئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کرکے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف ع۔ تاجروں کیلئے چھ شیشیوں کی قیمت للعہ۹ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:۔ تاجر صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ:۔ منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

دینیات کے رسالے

ابوبکر محمد شیث فاروقی جونپوری رحمۃ اللہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کیجاتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا بہترین طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد تر پیش کی جائیگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق و رقاق ۴ر

عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا سید احمد علی رحمۃ اللہ علیہ ۴ر

اسلامی تہذیب	۲ر	مفیدالاطفال	ار
نماز کی کتاب	۳ر	روزہ کی کتاب	۲ر
تحفۂ اعتکاف	ار	سیرۃ الرسول صلعم	۳ر

خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸ر

مغز نغز۔ مثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب عہ

شرح قصیدہ بانت سعاد، از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴ر

آزادی اور انقلاب انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب عہ

دائرہ مطبوعات ملیہ قضیانہ، جون پور

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگائیں۔

بنگلہ زبان میں طب کی ایک نئی کتاب

سادہ چیکتسا

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کے لئے نہایت آسان مختصر الاجزاء لاتعداد مجربات مجرب نسخہ جات۔ خصوصاً مردوں اور عورتوں کی پوشیدہ بیماریوں، مقوی باہ، مغلظ منی، ملذذ طرفین، ممسک، مغلق، مانع حمل، اولاد نرینہ پیدا کرنا وغیرہ کے مخفی راز کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی موجودگی میں کویراجوں اور ڈاکٹروں کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور اس کی مدد سے ہر شخص ایک مشہور حکیم بن سکتا ہے۔ نیز تجارتی پیٹنٹ ادویات کے ذریعہ گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتا ہے۔ قیمت پیشگی مع محصول ڈاک ایک روپیہ (عہ)

پتہ:۔ حکیم محمد موسیٰ

نیمہ سرائے (E-B-R) بنگال

نشاط زندگی۔ نوجوانوں کے لئے ضروری ہدایات اور نایاب نسخہ جات قیمت ۵ر دفتر اہلحدیث

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اُردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ عہ۱۲ روپے۔ فی جلد عہ۳

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ اشاعۃ الاسلام امرتسر

بیمہ زندگی

ہی صرف ایک ایسا ذریعہ ہے جس سے آسانی کے ساتھ وقتاً فوقتاً اقساط ادا کرنے سے ایک ایسی رقم کے حصول کا یقین ہو جاتا ہے۔ جسے بیمہ کرانے والا اپنے بڑھاپے کے ایام میں اپنے یا اپنے متعلقین کے اقتصادی خود مختاری حاصل کرنے کے واسطے کافی سمجھتا ہو۔

بیمہ زندگی کی سب سے مشہور اور مضبوط ہندوستانی کمپنی

اورینٹل

کے ساتھ ہر سال ہزاروں دور اندیش اشخاص اپنی زندگی کا بیمہ کرا کر بڑھاپے میں اپنی یا اپنے متعلقین کی اقتصادی خوشحالی کا سنگ بنیاد رکھتے ہیں۔ دیر نہ کریں۔ بلکہ آج ہی اورینٹل کی پالیسی خریدیں۔

مزید معلومات کے لئے

اورینٹل گورنمنٹ سیکورٹی لائف ایشورنس کمپنی لمیٹڈ ہیڈ آفس بمبئی

کو لکھیں

۳۱۔ مارچ تک امرت دھارا اور اس کے مرکبات و امرت کایا کلپ ۳/۲ قیمت پر اور باقی سب ادویات و کتب نصف قیمت پر ملیں گی :

اس کو کل پڑھیئے — سچ مچ کایا کلپ کا ذکر ہے

امرت کایا کلپ

۳۱۔ مارچ تک مندرجہ قیمتوں سے ۳/۲ قیمت پر منگواویں

کایا کلپ کے بہت سے نسخہ جات پرانی کتب ویدک میں لکھے ہیں۔ مگر ان کا ٹھیک طریقے سے استعمال کرنا بہت مشکل ہے۔ قابل تعظیم پنڈت مالویہ جی نے جب کایا کلپ کرایا تو ان کو ۴۰ دن تک بند کوٹھڑی میں رہنا پڑا۔ دوائی کوئی بہت نہ تھی۔ صرف آملہ کو ڈھاک میں پکا کر کھلایا جاتا تھا۔ مگر پرہیز بہت تھا۔ ویسا ہر کوئی نہیں کر سکتا۔ اس طریقہ کے متعلق بھی ابھی بہت تحقیقات کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ جیسا کہ کتب میں لکھا تھا ویسا فائدہ ہوا نہ تھا۔ ہمارا ارادہ ہے کہ ایسے کایا کلپ کروانے کے واسطے کوئی انتظام کریں۔ دیکھئے کب مالک کی دیا ہوتی ہے۔ اس چیز کی عوام میں بہت خواہش ہے اور اس کو پورا کرنا چاہیئے۔ اس اشتہار کے ذریعے ہم ایسی ادویات مشتہر کر رہے ہیں جو کہ بلا کسی پرہیز کے کایا کلپ ہو سکتی ہیں فرق صرف یہ ہے کہ ان کو دیر تک استعمال میں رکھنا چاہیئے۔ ان کو جو استعمال کریگا وہ خوش ہوگا اور دن بدن اپنے اندر پھرتی جوانی، خوشی محسوس کریگا اور امراض سے دور ہو کر اس کا جسم پاک و صاف ہوتا جائیگا۔ ہم نے ان کی قیمتیں بہت تھوڑی رکھی ہیں۔ تاکہ ہر کوئی شخص خدا کی پیدا کی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور زیادہ لوگوں کے استعمال کرنے سے تھوڑا تھوڑا فائدہ ہونے پر کافی فائدہ ہم کو بھی مل جاوے۔ یہ کایا کلپ صرف بوٹیوں یا نباتی اشیاء سے تیار ہوتی ہیں۔

امرت کایا کلپ ۱

یہ دوائی ۳ سے ۶ ماشہ ہر روز صبح یا شام کو دودھ سے یا پانی سے یا شہد سے کھایئے۔ اس سے مندرجہ ذیل باتیں ہوں گی۔ قبض دور ہو جائے گی۔ قبض کی عادت ہی جاتی رہے گی۔ بھوک بڑھے گی۔ کھانے کی رغبت ہوگی۔ ہاضمہ تیز ہوگا۔ پیٹ کی ہوا موقوف ہوگی۔ دن بدن جسم میں پھرتی و طاقت بڑھتی جائے گی اور اگر جسم پر جھریاں یا سیاہی پن وغیرہ بڑھاپے کے آثار ہوں گے وہ دور ہوتے جاویں گے۔ دانت مضبوط ہونگے۔ منہ سے پانی بہنا یا بدبو آنا دور ہوگا۔ بال گرنے بند ہوں گے۔ اگر بال جلدی سفید ہو گئے ہیں تو وہ چند ماہ میں سیاہ ہو جاویں گے۔ دماغ روشن ہوتا جاویگا۔ آنکھوں کی روشنی بڑھے گی۔ خون صاف ہوتا جائیگا۔ خوشی بڑھتی جاوے گی۔ دل خوش رہا کریگا۔ اور غمی کی طرف کم جاویگا۔ جسم کے اندر سرایت کی ہوئی کئی امراض دور ہوتی جاویں گی جیسے کہ پیشاب کی امراض پرمیہ جریان وغیرہ دور ہوں گی۔ بواسیر۔ تلی۔ تپ۔ کھانسی جاتی رہے گی۔ نجا تو نیا ہو یا پرانا صرف اس دوائی سے جاتا رہے گا۔ ملیریا میں بھی اس کو استعمال کر سکتے ہیں۔ انفلوانزا۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ دور ہوں گے۔ مرگی۔ جنون۔ پاگل پن جاتا رہے گا۔ مرد عورت۔ جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ بچے اگر کمزور ہوتے جاویں۔ ان کو بخار، کھانسی، قبض وغیرہ ہو تو ان کو یہ دوائی دینے سے بہت فائدہ ہوگا۔ قیمت ایک پاؤ صرف ایک روپیہ جو کہ ۴۰ دن سے ۸۰ دن تک کی خوراک ہے۔ پیسہ ڈیڑھ پیسہ روزانہ ہر کوئی خرچ کر سکتا ہے۔

امرت کایا کلپ ۲

یہ ان لوگوں کو دی جاتی ہے جو کہ اپنے ہر جوانی کو کسی طرح بھی زیادہ گنوا چکے ہیں۔ یا کم و پتلا و کمزور ہے۔ دھات کشین ہو چکا ہے۔ تھا احتلام۔ جریان یا پرمیہ ان کے جسم کو گھن کی طرح کمزور کر رہا ہے۔ اس کو بھی ۶ ماشہ روزانہ کھانا ہے۔ اس سے شدہ گاڑھا قابل اولاد ویریہ خوب پیدا ہوتا ہے۔ جسم مضبوط اور تنومند۔ طاقت ور۔ سڈول ہوتا جاتا ہے۔ دماغ تیز ہوتا ہے۔ پہلی عمر کا گنوایا ہوا ویرج دوبارہ جسم میں عود کر آتا ہے۔ اور آدمی اپنے کو جوان محسوس کرتا ہے۔ یہ ان عورتوں کو بھی کھلائی جا سکتی ہے جو کہ کثرت ...... کے باعث کمزور ہو گئی ہیں۔ سفید پانی جانے یا پرمیہ سے دبلی ہوتی جاتی ہوں۔ یا کمزوری سے خون بہت جاتا ہو۔ بچوں کو یہ دوائی نہیں دے سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو قبض، بواسیر، نزلہ، زکام وغیرہ کی شکایت بھی ہو وہ صبح امرت کایا کلپ ۲ اور رات کو امرت کایا کلپ ۱ استعمال کریں اور اپنے جسم کو کندن بنالیں۔ اگر ایسی کوئی شکایت نہ ہو تو صبح کو امرت کایا کلپ ۲ استعمال کریں اور شام کو کرن جوانی استعمال کرلیں تو سونے پر سہاگہ ہے ... م اعضاء اور قومیٰ دن بدن مضبوط ہوتے جاویں گے۔ قیمت اسکی بھی ایک پاؤ ڈبہ کی صرف ایک روپیہ (عہ)

امرت کایا کلپ ۳

یہ کلپ ان کے واسطے تیار کی گئی ہے جن کے جسم میں بادی یا بیچ گھر کر گئی ہے اور وہ بلغمی بادی کی امراض کا شکار رہتے ہیں کبھی جوڑوں میں درد کبھی کمر میں درد کبھی ہاتھ پاؤں کا ہلنا۔ کبھی چلتے ہوئے لڑکھڑانا۔ بڑھاپا ایسے لوگوں پر بڑی جلدی سے آتا ہے اور کئی جوانی میں بوڑھے نظر آتے ہیں۔ اسکی خوراک صرف ۱۔ ماشہ سے ۳ ماشہ ہے اسکے فوائد امرت کایا کلپ ۱ کی طرح ہیں۔ جسم پر جھریاں کا آنا۔ بالوں کا قبل از وقت سفید ہونا دانتوں کا قبل از وقت ہلنا اور گرنا۔ بالوں کا جھڑنا۔ ضعف بصارت۔ پرمیہ۔ دھات کشینتا۔ جریان۔ احتلام۔ مرعت۔ نامردی۔ پٹھوں کی کمزوری۔ قبض۔ بدہضمی۔ زکام۔ نزلہ۔ امراض جلد۔ دمہ۔ کھانسی گنٹھیا۔ نقرس رگاؤٹ، ریگھن۔ امراض جلد۔ سفید داغ اور نارو کا نکلنا۔ سفیدی کمزوری جسم۔ بواسیر بلغمی نزلہ۔ زکام۔ کھانسی۔ دمہ کو مفید ہے۔ قیمت آدھ پاؤ صرف ایک روپیہ (عہ)

المشتہر

ٹھاکر دت شرما وید مالک امرت دھارا۔ لاہور !

ایک تازہ طبی تصنیف
کنز الاطباء

از حکیم حاجی مولوی محمد عبداللہ صاحب روڑی مصنف کنز المجربات وغیرہ۔ کتاب ہذا مصنف ممدوح کی بالکل نئی اور تازہ تصنیف ہے جس میں صدہا حکماء کے خاص الخاص مجربات، صدری نسخے بہت تلاش و کوشش سے مہیا کرکے یکجا جمع کر دیئے ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ اس کے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۱۸×۲۲/۸ کے ۲۴۴ صفحات قیمت ایک روپیہ بارہ آنے (عہ) محصول ڈاک ۱۰

زوال غازی

سابق شاہ افغانستان (امان اللہ خان) کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملکی پولیٹکل اور نواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ کتاب عجیب انداز میں تحریر کی گئی ہے کہ ایک دفعہ شروع کر کے جب تک ختم نہ ہو لے چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ افغانستان چونکہ ہندوستان کی ایک ہمسایہ اسلامی سلطنت ہے۔ اسکے حالات سے ہر شخص کا واقف ہونا ضروری ہے۔ ضخامت ۵۷۶ صفحات۔ قیمت تین روپے۔ رعایتی دو روپے ع

نوید جاوید

جس کو مولانا سید ناصر الدین محمد ابو المنصور نے ۱۲۹۶ھ میں تصنیف کیا۔ اور اعلان فرمایا کہ ابتداء سے آج تک اور آج سے قیامت تک جس قدر اعتراضات عیسائیت وغیرہ کی طرف سے اسلام پر عقلاً یا نقلاً ہوئے ہیں یا ہوں گے ان سب کا اس میں جواب دیا گیا ہے۔ طبع ثانی میں ان تمام حواشی اور نوٹوں کا اضافہ کیا گیا ہے جو مصنف مرحوم نے سلسلہ نظر ثانی میں طباعت اول کے بعد اضافہ فرمائے تھے۔ لکھائی چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۲/۸

اسرار العلوم

ترجمہ منظوم احیاء العلوم حضرت امام غزالی رح کی مشہور و معروف

ثنائی برقی پریس امرتسر
میں

اُردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب منشاء کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ۔ اشتہارات۔ [illegible] لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو خط و کتابت کے ذریعہ نمونہ کاغذ کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں جس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر اور خط و کتابت ذیل کے پتہ پر کی جائے۔

مینجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

رحمۃ للعالمین

(مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم)

اس کتاب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سوانحعمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے یہی وہ کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں عزت کی نگاہ سے دیکھی جاتی ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدرآباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، دار العلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت جلد اول ۲/۸ جلد دوم ۲/۸ جلد سوم ۲/۸۔ ملنے کا پتہ:۔ **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)**

اہل حدیث کی علمی خدمات

ہندوستان میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے قابل مصنف نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا وجود مسند ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا ابتدا کا حال شاہ ولی اللہ دہلوی رح سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسماعیل شہید رح سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخبار وں کا نقشہ ہے۔ ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت ۸/۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

البلاغ المبین

فی اتباع خاتم النبیین۔ یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے۔ جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ختم ہو گئی تھی اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ قیمت ۲/ (دو روپے)

کتاب احیاء العلوم کا مثنوی مولانا روم کی طرز پر قابلیت سے نظم میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ واعظوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۲/ دو روپے

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا علیحدہ ہوگا۔

پتہ ملنے کا:} **مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر**

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

جلد ۳۸

نمبر ۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک گڑہ بھائی

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عـلـه
روساء و جاگیرداران سے ، ، ، ،
عام خریداران سے ، ، ، ،
، ، ، ششماہی ، ،
ممالک غیر سے سالانہ ۱۱ شلنگ
فی پرچہ - - - - ۲،

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ مولوی فاضل مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۲ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (مولانا عبدالحکیم نصیرآبادی مرحوم) صـ۱
انتخاب الاخبار - - - - صـ۲
حضرت علی اور کالاکافر - - - - صـ۳
مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر سیال کا سیلان صـ۵
مناظرہ فیروزپورہ (دھاریوال) - - - صـ۶
سیرت المصطفیٰ - - - - صـ۸
مولانا محمد مرحوم کی وفات پر شماتت اعداء - صـ۱۰
ذکر شبیہ - - - - صـ۱۱
ایک اہم گذارش (شملہ کانفرنس) - صـ۱۱
مولانا محمد دہلوی کی وفات پر جلسے اور قرار دادیں صـ۱۲
متفرقات - - - - صـ۱۳
ملکی مطلع صـ۱۵ - اشتہارات - - صـ۱۶

مولانا عبدالحکیم صاحب نصیرآبادی مرحوم

از بشارت احمد صاحب — نصیرآبادی

اٹھ گیا دنیا سے یعنی ایک عالم باعمل	فاضل کامل محدث اور مفسر بے بدل
حامیٔ احکام محبوب جناب لم یزل	زندگی تھی جس کی یعنی شرک و بدعت کی اجل
دے گئے وہ داغ فرقت مولوی عبدالحکیم	ہو گئے دنیا سے رخصت مولوی عبدالحکیم
عالم علم شریعت صاحب تفسیر تھے	واقف اسرار باطن ماہر تقریر تھے
قتل کرنے کے لئے باطل کے وہ شمشیر تھے	سینۂ بدعت میں چبھنے کے لئے جو تیر تھے
چل بسے وہ وارث علم رسول نامدار	قبر پر ان کی ہو نازل رحمت پروردگار
تھا ہر اک خوش آپ سے دل کے نصیرآباد میں	جس سے تھے چرچے مسائل کے نصیرآباد میں
خوب کی توحید و سنت کی اشاعت آپ نے	خوب نکلے حوصلے دل کے نصیرآباد میں
زہد و تقویٰ میں بھی جو رکھتے نہ تھے اپنی مثال	فلسفہ منطق میں بھی تھا آپ کو حاصل کمال
صدمہ جانکاہ میں بھی صبر کی تلقین ہے	مرثیہ گوئی سے اپنے دین کی توہین ہے
گر ہو آہ و بکا تو جرم اک سنگین ہے	صبر کر کوئے بشارت کس لئے غمگین ہے
جبکہ رخصت ہو چکے ہیں آپ سوئے آخرت	کیوں نہیں ان کے لئے کرتا دعائے مغفرت

انتخاب الاخبار

(۳ تا ۱۷ مارچ ۱۹۴۱ء)

—— امرتسر میں ہولی کے موقعہ پر ہندو مسلم فساد ہونے سے ایک آدمی ہلاک اور چند زخمی ہوئے۔ پولیس نے حالات پر فوراً قابو پا لیا۔ شہر میں ایک ہفتہ کیلئے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ ہر چوک میں پولیس کا پہرہ لگایا گیا۔ اس کے علاوہ گھوڑ سوار پولیس اور پیدل پولیس شہر میں گشت کرتی رہی۔ ہندوؤں نے دوروز ہڑتال بھی کی ۱۵ مارچ کو کاروبار جاری ہوگیا ہے۔

—— لاہور سر سکندر حیات خان ابن سابق کمشنر لاہور وفات پا گئے۔ آپ سر فیروز خان نون کے داماد تھے

—— آنریبل سر شاہ محمد سلیمان جج فیڈرل کورٹ وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڈھ وفات فرما گئے

—— ہولی کے موقعہ پر اس سال ہندوستان کے کئی دیگر شہروں میں بھی فساد ہوا۔ بعض جگہ پولیس نے گولی بھی چلائی۔

—— بمبئی ۱۴ مارچ کو اعتدال پسند لیڈروں کی ایک کانفرنس میں تجویز پاس کی گئی کہ حکومت برطانیہ اعلان کر دے کہ لڑائی کے بعد ہندوستان کو دوسری نوآبادیات کی طرح آزادی دی جائے گی۔

—— پنجاب پولیس نے برطانیہ کے ہوائی بیڑہ کے لئے دو جہاز خریدنے کے لئے ایک لاکھ پچیس ہزار روپیہ دیا ہے۔

—— شیخ حسام الدین احرار لیڈر راولپنڈی جیل سے رہا کر دیئے گئے ہیں۔ لاہور ہائیکورٹ نے آپکی سزا گھٹا دی تھی۔

—— آسام کے ایک ڈپٹی کمشنر نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مستقبل قریب میں جاپان کی طرف سے آسام پر ہوائی حملہ ہو سکتا ہے۔ جاپان کے ہوائی جہاز آسام میں تین گھنٹہ میں پہنچ سکتے ہیں۔ وزیر اعظم آسام نے بھی ہوائی حملوں سے بچاؤ کے لئے ۵ ہزار روپیہ خرچ کرنے کا ریزولیوشن آسام اسمبلی میں پیش کیا ہے

—— لاہور ۱۶ مارچ کو حبیبیہ ہال اسلامیہ کالج میں مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن کے زیر اہتمام یوم شاہ اسماعیل شہید منایا گیا۔ جس میں اردو و انگریزی میں تقریریں ہوئیں۔

—— لندن ۳۰ مارچ ترکش پارلیمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ استنبول کو خالی کیا جائے۔ سردست ایک لاکھ اشخاص سکندرونہ بھیجے جا رہے ہیں۔

—— بحیرہ ابتدائم میں بھی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

—— صدر امریکہ نے برطانیہ کی امداد کے لئے سات ارب ڈالر کا بجٹ فوری طور پر پیش کیا۔ جسے سب کمیٹی نے منظور کر لیا۔

حاجیوں کا تیسرا جہاز

جدہ سے کراچی و بمبئی بخیریت پہنچ گیا ہے۔ تھوڑے حجاج جدہ رہ گئے ہیں۔ جو آخری جہاز میں آجائیں گے۔ انشاء اللہ!

یاد رکھئے

جن خریداروں کو قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم ہونے کی اطلاع دی جا چکی ہے ان کی طرف سے ۲۷ مارچ تک قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر، مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ موصول نہ ہوگی۔ ان کے نام اگلا پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔

اس لئے آپ ابھی سے اپنا نمبر اہلحدیث ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء پر دیکھ کر قیمت اخبار ارسال کر دیں۔ یا وی پی وصول کر لیں۔

—— حکومت امریکہ نے فیصلہ کیا ہے کہ امریکہ میں ہنگری کی جو پونجی ہے وہ واپس نہ کی جائے۔

—— عنقریب امریکہ کی طرف سے تیس تیز رفتار تارپیڈو کشتیاں برطانیہ کی امداد کیلئے بھیجی جائینگی۔

—— لندن ۱۶ مارچ۔ ہٹلر نے تقریر کرتے ہوئے پھر دھمکی دی ہے کہ وہ برطانیہ کو تباہ کرنے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

—— ترکی کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے کہ ترک فوج کے پیراشوٹ سپاہی آیندہ ہفتے فوجی مشق کریں گے

—— صدر امریکہ نے ایک تقریر میں بیان کیا کہ اگر ترکی و یوگوسلاویہ نے جمہوریتوں کا ساتھ دیا تو امریکہ ان کی مدد کرے گا۔

—— جرمن ہوائی جہازوں نے لندن اور انگلستان کے دوسرے شہروں پر حملے کئے۔

—— لندن۔ برطانوی ہوائی بمبار جہازوں نے برلن۔ ہیمبرگ، بریمن اور دوسرے مقامات پر حملے کئے۔ جرمنی کے تیل نکالنے والی فیکٹریاں اور کئی کارخانے تباہ کئے۔

—— برطانوی فوجوں نے حبشہ کے ایک شہر اوسا پر قبضہ کر لیا ہے۔ برطانوی فوجوں کی پیشقدمی جاری ہے۔ اٹلی کے آٹھ ہوائی جہاز تباہ کئے گئے ہیں۔

—— روم میں پٹرول کی کمی کی وجہ سے موٹر بسیں اب گیس کے ذریعہ چلائی جاتی ہیں۔

—— ایتھنز کی اطلاع ہے کہ یونان نے اٹلی کے مزید تین ہزار سپاہی گرفتار کر لئے ہیں۔

یاد رفتگان | برخوردار محمد عثمان ۸۔ مارچ کو انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (غمزدہ افضل حسین تاجر عطر چوک لکھنؤ) (۲) غریب فنڈ وصول) (۳) میرا چھوٹا بھائی فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی ابو سعید عبداللہ لکھنؤ)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللھم اغفر لھما وارحمھما

انعامی مضمون | انجمن تعلیم القرآن لدھیانہ کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ اسلام اور سوشلزم پر جو صاحب ۱۰ ہزار الفاظ سے زیادہ اور دس ہزار الفاظ میں مکمل و مدلل مضمون لکھ کر بھیجیں گے تو بعد فیصلہ جج صاحبان اول و دوم مضمون نگار صاحب کو پچیس روپے اور پندرہ روپیہ کے طلائی تمغے پیش کئے جائیں گے۔ مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰۔ اپریل ہے

انتقال پر ملال میاں محمد بخش صاحب سوداگر صابون (کندن سوپ) بازار سرکی بنداں امرتسر ۱۷ اور ۱۸ مارچ کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون رحمہ اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۲۔ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۶ھ

حضرت علیؓ اور کالا کافر

مشیعہ حضرات اپنے مذہب کا پروپاگنڈا کرنے میں خوب مشاق ہیں۔ عجیب و غریب قصے کہانیاں بنالیتے ہیں۔ جو رنگ آمیزی میں راماٸن کی کتھا سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوتی ہیں۔ بنانے والے حضرات تو اپنا ذاتی فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ مگر سننے والے اور سن کر خاموش رہنے والے یا یقین کرلینے والے جو مالی اور ایمانی نقصان اٹھاتے ہیں اُن کے حال پر ہمیں رحم آتا ہے وہ بے چارے ان تقدس مآب ذاکروں، واعظوں اور اڈیٹروں سے قصے کہانیاں سُن کر اُن کا ثبوت طلب کرنے کی ہمت بھی نہیں رکھتے۔ یعنی اتنا بھی نہیں پوچھ سکتے کہ یہ واقعات کس مستند کتاب میں لکھے ہیں۔ کیونکہ ان حضرات نے عوام کے قلوب پر ایسا قبضہ کیا ہوا ہے کہ برہمنوں نے بھی ہندوؤں پر اتنا قابو نہ پایا ہوگا۔ ان مصنوعی معجزات کے علاوہ جو گذشتہ پرچوں میں درج ہو چکے ہیں۔ آج ہم ناظرین کو ایک اور معجزہ سناتے ہیں۔ اخبار شیعہ لاہور میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے۔

"حضرت علیؓ کا زندہ معجزہ
کالا کافر کے عجیب و غریب حالات"

حالات تو مافوق عجیب بلکہ عجیب تر ہیں مگر ثبوت ان کا بجز قبائل کے سوا کہیں نہیں ہوگا۔ لطف یہ ہے کہ کہنے والے کہے جاتے ہیں اور سننے والے سنے جاتے ہیں۔ اور پوچھنے والوں کو دشمنانِ اہل بیت کہہ کر خاموش کرا دیا جاتا ہے۔ بہرحال اس مضمون کے الفاظ ایسے دلآویز ہیں کہ پورا مضمون ناظرین کے سامنے رکھ دینا موجب دلچسپی ہوگا۔

(نوٹ) اس عبارت کی اردو زبان یا تو راقم مضمون کے یاغستانی ہونے کی وجہ سے ایسی ہے یا دانستہ اس کو غلط سلط بنایا گیا ہے۔ بہرحال جو الفاظ مطبوع ہیں ہم انہی کو نقل کرتے ہیں۔

"علاقہ یاغستان میں کالا کافر ۱۳سو سال سے زندہ ہے۔ اس کو حضرت علی علیہ السلام نے ایک ضرب لگائی تھی۔ ہر سال ۱۳ شعبان کو اس کے زخم سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے۔ بہت لوگ اس معجزے کو دیکھنے کی غرض سے جاتے ہیں۔ ذیل میں اس واقعہ کے چشم دید حالات درج کئے جاتے ہیں۔

جناب بندہ تسلیم! بندگان جو آزاد قبائل سے عریضہ ارسال کرتے رہے۔ تفصیل حسب ذیل ہے۔ مقام یاغستان قبائل آزاد سرحد اعلیٰ قیصر سے ۱۰۰ میل شمال سادات کے آبادی چار پانچ ہزار کے قریب ہے اور کل کے کل قدیم زمانے سے سنی مذہب تھے۔ کچھ زمانہ سے پیر جلال ایک سید نامی جو معمولی خوانده تھے شیعہ ہوا اور تبلیغ شروع کیا قدرتاً کہ تائید غیبی بہت بڑا جمیعت ہوا۔ ایک قلعہ جس کا دیوار چار گز چوڑا ہے چڑایا اور بیچ میں بارگاہ امام بنایا۔ بڑھتے بڑھتے دو جگہ مدارس طفلان آباد کیا اور قلعہ کو دار النظام مقرر کیا۔ ایک دفعہ لڑائی بھی ہوئی جو چھ سو سنی علماء کے لشکر سے زخمی اور مرگئے اور دس بارہ شیعہ شہید ہوئے۔ کیونکہ شیعہ قلعہ کے اندر تھے اور ایک مکمل نظم بنایا ہے جو ینگ شیعہ یاغستان سے مشہور ہے۔ کچھ زمانہ سے علمائے قبائل اور پولٹیکل حکومت سوات نے ان مدارس اور پیر جلال اور مجلس عاملہ شیعہ کا جانشاد کورٹ کر دیا ہے۔ ہم چار آدمی جنگل کے راستہ سے عبور کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے ہیں۔ راستہ میں پولٹیکل محکمہ کسی کو ادھر جانے نہیں دیتا۔ چونکہ ہم نے ابو نجم سے لال کافر کا زندہ ہونا مقام کراچی میں سنا تھا۔ تو اس معجزے کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے ورنہ بہت دشوار گذار راستہ اس لئے ہے کہ پیدل راہ ہے نہ گھوڑا نہ کوئی اور سواری بلکہ کئی جگہ لوہے کے میخ پکڑنے کے لئے لگائے گئے ہیں۔ ہم نے فوٹو لینے کے لئے کیمرہ ساتھ لایا ہے جو بندگان دار النظام کے قریب شمالی مقام شام کے پاس پہنچے تو نظم کا جوان ملا اور پوچھا کہ تم کون لوگ ہو۔ خاکساران نے قصہ کہا بہت خوشی ہوئی اور ہم کو عزت کے ساتھ رکھا اور وعدہ کیا کہ ہم لوگ سب خدمت کریں گے تم بے فکر رہو۔ اور بتایا کہ ۱۳ شعبان ضرب لگنے کا وقت ہے ہم تم کو عین وقت پر پہنچائیں گے۔ جب ہم ۱۰ شعبان کو پہنچ گئے تو نصیری قوم شیعہ کے کچھ نفر بھی موجود تھے۔ وہ معجزہ دیکھنے کے لئے سال بسال آتے ہیں بندگان نے عین تلوار کے ضرب لگنے کے وقت فوٹو لیا۔ جو کہ ایک نرالا اور عجیب وقت ہے

بندگان کو یہ نہ تھا معجزہ ایسا معلوم ہوا گویا غلام[1] نے علی علیہ السلام کو اپنے آنکھوں سے دیکھا زخم خود بخود شگاف ہو کر خون ٹپکنے لگا۔ اور کالا کافر بے ہوش ہو کر کچھ بکواس شروع ہونے لگا۔ یہ کافرستان اس شخص کا اولاد ہیں اور معات و عزیٰ ولات وہبل کے پوجنے والا ہیں الگ تاریخوں پر ایک ایک بت پوجتے ہیں اور بہت زبردست قوم ہیں خیر یہاں سے واپس آتے ہوئے بلوی یاری بندگان ٹھنڈک سے بیمار ہوتے اور چلے آتے تھے ایک مقام ہندوکش پہاڑ کے سر پر پہنچتے ہی برف شروع ہو کر برسنے لگی۔ دوڑتے دوڑتے دوڑتے دوڑتے ایک آبادی ملی جو مرنے سے اللہ تعالیٰ نے بچایا اور بندگان شیعہ کے ۲ جوان ساتھ تھے۔ جلدی جلدی بکری ذبح کر کے گوشت کھلایا۔ جب تندرست ہوئے تو وہاں سے روانہ ہوئے اور کشمیر پہنچ گئے جو واپس جانا دشوار تھا۔ اس مقام پر یاد آیا۔ القصہ دار النظام پہنچے۔ فوٹو ینگ شیعہ نے اپنے پاس رکھا اور وعدہ کیا کہ ہم لوگ جہاں جہاں شائقین ہو شائع کریں گے۔ چونکہ ہم لوگ تا ہنوز بیمار ہیں جا کر اشاعت فوٹو کریں گے۔

(خادم قوم ممتاز علی از کھائی)

(شیعہ لاہور یکم مارچ ۱۹۴۱ء صـ۶)

اہلحدیث ناظرین یہ قصہ اگر عجیب ہے تو اس سے عجیب تر اور سنئے۔ آج کل کے پیشہ ور مدعیوں کی دکانوں میں سے قادیانی دوکان بہت مشہور ہے۔ کیونکہ اسکا پروپاگنڈا بہت وسیع اور منظم ہے۔ آج کل خلیفہ قادیان کی کرامات اور الہامات قادیانی اخباروں میں شائع ہو رہے ہیں جنہیں سن کر جماعت مرزائیہ لاہور ناک بھوں چڑھاتی ہے۔ مگر انہوں نے اس وقت محسوس نہ کیا جبکہ خلیفہ قادیان کی کرامت کالا کافر والے معجزہ سے بڑھ کر بتائی گئی۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ

خلیفہ قادیان شملہ سے قادیان کو واپس آ رہے تھے کہ آپ نے امرتسر کی طرف آنے کے لئے اسٹیشن انبالہ چھاؤنی سے اتر کر ہردوار پسنجر پر سوار ہونا تھا مگر اتفاق سے گاڑی آدھ گھنٹہ لیٹ ہو گئی۔ آخر حسب معمول سیٹی دیتی ہوئی انبالہ اسٹیشن تک پہنچی۔ اس پر عملۂ الفضل کے ارکان نے ملا دوپیازہ کی طرح فرحت و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ:-

آج ہردوار پسنجر پر مملکت روحانیہ کا سلطان سوار ہونے والا تھا۔ اس لئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے اس لئے وہ چند منٹ دیر کا عذر کرتی ہوئی پہنچی۔ (الفضل ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اہلحدیث اس اقتباس میں گاڑی کے عذر کرنے سے مراد اس کا سیٹی دینا ہے۔ کسی شاعر نے ریل گاڑی کے چیخنے چلانے پر شاعرانہ تخیل کا اظہار یوں کیا تھا؎

منزلِ یار دُور اتنی ہے
ریل بھی جاتے چیخ اٹھتی ہے

خیر یہ تو ایک شاعرانہ تخیل تھا جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔ مگر قادیانی گروہ تو ایک مذہبی فرقہ ہے اس لئے اس کے اخباری بیان کو شاعرانہ تخیل نہیں بلکہ خلیفہ صاحب کی عظیم الشان کرامت سمجھنا چاہئے جو دراصل تین کرامتوں پر مشتمل ہے۔

(۱) گاڑی جاندار چیزوں کی طرح چیختی چلاتی ہوئی آئی۔

(۲) بڑی کرامت بلکہ معجزہ یہ ہے کہ گاڑی نے دریائے گنگا میں اشنان (غسل) کیا۔ مگر کوئی سواری (لیڈی یا لیڈا) اتنے بڑے دریا میں بھیگا تک نہیں۔

(۳) سب سے بڑی کرامت یہ ہے کہ گاڑی غسل کے بعد دریا سے نکل کر لائن کے اوپر چڑھ گئی اور پھر امرتسر بلکہ لاہور تک پہنچ گئی۔

یہ کرامات تو خلیفہ قادیان کی ہیں۔ کالا کافر والی کرامت ماننے والوں کو ان کرامات کے ماننے میں کوئی عذر نہ ہونا چاہئے۔ ذرا اور اوپر چلئے!

لاہوری جماعت مرزائیہ خلیفہ قادیان کی کرامات پر مسکراتی ہو گی۔ اس لئے ہم ان کو کہتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کی کرامتوں پر مسکرانے کا تمہیں کوئی حق نہیں کیونکہ مرزا صاحب بھی مسیح موعود، مہدی مسعود امام زمان [illegible] ایسی ہی بے پر کی اڑایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ موصوف درد گردہ سے بیمار ہو گئے۔ مئی کا مہینہ تھا جو بہت گرم ہوتا ہے۔ ایک دن تھوڑا سا بادل چھا گیا۔ جس سے کچھ ترشح بھی ہوا۔ حکیم نور الدین کے طبی مشورہ سے مرزا صاحب پیٹ پر فلالین کی پٹی باندھ کر حرم سرائے سے نکل کر باہر آ گئے اور فرمانے لگے کہ

جیسا کہ دستور ہے کہ بادشاہوں کے آنے پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتشبازی چھوڑی جاتی ہے ایسا ہی آج ہمارے باہر نکلنے کی تقریب پر بادلوں نے زمین پر چھڑکاؤ کیا اور بجلی نے آسمان پر چمک کر آتشبازی چھوڑی۔ یہ سن کر مریدان باصفا نے خوشی کا نعرہ بلند کیا۔[2]

ہم نے اسی وقت کہہ دیا تھا؎

این کرامت ولیٔ ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

ناظرین کرام! آج کل کے مدعیان اور اہل بدعت اپنے عقائد ایسی ہی کرامات اور معجزات کے ذریعے پھیلاتے ہیں اور ایسی بے ثبوت ڈھکوسلیات کے منکرین کو دشمنان اہل بیت، وہابی اور کافر وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں۔ جس کے جواب میں ہم ان کو کہتے ہیں؎

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

[1] گویا کیا؟ (اہلحدیث)

[2] اشتہار مرقومہ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی از قادیان

قادیانی مشن

مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر

سیال کا سیلان

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ کیا چیز ہے۔ حق تو یہ ہے کہ آپ کا آخری فیصلہ قادیانی جدال کے لئے واقعی آخری فیصلہ ہے۔ جس طرح عربی میں ایک کہاوت مشہور ہے جس کے الفاظ ہیں

آخر الحیل سیف

(آخری تدبیر تلوار ہے)

مرزا صاحب قادیانی نے "اہلحدیث" کے مواخذات سے تنگ آکر چیخیں چلاتے ہوئے ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

مولوی ثناء اللہ نے ہم کو بہت تنگ کر رکھا ہے، وہ ہمارے بنے بنائے قلعے کو گرانا چاہتا ہے۔ آؤ ہم دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم دونوں (مرزا۔ ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔

کوئی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے مونہہ سے نکلی ہوئی بات فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کی یہ دعا قبول ہو گئی۔ جسے دنیا نے دیکھ [illegible] آپ ایک اچھے آدمی تھے اور کسی مرتبہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ خدا نے مونہہ مانگی چیز دیدی۔ اس پر اعتراض کیا؟ چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کے مرزائی افراد مرزا صاحب کی موت کو اس دعا کا مصداق قرار دیکر جھگڑا چکا دیتے مگر وہ خواہ مخواہ پسے کو پیس رہے ہیں اور پانی بلو رہے ہیں۔ جس پر ہمیں بھی کچھ کہنا پڑتا ہے۔ اسی لئے ہمارے ہی مخلص دوست مولوی ظفر علی خاں جیسے ادیب بظاہر ہمیں پر عتاب کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں

خدا غرق کرے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

باوجودیکہ آخری فیصلہ صحیح معنی میں آخری فیصلہ ہے تاہم جن لوگوں کے دلوں میں جحود و استکبار بھرا ہوا ہے وہ انکار ہی کئے جاتے ہیں۔ ان متکبر منکرین میں سے ایک صاحب چودھری فتح محمد سیال قادیانی بھی ہیں۔ جنہوں نے (دنستم کہتے ہوئے اس مضمون پر کئی بار قلم اٹھایا اور مدلل جواب پاکر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی اور متواتر مزید تقاضہ کرتے رہے۔ چنانچہ اخبار الفضل کی فروری و مارچ کی اشاعتوں میں ان کی طرف سے کئی ایک نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ بقول مرغ کی ایک ہی ٹانگ۔ یہ ہے کہ

آخری فیصلہ والی دعا۔ دراصل اس مباہلہ کی زنجیر کی ایک کڑی ہے جو ۱۸۹۶ء میں بصورت کتاب "انجام آتھم" شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا صاحب نے علمائے اسلام کو عموماً اور مولوی ثناء اللہ کو خصوصاً دعوت مباہلہ دی تھی۔ چونکہ یہ دعا اسی مباہلہ کی ایک کڑی تھی اور واقعہ یہ ہے کہ مباہلہ منعقد ہی نہیں ہوا۔ اس لئے یہ اشتہار بھی قابل استناد نہ رہا۔

جواب اس کے جواب میں بارہا کہا گیا کہ یہ اشتہار اس سلسلہ کی کڑی نہیں بلکہ ایک الگ مستقل مضمون ہے۔

سیال صاحب کی خیانت آپ نے اخبار الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۸ء اور اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۸ء کے حوالوں سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ مباہلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ پڑھ کر ہمیں سخت افسوس ہوا اور اسی افسوس میں ہمیں ایک گذشتہ واقعہ یاد آگیا۔ جس کی قدرے تفصیل یہ ہے کہ

مدینہ منورہ میں ایک شریف قوم رہتی تھی جس نے دربار رسالت میں تورات پڑھتے ہوئے اصل جواب کو ہاتھ سے چھپا کر ادھر اُدھر سے عبارت پڑھ دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن سلام نے ان کا ہاتھ اٹھوا کر کہا کہ "یہاں سے پڑھو"۔ یہ سنتے ہی اس شریف قوم پر منوں برف پڑ گئی اور مارے ندامت کے سر نہ اٹھا سکے۔ ہمارے علم میں اس واقعہ کی نظیر اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی تھی۔ ہاں قادیانی مسیح موعود اور اُن کے حواریوں نے اس کی نظیر پیدا کر دی جس کے لئے ہم اُن کے شکرگذار ہیں۔

ناظرین! ہاتھ رکھ کر پوشیدہ کی ہوئی عبارت ہم الحکم اور بدر کے حوالوں سے پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنئے!

میرا مضمون متعلقہ درخواست فیصلہ نقل کر کے الحکم اور بدر نے جواب میں لکھا ہے کہ:۔

"اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین اور اس کے علاوہ اس کو اختیار ہے اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہے خدا سے مانگے لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اپنا رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو۔ جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر

شائع ہو جاوے۔ (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء

ایضاً بدر ۲۰ اپریل ۱۹۰۷ء)

اہلحدیث یہ عبارت ہے جس کو چودھری صاحب نے اس شریف قوم کی طرح چھپایا ہے جس کی شان میں آیا ہے:۔

تُبْدُوْنَهَا وَتُخْفُوْنَ كَثِيْرًا ۔

(تم لوگ تورات کا کچھ حصہ ظاہر کرتے ہو اور بہت سا چھپاتے ہو)

چونکہ یہ عبارت باواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب نے دبزعم خود) میری دعوت مباہلہ کو کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک ملتوی کر دیا (بہت اچھا) کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی اور دعائے آخری فیصلہ کے اشتہار پر تاریخ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے جو ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں شائع ہوا یعنی حقیقۃ الوحی کی اشاعت سے ایک مہینے پہلے اگر آخری فیصلے والا اشتہار اس مباہلے سے تعلق رکھتا تو نہایت ضروری تھا کہ یہ اشتہار کہیں جون جولائی میں جا کر شائع ہوتا کیونکہ اگر مرزا صاحب ۱۵ مئی کو شائع ہونے والی کتاب میرے پاس بھیجدیتے۔ اور میں اس کو سمجھ کر پڑھ لیتا تو کم سے کم ایک مہینہ لگ جاتا۔ اس کے بعد دیکھا جاتا مباہلہ ہوتا یا نہ ہوتا۔ مگر جو واقعہ ۱۵ مئی کے بعد کسی تاریخ کو ہونا تھا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آگیا۔

قادیانی ممبرو! کیا قادیان کے نئے کیلنڈر میں اپریل کا مہینہ مئی کے بعد لکھا ہے۔ اگر بہرحال پہلے ہی ہے تو پھر ایسا دھوکا کیوں دیا جاتا ہے ؎

ہؤا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

ہاں اس میں شک نہیں کہ الحکم مذکور میں ایک اور تجویز یہ بھی لکھی ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ چاہے تو حقیقۃ الوحی چھپنے سے پہلے ہی قادیان میں آکر مرزا صاحب سے مباہلہ کر لے۔

چودھری صاحب اپنی خوش فہمی سے اس عبارت کو پہلی عبارت کے لئے گویا ناسخ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ دونوں عبارتوں کو پڑھنے سے دو فعل الگ الگ ثابت ہوتے ہیں۔ ایک فعل مرزا صاحب کا تھا دوسرا میرا اپنا۔

مرزا صاحب کا فعل یہ تھا کہ ان کی طرف سے میرے ساتھ مباہلہ ہونے کا وقت حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد ہونا تھا۔ اس وقت سے پہلے ہرگز نہیں ہو سکتا تھا۔ نہ اس کے لئے قادیان میں ہونا شرط تھی

میرا فعل یہ تھا کہ میں اگر چاہتا تو حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے سے پہلے ہی قادیان میں جا کر مباہلہ کر لیتا۔ لیکن قادیان میں پہنچ کر مباہلہ کرنا مجھ پر واجب نہ تھا بلکہ میرا اختیاری فعل تھا۔ نیز میں جنوری ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کی دعوت پر قادیان میں پہنچ کر مرزا صاحب کے حیلے بہانے دیکھ چکا تھا۔ اس لئے میں نے قادیان میں جانا ایک عبث کام سمجھ کر پہلی صورت کو اختیار کیا۔ یعنی حقیقۃ الوحی کی اشاعت کا انتظار کرنا ضروری سمجھا۔ لیکن جب میں نے دیکھا حقیقۃ الوحی شائع ہونے کے باوجود میرے پاس نہیں پہنچی۔ تو میں نے بذریعہ خط کتاب کا تقاضا کیا جس کا جواب آیا کہ اب تمہیں کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ خدا نے تمہیں اس دعا کے ذریعہ سے پکڑ لیا ہے جو بصورت آخری فیصلہ شائع ہو چکی ہے (بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

بس اب مطلع صاف ہے کہ

دعا آخری فیصلہ ایک مستقل مضمون ہے اور سابقہ دعوت مباہلہ کے سلسلہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔

قادیانی اور لاہوری جماعتوں کا باہمی اختلاف خواہ کتنا ہی ہو لیکن اس فن (اخفائے حق میں) دونوں گروہ اس شریف قوم کے مشابہ ہیں جو مدینہ منورہ کے ارد گرد رہتی تھی۔

مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے "آیت اللہ"۔ اس میں آپ نے سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ دعائے آخری فیصلہ سلسلۂ مباہلہ سے تعلق رکھتی ہے۔ مگر وہ بھی ہماری پیشکردہ عبارت کو کھا گئے جس پر سارا مدار کار ہے۔ جس طرح چودھری صاحب اصل مقام سے اس کو چھوڑ گئے ہیں

بڑے صاحب کی خیانت اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ یہ دونوں صاحب جن حضرت کے پیرو ہیں وہ خود بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ ناظرین توجہ سے سنیں اگر اتباع مرزا ان کو ملیں تو ان سے مندرجہ ذیل واقعہ کا جواب طلب کریں۔

مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ میں لکھتے ہیں:۔

والعجب من القوم انهم يزيدون لفظ السماء من عند هم ولا تجد اثراً منه فی حديث (ص۱)

یعنی تعجب ہے کہ مسلم علماء نزول مسیح کے متعلق آسمان کا لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیتے ہیں حالانکہ کسی حدیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا۔

پھر آگے چل کر آپ نے حدیث نزول مسیح لکھی ہے جس میں الفاظ نبوی یوں نقل کئے ہیں:۔

ينزل اخی عيسى ابن مريم على جبل افيق

(ص ۸۹)

حالانکہ جس کتاب (کنز العمال) سے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:۔

ينزل اخی عيسى ابن مريم من السماء على جبل افيق۔

(عیسیٰ ابن مریم آسمان سے اتریں گے)

اللہ اللہ! کس قدر دلیری ہے کہ مونچھوں پر تاؤ دیکر دن دہاڑے علمی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ جس جماعت کا نبی، مسیح موعود، اور مجدد وقت نقل روایت میں خائن ہو اس جماعت کے افراد اور اکابر کیوں ایسے نہ ہوں ؎

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

فیصلہ مرزا (عربی و اردو) مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کی مفصل تشریح۔ قیمت ۴ ... (منیجر اہلحدیث)

مناظرہ فجوپورہ

(از قلم منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری)

مورخہ ۲۔ مارچ سن رواں کو موضع فجوپورہ متصل دھاریوال ضلع گورداسپور میں اہل اسلام کی طرف سے ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہؤا جس میں شورو شر ڈالنے کے لئے قادیان اور موضع اٹھوال کے بہت سے لٹھ بند مرزائی بھی شامل ہوئے اور مناظرے کا چیلنج دیا۔

اہل اسلام نے ان کے چیلنج کو منظور کر کے صدق کذب مرزا پر مناظرہ مقرر کیا۔ چنانچہ سوا تین بجے دوپہر سے سوا چھ بجے تک مناظرہ ہؤا۔ اہل اسلام کی طرف سے خاکسار راقم حروف ہذا اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مناظر مقرر ہوئے۔

فریق ثانی کی طرف سے حسب عادت بہت سی بے تعلق باتیں پیش ہوئیں۔ جن کا مفصل و مدلل جواب دیتے ہوئے ہماری طرف سے نکاح محمدی بیگم پیشگوئی متعلقہ آتھم۔ پیشگوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی۔ آخری فیصلہ نیز بہت سے کذبات مرزا پیش کئے گئے۔ جن کا کوئی صحیح جواب ان سے بن نہ پڑا فللہ الحمد!

ایک کذب بیانی پر وعدہ انعام خاص بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ پیشگوئی محمدی بیگم کے ذکر میں مولوی اللہ دتا صاحب نے کہا کہ احمد بیگ (محمدی بیگم کے والد) کے مرنے سے پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا جواباً عرض کیا گیا کہ احمد بیگ کی موت کی میعاد تین سال تھی اور اس کا ذکر پیشگوئی میں دوسرے نمبر پہ تھا۔ اور مرزا سلطان محمد (ناکح محمدی بیگم) کا ذکر پہلے اور میعاد اڑھائی سال بتائی گئی تھی جو دال ہے کہ پہلے سلطان محمد فوت ہوگا اس کے بعد احمد بیگ مریگا۔

مرزائی مولوی صاحب نے کہا کہ احمد بیگ کی موت کے لئے تین سال کی قید یوں ہی تھی۔ مرزا صاحب نے صاف لکھا تھا کہ موتك قريب (تیری موت قریب ہے) یہ عبارت "آئینہ کمالات" سے پڑھ کر سنائی

میں نے کہا کہ یہ کتاب احمد بیگ کی وفات (جو ستمبر ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ دیکھو آئینہ کمالات حاشیہ ص ۲۸۶) کے بعد ۱۸۹۳ء میں تصنیف ہوئی (ملاحظہ ہو ٹائیٹل پیج اول کتاب مذکور) پس یہ الفاظ "موتك قريب" مرزا صاحب نے بطور افترا بعد میں لکھ کر پبلک کو دھوکا دیا ہے۔ اگر مرزائی اصحاب احمد بیگ کے متعلق اس کی موت سے قبل کسی پیشگوئی میں یہ الفاظ شائع شدہ دکھادیں تو بعد فیصلہ ثالث مبلغ دس روپیہ انعام دونگا

مولوی اللہ دتا صاحب نے بڑی تحدی سے کتاب تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات مرزا صاحب) سے یہ الفاظ دکھانے کا ادعا اور بصورت دیگر مرزا صاحب کو غیر صادق ماننے پر آمادگی کا اعلان کیا۔ جس پر میں نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ یہ مرزا صاحب کا قطعی افترا ہے۔ میں دس روپے کیا مبلغ پچاس روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ آپ ابھی تبلیغ رسالت نکال کر دکھادیں ورنہ کذب مرزا کا اقرار کریں۔

مولوی اللہ دتا صاحب نے کہا۔ کتاب اس وقت نہیں ہے۔ ہم ایک ہفتہ تک دکھا دیں گے۔

میں نے کہا یہ ٹال مٹول میں نہیں ماننے کا۔ قادیان یہاں سے دور نہیں۔ آپ آدمی بھیج کر کتاب مذکور منگوالیں۔ اور کل اسی میدان میں ایک شخص غیر جانبدار کو ثالث مقرر کر کے اس معاملہ پر ایک گھنٹہ مناظرہ کریں پھر ثالث جو فیصلہ دے فریقین کو منظور ہوگا۔

فریق ثانی نے کہا کہ آپ اس انعامی چیلنج کو لکھ کر دیویں ہمیں منظور ہے۔ میں نے اسی وقت اپنا انعامی وعدہ لکھ دیا۔ اتنے میں وقت مناظرہ ختم ہو گیا۔

بعد مناظرہ میں نے کہا کہ لیجئے میرا یہ چیلنج اور اسکے مقابل آپ بھی تحریر کر دیں کہ اگر ہم زیر بحث الفاظ جو احمد بیگ کی موت قریب ہونے پر اس کی زندگی میں شائع کئے گئے ہوں نہ دکھا سکیں تو حسب فیصلہ ثالث مرزا صاحب کو کاذب تسلیم کریں گے۔

افسوس ہے کہ مرزائی مولوی صاحب باوجود گھنٹہ بھر کے اصرار و تکرار کے اس پر آمادہ نہ ہوئے جس سے پبلک پر واضح ہو گیا کہ مرزائی یقیناً جھوٹے ہیں۔

مکرر چیلنج ہم اس وقت بھی اپنے چیلنج پر بفضلہ تعالیٰ قائم ہیں۔ اگر اب بھی جبکہ مرزائی دوست تبلیغ رسالت وغیرہ ملاحظہ کر چکے ہوں گے۔ کچھ دیانت داری کا مادہ رکھتے ہیں تو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ثالث کا تقرر کر کے اسی فجوپورہ میں تاریخ مقرر فرما کر آجائیں۔ (خادم معمار)

نکاح مرزا۔ محمدی بیگم کے نکاح کی پیشگوئی پر مرزائیوں کے اعتراضات کا جواب۔ قیمت ۳؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

سیرت المصطفٰے

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۳)

مضمون ہذا کی پہلی دو قسطیں اہلحدیث ۲۸ فروری و ۷ مارچ میں شائع ہو چکی ہیں۔ تیسری قسط آج ہدیہ ناظرین ہے۔

گزشتہ پرچوں میں مضمون ہذا کا دیباچہ و وجہ تالیف بیان کی گئی ہے۔ آج کے مضمون میں حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت و بچپن کے واقعات درج ہیں۔ (مدیر)

ولادت و خاندان آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپریل ۵۷۱ء میں جس سال کہ اصحاب فیل کا واقعہ ہؤا قریشیوں کے سب سے اونچے اور معزز خاندان بنی ہاشم میں پیدا ہوئے۔ قمری حساب سے ربیع الاول کا مہینہ تھا، اور بموجب قول بعض محققین مصر کے اسکی نویں تاریخ تھی۔ لیکن دن بالاتفاق دوشنبہ کا تھا۔ آپ کی والدہ حضرت آمنہ بھی قریش کے معزز خاندان

ے چند میل کے فاصلہ پر ہے۔ منہ

کی بہرہ تھیں جو اپنی صورت و سیرت کی خوبی اور دانائی و پاکیزگی میں سب قریشی لڑکیوں میں ممتاز تھیں۔

اگرچہ آپ کے آبائی خاندان قریش کا حضرت ابراہیم کی نسل سے ہونا ثبوت شرافت کے لئے کافی ہے۔ لیکن ہم اس جگہ یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے سلسلہ نسب کی ایک ایک کڑی جس سے آپ پیدا ہوئے اپنے اپنے وقت میں نہایت نامور اور معزز شخصیت تھی۔ شیخ محمد خضری مصری نہایت عمدگی سے اس مضمون کو بیان کرتے ہیں:-

"آپ کے سب آباؤ اجداد اور آپ کی سب مائیں یعنی والدہ اور نانیاں اور دادیاں پاکباز تھیں اور آپ ایسے ہی پاک باپوں کی پشتوں سے ایسی پاک ماؤں کے رحموں میں منتقل ہوتے چلے آئے۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے پیدا کر کے آپ کو دنیا جہان کا ہادی یا ہدایت بنانا پسند کیا (۲) اور اسے قاری! تو آپ کے سب آباؤ اجداد کو نہایت بزرگ قابل تکریم پائے گا۔ ان میں کوئی بھی رذیل و کمینہ نہیں ہوا بلکہ وہ سب کے سب سردار اور قائد ہوئے ہیں۔ اور اسی طرح آپ کے آباؤ اجداد کی مائیں بھی نہایت بلند قدر قبیلوں سے تھیں۔ (۳) ان میں ایک بھی ... ایسا نہیں ہوا جن کا جوڑ شرعی نکاح سے نہ ... (۴) اور یہ شرافت نسبی اور طہارت ... ظاہر و ثابت ہوتی ہے۔" انتہیٰ۔ مترجمانہ از نور الیقین مصری (مرحوم)

پیغمبر صاحب کے والد عبداللہ نہایت خوبصورت اور نیک سیرت تھے۔ قریشی نوجوانوں میں ان کا کوئی جواب نہیں تھا۔ نسب کی بلندی، صورت کی خوبی، طبیعت کی سنجیدگی و شرافت، طبع کی متانت، اور کیرکٹر کی پاکیزگی کی وجہ سے کئی گھرانوں میں ان کو دامادی میں لینے کی آرزو تھی۔ رستہ گزرنے تو لوگوں کی آنکھیں تکتی کی تکتی رہ جاتیں۔ ان کی پیشانی میں نور تھا۔ جو دیکھنے والوں کے دل کو آنکھ کے رستے کھینچ لیتا تھا۔ چنانچہ مورخ ابن جریر طبری نے ایک خثعمیہ عورت کا قصہ باسنادِ خود نقل کیا ہے۔ جس کے ساتھ آپ کو وہ ابتلا پیش آیا جو یوسف علیہ السلام کو زلیخا سے پیش آیا تھا۔ یہ عورت ایک کاہنہ تھی، بدکردار نہیں تھی۔ حضرت عبداللہ ایک دن اتفاق سے اس کے رستے سے گزرے۔ تقریباً سترہ سال کی عمر تھی۔ اس نوجوانی کی امنگ نے قدرتی حسن و خوبصورتی کو دوبالا کر رکھا تھا۔ وہ عورت آپ کو دیکھ کر بے قرار ہو گئی۔ دل کو آرام و سکون دینے کے لئے آپ کو پاس بلا لیا اور اپنی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے جواب میں کہا کہ اگر حرام کہو تو میرے لئے اس سے قبل موت بہتر ہے اور اگر حلال کہو یعنی نکاح سے تو وہ ہے نہیں یعنی میرا تمہارا نکاح سابقاً ہوا نہیں۔ پس تمہاری آرزو پوری نہیں ہو سکتی۔ اور یہ عذر کر کے کہ میں اپنے باپ (عبدالمطلب) کے ساتھ آیا ہوا ہوں اور میں ان سے جدا نہیں رہ سکتا۔ فوراً وہاں سے روانہ ہو گئے۔

ریمارک | حضرت یوسفؑ زلیخا کے ابتلا سے اس لئے بچے رہے کہ آپ تھوڑی مدت کو نبی بننے والے تھے لیکن حضرت عبداللہ یعنی ہمارے پیغمبر صاحب کے والد اس ابتلا سے اس لئے بچ گئے کہ تھوڑا عرصہ بعد آپ کی پشت سے پیغمبر صاحب پیدا ہونے والے تھے جن کا نور آپ کی پیشانی میں چمکتا تھا۔ چنانچہ اس واقعہ کے بعد متصل ہی حضرت عبداللہ کا نکاح حضرت آمنہ سے ہو گیا۔ جو قریشیوں میں حسن صورت اور شرافت طبع اور سنجیدگی مزاج، طہارتِ اخلاق اور شرم و حیا میں بالخصوص ممتاز تھیں۔ جیسا کہ طاؤس کا رلائل کے حوالے سے ابھی مذکور ہو گا۔ انشاء اللہ!

آپ کا دادا عبدالمطلب اور پردادا ہاشم بڑے نامی آدمی تھے۔ تمام ملک میں دور و نزدیک اپنوں اور پرایوں میں حتیٰ کہ گرد و جوار کے بادشاہوں کے دربار میں بھی نہایت عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے تمام لوگ اپنے نزاعی امور اور دیگر حاجات میں انہی کی طرف رجوع کرتے تھے۔ اور جو کچھ ان کی زبان سے نکلتا بسر و چشم منظور کر لیتے تھے۔ حج کا انتظام انہی کے متعلق تھا اور وہ حجاج کے آرام و آسایش کے تمام امور مفوضہ کو ایسے احسن طریق پر انجام دیتے تھے کہ تمام ملک میں ان کی تعریف کے گیت گائے جاتے تھے۔ علاوہ ان قومی خدمات کے ان کا دسترخوان اتنا وسیع تھا کہ اپنے پرائے، شہردار اور مسافر اس سے یکساں فیضیاب ہوتے تھے۔ عام سخاوت اور فیض رسانی نے ان ہر دو کو تمام لوگوں کی نظر میں عزیز و معزز کر رکھا تھا (ملخص از بلوغ الارب)

پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بچپن اور جوانی | شرفائے مکہ میں دستور تھا کہ ولادت کے بعد بچے کو دودھ کے لئے کسی بدوی عورت کے سپرد کر دیا جاتا تھا۔ تاکہ ان کی پرورش باہر کی کھلی ہوا میں ہو۔ دیگر اس لئے کہ ان ایام میں عرب کا سب سے قیمتی جوہر زبان کی فصاحت سمجھا جاتا تھا۔ اور بدوی لوگوں کی زبان بوجہ دیگر لوگوں سے اختلاط نہ ہونے کے بالکل صاف رہتی تھی اس دستور کے مطابق آپ کی ولادت کے چند روز بعد پیغمبر صاحب کی رضاعت کی سعادت دایہ حلیمہ سعدیہ کو حاصل ہوئی۔ یہ عورت بنی سعد سے تھی۔ جن کی فصاحت قریشیوں کی طرح ملک بھر میں مسلم تھی۔ یہ عورت شرافت نسب کے بعد اخلاق میں بھی اسم بامسمیٰ تھی۔ غرض یہ دُرِّ یتیم دیگانہ موتی یا یتیم عبداللہ) اس کی جھولی میں پڑا جو اس کے قابل تھی۔ دایہ حلیمہ نے برکات و افضال الٰہی کے آثار پائے تو آپ کی پرورش کی سعادت نہایت محبت و دلچسپی سے حاصل کی۔ دایہ حلیمہ پانچ سال تک اس سعادت سے بہرہ اندوز رہی۔ چھٹے سال میں آپ اپنی مہربان والدہ کی نظرِ محبت میں رہے۔ لیکن قدرت کی نیرنگیاں کہ آپ اسی سال پیغمبر صاحب کو ساتھ لے کر اپنے میکے مدینہ شریف کو گئیں۔ ایک مہینے کے قیام کے بعد پھر مکہ شریف کا قصد کیا۔ رستے میں آپ بیمار ہو گئیں اور مقام ابوا پر پہنچ کر فوت ہو گئیں اور وہیں دفن کر دی گئیں۔ اب آنحضرت صلعم بے باپ ہونے کے ساتھ بے ماں بھی ہو گئے۔ اور ام ایمن لونڈی کے ہمراہ جو رفیق سفر تھی مکہ شریف پہنچے۔ اس کے بعد آپ کا دادا عبدالمطلب خود کفیل بنا۔ لیکن قربان جائیں خدا کی قدرت و حکمت

(۱) رحمۃ اللعالمین۔ رسول اکرم صلعم کی سیرت مبارکہ از قاضی سلیمان صاحب پٹیالوی مرحوم۔ جلد اول ص... دوم ص... سوم ص... (۲) ...

پر سے کہ دو سال کے بعد مشفق دادا کا سایہ بھی اُٹھ گیا لیکن چونکہ پیغمبر صاحب کا باپ عبداللہ اپنے باپ عبدالمطلب کو ساری اولاد میں سب سے بڑھ کر پیارا تھا اور وہ عین جوانی کے عالم میں بڈھے باپ کو داغ جدائی دے گیا تھا۔ اس لئے عبدالمطلب کی ساری نظر مہر اپنے یتیم پوتے پر آٹھیری تھی۔ چنانچہ اُس نے اپنے مرنے کے وقت اپنے بڑے بیٹے ابوطالب کو آپ کی پرورش کے متعلق نہایت تاکیدی وصیت کی۔ ابوطالب نے یتیم بھتیجے کی پرورش میں باپ کی وصیت پر پورا پورا عمل کیا۔ اور حسنِ تربیت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ چنانچہ طامس کارلائل "ہیرو اینڈ پرافٹ" میں لکھتا ہے:۔

"آپ کی پیدائش کے قریب ہی آپؐ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا۔ اور چھ سال کی عمر میں آپکی والدہ ماجدہ بھی فوت ہوگئیں۔ جو حسنِ صورت اور قدر و منزلت اور فہم و فراست میں مشہور تھیں۔ اور اپنے عمر رسیدہ جد امجد کی کفالت میں آئے۔ جن کی عمر سنو سال کے قریب تھی۔ آپ کے والد عبداللہ ان کے سب سے چھوٹے اور چہیتے بیٹے تھے۔ ان کی صد سالہ عمر کی نظروں میں آپ اس طرح تھے جیسے کہ مرحوم عبداللہ اپنی تمام خوبیوں کے ساتھ زندہ ہوگئے ہوں۔ ان کو چھوٹے یتیم بچے سے گہری محبت تھی۔ وہ اپنے بیٹوں سے کہا کرتے تھے کہ انہیں اس خوبصورت چھوٹے بچے کی نگہداشت رکھنی چاہئے ان کے تمام خاندان میں آپ سے بڑھ کر کوئی چیز قیمتی اور قابل قدر نہ تھی۔ عبدالمطلب نے اپنی وفات پر جبکہ آپ صرف آٹھ سال کے تھے آپ کے سب سے بڑے چچا (ابوطالب) کی کفالت میں دیدیا۔ جو کہ اپنے خاندان کے سرکردہ تھے۔ اس چچا کے ماتحت جو کہ نہایت متین اور معقول آدمی تھے۔ جیسا کہ ان کی ہر بات سے معلوم ہوتا ہے۔ آپؐ کی تربیت بہترین عربی طریق پر کی گئی"۔

پیغمبر صاحب کے بچپن میں کیا معلوم تھا کہ یہ یتیم دنیا کی بزرگترین ہستی ثابت ہوگا۔ اور اس کا نام وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (کی بلندی پر دنیا جہان میں دوپہر کے سورج سے بھی زیادہ نمایاں ہو کر چمکیگا اور یوں بھی عربوں میں نوشت و خواند کا دستور نہایت قلیل تھا، اور وہ واقعات کو سفینوں (کاغذوں) میں نہیں بلکہ سینوں میں ضبط کرتے تھے۔ اس لئے آپکی بچپن و جوانی کے حالات بہ تفصیح پوری تفصیل سے بیان کرنے مشکل ہیں۔ ہاں بعض حالات جو قومی روایتوں سے معلوم ہوئے ہیں اور ان کی صحت میں کوئی شک نہیں۔ ان کو زیر نظر رکھ کر اور اس بات کو سمجھ کر کہ آپ کا زمانۂ نبوت انہی لوگوں میں ہوا۔ جو عام طور پر قریبًا آپ کے ہم عمر تھے (خواہ بعض چھوٹے اور بعض بڑے بھی تھے) اور ان سب کے سامنے آپ نے بحکم الٰہی اپنی پوزیشن اور ثبوت عصمت کو جو نبوت کے لئے شرط اولیں ہے۔ ان الفاظ میں پیش کیا:۔

فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ (یونس پ[۱۱])[۱]

اور اس پر کسی نے بھی آپ کے کیرکٹر یا اخلاق کے متعلق کسی طرح کی انگشت نمائی کی جرأت نہیں کی۔ حالانکہ اس آیت کے نزول کے وقت مکہ شریف میں آپ سے مخالفین کی عداوت نہایت زور پر تھی۔ ان ہر دو باتوں سے لازمًا اس نتیجہ پر پہنچنا پڑتا ہے کہ آپ کی جوانی نہایت پاکیزگی اور پرہیزگاری سے گزری سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب "لائف آو محمدؐ" میں لکھتے ہیں:۔

"تمام استناد اس بات پر متفق ہیں کہ محمدؐ کی جوانی راست بازی اور اخلاقی پاکیزگی میں گزری جو کہ اہل مکہ میں نادر تھی۔ آپ کی شرم و حیا اجمالی طور پر بیان کی گئی ہے"۔

اس کے بعد مجلس مسامرہ میں بتصرفِ قدرت شامل نہ ہوسکنے کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

یہ محمدؐ کی سیرت کے عین مطابق ہے کہ آپؐ نے نوعمر دوستوں کی غیر مہذب اور آوارہ عادتوں سے اجتناب کئے رکھا۔ آپؐ کو سلجھا ہوا دماغ حسن مذاق، کمگوئی اور اپنے خیالات میں محو رہنے کی عادات بخشی گئی تھی۔ آپ اکثر اپنے خیالات میں مستغرق رہتے، اور آپ کا فارغ وقت غور و فکر اور سوچ بچار میں صرف ہوتا جس کا استعمال ادنیٰ درجے کے لوگ لہو و لعب اور ہنگامہ آرائی میں کیا کرتے ہیں۔ نوجوانی کی عمر میں آپ کی حسنِ سیرت اور قابل احترام اطوار کے متعلق اگرچہ شہریوں نے تحسین و آفرین کا احساس نہ کیا۔ تاہم کم از کم شہر (مکہ) کے لوگ آپ کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ اسی طرح ابوطالب کے خاندان کی آغوش میں محمدؐ نے معزز اور واجب الاحترام زندگی گوشہ نشینی کی حالت میں خاموشی سے بسر کی"۔ (باقی باقی)

[۱] میں دعوئ نبوت سے پہلے تم لوگوں میں عمر کا ایک حصہ گزار چکا ہوں کیا تم غور نہیں کرتے۔

بریلوی مشن

تتمہ

مولانا محمد مرحوم دہلوی کی وفات پر شماتت اعداء

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا دشمن کون ہے؟

(از مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

دنیا آنی جانی ہے کوئی آتا ہے کوئی جاتا ہے اس دار فانی سے بد افعال بھی چلے جاتے ہیں۔ نیک کردار بھی نہیں رہتے۔ سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

انک میت و انھم میتون (پ ۲۳ ع ۲)

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بھی فوت ہونے والے ہیں اور یہ (منکرین) بھی مر جائینگے۔

آہ! ؎

عجب سرا ہے یہ دنیا کہ جس میں شام سحر

کسی کا کوچ اور کسی کا مقام ہوتا ہے

اس اصول کے ماتحت کسی سے کچھ کاوش ہو تو مسلمان کا کام نہیں کہ اس کی موت پر خوش ہو یا اس کی بدگوئی کرے۔ حدیث شریف میں یہ ہدایت ان الفاظ میں آئی ہے:۔

لا تسبوا الاموات فانھم افضوا

الی ما قدموا

مُردوں کو گالی نہ دو وہ کئے کو پہنچ گئے۔

مگر بریلوی کیمپ کی پرانی عادت ہے کہ مردہ پرست بھی بہت ہے اور مُردوں کو بُرا کہنے میں بھی پیش پیش ہے۔ حال ہی کا واقعہ ہے کہ دہلی کے ایک خادم توحید و سنت مولانا محمد (غفرہ اللہ لہٗ و احسن مثواہ) یکم صفر ۱۳۶۱ھ کو بحکم الٰہی عالم فانی سے راہی عالم بقا ہوئے۔ انا للہ! ان کی وفات پر ہر مسلم اہل توحید کو صدمہ ہوا ہوگا اور ہونا چاہئے۔ مدیر "الفقیہ" کے قلب نے بھی ملامت کی کہ اظہار افسوس کرے۔ اظہار افسوس تو کیا، مگر اظہار غیض بھی ساتھ ہی کر دیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"نہایت افسوس سے یہ خبر درج اخبار کی جاتی ہے کہ وہابیان ہند کے مایۂ ناز مولوی اور حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے سخت ترین دشمن اور فرقۂ احناف کو اٹھتے بیٹھتے صلواتیں سنانے والے مولوی محمد جوناگڈھی ایڈیٹر اخبار محمدی دہلی مورخہ یکم صفر ۱۳۶۱ھ کو کچھ عرصہ کی علالت کے بعد اپنے وطن جوناگڈھ میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون!

ہمیں ان کی موت کا پڑھ کر بہت افسوس ہوا اور ناقابل تحریر رنج ہوا۔ اس سے زیادہ ہم ان کے متعلق کچھ نہیں لکھتے۔ اب ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے۔"

(الفقیہ، مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ ۹)

اس عبارت میں خط کشیدہ الفاظ میں اس غیظ و غضب کا اظہار ہے جو اہل توحید سے ...... کو ہوا کرتا ہے۔ بریلوی کیمپ کے ممبرو! آؤ ذرا انصاف سے سوچیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا سخت ترین دشمن کون ہے؟ افراد جماعت اہل حدیث ہیں یا بریلوی سٹاف؟

سنو اور گوش ہوش سے سنو!

ہم حضرت امام کے صحیح معنی میں مودب اور ان کی ہدایات کے پیروکار ہیں ہمیں انکا فرمان عالی شان ہر وقت یاد رہتا ہے جو آپ نے نہایت مختصر مگر جامع الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:۔

اذا صح الحدیث فھو مذھبی

جو حدیث صحیح ہو وہی میرا مذہب ہے

بریلوی دوستو! بتاؤ تم قبروں کو سجدہ کرتے ہو، پیروں کے سامنے جھکتے ہو۔ کیا تمہارے افعال حضرت امامؒ کے قول کے مطابق حدیث رسول علیہ السلام کے موافق ہیں؟ قرآنی آیات و احادیث کے صریح خلاف نہیں ہیں؟

بتاؤ! پیر صاحب کی گیارھویں، ساتویں، چالیسواں کے متعلق حضرت امامؒ کا کوئی فرمان آپ کے پاس ہے؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو خود ہی کہو کہ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف کرنے والا ان کا دشمن ہے یا ان کے فرمان کے مطابق عمل کرنے والا۔ ؎

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

اطلاع

اخبار "تنظیم" میں کسی نامہ نگار کی طرف سے شائع ہوا ہے کہ مولوی محمد صاحب مرحوم خطبہ جمعہ کو کھڑے ہونے لگے تو یکا یک قلب (دل) بیٹھ گیا۔ ایسا ہوتا تو مرحوم کی موت میں فی الجملہ اور فضیلت ظاہر ہو جاتی۔ گویا عبادت کی حالت میں ان کی وفات ہوتی۔ مگر واقعہ یہ نہیں ہے بلکہ اس طرح ہے کہ جمعہ پڑھا کر جمعہ کا دن گذار کر اس رات آپ کو تکلیف ہوئی۔ جس سے جانبر نہ ہو سکے انا للہ و انا الیہ راجعون!

(محمد عبد اللہ ثانی)

حیات طیبہ

بطل حریت، مجاہد ملت، مبلغ سنت حضرت مولانا محمد اسماعیل شہید دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مفصل سوانح عمری مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارنامے نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی تبلیغ میں جس طرح آپ نے جان ہتھیلی پر رکھ کر جدوجہد کی ان سے آپ لوگ سیکھ سکتے ہیں۔ سکھوں کے ساتھ مذہبی جہاد اور لڑائیوں کے طریق و کیفیت درج ہے۔ مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ جدید اڈیشن ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت دو روپے۔ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

۴ ان کو حل آشکلات عالم اسرار سمجھتے ہو۔

ذکرِ شہید

مولٰنا محمد اسماعیل شہید دہلوی کا ایک واقعہ

(از ملک ابو یحیٰی امام خان صاحب سوہدروی)

شاہ اسماعیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس خلوص سے تبلیغ فرمائی۔ اس کا ذکر قابل نصیحت ہے۔ اس لئے بمصداق سے

گاہے گاہے باز خواں ایں قصۂ پارینہ را

میں اپنے ایک مسودہ" کا خلاصہ حاملین امانتِ اسمٰعیلی کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جس کا مفاد حیات طیبہ" سے لیا گیا ہے (یہ واقعہ میں اپنی کتاب تراجم علمائے حدیث ہند" میں نقل نہیں کر سکا)

بادشاہ کی ملاقات کے ساتھ ہی مولانا شہید کا وہ واقعہ بھی قابل ذکر ہے جو ایک صوفی بزرگ سے پیش آیا۔

دہلی۔ فراشخانہ کی کھڑکی سے باہر ایک مقام قدم شریف ہے۔ جہاں اُس زمانہ میں ربیع الاول کی ۱۱ - ۱۲ تاریخ کو بڑی دھوم سے عرس ہوتا۔ جس میں منجملہ اکثر صوفیائے کبار کے ایک بزرگ جلال شاہ نامی بھی شمولیت کے لئے باہر سے آتے۔ شہر میں داخلہ پر ان کی پیشوائی اس اہتمام سے کی جاتی کہ امراء اور شہزادے تک موجود ہوتے۔ پیر جلال شاہ صاحب شاہی خیمہ میں قیام فرماتے۔ جلو میں دو تین سو مریدوں کا جمگھٹا رہا کرتا۔ سامان میں بڑے بڑے ایرانی غالیچے اور دیگر بیش قیمت چیزیں خود حضرت جلال شاہ کی ملکیت سے ہوتیں اور قابل تعریف بات یہ تھی کہ خیرات بہت کرتے۔ حلقہ قائم ہوتا تو کسی کی مجال نہ تھی کہ آنکھ اوپر اٹھا سکے۔ جلال شاہ سائلین سے مدارات کرتے مگر امراء کے ساتھ تنگ مزاجی سے پیش آتے۔

عرس کا وقت آپہنچا۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب بھی تشریف لے آئے۔ حضرت شہید ہمیشہ سپاہیانہ لباس پہنتے تاکہ کوئی شناخت نہ کر سکے۔ حلقہ قائم ہوا۔ جلال شاہ نے دیکھتے ہی اصرار سے اپنے برابر بٹھا لیا۔ "قدم شریف" کے تبرکات لائے گئے جن کی تعظیم کے لئے تمام اہل حلقہ سرو قد کھڑے ہو گئے مگر حضرت شہید آہستہ آہستہ پیچھے سرک گئے اور بیٹھے رہے۔ جلال شاہ کے سوا کسی نے آپ کو اس حال میں نہ دیکھا۔ مگر وہ بھی خاموش بیٹھے رہے۔ خدام کو انعام دیکر تبرکات واپس بھجوا دیئے گئے۔ مجلس پر بدستور سکوت طاری تھا۔ جو ان کے حلقے کا خاصہ تھا۔ حضرت شہید کو بلا کر پھر اپنے پاس بٹھا لیا۔ اب جلال شاہ آپ کی طرف اور بھی زیادہ غور سے دیکھنے لگا۔ آخر درویش نے مہر سکوت توڑی اور دبی سی آواز سے مخاطب ہوا کہ

"آپ دہلی کے رہنے والے ہیں؟ جواب ہاں۔

"سال بھر بعد آپ ہی لوگوں کی وجہ سے ہم یہاں آجاتے ہیں۔ آپ جیسے اصحاب کی زیارت ہو جاتی ہے۔ ورنہ ہمارے نصیب کہاں کہ ہم دہلی اور اہل دہلی کی خوش صحبت سے فیض یاب ہوں!

اس پر مولانا اسماعیل نے کچھ فرمایا۔ سخن میں تاثیر خدا داد تھی۔ درویش! حلاوت اندوز ہوا۔ وقت سے پہلے حلقہ برخاست کر دیا۔ مریدوں کو اپنے اپنے خیموں میں ذکر کا حکم ہوا۔ اب جلال شاہ اور شہید دونوں رہ گئے۔ درویش نے کہا معلوم ہوتا ہے: آپ شاہ اسماعیل صاحب ہیں؟" پہلے تو خاموش رہے۔ آخر اقرار کیا۔ جلال شاہ نے کہا کہ میرے پاس کئی بار آپ کی تصویریں اور حلیے لوگوں نے بھیج کر استدعا کی ہے کہ کسی تدبیر سے آپ کو شکست فاش ملے۔ (عمل کے ذریعہ سے)۔ میں نے اُن خطوط کی پرواہ نہیں کی یوں مجھے ایک عمل بھی آتا ہے۔ یعنی میں نے مشق بڑھا کر اپنی آنکھوں میں ایسی کشش پیدا کر رکھی ہے جس سے میں اپنے سے کمزور پر غالب آسکتا ہوں۔ آج تک میں نے اپنے بھانجے کے سوا دوسرے شخص پر یہ عمل اس لئے نہیں کیا۔ مبادا اگزند پہنچے اور میں کسی سخت عذاب میں پکڑا جاؤں۔

شاہ اسماعیل صاحب یہ ماجرا سُن کر آبدیدہ ہو گئے اور وعظ شروع کر دیا۔ سید جلال شاہ صاحب مافات پر افسوس کرکے رونے لگے۔ اپنے گناہوں سے توبہ کی۔ اور دونوں نے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔ یہ رات کے ۲ بجے کا وقت تھا۔ سید صاحب کے تائب ہونے سے تمام مرید اور اہل حلقہ راہ راست پر آگئے۔ فقط!

اہلحدیث اس واقعہ کی مفصل کیفیت اور شاہ اسمٰعیل صاحب شہید کی مکمل سوانحعمری "حیات طیبہ" میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت دو روپیہ۔ محصول ڈاک ۸/ ملنے کا پتہ۔ دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر۔

ایک اہم گذارش

(از ابو سلیم عبدالرحیم مدرس مدرسہ محمدیہ شکر گوالیاں)

بمعہ دان اہل حدیث السلام علیکم۔ واضح بحال ہے

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

بزم توحید (زندہ باد) کو قائم ہوئے کچھ زائد دن نہ گزرے تھے کہ اک نئی خلش ہمارے دلوں کو گدگداتی ہوئی آموجود ہوئی یعنی آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کے سالانہ اجلاس کی کاروائی۔ وہ یہ کہ ہر اہل حدیث فرد کو چاہئے کہ اپنے اپنے شہر بستی میں متفق و جمع ہو کر انجمن قائم کرکے دہلی سے اس کا الحاق کریں مزید براں کانفرنس کے ممبر بنائے جاویں۔ جس کی فیس ممبری چار آنہ سالانہ ہوگی۔ اور ماہ بماہ دہلی کو اپنی انجمن کی کاروائی (آمد و خرچ حساب وغیرہ کی رپورٹ دفتر دہلی میں دینا ہوگی۔ اور دوسری طرف بزم توحید بھی ان ہی مقاصد کو لیکر اٹھی تھی کہ اس کی شاخیں ہر شہر قصبہ و گاؤں میں قائم کرکے اوس کا الحاق امرتسر سے رکھیں اور باقاعدہ حساب آمد خرچ و دیگر معاملات کی

رپورٹ ماہانہ دفتر اہلحدیث یعنی کمیٹی ۔ کو بزم توحید کو دیتے رہا کریں ۔ اور اس کے بھی ممبر بنائے جاویں حیرت و تعجب سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ان دو آوازوں کا ایک ہی عالی مقام سے اٹھنا گویا یک میان و دو شمشیر کا مرادف ہے ۔ آہ! ؎

دل کو روؤں یا جگر کو میں

میری دونوں سے آشنائی ہے

گو دونوں کے ارادے و مقاصد ایک مگر جماعت پر دو کام بہت گراں گذریں گے کہ کا[illegible] ٹی کے ممبر بنیں اور [illegible]ن کو رپورٹیں بھیجیں ۔ اور لطف یہ کہ دونوں تحریکیں شروع بھی ہوچکی ہیں کاش! جماعت اہلحدیث کو ایک اور صرف ایک مرکز پر جمع کرنے کی سعی فرمائی جاوے ۔ آہ ثم آہ ۔ ہماری غفلت و بیہوشی کی بھی کوئی حد ہے کہ رہبران قوم ہم کو بار بار بیدار کر رہے ہیں ۔ مگر ہم آرام کی نیند لے کر خوب سو رہے ہیں ۔ کیا اللہ ہم اپنی حالت پر غور کریں کہ کیا تھے اور کیا ہو گئے میرے خیال ناقص میں کانفرنس کی آواز صدا بصحرا ثابت ہو رہی ہے خدا کرے کہ یہ میرا خیال غلط ثابت ہو۔ اس کی ایک ادنیٰ مثال ہمارے سامنے موجود ہے ۔ یعنی جو کانفرنس کہ ۲۶ مدارس کو ماہانہ امداد بہم پہنچاتی ہو ۔ باوجود اس ہمدردی کے کانفرنس کی موجودہ کارروائی کی صدا پر صرف ایک مدرسہ باڑی ریاست دھولپور نے لبیک کہی ۔ باقی ۲۵ مدارس کی طرف سے کوئی آواز نہ آئی ۔ حالانکہ جتنے مدارس کو اور جن جن مقاموں کو کانفرنس امداد دیتی ہے ۔ وہاں سے خصوصاً ولزوماً فوراً لبیک کی صدا آنا چاہئے تھی ۔ جب ایسے مقامات پر کانفرنس کی تجاویز کا کوئی اثر نہ ہوا تو دیگر جگہ اس کا اثر نکلنا مشکل نظر آتا ہے ۔ میں مولانائے محترم سردار جماعت اہلحدیث و دیگر اکابرین جماعت اہل حدیث کی خدمت میں مودبانہ گذارش کرتا ہوں کہ اس خلش کو دور کرنے کی سعی فرماویں گے ۔ اور جماعت اہل حدیث کو چاہئے کہ وہ اپنے سردار کے دستور العمل پر چلنے کی زائد سے زائد کوشش کریں گے ۔ بزرگو! یہ ہستی ہمارے اندر غنیمت ہے ۔ اگر جماعت اس ہستی[1] کو جواہرات میں تولے تب بھی جماعت اس کی قیمت ادا نہیں کرسکتی دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مولانائے مکرم کی عمر میں ترقی عطا فرماوے ۔ آمین! اور آؤ ہم سب مل کر یہ کہیں ؎

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

خدا کے فضل سے یہاں بزم توحید قائم ہوگئی ہے اور کانفرنس اہل حدیث کے ممبر بھی بنائے گئے ہیں یہ تمام کوششیں عالی جناب حاجی ابراہیم صاحب کی خلوصیت دل کا نتیجہ ہیں۔

اہلحدیث | یہ سوال مجلس مشاورت جلسہ کانفرنس اہل حدیث منعقدہ آرہ میں بھی اٹھایا گیا کہ اہل حدیث انجمنوں کے ہوتے ہوئے بزم توحید کی کیا ضرورت ہے جواب دیا گیا کہ انجمن اہل حدیث اور بزم توحید میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے ۔ کیونکہ انجمن اہل حدیث کے ممبر خاص مذہب اہل حدیث کے ماننے والے ہوں گے بزم توحید میں یہ شرط نہیں ہے ۔ ہر وہ شخص جو قبر پرستی کو برا جانتا ہے وہ اس کا ممبر اور معاون ہوسکتا ہے ۔ جہاں انجمن اہل حدیث ہے وہ بزم توحید کو ایک برانچ کے طور پر سب کمیٹی بنا سکتی ہے ۔ مختصر لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بزم توحید قبور اور پیر پرستی کی تردید کے لئے ہے ۔ انجمن اہل حدیث کی اغراض بہت وسیع ہیں ۔ تقلید سے چھڑانا ۔ آمین رفعیدین وغیرہ مسائل حدیثیہ پر مناظرات و مباحثات کرنے ایسا کرتے ہوئے کسی مقدمہ کی صورت پیدا ہوجائے تو اس میں کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ۔

اس لئے دونوں کے مفہوم سمجھنے سے دونوں میں فرق سمجھ میں آجاتا ہے ۔ جن لوگوں کو آج کل کی سیاسی انجمنوں سے کچھ تعلق یا واقفی ہے وہ دیکھ سکتے ہیں کہ ان میں بھی اس قسم کی برانچیں ہیں ۔ رپورٹ دینا کوئی مشکل نہیں ۔ جہاں بزم توحید کسی انجمن اہل حدیث کی برانچ ہو وہ اپنی رپورٹ اس انجمن میں دیدے اور وہ انجمن اہل حدیث اس کی رپورٹ اپنی معرفت بھیج دے ۔

غرض کام کرنے سے ہے جس طرح بھی ہوسکے کریں ؏

کئے جاؤ کوشش میرے دوستو

مولانا محمد صاحب دہلوی کی وفات پر تعزیتی جلسے قرارداد میں

مولانا مرحوم کی وفات کا جو صدمہ اہل توحید کے دل پر ہوا ہے اس کے اظہار کے لئے الفاظ میں گنجائش نہیں ۔ ہر روز کئی تعزیتی خطوط دفتر ہذا میں موصول ہوتے رہتے ہیں ۔ ان کا مطلب صرف اظہار افسوس ہی ہوتا ہے ۔ اس لئے ان کو پورا نقل کرنے سے کوئی فائدہ نہ سمجھ کر صرف نام ہی شائع کردیا جاتا ہے ۔ اس ہفتہ صدر دفتر آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کی مجلس شوریٰ کی کارروائی موصول ہوئی ہے ۔ جو بجنسہ درج ذیل ہے :-

نقل مجلس شوریٰ | بتاریخ ۹ صفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۷ ۔ مارچ ۱۹۴۱ء کو مجلس شوریٰ کا اجلاس بصدارت مولانا احمد اللہ صاحب منعقد ہوا ۔

(حاضرین) مولانا احمد اللہ صاحب ۔ مولانا شرف الدین صاحب ۔ مولانا عبید اللہ صاحب ۔ مولانا عبدالسلام صاحب ۔ مولانا حاکم علی صاحب ۔ مولانا عبدالوکیل صاحب ۔ شیخ حافظ حمید اللہ صاحب ۔ حاجی محمد صالح صاحب ۔ حاجی بشیر الدین صاحب ۔ حاجی محمد رفیع صاحب ۔ حافظ محمد امین صاحب ۔ حاجی بشیر الدین صاحب ۔ حاجی محمد رفیق صاحب ۔ شیخ محبوب الٰہی صاحب دلال ریلوے

(۱) مولانا محمد صاحب مرحوم جوناگڈھی کے سانحہ جانکاہ پر حزن وملال کا اظہار کرتے ہوئے بالاتفاق پاس ہوا کہ تعزیتی مضمون اخبارات کو بھیجا جاوے ۔ مضمون کا بنانا حاجی محمد صالح صاحب کے سپرد کیا گیا۔

[1] اس ہستی سے مراد مولانا ابوالوفاء صاحب کی ہستی ہے۔ (راہ علیم)

حاجی صاحب موصوف نے جو مضمون بنایا ہے وہ ذیل میں درج ہے :۔

عمامہ زہ بزمیں مشتری چہ پیش آمد
نہاد بہر چہ مریخ بر گلو خنجر

مولانا محمد صاحب مرحوم مدیر اخبار "محمدی" دہلی کا تعارف تفصیل حاصل ہے۔ آپ کی شخصیت بہت سی خوبیوں کی حامل تھی۔ جس کا اقرار مخالف و موافق سب کو ہے۔ چنانچہ آپ کے سانحہ جدائی پر مخالف اور موافق سب کو پُرنم دیکھا گیا۔ آپ نے اپنی عمر کا بہترین اور بیشتر حصہ اسلامی خدمات کو انجام دینے میں صرف کیا۔ تحریری اور تقریری فرائض انجام دئیے۔ اخبار "محمدی" نیز مختلف مسائل پُر مدلل اور مبسوط کتب و رسائل لکھ کر دین کی زبردست خدمت کی۔ آپ اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں کسی طاقت سے مرعوب ہونے والے نہ تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر موقعہ پر آپ کی مدد کی۔ آپ خدا ترس عالم تھے۔ آپ کی داد و دہش بھی کم نہ تھی۔ "خلق حسن" سے متصف تھے۔

جماعت کو آپ کی ذات سے بہت کچھ امید تھی۔ لیکن حکمت الٰہی غالب ہے کہ آپ جلد دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے اور ہم سب کو ایسے وقت میں جبکہ علماء کا فقدان ہے۔ کام کرنے والوں کی قلت ہے۔ داغ مفارقت کا صدمہ دکھا گئے۔ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ جلدی نعم البدل عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ آمین!

(۲) مولانا محمد صاحب مرحوم جوناگڈھی کے اہل و عیال اور ورثاء نیز مال میراث کے انتظام کے لئے مجلس شوریٰ نے مولانا احمد اللہ صاحب۔ مولانا عبد العزیز صاحب میمن پروفیسر یونیورسٹی علی گڈھ۔ حاجی محمد صالح صاحب شیخ حاجی حمید اللہ صاحب۔ حاجی بشیر الدین صاحب۔ حافظ محمد امین صاحب۔ حاجی عبد الرشید صاحب کو مقرر کیا۔ تاکہ مولانا مرحوم کے ورثاء کے ساتھ مل کر صحیح انتظام کیا جا سکے۔

نیز یہ مجلس قرار دیتی ہے کہ علم دین کے حصول میں خوشحال طبقہ کو بھی توجہ کرنی چاہئے تاکہ دین کی اشاعت میں تیز رفتاری حاصل ہو ؎

خدا ہر چہ خواہد کند بندہ باش
رضا پیش گیرد سر افگندہ باش

(حافظ حمید اللہ نائب ناظم اہل حدیث کانفرنس دہلی)

مبشر خواب

ایس۔ ایم احمد صاحب پھاٹک حبش خان صاحب دہلی سے اپنا ایک خواب جو انہوں نے ۵ صفر کو دیکھا یوں تحریر کرتے ہیں :۔

ایک بہت بڑی وسیع مسجد ہے۔ اس میں مجمع کثیر ہے اور میں وضو کر رہا ہوں۔ اتنے میں ایک آواز گونجتی ہے کہ "مولوی محمد آگئے"۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک بچہ منبر کے قریب کھڑا کلام اللہ کی تلاوت کر رہا ہے۔ یہی دیکھنے پایا تھا کہ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نماز فجر کو چلا گیا۔ (یہ واقعہ ۵ صفر بروز منگل کا ہے)

اب دعا ہے کہ اے میرے اللہ جلیا کہ مولانا محمد علیہ الرحمۃ اپنی ہر تقریر اور ہر وعظ میں سامعین اور تمام مسلمانوں کو دعائیں دیتے تھے تو ان پر اس سے بہت زیادہ اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اور ان کی قبر میں نور بھر اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

واللہ ان کی تلقین کے الفاظ مجھے خوب یاد ہیں رمضان کا مہینہ ہے جمعہ کا خطبہ دے رہے ہیں کہ اے مسلمانو! یہ الفاظ کثرت سے کہو :۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ استغفر اللہ اللھم انی اسئلک الجنۃ واعوذ بک من النار

ایسے ہی شب قدر میں وعظ فرما رہے تھے اور تاکید کر رہے تھے کہ مسلمانو کثرت سے ان الفاظ کو پڑھو بہت زیادہ وقت اس دعا میں گزارو۔ میرے نبی محمد رسول اللہ اللھم صل وسلم و بارک علیہ کا فرمان ہے۔ ہماری مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے نبی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ شب قدر پاؤں تو کیا کروں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی پڑھا کرو۔ فقط! (راقم ایس۔ ایم۔ احمد پھاٹک حبش خان دہلی)

تعزیتی جلسہ علی گڈھ

۷۔ مارچ ۱۹۴۱ء بعد ادائے نماز جمعہ، موتی مسجد میں انجمن اہل حدیث علی گڈھ کا ایک جلسہ بصدارت مولوی ابو البشیر صاحب مترجم الوسیلہ منعقد ہو کر حسب ذیل تجویز باتفاق رائے پاس ہو گئی۔

انجمن اہل حدیث علی گڈھ کا یہ جلسہ حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب محدث نصیر آبادی و مولانا مولوی محمد صاحب جوناگڈھی ایڈیٹر اخبار محمدی کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہ ایزدی میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ دونوں عالمانِ دین کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

نیز یہ جلسہ اول الذکر مولانا مرحوم کے عقیدتمندوں اور بالخصوص اہالیان نصیر آباد کی خدمت میں بہ ادب عرض کرتا ہے کہ مرحوم کی یادگار مدرسۃ القرآن والحدیث محلہ دودھیا کا بااحسن طریق انتظام کر کے استحکام فرماویں

و نیز ثانی الذکر مولانا مرحوم کے اخبار "محمدی" مذہبی آرگن کے بقا کے لئے جماعت اہل حدیث بالخصوص رؤسائے دہلی سے التماس کرتا ہے کہ کوئی نہ کوئی صورت اس کے دوامی اجراء کی نکالیں۔ تاکہ مسلمان اُس کے استفادہ سے محروم نہ ہوں۔ (ناظم انجمن) *

اہلحدیث

کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوق
کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی عنقریب جدا

یادگار محمدی

مولانا محمد صاحب مدیر محمدی کی مندرجہ ذیل تالیفات دفتر اخبار "اہلحدیث" امرتسر سے مل سکتی ہیں :۔

خطبات سید المرسلین حصہ اول عہ۔ دوم عہ۔ سوم عہ

شمع محمدی۔ جس میں حدیث و فقہ کے فرق کو مدلل طور پر ثابت کیا ہے۔ قیمت عہ

نور محمدی۔ جس میں قوالی و راگ کی کتاب و سنت و اقوال بزرگان سے تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۱۲

ذمہ محمدی۔ حضرت سید عبد القادر جیلانی رح کے مبارک اقوال سے آمین بالجہر۔ فاتحہ خلف الامام۔ نفی علم غیب گیارھویں کی حرمت وغیرہ کی تردید ہے۔ قیمت ۶

* علاوہ اس کے میرپور ضلع جموں میں بھی تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔

متفرقات

مولوی عمرالدین مرحوم وزیرآبادی کی وصیت

(اسلسلہ ہذا اہلحدیث ۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء سے ملایئے)

مرحوم کی رقم بغرض تقسیم برائے ضرورت طلباء بو مرحوم پاس مسں مرحوم نے امانت رکھی تھی۔ اس کا ذکر اہلحدیث ۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں ہوا تھا۔ اس کے متعلق مرحوم کے بعض وارثین کی طرف سے انجمن اہل حدیث وزیرآباد کی طرف سے نوٹس متعفس جسکی نالش وغیرہ آتے تھے۔ اس لئے میں اس رقم کی تقسیم سے رُک گیا۔ اور منتظر رہا کہ کوئی عدالتی طلبی آئے اور عدالت جو فیصلہ کرے اس پر عمل کیا جائیگا۔ مگر عدالت کی طرف سے کوئی طلبی نہیں آئی۔ روپیہ روکے رکھنا بھی میں نے مناسب نہیں سمجھا۔ اس لئے تقسیم شروع کر دی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

(۱) طلبائے مدرسہ غزنویہ امرتسر بسرگرم } ۱۰۹۔۰۔۰
(۲) " مسجد قدس امرتسر }
(۳) مدرسہ نصرۃ الحق امرتسر ۔۔۔ ۴۰۔۰۔۰
(۴) مدرسہ اہل حدیث وزیرآباد ۵۰۔۶۔۶
(۵) " " گوجرانوالہ ۲۵۔۴۔۰
(۶) ایک بیمار طالب علم برائے علاج ۔۔۔ ۱۲
(باقی آئندہ) ۲۲۴۔۱۰۔۶

اسلام اور مسیحیت | جو عیسائیوں کی تازہ تصانیف (اسلام کی تردید میں) کے جواب میں طبع ہو رہی ہے۔ اس کا ہر خریدار اہلحدیث کے پاس ہونا فائدہ مند ہوگا۔ اجلتے جن شائقین نے ابھی تک اس کی خریداری کے لئے خواہش نہیں بھیجی وہ جلد بھیج دیں۔

جنازہ غائب مولانا محمد | مولانا مرحوم کے جنازہ غائب پڑھنے کی مندرجہ ذیل حضرات نے اطلاع دی ہے۔ (۱) مولانا یونس خاں شروانی حیدرآباد دکن۔ (۲) حکیم اللہ بخش صاحب جالندھری مقیم سلچر (آسام) (۳) عبدالوہاب صاحب قریشی راجندری۔

تعزیتی قطعے | جناب ابوالمعارف صاحب مئوی نے مندرجہ ذیل قطعات برائے اشاعت ارسال کئے ہیں:۔

آہ تاریخ المناک

۱۳۶۰ھ

آہ حضرت العلامہ مولانا محمد جوناگڈھی

۱۹۴۱ء

لَقَدْ مَاتَ فِي الْوَطَنِ الْمُبَارَكِ دَفْعَةً
سَمِيُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ شَيْخٌ مُمَجَّدٌ
نَقَالَ بِقَلْبِ الْحُزْنِ شَادٌ مُؤَرِّخًا
تَحَلَّى إِلَى اللّٰهِ الْجَمِيْلِ مُحَمَّدٌ

۱۳۶۰ھ

ایں چہ شد اے شب تاریک کہ نہاں گشت کوکب امید
ایں ندا آمد از لب دریا
غرق شد ہائے مرکب امید

۱۹۴۱ء

خدمت دین خدا کی جس نے ہو کر بے خطر
جس نے سنت کی حمایت میں کیا سینہ سپر
درہم و برہم صف باطل کو جس نے کر دیا
رکھ دیا جس کے قلم نے قلب بدعت چیر کر
وہ بہادر آج ہم سے آہ رخصت ہو گیا
اس کو لینے آگئے اللہ کے پیغام بر
خالق اکبر جناب حق سے ملنے کے لئے
آپ جنت کو سدھارے ہم کو مضطر چھوڑ کر
کہہ دو یہ تاریخ قلب مضطرب کو تھام کر
کیا ہوا آہ کیا ہوا وہ فاضل عالی گہر

۱۳۶۰ھ

احقر محمد ابوالمعارف الاعظمی مئوی

۱۹۴۱ء

حافظ قرآن کی ضرورت | مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے ایک ایسے حافظ قرآن خوش الحان اہل حدیث کی ضرورت ہے جو باقاعدہ تجوید بچوں کو تعلیم دے سکے۔ مدرسہ ہوت مبلغ پانچ روپیہ خشک دے سکیگا۔ انشاء اللہ! خط و کتابت کا پتہ:۔ محمد عالم بانی مدرسہ کوٹلی لوہاراں غربی۔ ضلع سیالکوٹ۔

ضرورت مدرس | ایک عربی مدرسہ کے لئے صحیح الاعتقاد مسلم عالم تجربہ کار کی ضرورت ہے۔ جو کہ پختہ اعتقاد کا موحد اور بردبار ہو۔ تنخواہ معقول۔ خورد و نوش رہائش مفت ہوگی۔ خواہشمند حضرات پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:۔ کرنل سید نذیر علی شاہ کرنل فوج۔ بمقام "الفلاح" ڈاکخانہ بغداد الجدید ریاست بہاولپور۔

ضرورت امام | ایک ایسے مولوی صاحب کی ضرورت ہے جو مسجد کی امامت پابندی کے ساتھ کرسکے جمعہ میں وعظ و تقریر کر سکے۔ قرأت اچھی ہو۔ بچوں کو دو تین گھنٹہ تعلیم بھی دینا ہوگا۔ بوقت ضرورت سفارت کا کام بھی کرنا پڑیگا۔ تنخواہ دس روپیہ ماہوار دیجاویگی اگر بال بچے ہمراہ ہوں گے تو ان کے لئے بھی جگہ رہنے کی مفت دی جاویگی۔ اور کچھ تنخواہ میں اضافہ کر دیا جائیگا۔ باقی دیگر امور بذریعہ خط و کتابت طے کر کے اطمینان کرلیویں۔ درخواست پتہ ذیل پر روانہ کریں۔ پتہ:۔ حاجی عبدالرؤف سرپرست مدرسہ ضیاء العلوم محلہ کوٹ قصبہ مئو ائمہ۔ ضلع الہ آباد (یو پی) مہر داخل غریب فنڈ

مرزائیوں سے مناظرہ | میانہ پورہ شہر سیالکوٹ میں ۲۳ فروری ۱۹۴۱ء کو اہل اسلام و مرزائیوں کے مابین مسئلہ حیات مسیح پر مباحثہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے حافظ محمد شریف اور فریق مخالف کی طرف سے ملک عبدالرحمن خادم مناظر تھے۔ مناظرہ تین گھنٹے جاری رہا۔ حافظ صاحب نے آیات قرآن مجید و احادیث نبویہ اور مرزا صاحب قادیانی و مولوی نورالدین صاحب قادیانی کے اقوال سے حیات مسیح؎ کا ثبوت دیا مگر خادم صاحب نے جواب تو وہی دیا جو وہ پہلے دیا کرتے تھے۔ پبلک پر واضح ہوگیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب کی تاویلات بالکل غلط ہیں۔ (کچھ از شریک مناظرہ)

؎ حیات مسیح کے متعلق مفصل مدلل واقفیت کے لئے مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی لاجواب تصنیف "شہادۃ القرآن" ملاحظہ فرمائیں۔ قیمت دو روپیہ (دفتر اہلحدیث)

ملکی مطلع

رفتار جنگ

چین جاپان کی جنگ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ جاپان کی جنگ کے بعد چینیوں نے بیس ہزار جاپانی فوج کو پسپا کر دیا ہے" اس کی وجہ غالباً یہ ہے کہ جاپان کی توجہ اب چین سے ہٹ کر بحرالکاہل کے جزائر (شرق الہند اور سنگاپور وغیرہ) کی طرف لگ رہی ہے۔ اخبارات میں جو خبریں شائع ہوتی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی جاپان کی امداد پر ہے اور جاپان جرمنی کی امداد پر۔ ہٹلر کی خواہش ہے کہ جاپان کسی نہ کسی طرح ایشیائی جنگ کو جاری رکھے۔ کم سے کم بحرالکاہل میں اپنی فوجی سرگرمیاں دکھاتا رہے۔ اس کے نتیجہ میں امریکہ اور برطانیہ کو اس سمندر میں کافی بحری بیڑہ رکھنا پڑیگا۔ اگر جاپانی خطرہ نہ ہوتا تو یہ بیڑہ کسی ضروری محاذ پر مصروف کار ہوتا۔ نیز جاپانی خطرہ کے پیش نظر امریکہ برطانیہ کی دل کھول کر امداد بھی نہیں کرسکیگا۔ ایک تازہ خبر یہ ہے کہ جرمنی نے بحرالکاہل میں اپنی سرگرمیاں شروع کر دی ہیں اور اس کی امداد جاپانی خفیہ طور پر کر رہے ہیں۔ یعنی جاپان کے جو طاس بحرالکاہل (ما بین ایشیا و امریکہ) میں ہیں ان میں جرمن جہاز مقیم ہیں اور وہاں سے نکل کر بحرالکاہل میں جارحانہ کاروائی کرتے ہیں۔ بلکہ بعض جرمن جہاز جاپانی جھنڈا لہراتے رہتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جرمنی نے جاپان کو اس کے معاوضے میں یہ پیش کش کی ہے کہ جاپان سے وعدہ کیا ہے کہ ولادی واسٹک سے جاوا، چین، ہندوستان بلکہ نہر سویز تک جاپان کو نیا نظام قائم کرنے میں مدد دیگا۔ غالباً اسی لئے جاپان کا وزیر خارجہ ہٹلر سے ملاقات کرنے برلن گیا ہے۔ اگر یہ خبریں صحیح ہیں تو ممکن ہے جاپان اس لالچ میں آکر ایشیا میں کوئی خلاف توقع حرکت کر بیٹھے۔ غالباً اسی لئے اس نے سیام و ہندچینی میں بھی صلح کرا کر ان کو اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔

ان حالات کی روشنی میں کہہ سکتے ہیں کہ ہندوستان کے قریب سنگاپور وغیرہ میں جنگ کا خطرہ روز بروز قوی ہوتا جاتا ہے۔

برطانیہ و جرمنی ہم ابھی لکھ آئے ہیں کہ جرمنی نے بحرالکاہل میں سرگرمیاں شروع کر دی ہیں جو درحقیقت جنگ برطانیہ اور جرمنی ہی کا حصہ ہیں۔ اس کے علاوہ امریکہ کی طرف سے برطانیہ کو جو جنگی امداد پہنچ رہی ہے۔ جرمنی نہیں چاہتا کہ برطانیہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے وہ بحر اوقیانوس کے بحری راستہ میں بھی رکاوٹ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ جرمنی کی بہت سی آبدوز کشتیاں اور ہوائی جہاز اس سمندر میں گشت کر رہے ہیں جو برطانوی جہازوں پر حملے کرتے رہتے ہیں۔

برطانیہ پر جرمن ہوائی جہازوں کے حملے اس ہفتے بھی ہوتے رہے ہیں۔ جن کا جواب برطانوی حملہ آور جہازوں نے دیا۔ بلکہ جرمنی کے مقبوضہ ساحلی مقامات پر بھی جا کر انہوں نے حملے کئے۔ فرانس پر برطانیہ کے حملے کے پیش نظر جرمنی کی طرف سے دریائے لالیئر کے دہانے سے خلیج بسکے تک مورچے اور فرانس کے مغربی ساحل پر کنکریٹ کے زبردست پشتے بنائے جا رہے ہیں۔ ان مورچوں پر فرانس کی سابقہ دفاعی لائن (میجنو لائن) سے بھاری بھاری توپیں لا کر نصب کی گئی ہیں۔ فرانس کو برطانوی حملہ سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔

ادھر انگلستان پر جرمنی کے متوقع حملہ کے پیش نظر ایک نقلی حملے کی مشق کی گئی جس میں بہت سے پیرا شوٹ سپاہی اتارے گئے اور حملہ آور جہاز ساحل پر نمودار ہوئے اور حفاظتی فوج نے جواب میں گولہ باری کی۔ جس سے سارا ساحل ہل گیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تجربہ نہایت کامیاب رہا۔

محاذ بلقان گذشتہ ہفتے بلقان کے متعلق جرمنی کی دھمکی کا ذکر کیا گیا تھا۔ اس ہفتہ کی اطلاعات کے مطابق جرمنوں نے سرحد یونان پر کئی لاکھ فوج جمع کر رکھی ہے سوئٹی خود البانیہ میں پہنچ گیا ہے۔ یونان البانیہ کی جنگ جاری ہے۔ تازہ خبر یہ ہے کہ البانیہ کے ساحلی محاذ پر یونانی فوج نے اطالوی فوج کے پانچ ڈویژنوں (کئی ہزار اطالویوں) کا صفایا کر دیا ہے۔ اور اس طرح سے یونانیوں کا جوابی حملہ سخت ناکام ثابت ہوا ہے۔ یونان نے تا حال جرمنی کے مطالبات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ نہ ہی جرمنی کی طرف سے کوئی پیش قدمی کی گئی ہے۔ اس محاذ پر جیسا کہ پیشتر لکھا گیا ہے ترکی کو بھی خطرہ ہے۔ اس کے متعلق معاصر زمزم رقمطراز ہے کہ :-

سوویٹ روس اور ترکی اس وقت بلقان ہٹلر کے چنگل میں گرفتار ہے۔ رومانیہ پر نازی پرچم لہرا رہا ہے۔ بلغاریہ کے دروازہ نازی افواج پر کھول دئیے گئے ہیں۔ ہنگری محوری طاقتوں میں شامل ہو گیا ہے۔ یوگوسلاویہ کی آزادی بھی کوئی دن کی مہمان ہے۔ اور یونان کو حکم عدولی کی سزا ملنے والی ہے۔ اور نازی فوجیں ترکی اور یونان کی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔

ان حالات سے ظاہر ہے کہ ترکوں کا یہ حلقہ ٹوٹ چکا ہے۔ اور جرمنی کی یلغار ترکی کے تمام اثرات کو بہا کر لے گئی ہے۔

اس کے بعد ترکی کے لئے سوویٹ روس کا معاملہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ جہاں تک روس اور ترکی کی متحدہ سیاست کا تعلق ہے۔ ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ ترکی روس سے اور روس ترکی سے جدا نہ ہونگے۔ اور حترک دشمن کے مقابلہ میں انکی پالیسی بھی مشترک رہے گی۔ روس نہیں چاہتا کہ جرمنی کے اثرات بحیرہ اسود تک ممتد ہو جائیں اور وہ خطرہ اس کے سامنے آجائے جس کا مقابلہ وہ ساری عمر تک کرتا رہا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ اس خطرے سے ترکی سے تعاون کئے بغیر نجات نہیں مل سکتی۔ اور اس لئے ضروری ہے کہ سوویٹ روس

ٹرکی کا اور ٹرکی سویٹ روس کا دامن پکڑتے ہیں۔ اس کے باوجود ہم یقین اور جزم کے ساتھ نہیں کہہ سکتے کہ روس نے کی دوستی کیا ہے۔ وہ جرمنی کے ساتھ کس حد تک تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر جرمنی نے ٹرکی پر حملہ کر دیا تو سویٹ روس اپنے حلیف ٹرکی کے لئے کیا کریگا۔ اور اس حالت میں وہ ٹرکی کا ساتھ دیگا یا جرمنی کا۔ یا غیر جانبدار بن کر اس جنگ کا تماشہ دیکھتا رہے گا؟ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ سویٹ روس کس خیال میں ہے اور ٹرکی کو اس سے کہاں تک تعاون کی امید ہو سکتی ہے۔ (زمزم لاہور ۱۵ مارچ ملخصاً)

اہلحدیث بلقان میں جرمنی کی تگ و دو بہت عرصہ سے جاری ہے۔ اس کی بے شمار فوج اور اسلحہ جنگ اس علاقہ میں موجود ہے۔ مگر ابھی تک جرمنی کی طرف سے کسی جنگی اقدام کی اطلاع نہیں آئی۔ بلکہ جو کچھ حاصل کیا ہے دھمکیوں سے لیا ہے۔ یہ بھی ہٹلر کی دانشمندی ہے کہ وہ بلا ضرورت اپنی طاقت خرچ نہیں کرتا۔ بہرحال اب جرمنی کو عملاً کچھ کرنا پڑیگا۔ کیونکہ یونان محض فوجی دباؤ سے مرعوب ہوتا نظر نہیں آتا۔

محاذ مشرقی افریقہ بدستور جاری ہے۔ برطانیہ کی افواج اطالوی سمالی لینڈ میں پیشقدمی کر رہی ہیں اور برطانیہ و حبشہ کی افواج مل کر حبشہ میں تین اطراف سے پیش قدمی کر رہی ہیں۔

قانون تجارتی ملازمان

اس قانون پر عمل کرنا جس قدر مشکل ہو رہا ہے اس سے زیادہ مشکل اس کا سمجھنا ہے۔ اس کا ایک حصہ مزدور پیشہ ملازمان سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرا دکانداروں اور مالکان کارخانجات سے ہے۔ مزدوروں والا حصہ تو واضح ہے ان کے اوقات محدود کئے گئے۔ ہفتہ واری تعطیل بھی رکھی گئی ہے۔ مالکوں کے متعلق بڑی پیچیدگی ہے۔ معاملہ فہم پیشہ وکلا اس کی تشریح میں مختلف ہیں۔ صاحب ڈپٹی کمشنر فیروز پور کا ایک بیان اخباروں میں شائع ہوا ہے۔ جس میں آپ نے کہا ہے کہ یہ قانون دوکانداروں کے کنبے کے افراد پر حاوی نہیں ہے مگر خود مالکوں کے متعلق کوئی تشریح نہیں کی۔ اس کے فیصلے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو گورنمنٹ اس قانون کی تشریح کا اعلان کرے۔ یا کوئی مقدمہ چلتا چلاتا ہائیکورٹ تک پہنچے اور وہاں اس کا فیصلہ ہو۔

پہلی صورت کو ہم آسان سمجھتے ہوئے گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ علاوہ ان بیانات کے جو قانون پیشہ اور با اختیار اصحاب کی طرف سے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ہماری مندرجہ ذیل معروضات کو بھی ملحوظ رکھ کر اس قانون کی مزید تشریح کر دے۔

(۱) ایسا دوکاندار جس کا کوئی نوکر نہیں ہے وہ خود اکیلا یا اس کا بیٹا یا پوتا اس کے ساتھ دکان میں کام کرتا ہے وہ وقت پہ دکان کھولنے یا بند کرنے یا ہفتہ واری تعطیل کرنے پر کیوں مجبور کیا جاتا ہے۔

(۲) ایسے دکاندار جن کے پاس ایک دو نوکر ہیں اور ایک دو گھر کے آدمی بھی ان کے ساتھ کام کرتے ہیں نوکروں کو وقت ختم ہونے کے بعد رخصت دیکر خود اپنے گھر کے آدمیوں سمیت بیٹھا رہے۔ تو کیا حکومت اس سے بھی تعرض کریگی؟

(۳) ایک قصاب دکان پر سارا دن گوشت بیچتا رہتا ہے۔ بحیثیت دکاندار اس کو ہفتہ واری تعطیل کرنے کا ذمہ دار قرار دیا جاتا ہے۔ اگر وہ تعطیل کے روز گوشت دستی گاڑی یا ٹوکرے میں رکھ کر بازار یا گلی کوچوں میں فروخت کرتا پھرے۔ کیا اس کو بھی یہ قانون حاوی ہے؟

(۴) ایک درزی سلائی کی مشین سے اپنی دکان میں کام کرتا ہے۔ دکانداری کی حیثیت سے اس کو بھی تعطیل کرنی چاہئے یا وہ مختار ہے؟

(۵) معمار اور مزدور بھی اس ایکٹ کی کسی دفعہ کے ماتحت آتے ہیں یا نہیں؟ ہمارے خیال میں نہ تو دکاندار ہیں نہ ملازم۔ کیونکہ دکاندار اس لئے نہیں کہ وہ خرید و فروخت نہیں کرتے۔ ملازم اس لئے نہیں کہ وہ تنخواہ نہیں لیتے۔ بلکہ مزدوری پر کام کرتے ہیں جس میں کئی ایک ناغے ہو جاتے ہیں۔

علاوہ ازیں اس قانون پر عمل کرنا سخت تکلیف کا موجب ہو رہا ہے۔ کیونکہ ایک سنار نے ہم سے بیان کیا کہ میں اکیلا ہی دکان پر کام کرتا ہوں نہ میرا کوئی شاگرد ہے نہ کاریگر۔ مگر مجھے بھی ہفتہ واری تعطیل منانے کو کہا جاتا ہے۔ کچھ تو قانون کی پیچیدگی ہے اور کچھ اہلکاروں کی طرف سے تکلیف پہنچ رہی ہے۔

بہرحال حکومت پنجاب کو چاہئے کہ وہ بہت جلد اس قانون کی اور اخبارات میں اس کے متعلق شائع شدہ مضامین کی مزید تشریح کر کے پبلک کو مطمئن کرے ورنہ خطرہ ہے کہ لوگ بے خبری میں نقصان اٹھائینگے یا قانون شکنی کریں گے۔

ہولی پر فسادات

امسال ہندوستان کے کئی شہروں میں ہولی کے موقع پر فسادات ہوئے ہیں۔ امرتسر میں بھی فساد ہوا۔ جس میں ایک شخص ہلاک اور کئی ایک زخمی ہو گئے۔ شہر میں ایک ہفتہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ لگا دیگئی ہے جسکی رو سے پانچ یا زیادہ شخصوں کا اکٹھے بیٹھنا یا چلنا ممنوع ہے۔ ایسا ہی کسی قسم کا ہتھیار لیکر چلنے کی بھی ممانعت ہے۔ نیز جلسے جلوس بھی بند کر دیئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ بازاروں میں پولیس کی چوکیاں بٹھا دی گئی ہیں۔

ہمارے خیال میں گورنمنٹ کو اپنی پالیسی تبدیل کرنی چاہئے۔ آج تک تو اس کی پالیسی یہی رہی ہے کہ اہل مذاہب جس رسم کو جس صورت میں ادا کرنا چاہیں حکومت ان کی حمایت کرتی ہے۔ محرم کے تعزیوں کا جلوس ہو یا رام لیلا کا جلوس، دیوالی ہو یا ہولی ان سب رسوم کو گورنمنٹ کی حفاظت میں مذہبی شکل میں ادا کیا جاتا ہے۔ حالانکہ جو کچھ ان رسوم میں ہوتا ہے وہ کسی مذہب میں روا نہیں ہے۔

بہت عرصہ سے ہماری رائے ہے کہ حکومت ان مذہبی رسوم کی اجازت صرف اسی حد تک دیا کرے جس حد تک خود مذہب دیتا ہو۔

یہ سب خرابیاں گورنمنٹ کی بے حد نرمی و ملاطفت

کف کلر (کھانسی دور) ۸/

جو ہر قسم کی کھانسی خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی۔ ابتدائی دمہ۔ بخار۔ دردسر۔ نزلہ۔ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح۔ ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی ۸/۔ ۵۰ گولی ۱۱ر علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کیلئے شیشی کلاں فی درجن ۱۲/ شیشی خورد فی درجن ۶/۔

حب .... و مقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہوا گھر سدھر کر آئندہ ہمیشہ کیلئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۴۸ گولی صرف عہ۔ تاجروں کے لئے چھ شیشیوں کی قیمت ۹/ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ :- تجار صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ :- منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

دینیات کے رسالے ۳/

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیث فاروقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے

باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھانے کے یہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد ترتیب کی جائینگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق و رقاق ۴ر

عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا سجاد علی رحمۃ اللہ علیہ ۶ر

اسلامی تہذیب	۲ر	مفید الاطفال	۱ر
نماز کی کتاب	۳ر	روزہ کی کتاب	۲ر
تحفہ عمکاف	۱ر	سیرۃ الرسول صلعم	۳ر

خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸ر

مغز نغز۔ مثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب عہ

شرح قصیدہ بانت سعاد۔ از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴ر

آزادی اور انقلاب انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب عہ

دائرہ مطبوعات ملیہ تضیانہ۔ جونپور۔

تراجم علمائے حدیث ہند

(از ملک امام خان صاحب نوشہروی)

اس میں شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی سے لے کر آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی اور یوپی کی سوانحعمریاں (مرحومین اور موجودین کی بھی) درج ہیں۔ تاریخ جیسے مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی سے ادا کیا ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ انداز بیان۔ روانی کلام اور تسلسل مضامین نہایت اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہمیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت ادق مضمون پر قلم فرسائی کر کے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قابلقدر کتاب ہے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ اعلیٰ ہے قیمت ۵/

ہندوستان میں اہل حدیث کی

علمی خدمات

آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی تھی۔ جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے ملک امام خان نوشہروی کو وہاں بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم و فن کی جو خدمات کی ہیں ان کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ حضرات تابعین سے اہل حدیث کا وجود ثابت کیا ہے۔ پھر جماعت کا ابتدا کا حال شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا شاہ اسمٰعیل شہید دہلوی سے۔ مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ہے اور فن وار اور نام مصنف کے ساتھ قومی اخباروں کا نقشہ ہے۔ ضخامت ۹۰ صفحات : لکھائی چھپائی، کاغذ اعلیٰ۔ قیمت ۸/

نوٹ :- محصول ڈاک دونوں کتب کا علیحدہ ہوگا

پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کتب خانہ ثنائیہ امرتسر کی فہرست کتب مفت منگوائیں

تحفہ میلاد النبی

صاحب ... الکبرٰی ... ہے

جو آپ قرآن حکیم کی روشنی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کی حکمت اصلیہ معلوم کر کے عشق محمدی و اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جذبہ صادق پیدا کرنا اور رسومات قبیحہ سے بچنا چاہتے ہیں جو آج کل میلاد کی رسوم رائج ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصول ڈاک و پیکنگ پتہ ذیل پر بھیج کر رسالہ میلاد النبی مفت منگوا کر پڑھئے بلکہ ہو سکے تو زیادہ ٹکٹ بھیج کر زیادہ تعداد میں منگوا کر تقسیم کیجئے اور تبلیغ کا ثواب حاصل کیجئے۔

پتہ :- ... شعبہ ... تحفہ ... شیر ... لاہور

تمام دنیا میں بے مثل ۲۶/

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۶ روپے - فی جلد ۴/

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ :- مولانا عبد الغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب حسان غزنوی

مالکان کتب خانہ انوار الاسلام امرتسر

خرافات مرزا - مرزا صاحب قادیانی کی تحریریں ... قیمت ۹ر منیجر اہلحدیث

مراد آباد میں مُردہ زندہ ہوگیا

میں سالگرام ساکن مراد آباد پانچ سال سے سستی۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ مردوں کی پوشیدہ امراض وغیرہ میں مبتلا تھا۔ صدہا علاج کئے فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم ڈاکٹر دوست محمد خاں کی مشہور عالم دوا مردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی اکسیر یاہ مشہور چالیس گولیاں خوراکی اور شیشی طلاء کے استعمال سے ایمانا فائدہ ہوگیا۔ مجھے سب مندرجہ بالا امراض سے بالکل آرام ہوکر مُردہ سے زندہ ہوگیا۔ دوائی بہت ہی عمدہ اور ازحد طاقت ور ہے۔ سو جو لوگ میری طرح سے مندرجہ بالا امراض میں مبتلا ہیں اور مایوس ہو چکے ہیں وہ ضرور ہی مُردہ زندہ کرنیکی مشین یعنی یکس اکسیر طاقت کا استعمال کرکے دوبارہ زندہ ہو دیں۔

صاحبان! مُردہ زندہ کرنے کی مشین یعنی یکس اکسیر طاقت سستی۔ کمزوری۔ ناطاقتی۔ کمی قوت۔ مردوں کے پوشیدہ امراض، درد کمر، قبض، کثرت بول، ذیابیطس، کمزوری معدہ، مادہ تولید، پتلا پن، بچہ نہ ہونا، کمزوری، لاولدی، کمزوری دل، دماغ، جگر، کمی خون، سرعت ..... وغیرہ وغیرہ کی داخلی خارجی غیر طبیعی لاجواب بے ضرر، زود اثر دوا ہے۔ ہزارہا لوگوں کو آرام ہوا ہے۔ ہر موسم ہر طبیعت ہر عمر ہر ملک میں یکساں مفید لاجواب بے نظیر ہے۔ دنیا بھر کی کوئی مقوی دوا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی ہے۔ ایسی لاجواب دوا سے ضرور فائدہ اٹھاویں اور آج ہی ایک یکس اکسیر طاقت منگوالیویں۔ اگر آرام نہ ہو تو قیمت واپس ہوگی۔ قیمت مردہ زندہ کرنیکی مشین یعنی یکس اکسیر طاقت مبلغ للعہ روپیہ عمر ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء تک اعلےٰ للعہ رعایتی

پتہ:- حکیم ڈاکٹر مولوی دوست محمد خاں (کھنوانی) ڈاکخانہ اڑمر ضلع ہوشیار پور (پنجاب)

خطبات سلمان

جو قاضی محمد سلیمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ پٹیالوی مصنف رحمۃ للعالمین کے حسب ذیل دس مرکۃ الآرا مضامین کا گلدستہ ہے:- (۱) تبلیغ اسلام۔ (۲) کیا اسلام بزور شمشیر پھیلایا گیا؟ (۳) الاسلام فی الہند (۴) پیام اسلام (۵) فضائل اسلام۔ (۶) خطبہ صدارت اہل حدیث کانفرنس آگرہ۔ (۷) تعریف مسلم یعنی خطبہ صدارت جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ۔ (۸) مذہب اہل حدیث۔ (۹) فرائض اہل حدیث (۱۰) اصول تبلیغ۔ ۲۰×۲۶ کے ۲۰۴ صفحات۔ کتابت، طباعت، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ

مجموعہ خطب مواعظ حسنہ

از حضرت مولانا نواب صدیق حسن خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ ہر صفحہ پر دو کالم ہیں۔ ایک میں اصل عربی الفاظ ہیں۔ دوسرے میں ان کا اردو ترجمہ ہے۔ ضرور منگوائیں۔ بڑی مفید کتاب ہے۔ قیمت دو روپے (۲)

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار، رسیدیں، دعوتی خطوط، لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے:- منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

طبی گائیڈ

طبی دنیا کے لئے ایک نیا شہکار ہے۔ جس میں تمام رائج الوقت طریقہائے علاج یونانی۔ آیورویدک۔ ایلوپیتھی۔ ہومیوپیتھی۔ الیکٹروپیتھی۔ کرومو پیتھی۔ بایوکیمک یعنی بارہ اکسیر علاج بذریعہ انجکشن و کشتہ جات و جڑی بوٹی وغیرہ پر نہ صرف سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ بلکہ ان سب کی ابتدائی اور انتہائی کیفیت، ان کی ترقی کے ذرائع، اسباب، ہر ایک کے اصول علاج، طریقہائے تشخیص اور سینکڑوں خاص الخاص تجربات بھی جمع کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کا جہاں ہر حکیم، طبیب، وید اور ڈاکٹر کے پاس ہونا ضروری ہے، وہاں اس کا مطالعہ ہر طبی ذوق رکھنے والے اردو خواں کے لئے بھی ازبس مفید ہے۔ لکھائی چھپائی اعلیٰ۔ صفحات ۳۲۸۔ قیمت مجلد سنہری عہ۔ محصول ڈاک ۶ر

نوٹ:- علاوہ ازیں طبی کارخانہ کی مندرجہ ذیل مطبوعات بھی خاص طور پر قابل دید ہیں:- جیبی حکیم مجلد سنہری عہ۔ بچوں کا حکیم مجلد سنہری عہ۔ دیہاتی حکیم مجلد ۱۲ر۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

خطبات التوحید جدید

مؤلفہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ شاہ اسماعیل صاحب شہید۔ مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم۔ قیمت ۱۲ر

خطبات ورین محمدی۔ جس میں ... جملہ ہیں۔ اور وعظ بھی ساتھ ہیں ... منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر ...

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔
یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلت سے لوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۱۰۰ روپے
رؤسا و جاگیرداران سے ۱۰ روپے
عام خریداران سے ۵ روپے
ششماہی ۲ روپے ۱۲ آنے
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۲ آنے

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۹۔ صفر المظفر ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۸۔ مارچ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (نتیجۂ ثبات و طریقۂ نجات) - - - ص ۱
انتخاب الاخبار - - - - - ص ۲
حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے؟ - ص ۳
اہلحدیث کا ایک مطالبہ (قادیانی مشن) - ص ۵
بریلوی مجنوط اور شیخ نجدی - - - ص ۷
تعاقب - - - - - ص ۷
سیرت المصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) - ص ۸
مدرک رکوع کی رکعت - - - - ص ۱۱
آہ مولانا محمد مرحوم۔ کل نفس ذائقۃ الموت ص ۱۲
فتاوے - - - - - ص ۱۳
متفرقات ص ۱۴ - ملکی مطلع - - ص ۱۵
اشتہارات - - - - - ص ۱۶ ص ۲۰

نتیجۂ ثبات و طریقۂ نجات

از قلم مولوی محمد ذکر اللہ صاحب ذاکر بن مولانا عبدالغفور صاحب ملا فاضل بکھوبرستی

سوئے راہِ ترقی رہ رواں آہستہ آہستہ
ہر اک شئی سعی پیہم ہی سے حاصل ہوتی ہے مسلم
نگارہ جستجو میں پائیگا مطلب نہ گھبرا تو
مسافت قطع ہوتی ہے یقیناً جبکہ چلتا ہے
ہلالِ آسماں دیکھو ہوا بدرِ کمال آخر
بپا کرتی ہے طوفاں ریل تیزی میں ہوا بن کر
کریگا عود تیرا عزِ دیرینہ اسی ڈھب سے
تیری بگڑی سدھر جائیگی لیکن شرط ہے مسلم!

کہ منزل دور ہوگا اے میاں آہستہ آہستہ
سہل ہوتا ہے مشکل بیگماں آہستہ آہستہ
کہ ملتا ہے کبھی تختِ جہاں آہستہ آہستہ
برابر راستہ پر کارواں آہستہ آہستہ
نہاں ہو کر ہوا جب وہ عیاں آہستہ آہستہ
مگر پہلے یہ ہوتی ہے رواں آہستہ آہستہ
طریقِ حق میں رہ کوشش کناں آہستہ آہستہ
وہ سنت پہ چلتا رہ تو ہر آں آہستہ آہستہ

سعادت کرلے حاصل زندگی میں جلد اے ذاکر!
نہ کھو غفلت میں تو عمر رواں آہستہ آہستہ

انتخاب الاخبار

تا ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء

—— امرتسر شہر میں امن و امان ہے دفعہ ۱۴۴ اٹھالی گئی ہے۔ فوج اور پولیس کے پہرے بھی ہٹالئے گئے ہیں۔

—— امرتسر میڈیکل سکول کے دروازہ پر سکول کا ایک طالب علم جو تیسرے سال میں پڑھتا تھا مقتول پایا گیا۔

—— حکومت پنجاب نے سکھوں کا یہ مطالبہ منظور کرلیا ہے کہ سکھوں یا کسی اور فرقہ کے مذہبی معاملات کے متعلق کوئی بل اسمبلی میں پیش کیا جاتا ہو تو جب تک اس فرقہ کے ممبران کی اکثریت اسے پیش کرنے کی اجازت نہ دے وہ اسمبلی میں پیش نہیں کیا جائیگا۔

—— پنجاب کے موجودہ گورنر سر ہنری کریک ریٹائر ہو رہے ہیں۔ ان کی جگہ سر برٹرینڈ گلینسی ۷۔ اپریل کو اپنے عہدہ کا چارج لیں گے۔

—— مرکزی اسمبلی میں فنانس ممبر نے ایک سوال کے جواب میں یقین دلایا کہ دیاسلائی کی قیمت ڈیڑھ پیسہ سے زائد نہیں ہوگی۔

—— مرکزی اسمبلی نے شیخ فضل حق پراچہ کا بل پاس کردیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جہازوں میں حاجیوں کو موجودہ جگہ سے زیادہ جگہ ملنی چاہئے۔

—— ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ڈھاکہ نے اعلان کیا ہے کہ ڈھاکہ میں فرقہ وارانہ فساد ہو جانے سے ۲۳-۱ اشخاص ہلاک ۱۳۵ مجروح اور ایک سو پچاس گرفتار کئے گئے ہیں۔

—— لندن کی اطلاع ہے کہ برطانوی حملوں کے خوف سے جرمنی سے ۹۰ ہزار جرمن بچے اور ایک ہزار نرسیں باہر بھیجی گئی ہیں۔

—— برطانوی پارلیمنٹ نے ایک نیا قانون بنایا ہے جس کی رو سے وہ تمام شہری جن کو حکام موزوں سمجھیں فوجی خدمات کے لئے بلائے جائیں گے۔

—— یونانیوں نے البانیہ کے ایک اہم مورچہ ٹیپی لینی پر قبضہ کرلیا ہے۔

—— پارلیمنٹ کینیڈا نے جنگی اخراجات کے لئے سوا تیس کروڑ پونڈ منظور کئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ حکومت جرمنی نے ایتھنز (یونان) میں مقیم جرمن سفیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ جرمنی آنے کے لئے تیار رہے۔

—— اخبارات راوی ہیں کہ مسٹر متسوکا وزیر خارجہ جاپان ماسکو پہنچ گیا ہے۔ وہاں سے برلن جائیگا۔

—— لندن ۱۲/۱۳ مارچ کی درمیانی شب کو جرمن ہوائی جہازوں نے سارے لندن پر ہیبت ناک بمباری کی۔ آگ لگانیوالے بم بھی پھینکے گئے جس سے شہر کے ہر حصہ میں کافی نقصان ہوا۔

سب سے پہلے

اخبار ہذا کے صفحہ ۱۲ پر

حساب دوستاں

ملاحظہ کیجئے۔ اگر آپ کا نمبر خریداری اسمیں درج ہو تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار جلد از جلد بھیجوا دیجئے۔ (مینیجر اہلحدیث امرتسر)

مولانا سیالکوٹی امرتسر میں

بتقریب شادی دختر میاں ابو رضا عطاء اللہ صاحب مولانا سیالکوٹی چار روز امرتسر میں قیام فرما رہے خطبہ جمعہ و خطبہ نکاح کے علاوہ مولانا دیگر علمی مشاغل سے بھی اہل امرتسر کو مستفید فرماتے رہے۔ (اہلحدیث)

—— اریٹریا کے محاذ پر کیرن کے قریب برطانوی افواج باوجود اطالویوں کی شدید مزاحمت کے ایک اہم ترین مورچہ پر قابض ہوگئی ہیں۔

—— حبشہ کے جنوب میں برطانوی افواج نے اطالوی شہر نیگیلی پر قبضہ کرلیا ہے۔

—— برطانوی فوجیں برٹش صومالی لینڈ کے شہر بربرا پر دوبارہ قابض ہوگئی ہیں۔

—— یوگوسلاویہ نے ابھی تک جرمنی کے مطالبات منظور نہیں کئے۔

دعائے صحت | حاجی قطب الدین صاحب امام مسجد دھارڈ ضلع امرتسر پاؤں پر پھوڑا نکلنے کی وجہ کر جانیاں ہسپتال (متصل جنڈیالہ گورو) میں زیر علاج ہیں۔ ناظرین ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ اللھم اشفہ بشفائک و داوہ بدوائک (مولوی سردار محمد خادم نوشہرہ مجاسنگھ ضلع گورداسپور)

تصحیح اغلاط | اہلحدیث ۱۴ مارچ میں مندرجہ ذیل اغلاط شائع ہوگئی ہیں ناظرین تصحیح کریں۔

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۴	۱	۲۹	ناک بھول	ناک بھوں
۶	۳	۱۹/۲۹	جبل اخیق	جبل افیق
۸	۱	۱۸	رذیل	رذیل
۸	۳	۱۷	بلوغ الادب	بلوغ الارب
۹	۲	۲۷	تمام استاد	تمام اسناد
۹	۳	۵	عادات بخشی گئی تھی	عادت بخشی گئی تھی
۱۰	۱	۳۳	اظہار غیض	اظہار غیظ

غریب فنڈ | میں از قتوی فنڈ سے متفرق ۱۲ از سال منشی معراج الدین قلعہ دیدار سنگھ سے ملا محمد اسحاق دہلی ... میزان ۱۴ سابقہ بذمہ فنڈ ... بقایا ... ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے بحساب غریب فنڈ اخبار جاری کیا گیا۔ بقایا فنڈ ...

داخلہ بند | اس وقت اکیس (۲۱) سائلین باقی ہیں جب تک ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائیگا تب تک نئے داخلے وصول نہیں کئے جائینگے۔ جو صاحب بھیجیں گے تو واپس کردیئے جائیں گے۔ (مینیجر اہلحدیث)

مضامین آمدہ | مستری عبدالغنی صاحب ۳ عدد۔

تبلیغی اشتہار | اہلحدیث ۱۴ مارچ میں نصرانی عیسائی اور علی پوری توحید کے مضمون کو بصورت اشتہار شائع کرنے کا اعلان کیا گیا تھا۔ احباب نے اس کے لئے فرمائشات بھیجیں۔ مگر بعض وجوہات کی بنا پر ابھی تک شائع نہیں کیا جا سکا۔ شائقین احباب تعداد مطلوبہ سے اطلاع دیتے رہیں۔ محصولڈاک چار آنہ سیکڑہ ہوگا جو فرمائش کے ہمراہ آنے چاہئیں۔ اشتہار طبع ہونے پر بھیجا جائیگا قیمت شائع ...

اسلام اور مسیحیت | کی کتابت اور طباعت جاری ہے۔ جن احباب نے ابھی تک اس کی خریداری کے لئے فرمائش نہیں بھیجی وہ بہت جلد بھیجدیں ...

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۹۔ صفر المظفر سنہ ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ مقلد تھے؟

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کے لئے

حضرت ممدوح کی شخصیت ہندوستان میں کسی تعارف کی محتاج نہیں ہے۔ حضرت مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین صاحب معروف بہ میاں صاحب دہلوی شاہ صاحب کے متعلق مختصر الفاظ میں فرمایا کرتے تھے کہ شاہ صاحب کی قوت استدلالیہ امام غزالی اور ان کے ہم پلہ علماء سے بڑھ کر تھی۔ شاہ صاحب کو ہندوستان میں جو قبولیت حاصل ہے اس کی مثال یہ سمجھنی چاہئے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام میں یکساں قبولیت حاصل ہے۔ اسی طرح شاہ صاحب کو مقلدین اور اہل حدیث سب عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں بلکہ ان کو اپنا مقتدا اور پیشوا سمجھتے ہیں۔ اس لئے یہ دونوں فریق اسی کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب ہمارے ہی ہم مذہب ثابت ہوں۔ یہود و نصاریٰ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنا ہم مذہب سمجھتے تھے دیکھئے قرآن شریف میں ان کے خیال کی تردید کیسے صاف الفاظ میں آئی ہے۔ ارشاد ہے:۔

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ (پ ۳- ع ۱۵)

حضرت ابراہیم علیہ السلام سے مروجہ یہودیت اور نصرانیت کی نفی کرنے کے لئے یہ آیت برہان قطعی ہے۔ اس برہان کی تشریح مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ جو وصف کسی سے متضاد ہو اس سے اس کو موصوف کرنا جائز نہیں۔ مثلاً سید کو افغان کہنا یا افغان کو سید کہنا کسی طرح جائز نہیں ہے۔ اس تمہید کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں:۔

رسالہ "الفرقان" بریلی کا ایک خاص نمبر حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے متعلق نکلا ہے۔ جس میں کئی ایک اہل علم کے مضامین شائع ہوئے ہیں۔ کسی نے شاہ صاحب کو مصنف کی حیثیت سے جانچا ہے، کسی نے آپ پر مصلح کی حیثیت سے نظر ڈالی ہے اور کسی نے آپ کو مجدد کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ بعض مضمون نگاروں نے شاہ صاحب کو مقلد لکھا ہے۔

بہت اچھا! ہم تو اس کو استاد غالب کے اس مصرع کے ماتحت سمجھتے ہیں ع

دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

اس لئے آیت موصوفہ کی روشنی میں اگر ہم بھی اس امر کی تنقیح کریں تو غالباً ہمیں اس کا حق حاصل ہے اس کی پوری تحقیق کے لئے ہم تقلید اور عدم تقلید کے مبحث پر غور کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو سکے کہ تقلید کا وصف شاہ صاحب سے کیا نسبت رکھتا ہے۔ کتب اصول میں مسلم الثبوت ایک بلند پایہ کتاب ہے جو درسی کتاب ہونے کی وجہ سے بڑی وقعت کی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ اس میں علم فقہ کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

إِنَّهُ الْعِلْمُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ مِنْ أَدِلَّتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ

یعنی علم فقہ وہ علم ہے جس سے شرعی احکام کی پوری معرفت تفصیلی دلائل کے ساتھ حاصل ہوتی ہے۔

صاحب مسلم الثبوت اس پر تفریع کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔ لَا يُقَالُ عَلَى الْمُقَلِّدِ لِتَقْصِيرِهِ مِنَ الطَّاقَةِ (ص ۳)

یعنی فقیہ کا معزز لقب مقلد پر نہیں بولا جائیگا بوجہ اس کی کم لیاقتی کے۔

صاحب توضیح نے بھی علم فقہ کی یہی تعریف کرکے تفریع کی ہے کہ خرج التقلید یعنی علم فقہ کی تعریف سے تقلید نکل گئی۔

امام غزالی قدس سرہٗ فرماتے ہیں:۔
لَيْسَ ذَالِكَ (التَّقْلِيدُ) طَرِيقًا إِلَى الْعِلْمِ فِي الْأُصُولِ وَالْفُرُوعِ۔
(المستصفیٰ جلد ۲ صفحہ ۳۸۷)

(یعنی تقلید علم کا کوئی درجہ نہیں نہ اصول میں نہ فروع میں)

کیونکہ مقلد کی تعریف یہ ہے کہ وہ احکام کو دلائل تفصیلیہ سے نہ جانتا ہو۔

مثال کوئی طالب علم جب تک کنز قدوری پڑھتا ہے مقلد کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ ان کتابوں میں مسائل

دلائل کے بغیر مذکور ہوتے ہیں۔ لیکن جب ہدایہ پڑھتا ہے تو احکام کو دلائل تفصیلیہ سے جان لیتا ہے۔ چونکہ ہدایہ میں مسائل کے ساتھ دلائل بھی مذکور ہیں۔ اس لئے ہدایہ پڑھا ہوا شخص مقلد نہیں ہے بلکہ فقیہ ہے۔ اس کو بھی اگر مقلد کہا جائے یا وہ خود مقلد کہلائے تو وہ اپنے رتبہ سے تنزل اختیار کرتا ہے۔

مسائل کے دلائل جاننے کے باوجود خود کوئی شخص اپنے کو مقلد کہے یا کوئی دوسرا اس کو مقلد کہے تو اس سے اس کی شان اس قدر کم ہو جاتی ہے جس قدر اس شخص کی جس کو اسمبلی کا ممبر ہونے کے باوجود اسمبلی ہال میں بٹھانے کی بجائے باہر بٹھا دیا جائے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلے کہ اس کا ووٹ بھی شمار میں نہ آئے۔ ایسی حالت میں اس ممبر کی جتنی توہین ہوگی اسے کوئی منصف مزاج گوارا نہیں کریگا۔

پس غور کیجئے کہ علماء اصول کے نزدیک یہی حالت اس مقلد عالم کی ہے جو مسائل کا تفصیلی علم رکھنے کے باوجود مقلد کہلاتا ہے۔ ہمارے الفاظ شاید کسی کو کڑوے معلوم ہوں اس لئے ہم علمائے اصول کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔

صاحب مسلم الثبوت اجماع میں مقلد کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:-

وَلَا عِبْرَةَ بِالْكَافِرِ اَمَّا الْمُقَلِّدُ فَالْاَكْثَرُ عَلٰى اَنَّهٗ كَذٰلِكَ وَلَوْ كَانَ عَالِمًا (ص۲۱۶)

(اجماع میں کافر کا کوئی شمار نہیں اکثر علماء اصول کے نزدیک مقلد کا بھی کوئی اعتبار نہیں چاہے وہ مسائل کا عالم ہو)

ہماری طبیعت گوارا نہیں کرتی۔ شاید حضرات علمائے مقلدین کی غیرت بھی تقاضا نہ کرے کہ وہ اپنے حقیقی مرتبہ سے اتنا تنزل اختیار کریں۔ جس کا ذکر اس عبارت میں ملتا ہے۔

آج کل کے مروجہ اصطلاحی الفاظ میں مقلد اور فقیہ کا امتیازی فرق یوں سمجھنا چاہئے کہ مسائل فقہیہ کو دلائل کے ساتھ جاننے والا فقیہ تو اسمبلی کا ممبر ہے اور بے دلیل مسائل کو جاننے والا چاہے اپنے کو عالم کہے ایک وزیٹر (زائر) کے درجہ میں ہے۔ کیونکہ اس کی رائے کی نہ کوئی وقعت ہے نہ شمار۔

اس اصولی بحث کے بعد ہم اصل مطلب پر آتے ہیں: "الفرقان" کے جن مضمون نگاروں نے حضرت ممدوح کو حنفی مقلد لکھا ہے انہوں نے اپنے مذہب کی تائید کا فرض خوب ادا کیا ہے۔ مگر قدرت بھی تماشا بیں ہے۔ اس نے انہی کے قلم سے ان کے خیالات کی تردید کرا دی۔ مگر ان کو اس کی خبر تک نہیں ہوئی کیونکہ یہ دراصل تصرف قدرت کا کرشمہ ہے۔ مثلاً مولوی محمد یوسف صاحب بنوری استاد جامعہ ڈابھیل ضلع سورت لکھتے ہیں:-

"حضرت شاہ صاحب کی زندگی اور علمی و عملی کمالات کے اتنے گوشے ہیں کہ ہر ایک مستقل تصنیف کا محتاج ہے۔ مثلاً حضرت ممدوح کی جامعیت اور تبحر، وقت نظر، ظاہری و باطنی علوم کا حیرت انگیز اجتماع۔ مکاشفات و کرامات، تصنیف و تالیف ترجمۂ قرآن کی بنیاد، نصاب حدیث کی تاسیس، درس کی اصلاح، اسرار شریعت کی دلنشیں اور مؤثر تشریح، کلام تصوف، فلسفۂ اخلاق اور نظام حکومت میں ان کے خاص خاص قابل قدر نظریات، اصول تفسیر و اصول حدیث میں خاص خاص تحقیقات، جہاد کا جوش، حکومت اسلامیہ کی خلافت راشدہ کے اصولوں پر تشکیل و تاسیس وغیرہ وغیرہ اتنے کمالات و خصائص ہیں جو اہل نظر و فکر کے لئے اور اہل دل و اہل ذوق ارباب قلم کے لئے کافی جولانگاہ تحقیق و تدقیق ہیں۔ حضرت موصوف کیا تھے؟ خدائے تعالیٰ کی ایک حجت قاطعہ تھی جو بارھویں صدی میں ہندوستان میں ظاہر ہوئی"

(الفرقان بریلی صفحہ ۳۶۰۔ ولی اللہ نمبر)

اہلحدیث | یہ چند زور الفاظ اپنے معنی بتانے میں بالکل واضح ہیں۔ جن کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ علمائے اصول کی تصریحات کو سامنے رکھا جائے تو کسی بڑے سے بڑے مجتہد کے حق میں بھی ان الفاظ سے زیادہ نہیں کہا جا سکتا۔ باوجود ان اوصاف جمیلہ اور مراتب عالیہ کے مولوی صاحب موصوف کے ضمیر نے یہی فتویٰ دیا کہ حضرت شاہ صاحب حنفی مقلد تھے۔ اس بارے میں آپ کے سارے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

"اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا کہ کچھ تفصیلی نظر اجتہاد و تقلید پر ڈال سکتا۔ تاکہ کسی قدر واضح ہو جاتا کہ حضرت شاہ صاحب مجتہد تھے یا مقلد۔ لیکن مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لئے اس کے متعلق چند اشارات ہی پر اکتفا کرتا ہوں اور وہ اشارات بھی نہایت مجمل ہونگے لیکن انشاء اللہ اہل علم کیلئے وہ کافی بھی ہونگے

(۱) اگر قدماء میں سے قاضی بکار اور امام طحاوی اور ابوبکر خصاف اور ابوبکر حصاص قاضی ابوزید دبوسی شمس الائمہ سرخسی وغیرہ وغیرہ اور متاخرین میں سے امیر کاتب اتقانی، علاؤ الدین ماردینی، ابن الہمام ابن امیر الحاج، قاسم بن قطلوبغا وغیرہ مقلد ابوحنیفہ ہو سکتے ہیں حالانکہ یہ حضرات بھی اپنے خصوصی مختارات رکھتے ہیں۔ تو پھر حضرت شاہ صاحب کا انہی کی طرح حنفی ہونا کیوں مستبعد ہے۔

نیز جبکہ قاضی اسماعیل۔ حافظ ابن عبد البر، قاضی ابوبکر بن عربی، حافظ اصیلی، ابن رشد کبیر مالکی ہو سکتے ہیں، اور دارقطنی، بیہقی، خطابی، ابو المعالی، امام الحرمین، غزالی، ابن عبد السلام ابن دقیق العید وغیرہ شافعی ہو سکتے ہیں، اور علیٰ ہذا جبکہ ابن جوزی، ابن قدامہ، ابن تیمیہ ابن قیم وغیرہ حنبلی ہو سکتے ہیں تو پھر اسی درجہ میں حضرت شاہ صاحب کو مقلد مذہب حنفی ماننے میں کیا اشکال ہو سکتا ہے" (صفحہ ۳۶۱)

اہلحدیث | اہل علم کسی ایسے بیان کو جو بغیر اظہار دلیل کے اپنے اندر دلیل رکھتا ہو قضایا قیاساتھا معہا کہا کرتے ہیں۔ اس مقولہ کے ماتحت ہم کہہ سکتے ہیں کہ

مولوی محمد یوسف اور ان کے ہم نواؤں کے بیانات جو شاہ صاحب کے مقلد ہونے سے متعلق "الفرقان" میں شائع ہوئے ہیں۔ اسی قسم کے ہیں جو اپنے اندر اپنی نقیض رکھتے ہیں۔

اللہ اللہ! اس قدر علمی جلالت اور بلند شان والا بزرگ جس کی تعریف میں زبان سوکھتی ہو اور جو اتنے اوصاف سے موصوف ہو اور اتنے علوم کا ماہر ہو۔ اسکو بھی اگر مقلد کہا جائے تو حیرت کا مقام ہے۔

ہم اس موقع پر بادل نخواستہ صرف اتنا عرض کرتے ہیں کہ شاہ صاحب کے زمانہ میں اگر کسی مسئلہ پر اجماع قائم کرنے کے لئے مجتہدین جمع ہوتے تو حضرت شاہ صاحب کو (بقول رقیباں) بوجہ مقلد ہونے کے اس مجلس میں داخلہ کی اجازت نہ ملتی۔ انا للہ!

ایسے ہی مدح خوانوں کے حق میں استاد غالب مرحوم نے کہا ہے

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

(باقی یا باقی)

قادیانی مشن

اہلحدیث کا ایک مطالبہ

اور

قادیان سے اس کا جواب

امسال قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقع پر دفتر "اہلحدیث" کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم کرایا گیا تھا جو بعد میں "اہلحدیث" مورخہ ۳ جنوری میں بھی شائع ہوا تھا۔ قادیانی مباحث کے لئے یہ اشتہار فیصلہ کن تھا۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ مدعی اپنے بیان میں عدالت اور مدعا علیہ کے سامنے کہتا ہے کہ

میری رقم کا حساب اگر مدعا علیہ کے روزنامچہ میں نہیں ہے تو میں بھی جھوٹا اور میرا دعویٰ بھی جھوٹا

مدعا علیہ اس بیان سے اتفاق کرکے اپنا روزنامچہ عدالت کے سامنے رکھ دیتا ہے اور عدالت سے کہتا ہے کہ مدعی کا حساب میرے روزنامچہ کے جس صفحے پر مرقوم ہے مدعی وہ صفحہ نکال کر دکھلاوے۔

اس کے جواب میں مدعی کا جو فرض منصبی ہونا چاہیئے وہ بالکل واضح ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے روزنامچہ میں اپنا حساب دکھا دے ورنہ اپنا دعویٰ واپس لے اگر مدعی ادھر ادھر کی باتیں کرکے جھگڑے کو ناحق طول دیگا تو ذلیل ہوگا۔

ہم نے اپنے اشتہار میں مرزا صاحب کی ایک عبارت رسالہ تحفۃ الندوہ سے پیش کی تھی۔ جس میں مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ :-

"قرآن نے اگر میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا" (ص)

اس کے جواب میں "الفضل" قادیان میں ایک وکیل صاحب کا مضمون شائع ہوا ہے۔ جن کا نام یوں مرقوم ہے :-

"محمد عبد المجید ایڈوکیٹ ہائیکورٹ پنجاب"

آپ نے اس جواب میں عجیب و غریب رنگ دکھائے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قابل وکیل ایسا ہی کیا کرتے ہیں۔ جس کی مثال یہ ہے کہ حاکم مدعی سے اس کے دعوے کا ثبوت طلب کرتا ہے کہ بتاؤ تم نے یہ رقم مدعی کو کب دی اور اس کا ثبوت کیا ہے ؟

مدعی کا قابل وکیل اٹھ کر دھواں دھار تقریر شروع کر دیتا ہے کہ حضور! میرا مؤکل بڑا ساہوکار ہے، لاکھوں کی تجارت کرتا ہے، بمبئی اور کلکتے میں اس کی کئی ایک کوٹھیاں ہیں، اس کا باپ بڑا مشہور تاجر تھا، اس کا دادا کوٹھی دار تھا، اس کے گھر میں پچاس نوکر ہیں اور دس موٹر کاریں ہیں۔

یہ باتیں سن کر حاکم کہتا ہے کہ ان باتوں کو اصل دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ قرضے کا ثبوت پیش کرو۔

قابل وکیل کہتا ہے۔ ہاں حضور سنئے! میں عرض کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے مؤکل کے دعوت کا ثبوت ان معنی میں نہیں ہے جو بظاہر عرضی دعوے سے مفہوم ہوتے ہیں۔

ناظرین! بتائیے کہ حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دیگا ؟

خطرہ ہے کہ آپ لوگ ہماری مثال کو مضحکہ خیز اور بناوٹی سمجھیں گے۔ اس لئے ہم وکیل صاحب کے اصل الفاظ پیش کرکے ناظرین سے اپنی مثال کی تصدیق چاہتے ہیں۔ وکیل صاحب لکھتے ہیں :-

"جناب مولوی صاحب عام مسلمانوں کو ایک نہایت نازک پوزیشن میں رکھ رہے ہیں۔ اور اس مطالبہ اور اس کے نتائج سے ایک بڑی ذمہ داری اپنے سر لے رہے ہیں کیونکہ معیار صداقت کے لئے جناب مولوی صاحب کا یہ ایک فضول اور بیہودہ مطالبہ ہے اور محض عامہ پبلک کو ہنسی کا موقعہ مل رہا ہے۔ نہ خود جناب مرزا صاحب کا منشا ایسا تھا جس پر اعتراض ہو رہا ہے اور نہ کوئی سمجھ دار مسلمان ایسا تسلیم کرنے کو تیار ہے۔ کیونکہ یہ امر عامہ پبلک کے سامنے ایک سے زیادہ مرتبہ آ چکا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ "ابن مریم" ہونے کا کیا ہے اور کس رنگ میں ہے۔ خود جناب مولوی صاحب اپنے دل میں اچھی طرح جانتے ہیں اور دیگر مخالفین سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں مغالطہ دہی ذرا مشکل ہے۔ جناب مرزا صاحب نے اس مسئلہ پر تقریری اور تحریری بیشمار رنگوں میں روشنی ڈالی ہے جس کا اعادہ یہاں ضروری نہیں ہے۔ بھلا ایک ایسے امر کے جسکی وضاحت اور تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ ہو چکی ہو۔ اور خود جناب مرزا صاحب اس کے متعلق متعدد بار تحریر کر چکے ہوں ان کے منشاء اور مطلب کے

عہ جواب لکھنے کیوں بیٹھے ہو! (اہلحدیث)

خلاف معنی لیکر[عہ] ایسا اعتراض کرنا اور اس کو معیار صداقت جماعت احمدیہ قرار دینا ایک بچوں کی سی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ اور جناب مولوی صاحب سے ایسے امور کی نہ توامید ہے اور نہ ان کے شایان شان ہے۔ اور نہ ہی عام مسلمان انہیں ایسی اجازت دے سکتے ہیں۔ ایسے بے وزن اور غیر معقول مطالبات سے جناب مولوی صاحب اپنے دیگر مطالبات کو بھی بے وقعت کرکے جماعت احمدیہ کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں ×× بہرحال میں پھر اپنے یقین کو دہراتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب اپنے اس اعتراض میں اور اسے معیار صداقت دعاوی جناب مرزا صاحب قرار دینے میں محض چھیڑ خانی سے کام لے رہے ہیں جو ان کی شان کے مناسب نہیں۔ کیونکہ اعتراض تو فی نفسہٖ بالکل بودا اور بے جان ہے اور مطالبہ محض شائیلوک کا سیر بھر گوشت کا مطالبہ ہے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب سچ مچ اپنے ایمانیہ رنگ میں اس اعتراض کو متانت اور سنجیدگی سے پیش کر رہے ہیں تو پھر ان کا طرز استدلال اور رنگ اعتراض نہایت ہی گھٹیا درجہ کا ہے۔ اور ان کی روش مباحثہ اور طریق مناظرہ بالکل وہی ہے جو کسی وقت (اب سے دور) امرتسر میں آریہ سماج کے آماراجی جلسوں میں اختیار کیا جاتا تھا۔ اور غرض جس کی محض حاضرین میں ہاہو پیدا کرنے کی ہوا کرتی تھی۔“ (الفضل ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء)

ناظرین! یہاں تک تو آپ نے دیکھ لیا کہ بالکل وہی مثال ہے جس کو عدالت نے بے کار قرار دیا تھا۔ اب اور آگے سنئے! وکیل صاحب کے ملفوظات کا دوسرا حصہ یہ ہے:۔

”مسلمانوں کا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا منتظر ہی نہیں ہے وہ تو اس تنازعہ سے پاک ہے۔ وہ اگر جناب مرزا صاحب کی صداقت کا قائل ہوگا تو اس دعویٰ کو محض ایک استعارہ سمجھے گا اور بس۔ پھر وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے۔ اس میں بعض تو ایسے ہیں جو انہیں فوت شدہ سمجھتے ہیں۔ ان کے لئے تو آنے والا موعود نسبتاً ہی ”ابن مریم“ ہوسکتا ہے۔ اور مثیل ہونا ہی وجود مریم کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اور یہی احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک سچ مچ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ بجسد عنصری ویسے کا ویسا تمام فضاء کائنات کل اور موجودات اتم میں سمایا ہوا یقین رکھتے ہیں اور پھر ایک نقطہ پر سمٹ سمٹا کر منارۂ دمشق پر ان کے نزول کا ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے لئے البتہ یہ اعتراض کچھ حقیقت رکھتا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ایسا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے نزدیک ”ابن مریم“ موعود چودھویں صدی ہجری کا مصلح اور خلیفہ ہے اور چند ایک نسبتوں اور خصوصیتوں کی وجہ سے وہ ”ابن مریم“ کہلاتا ہے۔ جناب مولوی صاحب! ذرا سنئے تو! جو صاحب جناب مرزا صاحب کو موعود زمانہ اور موعود مسیح تسلیم کریگا اور انہیں خلیفۃ الرسول (فداہ ابی وامی وروحی) مانیگا اور پھر سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کی مماثلت پر از روئے قرآن شریف ایمان رکھیگا تو وہ از روئے قرآن شریف انہیں مماثلتی سلسلہ میں ”ابن مریم“ بھی کہہ لیگا۔ اور مدعی کا ایسا دعویٰ از روئے قرآن شریف لازماً درست بھی ہوگا۔ کیونکہ مسیح موعود خلیفۃ الرسول ہوکر ہی اس نے اپنا نام قرآن شریف میں ہونا بیان کیا ہے۔ بھلا مریمیہ میں پھونکی ہوئی روح مجسم ہوکر متمثلاً ابن مریم نہ ہوگی۔ تو آپ ہی بتلائیں کہ اس کا کیا نام ہوگا۔ یہ حقیقت بیان کردہ قرآن شریف ہے۔ لاکھ پہلو بدلیں کریں انکار کی گنجائش محض فریبانہ ہوگی۔ اور جو شخص ان کو مسیح موعود اور موعود زمانہ ہی نہ مانے گا۔ اس کے لئے آپ کا یہ سب گورکھ دھندا ایک بکھیڑا ہی ہوگا۔ دیکھئے خلفاء کا ہونا امت موسوی میں ابن مریم کا ہونا، موسوی اور محمدی سلسلوں میں مشابہت تامہ کا ہونا۔ بطن مریم سے ”ابن مریم“ کا ظہور میں آنا۔ یہ سب قرآنی صداقتیں ہیں۔ اور اگر جناب مرزا صاحب کا مسیح موعود، موعود زمانہ، خلیفۃ الرسول ہونا درست ہے تو یقیناً اور حتماً ان کا نام ابن مریم قرآنی حقیقت ہے۔ اور اس سے انکار غلط اور صد بار غلط ہے۔“

اہلحدیث | اس عبارت میں ہوشیار وکیل نے اشارۃً ہم کو اطلاع دی ہے کہ ہم مرزا صاحب کے دعوے کو غلط سمجھیں۔ کیونکہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتا ہوگا وہ انکا یہ دعویٰ بھی مان لیگا۔ اور جو نہیں مانتا وہ اسے بھی تسلیم نہیں کریگا۔ ہم چونکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مثیل مسیح نہیں مانتے۔ اس لئے ہم اگر ان کا نام ابن مریم قرآن میں نہ پائیں تو ہم حق بجانب ہیں۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ وکیل صاحب نے کمال ایمانداری سے مدعی کے دعوے کو بے ثبوت کہہ دیا ہے۔ یہ مقولہ نقل کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری حیثیت منکر کی ہے۔ اور مرزا صاحب نے منکرین ہی سے تسلیم کرانے کے لئے یہ دعویٰ کیا تھا کہ قرآن میں میرا نام ابن مریم ہے اگر نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ بس ہماری حیثیت اور مرزا صاحب کا منصب ملحوظ رکھ کر وکیل صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:۔

”یہ تو جناب مولوی صاحب جانتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے قرآن شریف ضرور پڑھا ہوگا۔ اور ہر ایک مسلمان جس نے قرآن شریف پڑھا ہے خوب جانتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام لیکن ”ابن مریم“ کہیں درج نہیں ہے۔ اور نہ ہی ایسا کہہ کر اور لکھ کر جناب مرزا صاحب کسی کو یقین دلا سکتے تھے اور اپنی سچائی پر ایسی دلیل لا سکتے تھے۔“

عــــہ غالباً اصل لفظ ”لیکن“ نہیں ”لیکر“ ہے۔ (اہلحدیث)

(الفضل قادیان ۵ مارچ ۱۹۴۲ء ص)

ناظرین! اس آخری اقتباس کو ملاحظہ کر کے فیصلہ کیجئے کہ مرزا صاحب اپنے مخالفوں کے سامنے ایسی دلیل پیش کرتے ہیں جو بقول وکیل صاحب ان کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہے جن لوگوں نے عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی قرآن کو باترجمہ پڑھا ہوگا وہ ہمارے دعوے کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف جہاں کہیں مخالفوں سے خطاب کرتا ہے تو نہایت پختہ دلیل سے کرتا ہے - مثلاً مشرکوں سے خطاب ہے تو زبردست دلیل ہے - اگر مسیحیوں سے خطاب ہے تو برہان قاطع ہے - لیکن قادیان کے مسیح موعود جو سلطان القلم کہلاتے ہیں ایسے اوچھے ہتھیاروں سے مقابلہ کرتے ہیں - جن کی شان میں یہ کہنا بالکل بجا ہے ؎

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم کو سکھا جائے

ناظرین کرام! قادیانی مباحث نے جتنا طول کھینچا ہے آپ لوگوں سے مخفی نہیں - ہر ایک متلاشی حق ان طویل مباحث کو پڑھ کر ملول و مایوس ہو جاتا ہے - اس لئے ہم ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ مختصر لفظوں میں اصل مطلب کی بات پیش کر کے جھگڑے کو نپٹا دیں - استاد غالب مرحوم بھی ہمیں یہ مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں ؎

نہ دے نامے کو اتنا طول غالب! مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

فاتح قادیان

جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا صاحب قادیانی بابت وفات مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی روئداد مع فیصلہ منصفان و سرپنج مندرج ہے - اور کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم - اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے - قیمت ۶/ علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ: - منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

بریلوی مخبوط اور شیخ نجدی

(از مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

کسی چیز کی بے معنی محبت انسان کو یقیناً پاگل کر دیتی ہے اور تمام عقل کی باتیں ان سے فراموش ہو جاتی ہیں - بریلوی کیمپ کے ممبر بھی شرک و بدعت کی محبت میں سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں - نہ انہیں افترا پردازی کی پروا ہے نہ جھوٹ بولنے سے عار ہے - جن کا نمونہ اخبار الفقیہ کی تحریریں ہیں - چنانچہ آج کل شیخ نجدی کی محبت میں مدہوش ہو کر سیالکوٹ کے ایک ملک صاحب کی مسلسل تحریر شائع ہو رہی ہے - اس تحریر میں نہ کوئی مسئلہ ہے نہ کسی مسئلہ پر بحث ہے - محض حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے خلاف آتش حسد کو دل سے نکالنا مقصود ہے اور کچھ نہیں - ہمارے دعوے کی دلیل مندرجہ ذیل تحریر ہے :-

"کسی موقع پر جب یہ شخص کلکتہ گیا تو اس کے ہمراہ میر سیالکوٹی بھی تھے - جہاں ان کا قیام تھا - اسی دروازہ پر جلی قلم سے لکھوا یا تھا -

ثناء اللہ بود ورد زبانم

یعنی اپنے ہمنواؤں کو تاکیداً لکھا اور زبانی کہا کہ خدا تعالے کے ذکر کو بھول جاؤ اور میرا ورد ہر وقت زبان پر رکھو - تاکہ تمہاری تمام مشکلات حل ہو جائیں - اس پر میر صاحب برافروختہ بھی ہوئے - لیکن یہ کب ماننے والا تھا - اپنے استاد .... کا شاگرد رشید تھا"۔ (الفقیہ ۷ فروری ۱۹۴۲ء ص)

ثانی یہ واقعہ کیا ہے - محض افتراء بہتان ہے - یہ افتراء ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ سیالکوٹی ملک ان ملکین سے ایک ہے جو شہر بابل میں تھے - حضرۃ الاستاذ مولانا سیالکوٹی ۹ - مارچ کو امرتسر تشریف لائے تھے - ان سے سوال کیا گیا - آپ نے ایسے کسی واقعہ کے ظہور سے قطعاً انکار کیا

چیلنج ہم مدیر الفقیہ کی وساطت سے ملک صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر وہ اس واقعہ کو ثابت کر دے تو ہم آپ کو ساڑھے پانچ پیسے انعام دیں گے - جو گیارہ کا نصف ہے - اس لئے کہ بریلوی حضرات کو گیارھویں سے بڑی محبت ہے - شاید اسی لالچ سے ثبوت بہم پہنچانے میں کوشش کریں - اگر وہ ایسا نہ کریں اور نہ کر سکیں گے انشاء اللہ - تو افترا پردازی سے توبہ کریں اور خدا کی لعنت اور آیت ذیل کا مصداق نہ بنیں -

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون
بے ایمان جھوٹ جوڑا کرتے ہیں -

تعاقب

(از مولوی ابو اسرائیل محمد اسماعیل صاحب الوری)

اہلحدیث مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۴۱ء میں کسی نے سوال کیا تھا کہ قربانی کے جانور میں عقیقہ کا حصہ رکھنا جائز ہے یا نہیں - اس پر مفتی صاحب نے جواب علاوہ کے تحت یہ تحریر فرمایا کہ حدیثوں میں آیا ہے کہ لڑکی کے عقیقہ میں ایک جانور اور لڑکے کے عقیقہ میں دو جانور ذبح کئے جائیں بظاہر اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ عقیقہ کا جانور بکری بھیڑ وغیرہ پورا ہونا چاہئے - مگر فتاوی نذیریہ میں لکھا ہے شَبَّعَ البَدَنَةَ وَالبَقَرَةَ شَاةٌ اونٹ اور گائے کا ساتواں حصہ ایک جانور کے برابر ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی کے جانوروں میں عقیقہ کا حصہ مقرر کر لینا جائز ہے - مگر بہتر یہی ہے کہ عقیقہ

یں سالم جانور ذبح کرے۔

اس مسئلہ میں مفتی صاحب نے جواز کا فتویٰ تو دیدیا۔ چاہیے بہتر نہ ہی۔ اور استدلال فتاویٰ نذیریہ کی عبارت سے کیا ہے۔ لیکن اس عبارت سے مسئلہ مسئول بہ کی دلیل نہیں پکڑی جاتی۔ یوں تو یہ قول نہ تو فرمان نبوی ہے نہ ارشاد صحابہ۔ بلکہ تابعین، تبع تابعین تک بھی اس کی سند ملنا مشکل ہے۔

فتاویٰ نذیریہ میں یہ قول شرعۃ التقویم فی شرح مسائل التعلیم لابن الحجر الہیتمی سے نقل کیا ہے۔ معلوم یہ کس کا قول ہے جس کی کوئی سند نہیں۔ جو کسی امتی کے لئے حجت نہیں۔ دوسرے منقولہ عبارت کا اصل مسئلہ سے دور کا بھی تعلق نہیں۔ جس سے صرف یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ اس میں اونٹ۔ گائے کی جسامت کا بکری، بھیڑ، دنبہ سے تقابل بنایا ہے یعنی جتنی جسامت اور جتنا گوشت ایک اونٹ یا ایک گائے میں ہوتا ہے اُس قدر گوشت سات بکریوں میں ہوگا۔ یہی معنی ہیں سبع البدنۃ والبقرۃ کشاۃ یہی معنی امام نووی نے شرح مسلم میں حدیث نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ کے تحت کئے ہیں ان البدنۃ تجزی عن سبعۃ والبقرۃ من سبعۃ وتقوم کل واحدۃ مقام سبع شاۃ (ص ۴۲۴) یعنی اونٹ اور گائے سات اشخاص کی طرف سے قربان کئے جاسکتے ہیں اور ہر ایک ان میں کا (اونٹ وگائے) سات بکریوں کے برابر ہے۔

علاوہ اس کے عقیقہ اور قربانی دو جدا جدا عبادات ہیں جن کی جہات بھی مختلف ہیں۔ لہٰذا ان کا اجتماع شئے واحد میں از روئے شرع درست نہیں۔ چنانچہ ہدایہ جلد رابع ص ۴۳۲ میں اس کی تشریح کی ہے :۔

واذا اشتری سبعۃ بقرۃ لیضحوا بہا فمات احدہم قبل النحر وقالت الورثۃ اذبحوہا عنہ وعنکم اجزاہم وان کان شریک الستۃ نصرانیا او رجلا یرید اللحم لم یجز عن احد منہم ووجہہ ان البقرۃ تجوز عن سبعۃ لکن من شرطہ ان یکون قصد الکل القربۃ وان اختلف جہاتہا کالاضحیۃ والقران والمتعۃ لاتحاد المقصود وہو القربۃ۔ یعنی جب سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کی نیت سے خریدی ان میں سے ایک کا انتقال ہوگیا۔ اس سے قبل کہ قربانی کریں اس کے وارثوں نے کہا کہ مرحوم کی طرف سے اور اپنی طرف سے قربانی کر ڈالو تو یہ قربانی سب کی طرف سے ہوجائے گی۔ مگر سات آدمیوں نے گائے خریدی۔ ایک ان میں نصرانی ہے یا ایک ان میں ایسا شخص (مسلمان) ہے جس کا مقصد محض گوشت خوری ہے تو یہ قربانی کسی کی بھی طرف سے نہیں ہوگی۔ وجہ اس کی یہ ہے گائے (اونٹ) سات اشخاص کی طرف سے قربانی ہوجاتی ہے۔ لیکن شرط اس کی یہ ہے سب کا قصد (اس قربانی سے) تقرب الی اللہ ہو۔ اور اگر انکی جہات مختلف ہوجائیں۔ مثلاً کسی کا قصد قربانی کرنا ہے اور کسی کا دم تمتع اور دم قران دینا ہے تو اس صورت میں اتحاد مقصود حاصل نہیں اور وہ اتحاد مقصود تقرب الی اللہ ہے۔ انتہیٰ۔

لہٰذا اس مسئلہ پر قرآن و حدیث سے کوئی نص قطعی نہیں یہ فقط مفتی صاحب کی اپنی رائے ہے۔ جو کسی صورت میں حجت نہیں۔ اللہ اعلم بالصواب! فقط والسلام مع الاحترام!

اہلحدیث مفتی نے حوالہ فتاویٰ نذیریہ حجت شرعیہ کی صورت میں پیش نہیں کیا بلکہ اقناعیہ کی صورت میں پیش کیا جو اس کو قبول کرے کرلے۔ جو قناعت نہ کرسکے نہ سہی۔ مگر آپ کا مضمون بھی حجت شرعیہ پر مبنی نہیں۔ اہل علم کے سامنے ہے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں!

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۴)

(مجریہ ۲۸۔ فروری ۱۹۴۱ء)

گذشتہ ہفتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بچپن ذکر کئے گئے ہیں۔ چونکہ آپ کی تربیت میں آپ کی چچی (ابو طالب کی بیوی) کا بھی حصہ ہے۔ اس لئے آج کی قسط میں ان کا بیان اور سفر شام کا ذکر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چچی (حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہؓ بنت اسد)

ابو طالب تو آنحضرتؐ کے چچا تھے، ان کی محبت قدرتی تھی، بے شک انہوں نے آنحضرتؐ کو نہایت محبت سے پالا۔ لیکن ابو طالب کی بیوی صاحبہ بھی آپ کی پرورش اور محبت میں ابو طالب سے کم نہ تھیں یہ نیک خاتون بنی ہاشم کے خاندان اسد سے تھیں فاطمہ ان کا نام تھا۔ آنحضرتؐ کے جد امجد عبد المطلب کے بھائی اسد کی بیٹی تھیں [1] گویا آنحضرتؐ کی ہم جدی تھیں۔ اور آپ کی چچی ہونے کے علاوہ رشتہ میں پھوپھی بھی تھیں۔ حضرت علیؓ انہی کے بطن بابرکت سے تھے۔ ان کی طبع فیاض اور دل مہر و شفقت والا تھا۔ آنحضرتؐ کی حسن تربیت میں، اس نیک چچی کو بھی بڑا بھاری دخل تھا۔ کیونکہ تجربہ سے معلوم ہے کہ کوئی مرد اپنے رشتے داروں سے جو بھی حسن سلوک یا مہمانوں کی خاطر داری اور مدارات کرتا ہے۔ اس کا دارومدار زیادہ تر اُس کی نیک بیوی کی حسن سیرت اور فیاضی طبع پر ہوتا ہے۔ ورنہ تنگ دل اور چھچھوری عورت مرد اور اس کے رشتہ داروں کو ایک دوسرے کے پاس بھی پھٹکنے نہیں دیتی ہے [2]

[2] الحمد للہ کہ میری والدہ ماجدہ بھی نہایت فیاض طبع اور مشفق دل والی تھیں۔ خاص غرباء و مساکین اور یتامیٰ

لہ لیہ نظر۔ (اہلحدیث)　　[1] اصابہ جلد ہشتم ۱۲ منہ۔

ابوطالب اگرچہ آنحضرتؐ کے زمانۂ نبوت میں بھی برابر ہی آپ کے معاون و مددگار اور کفار کی ایذاؤں کے مقابلہ میں آپ کی ڈھال بنے رہے۔ اور انہوں نے دین اسلام کی خوبیوں کا اقرار بھی کیا۔ لیکن آنحضرتؐ کی رسالت و نبوت کے منجانب اللہ ہونے کی شہادت نہ دی اور کسی نبی پر ایمان لانے کے یہی معنی ہیں کہ اُسے منجانب اللہ جانے۔ لیکن حضرت فاطمہ مدوحہ یعنی آنحضرتؐ کی چچی مکہ شریف ہی میں صدق دل سے ایمان لے آئیں۔ پھر مدینہ شریف کی طرف ہجرت بھی کی۔ اور وہیں فوت ہوئیں (رضی اللہ عنہا وارضاہا) نیک چچی کو آنحضرتؐ سے ماں جیسی محبت تھی، تو آنحضرتؐ کو بھی ان سے نہایت الفت تھی، آپ ان کی عزت و محبت ماں ہی کے برابر کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن حجرؒ نے طبقاتِ ابن سعدؒ سے نقل کرکے لکھا ہے کہ

یہ حضرت فاطمہ (زوجۂ ابوطالب) ایک صالحہ خاتون تھیں، آنحضرتؐ ان کی زیارت کو جایا کرتے اور ان کے گھر میں (دوپہر کا) قیلولہ کیا کرتے تھے۔

حافظ ابن عبد البرؒ نے استیعاب میں حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے لکھا کہ جب حضرت علیؓ کی والدہ فاطمہ فوت ہوئیں تو آنحضرتؐ نے ان کو (کفن کے ساتھ) اپنا کرتہ (بھی) پہنایا۔ اور (جب قبر میں رکھا گیا تو) آپ قبر میں ان کے ساتھ لیٹ گئے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور! آج آپ نے یہ جو کیا ہم نے آگے کبھی (کسی میت کے ساتھ) آپ کو کرتے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا۔ ابوطالب کے بعد ان سے بڑھ کر میرے ساتھ نیکی کرنے والا کوئی نہیں

میں نے ان کو اپنا کرتہ اس لئے پہنایا ہے کہ ان کو جنت کے حُلّے پہنائے جائیں اور (قبر میں) ان کے ساتھ اس لئے لیٹا ہوں کہ ان پر (قبر میں) آسانی کی جائے۔[1]

حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں ذکر کیا کہ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ (ماجدہؓ) سے عرض کیا۔ (اماں جی!) آپ فاطمہؓ (بنت رسول اللہؐ) کے لئے پانی لانے اور کام کاج کے لئے باہر جانے میں کفایت کریں۔ وہ آپ کے لئے (گھر کے کام کاج) غلہ پیسنے اور آٹا گوندھنے میں کفایت کریں گی۔[2]

گویا آپ نے تقسیم کار کے اصول پر جو کام جس عمر کے لائق تھا وہ تجویز کیا۔ فللہ درّ علیؓ ما اعقلہ

تنبیہ | ہم نے حضرت علیؓ کی والدہ کا ذکر اس تفصیل سے اس لئے کیا ہے کہ اُردو زبان میں سیرت نبوی پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُن میں ان کی خصوصیت اور حسنِ تربیت کا ذکر نہیں کیا گیا۔ حالانکہ آنحضرتؐ کے قلب پاک پر ان کی مہر و محبت اور حسنِ تربیت و شفقت کا نقش نہایت گہرا تھا۔ پس یہ ایک لمحہ گذاشت تھی جسے خدا کے فضل سے پورا کر دیا گیا ہے۔

وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ عَلٰی حُسْنِ تَوْفِیْقِہٖ

پہلا سفر شام | جب آپ کی عمر بارہ سال کی ہوئی تو ابوطالب نے تجارت کے لئے سیریا یعنی ملک شام کے سفر کی تیاری کی۔ قافلہ روانہ ہونے لگا تو آنحضرتؐ کے معصوم دل پر شفیق چچا کی جدائی شاق گذری۔ کیونکہ جس طرح چچا کو یتیم بھتیجے سے محبت تھی اُسی طرح بے ماں باپ بھتیجے کو بھی چچا سے الفت تھی۔ آپ چچا سے لپٹ گئے اور اُن کے ساتھ جانا چاہا غلبۂ محبت سے ابوطالب کا بھی دل بھر آیا۔ اور وہ آپ کو ساتھ لے چلنے پر مجبور ہو گئے۔ گویا ع

سے روی و مے رود جانم بتو

کا معاملہ ہو گیا۔ خیر توکلاً علی اللہ قافلہ یُمن و برکت والے معصوم رفیق کی رفاقت میں روانہ ہوا۔

آہا! وہ بھی کیا سماں ہوگا کہ قافلہ کے حُدی خواں اونٹوں کی نکیلیں پکڑے ہوئے جھوم جھوم کر شعر پڑھتے ہوں گے اور معصوم سردار دو جہاں کی سواری بڑی شان سے جا رہی ہوگی ؎

گدایاں را ازیں معنے خبر نیست
کہ سلطان جہاں با ماست امروز

قافلہ رستے میں مقام بصری پر اُترا۔ اور خدا تعالےٰ نے اسی مقام پر اپنے حبیب کی برکت سے سارا مال کثیر نفع پر فروخت کروا دیا۔ اور اپنے کم سن حبیب کو ملک شام کی بعید مسافت کی زحمت و مشقت سے بچا لیا۔ قافلہ یہیں سے بخیر و عافیت وطن کو واپس لوٹ آیا۔

اس مقام پر علماء اہل سیرت نے بعض امور عجیبہ کا بھی ذکر کیا ہے جو اس سفر میں آنحضرتؐ کی نسبت قدرت نے ظاہر کئے۔ لیکن محدثین کی تنقیدی نظر میں ان کی اسانید قوی نہیں ہیں۔ اسی مقام بصری پر بحیرہ راہب کا ملاقات کا قصہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:-

"بحیرہ راہب نے جو توریت کا عالم تھا اور نبی آخر الزماں صلعم کے حلیہ اور علامات سے واقف تھا۔ آپ کو اُن علامات سے پہچان لیا۔ اور ابوطالب کو بطور خیر خواہی کے کہنے لگا کہ اس لڑکے میں آثار نبوت نظر آتے ہیں۔ آپ ملک شام کے سفر کا ارادہ رکھتے ہیں۔ بہتر ہے کہ آپ یہیں سے واپس پھر جائیں۔ ایسا نہ ہو کہ شام کے یہودی اس کو کوئی گزند پہنچائیں۔ ابوطالب نے بحیرہ راہب کی اس نصیحت کو گوشِ ہوش سے سنا اور اچھی طرح جانچ لیا۔ کیونکہ وہ خود اس سفر میں کئی ایک امور عجیبہ کا مشاہدہ کر چکا تھا۔ پس معمول سے زیادہ نفع اور برکت کے ساتھ واپس وطن ہوئے۔"[3]

(تاریخ نبوی ملخصاً صـ)

(بقیہ حاشیہ از صفحہ ۸)

بزرگاں پر عموماً اور رشتے داروں پر خصوصاً نہایت رحمدل تھیں خواہ وہ ہمارے دادھیال کے رشتے سے ہوں خواہ ننھیال سے، سب پر یکساں مہربان تھیں، اپنے بچوں اور رشتے داروں میں دودھ مکھن وغیرہ اشیاء میں تمیز نہ کرتی تھیں میں نے ان کے بعد کوئی عورت ذات ایسی شفیق و فیاض نہیں دیکھی۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا۔ ۱۲ منہ

[1] استیعاب جلد دوم صـ ۴۵۳ ۱۲ منہ کرتے کے پہنانے اور ان کے حسنِ تربیت کا ذکر اصابہ جلد ہشتم صـ ۱۶۰ میں بھی ہے ۱۲ منہ

[2] اصابہ جلد ہشتم صـ ۱۶۰ ۱۲ منہ

[3] اس قصے کو عام اہل سیرت و اہل روایت نے ذکر کیا ہے۔ کسی نے اختصار سے اور کسی نے تفصیل سے

(بقیہ مضمون حاشیہ از صفحہ ۹)

تاریخ ابن جریر۔ تاریخ ابن اثیر، سیرت ابن ہشام اور اس کی شرح روض الانف، تاریخ ابن خلدون، نور الیقین مؤلفہ شیخ محمد خضری مصری، جامع ترمذی مستدرک حاکم، تلخیص مستدرک للذہبیؒ۔ حجۃ اللہ (باب سیرۃ النبیؐ) زاد المعاد، اصابہ فی احوال الصحابہ اور میزان الاعتدال یہ سب کتابیں اس وقت ہمارے سامنے رکھی ہیں۔ امام ترمذیؒ نے اس روایت کو حسن غریب کہا ہے (جلد ۲۔ صفحہ ۲۰۲) اور امام ابن قیمؒ نے کہا کہ ترمذی کی اس روایت میں ابو طالب کا آنحضرتؐ کے ساتھ بلال کو بھیجنا صریحًا غلط ہے (جلد ۱ صفحہ ۱) حافظ ابن حجرؒ اصابہ میں فرماتے ہیں کہ ترمذی کی روایت کے سب راوی ثقہ ہیں اور یہ جملہ یعنی حضرت ابوبکر اور بلال کا ذکر جو اس روایت میں مذکور ہے وہ کسی راوی کے وہم کا نتیجہ ہے کہ اس نے دوسری روایت میں سے اس میں درج کردیا۔ پھر وہ دوسری روایت ابن مندہ سے نقل کی ہے کہ جب حضرت ابوبکر کی عمر اٹھارہ سال کی اور آنحضرتؐ کی بیس سال کی تھی۔ اُس وقت آپ نے آنحضرتؐ کے تجارتی سفر شام میں آپ کے رفیق تھے، اس کے بعد بحیرہ راہب سے حضرت ابوبکر کی ملاقات اور اُس کا آنحضرتؐ کو آثار نبوت سے پہچاننا ذکر کیا ہے (اصابہ جلد اول صفحہ ۳۵۹) ذکر بحیرہ راہب)۔ حاصل یہ کہ ترمذی کی روایت میں حضرت (ابوبکرؓ اور بلالؓ) کا جو ذکر ہے وہ کسی راوی کی غلطی سے اِس روایت میں سے ہے جو ابن مندہ نے آپ کے دوسرے سفر شام کے متعلق ذکر کی ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ اس روایت کی نسبت بھی فرماتے ہیں کہ یہ عبد الغنی بن سعید ثقفی کی تفسیر سے ہے جو ضعفاء متروکین میں سے ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس مقام پر ابو سعید نیشاپوری کی کتاب شرف المصطفےٰ میں سے نقل کیا کہ آنحضرتؐ جب حضرت خدیجہ کی طرف سے تجارت کے لئے اُن کے غلام میسرہ کے ساتھ شام کو گئے تو اُس وقت بھی آپ کی ملاقات بحیرا راہب سے ہوئی اور اُس نے آپ سے کہا کہ میں نے آپ میں سب علامتیں پہچان لی ہیں۔ سوائے مہر نبوت کے۔ پس آپ اپنی پشت مبارک سے کپڑا اٹھائیے۔ آپ نے اٹھایا تو وہ مہر نبوت کو دیکھ کر کہنے لگا ا۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ الَّذِيْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ

یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے سوائے
کوئی بھی لائق عبادت نہیں، اور میں یہ
بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے رسول
نبی امی ہیں جن کی بشارت عیسٰی بن مریم
نے دی تھی۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد شرف المصطفےٰ میں سارا قصہ بالتفصیل مذکور ہے۔ **اسکے خلاف** حافظ ذہبیؒ "تلخیص مستدرک" میں فرماتے ہیں «اَظُنُّهٗ مَوْضُوْعًا فَبَعْضُهٗ بَاطِلٌ» (مستدرک جلد ۲ صفحہ ۶۱۶) یعنی میں اسے موضوع خیال کرتا ہوں، اور بعض حصہ اس کا تو سرے سے باطل ہے»

غالبًا اس سے اُن کی مراد حضرت ابوبکر اور بلال کا ذکر ہے۔ کیونکہ آپ میزان الاعتدال میں عبد الرحمٰن غزوان کے ترجمہ میں جو اس روایت کے راویوں میں سے ہے۔ فرماتے ہیں کہ اس نے یونس بن ابی اسحاق سے یہ منکر روایت ذکر کی ہے۔ اس کے بعد بحیرہ راہب کا ذکر کر کے کہا ہے کہ اس کے باطل ہونے کی یہ دلیل ہے کہ اُس نے کہا ہے کہ ابو طالب نے آنحضرتؐ کو واپس (وطن میں) بھیج دیا اور ابوبکر نے بلال کو آپ کے ساتھ کردیا، حالانکہ بلال اُس وقت تک پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور ابوبکر ابھی بچے تھے۔ (میزان جلد ۲ صفحہ ۱۰۳)

مولانا شبلی مرحوم نے اس روایت پر ایک قابل جرح کی ہے کہ یہ قصہ حضرت ابو موسیٰ کی روایت سے ہے اور وہ اُس وقت ہمراہ نہ تھے۔ اور جس سے سُنکر کہتے ہیں اس کا نام نہیں بتاتے۔ پس یہ روایت مُرسل ہے لہذا قابل اعتبار نہیں (سیرۃ النبیؐ صفحہ ۱۳۱ ملخصًا)

اس کا جواب یہ ہے کہ اصل قصہ کی تفصیلات گو قابل اطمینان نہ ہوں لیکن اس کے مُرسل ہونے کی وجہ سے اسے ناقابل اعتبار کہنا اصولِ محدثین کے خلاف ہے۔ کیونکہ یہ مرسل صحابی ہے۔ اور مرسل صحابی کی روایت موصول کے حکم میں ہوتی ہے۔ چنانچہ حافظ عراقی جن کے مولانا صاحب بہت مداح ہیں الفیہ میں فرماتے ہیں سے

اَمَّا الَّذِيْ اَرْسَلَهُ الصَّحَابِيُّ
فَحُكْمُهُ الْمَوْصُوْلُ عَلَى الصَّوَابِ (صفحہ ۲۳)

مولانا کی باقی جرحوں کا جواب بھی حافظ ابن حجرؒ کی تفصیلات میں آجاتا ہے۔ لیکن حافظ ذہبی نے جو اسے موضوع لکھا ہے۔ اس کے آگے سر نہیں جھک سکتا اور بحیرا راہب کے قصہ کی تفصیلات جو ابن جریر، ابن اثیر، مستدرک، ابن ہشام، روض الانف اور اصابہ میں مذکور ہیں۔ اور ہر سفر شام میں بحیرا راہب کی ملاقات کا ذکر ہے۔ ان سے صاف کھل جاتا ہے کہ یہ ایک دل خوش کن قصہ کی صورت میں بلا تنقید کے نقل ہوتا چلا آیا ہے۔ اللہ جزا دے حافظ ذہبی کو کہ اُس نے علماء کو اس کی طرف توجہ دلائی۔ والعظمۃ للہ! (میر سیالکوٹی)

مُدرک رکوع کی رکعت

نسیم آنمی کے سوال کا تفصیلی جواب

جمہور فقہاء اور امام مالک اور امام شافعی اور امام ابو حنیفہ اور آپ کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی اور ابو ثور اور احمد اور اسحٰق اور حضرت علیؓ اور ابن مسعودؓ اور زیدؓ اور ابن عمرؓ کے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت ہو جاتی ہے۔ اور اہل ظاہر اور ابن خزیمہ اور ابوبکر ضبعی اور ابو ہریرہؓ اور ابو سعید خدریؓ اور عائشہؓ اور شافعیہ کی ایک جماعت کے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ جبکہ قیام اور سورہ فاتحہ فوت ہو جائیں امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے کہ یہی مذہب ہے اُن تمام لوگوں کا جن کے نزدیک قراءت خلف الامام واجب ہے۔ اور محدثین شافعیہ میں سے تقی الدین سبکی وغیرہ نے اسکو قوی اور مقبلی نے اس کو راجح کہا ہے۔ اور اکابر علماء

۱؎ مندرجہ اخبار اہلحدیث مجریہ ۲۸ فروری سنہ رواں صفحہ ۱۱۔

اہل حدیث شیخ الکل حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب اور حضرت مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازیپوری اور حضرت مولانا شمس الحق صاحب عظیم آبادی اور حضرت شیخنا و مولانا محمد عبدالرحمٰن صاحب محدث مبارکپوری (رحمہم اللہ) کے نزدیک بھی مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی۔ میں چاہتا ہوں کہ فریقین کے دلائل مع تنقید نقل کر دوں۔ جن علماء کے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی ہے انہوں نے حدیث لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اور حدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا سے استدلال کیا ہے۔

چنانچہ تحفۃ الاحوذی شرح ترمذی میں ہے واستدل من ذھب الی ان مدرک الرکوع لایکون مدرکا للرکعۃ لما فاتہ القیام وقراءۃ فاتحۃ الکتاب بحدیث لاصلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب وما فی معناہ وبحدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا قال الحافظ فی الفتح قد استدل بہ علی ان من ادرک الامام راکعا لم یحتسب لہ تلک الرکعۃ للامر باتمام ما فاتہ لانہ فاتہ القیام والقراءۃ فیہ انتھی۔

یعنی جن لوگوں کے نزدیک مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی انہوں نے استدلال کیا ہے۔ حدیث لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب (اس کی نماز نہیں ہوتی جو سورہ فاتحہ نہ پڑھے) اور اسی کی ہم مضمون روایتوں سے اور حدیث ما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا (جو نماز پاؤ اس کو پڑھو اور جو فوت ہو جائے اس کو پوری کرو) سے حافظ ابن حجر رح نے کہا ہے کہ حدیث ما فاتکم فاتموا سے استدلال کیا گیا ہے کہ جو شخص امام کو رکوع میں پائے تو اس رکعت کو شمار نہ کرے۔ بحکم جو نماز فوت ہو جائے اسکو پوری کرو۔ کیونکہ اس نے قیام اور فاتحہ کو فوت کر دیا ہے۔

اب جمہور فقہاء کی دلیل بھی ملاحظہ کیجئے! انہوں نے حدیث من ادرک من الصلوٰۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ اور ابوبکرہ رض کی حدیث سے استدلال کیا ہے۔ ابوبکرہ رض کی حدیث یہ ہے۔ انہ انتھی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو راکع فرکع قبل ان یصل الی الصف فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد رواہ البخاری۔

یعنی ابوبکر رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچے اور آپ رکوع میں تھے۔ پس ابوبکر رض نے صف میں ملنے سے پہلے ہی رکوع کیا۔ پھر یہ واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اللہ تیری حرص کو زیادہ کرے اور پھر ایسا نہ کرنا۔

جمہور فقہاء کہتے ہیں کہ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ مدرک رکوع کی رکعت صحیح ہوتی ہے۔ ورنہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم ابوبکر رض کو اس رکعت کے اعادہ کا حکم ضرور فرماتے۔ اور حدیث من ادرک رکعۃ من الصلوٰۃ الخ سے ثابت ہوا کہ رکوع ملنے سے نماز ہو جاتی ہے اس کے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مگر واضح رہے کہ ان کا استدلال ان حدیثوں سے صحیح نہیں ہے۔ پہلی حدیث کا جواب یہ ہے کہ اولاً حدیث من ادرک من الصلوٰۃ رکعۃ فقد ادرک الصلوٰۃ میں رکعۃ سے رکوع مراد لینا غیر متعین ہے۔ کیونکہ رکعت سے رکوع مراد لینا معنی مجازی ہے جو قرینہ کا محتاج ہے اور یہاں رکعت سے رکوع مراد لینے کا کوئی قرینہ موجود نہیں ہے۔

قیل المراد بہ ھھنا الرکوع فیکون مدرک الامام راکعا مدرکا لتلک الرکعۃ وفیہ نظر لان الرکعۃ حقیقۃ لجمیعھا واطلاقھا علی الرکوع وما بعدہ مجاز لایصار الیہ الا لقرینۃ کما وقع عند مسلم من حدیث البراء بلفظ فوجدت قیامہ فرکعتہ فاعتدالہ فسجدتہ فان وقوع الرکعۃ فی مقابلۃ القیام والاعتدال والسجود قرینۃ تدل علی ان المراد بھا الرکوع وھھنا لیست قرینۃ تصرف عن حقیقۃ الرکعۃ فلیس فیہ دلیل علی مدرک الامام راکعا مدرک لتلک الرکعۃ انتھی کذا فی عون المعبود

ثانیاً۔ یہ حدیث اپنے ظاہر پر بالاجماع محمول نہیں ہے بلکہ اس سے ادراک وقت یا حکم نماز یا مثل اس کے ادراک مراد ہے۔ چنانچہ تحفۃ الاحوذی میں ہے:۔ لیس علی ظاھرہ بالاجماع لانہ لایکون بالرکعۃ الواحدۃ مدرکا لجمیع[1] الصلوٰۃ بحیث تحصل براءۃ لذمتہ من الصلوٰۃ فاذا فیہ اضمار تقدیرہ فقد ادرک وقت الصلوٰۃ او حکم الصلوٰۃ او نحو ذلک ویلزمہ اتمام بقیتھا انتھی۔

اور دوسری حدیث کا جواب یہ ہے کہ جیسے اس حدیث میں یہ مذکور نہیں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رض کو اس رکعت کے اعادہ کا حکم فرمایا اسی طرح یہ بھی منقول نہیں ہے کہ آپ نے اس رکعت کو شمار فرمایا۔ اور عدم نقل عدم وقوع کو مستلزم نہیں قال الشوکانی فی النیل لیس فیہ ما یدل علی ما ذھبوا الیہ لانہ کما لم یامرہ بالاعادۃ لم ینقل الینا انہ اعتد بھا وقد اجاب ابن حزم فی المحلی عن حدیث ابی بکرۃ فقال انہ لاحجۃ لھم فیہ لانہ لیس فیہ اجتزاء بتلک الرکعۃ انتھی

علاوہ بریں یہ بھی مسلم نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرہ رض کو اس رکعت کے اعادہ کا حکم نہیں فرمایا۔ طبرانی کی روایت میں اس حدیث کے آخر میں یہ جملہ مذکور ہے صل ما ادرکت واقض ما سبقک (فتح الباری) یعنی پڑھ جسکو تو نے پایا اور قضا کر جس کو تو نے گزار دیا۔

الحاصل جمہور کا مذہب ضعیف اور مرجوح ہے اور قوی و راجح مذہب یہ ہے کہ مدرک رکوع کی رکعت نہیں ہوتی کیونکہ قراءۃ خلف الامام واجب ہے بغیر پڑھے نماز ہرگز نہیں ہوگی۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اکمل واتم

(کتبہ محمد فضل الرحمٰن مبارکپوری الاعظمی عفا اللہ عنہ)

---

[1] اس حدیث کی تشریح ایک مثلے کی تمثیل میں سمجھ میں آ جائے گی۔ کوئی شخص حلف اٹھائے کہ آج میں ظہر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھوں گا۔ اگر جماعت کی ایک رکعت اس کو ملے تو حلف میں حانث نہیں ہوگا یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ یہ معنی ہے اس حدیث کے جس نے ایک رکعت پالی اس نے گویا ساری نماز پالی مگر بقیہ ادا کرنی ہوگی۔ اسی لئے حدیث کا حکم ہے کہ جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے تو جمعے کی دوسری رکعت پڑھے۔ اور اگر وہ قعدہ میں ملے تو وہ ظہر کی چار رکعت پڑھے۔ (اہلحدیث)

آہ مولانا محمد مرحوم

جماعت اہل حدیث کی بہت بڑی بدقسمتی ہے کہ خدا نے حضرت مولانا محمد صاحب جوناگڈھی ثم دہلوی کو ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لے لیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا کی ذات جماعت اہل حدیث کے لئے بہت ہی ضروری تھی۔ مولانا کی تقریر اور تحریر سے جماعت کو بہت زیادہ فائدہ پہنچ رہا تھا۔ مولانا کی توحید وسنت کی اشاعت میں صاف گوئی نے مردہ جماعت میں جان ڈال دی تھی۔ مولانا کی تحریر، تقریر سے زبردست تھی اور تقریر، تحریر سے زبردست تھی۔ اور مصلحت زمانہ کا کہ جس نے توحید وسنت کی اشاعت میں بہت بڑا رخنہ ڈال دیا تھا اور بعض افراد اہل حدیث کو مسخ کردیا تھا، مولانا پر مطلق اثر نہ تھا۔ اور جماعت کے سامنے کھلے لفظوں میں توحید وسنت کو پیش فرماتے تھے اور مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ کی طرح سچے و بے غرض مبلغ تھے۔ جماعت اہل حدیث کا آپ کے انتقال سے اس قدر زبردست نقصان ہوا ہے کہ عرض نہیں کیا جاتا۔ ابھی مولانا محمد یوسف صاحب شمس فیض آبادی کی ہمیشہ کی جدائی کا رنج تھا ہی اور ابھی وہ زخم ہرا ہی تھا کہ یہ دوسرا زخم جماعت کو اور لگا اور سخت گہرا کہ عرض نہیں کیا جا سکتا۔ یہ جگہیں ایسی خالی ہوئی ہیں کہ ان کا پُر ہونا محال نہیں تو بہت زیادہ مشکل ضرور ہے۔ چند بزرگ ہستیاں ہماری جماعت میں اور باقی ہیں، جماعت میں سے ہر ایک کا فرض ہے کہ روزانہ خدا سے دعا کیا کرے کہ خدا ان کے سایہ کو ہم پر مدتوں قائم رکھے خاص کر حضرت شیر اسلام مولنا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدظلہ کی ذات بابرکات کو صحت وطاقت کے ساتھ مدتوں باقی رکھے۔ آمین! مولانا محمد مرحوم کے اس اچانک انتقال کی خبر سے سخت حیرت وتعجب ہے۔ مگر قضائے الہیٰ کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔ جماعت اہل حدیث کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس پر غور کرے کہ ایسی ضروری واہم ہستیوں کے اٹھ جانے کے بعد جماعت کا کیا حال ہوگا۔ جمعیتیں گھٹتی جا رہی ہیں، کفر ترقی کر رہا ہے اور جماعت اہل حدیث سیاسی و مذہبی دونوں حیثیتوں سے تنزل کے گڑھے میں گرتی جا رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا تو جماعت کو یقین رکھنا چاہئے کہ وہ اسی طرح فنا ہو جائے گی۔ اور خدا کے یہاں مقہور ومغضوب رہے گی۔ پس جماعت اہل حدیث کو ہوشیار ہو جانا چاہئے اور توحید وسنت کی اشاعت میں ہاتھ بٹانا چاہئے۔ میں باوجود ملازمت اور اس کے فرائض کے اسلام ومذہب اہل حدیث کی خدمت بھی اتوسع کر رہا ہوں اور جہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے اور میں طلب کیا جاتا ہوں فوراً حاضر ہوتا ہوں اور خدمت بجا لاتا ہوں اور میں ہمیشہ و ہروقت اس کے لئے تیار ہوں۔ مگر مولانا محمد صاحب کے انتقال نے میرے دل پر اتنا اثر کیا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ ملازمت سے دستبردار ہو کر ہمہ تن توحید وسنت کی اشاعت میں لگ جاؤں تاکہ مخالفین کو خوشی و اطمینان کا موقع نہ مل سکے۔ کاش کہ خدا مجھے اس کی توفیق دیتا۔ امید ہے کہ جماعت اہل حدیث مولانا محمد صاحب مرحوم کی وفات کے اعتراف میں پہلے سے زیادہ مستعدی سے توحید وسنت کی اشاعت میں لگ جائے گی۔ (عاجز ابومسعود خان قمر ہاشمی چندوسی کالج۔ چندوسی ضلع مراد آباد۔ یوپی)

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت

؎ "موت ہے سارے جہاں کی آہ اک عالم کی موت"

(از جناب بہار احمد صاحب فہیم چھاؤنی نصیر آباد۔ راجپوتانہ)

حامئ توحید وسنت مولوی جوناگڈھی | ماحئ الحاد و بدعت مولوی جوناگڈھی

حامل علم شریعت مولوی جوناگڈھی | مبلغ رشد و ہدایت مولوی جوناگڈھی

رہنے والے آپ کہتے ہیں کہ جوناگڈھ کے تھے | تھے یونہی مشہور حضرت مولوی جوناگڈھی

تھے محمد کے فدائی یوں محمد نام تھا | دین کی کرتے تھے خدمت مولوی جوناگڈھی

رہ کے دارالسلطنت دہلی میں کی تبلیغ حق | کی حدیثوں کی اشاعت مولوی جوناگڈھی

ہے سفر ماہ صفر میں ہجری سن تیرہ سو ساٹھ | ہوگئے دنیا سے رخصت مولوی جوناگڈھی

کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْت کی تفسیر ہے | آپ کی دنیا سے رحلت مولوی جوناگڈھی

موت ہے سارے جہاں کی آہ اک عالم کی موت | ہے قیامت تیری میت مولوی جوناگڈھی

موت کی سن کر خبر سب ہاتھ ملتے ہیں فہیم!
چل بسے دنیا سے حضرت مولوی جوناگڈھی

فتاویٰ

س ۴۷ } نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کس نے سحر کیا؟ سحر کا اثر برحق ہے یا نہیں۔ بعد نزول سورہ معوذتین آپ سے سحر کا اثر قطعی طور سے زائل ہوا یا نہیں؟ سحر کے اثر سے مسحور فوت ہو جاتا ہے یا متاثر ہو کر مرض تکلیف اٹھاتا ہے؟ از روئے حدیث جواب ہو۔ (مولوی رمضان علی خریدار اہلحدیث نمبر ۱۲۲۹۲)

ج ۴۷ } ایک یہودی عورت نے کیا تھا۔ سحر کا اثر برحق ہے۔ قرآن مجید میں حضرت موسیٰ کے قصے میں سحر کے اثر کا ثبوت ملتا ہے:-

يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ أَنَّهَا تَسْعَىٰ

معوذتین پڑھنے سے سحر کا اثر زائل ہو گیا تھا۔ سحر سے متاثر ہو جانا تو ثابت ہے موت ہو جانا معلوم نہیں

س ۴۸ } پان کھانا اور بیڑی سگرٹ، حقہ، تمباکو پینا جائز ہے یا ناجائز۔ اور چونہ، کتھا اور پتے کھانا کیسا ہے۔ اگر جائز ہے تو خیر اور میرا خیال ہے کہ جائز ہی ہوگا۔ کیونکہ اکثر حافظ، مولوی اور عالم فاضل خوب کھاتے ہیں۔ لہٰذا کیا حکم ہے؟ (عبدالحمید پٹواری)

ج ۴۸ } پان کھانا جائز ہے۔ بیڑی، سگرٹ اور تمباکو استعمال کرنا مکروہ ہے۔

س ۴۹ } صرافہ یعنی نوٹ، روپیہ، پیسہ، اکنی، دونی وغیرہ بٹے پر لین دین کرنا کیسا ہے۔ جن صورت میں کہ ہم سے بھی لوگ سو روپے کے نوٹ پر بٹہ لیتے ہیں۔ کیا ہم بھی دوسرے لوگوں سے ایسا ہی بٹہ لے سکتے ہیں۔ اگرچہ جنسیں مختلف ہیں لیکن بہ حیثیت حکم سکہ شاہی ہونے کے مساوی اور برابر ہیں۔ (جماعت اہل حدیث جیت گڑھ)

ج ۴۹ } روپے، دونی، چونی اور نوٹ وغیرہ پر بٹہ لینا جائز ہے۔ جس کو شک ہو وہ نکل کا کوئی سکہ یا پیسے ساتھ ملا لیا کرے۔

س ۵۰ } ایک زمین کے آباد کرنے میں مثلاً چالیس روپیہ خرچ ہوتا ہے اور پیداوار خرچ سے کم ہوتی ہے۔ مثلاً تیس روپیہ کا غلہ پیدا ہوا ہے۔ تو اب اس میں عشر واجب ہے یا نہیں۔ عشر پیداوار میں واجب ہوگا یا خرچ وضع کر کے (جس میں زمیندار کی مالگذاری بھی ہے) واجب ہوگا۔ (حاجی عبدالعزیز بیگ خریدار اہلحدیث نمبر ۱۰۹۸۸)

ج ۵۰ } مؤنت (اخراجات زراعت) وضع کرنے کے بعد حق شرع ادا کرنا واجب ہے۔ اسی لئے چاہی زمین میں بارانی کی نسبت نصف عشر آتا ہے۔

س ۵۱ } جو غلہ آسمانی پانی سے پیدا ہوا ہے اور جو سینچنے سے پیدا ہوا ہے۔ دونوں کو ایک جگہ ملا کر عشر دینا چاہئے یا ہر ایک کا عشر الگ الگ دینا چاہئے۔ کیونکہ دونوں قسم کی پیداوار کا حکم الگ ہے۔ (سائل مذکور)

ج ۵۱ } ہر قسم کی پیداوار پر شرعی حق الگ الگ دینا چاہئے۔ اگر ملا کر دینا چاہے تو پیداوار کا پندرھواں حصہ دینا کافی ہے۔

س ۵۲ } کروم لیدر ۱۰ فٹ کا ۴ رفی فٹ ہے (۱۲ انچ کا ایک فٹ ہوتا ہے) یہاں دوکان دار لوگ اسی ۱۰ فٹ کو ۱۲ یا ۱۳ فٹ بنا کر بیچتے ہیں اور ۴ رفٹ بیچتے ہیں۔ یہ طریقہ عام دکان دار لوگ کرتے ہیں۔ خریدار بھی جانتے ہیں کہ ۱۰ فٹ کو ۱۳ فٹ بتایا گیا ہے۔ خریدار مجبور ہو کر خرید کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ جب خریدار کو بھی معلوم ہے کہ یہ پورا فٹ نہیں ہے۔ فٹ میں زیادتی کر کے بیچنا کیا حکم رکھتا ہے؟ (جان محمد عبدالجبار از کلکتہ)

ج ۵۲ } یہ غلط بیانی ہے۔ اس کو چھوڑ دینا چاہئے۔ بائع کو ماپ کر بیچنا چاہئے اور مشتری کو ماپ کر خریدنا چاہئے۔ ورنہ بیع فاسد ہوگی۔

س ۵۳ } عورتوں کو شرعی پردہ پر کس طریقہ سے عمل کرنا ضروری ہے؟ زید کہتا ہے کہ عورتیں بغیر برقعہ و نقاب ڈالے سارا چہرہ اور ہاتھ پاؤں کھولے ہوئے بے محابا باہر آمد و رفت کر سکتی ہیں۔ اور قرآن کریم سے اس کی دلیل بیان کرتا ہے اور اسی کو شرعی پردہ کہتا ہے۔ کیا واقعی زید کا کہنا صحیح ہے کہ عورتیں اپنا بقیہ سارا جسم چھپالیں اور چہرہ، ہاتھ پاؤں اگر نہ چھپاویں، برقعہ و نقاب وغیرہ چہرہ پر نہ ڈالیں اور بے تکلف باہر نکلیں یا بازاروں، تفریح گاہوں وغیرہ میں نظریں نیچی کی ہوئی آمد و رفت کریں۔ کیا اسلامی پردہ اسی کا نام ہے؟ (خریدار اہلحدیث از بمبئی)

ج ۵۳ } زید کا قول غلط ہے۔ چہرے کو ننگا کرنا بے پردگی ہے۔ اسی سے عورت کی شناخت ہوتی ہے۔ اسی سے فساد پیدا ہوتا ہے۔ چہرہ کو بڑی اہمیت ہے۔ اسی لئے روپے اور نوٹ وغیرہ پر بادشاہ کا چہرہ دکھایا جاتا ہے سارا جسم نہیں۔ چہرہ کو چھپانے کے متعلق قرآن مجید میں صاف ارشاد ہے:-

يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ

س ۵۴ } زید کہتا ہے کہ شہری گدھا تو حرام ہے۔ لیکن شہری گدھی کا دودھ حلال ہے یا حرام ہونے کی کیا دلیل ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۵۴ } گدھی کا دودھ حرام ٹھیرانے والی حدیث میری نظر میں نہیں۔ کسی صاحب کو معلوم ہو تو اطلاع دیں۔

مولانا محمد حبیب دہلوی مرحوم

اس ہفتہ مندرجہ ذیل اصحاب نے مولانا مرحوم کا جنازہ غائب پڑھنے اور تعزیتی اجلاس منعقد کر کے ساتھ تجویزات پاس کی ہیں:-

(۱) جمعیتہ اہل حدیث صوبہ بمبئی۔ (۲) سیکرٹری انجمن اہل حدیث مالیر کوٹلہ۔ (۳) ناظم انجمن مصباح الاسلام مدرسہ میاں صاحب دہلی (۴) ناظم انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ ضلع گجرات۔ (۵) مولوی محمد داؤد صاحب کیندرہ پارہ ضلع کٹک۔ (۶) مولوی عبدالرحمن صاحب فتحگڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور۔ (۷) منشی عبدالرحمن صاحب ساکن مانے وال از پیگو (برما)

تبلیغی جنتری چھپ گئی

تبلیغی جنتری ۱۹۴۱ء مکرر چھپ گئی ہے ناظرین جلد طلب کرلیں۔ باوجود کاغذ زیادہ گراں ہو جانے کے قیمت ۱ر فی نسخہ اور ۸ر کے دس نسخے رکھی گئی ہے

ملکی مطلع

حالات جنگ

جنگ چین وجاپان کے متعلق اس ہفتہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ کیانگسی کے علاقہ میں نان چانگ کے قریب جاپانی اور چینی فوجوں کی زبردست جنگ ہوئی۔ ایک چینی فوجی اڈے پر جاپانیوں نے قبضہ کر لیا۔ چینی سپاہی بھی جان توڑ کر مقابلہ کرتے رہے۔ آخر انہوں نے یہ اڈا واپس لے لیا۔

بحرالکاہل دمابین ایشیا وامریکہ) میں ابھی تک جاپان یا امریکہ کی طرف سے کوئی خاص اقدام نہیں ہوا لیکن اس سے یہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ جاپان امریکہ سے مرعوب ہو گیا ہے۔ کیونکہ جاپان اس مقام پر جو بھی حرکت کریگا وہ جرمنی کے اشارہ سے ہوگی۔ اسی لئے وہ اپنی اندرونی اور بیرونی طاقت کو مضبوط کر رہا ہے۔

جنگ یورپ

کے متعلق اس ہفتہ جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ پہلے کی نسبت جنگ بہت تیز ہو گئی ہے۔ اس وقت جرمنی وبرطانیہ کی طرف سے پھر بحری و فضائی جنگ زور شور سے شروع ہو گئی ہے۔ چنانچہ آمدہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی نے بحراوقیانوس (دمابین یورپ وامریکہ) میں برطانوی جہازوں کو جو سامان جنگ لا رہے تھے تارپیڈو مار کر غرق کر دیا اُدھر برطانوی آبدوزوں اور بحری طیارگنوں سے بھی جرمنی کے کئی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ جرمنی کی طرف سے ۱۹/۲۰ مارچ کی درمیانی شب کو لندن پر ایک زبردست ہوائی حملہ کیا گیا جو کئی گھنٹے تک جاری رہا۔ جرمن جہازوں نے بموں سے بھرے ہوئے ٹوکرے لندن پر پھینکے، بہت جگہ آگ لگانے والے بم گرائے گئے۔ اس حملے کے متعلق جو سرکاری اعلان ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حملہ میں جرمنوں نے وہ تمام طریقے استعمال کئے جو کرسمس (تعطیلات دسمبر) سے پہلے کے ہوائی حملوں میں کئے جاتے تھے ہسپتالوں پر بھی بمباری کی گئی۔ ماہرین جنگ کا کہنا ہے کہ جرمنی و برطانوی جنگ اس وقت نہایت خطرناک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔

محاذ بلقان

بلقان کا محاذ اس وقت عالمگیر جنگ کا مرکز بنتا جا رہا ہے۔ اسی لئے اس وقت ساری دنیا کی نظریں اس اہم محاذ پر لگ رہی ہیں۔ ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم بلقان کی مختصر سی تاریخ جو معزز معاصر "مدینہ" بجنور میں شائع ہوئی ہے درج کرتے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ یوگوسلاویہ، رومانیہ، بلغاریہ، یونان، البانیہ اور یورپین ترکی کی ریاستوں کے مجموعے کا نام **بلقان** ہے۔ ہندوستان میں اس کی مثال راجپوتانہ ہے۔ محترم معاصر مذکور رقمطراز ہے:۔

"انیسویں صدی کی ترکی حکومت کو یورپ نے بہت بدنام کر دیا تھا۔ یورپ میں مشہور کیا گیا تھا کہ وہ عیسائیوں کی دشمن ہے، عیسائی رعایا پر ظلم وستم ڈھاتی ہے اور انتہا درجے کی رجعت پسند واقع ہوئی ہے۔

۱۸۲۹ء میں سب سے پہلے برطانیہ اور فرانس نے ترکوں سے کچھ علاقہ چھین کر یونان کی بنا ڈالی اور اس پر اجارہ قائم کیا۔

۱۸۷۷ء و ۱۸۷۸ء میں زار روس نے ترکی رعایا میں بغاوت کے شعلے بھڑکائے۔ روس نے ترکوں کو شکست دیکر سینٹ اسٹفانو کے معاہدے کی رو سے جنوب مشرقی یورپ میں بلغاریہ کی ایک وسیع سلطنت قائم کر دی جس میں البانیہ بھی شامل تھا۔ اس کے بعد برلن میں ایک کانفرنس کی گئی اور بلغاریہ کو ایک محدود رقبے میں بند کر دیا گیا۔ آسٹریا کو بوسنیا اور ہرزیگونیا کے علاقے (جو اس وقت یوگوسلاویہ میں شامل ہیں) دے دئیے گئے۔

بیسویں صدی میں بلقان کے معاملات اٹلی کی مداخلت سے بہت پیچیدہ ہو گئے۔ کیونکہ اس نے مطالبہ کرنا شروع کیا کہ ترکی سے جو مال غنیمت دوسروں کو ملا ہے اُس میں اُسے حصہ دیا جائے۔

بیسویں صدی کے آغاز سے ۱۹۱۴ء تک تمام حکومتیں یہی سازش کرتی رہیں کہ سلطان ترکی سے جو علاقے چھینے گئے ہیں ان کی تقسیم آپس میں کس طرح ہو چنانچہ ترکی کے علاقہ طرابلس پر اٹلی نے قبضہ جما لیا۔

حملوں سے حفاظت

ترکی کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے زار روس نے باقاعدہ جنگ کی بنیاد ڈالی جو بلغاریہ، سربیا، مانٹی نیگرو اور یونان پر مشتمل تھی اس کے بعد مخفی معاہدوں کے نتائج بھی رنگ لانے لگے چنانچہ فرانس نے ۱۹۱۱ء میں مراکش کے شہر فیض پر حملہ بول دیا۔ ترکی ادھر تو طرابلس کی جنگ میں مصروف تھا اور اُدھر بلقان لیگ نے موقعہ غنیمت سمجھ کر اپنے مقبوضات میں توسیع شروع کر دی۔ اس کے نتیجہ میں جنگ بلقان کا آغاز ہوا۔ ۱۹۱۲ء اور اس کے بعد جنگ عظیم شروع ہو گئی۔

اٹلی کو گذشتہ جنگ عظیم میں شریک کرنے کیلئے وعدہ کیا گیا کہ مال غنیمت میں اسے بھی حصہ دار بنایا جائیگا اور بحر روم میں توازن قائم رکھنے کے لئے اسے اہمیت دی جائیگی۔ دوسری طرف زار روس سے وعدہ کیا گیا کہ اسے قسطنطنیہ، دردانیال اور باسفورس دیدئیے جائیں گے۔ اٹلی کو جب اس خفیہ معاہدے کا پتہ چلا تو اس سے پھر ایک نیا معاہدہ کیا گیا۔ یعنی یہ کہ ترکی کا جنوبی مغربی حصہ جس میں سمرنا شامل ہے اسے دیدیا جائیگا۔ لیکن کمال پاشا کے ظہور وترقی نے یورپ کے اس پروگرام کو خاک میں ملا دیا۔ اور ترکان احرار نے ناممکن بنا دیا کہ یونان کو تھریس کا علاقہ اور روس کو دردانیال دیدیا جائے۔

البانیہ رقبہ ۱۰۶۰۰ مربع میل، آبادی دس لاکھ۔ مسلمان ۷۰ فیصدی۔ ترکی کا سابق مقبوضہ علاقہ ۱۹۱۲ء تک آزاد رہا۔ ۱۹۱۲ء سے ۱۹۱۸ء تک جنگ عظیم کا تھیٹر بنا رہا۔ اس کے بعد پھر آزاد ہوا۔ اور ۱۹۲۵ء میں شاہ احمد زوغو کو اس کا صدر بنایا گیا۔ اور ۱۹۲۸ء میں شاہ موصوف کو بادشاہ بنا دیا گیا۔ شاہ زوغو نے

اٹلی سے تعاون قائم کیا۔ مگر اپریل ۱۹۳۹ء میں مسولینی نے دفعتاً حملہ کرکے اس پر قبضہ کر لیا اور احمد زوغو اور ان کے خاندان نے بھاگ کر جان بچائی۔ البانیہ کو بلقان اور بحر ایڈریاٹک میں ایک خاص پوزیشن حاصل ہے۔ اتحاد بلقان میں اس نے ابتدا ہی سے شرکت نہیں کی تھی۔ آجکل یہ اٹلی اور یونان کی جنگ کا میدان بنا ہوا ہے۔

بلغاریہ | ۳۹۰۰۰ مربع میل آبادی ساٹھ لاکھ۔ پایہ تخت صوفیہ۔ حکمران شاہ بورس سوم۔ ۱۹۱۲ء کی جنگ بلقان میں بلغاریہ کو ترکوں پر کامیابی حاصل ہوئی۔ کیونکہ یورپ کی تمام بڑی طاقتیں اس کی پشت پر تھیں۔ ۱۹۱۳ء میں سربیا، یونان اور رومانیہ چونکہ بلغاریہ کے مخالف ہو گئے تھے۔ اس لئے اسے کچھ زیادہ کامیابی حاصل نہ ہو سکی۔ جنگ عظیم میں بلغاریہ نے جرمنی کا ساتھ چھوڑ دیا۔ ۱۹۱۹ء میں جو معاہدۂ صلح منعقد ہوا اس میں مقدونیا کو بلغاریہ سے چھین کر یونان اور یوگوسلاویہ کو دیدیا گیا۔ نیز فیصلہ کیا گیا کہ وہ تاوان ادا کرے اور غیر مسلح ہو جائے ×× آخر سلونیکا کانفرنس میں ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء کے اندر بلغاریہ کو مسلح ہونے کی اجازت دیدی گئی۔ موجودہ جنگ سے پہلے بلغاریہ کی خارجی تجارت پر جرمنی کا ساٹھ فیصدی قبضہ تھا۔ اس جنگ میں بلغاریہ کی پالیسی غیر جانبدارانہ تھی۔ مگر اب وہ محوری اتحاد میں شریک ہو کر جرمنی کا ساتھی بن گیا ہے۔

یونان | رقبہ ۵۰۰۰۰ مربع میل۔ آبادی ۶۳ لاکھ۔ حکمران جارج دوم پایہ تخت ایتھنز۔ جنگ بلقان کے بعد یونان کے مشہور سیاستدان وینزیلوس نے اتحادیوں کے ساتھ مل کر جنگ میں شرکت کی۔ اور جرمنی کے حامی شاہ قسطنطین کو تخت سے اتار دیا۔ ۱۹۲۰ء میں شاہ قسطنطین پھر برسر اقتدار آیا۔ اور اس نے ایشیائے کوچک کے یونانیوں کو ترکی سے نجات دلانے کے لئے ترکی کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ مگر کمال اتاترک نے یونان کو ایسی شکست دی کہ تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گی۔ شاہ قسطنطین ۱۹۲۲ء میں پھر تخت سے اتار دیا گیا۔ ۱۹۲۱ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔

اگرچہ یونان پر بھی جرمنی کا اثر تھا مگر اپریل ۱۹۳۱ء میں برطانیہ اور فرانس نے اس کی حفاظت کی گارنٹی دی۔ ۱۹۳۰ء سے ترکی اور یونان کے تعلقات نہایت دوستانہ ہیں اور وہ بھی اتحاد بلقان کا ایک رکن ہے۔ آج کل اس کو جرمنی کے حملہ کا سخت خطرہ پیدا ہو گیا ہے جرمن فوجیں کثیر تعداد میں اس کی سرحد پر جمع ہو رہی ہیں۔

رومانیہ | رقبہ ۱۲۲۰۰۰ مربع میل۔ آبادی ایک کروڑ ۹۵ لاکھ۔ بلقان میں سب سے بڑی سلطنت ہے۔ پایہ تخت بخارسٹ ہے۔ موجودہ رومانیہ متعدد حکومتوں کا مجموعہ ہے۔ مثلاً ہنگری سے ٹرانسلوینیا، آسٹریا سے بکووینیا اور روس سے بسرابیا لیکر اسمیں شامل کئے گئے تھے۔ رومانیہ کی سب سے بڑی پیداوار پٹرول ہے جس کے باعث روس اور جرمنی عرصہ سے اس پر قبضہ کرنے کی سکیمیں تیار کر رہے تھے۔ رومانیہ کے تیل کا سب سے بڑا خریدار جرمنی ہے۔ اس کے بعد برطانیہ، فرانس اور اٹلی ہیں۔ رومانیہ اور جرمنی کے مابین ایک معاہدہ ۱۹۳۶ء میں ہو چکا ہے جسکی رو سے رومانیہ مجبور ہے کہ وہ جرمنی کے لئے زیادہ سے زیادہ پٹرول مہیا کرے۔ ایسا ہی معاہدہ برطانیہ کے ساتھ بھی ہے۔

یوگوسلاویہ | رقبہ ۹۵۰۰۰ مربع میل۔ آبادی ایک کروڑ ۳۹ ہزار۔ جس میں ۶۵ لاکھ سرب ۴۰ لاکھ کروٹس ۱۰ لاکھ سلووین ½ ۵ لاکھ ہنگرین ۳ لاکھ جرمن اور باقی میں البانوی، بلغاروی اور مقدونی شامل ہیں۔ صوبہ بوسینا میں سرب کروشین زبان بولنے والے مسلمان آباد ہیں جو ترکی حکومت کے زمانے سے آباد ہیں ان کی تعداد ۱۵ لاکھ سے زائد ہے ×× موجودہ جنگ میں اس کی پالیسی غیر جانبدارانہ ہے۔ لیکن اب اس کی غیر جانبداری کے جرمنی اور اٹلی کے ساتھ جانبداری میں تبدیل ہو جانے کا قوی اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔

موجودہ ترکی | سلطنت عثمانیہ کے سقوط کے بعد موجودہ ترکی کی بنیاد کمال اتاترک نے ۱۹۲۲ء میں جدید ترقی پذیر لائنوں پر ڈالی تھی۔ آپ نے ایشیائے کوچک سے یونانیوں کو خارج کیا اور یونان کے ترکوں کو بلا کر ترکی میں آباد کیا ۱۹۳۴ء میں کمال اتاترک نے پنجسالہ پروگرام مرتب کیا جسکی رو سے ترکی قلمرو میں ۱۵ بڑے سرکاری کارخانے قائم کئے گئے اور ان کیلئے روس نے مشینیں مہیا کیں۔ ترکی میں کمال اتاترک کے پروگرام کو درجہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو پیپل پارٹی ہے وہ با اقتدار سیاسی جماعت ہے۔ ترکی خارجہ حکمت عملی ہمسایہ حکومتوں سے بہتر تعلقات پر قائم ہے اور سوویٹ روس سے اس کا تعلق ۱۹۲۰ء سے اب تک پائدار ہے۔ ۱۹۳۰ء سے یونان اور ترکی میں دوستی قائم ہے اور بلقانی اتحاد نے اس تعلق کو اور زیادہ مضبوط بنیادوں پر قائم کر دیا ہے۔

ترکی نے ہمیشہ اس بات کا خیال رکھا ہے کہ جرمنی کا اثر و رسوخ بلقان میں نہ بڑھنے پائے تاکہ وہ موصل کے تیل کی طرف دست درازی نہ کر سکے۔ اس مقصد کیلئے نیز دیگر اغراض کیلئے ترکی نے معاہدہ سعد آباد کی بنیاد ۱۹۳۷ء میں ڈالی جس میں ایران، عراق اور افغانستان کو شامل کیا ۱۹۳۹ء میں کمال اتاترک نے دردانیال کو بین الاقوامی اقتدار سے آزاد کرایا۔ اور ۱۹۳۸ء میں اسکندرونہ فرانس سے واپس لے لیا۔ برطانیہ، فرانس اور ترکی میں باہمی تعاون و امداد کے ایک معاہدے پر ۱۹ اکتوبر ۱۹۳۹ء میں دستخط ہوئے اس معاہدے کا خلاصہ حسب ذیل ہے

"(۱) اگر کوئی یورپین طاقت ترکی پر حملہ کرے تو فرانس اور برطانیہ کا فرض ہوگا کہ وہ ترکی کی امداد کرے۔ (۲) اگر کوئی یورپین طاقت بحر روم میں جنگ برپا کرنے کیلئے آگے بڑھے تو ترکی برطانیہ اور فرانس کی امداد کرے گا بشرطیکہ برطانیہ اور فرانس رومانیہ اور یونان کی حفاظت کے لئے ذمہ دار بنیں۔ (۳) ترکوں کی امداد کے اس وعدے سے روس مستثنیٰ ہوگا۔ یعنی ترکی روس کے خلاف کسی طاقت کی امداد نہیں کریگا" (مدینہ بجنور ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث | ریاستہائے بلقان کو زیر اثر لانے سے جرمنی کا مقصود یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس راستہ سے اپنی فوجیں اور سامان جنگ گزار کر ایک تو اٹلی کی امداد کرے جو یونانیوں کے ہاتھوں پریشان ہو رہا ہے دوسرے نہر سویز پر قابض ہو کر برطانوی سلطنت کو دو حصوں (مشرقی اور مغربی) میں تقسیم کر دے۔ جو ایک دوسرے کی امداد نہ کر سکیں اور اس کے بعد مشرقی ممالک ایران وغیرہ کی طرف پیش قدمی کرے۔

کف کلر (کھانسی دور)

جو ہر قسم کی کھانسی خشک تر نئی پرانی۔ ابتدائی دمہ۔ بخار۔ درد سر نزلہ زکام کے لئے نہایت مفید ہے۔ بے شمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح۔ ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ۔ ۵۰ گولی ۱۱ر علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کیلئے شیشی کلاں فی درجن عـہ شیشی خورد فی درجن سے

حب ...... ومقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے دیرینہ بگڑا ہوا گھر سدھر کر آیندہ ہمیشہ کیلئے میاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہوجاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال و دیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف ۶ر تاجروں کے لئے چھ شیشیوں کی قیمت للعہ علاوہ محصول ڈاک

نوٹ:۔ تجار صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ:۔ منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیر کوٹلہ پنجاب

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیث فاروقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڑھ کے باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری قیمتی تصانیف بھی جلد پیش کی جائینگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق ورقاق ۴ر
عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا سخاوت علی رحمۃ اللہ علیہ ۶ر

اسلامی تہذیب	۲ر	مفید الاطفال	۱ر
نماز کی کتاب	۳ر	روزہ کی کتاب	۲ر
تحفۂ اعتکاف	۱ر	سیرۃ الرسول صلعم	۳ر

خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸ر
مغز نغز۔ مثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب عہ
شرح قصیدہ بانت سعاد۔ از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴ر
آزادی اور انقلاب انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب عہ

دائرہ مطبوعات ملیہ قضیانہ۔ جونپور

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

زائد از چالیس سال سے میرے کے سرمے و ادویات ذیل ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پاکر مشتہر کئے ہیں۔ ایسے ایسے مایوس مریض صحتیاب ہوئے جن کے صحت پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت قدردان اخبار اہلحدیث بھی قریب تیس سال سے منگواتے اور استعمال میں رکھتے ہیں۔ جالا۔ پھلی۔ ناخونہ ضعف بصارت۔ ککرے ڈگرا نزلہ۔ نزلہ ڈھلکا۔ گوہانجنی۔ ناخونہ وغیرہ چند روز کے استعمال سے صحت یاب ہوجاتے ہیں۔ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

(۱) ہندوستانی میرے کا سرمہ سیاہ قسم خاص۔ ایک روپیہ تولہ

(۲) میرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب بھورا سرمہ قسم اوسط پانچ روپیہ تولہ

(۳) میرے و سچے موتیوں کا مرکب سفید سرمہ قسم اعلیٰ مبلغ دس روپیہ تولہ

(۴) عرق میرہ و سیماب مرکب ۱ر۔ پرانے موتیابند۔ زخم چشم۔ زہریلے دانے۔ خارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ موتیابند اسکے استعمال سے بالکل صحت یاب تو نہیں ہوجاتا ہے۔ لیکن آنکھیں بنوانے یعنی اپریشن کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی معمولی روشنی سر تا حیات کام جاری رہ سکتا ہے قیمت ۶ر فی شیشی

(۵) عرق میرہ و نقرہ مرکب ۲ر۔ آشوب چشم۔ گہری سرخی۔ ورم۔ جلن دکھن۔ کھٹک۔ ٹیس کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

(۶) سوکھنا کیور۔ مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش قسمت گھر ایسا ہوگا جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ صرف ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہوکر موٹے تازے ہوجاتے ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

(۷) لرزہ اسپی فک۔ ہر قسم کے موسمی ملیریا کے بخار جاڑہ۔ جوڑی۔ تپ لرزہ۔ تجاری۔ چوتھیا۔ باری کے بخار کا حکمی اور بے خطا علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت ہوجاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

نوٹ:۔ صرف ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار صاحب ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ ڈاکٹر سلمیٰ بہادر بس مہتمم اودھ فارمیسی شہر ہردوئی۔ اودھ

بنگلہ زبان میں طب کی ایک نئی کتاب

سادھین چیکتسا

اس کتاب میں سر سے پاؤں تک کی تمام بیماریوں کیلئے نہایت آسان مختصر الاجزاء لاتعداد و بجلی اثر مجرب نسخہ جات۔ خصوصاً مردوں اور عورتوں کی پوشیدہ بیماریں، مقوی باہ، مغلظ منی۔ ملذ ذ طرفین۔ منشط ممسک۔ مضیق۔ مانع حمل۔ اولاد نرینہ پیدا کرنا وغیرہ کے مخفی راز کو بے نقاب کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی موجودگی میں کویراجوں اور ڈاکٹروں کی حاجت نہیں ہوتی۔ اور اس کی مدد سے ہر شخص ایک مشہور حکیم بن سکتا ہے۔ نیز تجارتی پیٹنٹ ادویات کے ذریعہ گھر بیٹھے ہزاروں روپیہ پیدا کر سکتا ہے۔ قیمت مع محصول ڈاک ایک روپیہ۔

پتہ:۔ حکیم محمد موسیٰ

لیبہ سرائے (E.B.R) بنگال

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۶ روپے۔ فی جلد ۴ر

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

نشاط و راحت کی ... شائقین مزاج اصحاب کے لئے عجیب و غریب نسخہ جات و معلومات۔ قیمت عہ (منیجر اہلحدیث)

تصانیف مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

شہادت القرآن قرآن و حدیث کی روشنی میں حیات مسیح علیہ السلام کو عالمانہ رنگ میں ثابت کیا گیا ہے حصہ اول میں لفظ توفی کی تحقیق انیق کی گئی ہے اور حصہ دوم میں ان تمام قرآنی آیات کا جواب دیا گیا ہے جو مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں اپنے دعویٰ (وفات مسیح) پر بطور استدلال کے پیش کی تھیں مرزائیوں نے آج تک اس کتاب کا جواب نہیں دیا۔ حیات مسیح کے ثبوت میں یہ بڑی زبردست کتاب ہے۔ قیمت حصہ اول عہ۔ حصہ دوم عہ۔ مکمل دو روپے (عہ)

الخبر الصحیح اس رسالہ میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر پر مفصل بحث کرکے قادیانی خیالات کی تردید کی گئی ہے۔ منگوا کر ضرور پڑھیں۔ قیمت صرف دو آنے (۲ر)

تفسیر واضح البیان (اردو) کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸ ضخامت ۴۸۴ صفحات۔ قیمت بے جلد ۳ر۔ مجلد ۳ر۔

تفسیر سورہ کہف مولانا صاحب موصوف نے حال ہی میں اپنے مخصوص اور دلکش پیرایہ میں تصنیف فرمائی ہے۔ مسئلہ شریعت، طریقت اور حضرت موسیٰ اور حضرت خضر علیہما السلام کا مفصل ذکر کیا گیا ہے۔ اور بھی اہم مسائل تصوف کو حل کیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ)

حلاوۃ الایمان بتلاوۃ القرآن مولانا صاحب نے یہ رسالہ حال ہی میں قرآن مجید کی فضیلت، تلاوت کا ثواب، قرأت قرآن، برکات قرآن، فن تجوید، ادائیگی حروف، آیات رحمت و عذاب، سجدہ تلاوت کے اذکار کے متعلق اپنی خصوصی طرز نگارش میں تحریر فرمایا ہے کتاب جامع اور قابل دید ہے۔ منگوا کر پڑھیں اور لطف اٹھائیں۔ قیمت ۴ر

انارۃ المصابیح لاداء صلوٰۃ التراویح نماز تراویح آٹھ رکعت سنت ہیں۔ علماء احناف کی طرف سے اس کی تردید کی جاتی ہے۔ مولانا نے اس تالیف میں بیس رکعت والی روایت کو ضعیف قرار دیتے ہوئے چند علمائے احناف و دیگر ائمہ عظام کے اقوال کو اپنی تائید میں پیش کرکے آٹھ رکعت کا مسنون ہونا ثابت کیا ہے۔ قیمت ۳ر

فرقہ ناجیہ اس رسالہ میں دلائل و براہین اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ اسلام کے موجودہ فرقوں میں سے صرف فرقہ ناجیہ مذہب اہل حدیث ہی ہے۔ ہر اہل حدیث اور اہل حدیث انجمنوں کو اس کی توسیع اشاعت کی کوشش کرنی چاہئے۔ قیمت ایک آنہ

سیرت محمدیہ مولانا صاحب نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع سوانح عمری نہایت دلچسپ طرز پر تحریر فرمائی ہے۔ جس سے بچے۔ بوڑھے سب قسم کے لوگ لطف حاصل کر سکتے ہیں۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت صرف ۲ر (دو آنے)

صفائے حق اس رسالہ میں مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے مختصر حالات، ان کے دعاوی و عقائد بیان کرکے ان کی معقول تردید کی ہے۔ قیمت صرف ایک آنہ (۱ر)

رسائل ثلاثہ یعنی امام نسلی و مہدی منتظرہ وہ مسائل کے متعلق اردو زبان میں آج تک اس انداز تحقیق سے ان مسائل پر کوئی کتاب مفصل نہیں لکھی گئی۔ مولانا ممدوح نے کتاب لکھ کر ان مسائل کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا ہے مرزائے قادیانی کے اعتراضات کا بھی دندان شکن جواب دیا گیا ہے۔ قیمت چار آنے (۴ر)

قرۃ العینین بمسرۃ العیدین عیدین کے مسائل فقہیہ حدیثیہ اور ان کے اسرار و حکم میں بے نظیر رسالہ ہے یہ بھی ایک نئی تصنیف ہے جو آج تک ناظرین کے مطالعہ سے نہیں گزری ہوگی۔ قیمت ۲ر

غازہ رغائب برائے جنازہ بر غائب جس میں جنازہ غائبانہ کا ثبوت اور مخالفین کے اعتراضات کا بھی معقول جواب دیا گیا ہے۔ قیمت دو آنے (۲ر)

نماز تہجد جس میں نماز تہجد کی فضیلت ادا کرنے کا طریقہ۔ تعداد رکعات وتر۔ دعائے قنوت وغیرہ کا مفصل بیان ہے۔ قیمت ۱ر

فضائل شعبان ماہ شعبان کے فضائل۔ شب برات کے احکام کا بیان ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱ر)

کھلی چٹھی نمبر ۱ و ۲ مولانا محترم نے مولوی غلام رسول مرزائی کے ٹریکٹ کا جواب دیا ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱ر)

چار روپے کی کتب صرف ایک روپیہ میں

مندرجہ ذیل کتب کی اصل قیمت مبلغ چار روپے ہوتی ہے مگر رعایتی طور پر صرف ایک روپیہ میں دی جاتی ہیں۔ محصول ڈاک ۶ر علیحدہ ہوگا۔

گفتار خادم عہ۔ قال اللہ ۴ر۔ قال الرسول ۴ر۔ عقائد اسلام ۴ر۔ فتح اسلام ۴ر۔ ام القریٰ ۴ر۔ خون شہادت کے دو قطرے ۴ر۔ قال الفقہاء ۲ر۔ اسلام کی صداقت ۲ر۔ تعلیم الحج ۲ر۔ تعلیم الصیام ۲ر۔ تعلیم الزکوٰۃ ۲ر۔ اسلام کی خوبیاں ۲ر۔ برزخ کا بیان ۲ر۔ حشر کا بیان ۲ر۔ تحریم الخمر والزنا ۲ر۔ کلمہ شہادت ۲ر۔ عالم کہاں مرزا ۲ر۔ یکصد طبی مجربات ۲ر

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

مندرجہ بالا کتب منگوانے کا پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲۔

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہوں گے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔
عام خریداران سے ۔ ۔ ۔
۔ ۔ ششماہی ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابو الوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۶ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۴۔ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (سچا مسلمان) ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ مقلد تھے؟ ۔ ص۳
مولوی محمد دہلوی مرحوم ۔ ۔ ۔ ص۴
قادیانی توحید (قادیانی مشن) ۔ ۔ ص۵
لزوم توحید کی ضرورت پر ایک تائیدی نوٹ ۔ ص۶
دعوت عمل ۔ ۔ ۔ ۔ ص۸
بریلوی پاگل اور زندہ شہید ۔ ۔ ۔ ص۸
سیرت المصطفیٰ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۹
آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمنہائے اہل حدیث ص۱۱
تقویٰ ص۱۲ ۔ فتاوے ۔ ۔ ص۱۳
متفرقات ص۱۴ ۔ ملکی مطلع ۔ ۔ ص۱۵
اشتہارات ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۶ تا ۲۰

سچا مسلمان

(از مولوی محمد داؤد صاحب راز شکراوی)

مئے وحدت کو پی کر رات دن سرشار رہتا ہوں
بجان و دل فدائے احمد مختار رہتا ہوں

رضائے ایزدی مطلوب ہے دارین میں مجھ کو
یہی ہے جستجو جس کے لئے طیار رہتا ہوں

زباں پر ورد ہے ہر دم کہ لا معبود الا اللہ
مسلماں ہوں! مطیع مذہب مختار رہتا ہوں

میری جاں ان پہ ہے قرباں کہ جو سنت پہ عامل ہیں
نبیؐ کے دشمنوں سے برسر پیکار رہتا ہوں

کبھی گر وقت آئے جان کو قربان کرنے کا
خدا کے نام پر ہر وقت میں طیار رہتا ہوں

مجھے تعلیم دی اسلام نے صدق و امانت کی
ہمیشہ فسق اور باطل سے میں بیزار رہتا ہوں

نہ شرم و عار ہے مجھ کو کبھی روزی کمانے سے
تجارت اور زراعت کے لئے طیار رہتا ہوں

نماز پنجگانہ کی حفاظت عین ایمان ہے
جماعت کے لئے دن رات میں بیدار رہتا ہوں

مسلمانوں کی حالت ہو گئی کیسی دگرگوں اب
یہی ہے درد دل جس سے سدا بیمار رہتا ہوں

گناہوں سے ہوں شرمندہ! مگر یہ شرف حاصل ہے
جو اہل دین ہیں ان کا کفش بردار رہتا ہوں

انتخاب الاخبار

—— شیخ حسام الدین احراری لیڈر اور حکیم سکندر خضر کانگرسی لیڈر رہا ہو کر امرتسر پہنچ گئے ہیں۔ ان کی آمد پر سٹی کانگرس کمیٹی کی طرف سے ۲۹ مارچ کو جلیانوالہ باغ امرتسر میں جلسہ منعقد ہوا۔

—— ۲۸ مارچ کو بعد نماز جمعہ سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب و میاں عبد الحی وزیر تعلیم پنجاب اسلامیہ کالج امرتسر میں جلسہ تقسیم اسناد کے لئے تشریف لائے وزیر اعظم نے طلباء کو تقسیم اسناد کے بعد انگریزی میں چند نصائح بھی کیں۔ شہر کے معززین نے اس جلسہ میں شمولیت کی۔

—— پنجاب میں مارکٹنگ ایکٹ (قانون متعلقہ زرعی اجناس) ۱۵۔ اپریل سے نافذ ہو جائیگا مگر پنجاب کے مشہور بیوپاریوں نے ... لائلپور میں اس قانون کے نفاذ کے خلاف جلسہ کر کے حسب ذیل تجاویز پاس کیں:

یہ کانفرنس متفقہ طور سے قرار دیتی ہے کہ پنجاب مارکٹنگ ایکٹ اور اس کے متعلق مرتب کئے گئے قواعد وضوابط نہ صرف ناقابل عمل بلکہ پنجاب کے تاجروں کے لئے توہین آمیز ہیں۔ یہ کانفرنس پنجاب بھر کے تاجروں سے اپیل کرتی ہے کہ جہاں کہیں مارکٹنگ ایکٹ کا نفاذ کیا جائے وہاں ان زرعی اجناس کی تجارت بند کر دی جائے جن پر یہ ایکٹ لاگو ہے۔

یہ کانفرنس تولوں، دلالوں، بیوپاریوں اور آڑھتیوں سے اپیل کرتی ہے کہ جب تک گورنمنٹ قواعد وضوابط میں ان کی حسب خواہش ترمیم نہ کر دے اس وقت تک کوئی بھائی لائسنس نہ لے۔

یہ کانفرنس قرار دیتی ہے کہ جس منڈی پر ایکٹ ہذا کا نفاذ کیا جائے اگر وہاں کوئی سٹے چیمبر ہو تو وہ بند کر دیا جائے۔ اور اس چیمبر سے ہمدردی کے طور پر دوسرے چیمبر بھی بند کر دئیے جائیں۔

یہ کانفرنس فیصلہ کرتی ہے کہ کل سے صوبہ میں تجارتی ڈیڈلاک کا آغاز کر دیا جائے۔ سٹے کے نئے سودے کل سے بند کر دئیے جائیں۔ اور وعدہ کے جو سودے ہو چکے ہیں وہ چکا دئیے جائیں۔

اس کے علاوہ کانفرنس نے تین اور رزولیوشن پاس کئے جن میں سے ایک کے ذریعہ ٹریڈ ایمپلائمنٹ ایکٹ کے نفاذ کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ کیونکہ یہ ایکٹ فرموں پر رجسٹر رکھنے کی غیر ضروری پابندی عائد کرتا ہے۔ دوسرے ریزولیوشن کے ذریعہ سیلز ٹیکس کے خلاف پروٹسٹ کیا گیا۔ تیسرے ریزولیوشن کے ذریعہ فیصلہ کیا گیا کہ تجارتی ڈیڈلاک کے متعلق ریزولیوشن پر عملدرآمد کی نگرانی کے لئے ایک سٹینڈنگ کمیٹی بنائی گئی جو یہ دیکھے گی کہ اس سلسلہ میں کسی منڈی میں کوئی پیچیدگی نہ ہونے پائے۔ آخری ریزولیوشن کے ذریعہ تمام منڈیوں کے تاجروں سے اپیل کی گئی کہ وہ بھی اپنے اپنے ہاں ایسی کمیٹیاں بنائیں۔ (پرتاپ لاہور یکم اپریل ۱۹۴۱ء)

> **حساب دوستاں**
>
> "اہلحدیث" ۲۸۔ مارچ میں شائع ہو چکا ہے۔ ایک بار اسے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔
>
> (منیجر اہلحدیث امرتسر)

—— سکھوں کی طرف سے یکم اپریل سے سرگودہا میں مورچہ بندی شروع کی جانی تھی مگر حکومت پنجاب نے سکھوں کے مطالبات منظور کر کے گرفتار شدہ سکھ رہا کر دئیے ہیں۔ سکھوں نے بھی مورچہ بندی کا خیال ترک کر دیا۔

—— وزیر خارجہ جاپان، روس و جرمنی سے ہو کر آج کل اٹلی میں ہے۔ اس سفر کے متعلق کوئی اہم گفتگو ظاہر نہیں ہوئی۔

—— یوگوسلاویہ و جرمنی میں معاہدہ ہو گیا ہے۔ رعایا اس معاہدہ سے ناراض ہے۔ چنانچہ پرنس پال (قائمقام بادشاہ) یوگوسلاویہ سے یونان چلے گئے ہیں اور وہ وزراء جو اس معاہدہ میں شامل تھے زیر حراست کر لئے گئے ہیں۔ رعایا نے کنگ پیٹر ولیعہد کو بادشاہ بنا دیا ہے۔ امریکہ و برطانیہ نئی وزارت کو امداد کا یقین دلاتے ہیں بشرطیکہ وہ جرمنی کے خلاف رہے۔ جرمنی دھمکی دے رہا ہے کہ پہلے معاہدہ پر کاربند رہو ورنہ یوگوسلاویہ پر حملہ کر دیا جائیگا۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی افواج نے قرن، ہرار، دائرہ داوا پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقامات شمالی افریقہ میں ہیں جہاں اٹلی اور برطانیہ کی جنگ ہو رہی ہے۔

—— قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ اطالوی فوجیں اسمارہ کی طرف بھاگ رہی ہیں۔ ان کا تعاقب کیا گیا۔

دعائے صحت | بابو محمد سعید صاحب کا بڑا لڑکا مسمی محمد یوسف بخار اور کھانسی کی وجہ سے عرصہ سے بیمار ہے احباب اہل حدیث دعائے صحت فرماویں۔ خدا تعالیٰ نوجوان کو صحت کاملہ عطا فرماوے۔ آمین!

(عبد العزیز اہل حدیث از کوٹلی لہاراں مغربی)

مضامین آمدہ | مستری عبد العزیز صاحب۔ حافظ عبد اللہ صاحب۔ مولوی محمد اسید صاحب۔ ناظم صاحب جمعیت تبلیغ اہل حدیث بمبئی۔ قریشی فتح محمد صاحب مولوی عبد الرؤف صاحب۔ حافظ نذیر احمد صاحب بستوی۔ بابو محمد حسین صاحب صابری۔

"اورنٹیل" کی مقبولیت | برانچ سیکرٹری صاحب دی اورنٹیل گورنمنٹ سیکورٹی لائف انشورنس کمپنی لمیٹڈ امرتسر اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۹۴۰ء میں اس کمپنی نے ۳۵ ہزار ۷۴۴ اشخاص کے بیمہ زندگی کیلئے نام رجسٹر کئے جن کی مجموعی رقم سات کروڑ ۴ لاکھ ۸۵ ہزار ۸ سو ۹ روپیہ ہوئی ہے۔ اس کمپنی کا اشتہار ہر ماہ اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ہفتہ بھی اخبار ہذا کے صفحہ ۱۹ پر درج ہے

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

مولانا محمد مرحوم | کے انتقال کی خبر سن کر اللہ (مدراس)۔ کوٹلی لہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ نیز یہ بھی قرار پایا کہ اخبار اہلحدیث کے جاری رکھنے کے لئے جہاں تک ممکن کوشش کی جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۶-ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ مقلد تھے؟

(۲)

تتمہ گذشتہ پرچے میں سلسلۂ بحث یہاں تک پہنچا تھا کہ شاہ صاحب حنفی مقلد نہ تھے۔ جیسا کہ رسالہ "الفرقان" بریلی کے مضمون نگار ان نے دعویٰ کیا ہے۔ آج ہم اسی بحث کے ساتھ تھوڑا سا حصہ اور منضم کرتے ہیں۔ گذشتہ قسط میں ہماری بحث اصولی رنگ میں تھی جو کتب فقہ پر مبنی تھی۔ آج ہم شاہ صاحب کے چند مسائل پیش کرتے ہیں جو حنفی مذہب کے خلاف ہیں۔

(۱) بوقت مصیبت نازلہ قنوت پڑھنے میں امام احمدؒ کا مذہب شاہ صاحب نے اقویٰ فرمایا ہے۔ حالانکہ یہ حنفی مذہب کے خلاف ہے۔

(۲) سفر میں کوئی مسافر کم سے کم پندرہ روز کی اقامت کا ارادہ کرے تو حنفیہ کے نزدیک مقیم کے حکم میں ہوگا۔ چودہ روز اقامت کرنیوالا مقیم نہیں ہے۔ شاہ صاحب اقامت کی مدت چار روز قرار دیتے ہیں۔ جو حنفیہ کے صریح خلاف ہے۔

(۳) سفر اور مطر میں دو نمازوں میں جمع حقیقی کرنا حنفیہ کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ مگر شاہ صاحب اس کو جائز فرماتے ہیں۔ اور حنفیہ کی تاویل جمع صوری کو تکلف قرار دیتے ہیں۔ (مصفّٰے شرح موطا امام مالکؒ)

(۴) حنفیہ کے نزدیک رفع الیدین عند الرکوع عمل شرعی موجب ثواب نہیں ہے۔ مگر شاہ صاحب اس کو احبّ الیّ کہہ کر اپنے نزدیک بہت محبوب اور موجب ثواب قرار دیتے ہیں (حجۃ اللہ) ان کے علاوہ کئی ایک اور مسائل ہیں جن کو شاہ صاحب نے اپنی مشہور کتاب مصفّٰی فارسی شرح موطا امام مالکؒ میں تحریر فرمایا ہے۔

ایسے مسائل کو اگر جمع کیا جائے جن میں حضرت ممدوح حنفیہ کے خلاف رائے رکھتے ہیں تو ایک ضخیم کتاب بن سکتی ہے۔

یہ واقعات ایسے ہیں کہ جن سے کوئی فریق انکار نہیں کرسکتا۔ ہاں یہ عجیب خوش طبعی ہے جو کہا جاتا ہے کہ :- شاہ صاحب سے پہلے بھی چند بزرگ گزرے ہیں جو کئی مسائل میں حنفی مذہب کے خلاف رائے رکھتے تھے۔ اس کے باوجود ان کو فقہائے حنفیہ میں شمار کیا جاتا ہے۔ (ولی اللہ نمبر صفحہ ۳۶۹)

ہم حیران ہیں کہ شاہ صاحب کو حنفی مقلد ثابت کرنے کے لئے واقعات سے کس قدر چشم پوشی کی جاتی ہے۔ اس موقع پر ہم دو واقعات پیش کرتے ہیں جو چشم بصیرت رکھنے والے اصحاب کے لئے کافی ہونگے طبقات لکھنے والوں کا تو یہ حال ہے کہ طبقات سبکی میں امام احمد جیسے جلیل القدر فقیہ کو طبقہ شافعیہ میں شمار کیا گیا ہے۔ اور ہمارے زمانے کے جید عالم نواب صدیق حسن خان مرحوم جیسے غیر مقلد اہل حدیث کو ان کے صاحبزادہ نے، آپکے سوانح میں پختہ حنفی لکھا ہے۔ باوجود اس کے مولوی خیر محمد صاحب جالندھری اپنے رسالہ تقلید میں ان کو اہل حدیث لکھتے ہیں۔ آج یہ بات کوئی نئی نہیں ہے۔ بلکہ زمانہ سابق سے چلی آئی ہے۔ چنانچہ شیعہ حضرات عموماً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہا کرتے ہیں اور اپنے دعوے پر قرآنی آیت

اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ

بھی پیش کیا کرتے ہیں۔

اخبار "العدل" گوجرانوالہ میں ایک دفعہ حنفیت کے دلدادہ حضرات نے لکھا تھا کہ حضرت جبرئیل بھی حنفی المذہب ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ سب باتیں مرزا غالب مرحوم کے اس مصرع کے ماتحت ہیں۔ ؎

دل کے بہلانے کو غالب! یہ خیال اچھا ہے

حق بات وہی ہے جو کتب اصول سے مستنبط ہے کہ مقلد کی رائے کوئی چیز نہیں ہے اور نہ وہ اپنی رائے کا اظہار کرسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسلم الثبوت۔ جہاں لکھا ہے کہ :-

"اما المقلد فمستندہٗ قول مجتہدہ وظنہٗ" (یعنی مقلد کا سہارا اس کے مجتہد کا قول ہوتا ہے نہ کہ اس کی اپنی رائے)

صاحب توضیح نے کمال صفائی سے مقلد کا طریق استدلال یوں لکھا ہے :-

"ھذا عندی صحیح لانہ ادی الیہ رأی ابی حنیفۃ وکل ما ادی الیہ رأی ابی حنیفۃ فھو عندی صحیح"

یعنی مقلد یوں کہے کہ میرے نزدیک یہ مسئلہ اس لئے صحیح ہے کہ امام ابوحنیفہ کی رائے اسی طرف رہنمائی کرتی ہے اور جس امر کی طرف امام موصوف کی رائے رہنمائی کرے وہی میرے نزدیک صحیح ہے

حضرت شاہ صاحب کے معتقدین، متبعین

مداحین ہمیں بتائیں کہ شاہ صاحب کا یہی طریق عمل تھا جو کتب اصول میں مقلد کا لکھا ہے۔ ایسا کہنا شاہ صاحب کی سخت توہین نہیں تو کیا ہے۔ ایسی ہجو کرنے والے معتقدین کے حق میں مرزا غالب مرحوم کا یہ مصرع بالکل موزوں ہے ؏

ہوئے تم دوست جسکے دشمن اسکا آسماں کیوں ہو

سوال قابل غور یہ ہے کہ جن مسائل میں شاہ صاحب نے حنفی مذہب کو چھوڑا۔ آپ نے جانب ثانی کو از روئے دلیل قوی سمجھ کر اختیار کیا یا محض تقلید سے حنفی مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار کیا

محض اپنے خیال سے ترک کر دینے کے قائل تو غالباً "الفرقان" کے نامہ نگار صاحبان بھی نہ ہونگے کیونکہ وہ اس کو دین کے ساتھ تلاعب سمجھتے ہیں۔ باقی رہی شق اول تو ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ یعنی شاہ صاحب کی تقلید بلکہ ان کی تاسی میں ہماری تقلید بھی دراصل اتباع رسالت ہے۔ داغ مرحوم نے کیا اچھا کہا ہے ؎

اے داغ مقلد ہیں اسی طرز کے ہم بھی

ہر شعر میں ہو بلبل شیراز کا انداز

پس نتیجہ صاف ہے کہ شاہ صاحب کو حنفی المذہب مقلد کہنا باصطلاح اصول فقہ ایسا بدیہی البطلان ہے جیسا شیعہ حضرات کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شیعہ کہنا یا کسی حنفی کا جبرئیل کو حنفی کہنا۔

اس قسم کے خیالات دراصل اپنے اندرونہ کا عکس ہوتے ہیں۔ جن کے حق میں کہا گیا ہے ؏

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

اللہ اکبر! شاہ ولی اللہ اور تقلید؟

فشتان مفترقان ای تفرق

چیلنج ہماری تحقیق میں (جو نہایت اخلاص مندی پر مبنی ہے) حضرت شاہ صاحب قدس سرہٗ دونوں گروہوں (اہل حدیثوں اور حنفیوں) کے مورث اعلیٰ ہیں۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اہل کتاب اور اہل اسلام دونوں مذاہب کے مشترک بزرگ ہیں۔ اسی لئے آج بھی ان مذاہب میں سے

ہر ایک حضرت ممدوح کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی حال شاہ صاحب کے معتقدین کا ہے ہم اہل حدیث کی طرف سے اپنے موروثی بھائیوں کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ کسی جگہ بیٹھ کر اس مسئلہ پر ہمارے ساتھ تبادلۂ خیالات کر لیں۔ مقام گفتگو دہلی ہو یا لاہور۔ ہم اپنے مورث اعلیٰ کے حالات برادرانہ طور پر دریافت کریں۔ جس میں کسی قسم کی رنجش و کدورت کا شائبہ نہ ہو۔ ؎

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں

تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

(باقی یا باقی)

مولوی محمد دہلوی مرحوم

آپ کی وفات سے جماعت اہل حدیث کو جو صدمہ پہنچا ہے اس کا کچھ اندازہ ان اطلاعات سے ہو سکتا ہے جو ہر طرف سے دفتر اہلحدیث میں آ رہی ہیں۔ ہم نے "اہلحدیث" مورخہ ۔ مارچ ۱۹۴۲ء میں لکھا تھا کہ مرحوم کی زندگی کے حالات ہمیں بھیج دیئے جائیں تو ہم ان کو بھی شائع کر دیں گے۔ اس پر مرحوم کے مخلص دوست حاجی محمد صالح صاحب سوداگر دہلی نے مختصر سے اشارات لکھ کر بھیجے ہیں۔ جن سے یہ مضمون نکل سکتا ہے کہ

مرحوم ۱۸۹۰ء میں بمقام جوناگڑھ پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام ابراہیم تھا۔ قومیت میمن۔ پیشہ تجارت غلہ۔ ابتدائی تعلیم مولوی عبداللہ صاحب جوناگڑھی سے حاصل کی۔ ۱۹۱۲ء میں آپ دہلی میں آئے اور مولوی عبدالوہاب صدری کے پاس آ کر ٹھہرے اور دینی کتب کی تعلیم انہی سے حاصل کی۔ اور ضروری تعلیم سے فارغ ہو کر اجمیری دروازہ کی مسجد میں مقیم ہو گئے۔ جہاں آپ نے مدرسہ محمدیہ جاری کیا۔ درس تدریس کے علاوہ آپ نے قلم تصنیف بھی ہاتھ میں لیا۔ ان دنوں سید عبدالسلام صاحب مالک مطبع فاروقی آپ کے مشیر خاص رہے۔ سید صاحب موصوف آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی کے آفس سکرٹری تھے۔ اس لئے ان کے اثر سے آپ کانفرنس میں شریک ہو گئے۔ سب سے پہلے آپ نے اہل حدیث کانفرنس دہلی کے اجلاس ملتان میں کرسی پر کھڑے ہو کر تقریر فرمائی۔ زور تقریر اور جوش جوانی کا یہ حال تھا کہ آپ کے وزن اور طاقت سے دو تین کرسیاں ٹوٹ گئیں۔

اس کے بعد آپ تبلیغی جلسوں میں شریک ہوتے رہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کو ملک کے پورب اور پچھم میں خاص قبولیت حاصل ہوئی۔ کیونکہ آپ کو توحید و سنت کا مضمون بیان کرنے میں خاص ملکہ تھا۔ ابتدا میں ایک ماہوار رسالہ گلدستہ محمدی شائع کرتے رہے۔ اس سے آپ کو اخبار "محمدی" جاری کرنے کا حوصلہ ہوا جو مرحوم کی زندگی کے اخیر تک بصورت پندرہ روزہ اخبار بڑی شان و شوکت سے شائع ہوتا رہا۔ میں نے آپ کو بارہا کہا کہ پندرہ روزہ کو ترقی دیکر ہفتہ وار کر دیں تو یہی جواب ملتا رہا کہ افراد اہل حدیث کی عدم توجہی کے باعث پندرہ روزہ چلنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔ اسی اثنا میں آپ کی کتاب "دعوۂ محمدی" پر مخالفوں کی شکایت کی وجہ سے کلکتہ میں ایک مقدمہ دائر کیا گیا۔ جس میں آپ کو بڑی پریشانی ہوئی مگر اعیان اہل حدیث کلکتہ خصوصاً تانتی بگان اور اصحاب بنارس و دہلی وغیرہ کی مدد سے اس پریشانی میں بہت آسانی ہو گئی۔ اخبار "اہلحدیث" کے ذریعہ بھی اس مقدمہ کے لئے چندہ جمع ہوتا رہا۔ معاملہ بالکل صاف تھا مگر مخالفین کی سازشوں کی وجہ سے پانچ سو کا جرمانہ ہوا اور کتاب بھی ضبط کر لی گئی۔ آخر جس دن عدالت نے حکم سنانا تھا احاطۂ کچہری میں مخالفین کا ہجوم اس قدر پر جوش تھا کہ اگر حاکم عدالت

دور اندیشی اور حکمت عملی سے کام نہ لیتا تو مولوی صاحب کا وہاں سے بچ کر نکل آنا مشکل تھا۔ حاکم عدالت نے یہ حکمت کی کہ پہلے اُن کو اپنے خاص کمرہ میں چھپا رکھا اس کے بعد اپنی موٹر میں بٹھا کر اپنے خاص آدمیوں کی حفاظت میں شہر کو بھیج دیا۔

اس کتاب (درۂ محمدی) میں کوئی مضمون فحش نہیں تھا۔ بلکہ مسائل فقہیہ پر تنقید تھی جو ہر طرح سے قانونی دائرے کے اندر تھی۔ مگر فریق ثانی کی شورش سے متاثر ہو کر عدالت نے وہی کیا جو ان کا منشا تھا۔ اپیل کے لئے بڑی گنجائش تھی۔ مگر مصلحت یہی سمجھی گئی کہ اپیل نہ کی جائے۔ اس لئے شورش رفع دفع ہو گئی۔

مرحوم نے پانچ نکاح کئے تھے۔ جن میں سے تین بیوائیں اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ آپ کے ہاں تیئیس ۲۳ بچے پیدا ہوئے۔ جن میں سے آج انیس ۱۹ زندہ ہیں۔ ان میں سے تین لڑکیاں شادی شدہ بلکہ صاحب اولاد ہیں۔

آپ کی زندگی کے حالات میں یہ واقعہ بڑا اہم ہے کہ آپ شیخ عطاء الرحمٰن صاحب مغفور مہتمم مدرسہ رحمانیہ کے مشیر خاص تھے۔ جن کو آپ سے خاص محبت تھی۔ اس وجہ سے مدرسہ رحمانیہ میں گویا آپ ہی کا طوطی بولتا تھا۔ مہتمم مغفور ان پر خاص نظر عنایت رکھتے تھے۔ سنا ہے کہ شیخ صاحب مغفور کی زوجہ محترمہ مرحوم کے عیال پر نظر عنایت رکھتی ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

لطیفہ | آپ کی ڈاڑھی بہت گھنی تھی۔ سفر حج میں آپ میرے ہمراہ تھے۔ دربار سلطانی میں بھی میرے ساتھ جاتے تھے۔ اسی لئے سلطان المعظم ان کو میرا مصاحب سمجھتے تھے۔ واپسی کے وقت آپ مجھ سے پہلے مدینہ شریف چلے گئے۔ اور میں مؤتمر میں شرکت کی وجہ سے پیچھے رہ گیا۔ آخری ملاقات میں جب سلطان ممدوح نے ان کو میرے ساتھ نہ دیکھا تو عجیب انداز میں مجھ سے سوال کیا یعنی مونہہ پھولا کر اور اپنے ہاتھ دونوں کلوں پر رکھ کر کہا ذھب الشیخ یعنی وہ بڑی ڈاڑھی والا شیخ چلا گیا؟

میں نے کہا۔ حضور! چلا گیا۔

مرحوم کے واقعات زندگی شمار میں بہت ہیں اگر ناظرین کچھ مزید تفصیل دیکھنا چاہیں تو کتاب "تراجم علمائے اہل حدیث ہند" میں دیکھ لیں۔

آہ! پچاس سال کی عمر میں وہ نوجوان ہم سے ہمیشہ کے لئے جدا ہو گیا (اناللہ!) جس پر غالب مرحوم کا یہ شعر بے ساختہ مونہہ سے نکلتا ہے ؎

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

مرحوم کی یادگار اولاد کے علاوہ اخبار محمدی بھی ہے۔ آپ کے انتقال کے بعد اخبار کا پرچہ میرے پاس نہیں آیا۔ مرحوم کے دوستوں نے مجھے اطلاع دی تھی کہ ہم اخبار محمدی کو جاری رکھنا چاہتے ہیں میں نے فوراً ان کو اس قانونی نکتہ سے آگاہ کیا کہ کسی ذمہ دار کے نام اخبار کا ڈکلیریشن (اقرارنامہ) ہوتا ہے۔ اس کے بغیر اخبار نکالنا قانوناً جائز نہیں مرحوم کے انتقال کے ساتھ ہی اخبار محمدی کا ڈکلیریشن بھی ختم ہو گیا۔ جب تک کسی دوسرے شخص کے نام سے ڈکلیریشن منظور نہ ہو جائے محمدی شائع کرنا قانوناً ناجائز ہے۔ اگر اخبار کی اشاعت ضروری سمجھیں تو سردست "گلدستۂ محمدی" کے نام سے شائع کر سکتے ہیں۔ مگر اس صورت میں ڈاک خانہ محصول کی رعایت نہیں دیگا۔ اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔ ہاں دفتر کانفرنس کی طرف سے اطلاع آئی کہ مرحوم کے کاروبار کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ پھر اس کی بھی کوئی کاروائی معلوم نہیں ہوئی۔

حاجی محمد صالح صاحب صدر اور حافظ حمید اللہ صاحب نائب ناظم اگر کوئی اطلاع بھیجیں گے تو "اہلحدیث" میں درج کر دی جائے گی۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اپنے فضل و کرم سے مرحوم کی دونوں یادگاریں قائم رکھے۔ ؏

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

قادیانی مشن

قادیانی توحید

اہلحدیث ۱۴۔ مارچ میں ایک مفصل مضمون شائع ہوا تھا۔ جس میں کئی ایک فرقوں کے خیالات متعلقہ توحید بتائے گئے تھے۔ ان میں فرقہ قادیانیہ کے بانی مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر نقل کیا گیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح المرام)

اس شعر کی تشریح اس کے صریح الفاظ کے ماتحت ہم نے یوں کی تھی کہ

بقول مرزا صاحب آنحضرت صلعم نے ایسی ترقی کی کہ آپ کے اسم مبارک احمد سے میم اُٹھ گئی اور باقی لفظ احد رہ گیا۔ یعنی آیت قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ آپ پر صادق آ گئی۔

اخبار الفضل نے ایک افتتاحیہ اس کے جواب میں لکھا ہے۔ جسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلہ والے اشتہار میں میرے مواخذات سے تنگ آ کر جو شور و فغاں بلند کیا اس میں آپ حق بجانب تھے۔ جبکہ مرزا صاحب جیسے ذی شان بزرگ اہلحدیث کے مواخذات سے چیخ اُٹھے تو ان کے اتباع کو جواب دینے کی کیا سکت ہو سکتی ہے۔ اس لئے وہ جب کبھی جواب دینے کو قلم اٹھاتے ہیں تو ان کی مثال اس مکھی کی ہوتی ہے جو شہد سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوئی اسی میں

قیمت ۸/ پتہ :- منیجر اہلحدیث امرتسر

پھنس کر مزید مشکلات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ناظرین! ہمارا یہ دعویٰ مبالغہ پر مبنی نہ سمجھیں ہم اسی مضمون سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ فاضل ایڈیٹر "الفضل" نے مرزا صاحب کی اشاعت توحید کا ذکر یوں شروع کیا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے شرک سے یہاں تک اجتناب سکھایا اور توحید الٰہی پر اتنا زور دیا کہ حیات مسیح بجسد عنصری کے عقیدہ کو بھی مفضی الی الشرک قرار دیا اور اس کیلئے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اس قدر تائیں فرمائیں کہ اب اہل حدیث کے نام نہاد سردار[1] بھی اس موضوع پر گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں۔ اور صاف انکار کرتے ہوئے یہ مسئلہ حل شدہ قرار دیتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ)

اہلحدیث لاریب! مسئلہ حیات مسیح اس روز سے فیصل شدہ ہے جس روز ریاست رام پور میں بموجودگی علمائے ذی شان اس خاکسار اور زبدۃ الاخوان قادیان کے مابین ۱۹۰۹ء میں نواب محمد حامد علی خان صاحب مرحوم کے روبرو مباحثہ ہو کر اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ نواب صاحب موصوف نے فیصلے کا سرٹیفکیٹ ان الفاظ میں رقم فرمایا تھا:

نقل سرٹیفکیٹ "رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔

نواب صاحب محمد حامد علی خاں

(والی ریاست) ۱۰۔ جولائی ۱۹۰۹ء"

ہم اسی روز سے اس مسئلہ کو فیصل شدہ سمجھتے ہیں یہ سرٹیفکیٹ گویا ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ ہاں آپکا عقیدہ حیات مسیح کو شرک قرار دیکر دیگر فرقوں کے متعلق مرزا صاحب کے تردیدی مضامین کو اشاعت توحید قرار دینا مکھی کی مذکورہ مثال کو صحیح ثابت کرنا ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ

براہین احمدیہ کے زمانہ میں بھی مرزا صاحب الہام اور مجددیت کے مدعی تھے بلکہ مثیل مسیح بھی کہلاتے تھے۔ اسی براہین کے ص۴۹۹ پر مرزا صاحب کی قلم سے حیات مسیح کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر کیا بقول الفضل مرزا صاحب اس وقت مشرک تھے؟ باوجود مجدد، ملہم اور مثیل مسیح ہونے کے وفات مسیح کی دلائل قاہرہ اور براہین ساطعہ ان سے مخفی رہیں اور عرصہ بعید کے بعد جب مسیح موعود بننے کا شوق ہوا تو ازالہ اوہام میں وفات مسیح کا مسئلہ مقدم رکھا اور اس پر وہ لے دے کی کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

ناظرین! امت مرزائیہ کے افراد و اعیان کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام سے پہلے بالکل بے گناہ تھے۔ اس لئے بحکم فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ (پ۱۱-ع۲) آپ کا دعویٰ صحیح ہونا چاہئے۔

خدا اڈیٹر الفضل کا بھلا کرے جنہوں نے مرزائیوں کی اس دلیل کو پارہ پارہ کر دیا۔ کیونکہ براہین احمدیہ کا زمانہ تالیف مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت موعودہ سے پہلے کا ہے۔ آپ اس زمانہ میں مشرک تھے۔ شرک سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوگا۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ میں سچے نہ تھے۔

قادیانی ممبرو! ؎

ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی

اچھا آگے چلئے۔ اڈیٹر صاحب الفضل نے ہماری تشریح کو من مانی اور بہتان عظیم کہہ کر جو تشریح خود کی ہے اسے ہم ناظرین کے سامنے رکھ کر جواب دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اس شعر میں تو حضور (مرزا صاحب) نے یہ بتایا ہے کہ حضرت ختمی مرتبت علیہ التحیہ نے اپنی خودی کو یہاں تک چھوڑا اور اپنی ہستی کو حضور باریتعالیٰ میں ایسا فنا کیا کہ آپ اپنی ہستی سے گویا جدا ہو گئے اور تخلقوا باخلاق اللہ کا مجسم اور حتیٰ اکون سمعہ بصرہ کا مصداق بن گئے اور ایسا ہونے میں آپ فرد یگانہ تھے چنانچہ مثال میں فرمایا کہ جیسے اَحْمَدُ میں سے اس کا درمیانی حرف میم جدا کر دیں تو اَحَدْ رہ جاتا ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو راہ مولیٰ میں اتنا مٹایا۔ اور مخلوق خدا کی اصلاح میں ایسا لگایا کہ تمام دنیا میں آپ ہی ایک کامل و اکمل فرد اور یگانہ بن گئے۔ جو توحید کو کام کرنے والے اور دیگر ہستیوں کو خداوند کریم کی ہستی کے مقابل میں فانی اور لاشے قرار دینے والے تھے۔ آپ اپنی ہستی موہوم[2] سے جدا ہو کر اپنے آپ کو کھو کر عبدیت کے مقام پر فرد واحد ہو گئے۔ یعنی بندگان خدا میں کامل اطاعت گزار اطاعت شعار بندہ۔ اسی لئے قرآن کریم میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرمان برداروں میں اول نمبر پر یعنی فرد یگانہ، واحد۔ و۔ احد فرمایا۔ اسی کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ حضرت سید المرسلین کی نماز، قربانی، عبادت زندگی اور موت سب کچھ رب العالمین کیلئے ہو چکی۔ آپ اپنی ہستی اور خودی کو اسی حضور میں مٹا کر احد ہو گئے۔ اور بندگان الٰہی اور فرمان برداروں میں سے یگانہ بندہ ہونے کا خطاب پایا۔ یہ سب کچھ برکت بہ اتباع حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ پس آپ کی شان کا تو کیا کہنا۔ اور اسے سوائے خداتعالیٰ کے اور کون کما حقہ بیان فرما سکتا ہے چنانچہ آپ کو حضرت باری تعالیٰ سے ارشاد ہوتا ہے قل یعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسہم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ۔ یہ وہ مقام جمع و وحدت ہے جو اول المسلمین کو عطا ہوتا ہے اور اسی نکتہ کو سمجھتے ہوئے صحابہ کرامؓ جواب میں اللہ ورسولہ اعلم عرض کیا کرتے تھے۔"

---

[1] مراد ابوالوفا (اہلحدیث)

[2] کذا (اہلحدیث)

(الفضل ۱۹ - مارچ ۱۹۴۱ء صلہ)

اہلحدیث | اہل علم ناظرین ہماری تشریح کے ساتھ اڈیٹر الفضل کی تشریح کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان دونوں تشریحوں میں مقابلہ کر کے دیکھیں کہ کونسی تشریح شعر مذکور کے مفہوم کے لحاظ سے قریب الفہم ہے اور کونسی بعید الفہم۔ سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیئے کہ خداوند تعالیٰ کا وہ کونسا نام ہے جو احمد کی میم اٹھ جانے کے بعد رہ جاتا ہے۔ اور یہ بھی سوچنا ہوگا کہ آنحضرت کا وہ کونسا نام ہے جو میم کے ساتھ آپ کی ذات پر صادق آسکے اور میم کے بغیر صرف خدا پر بولا جاسکے۔

اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کا وہ نام احد ہے جو اس کا صفاتی نام ہے جس کے ساتھ میم مل جائے تو بصورت احمد آنحضرت کا نام بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب کے قول کے مطابق جب احمد میں سے میم اٹھ گیا تو باقی احد رہ گیا۔ گویا اشہد ان محمد عبد اللہ کی تفسیر یوں ہوئی کہ اشہد ان محمداً عین اللہ۔ مولانا حالی مرحوم نے غالباً قادیان کی طرف مونہہ کر کے یہ شعر کہا ہوگا ؎

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مرزا صاحب کی خود غرضی | مرزا صاحب بڑے ہوشیار آدمی تھے۔ انہوں نے اپنے حق میں لکھا تھا کہ میں خواب میں ہو بہو اللہ بن گیا اور اس کا مجھے یقین بھی ہو گیا کہ میں اللہ ہوں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

رَأَیْتُنِیْ فِی الْمَنَامِ عَیْنَ اللّٰہِ وَتَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ ھُوَ (آئینہ کمالات)

اسی لئے انہوں نے معترضین کا مونہہ بند کرنے کو یہ فقرہ بنا کر دیکھو میں تو اسلام اور پیغمبر اسلام کا ایسا فدائی ہوں کہ میں آنحضرت صلعم کے حق میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ

آنحضرت اپنے اسم مبارک احمد میں سے میم نکل جانے کے بعد احد رہ گئے یعنی اللہ بن گئے تھے۔

تعجب ہے | کہ نادان لوگ لفظوں کو اللہ کی ذات سمجھتے ہیں اور یہ حقیقت نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات لفظوں سے بالاتر ہے۔ اللہ، احد اور احمد وغیرہ سب الفاظ حادث ہیں۔ ان میں میم ہو یا نہ ہو حدوث میں سب برابر ہیں۔ مگر اللہ اور احد کا مصداق ذات اقدس قدیم ہے اور احمد کا مصداق حادث ہے وہ کسی طرح قدیم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ بہر حال عبدہ ورسولہ ہے۔

قادیانی ممبرو! | مرزا صاحب کی غلط باتوں کی تصحیح کر کے اپنی بت پرستی کا ثبوت کب تک دیتے رہو گے ؎

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

تصرف قدرت | چونکہ مرزا صاحب کے غلط عقیدہ کی حمایت کرنے کو اڈیٹر الفضل نے قلم اٹھایا ہے اس لئے اس سے ایک ایسی ادبی غلطی سرزد ہو گئی ہے جو مرزا صاحب کے عقیدہ شرکیہ سے کم نہیں ہے اس کی منقولہ عبارت میں جن لفظوں پر ہم نے خط کھینچ دیا ہے ناظرین ان کو غور سے پڑھیں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مقولہ قبیحہ کون الشئی سبباً لنفسہ میں صحیح ہے جس کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ کوئی چیز اپنے نفس کے لئے علت یا سبب نہیں ہو سکتی۔ یہ مقولہ فلاسفہ میں متفق علیہ ہے۔ کیونکہ سبب اور مسبب یا علت و معلول میں اثنینیت (دوئی) ضروری ہے۔ مگر خط کشیدہ الفاظ میں یہ قباحت پائی جاتی ہے۔ کیونکہ الفضل کی اس عبارت کا ملخص یوں ہے

آنحضرت علیہ السلام اس رتبہ علیا کو بہ برکت حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پہنچے تھے:

(کیا خوب!)

؎ چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا

مرزائی دوستو! | یاد رکھو کہ اہلحدیث کے سامنے مرزا صاحب آنجہانی کے غلوطات (مغالطات) نہیں چل سکے اسی لئے وہ بجائے جواب دینے کے بصورت آخری فیصلہ چیخنے چلاتے ہی دنیا سے سدھار گئے۔ تمہاری تو بساط ہی کیا ہے "اہلحدیث" کے مقابلہ میں ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں نکلے۔ سنو! اہلحدیث کہتا ہے ؎

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

بزم توحید کی ضرورت پر ایک تائیدی نوٹ

ہمدردان اسلام پر مخفی نہیں کہ اسلام کی پاک تعلیم کو جس قدر نقصان قبور پرستی نے پہنچایا ہے اور کسی فعل نے نہیں پہنچایا۔ اس کی کثرت اور روز افزوں ترقی ہمدردان اسلام کے لئے سوہان روح کا کام کر رہی ہے۔ قبور پرستی ہی کی خرابی نہیں بلکہ مزید خرابیاں اور بھی ہیں جو ان مزارات پر ہوتی ہیں۔ وہ بے فواحشات اور خرابات کی کثرت جو مسلمانوں کے لئے موجب ننگ و عار ہیں۔ اسی کے متعلق ایک مضمون رسالہ حقیقت اسلام لاہور سے درج ذیل ہے۔ (مدیر)

"حضرت مخدوم علاء الدین احمد المعروف بہ صابر کلیری ہندوستان کے چوٹی کے اولیاؤں میں سے ہیں جنہوں نے ساری عمر توحید اور سنت نبوی کی تبلیغ واشاعت میں بسر کی۔ ہزاروں کافروں کو اسلام کی روشنی دکھائی۔ اور سینکڑوں مسلمانوں کو خدا سے ملایا۔ لیکن آج کیا حالت ہے؟

سالانہ عرس کے موقع پر چاہیئے تو یہ تھا کہ مسلمان وہاں جمع ہو کر تبلیغ واشاعت اسلام کی کانفرنس منعقد کرتے۔ قرآن کے پیغام کو عام کرنے کا انتظام کرتے۔ صاحب مزار کی سیرت مبارکہ پر تقاریر سنتے اور اپنی زندگیوں کو آنجناب کی زندگی کے سانچہ میں ڈھالتے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد کرتے

کمن ہوتا کیا ہے؟ تو دور دور سے خوش گلو پاکیزہ رو طوائفیں طبلوں، رسائیگیوں کے ساتھ آتی ہیں نامور اور مشہور قوال ڈھولکیں لیکر آتے ہیں۔ مہتمم سے دکاندار زائرین کو دعوت اسراف دیتے ہیں۔ مجرے اور قوالی کے شیدائی، جنت نگاہ اور فردوس گوش سے متمتع ہونے کے لئے ڈیرے جاتے ہیں۔ محفل رقص و سرود میں نوے فیصدی مسلمانوں کی نمازیں قضا ہوتی ہیں۔ اور کوئی شخص ان سے یہ نہیں پوچھتا کہ یہ قوالی اور یہ مجرا کس فقیہ کے حکم سے نماز کا نعم البدل قرار پایا ہے؟

صاحب مزار کے متعلق میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ انہوں نے مدت العمر کسی طوائف کا گانا نہیں سنا پھر صابر میاں کے یہ عشاق اس بدعت کو کیوں روا رکھتے ہیں؟ میں صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ اگر طوائف کے گھر جانا اور گانا سننا خلاف شعائر اسلامیہ ہے تو کسی بزرگ کے مزار پر بھی اسے بلانا یا اس کا گانا سننا نا جائز ہے۔ کیا کسی صاحب مزار کا یہ قول مستند ہیں دکھایا جا سکتا ہے کہ اگر زنان بازاری مزارات پر قدم رنجہ فرمائیں تو ان کا گانا بجانا جائز ہو جائیگا؟

خدا جانے مسلمانوں کو کس دن یہ سمجھ آئیگی کہ وہ ہر بات جو سنت نبوی کے خلاف ہے۔ موجب گمراہی ہے۔ خواہ وہ اپنے گھر کی جائے یا کسی اور کے گھر یا کسی مزار پر

محال است سعدی کہ راہ صفا
تواں یافت جز در پے مصطفےٰ

(حقیقت اسلام لاہور فروری ۱۹۳۰ء ص۵)

تمہاری ناکامی سے

زسیمائے کہ شودی بر در غیر
سجود بوذرؓ و سلمانؓ نیاید

یعنی سے بغیر اللہ کردم تکیہ یکبار
دو صد بار از قیام خود فتادم

کا مصداق ہے۔ تو خدا را

کمال حق پرستی بت پرستی کو نہ گرداو

اور سے

نہ ڈھونڈو آسرا ما و شما میں جز
خدا کے قرب کا رستہ نہیں اسکے سوا

پابند توحید اور متبع سنت ہونا ہی صراط مستقیم ہے۔

کریں مجھ کو معاف اس مرحلے میں نقطہ چیں میرے
علمبردار توحید ہوں اور غفلت کیشوں کو پکار رہا ہوں سے

کسی کی مغفرت کا یہ اگر سامان ہو جائے
تو شاید حشر میں مشکل میری آسان ہو جائے

وما علینا الا البلاغ!

دعوت عمل

(از ابو نبیل احمد صاحب سیالکوٹی)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔

سے ہر دم از من صد درود و صد سلام
بر رسول و آل و اصحاب تمام

اما بعد! سے

قلندر جز دو حرف لا الٰہ کچھ بھی نہیں رکھتا
فقیہ شہر قاروں ہے لغت ہائے حجازی کا

برادران اسلام!!

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا اور زکوٰۃ اچھی
مگر تم باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتے

کیوں؟ اس لئے کہ ان سب ارکان اسلام کی شرط اولین لا الٰہ الا اللہ ہے۔ اور سے

قبائے لا الٰہ خونیں قبا ست
کہ بر بالائے نا مرداں دراز است

یہ ایسا وعدہ ہے کہ نص قرآنی

اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ

شیر اللہ ہیں اپنے عالم اور پیران طریقت کو خدا۔ اللہ کو چھوڑ کر جو یہود اور نصاریٰ کے باب میں تھی۔ ہم پر صادق آتی ہے۔ علاوہ ...

فیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در عالم از وگمراہ تر (شیخ عطار)

یعنی عنوان مضمون ہذا قولو لا الٰہ الا اللہ عین منشائے الٰہی اور غایت نزول انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے۔ لیکن آج کے علم بردار صداقت کو پاداش حق میں ہدف طعن بنایا جاتا ہے۔

غیر اللہ کی نذریں اور نیازیں گزارنے والو کہو! آج تک تم نے کتنی بیواؤں اور یتیموں کی دستگیری کی اور اپنی نیازوں میں کتنے فقراء کو کھانا کھلایا۔ خدا کی راہ میں تو تم جتنا لٹاتے کم تھا۔ لیکن ع

رب دے ناں دی نیاز پکائی کھا گئے گوم جوائی

(افسوس)۔ اور سے

ازاں نمرود با من سرگراں است
بہ تعمیر حرم کوشیدہ ام من

یا سے

حریف اپنا سمجھ رہے ہیں مجھے خدایان خانقاہی
انہیں یہ ڈر ہے کہ میرے نالوں کی تیغ ہو سنگ آستانہ

فنا کو بیگانہ ہیں صراط مستقیم کے جو باؤ یاد رکھو کہ

بریلوی مشن

بریلوی پاگل اور زندہ شہید

(۲)

(از مولوی عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

یہ ایک پرانا ضبط ہے۔ اہل باطل کوشش کیا کرتے ہیں کہ اہل صداقت کی شان میں طعنہ زنی کر کے حق کو نقصان پہنچائیں۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

عہد حاضر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو خدمت اسلامی کے لئے پسند کیا اور جو چاہا اس سے کام لیا۔ مخالفین اسلام کے جوابات۔ اہل بدعت سے مقابلہ۔ غرض جو خدا نے چاہا اپنے بندے کو توفیق دی اور اس سے خدمت بھی لی سے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

بحمد اللہ اس کی خدمات کو اللہ نے عوام میں قبولیت بھی بخشی۔ مگر حسدو کی نظروں میں یہ خلش مدت سے ہے اور آج کل تیز ہو رہی ہے۔

اخبار الفقیہ میں ایک مضمون لکھا جا رہا ہے جس کا عنوان "زندہ شہید اور شیخ نجدی" ہے۔ اس عنوان میں کیا لکھا گیا ہے۔ اگر اسے افترا کا مجموعہ کہا جائے تو بالکل بجا ہے۔ اسی سلسلہ تحریر کے ایک افتراء کا ذکر ہم گذشتہ اشاعت میں مستقل عنوان سے کر چکے ہیں۔ اسی مضمون کی قسط ۸ میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو کسی نے امام زمان کہا ہے۔ مضمون نگار (ملک عبدالعزیز صاحب سیالکوٹی) نے اس کا حوالہ نہیں دیا کہ کس نے اور کہاں لکھا ہے اور اس پر معارضہ صرف یہ کیا ہے کہ چونکہ جماعت اہل حدیث میں سے آپ کے مخالف رائے رکھنے والے اہل علم حضرات بھی ہیں۔ اس لئے ان کو امام زمان کہنا غلط ہے۔ ملک جی کے اس تعاقب کا نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص کسی وصف سے متصف گردانا جائے۔ اگر اس کے خلاف کہنے والے ہوں تو وہ اس صفت سے موصوف نہیں ہو سکتا۔

پس ملک صاحب سنیں اور کانوں سے روئی نکال کر سنیں

پہلی مثال آپ کے بریلوی فرقہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب مجدد مائۃ حاضرہ کہلاتے تھے۔ کیا سب مسلمانوں نے ان کو مجدد مان لیا تھا؟

دوسری مثال آپ کے پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری امیر ملت اور مجدد مائۃ حاضرہ کہلانے لگ گئے ہیں۔ کیا سب مسلمانوں نے ان کو امیر ملت اور مجدد مائۃ حاضرہ تسلیم کر لیا ہے؟

اوپر جانے کی حاجت نہیں۔ آپ کے سمجھانے کے لئے سردست یہ دو مثالیں کافی ہیں۔

سیالکوٹی ملک کا افترا یا سحر بابل اس سلسلہ میں ملک صاحب نے اخبار اہلحدیث سے ایک فتویٰ نقل کیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:۔

جس عورت سے زید نے نکاح کیا ہو وہ عورت زید کے لڑکے پر حلال ہے۔ اخبار اہلحدیث ۲۵۔ اگست ۱۹۱۶ء (الفقیہ، مارچ ۱۹۴۱ء صفحہ ۹۔ کالم ۱)

پھر اس فتوے پر خوب لے دے کرتے ہوئے غیظ و غضب کا اظہار کیا ہے۔ ہم باواز بلند یہ اعلان کرتے ہیں کہ اخبار اہلحدیث میں کبھی ان الفاظ سے کوئی فتویٰ شائع نہیں ہوا۔ یہ بریلوی کیمپ کا افترا ہے۔ مدیر الفقیہ معہ ان کے نامہ نگار ملک صاحب کے میدان میں آئیں اور اپنے دعویٰ کا ذب سے سرخروئی حاصل کریں۔ ورنہ افترا پردازی کا کلنک پیشانی پر رہیگا۔ مدیر الفقیہ اپنی صفائی کے لئے بہت جلد اپنے نامہ نگار کو بلائیں۔

ملک صاحب خود یا کسی اپنے ہم خیال کو وکیل بنالیں اور کسی صاحب علم (عبارت فہم) غیر جانبدار کو منصف مقرر کر لیں۔ اگر فیصلہ ان کے حق میں ہو تو ساڑھے پانچ روپیہ فوراً وصول کر لیں۔ درصورت کذب کے اسی اخبار الفقیہ میں اپنے جھوٹ کا اعلان کر دیں۔

اگر امرتسر میں آئیں تو علامہ فیاض (نابالغ) یا مولوی آسی صاحب ہی فریقین کے بیان سن کر فیصلہ دیں ہمیں منظور ہوگا۔ اگر اس صفائی کے لئے مدیر الفقیہ یا ملک صاحب میدان میں نہ آئے اور نہیں آئیں گے انشاء اللہ! تو یاد رکھیں کہ ایسی افتراء پردازیاں کسی حال میں شریف انسان کے لئے جائز نہیں ہیں

بریلوی دوستو! مذہب کے رنگ میں یورپین پروپیگنڈا بدترین فعل ہے۔ حافظ شیرازی مرحوم کی وصیت ہمیشہ یاد رکھو ؎

حافظا می خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چون دگراں قراں را

پیر جماعت علی کی امارت کی ابتدا اور انتہا۔ مسجد شہید گنج کی ایجی ٹیشن اور پیر صاحب کی قیادت کے حالات پانچ پیسے محصول ڈاک بھیجکر دفتر اہلحدیث امرتسر سے منگوائیں

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۵)

(مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء)

گذشتہ پرچہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات بچپن بیان کرتے ہوئے آپ کی چچی حضرت فاطمہ بنت اسد کا ذکر کر کے آپ کے سفر شام ملاقات بحیرہ راہب کا ذکر کیا گیا ہے۔ آج کی قسط میں بھی چند ایسے واقعات ذکر کئے گئے ہیں جن میں فہم و فراست رکھنے والے بعض اشخاص حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے قیافہ سے ہی آپ میں آثار نبوت دیکھ کر مشرف باسلام ہوئے۔

(مدینہ)

رخ انور کے آثار و انوار ؎

رخ انور پہ نہ ہونے دیا قرباں مولا
ہند میں چھوڑ دیا کرکے مسلماں مولا

بحیرہ راہب کا قصہ تفصیلات کو چھوڑ کر بقول حافظ ابن حجر قابل اعتبار ہو یا بقول حافظ ذہبی موضوع و باطل ہو۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ قدرت نے اپنے کامل بندوں اور بعض اقبال مندوں کے چہرے پر اُن کے باطنی کوائف و کمالات اور ان کے متعلق آئندہ کی توقعات کے گواہ قائم کر رکھے ہوتے ہیں۔ قیافہ شناسوں کو ان علامات کی شناخت میں کوئی بھی دقت نہیں پڑتی۔ جس طرح انگریزی حروف کو نہ جاننے والا شخص ان کی سطروں کو اُلٹی سیدھی

لہ یہ گیارھویں کے گیارہ کا نصف ہے۔ ۱۲ منہ

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس اور انجمن ہائے اہل حدیث

(از مولوی عبدالوکیل صاحب خطیب معتمد آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی)

اسلام ایک سچا مذہب ہے جو خالق اور مخلوق کے تعلقات واضح کرتا ہے۔ جو احکم الحاکمین کی قدرت اور اس کی حکمت کو واضح کرتا ہے۔ اپنے انہیں اوصاف خصائص کی بناپر دنیا میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی لیکن اسلام تبلیغ واشاعت سے پھیلا اور کامیاب ہوا اس کے ماننے والوں نے اپنی زندگی کو اہل دنیا کی خیرخواہی یعنی تبلیغ اسلام میں ختم کر دیا۔ وہ حضرات دنیا کی حیثیت سے بھی باعزت گئے اور آخرت میں سرخروئی حاصل کی۔ ان مختصر الفاظ کے بعد میں دلی درخواست کروں گا کہ سب برادران اسلام خصوصاً اہل حدیث صاحبان اسلام کے مقاصد کی تلقین کریں۔ اس پر عمل کی تاکید کریں۔ تاکہ اسلام کے دنیا میں آنے سے جو فوائد ہیں حاصل ہوں۔ جب کسی دکاندار کے پاس عمدہ اور اصلی مال ہوتا ہے تو وہ اس کی شہرت کرنے میں کبھی کوتاہی نہیں کرتا۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ جبکہ اسلام جیسی عمدہ تعلیم کے مالک ہوتے ہوئے مسلمان اس کی اشاعت اور تبلیغ میں پہلوتہی کریں یا ایک دوسرے کا مونہہ تکیں اور منتظر بیٹھے رہیں۔

اچھا جناب! اگر انتظار ہی تھا تو اب انتظار ختم کیجئے۔ کیونکہ آپ کی مرکزی انجمن آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی نے عملی قدم اٹھایا ہے۔ جلدی تعاون کیجئے۔ ذاتی حالات پر نظر نہ رکھتے ہوئے مقامی کمزوریوں سے چشم پوشی کرتے ہوئے بسم اللہ کرکے اٹھ کھڑے ہوئیے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ضرور امداد غیبی شامل حال ہوگی۔ پھر آپ اپنی ہر نیک کوشش میں کامیاب ہوکر خدا کے نزدیک بھی مقرب ومحبوب ہو جائیں گے۔ اگر آج ہم پھر اللہ تعالیٰ کی ذات پر کما حقہ ایمان و توکل سے کام لیں اور اس کے دین متین کی ہر ممکن حمایت و امداد کریں تو انشاء اللہ تعالیٰ گذشتہ حالات خوش کن کا عود کر آنا کوئی بعید نہیں۔

باہمی ربط واتحاد کے لئے کوئی سلسلہ ضروری ہے اس لئے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے ممبری کی تجویز پاس کی جس کی سالانہ فیس محض چار آنہ ہے جو یقیناً ہر شخص ادا کر سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں بعض مخلص حضرات کافی دلچسپی لے رہے ہیں اور بعض وعدہ کرکے حوصلہ افزائی کر رہے ہیں اور غالباً بعض حضرات ابھی اس فکر میں ہوں گے کہ یہ چار آنہ ہم دے سکتے ہیں یا نہیں۔ پھر یہ کہ دیں یا نہ دیں۔ میں یہ اچھی طرح پُرزور الفاظ کے ساتھ یقین دلاتا ہوں کہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی پیسہ کے معاملہ میں زبردست احتیاط سے کام لیتی ہے اور اسے کبھی غلط اور بے جا طور پر پیسہ صرف کرنے کا خیال تک نہیں آیا۔ اس نے اپنی حیثیت سے بھی زیادہ کام کیا۔ لیکن یہ سوال اس نے کچھ نہیں کیا یا جو "آل انڈیا" کہلاتے ہوئے جو کرنا چاہئے تھا وہ نہیں کیا۔ یہ کہنا بجا ہے۔ مگر یہ سب حیثیت و استطاعت پر موقوف ہے۔ آپ سب صاحبان و ہمدردان جماعت ایک مرتبہ اس کی ضروریات کے کفیل ہو جائیے۔ پھر دیکھئے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کیا کچھ ہوتا ہے۔ آپ اس کی طرف محبت وہمدردی کی نظر تو نہ کریں اور سوال کی بھرمار کر دیں یا کچھ امیدیں وابستہ رکھیں یہ محض زیادتی ہے۔

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس رقم کو بہت احتیاط اور ضرورت پر خرچ کرنا چاہتی ہے۔ اسی طرح یہ بھی خواہش ہے کہ ملحقہ انجمن ہائے اہل حدیث بھی اپنی آمد خرچ میں حزم واحتیاط سے کام لیں اور صدر دفتر کو مطلع کرتے رہا کریں تاکہ باہمی مشاورت سے زیادہ سے زیادہ مفید نتائج پیدا ہوں۔ بعض مقامات پر مخلص احباب نے الحاق کی اطلاع ممبران کی تعداد اور ان کی فیس کی رقم کے ساتھ دیکر زبردست حوصلہ افزائی کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا جذبہ اور اسلامی حمایت کا دلی ولولہ دے۔

ہمدردان جماعت سے درخواست ہے کہ ممبران کی تعداد بڑھائیں۔ اپنے طور پر کاغذات میں اندراج کرتے رہیں۔ اطلاع پر ضروری کاغذات دفتر سے روانہ ہوں گے۔

الحاق کی اطلاع اس عرصہ میں چند مقامات سے انجمنوں کے الحاق کی اطلاع آئی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ دوسرے مقامی حضرات بھی حرکت میں آئیں اور عملی قدم بڑھائیں۔ (۱) انجمن اہل حدیث مالیرکوٹلہ (۲) انجمن اہل حدیث ہوشیارپور۔ (۳) انجمن اہل حدیث ہرپا سرائے (دربھنگہ) (۴) اپنی نوماتحت انجمنوں کے (؟) حکیم محمد یعقوب خان صاحب کپورتھلہ نے مقامی انجمن کو دوبارہ قائم کرنے کا وعدہ تحریر فرمایا ہے۔

ضرورت ہے کہ کافی تیزی سے کام کیا جائے۔ جن انجمنوں کا الحاق ان کی اطلاع پر ہو گیا ہے ان کا مزید فرض ہے کہ وہ اپنے حالات سے مطلع کرتے رہا کریں تاکہ اسی طرح کے تبادلۂ خیالات سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہو سکے۔ اگر کسی مقام کی انجمن پہلے سے ملحق ہے اسے بھی از سر نو الحاق کی اطلاع دینی چاہئے اور شائع کردہ دستور العمل کے ساتھ تعاون پیدا کرنا چاہئے۔

ہمدردان ملت جب کسی مقام پر مقامی انجمن کا جلسہ کریں تو اس مقام پر جماعتی حیات اور اس کے صحیح نشوونما کے لئے ضرور غور کریں۔ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے ساتھ الحاق اور تجاویز پر عمل کرنے کی سوچیں۔ آج کل مختلف مقامات پر موسمی کیفیت سے متفیض ہونے والے جلسے ہوں گے۔ لہٰذا چند بہی خواہ یکجا بیٹھ کر کچھ مفید تجاویز بھی سوچیں۔ نیز کانفرنس کے مبلغین کو بھی چاہئے کہ وہ ہر مقام پر اتحاد کی تلقین کے ساتھ ساتھ باہم ملنے اور کبھی کبھی یکجا بیٹھنے کی بھی تلقین کریں تاکہ اتحادی نمونہ عملاً ظاہر ہو اور کانفرنس کے ممبران کی توسیع میں کوشش کریں۔ مزید تفصیل دفتر سے معلوم کریں۔ اسیطرح کانفرنس کے مدارس کے مدرسین کا فرض ہے کہ وہ بھی اپنے اطراف میں تبلیغ

تقویٰ

از قلم منشی عبدالعزیز صاحب اٹکولی لبارا ں مغربی ضلع سیالکوٹ

جس طرح جسمانی بیماری کے علاج کرنے پر حکماء دوائی کے ساتھ پرہیز کرنے کی تاکید کرتے ہیں تاکہ مضر اور خلاف طبیعت اشیاء دوائی کے اثر کو زائل نہ کرے بعینہ روحانی بیماری کا علاج کرتے وقت تمام ممنوع خلاف شریعت چیزوں کو ترک کر دینا لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے فرمایا ھدی للمتقین قرآن مجید نسخہ عجیبہ جو سرمۂ شفاء لما فی الصدور ہے اس سے شفا بھی انہیں کو ہوتی ہے جو پرہیزگار ہیں اور جو پرہیز نہیں کرتے انہیں الحاد و سرکشی کی وجہ سے نفرت زیادہ ہوتی ہے۔

ابی پرہیزگاری اس چیز کو نہیں کہتے کہ نماز میں تو ایاک نعبد و ایاک نستعین بھی پڑھ لیں اور بڑے بڑے پیروں، سجادہ نشینوں کے شجرے بھی رٹتے رہیں۔ نماز بھی ادا کر لی اور سگے بغداد کی طرف بھی گیارہ قدم لگانے۔ ایک طرف اللہ اکبر کا نعرہ اور دوسری طرف یا علی مشکل کشا کا آوازہ۔ ایک وقت میں خدا کے سامنے سربسجود خم ہوئے تو دوسرے ثانیہ داتا گنج بخش کے مزار پر جا جھکے۔

کیا اسی کے معنے خدا سے ڈرنے کے ہیں۔ اللہ عزوجل نے اسی لئے بتاکید مومنوں کو فرمایا :-

یا ایھا الذین امنو اتقوا اللہ حق تقتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون (پ۴ آل عمران)

اے ایماندارو! خدا تعالےٰ سے ڈرو حق ڈرنے اس کے کا اور نہ موت آئے تم کو مگر اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو۔

خدا تعالیٰ مومنین کو انتہائی درجہ کا متقی پرہیزگار بننے کا حکم فرماتا ہے۔ لازم ہے کہ چال و چلن وضع قطع شکل و شباہت کما حقہ شریعت کے تابع کر دیں۔ تقویٰ کے معنے گناہ سے بچنے کے ہیں۔ اسی لئے فرمایا۔

ولمن خاف مقام ربہ جنتان (پ۲۷)

جس کے دل میں خشیت اللہ ہو جو قیامت کے دن ہولناک واقعہ کا ڈر رکھ کر قرآن و حدیث کی اتباع کرتا ہے اس کے لئے بفضل خدا جنت دیئے جائیں گے نیز فرمایا :- ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا و یرزقہ من حیث لا یحتسب (پ۲۸۔ طلاق)

جو کوئی ڈرے اللہ سے کریگا واسطے اس کے راہ نکلنے کی اور رزق دیگا اس کو اس جگہ سے جہاں سے اس کو گمان تک نہ ہو۔

بحالیکہ تقویٰ، طہارت، پرہیزگاری کی اس قدر ترانت عظمت کہ خدا تعالیٰ اپنے نیک صالحین پر ہر قسم کی آسانیاں فرما دیتا ہے۔ ایک مقام پر فرمایا کہ اگر اہل قریہ درست ہو جاتے تو خدا تعالیٰ کی برکات کا فیضان ان پر جاری ہوتا فرمایا :-

ولو ان اھل القریٰ امنو واتقو لفتحنا علیھم برکت من السماء والارض ولکن کذبوا فاخذنٰھم بما کانوا یکسبون (پ۹۔ اعراف)

اگر ان بستیوں کے لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے البتہ کھول دیتے ہم اوپر ان کے برکتیں آسمان سے اور زمین سے لیکن جھٹلایا انہوں نے پس پکڑا ہم نے ان کو ساتھ اس چیز کے کہ تھے کماتے۔

یعنی تقویٰ کی برکت سے بر موقعہ آسمان سے بارش ہوتی، زمین سے انگوریاں میوہ جات سبزہ پیدا کر کے کشادگی کر دی جاتی۔ لیکن انسان اپنے بُرے افعال کے سبب ذلت کے گڑھے میں خود ہی گرتا ہے۔

فرمایا فاتقوا اللہ ما استطعتم۔ جس قدر تمہیں طاقت ہے پرہیزگار بننا ضروری ہے۔

حضرت ابی ہریرہ رض سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی ہے جو ان حکموں کو مجھ سے لے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو سکھلا دے جو ان پر عمل کرنا چاہتا ہو۔ ابی ہریرہ نے کہا میں یا رسول اللہ۔ آپ نے میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور پانچ باتیں شمار کیں۔ فرمایا حرام چیزوں سے بچتے رہو بہت زیادہ عبادتگذار ہو جاؤ گے۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے تقسیم کر دیا ہے اس پر راضی شاکر ہو جاؤ سب سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔ اپنے ہمسایہ سے نیک سلوک کرو مومن ہو جاؤ گے۔ دوسروں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو مسلمان ہو جاؤ گے۔ زیادہ نہ ہنسا کرو اس سے دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ (بخاری شریف کما فی المشکوٰۃ)

یہ پانچ باتیں ایسی ہیں کہ جو مسلمان صدق دل سے ان کو یاد کر کے ان پر عامل ہو جائے انشاء اللہ العزیز یہ اس کی نجات اخروی کا باعث ہونگی۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ ادا کرنے سے مشکل چیز حرام باتوں سے بچنا ہے۔ حقیقت میں زاہد، متقی، نیک بخت پکا مومن مسلمان وہی شخص ہے جو نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے ساتھ محرمات سے بھی بچتا رہے۔

ایک اور حدیث میں فرمایا حضور علیہ السلام نے نہیں کوئی بندہ مومن کہ نکلے اس کی آنکھوں سے آنسو اور اگرچہ وہ آنسو ہو مانند سر مکھی کے بسبب خوف خدا کے پھر پہنچے آنسو اس کے چہرہ پر مگر کہ حرام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر (مشکوٰۃ)

خدا تعالیٰ سب کو عمل کی توفیق عطا فرما دے اور جماعت اہل حدیث کو اتفاق و اتحاد سے قرآن و حدیث کی اتباع کرنے اور تبلیغ حق کی طاقت بخشے آمین

اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین !

متفرقات

کاغذ کی گرانی اور بہی خواہان اہلحدیث ناظرین کو معلوم ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے کاغذ بہت مہنگا ہو گیا ہے اور آیندہ بھی دن بدن ہوتا جاتا ہے۔ اس حالت میں بعض اخبارات کے مالکوں نے مجبور ہو کر ضخامت یا سائز کو کم کر دیا۔ بعض اخبارات بالکل بند ہی ہو گئے۔ آج کل بھی یہی بحث روزناموں میں جاری ہے کہ کاغذ کی گرانی کا مقابلہ کس طرح کیا جائے یہ ان اخبارات کی رائیں ہیں جن کے مالی ذرائع بہت وسیع ہیں۔ اس کے مقابلہ میں آپ اخبار اہلحدیث کو دیکھئے۔ سوائے خریداروں کی قیمت کے کسی قسم کی بیرونی امداد کے بغیر کام چل رہا ہے۔ اس لئے ناظرین اخبار کا عموماً ہر بہی خواہ اہلحدیث کا خصوصاً فرض ہے کہ ایسے وقت میں اور کچھ نہیں تو اخبار کی اشاعت بڑھا کر اخبار کو مدد پہنچائیں۔ اگر ہر ایک خریدار عالی توجہ اور کوشش سے ایک ایک نیا خریدار بنا دے تو ممکن ہے آیندہ ان کو سمع خراشی کی تکلیف نہ دی جائے۔

اس کے علاوہ آپ کتب خانہ دفتر اہلحدیث امرتسر سے کتب خرید کر اپنی ہمدردی کا ثبوت دیں۔ فہرست طلب کرنے پر مفت بھیجی جاتی ہے۔

اہلحدیث کے ناہواری وی پی ان خریداروں کو گزشتہ ہفتے بھیجے گئے ہیں۔ جن کی قیمت اخبار ماہ مارچ میں ختم تھی اور باوجود اطلاع دینے و یاد دہانی کرانے کے ۲۹۔ مارچ تک وصول نہیں ہوئی تھی۔ اگر کسی صاحب کا وی پی واپس آجائے اور وہ اخبار جاری رکھنا چاہیں تو مہربانی فرما کر قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد از جلد بھیج دیں۔

حقیقت اسلام لاہور عرصہ نو (۹) سال سے بیکو کمیٹیڈ کے ماتحت ماہوار رسالہ کی صورت میں شائع ہو رہا ہے جس میں اہل قلم حضرات کے اسلامی، تبلیغی، ادبی، اصلاحی مضامین شائع ہوتے ہیں۔ علاوہ ازیں ادارہ "حقیقت اسلام" کی طرف سے قرآن مجید کا اعلیٰ ترجمہ و تفسیر نہایت خوشخط و اعلیٰ شائع ہو رہی ہے کاغذ، کتابت، طباعت عمدہ و اعلیٰ ہے۔ قیمت صرف دو روپیہ سالانہ ہے۔ پتہ۔ منیجر حقیقت اسلام لاہور

مسئلہ پاکستان کے متعلق اخبار زمزم لاہور میں ڈھائی مہینہ سے موافق اور مخالف ہر دو قسم کے مضامین غیر جانبدارانہ طور پر باری باری شائع کئے جا رہے ہیں۔ تاکہ مسلم عوام کے سامنے اس مسئلہ کے تمام اچھے اور برے پہلو سامنے آجائیں اور وہ کسی نتیجہ پر پہنچ سکیں جن اصحاب کو مذہبی اور سیاسی بصیرت حاصل ہو اُن کا فرض ہے کہ وہ مسئلہ مذکور کے متعلق اپنے خیالات سے زمزم کے ذریعہ مسلم عوام کو مستفیض فرمائیں اور مسلم عوام کا فرض ہے کہ وہ کسی نتیجہ پر پہنچنے کے لئے تمام مضامین کا بغور مطالعہ کریں۔

(منیجر اخبار زمزم لاہور)

اسلام اور مسیحیت

کی کتابت، طباعت بدستور جاری ہے۔ ناظرین ادارہ اہلحدیث کی حوصلہ افزائی فرمائیں اور جلد از جلد اپنی خریداری کی فرمائش بھیج دیں۔ قیمت کا سردست اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ بعد طباعت اعلان کر دیا جائے گا۔ غالباً ایک روپیہ کے قریب ہو گی

منیجر اہلحدیث امرتسر

دعائے صحت اطلاع ملی ہے کہ مستری عبد العزیز صاحب ناگی کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ درد گردہ دمہ اور چنبل سے بیمار ہیں۔ نیز مولوی عبد القیوم عاصی کچھ عرصہ سے بخار اور جوڑوں کے درد میں مبتلا ہیں ناظرین ان کے لئے دعائے صحت کریں۔

اللّٰہم اشفہما شفاءک ودواہم بدوائک

تلاش کتب نیل الاوطار کمل۔ برہان المواہب۔ خلاصہ الموجود۔ کتاب الاعتبار۔ حمری ابن ماجہ حاشیہ سندی۔ تلخیص الحبیر حافظ ابن حجر رح۔ جن صاحب کے پاس مذکورہ کتابیں موجود ہوں اور فروخت کا خیال ہو تو احقر کو مطلع کریں مشکور ہوں گا قیمت بھی صحیح طور پر تحریر ہو۔ امام ابن ماجہ مترجم و تفسیر ابن کثیر بھی اگر کسی کے پاس ہو تو وہ بھی مطلع کرے۔ میرا پتہ۔ ابو الخیر شاکر محمد ولد مولانا عبد العزیز مرحوم دہروی نزیل مدرسہ محمدیہ جلالپور پیروالہ ضلع ملتان

یاد رفتگان میری چچی صاحبہ اچھا انتقال کر گئی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ اور بڑی دیندار تھیں

ایس۔ ایم۔ احمد متعلم بہ اٹک جھنڈی عملان دہلی۔

(۲) حافظ امام الدین صاحب سابق امام مسجد کوچہ شیخاں کوچہ بھائی سنت سنگھ امرتسر انتقال کر گئے مرحوم آج کل جالندھر شہر میں مقیم تھے۔ مرحوم پہلے پولیس میں ملازم تھے پھر ریٹائرڈ ہو کر دینی علوم حاصل کر کے امامت کراتے رہے۔ (عبد الوہاب بازار نوہریاں شہر جالندھر)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللہم اغفرلہما وارحمہما

اصحاب خیر توجہ فرمائیں غریب فنڈ ایک ایسا مفید فنڈ ہے جس سے نادار و کم استطاعت سائلین کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے۔ مگر عرصہ سے اس فنڈ میں کوئی امداد بھی۔ رقم ایسی نہیں آئی جس سے فریاد کے نام اخبار جاری کیا جا سکتا۔ فتوی فنڈ یا بعض حضرات کی طرف سے ہفتہ بھر میں جو امداد پہنچی ہے اس کا اعلان باقاعدہ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ۲۲ سائلین کے داخلے وصول ہیں مگر فنڈ میں گنجائش نہیں کہ ایک سائل کے نام بھی اخبار جاری ہو سکے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی نئے داخلے بند کر دیئے گئے ہیں۔ لہٰذا کوئی جدید سائل داخلہ نہ بھیجے۔

لہٰذا اصحاب خیر و دیگر کرمفرماؤں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اس دیرینہ فنڈ کو نظر انداز نہ کریں بلکہ اس کو بیش از بیش تقویت پہنچاتے رہیں۔ تاکہ ان کا فیض عام جاری رہے اور تشنگان اہل حدیث ان کے منبع جاریہ سے اپنی پیاس بجھاتے رہیں۔

ملکی مطلع

حالات جنگ

جاپان کے وزیر خارجہ مسٹر متسوکا ماسکو (روس) اور برلن (جرمنی) سے ہوکر اب روم (اٹلی) پہنچ چکے ہیں۔ اس سفر میں جو گفتگو ہوئی ہے۔ وہ ابھی تک صیغہ راز میں ہے۔ ہاں بعض بعض جگہ عوام کے ساتھ بات چیت ہوتی رہی ہے اس کا ذکر اخبارات میں آ رہا ہے۔ برلن میں آپ نے ایک بیان میں بتایا کہ برطانیہ و امریکہ چونکہ جاپان کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے ہیں اس لئے جاپان جرمنی کی طرف ہوگیا، جاپان کی فوجی طاقت اس قدر مضبوط ہے کہ دس سال تک بغیر کسی بیرونی طاقت کی امداد کے جنگ جاری رکھ سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

ابھی تک ان کا سفر ختم نہیں ہوا غالباً ہفتہ عشرہ تک واپس جاپان آ جائیں گے۔ خبروں سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ گذشتہ ہفتے خنگھائی سے سو میل مغرب کی جانب چینی اور جاپانی افواج میں جنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں فریقین کا جانی ومالی نقصان کافی ہوا اس کے علاوہ جاپانی افواج کی نقل وحرکت کی خبریں بھی آتی رہتی ہیں۔ جاپانی افواج نے چین میں قتل وغارتگری کا جو سلسلہ عرصہ سے جاری کر رکھا ہے اسکی مختصر سی کیفیت انگریزی اخبارات سے ترجمہ ہوکر اُردو اخبارات ورسائل میں شائع ہوئی ہے۔ معاصر تہذیب نسواںؒ کے الفاظ میں حسب ذیل ہے:۔

"جاپانیوں کی غارت گری سے کوئی چینی شہر تہس نہس ہونے سے نہیں بچا۔ آرٹ کے اعلیٰ ترین نوادر سے لیکر مرغی کے انڈوں تک کوئی چیز محفوظ نہ رہی ہر شے لوٹ لی گئی۔ لوگوں نے بیان کیا ہے کہ لوٹ کے وقت مالک مکان کی مشکیں کس کر اسے لٹکا دیا جاتا تھا۔ اور معززین شہر کو ان کے بال بچوں کے سامنے درے لگائے جاتے تھے ××× قتل کرنا اور خون بہانا جاپانی بھیڑیوں نے بلا کسی مقصد کے بھی جائز کر رکھا ہے ××× نائی چو کے شہر میں ایک سنتری نے یہ وطیرہ اختیار کر لیا تھا کہ جو بھی چینی کسان اسکی نظر سے گذرتا وہ ازراہ مذاق اسے اپنی گولی کا نشانہ بنا لیتا تھا۔ چینی سپاہیوں کی ناک کاٹ ڈالنا جاپانی سپاہیوں کا ایک محبوب مشغلہ ہے ××× اپریل ۱۹۳۹ء میں جاپانی فوجی محکمے نے شانتنگ کے اخبارات میں یہ اعلان شائع کیا کہ جو دیہاتی پیچھے سے حملے کرتے ہیں۔ ان کے ان باشندوں کو جن کی عمر ۱۲ سے ۴۰ برس کے درمیان ہے بلا مذہب قتل کر دیا جائیگا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ کھلے ہوئے شہروں پر نہتے بے زبان بے قصور شہریوں پر ایک بار نہیں ہزارہا بار مشین گنیں چلادی گئیں ××× ہانگ کانگ کے آس پاس چھ سو سے زائد ایسی کشتیاں ڈبو دی گئیں جن میں عورتیں اور بچے جان بچا کر بھاگ رہے تھے۔ ××× شہر ہوچو کے متعلق یہ مشہور ہے کہ وہاں کوئی مرد متنفس زندہ باقی نہیں چھوڑا گیا بلکہ اور لاوارث بچے گروہ در گروہ آوارہ پھرتے ہیں کوئی شہر ایسا نہیں۔ جس کے کسی فرد کے کسی نہ کسی عزیز نے مفت میں جان نہ گنوائی ہو۔ مختصر طور پر یوں سمجھئے کہ جاپان کا حملہ چین پر دراصل **خدا کا قہر تھا**۔ جو چینی غریبوں پر ناگہاں نازل ہوگیا۔ اور جس نے ایسی ستم آرائیاں کیں۔ اور ایسی ایسی بربادیاں جاری وساری رکھیں کہ چین طبقہ جہنم بن گیا۔ اور قرون وسطیٰ کی منگولی تاتاری اور چنگیزی غارت گری بھی شرما کر رہ گئی"

(تہذیب نسواں لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث واقعات مندرجہ بالا پڑھ کر آیہ کریمہ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا وَجَعَلُوا أَعِزَّةَ أَهْلِهَا أَذِلَّةً کی عملی تفسیر سامنے آجاتی ہے۔ اس سے بڑھ کر جنگ یورپ میں تباہی وبربادی کے واقعات ہیں جو موجودہ جنگ میں ہر روز سننے میں آتے رہتے ہیں۔

یورپ میں برطانیہ وجرمنی کے جنگ کے متعلق اس ہفتے کوئی خاص واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ جرمنی نے [illegible] جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں بحر اوقیانوس (ما بین [illegible] و امریکہ) میں جمع کر دی ہیں۔ اس سے غرض یہ ہے کہ امریکہ نے نئے قانون کی [illegible] سے برطانیہ کی امداد کرنے کا جو فیصلہ کیا ہے اس کے مطابق امریکہ سے اسلحہ جنگ اور خوراک برطانیہ میں نہ پہنچ سکے۔

محاذ بلقان پر یوگوسلاویہ اور جرمنی میں نامہ وپیام جاری تھا۔ آخر اس کا نتیجہ نکل آیا کہ پرنس پال اور دوسرے دو وزراء نے جرمنی سے معاہدہ کر لیا مگر رعایا باغی ہوگئی۔ جس کے نتیجہ پر پرنس پال کو وہاں سے نکل جانا پڑا۔ دونوں وزراء کو زیر حراست کر لیا گیا اور کنگ پیٹر (جو یوگوسلاویہ کے اصلی ولیعہد تھے مگر بوجہ کم عمر ہونے کے ابھی آپ کی تخت نشینی میں چھ ماہ باقی تھے) پرنس پال کے چلے جانے کے بعد بعمر ساڑھے سترہ سال تخت پر بٹھا دیئے گئے آپ نے فوراً نئی وزارت مرتب کر لی۔ برطانیہ و امریکہ نے یوگوسلاویہ کو اس شرط پر امداد کا یقین دلایا ہے کہ وہ جرمنی سے معاہدہ نہ کرے بلکہ بوقت ضرورت جنگ کرے۔ ادھر جرمنی اس کو دھمکیوں پر دھمکیاں دے رہا ہے کہ جو معاہدہ یوگوسلاویہ کی پہلی حکومت اور جرمنی کے مابین ہوا ہے اس کی پابندی کی جائے ورنہ حملہ کیا جائیگا۔ آج (۳۱ مارچ) تک کسی آخری فیصلہ کی اطلاع نہیں ملی۔ غالباً جب ناظرین یہ سطور ملاحظہ کر رہے ہونگے اس وقت کوئی نہ کوئی نیا شگوفہ ضرور کھل گیا ہوگا۔

یوگوسلاویہ کے بعد یونان کی باری ہے ترکی کے متعلق ابھی تک صاف طور پر معلوم نہیں ہوسکا کہ اس کی خارجہ پالیسی کا رُخ کس طرف ہے۔ ہاں ترک وزراء وقتاً فوقتاً جو تقریریں کرتے رہتے ہیں ان سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت ترکیہ دعوانیاں

سے کسی ملک کے جنگی جہاز کو گذرنے نہیں دیگی۔ حالات ملک کے پیش نظر اپنی اندرونی و بیرونی طاقت کو مضبوط کرنے میں روز بروز کوشش کر رہی ہے چنانچہ وزیر جنگ کا اعلان ہے کہ اس وقت ترکی کے یورپین حصہ میں آٹھ لاکھ فوج موجود ہے اور حسب ضرورت اتنی ہی اور لائی جا سکتی ہے حال ہی میں ترکی اور روس کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جس میں فریقین نے ایک دوسرے پر حملہ نہ کرنے کا یقین دلایا ہے۔ بلکہ روس نے ترکی سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ترکی کو ملکی حفاظت کے لئے کسی طاقت سے جنگ کرنی پڑی تو روس اسلحہ سے بھی اس کی امداد کریگا (دیدہ باید)

مشرقی افریقہ | میں قرین اور ہرار پر اطالوی و برطانوی افواج میں جنگ جاری تھی۔ قرین کا قلعہ فوجی حیثیت سے اطالیہ کا مضبوط ترین قلعہ تھا (شہر قرین اطالوی نوآبادی اریٹریا کا مشہور مقام ہے)۔ اس محاذ پر اطالوی اگرچہ جان توڑ کر لڑے مگر آخر فتح برطانیہ کی ہوئی۔ ادھر حبشہ میں ہرار فتح ہو گیا ہے۔ یہ شہر اس ریلوے لائن پر واقع ہے جو جبوتی سے ادیس بابا (پایہ تخت حبشہ) تک جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ چند روز تک ادیس بابا کی فتح کی خبر بھی آنے والی ہے۔

مندرجہ بالا جنگی حالات پڑھ لینے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ جنگ کی وجہ سے روز بروز کس قدر انقلاب پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ پرچہ جس وقت ناظرین کے ہاتھوں میں پہنچیگا اس وقت کیا کچھ ہو چکا ہوگا۔

ہندوستان | میں بھی جنگ سے بچنے کے لئے ہر قسم کی کوشش جاری ہے۔ بحری و بری فوج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ حال میں میجر جنرل جی۔ این مولز دتھ (جو حکومت ہند کے اعلیٰ فوجی افسر ہیں) نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے بتایا ہے کہ ۱۹۴۱ء کے اخیر تک ہندوستانی فوج کی تعداد دس لاکھ ہو جائے گی۔ جو فوج ہندوستان سے باہر محاذ جنگ پر لڑ رہی ہے وہ اس کے علاوہ ہوگی۔ اندرونی انتظام کے لئے ہوم گارڈ ور شہری پہریداروں کی بھرتی بھی جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس وقت تک ۴۸ ہزار نوجوان بھرتی ہو چکے ہیں۔ حکومت نوے ہزار تک بھرتی کرنا چاہتی ہے۔ جنگی فنڈ میں ہزارہا روپیہ جمع کیا جا رہا ہے۔ کلکتہ و آسام میں جاپان کی طرف سے ہوائی حملے کا خطرہ ہے۔ اس لئے ان مقامات پر بچاؤ کے انتظامات مکمل کئے جا رہے ہیں۔

حکومت پنجاب اور نئے بل | حکومت پنجاب نے حال ہی میں دو بل پاس کئے ہیں۔ ان میں سے قانون ملازمین تجارتی تو یکم مارچ سے نافذ ہو چکا ہے۔ دوسرا قانون ۱۵- اپریل سے نافذ ہو رہا ہے اس کا نام پنجاب مارکیٹنگ ایکٹ ہے جس کی رو سے زرعی پیداوار کی خرید و فروخت کا انتظام کیا جائیگا۔ کہا جاتا ہے کہ اس قانون کے نافذ ہونے پر دلالوں اور آڑھتیوں کو لائسنس لینے پڑیں گے۔ اور قانونی دفعات کی خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس ضبط ہو جائیگا اور بعض حالتوں میں جرمانہ بھی ہوا کریگا۔ الغرض کئی پابندیاں بڑھ جائیں گی۔ چنانچہ اس پر غور کرنے کے لئے تمام زرعی اجناس کے تجارت پیشہ لوگ ۳۰ مارچ کو لائلپور (پنجاب) میں جمع ہو رہے ہیں تاکہ کسی فیصلہ پر پہنچ سکیں۔

اس کے علاوہ ابھی حکومت کے زیر غور اور کئی بل ہیں جو اسمبلی میں ابھی پیش نہیں ہوئے۔

حکومت پنجاب اور سکھ | تھوڑا عرصہ ہوا کہ سکھوں نے سرگودھا (پنجاب) میں ایک جلوس نکالا تھا جس کے راستے کے متعلق سکھوں اور مقامی حکام میں اختلاف ہو گیا۔ آخر سکھوں نے ممنوعہ رقبہ سے جلوس گزارا۔ [illegible] قریبا اکتیس ۳۱ سکھ گرفتار کئے گئے۔ ان کی رہائی کیلئے اکالیوں کی طرف سے کوشش جاری رہی جو بے سود ثابت ہوئی۔ بالآخر اکالی دل کی طرف سے فیصلہ کیا گیا کہ شروع اپریل میں مورچہ لگایا جائیگا۔ اس کے متعلق حکومت پنجاب کو اطلاع دی گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر اعظم اور سر چھوٹو رام نے بھی جواباً کہا کہ اگر سکھ مورچہ لگائیں گے تو حکومت بھی اپنی مشینری کو حرکت میں لائے گی۔ آخر حکومت نے چند روز پہلے ہی سکھوں کے مطالبات منظور کر کے تمام ان سکھوں کو جو سرگودھا میں قید تھے رہا کر دیا ہے۔ حکومت نے واقعی نزاکت وقت کا احساس کرتے ہوئے نہایت دور اندیشی سے کام لیا ہے ⁂

ماہواری تبلیغی رپورٹ انجمن اہل حدیث میوات۔ شاخ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس دہلی

جب سے انجمن کا باضابطہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس سے الحاق ہوا ہے اس وقت سے انجمن مذکور نے حسب ہدایت مرکز اپنے تبلیغی پروگرام کو تیز سے تیز تر کر دیا۔ چنانچہ انجمن ہذا نے مندرجہ ذیل مواضعات اہل حدیث و احناف میں جلسے منعقد کئے۔

موضع شکراوہ۔ جھانڈہ۔ گلالتہ۔ رہپوہ۔ کربڑھ۔ جھٹانہ۔ سوکھ پوری۔ اونمرہ کلاں۔

اس موقع پر مولوی عبد الوکیل صاحب خطیب معتمدہ دفتر اہل حدیث کانفرنس بھی شریک جلسہ ہوتے رہے۔ ان کی پُر مغز تقریروں سے بہت اچھا اثر ہوا جماعت اہل حدیث میں بیداری پیدا ہو گئی۔

نیز آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی وہ تجاویز جو جلسہ آرہ میں پاس ہوئی تھیں سنائی گئیں۔ کانفرنس کی تجاویز کو ہر اہل حدیث نے پسند کیا۔ بہت سے افراد ممبر بن گئے ہیں۔ ابھی کافی مواضعات اہل حدیث باقی ہیں جن میں تبلیغی جلسے ہر جمعہ کو ہوتے رہتے ہیں۔ ہر جلسہ میں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا خاص خیال رکھا جاتا ہے جب علاقہ میوات کے تمام مواضعات اہل حدیث میں جلسے ہو جائیں گے تو اس وقت تمام ممبروں کی فہرست مرتب کر کے ارسال کی جائے گی۔ ہمیں امید ہے کہ علاقہ ہذا کافی ممبر بن جائیں گے۔ انشاء اللہ!

عبد القدوس ناظم انجمن اہل حدیث میوات دفتر دار العلوم شکراوہ ضلع گوڑگانوہ (پنجاب)

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل | یعنی ہندی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا آئینہ نوٹ اور ہندوستان کا مستقبل بتایا ہے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

"میں وضو نہیں کر سکتا تھا"

ناظرین اہلحدیث ذیل کی سطور کا بغور مطالعہ فرمائیں

جناب ملک محمد عبداللہ صاحب منیجر اخبار زمزم لاہور اپنے ایک گرامی نامے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میری عام صحت اس قدر کمزور تھی کہ میں سردی کے موسم میں وضو بھی نہیں کر سکتا تھا۔ مگر "شبابی" کے چند روزہ استعمال سے مجھے حیرت انگیز فائدہ محسوس ہوا۔ طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ جسم میں چستی اور چالاکی آ گئی۔ بھوک کھل کر لگنے لگی۔ اور دماغ کو بھی فائدہ پہنچا۔"

اوپر کے الفاظ کے بعد ہم یہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قارئین اہلحدیث کو "شبابی" کے متعلق ٹھیک ٹھیک معلومات بہم پہنچائیں۔ آج کل دواؤں کے متعلق صدہا اشتہارات اخبارات میں شائع ہو رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ان دواؤں میں سے شاید ہی کوئی دوا اپنے بلند بانگ دعووں کے مطابق مفید ثابت ہوتی ہو گی۔ بعض اشتہارات میں صرف چند گھنٹوں کے اندر اندر بڈھوں کو جوان کر دینے کی تعلیاں ہوتی ہیں۔ آپ یقین کیجئے یہ سب لوگوں کو لوٹنے کے ڈھنگ ہیں اور ان بلند بانگ دعووں میں کوئی صداقت نہیں ہوتی۔ ان حالات میں "شبابی" کے متعلق بھی بہت سے احباب کو بدگمانی ہو گی۔ ہم ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں التجا کرتے ہیں کہ وہ "شبابی" کو صرف ایک مرتبہ اپنے استعمال کا موقعہ دیں۔ آپ یقین کیجئے "شبابی" کوئی معمولی اشتہاری دوا نہیں بلکہ ایک بہت قیمتی اور سالہا سال کی مجرب اور بے نظیر اکسیر ہے۔ اس کے چیدہ چیدہ فوائد حسب ذیل ہیں:۔

"شبابی" کے چند روزہ استعمال سے جسم کا فاسد خون خود بخود ختم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی بجائے صاف اور تازہ خون کثرت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے جسم میں چستی اور طاقت بڑھتی ہے چہرہ انار کی طرح سرخ ہو جاتا ہے۔ معدے کی کمزوریوں کو دور کر کے بھوک بڑھاتی ہے۔ قوت باہ کو حیرت انگیز طور پر پیدا کرتی ہے۔ دل کی دھڑکن، غشی، جمود اور رعشے کو دور کرتی ہے۔ دماغی کمزوریوں مثلاً غنودگی، بے حسی، وسواس، وحشت اور جنون کا خاتمہ کر کے حافظے کو مضبوط کرتی ہے۔ جب انسان کی طاقتیں ضعیف ہو جائیں، حواس کند ہو جائیں۔ ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہوں، دل گھٹتا ہو، مونہہ سے کھٹے ڈکار اور ابکائی ہو۔ قے، ہچکی۔ نزلے اور زکام کی شکایت رہتی ہو تو ایسی حالت میں "شبابی" کا استعمال ہر قسم کی پژمردگی دور کر کے جسم و جان میں نئی طاقت، نئے ولولے اور نئی امنگیں بڑھاتا ہے۔ دو لفظوں میں "شبابی" ہی ایک ایسی بے نظیر دوا ہے جو جسم اور دماغ کو ایک ہی وقت میں یکساں طور پر حیرت انگیز فائدہ پہنچاتی ہے۔

آج ہی ایک شیشی بذریعہ وی پی طلب کیجئے۔ قیمت فی شیشی تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک الگ۔

ملنے کا پتہ:۔ منیجر انڈین میڈیکل کمپنی امرتسر

مومیائی

قیمت فی چھٹانک ... محصول ڈاک

مصدقہ علماء (۱۱) حدیث و ہزارہا خریداران "اہلحدیث" علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں۔

خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل و دق۔ دمہ۔ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو دفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کے لئے اکسیر ہے دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے ...... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد۔ عورت۔ بچے بوڑھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی۔ قیمت فی چھٹانک (جو ایک ماہ کیلئے کافی ہے) ۱۲؍۔ آدھ پاؤ ۲۴؍ پاؤ بھر ۴۸؍ مع محصول ڈاک۔ ممالک غیر محصول ڈاک علیحدہ ہو گا۔ اہالیٔ برما سے ایک پاؤ کی قیمت مع محصول ڈاک لعہ ۹ پیشگی بذریعہ منی آرڈر۔ نہ ہی ایک پاؤ سے کم روانہ کی جائے گی اور نہ ہی بذریعہ وی پی۔

تازہ ترین شہادات

جناب عبدالمجید صاحب جگدل "ہم دو تین مرتبہ آپ سے مومیائی منگا چکے ہیں۔ بہت فائدہ ہوا۔ اب چھٹانک اور بھیج دیجئے" (۲۶۔ فروری ۱۹۴۲ء)

جناب منیجر صاحب اگروا شوور کس موتیہاری "قبل دو دفعہ آپ سے مومیائی منگوائی۔ مریضہ کو بفضلہ بہت فائدہ ہے۔ مہربانی کر کے ایک چھٹانک جلد ارسال فرمائیں" (۲۰ فروری ۱۹۴۲ء)

جناب محمد صدیق صاحب فتحپور "اپنے احباب سے آپ کی مومیائی کی بہت تعریف سنی ہے۔ ایک چھٹانک مجھے بھی ارسال فرمائیں" (۲۰ فروری ۱۹۴۲ء)

منگوانے کا پتہ:۔ حکیم محمد سردار خان

پسرورپہاڑی میڈیکل ایجنسی امرتسر

حضرت نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ کی دو مشہور کتابیں

الانتقاد عن مراسم الاشراک

ردّ شرک میں بہترین تصنیف ہے۔ مدت سے ختم تھی اب مکرر طبع کرائی گئی ہے۔ قیمت چار آنے۔ (۴؍)

نوٹ:۔ محصول ڈاک دونوں کتب کا علیحدہ علیحدہ ہو گا۔

ترجمان وہابیہ

جس میں مذہب اہل حدیث کو بالوضاحت بیان کر کے تمام شبہات خصوصاً عبدالوہاب نجدی کے متعلق الزامات کی مدلل تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۴؍

پتہ:۔ منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

سیرت ابن ہشام

سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام سوانح عمریوں میں سب سے پہلی کتاب ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الملک نے اصل کتاب عربی زبان میں لکھی تھی۔ جس کا با محاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعض واقعات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا ہے۔ قیمت ۶/

الفاروق

از علامہ شبلی مرحوم۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مفصل سوانح عمری آپ کی سیاسی، انتظامی تدابیر، فتوحات، سلامی کا سیلاب۔ مسلمانوں کی عظمت و شجاعت کے حالات اور واقعات۔ قیمت عہ

پیارے نبی کے پیارے حالات

مؤلفہ مولانا نیروز الدین صاحب ڈسکوی۔ جو تمام قرآن مجید اور تمام آسمانی کتابوں کا لب لباب ہے۔ زبور۔ توریت، انجیل میں جس قدر پیشگوئیاں پیغمبر اسلام کے متعلق موجود ہیں ان میں سے اکثر کتاب ہذا میں درج کی گئی ہیں جس کی وجہ سے یہ کتاب بھی بے حد مقبول ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔ قیمت فی جلد ۱۲/ ۔ ہر سہ جلد عہ

شمائل ترمذی

مترجم۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اسوۂ حسنہ کا مفصل بیان [illegible] حدیث کی عربی عبارات کا ترجمہ بین السطور دیا گیا ہے

عرب کا چاند

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مسلم سوامی لکشمن جی مہاراج کے قلم سے۔ یوں تو آپ نے اکثر غیر مسلموں کے خیالات سنے ہونگے اور پڑھے ہونگے مگر سوامی جی نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے ملک کے مشہور جرائد نے اسے پسند کیا ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ۸/

صدیق اکبر

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حالات اور عہد صدیقی کے شاندار [illegible] قیمت [illegible]

ایضاً۔ مصنفہ شیخ عبد الرحمن شوق امرتسری۔ ۴/

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوش نما رنگ دار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب پمفلٹ، اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

رحمۃ للعالمین

مصنفہ قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی جس میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری مفصل و مکمل طور پر لکھی گئی ہے جو اپنی خوبی کے لحاظ سے اپنوں اور بیگانوں میں یکساں مقبول ہے۔ اسی وجہ سے جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن اور جامعہ عباسیہ بہاولپور، جامعہ ملیہ دہلی، دار العلوم دیوبند اور ملک کی دیگر ممتاز درسگاہوں کے نصابات میں داخل ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جو اسلامی فرقوں میں مسلم ہے۔ لکھائی۔ چھپائی اور کاغذ عمدہ قیمت جلد اول عا/ ۔ جلد دوم ہے/ ۔ جلد سوم عہ/

منگوانے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

مؤلفہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کل حالات و واقعات از پیدائش تا وفات قلم بند ہیں۔ قیمت عہ

پیارے نبی کے پیارے اخلاق

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق و صفات کا بیان کیا گیا ہے۔ پڑھیں اور دوسروں کو پڑھائیں۔ قابل مطالعہ۔ قیمت و رنگ چھ آنے (۶/)

ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ قیمت ۱۲/

سید البشر

مؤلفہ مولوی ابو سعید عبد الرحمن صاحب فرید کوٹی مرحوم۔ اس کتاب میں توریت، زبور اور انجیل کی پچاس پیشگوئیاں درج کی گئی ہیں جو رسول عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی تائید میں ہیں۔ تبلیغی انجمنوں اور مبلغ حضرات کو اس کی زیادہ اشاعت کرنی چاہئے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت صرف (چار آنے)

ذو النورین

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلیفہ سوم کی زندگی اور عثمانی عہد کے [illegible] قیمت چار آنے (۴/)

اسد اللہ

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حالات اور آپکے عہد کے واقعات۔ قیمت عہ

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ
"جامعہ" قرول باغ دہلی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہوں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۸ — نمبر ۱۵

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

دفتر اہلحدیث امرتسر چوک کڑہ جہانی

تاریخ اجرا ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

رؤسا و جاگیرداران سے ؍ ؍ ۸ ؍

عام خریداران سے ؍ ؍ عہ

؍ ؍ ؍ ششماہی ۲ ؍

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ - - - - - ۲ ؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۱ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (دعوت عمل) - - - - ص۱

انتخاب الاخبار - - - - ص۲

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مقلد تھے؟ - - ص۳

علمائے اسلام اور مرزا صاحب قادیان ص۴

مولوی اللہ دتا صاحب جالندہری توجہ فرمائیں ص۶

سیرۃ المصطفیٰ (صلے اللہ علیہ وسلم) - ص۸

محفل مولود اور امام ابن تیمیہ - - ص۹

ماہ ربیع الاول اور مجلس میلاد - - ص۱۰

بزم توحید حبشی (عیسائیوں کو دعوت اسلام) ص۱۱

ذھل - - - - - ص۱۲

متفرقات ص۱۳ - ملکی مطلع - - ص۱۴

اشتہارات - - - - ص۱۵

دعوت عمل

(از جناب محمد عزیر صاحب انصاری مبارکپوری)

جہان کفر و باطل میں وہی طوفان پیدا کر — لرز جائے مثال بید ایسی شان پیدا کر

پلٹ آئیگی تیری عظمت رفتہ پھر اے مسلم — مگر ہے شرط دل میں پھر وہی ایمان پیدا کر

اگر تو چاہتا ہے قوت و غلبہ زمانے پر — تو اپنی قوم میں خالد سا پھر انسان پیدا کر

اگر احساس عزت ہے اگر احساس ملت ہے — تو معراج ترقی کا کوئی سامان پیدا کر

رہیگا تا کجے اب مبتلائے عالم غفلت — عمل کے واسطے کوئی نیا میدان پیدا کر

مٹا کر دشمنوں کی قوتیں جوہر دکھا اپنے — جہاں میں حریت کا اپنی کچھ سامان پیدا کر

فریب دشمن شوخ و کام سے محفوظ رکھ خود کو — خرد سے کام لے اپنی بھی کچھ پہچان پیدا کر

نگاہیں جلوۂ باطن سے کیوں ٹکرا گئیں تیری — موحد ہے تو پھر کھویا ہوا عرفان پیدا کر

سنا کر نغمۂ توحید انصاری زمانے کو

جہان کفر و باطل میں پھر اک ہیجان پیدا کر

انتخاب الاخبار

تا ۷ اپریل ۱۹۴۱ء

—— امرتسر ٹاؤن ہال میں ۵-۶-۱۰ اپریل کو انجمن عثمانیہ امرتسر کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا۔ نیز ۶ اپریل کو مرزائیوں کی طرف سے گول باغ امرتسر میں سیرۃ النبی کا جلسہ بھی کیا گیا۔

—— بکری ٹیکس و مارکٹنگ ٹیکس کے خلاف اظہار ناراضگی کرتے ہوئے امرتسر، لائل پور اور دیگر پنجاب کی مشہور تجارتی منڈیوں نے کاروبار بند کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے۔ بعض منڈیوں میں اس پر عملدرآمد بھی شروع ہو گیا۔

—— سردار سندر سنگھ مجیٹھیہ وزیر مالیات حکومت پنجاب فوت ہو گئے۔

—— سیٹھ رام کشن میونسپل کمشنر امرتسر و صدر ضلع کانگرس کمیٹی کو ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت دو سال قید سخت کی سزا ہوئی۔

—— حضور نظام حیدر آباد دکن نے یونان کی امداد اور لندن کے ایک جنگی فنڈ کے لئے ایک ایک ہزار پونڈ دیئے ہیں۔

—— سر تیج بہادر سپرو گاندھی جی اور مسٹر جناح سے کانگرس اور مسلم لیگ میں سمجھوتہ کرانے کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ مگر مسٹر جناح نے گاندھی جی سے اس شرط پر ملاقات منظور کی ہے کہ وہ صرف ہندوؤں کے لیڈر کی حیثیت سے ان سے ملیں۔ (شرط مانع ملاقات ہے)

—— دیوبند میں ہندوؤں کی طرف سے مسجد صابون گراں و دیگر مساجد کے سامنے ہر وقت باجہ بجانے کا حق حاصل کرنے کے متعلق دعویٰ دائر تھا عدالت نے ہندوؤں کے حق میں ڈگری دیدی ہے۔

—— سیالکوٹ میں ۶ اپریل کو وار فنڈ کے لئے پہلوانوں کا عظیم الشان دنگل ہوا۔ مشہور پہلوان گونگا نے گنڈا سنگھ کو پانچ منٹ میں بچھاڑ دیا۔

—— وزیر اعظم ہنگری نے خودکشی کر لی ہے۔ ان کے کمرہ سے ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ موجودہ حالات میں حکومت کا چلانا بہت مشکل ہے اس لئے خودکشی کر رہا ہوں۔

—— شنگھائی۔ پانچ برطانوی جہاز جو چنکنگ میں چینی افواج کو سامان پہنچاتے تھے۔ جاپانی افسروں نے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔

—— برازیل اور ارجن ٹائن کی حکومتوں نے محوری حکومتوں کے جہاز جو ان کی بندرگاہوں میں ٹھیرے ہوئے تھے اپنے قبضہ میں کر لئے ہیں۔

—— سرکاری اعلان ہے کہ مشرقی لیبیا کے شہر اور بندرگاہ بن غازی کو برطانوی فوجوں نے خالی کر دیا ہے۔ جرمنی نے اس پر قبضہ کر لیا ہے۔

—— برطانوی فوجیں ابے سینیا کے شہر ڈائر ڈاوا اور کاسا پر قابض ہو گئی ہیں۔

یکم مئی سے پہلے پہلے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر۔ مہلت یا انکار کی اطلاع بذریعہ پوسٹ کارڈ دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئے۔ ورنہ

وی پی بھیجا جائیگا

جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔

نیاز مند۔ مینیجر اہلحدیث امرتسر

—— معلوم ہوا ہے کہ امریکہ میں مقیم جرمن واپس بلائے جا رہے ہیں۔

—— لندن۔ وزیر بحر کا اعلان مظہر ہے کہ ۲۳ مارچ کو ختم ہونے والے ہفتہ کے دوران میں دشمن نے ۷ جہاز غرق کر دیئے۔

—— ترکی کے سفیر مقیم امریکہ نے امریکن سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے اس معاہدہ کے متعلق گفتگو شروع کر دی ہے کہ امریکہ ترکی کو سامان جنگ دے۔

—— اطلاع ملی ہے کہ بغداد میں انقلاب ہو گیا۔ چند نئے وزراء نے خود حکومت سنبھال لی ہے۔

—— شام میں نئی وزارت قائم کر دی گئی ہے۔

مرزائیت سے توبہ | بندہ آج سے ایک سال قبل جماعت مرزائیہ قادیانیہ میں حقیقت واقعی خیال کرتے ہوئے داخل ہوا تھا۔ لیکن ایک طویل تلخ تجربات اور علمی دلائل کی بنا پر مجھے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا لہٰذا میں اخبار ہذا کے ماتحت عام اعلان کرتا ہوں کہ آئندہ جماعت مرزائیہ سے میرا کوئی تعلق نہیں اور میں ہر دو جماعتوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مندرجہ ذیل امور پر مباحثہ کر لیں:-

(۱) اجرائے نبوت بعد آنحضرت صلعم (۲) علامات مسیح و مہدی مرزا صاحب میں قطعاً پوری نہیں ہوئیں (۳) تشخص دعاوی مرزا صاحب۔ (۴) تکفیر مسلمین۔ (۵) ناسخ و منسوخ ہمارا عقیدہ ہے یا مرزائیوں کا۔ (۶) عصمت انبیاء (۷) مسئلہ جہاد (۸) حیات و توفی کی حقیقت (۹) اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟

ان نو امور پر شرائط طے کر کے مباحثہ کر لیں۔ اور مباحثہ کے لئے مقام بھی بعد میں تجویز ہوگا۔

(ظفر احمد صدیقی عفی عنہ پکھووال ڈاکخانہ ضلع گوجرانوالہ)

—— معلوم ہوا ہے کہ فرانس نے اپنا بحری بیڑہ جرمنی کے حوالے کر دیا ہے۔ اس بیڑے میں برطانیہ اور اتحادیوں کے اڑہائی لاکھ ٹن کے وزنی جہاز بھی شامل ہیں۔

—— فرانس نے فرانسیسی مراکو جرمن قبضہ میں دیدیا ہے۔

—— جرمنی نے یونان اور یوگوسلاویہ پر بیک وقت حملہ کر دیا ہے۔ (مفصل دیکھو ص ۱۰ پر)

—— سرکاری اعلان ہے کہ برطانوی فوجوں کے ہراول دستے عدیس ابابا میں داخل ہو گئے ہیں۔

—— گورنر پنجاب نے قانون ملازمین تجارت کے قواعد میں ترمیم کر دی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ خاص تہواروں اور مشہور میلوں کے موقع پر اس قانون کی دفعات کا اطلاق نہیں ہوگا۔

—— سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کے صاحبزادہ لفٹننٹ شوکت حیات خان جن کو اطالیوں نے جنگی قیدی بنایا تھا۔ رہا کرا لئے گئے ہیں۔

—— معلوم ہوا ہے کہ ڈھاکہ کے قریب کئی دیہات میں پھر فرقہ وارانہ فساد ہوا۔ کئی جگہ آگ لگائی گئی۔

درخواست دعا | میں بوجہ خرابی صحت پنشن لیکر گھر واپس آگیا ہوں۔ احباب کرام میرے حق میں دعائے صحت فرمائیں۔ العارض محمد عبدالکریم سابق کلرک محکمہ کسٹر بیٹ بند ناہ دروازہ شیر بہر ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب (قدس سرہٗ) مقلد تھے؟

(۳)

ہمارا مسلک ہے کہ ہم جس فن کے متعلق گفتگو کریں اس فن کے اصول اور ائمہ فن کی تصریحات کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ علمائے سلف نے ہم کو اصول سازی اور تجویز قواعد کی زحمت سے مستغنی کر دیا ہے (شکر اللہ سعیہم) اسی لئے ہم نے گذشتہ نمبروں میں علمائے اصول کی تصریحات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ تقلید کرنا کسی عالم کا کام نہیں ہے۔ عالم وہی ہے جو ہر مسئلہ کو دلیل سے سمجھے چاہے وہ حنفی کے موافق ہو جائے یا شافعی کے۔

صاحبِ جلالین کو عام طور پر شافعی کہا جاتا ہے بلکہ بعض من چلے حضرات ترقی کرکے امام بخاریؒ کو بھی شافعی کہتے ہیں۔ حالانکہ تفسیر جلالین اور صحیح بخاری میں یہ دونوں حضرات کئی ایک مسائل میں امام شافعیؒ کے خلاف گئے ہیں۔ امام بخاریؒ تو امام شافعیؒ کا نام بھی ابن ادریس سے زیادہ نہیں لیتا۔ بایں ہمہ تقلید پسندوں نے اتنے بڑے جلیل القدر عالم کو بھی امام شافعیؒ کا مقلد لکھ دیا ہے۔

اسی طرح ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے ہیں کہ شاہ صاحب جیسے جلیل القدر بزرگ کو بھی مقلد کہا گیا اور کہا جاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ فاضل مضمون نگار بنوری صاحب کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا کہ

"آپ (شاہ صاحب) کو اپنے طبعی رجحان یا میلان کے خلاف ان مذاہب کی تقلید پر مامور کیا گیا" (الفرقان ولی اللہ نمبر ص ۳۶۸)

یہ فقرہ اگر سہو قلم سے نہیں نکلا تو بڑا پُر معنی ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کا رجحان اور میلان تقلید کے خلاف تھا۔ کیوں تھا؟ اس لئے تھا کہ حسب تصریح فاضل بنوری حضرت شاہ صاحب خدا تعالیٰ کی ایک حجت قاطعہ تھے۔ (ص ۳۶۶)

جو شخص اس درجہ کمال کو پہنچا ہو اس کو خواب میں یا کشف میں تقلید کا حکم دیا جائے تو یہ خواب یا کشف تعبیر طلب ہوگا۔ بس تعبیر اس کی یہی ہے کہ شاہ صاحب کو ارشاد ہوا کہ

آپ اپنے خداداد علم سے کام لیکر مذاہب اربعہ بلکہ مذاہب شتّٰی کے جس مسئلہ کو قرآن حدیث کے موافق پائیں اس پر عمل کریں۔ چنانچہ شاہ صاحب کا یہی طرز عمل رہا۔ آپ ہر مسئلہ کو قرآن و حدیث سے جانچتے تھے۔ یہ کہنا بھی واقعات کے خلاف ہے کہ آپ ائمہ اربعہؒ کے دائرے میں مقید تھے۔ ہماری ناقص نظر میں چند مصنف ایسے باکمال تارک تقلید ہیں کہ وہ اپنی تحقیق کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہیں کرتے چاہے ان کی رائے ساری دنیا کے خلاف ہو۔ ان حضرات میں سے بعض کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

حافظ ابن حزم اندلسی، داؤد ظاہری، شیخ ابن تیمیہ، قاضی شوکانی اور حضرت شاہ ولی اللہ وغیرہم (رضی اللہ عنہم وارضاہم)

ان بزرگوں کے طرز کلام سے یہ امر صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ وہ آنحضرت علیہ السلام کے بعد کسی شخص کو اپنا مُطاع نہیں سمجھتے۔ یعنی کسی کے محض قول کو اس کی دلیل معلوم کئے بغیر حجت شرعی یا واجب الاتباع نہیں جانتے تھے۔

چونکہ اس وقت شاہ صاحب کا مسلک زیر بحث ہے۔ اس لئے ہم شاہ صاحب کی حریت ضمیر کے ثبوت میں یہاں ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ آیت قرآنیہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ (میں جملہ اسلاف و اخلاف سے دو قول مروی ہیں۔ بعض تو یطیقونہ پر لا محذوف مانتے ہیں جیسے جلالین میں لکھا ہے۔ دوسرے علماء کہتے ہیں کہ لا محذوف نہیں بلکہ یہ آیت ہی منسوخ ہے جیسے صحیح بخاری میں بعض صحابہ سے منقول ہے کہ

ابتداء اسلام میں یہ حکم ہوا تھا کہ روزہ کی طاقت رکھنے والا اگر روزہ نہ رکھے تو اس کی بجائے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے۔

شاہ صاحب ان ہر دو اقوال کو ناپسند کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔ "مترجم گوید ہمیں دو توجیہ از سلف منقول است و قلق خاطر از ہر دو نمے رود زیرا کہ حذف لا جائز در آں جاست کہ معنی مشتبہ نشود و ایں جا معنی مشتبہ مے شود ولہذا جمع عظیم از سلف قائل شدہ اند بوجہ ثانی و فرود آوردن آیت با معنی باوجود یا لفظ گویا برہم کردن تفسیر آیت ہست و امن از معانی قرآن بہمے خیزد و آنانکہ قائل بر نسخ شدہ اند زیادہ از مفہوم آیت و عمل مستمر مسلمین شاہدِ ایشاں نیست و وجوب

قول بہ نسخ دریں صورت اگرچہ از صحابی منقول شود محل نظر است۔ زیرا کہ مراجتہاد ایست پس وجہ دیگر بخاطر ایں فقیر ریختند کہ قلق از آں برخاست واللہ اعلم یعنی وواجب است فدیہ نفس خود با نفس ولد و مملوک خود، آں فدیہ طعام یک مسکین یعنی قدر خورد یک مسکین است باہل او باشد بر آناکہ طاقت دادن آں فدیہ دارند پس مراد صدقۃ الفطر است کہ در ہر سال یکبار در روز فطر از خود و ولد و مملوک خود باید داد۔" (مصفیٰ فارسی شرح موطا ص ۲۲۳)

اہلحدیث | اس عبارت کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے لئے سلف کے دونوں قول تسلی بخش نہیں ہیں۔ میرے دل میں خدا کی طرف سے جو ڈالا گیا جس سے میری تسلی ہوگئی وہ یہ ہے کہ ان لوگوں پر جو فدیہ دینے کی طاقت رکھتے ہیں روزہ رکھنے کے علاوہ ایک مسکین کو اس کے عیال سمیت کھانا دینا واجب ہے جس سے مراد صدقہ فطر ہے۔

اس ترجمہ میں شاہ صاحب نے دو تفرد (انفیا) کئے ہیں ایک تو یہ کہ آپ نے اس آیت کو حکم صیام سے الگ کر دیا۔ حالانکہ صحیح بخاری میں بعض صحابہ سے منقول ہے کہ وہ اس کو رمضان کے روزوں سے متعلق سمجھتے تھے۔ دوسرے یُطِیْقُوْنَهٗ میں ضمیر منصوب فدیہ کی طرف پھیری ہے جو اضمار قبل الذکر ہے جس کا قائل علماء سلف میں سے کوئی نہیں ہے۔

اللہ اللہ! کس قدر حریت ضمیر ہے کہ کچھ پروا نہیں کہ میرا قول سب کے خلاف ہے، بایں ہمہ ایسے ذیشان حریت پسند بزرگ کو بھی تقلید پسند حضرات اگر تقلید کی چار دیواری میں مقید کرنے کی کوشش کریں تو کیا کہا جائے گا"۔

فیا للعجب وضیعۃ الادب

مختصر یہ ہے کہ فاضل بنوری نے شاہ صاحب کا مسلک بطور اختصار چند فقروں میں یوں لکھا ہے :-

(۱) ائمہ اربعہ کے اختلافات کے بارہ میں آپ کی پوری

ــــــــ

سلہ مقلدین اس لفظ پر کافی غور کریں۔ (اہلحدیث)

تشفی ہوگئی ہے اور اس کا صحیح منشا بھی سمجھ گئے ہیں

(۲) نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وصیت فرمائی ہے کہ مذاہب اربعہ کے دائرے سے باہر نہ نکلیں اور جہاں تک ممکن ہو ان میں تطبیق دیں۔

(۳) آپ کو اپنے طبعی رجحان یا میلان کے خلاف ان مذاہب کی تقلید پر مامور کیا گیا۔

(۴) آپ کو حکم دیا گیا کہ فروعی مسائل میں بھی حنفیہ کے خلاف نہ کریں جب تک صراحۃً کسی حدیث کی مخالفت نہ ہو۔

(۵) اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنے علم و فہم سے نوازا جسکے ذریعہ ہندوستان میں رائج حنفیت کی اصلاح کر سکیں۔ عام حنفی علماء کے غلو سے جو اس کے حقیقی خد و خال چھپ گئے ہیں اسکو واضح کر سکیں

(۶) حنفیہ اور شافعیہ جس پر متفق ہوں اس پر آپ ضرور عمل کرتے ہیں اگر ان میں اختلاف ہو تو اس جانب کو اختیار کرتے ہیں جس کی تائید حدیث سے ہوتی ہو۔

(۷) آپ مجتہدین امت کی اتباع ضرور کرتے ہیں۔ متاخرین کی تخریجات جو وہ قدماء کے کلام سے کرتے ہیں یہ ضروری نہیں کہ اسے بھی آپ قبول کریں۔

ان نتائج میں غور کرنے سے یہی معلوم ہوا کہ حضرت شاہ صاحب ایک فقیہ النفس حنفی محدث ہیں" (ولی اللہ نمبر ص ۳۶۹)

اہلحدیث | اگر ہم ان سب فقرات کو صحیح تسلیم کرلیں تو بھی شاہ صاحب کو مقلد کہنا صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ مقلد کی تعریف میں دلیل کا عدم علم داخل ہے۔ اور حسب تصریح امام غزالی تقلید علم کے کسی درجے میں نہیں ہے (مستصفیٰ) اس لئے ہم ان فقرات کو صحیح مان کر بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ شاہ صاحب جس قول کو پسند کرتے تھے اپنی تحقیق سے کرتے تھے۔

ان فقرات میں سے چوتھا فقرہ قائلین تقلید کیلئے کیسا دل خوش کن ہے کہ

شاہ صاحب کو حکم دیا گیا کہ فروعی مسائل میں بھی حنفیہ کا خلاف نہ کریں جب تک صراحۃً کسی

حدیث کی مخالفت نہ ہو"

یہ فقرہ عجیب ذو معنی ہے جو بہت دور اندیشی سے لکھا گیا ہے۔ لیکن باوجود ذو معنی ہونے کے قائلین تقلید کو مضر ہے [illegible] کو مفید ہے۔ مثلاً شاہ صاحب کا یہ فرمانا :

وَالَّذِیْ یَرْفَعُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّنْ لَّا یَرْفَعُ

(حجۃ اللہ البالغہ)

(جو شخص عندالرکوع رفعیدین کرتا ہے وہ مجھے نہ کرنے والے سے محبوب تر ہے)

حنفی مذہب میں رفعیدین سنت یا مستحب نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک یہ فعل افعال صلوٰۃ میں سے نہیں ہے۔ شاہ صاحب نے اپنے اس کلام بلاغت التیام میں حنفی مذہب کے خلاف ارشاد فرمایا ہے۔ یقیناً کسی حدیث کی بنا پر آپ نے اختلاف کیا ہوگا۔ وہ حدیث حضرت ابن عمر کی ہو یا ابو حمید ساعدی کی۔ پھر کیا نامہ نگاران "الفرقان" یا بالفاظ دیگر متبعین تقلید تسلیم کریں گے کہ حنفیہ کا یہ مسئلہ حدیث کے خلاف ہے صحیح جواب ہماری خوشی کا موجب ہوگا۔

فاضل بنوری کے مقالہ کی تشریح مولوی خیر محمد صاحب جالندھری کے قلم سے اسی رسالہ ولی اللہ نمبر میں شائع ہوئی ہے۔ موصوف نے اپنی تشریح کا موضوع بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تقلید کی حقیقت کے متعلق مختصراً کچھ عرض کر دیا جائے۔

چنانچہ آپ نے تقلید کی تعریف یوں نقل کی ہے :-

التقلید اتباع الانسان غیرہٗ فیما یقول او یفعل معتقداً للحقیقۃ من غیر نظر الی الدلیل :

اس کا ترجمہ آپ نے خود ہی یوں کیا ہے :-

"تقلید (اصطلاح میں کہتے ہیں) کسی آدمی کا کسی دوسرے کے قول یا فعل کی محض حسن ظن یا عقیدت سے اتباع کرنا۔ (ایسی اتباع جو ابتداءً دلیل میں غور کرنے پر مبنی نہیں۔ (ص ۳۵۲)

بہت اچھا! آپ کی اس تعریف سے بھی صاف ثابت

ــــــــ

سلہ یہ لفظ کسی تائید مزعوم کے لئے مترجم کی طرف سے ایزاد کیا گیا ہے ورنہ کسی لفظ کا ترجمہ نہیں ہے۔ (اہلحدیث)

ہوتا ہے کہ تقلید کی ماہیت میں مسئلے کی دلیل سے بے علمی داخل ہے۔ منطقی اصطلاح میں اسکو قضیہ مشروطہ عامہ بنا کر یوں کہا جاتا ہے بالکل صحیح ہے کہ

"زیدٌ مقلدٌ مادام جاہلاً بالدلیل"

یعنی زید مقلد ہے جب تک وہ دلیل سے جاہل ہے۔

مقلد کی اس جہالت اور بے علمی کو ملحوظ رکھ کر شاہ صاحب کے ان الفاظ پر غور کیجئے جو فاضل بنوری صاحب نے نقل کئے ہیں۔ شاہ صاحب پر سوال وارد ہوا تھا جس کا جواب حسب بیان فاضل بنوری انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:-

"سوال۔ آنکہ عمل تو در مسائل فقہیہ بر کدام مذہب است؟

گفتم بقدر امکان جمع می کنم در مذاہب مشہورہ مثلاً صوم و صلوٰۃ و وضوء و غسل و حج بوضعے واقع می شود کہ ہمہ اہل مذاہب صحیح دانند و عند تعذر الجمع با قوی مذاہب از روئے دلیل[۳] و موافقت صریح حدیث عمل می نمایم و خدائے تعالےٰ ایں قدر علم دادہ است کہ فرق میان ضعیف و قوی کردہ شود۔" (ولی اللہ نمبر ص ۲۰۰)

اہلحدیث | حضرت شاہ صاحب کا یہ قول حضرت ممدوح کی ذات خاص کے متعلق فیصلہ کن ہے۔ فاضل بنوری اور فاضل جالندھری ہر دو صاحب تقلید کی منقولہ تعریف اور حضرت شاہ صاحب کے قول کو ملحوظ رکھ کر بتائیں کہ ایسا شخص جو دلیل سے کسی بات کو اختیار کرتا ہے جیسے کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ "از روئے دلیل عمل کرتا ہوں" مقلد ہو سکتا ہے؟

اہل علم ناظرین! | علمائے محصلین کسی شئے کی تعریف اسی غرض سے کرتے ہیں کہ اس کے مصادیق معلوم ہو سکیں۔ اسی لئے وہ تعریف کو معرّف کہا کرتے ہیں یعنی معرفت کرانے والی چیز۔ چنانچہ اہل منطق کا قول ہے معرّف الشئی ما یقال علیہ لافادۃ تصورہٖ۔

پس اس مسلّمہ قانون کے ماتحت تقلید کی تعریف کو ملحوظ رکھ کر شاہ صاحب کے مسلک کو جانچا جائے۔

---

[۳] شاہ صاحب کو مقلد کہنے والے حضرات تقلید کی تعریف کو سامنے رکھ کر اس لفظ کو غور سے پڑھیں (اہلحدیث)

بالکل صاف ہے کہ تقلید آپ کے خواب و خیال میں بھی نہ آئی تھی۔ بایں ہمہ آپ کو مقلد کہا جائے تو آپ عالم ارواح میں بجوشی و مسرت یہ شعر پڑھتے ہونگے

اے داغ! مقلد ہیں اسی طرز کے ہم بھی
ہر شعر میں جو بلبل شیراز کا انداز

(نوٹ) مجتہد کو دو قسموں (مجتہد مطلق اور مجتہد فی المذہب) میں تقسیم کرنا متاخرین کی دل خوش کن اصطلاح ہے جس سے ہمیں بحث نہیں ورنہ ہم بتا دیتے کہ ایسا کہنا درحقیقت لا معنی تحتہٗ کا مصداق ہے۔ ہاں ہم اپنے ناظرین کو اطلاع دیتے ہیں کہ اس موضوع پر ہمارا رسالہ "تقلید شخصی و سلفی" قابل ملاحظہ ہے[۵]

یہاں تک تو بحث شاہ صاحب قدس سرہٗ کی ذات خاص کے متعلق تھی۔ باقی رہی یہ بات کہ تقلید شخصی جو ملک میں مروج ہے اس کی ابتدا کب سے ہے؟ اس کا صحیح جواب بالاتفاق یہ ہے کہ

حسب تسلیم فاضل جالندھری دوسری صدی ہجری کے بعد شروع ہوئی۔ (الفرقان ص ۳۴۰)

بہت خوب! اس سے پہلے مسلمانوں میں کیا رواج تھا؟ تقلید غیر شخصی کا (ص ۳۴۳)

تقلید غیر شخصی کس کو کہتے ہیں؟ بقول شاہ صاحب اور حسب تسلیم فاضل جالندھری کوئی شخص جس عالم سے چاہتا فتویٰ پوچھ کر عمل کر لیتا مثلاً جالندھر کے لوگ مولوی خیر محمد صاحب سے پوچھ لیتے اور دہلی والے علماء دہلی سے پوچھ لیتے۔ غرض جو جس سے چاہتا مسئلہ پوچھ کر عمل کر لیتا اور مفتی کی جو تحقیق ہوتی وہی بتا دیتا۔

فاضل جالندھری اور ان کے ہمنوا دوسرے علماء تقلید ہمارے اس سوال کا جواب دیں کہ یہ دو مسلک جن میں سے پہلا مسلک وہ ہے جو پہلی دوسری صدی میں رائج تھا۔ دوسرا مسلک وہ جو دوسری صدی کے بعد شروع ہوا۔ ان دونوں میں سے سلف صالحین کا مسلک کس کو کہا جائیگا؟

---

[۴] ارشاد خداوندی اور حدیث نبوی۔ (اہلحدیث)

[۵] قیمت ۵ ملنے کا پتہ:- مینجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔

بس گفتگو کا سارا مدار اسی سوال کے جواب پر ہے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

مولوی خیر محمد صاحب جالندھری نے تقلید کے مضمون پر ایک رسالہ بھی لکھا ہے۔ جس میں بڑی بات ہم نے یہ دیکھی ہے کہ آپ نے تقلید کا محل بتایا ہے۔ یعنی کن امور میں تقلید جائز ہے اور کن امور میں ناجائز؟ آپ نے صرف مسائل اجتہادیہ کو محل تقلید قرار دیا ہے۔ چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:-

"مسائل فرعیہ دو قسم کے ہیں۔ ایک وہ کہ جن کا ثبوت ایسی آیات اور ایسی احادیث صحیحہ سے صراحۃً ہے کہ جن میں بظاہر کوئی تعارض نہیں معلوم ہوتا اور وہ کئی وجوہ کو بھی محتمل نہیں بلکہ ان مسائل پر ان کی دلالت قطعی ہے۔ ایسے مسائل کو منصوصہ غیر متعارضہ کہتے ہیں۔ ایسے مسائل میں مجتہد اجتہاد نہیں کیا کرتا۔ کیونکہ اجتہاد کرنے کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ حکم صراحۃً منصوص نہ ہو۔ جب یہ محل اجتہاد ہی نہ ہوئے تو پھر ایسے مسائل میں کسی کی تقلید کی حاجت نہ رہی۔

دوسری قسم وہ مسائل ہیں کہ جن کا ثبوت صراحۃً کسی آیت یا حدیث صحیح سے نہیں پایا جاتا یا ثبوت تو پایا جاتا ہے مگر وہ آیت یا حدیث کئی وجوہ کی محتمل ہے یعنی ایک معنی پر دلالت کرنے میں قطعی نہیں۔ یا وہ کسی دوسری آیت و حدیث سے بظاہر متعارض ہے۔ ایسے مسائل کو اجتہادیہ اور غیر منصوصہ کہتے ہیں۔ ان کا صحیح حکم مجتہد کے اجتہاد سے معلوم ہو سکتا ہے۔ چونکہ تمام جزئیات اس طرح منصوص نہیں کہ ہر کس و ناکس بلا تکلف انکا صحیح حکم سمجھ سکے اور ان میں اجتہاد کو دخل نہ ہو بلکہ بہت سے مسائل اجتہادیہ ہیں کہ جن میں اجتہاد کی سخت ضرورت ہے۔ لہٰذا امت کے بعض

اوس میں ہے۔ جو ذیل دو امور پائے جاتے ہیں۔

(اول) اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے خاتم ہونے میں ایسا ہی [illegible] کا یقین ہے تو آئے اور [illegible] مباہلہ کرے۔

(دوم) [illegible] کو خلیفہ بنانا چاہتے ہیں کسی مذہب یا فرقہ کے تمام علماء ہوں۔ اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے۔ میں دعوے سے لکھتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی۔ (رحمت ۲۳)

امر اول کے متعلق عرض ہے کہ شوقی آفندی صاحب اپنے مذہب بہائیہ کو سچا یقین کرتے ہیں لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اسلام کے بھی منکر نہیں۔ بلکہ وہ خود بھی اسلام کی تصدیق کرتے ہیں تو اس کا مقابلہ کیوں کریں گے۔ البتہ آپ کے خلیفہ صاحب انہیں مذہب مرزائیہ کے مقابلہ پر بلائیں تو معقول بات ہو۔ براہ عنایت اس پر نظر ثانی فرما کر صحیح صحیح مطلب و مفصل بیان فرماویں۔

امر دوم کی بابت یہ عرض ہے کہ جب خلیفہ قادیانی نے دعا کا تعین نہیں فرمایا کہ وہ کس قسم کی ہوگی اور قبولیت کیسے تسلیم کی جاوے گی تو یہ امر محض شبہ سا بن کر رہ جائیگا۔ خاصکر اس صورت میں کہ آپ لوگ صاف اور سیدھی دعا کے قبول ہونے اور صحیح نتیجہ برآمد ہونے پر بھی ادھر ادھر کی باتوں سے ٹال دینے کی کوشش فرمایا کرتے ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب نے آخری فیصلہ بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی دعا فرمائی اور وہ قبول بھی ہو گئی۔ اس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ برآمد ہوا جس میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہا۔ چنانچہ مذہبی دنیا قریب قریب سب اس سے آگاہ ہو چکی ہے۔ تاہم آپ لوگ آج تک انکار پر تلے ہوئے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً مختلف حیلے اور بہانے بناتے رہتے ہیں اس لئے اب مرزائی بھی صاف کہیئے کہ کیسی دعا ہوگی اور قبولیت کا کیا نشان ہوگا۔

واضح رہے کہ شوقی آفندی صاحب نے [illegible] ملاطین جیسے دور دراز سفر کے بعد قادیان آئینگے تا اگر ان امور کی تشریح نہ کی گئی تو ظاہر ہے کہ انہیں خواہ مخواہ کی تکلیف ہوگی اور بے وجہ مخالف کو بھی مشقت میں ڈالنا نے انصافی کی بات ہے۔[1]

ایک بات اور بھی واضح کر دیں تو اچھا ہے کہ خلیفہ صاحب شوقی آفندی سے کس زبان میں مقابلہ کریں گے۔ عربی فارسی اور انگریزی میں سے کس زبان کے آپ کے خلیفہ صاحب عالم نہیں ہیں۔ اور شوقی آفندی صاحب ان زبانوں کے علاوہ فرانسیسی اور ترکی وغیرہ کے بھی ماہر ہیں (رسالہ ندا متانی حصہ تجلیات بہائی صفحہ ۳۵) اگر خلیفہ صاحب اردو میں مقابلہ کرنا چاہیں گے (جیسا کہ مقابلہ تفسیر نویسی کے وقت خلیفہ صاحب نے عذر کیا تھا کہ میں عربی نہیں جانتا تو حضرت مولانا مدیر اہلحدیث مدظلہ نے ازراہ شفقت بزرگانہ اردو میں تفسیر نویسی کی اجازت مرحمت فرمادی تھی۔ مگر افسوس کہ خلیفہ صاحب مقابلہ پر بھی نہ آئے) تو شوقی آفندی صاحب شاید اردو نہ جانتے ہوں پھر مقابلہ کیسے ہوگا۔ وہی بات ہوگی کہ ؎

زبانِ شوخِ من ترکی و من ترکی نمی دانم

اور مقابلہ بے معنی سا ہو کر رہ جائیگا۔ امید ہے خلیفہ صاحب سے مشورہ کر کے اس چیلنج کو خود واضح فرما دیجئے تاکہ غیر جانبدار لوگ بھی دلچسپی لے سکیں۔

اہلحدیث حکیم افلاطون کے شاگردوں میں ایک گروہ اشراقیہ بھی تھا۔ جو کتابی تعلیم حاصل نہیں کرتا تھا۔ بلکہ بغیر الفاظ کے محض مراقبہ کے ذریعہ سے علم حاصل کر لیتا تھا۔ خلیفہ قادیانی اور شوقی آفندی دونوں صاحب چونکہ روحانی پیشوا ہیں۔ اس لئے اُن کا مقابلہ اشراقیہ کی طرح ہوگا۔ جہاں کا نظارہ یہ ہے کہ ع

لب بند و چشم بند و گوش بند

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا ابو تمیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۶)

سلسلہ مضمون ہذا اہلحدیث ۲ فروری سن رواں سے جاری ہے۔ سابقہ اقساط میں کئی اہم امور بیان ہو چکے ہیں۔ آج کی قسط میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ مبارک ربیت اللہ شریف کا ذکر ہے ناظرین دلی ذوق سے ملاحظہ فرمائیں (مدیر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ حضرت سلیمان علیہ السلام کی کتاب "غزل الغزلات" میں یوں مرقوم ہے۔

"میرا محبوب سرخ و سفید ہے۔ دس ہزار قدسیوں کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔ اُس کا سر ایسا ہے جیسے چوکھا سونا اُس کی زلفیں پیچ در پیچ ہیں۔ اور کوے کی سی کالی ہیں۔ اس کی آنکھیں اُن کبوتروں کی مانند ہیں جو لب دریا دودھ میں نہا کے تمکنت سے بیٹھی ہیں۔ اُس کے رخسار سے پھولوں کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ اُس کے لب سوسن ہیں۔" (باب ۵)

آپ کا یہ حلیہ اور شان حضرت سلیمانؑ کو کشفی حالت میں دکھایا گیا تھا۔ شمائل ترمذی میں حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ سے اسی طرح مروی ہے۔ جسے سرولیم میور نے بھی لائف آف محمدؐ میں نقل کیا ہے۔ اور دس ہزار پاک نفوس کا جو ذکر ہے وہ فتح مکہ کے موقعہ کا واقعہ ہے۔ اُس روز آنحضرتؐ کے ساتھ دس ہزار پاک نفوس تھے۔ چنانچہ غزوہ فتح مکہ کے ذکر میں تاریخ ابن خلدون میں مرقوم ہے۔

وخرج صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فی

---

[1] آفندی صاحب کا بعد مسافت ملحوظ رکھ کر مقام مقابلہ کم سے کم بمبئی ہونا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ نے فرمایا تھا۔ مکاناً سوئی (اہلحدیث)

متحیۃ الانف جلد صفحہ)

ا- دیکھو تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۲ صفحہ ۹۱ - نیز سیرت ابن ہشام جلد ۲ - صفحہ ۲۳ - زاد المعاد کے حاشیہ پر اور الروض الانف کے حاشیہ پر صفحہ ۲۶ جلد ثانی)

۲- اسی طرح موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثنا میں ہے:-

"اور شعیرا اُس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے اُن پر طلوع ہوا۔ اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے دہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت اُن کے لئے تھی۔ ہاں وہ اُس قوم سے بڑی محبت رکھتا ہے" (باب ۳۳ درس ۲-۳)

اس میں تین چیزوں کی جائے نبوت کا ذکر ہے۔ کوہ سینا سے نبوت موسوی، اور کوہ شعیر سے نبوت عیسوی اور کوہ فاران سے مراد نبوت محمدی ہے۔ اور دس ہزار پاک نفوس کا اس میں بھی ذکر ہے۔ اور آتشی شریعت سے مراد وہ شریعت ہے جو احکام جہاد و سیاست پر بھی شامل ہو۔ اور وہ نبوت محمدی ہے نہ کہ عیسوی اور فاران کا پہاڑ بھی مکہ شریف میں ہے۔ جہاں حضرت اسماعیل اور ان کی اولاد آباد ہوئی۔ دیکھو کتاب پیدائش میں حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ذکر میں لکھا ہے:-

"تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا کہ اے ہاجرہ! تجھ کو کیا ہوا؟ مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سُنی (۱۸) اُٹھ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُس سے اپنے ہاتھ سے سنبھال۔ کہ میں اُس کو ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ (۱۹) پھر خدا نے اس کی آنکھیں کھولیں، اور اُس نے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جاکر اُس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا۔ (۲۰) اور خدا اُس لڑکے کے ساتھ تھا اور وہ بڑھا اور بیابان میں رہا اور تیر انداز ہو گیا۔ (۲۱) اور فاران کے بیابان میں رہا

اور اُس کی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اُس سے بیاہنے کو لی۔" (باب ۲۱ - درس ۱۷ سے ۲۱ تک)

اِس حوالہ میں بھی تین باتیں قابل شرح ہیں۔

آواز سنی۔ اسمٰعیل کے معنے ہی ہیں سُن یا اللہ۔ اِسمع کے معنے سُن اور ایل عبرانی و سریانی میں اللہ کا نام ہے۔ جیسے بیت ایل (اللہ کا گھر) اسرائیل (اللہ کا بندہ)۔ ایک کنواں۔ یہ آب زمزم کا کنواں ہے، جو اعجازی طور پر نمودار ہوا۔ جیسا کہ صحیح بخاری میں بالتفصیل مذکور ہے۔ نیز اس کا ذکر داؤد علیہ السلام کی زبور میں بھی ہے:-

(۴) مبارک وہ ہیں جو تیرے گھر میں بستے ہیں۔ وہ سدا تیری ستائش کریں گے۔ سلاہ (۵) مبارک وہ انسان جس میں قوت تجھ سے ہے

ان کے دل میں تیری راہیں ہیں (۶) وہ بکا کی وادی میں گذر کرتے ہوئے اُسے ایک کنوا بناتے پہلی برسات اُسے برکتوں سے ڈھانپ لیتی" (زبور ۸۴)

اس جگہ خدا کے گھر سے مراد بیت اللہ شریف ہے جو مکہ شریف میں ہے اور مکہ کو بکہ بھی کہتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید ہی میں چوتھے پارے میں ہے لَلَّذِي بِبَكَّةَ ۔ اور بکہ کو عیسائیوں نے تحریف کر کے بکا بنا دیا اور اُس کے معنے آنسو کے کر دئیے۔ العیاذ باللہ! اور یہ نہ سوچا کہ آنسوؤں کو کنوئیں سے کیا تعلق ہے۔ دیکھو صحیح لفظ بکہ رکھنے سے تینوں باتیں صاف صاف پوری اُتر آتی ہیں۔ بیت اللہ بھی اور آب زمزم بھی اور مکہ شریف بھی۔

(باقی باقی)

بریلوی مشن

محفل مولود اور امام ابن تیمیہ

(از مولوی عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو کون نہیں جانتا کہ ساتویں صدی اسلامی کے روشن ستارے ہیں۔ آپ کا تبحر علمی مسلم ہے۔ اخبار الفقیہ میں استناداً آپ کے اقوال شائع ہوتے رہتے ہیں۔ ہم بھی چاہتے ہیں کہ آپ کے نصائح بریلوی کیمپ تک پہنچائیں۔ صرف اس لئے کہ شاید کسی قلب سلیم پر اس بزرگ کی بزرگی و رفعت علمی کی وجہ سے کچھ اثر پیدا ہو جائے اور آپ کی نصائح باعث ہدایت ہوں۔

آپ سے سوال ہوا کہ

جو لوگ میلاد النبی کا ختم کرتے ہیں یہ مستحب ہے یا نہیں

اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:-

عیدین وغیرہ ایام تشریق میں کھانے کے لئے دعوتیں کرنا مسنون امر ہے اسی طرح رمضان میں بھی "و اما اتخاذ موسم غیر المواسم الشرعیۃ کبعض لیالی شہر ربیع الاول التی یقال انہا لیلۃ المولد او بعض لیالی رجب او ثامن عشر ذی الحجۃ او اول جمعۃ من رجب او ثامن شوال الذی یسمیہ الجہال عید الابرار فانہا من البدع التی لم یستحبہا السلف و لم یفعلوہا واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم۔" (فتاویٰ ابن تیمیہ ۱۲ صفحہ ۳۱۲)

لیکن شرعی تیوہار کے علاوہ خود مقرر کرنا جیسے ربیع الاول کے مہینے میں میلاد کی رات مقرر کی جاتی ہے یا رجب کی کوئی رات (جیسے ۲۷ رجب) یا اٹھارویں ذی الحجہ کی یا رجب کا پہلا جمعہ یا شوال کی آٹھویں جسے جاہل عید کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یہ تمام رسوم بدعیہ ہیں۔ علماء سلف نے کبھی ان کو اچھا نہیں سمجھا اور نہ ہی ایسی رسوم کی ہیں۔

شیخ الاسلام کی یہ تحریر صاف وضاحت کر رہی

ایک کو رب سوائے اللہ کے۔

یہود و نصاریٰ دعویٰ تو توحید کا کرتے ہیں مگر جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ یہی عقیدہ توحید خداوندی کے خلاف ہے۔ قرآن حکیم مسیح ابن اللہ۔ تثلیث یعنی تین خدا ہونے کو رد کرتا ہے اور ان عقائد کے ماننے والوں کو کافر اور مشرک کہتا ہے۔ بلکہ یہاں تک کہ کر ایسے عقائد والے نار دوزخ کے حقدار ہیں۔ قرآن کہتا ہے ؎ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٭ اللہ پاک ہے ان کے شریک بنا لے سے۔

اور سنئے! وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ۔ (پ ۱۷۔ ع ۲)

(ترجمہ) کہتے ہیں رحمٰن نے کر لیا کوئی بیٹا۔ وہ اس لائق نہیں لیکن وہ بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اللہ تعالیٰ نے (سورہ الانبیاء پ ۱۷)

یہودی حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں مگر خدا نے فرمایا سورہ اخلاص میں کہ نہ اس نے کسی کو جنا اور نہ وہ کسی سے جنا گیا۔ عیسیٰ کی مثال ایسی ہے جیسے حضرت آدم کو بغیر ماں باپ کے پیدا کیا۔ پس قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کہیگا :-

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (سورہ مائدہ پ ۷)

(ترجمہ) اور جب پوچھیگا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے تو نے کہا لوگوں کو کہ ٹھیراؤ مجھ کو اور میری ماں کو دو معبود سوائے اللہ کے تو حضرت عیسیٰ جواب دیں گے اے اللہ تو پاک ہے مجھ کو نہیں بن آتا کہ کہوں جو مجھ کو نہیں پہنچتا، اگر میں نے یہ کہا ہوگا تو تجھ کو معلوم ہوگا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے جی میں ہے بیشک تو ہی ہے جاننا چھپی باتیں۔

پس اُس وقت یہ عیسائی جھوٹے ہو جائینگے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام نے تو فرمایا نہیں ہے کہ تم مجھ کو اور میری ماں کو معبود مانو۔ بس یہ ایک بہت بڑا دھوکا کھایا ہے

کاش کہ اب بھی عیسائی صاحبان قرآن پر ایمان لائیں اور آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں تو ان کے لئے خدا کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ اب ایک حدیث رسولؐ بھی سُن لیجئے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مشکوٰۃ کتاب الایمان میں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا کی قسم جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے کہ جس یہودی یا نصرانی نے میری پیغمبری کی آواز سُن لی ہے پھر وہ مر گیا اور میری رسالت اور میری لائی ہوئی شریعت پر ایمان نہ لایا تو وہ ضرور ضرور دوزخیوں میں ہوگا۔ فقط

زھد

(از قلم حافظ عبداللہ صاحب کرنولی۔ مقیم مدراس)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ زہد اس چیز کا چھوڑنا ہے جو آخرت میں نفع دینے والی نہ ہو۔ اور امام غزالیؒ نے کہا ہے کہ دنیا سے انقطاع اس وجہ سے ہو کہ آدمی اس کا انقلاب و بے ثباتی سمجھ کر اس سے کنارہ کش ہو جائے تو زہد ہے۔

حقیقت میں دنیا و اس کی چیزیں فانی ہیں۔ رب العزت نے دنیا کی مثال اپنے کلام پاک میں پانی سے دی ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے :-

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَاۤ ۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَيْلًا اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۔ (پ ۱۱۔ ع ۸)

سوائے اس کے نہیں کہ دنیاوی زندگانی کی مثال اس پانی کے مانند ہے جسے ہم نے آسمان سے برسایا پھر اس کے ساتھ زمین کی وہ پیداوار جسے آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں مل گئی۔ یہاں تک کہ جب زمین نے (سبزی اگا کر) اپنی آرائش کر لی اور خوب آراستہ ہو گئی اور وہاں کے رہنے والے یہ سمجھے کہ بے شک وہ اس (سے نفع حاصل کرنے) پر قادر رکھتے ہیں (اچانک) ہمارا حکم رات دن کو یا رات کو آ گیا اور ہم نے اسے کٹی ہوئی کھیتی (کے مانند) بنا دیا (اور ایسا کر دیا گویا کہ وہ کل (یہاں) تھی ہی نہیں۔ اسی طرح ہم ان لوگوں کے لئے جو غور کرتے ہیں (اپنی قدرت کی) نشانیاں کھول کھول کر بیان کرتے ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں مالک حقیقی نے دنیا کو ناپائدار بتلایا ہے۔ جس طرح پانی زمین پر برستا ہے اور اس سے زمین سے کھیتی وغیرہ پیدا ہوتی ہے اور کسان بہت خوش ہو جاتا ہے کہ یہ کھیتی اب تیار ہو جائے گی ہم اس کو کھائیں گے، ناگہاں آسمان سے کوئی بلا آجاتی ہے اور وہ کھیتی نیست و نابود ہو کر رہ جاتی ہے اور کسانوں کی امیدیں حسرت سے بدل جاتی ہیں۔ اسی طرح انسان کا حال ہے کہ نطفہ پانی کے مانند ہے اور رحم زمین کے جیسا۔ نطفہ جب رحم میں قرار پاتا ہے تو آدمی پیدا ہوتا ہے۔ چھوٹے سے بڑا ہوتا ہے۔ امنگیں اور خواہشیں اپنے دل میں کرتا ہے کہ ناگہاں موت کے نقارے کی آواز سنائی دیتی ہے سب امنگیں و خواہشیں اپنے ساتھ لے چلتا ہے۔

بعضوں نے یوں کہا ہے کہ روح پانی کی طرح آسمان سے اترتی ہے۔ بدن اس سے مل کر خوب بڑھتا ہے۔ جب جوانی پر آتا ہے علم و ہنر سیکھتا ہے امید ہوتی ہے کہ چند روز جی کر مزے اڑائیں گے۔ یکایک تکلیف کا بچھونا بستر پر پڑتا ہے اور ساری امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں۔

دنیا کے مال و اسباب کا بھی یہی حال ہے کہ کوئی پائی پائی جوڑتا ہے اس خیال سے کہ ایک دن مالدار ہو کر عیش سے زندگی بسر کریگے اور سیم تا ہے کریں

مال و اسباب بے حیثیت کمینگا جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ؎

یحسب ان مالہ اخلدہ ؕ

جب مال اس لائق ہو جاتا ہے تو کبھی چھوڑنے والا مال الگ ہو جاتا ہے اور کبھی چھوڑنے والا چل دیتا ہے کسی نے کیا اچھا کہا ہے ؎

دل اندر جہاں آفریں بند و بس

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ دنیا کو پانی سے تشبیہ دینے کی دس وجہ ہو سکتی ہیں۔

ایک یہ کہ سیلان اور عدم استقرار پانی میں طبعی امر ہے۔ اسی طرح دنیا میں بھی سیلان و عدم استقرار ہے کہ ایک آدمی کے پاس قرار نہیں پکڑتی دوسرے یہ کہ پانی تھوڑا کافی ہوتا ہے اور اگر بہت ہو جائے تو ہلاک کرتا ہے۔ ایسا ہی دنیا بھی تھوڑی کافی ہے اور اگر زیادہ ہو جائے تو ہلاک ہو جاتی ہے۔ تیسرے یہ کہ جب پانی کچھ دیر بند رہے تو فاسد و متغیر ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دنیا کا مال بخیل کے حق میں بلا و مصیبت ہو جاتا ہے کہ اس کی آخرت خراب ہو جاتی ہے۔ چوتھے یہ کہ جب پانی درخت وغیرہ کو دیا جاتا ہے تو اس کا جوہر مثل پھل پھول اور میوہ کے ظاہر ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا جس شخص کے پاس آتی ہے اس کے جوہر مثل سخاوت و بخل دکھلا دیتی ہے۔ پانچویں یہ کہ پانی زمین کے عیب پر پردہ ڈال دیتا ہے۔ اسی طرح مال عام کی نظر میں آدمی کے عیب چھپا دیتا ہے۔ چھٹے یہ کہ پانی کسی کے مکر و فریب سے نہیں برستا اسی طرح مال بغیر قضاء و قدر کے موافق ہونے کے کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ ساتویں یہ کہ جیسا انسان بارش کے دفع کرنے پر قدرت نہیں رکھتا ویسا ہی اس کی قسمت میں جو لکھا ہے اس کے رد کرنے پر قدرت نہیں رکھتا آٹھویں یہ کہ جب پانی زیادہ ہو جاتا ہے تو زراعت کو خراب کر دیتا ہے اسی طرح مال جب بہت ہو جاتا ہے تو آدمی کے دل کو خراب کر دیتا ہے (الا ماشاء اللہ) نویں یہ کہ پانی جیسا نجاست کو دور کرتا ہے ویسا ہی مال بھی جب اللہ کے راستے میں صدقہ کیا جائے تو گناہوں کی نجاست دور کرتا ہے۔ دسویں یہ کہ جب پانی بہت جمع ہو جاتا ہے تو جاری ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مال جب کثرت سے جمع ہو جاتا ہے تو آخر کو نشان ہو جاتا ہے اور دوسروں کے پاس چلا جاتا ہے۔

رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

یؤتی بانعم اہل الدنیا من اہل النار یوم القیامۃ فیصبغ فی النار صبغۃ ثم یقال یا ابن آدم ہل رایت خیرا قط ہل مر بک نعیم قط فیقول لا واللہ یا رب ویؤتی باشد الناس بؤسا فی الدنیا من اہل الجنۃ فیصبغ صبغۃ فی الجنۃ فیقال لہ یا ابن آدم ہل رایت بؤسا قط ہل مر بک شدۃ قط فیقول لا واللہ یا رب ما مر بی بؤس قط ولا رایت شدۃ قط (رواہ مسلم)

(ترجمہ) مالدار شخص جو دنیا میں ہمیشہ ناز و نعم میں رہا تھا اس کو جہنم میں ڈال کر ایک غوطہ دیا جائیگا اور پوچھا جائیگا اے آدم کے بیٹے! تو نے کبھی بھلائی و راحت دیکھی ہے جواب دیگا اے میرے رب میں نے تو کبھی راحت دیکھی ہی نہیں۔ اسی طرح دنیا میں جس کو آرام و چین نصیب نہ ہوا تھا اسے لایا جائیگا اور جنت کی نعمتوں کی لذت میں غوطہ دیکر پوچھا جائیگا کہ اے آدم کے بیٹے دنیا میں تو نے کبھی تکلیف و مصیبت دیکھی ہے۔ کہیگا اے میرے رب ساری عمر آرام ہی میں رہا رنج و غم کا نام نہ سنا اور نہ کبھی تکلیف و مصیبت دیکھی۔

دوزخ کی شدت کے روبرو دنیا کے آرام بالکل بھول جائیں گے اگرچہ دنیا میں اس نے سلطنت کی ہو اور بہشت کے چین و آرام کے روبرو دنیا کی تکلیف ہرگز یاد نہ آئیگی اگرچہ تمام عمر بیماری و فاقہ کشی میں گزری ہو۔

پیغمبر خدا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے

الا ان الجنۃ لا فیتنی الا الحیاۃ حیاۃ الاخرۃ

یعنی زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ کیونکہ اس میں کسی طرح کی تکلیف نہیں ہے اور نہ وہ زندگی ختم ہونے والی ہے بلکہ اس کو ہمیشگی ہے۔

فرمایا۔ اصدق کلمۃ قالہا شاعر کلمۃ لبید الا کل شیء ما خلا اللہ باطل (متفق علیہ)

زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا لبید کا کلمہ ہے یعنی خبردار ہر چیز اللہ کے سوا باطل ہے۔

لبید مشہور شاعر تھے وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے جب سے حضور کی صحبت پائی اس وقت سے شعر کہنا چھوڑ دیا۔ اور کہتے تھے کہ اللہ تعالے نے شعر سے بہتر مجھ کو قرآن عطا کیا ہے اور اس مصرعہ کا دوسرا مصرعہ یہ ہے۔ ع

وکل نعیم لا محالۃ زائل

(یعنی ہر ایک نعمت ضرور زائل ہونے والی ہے)

نوٹ اس ہفتے فتوے نہیں لکھے گئے (مفتی)

جلسہ تقریب تعمیر جدید مدرسہ دار التعلیم

مدرسہ دار التعلیم مبارکپور ضلع اعظم گڑھ (جسے ایک مدت تک حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب محدث مبارکپوری کی سرپرستی کا فخر حاصل رہا ہے) کی تعمیر جدید کی تاسیس کے سلسلہ میں ایک عظیم الشان جلسہ ۲۱ و ۲۲ صفر ۱۳۶۰ھ کو منعقد ہوا جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو القاسم صاحب سیف بنارسی و دیگر علماء نے اپنے اپنے مواعظ حسنہ سے سامعین کو مستفید فرمایا۔ خصوصاً حضرت مولانا ابو القاسم صاحب موصوف نے اپنی علالت کے باوجود اتباع سنت کے عنوان پر ہزاروں کے مجمع میں بہت ہی موثر اور مدلل تقریر فرمائی۔ ۲۲ صفر کو بعد نماز جمعہ مولانا بنارسی ممدوح کی مختصر تقریر کے بعد علماء کرام کے مبارک ہاتھوں سے رسم تاسیس ادا ہوئی

مدرسہ ہذا کی سابق عمارت خام سفال پوش ہونے کے علاوہ زلزلے کے جھٹکوں اور باد و بارش کے جھونکوں سے مخدوش اور پر خطر ہو گئی تھی۔ ضرورت مقتضی تھی کہ ایک مستحکم عمارت بن جائے۔ الحمد للہ کہ مشاورہ و

متفرقات

بہی خواہان اہلحدیث اس کی توسیع اشاعت کے لئے اپنی کوشش جاری رکھیں۔ آج کل کاغذ کی گرانی کے باعث اخبار کی لاگت پہلے سے زیادہ آتی ہے۔ اس کی تلافی کی یہی صورت ہے کہ اخبار کی اشاعت کو ترقی دی جائے۔ اس لئے ہر معاون اہلحدیث کو کم از کم ایک ایک نیا خریدار ضرور بنانا چاہئے۔

تبلیغی جنتری چھپ گئی ہے مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی مرتبہ تبلیغی جنتری ۱۹۴۱ء دو ماہ کے اندر اندر ختم ہو گئی تھی۔ مگر شائقین کے اصرار پر دوبارہ مکرر طبع کرایا گیا ہے۔ باوجود کاغذ کی قیمت پہلے سے بڑھ جانے کے قیمت پہلی ہی رکھی گئی ہے۔ یعنی فی نسخہ ۱ر کے دس۔ عہ کے بیس۔ محصول ڈاک علیحدہ ہوگا ایک آنہ کے محصول میں پانچ نسخے جا سکتے ہیں۔

(منیجر اہلحدیث امرتسر)

غریب فنڈ میں از فتوی فنڈ ۱۲ر۔ از جناب عبدالحکیم صاحب بریلی صہ۔ از مولوی کریم بخش صاحب چک ۱۱۵ عہ۔ سابقہ ۱۴ر میزان معہ از سائل ۲۱۵ عزیز الرحمن کسیا ڈنگا ہے، ۱۲۳ عبدالکریم پھٹہ عا ۶۸ عبدالرزاق ہے، ۱۵۸ محمد شفیع ڈیرہ بابا نانک ۶۔ جملہ ۲۵۵ مذکورہ سائلین کے نام اخبار جاری کر دیا گیا

۱۸ سائلین ابھی باقی ہیں جب تک ان کے نام اخبار جاری نہ ہو جائیگا نئے داخلے قطعاً وصول نہیں کئے جائیں گے۔ سائلین میں سے جو صاحب داخلہ بھیجیں گے وہ واپس کر دیا جائیگا۔

اصحاب خیر توجہ فرمائیں مذکورہ سائلین کے نام ابھی غریب فنڈ سے اخبار جاری ہونا ہے۔ آپ حضرات دست کرم کو جنبش دیکر ان غرباء کی دلی دعائیں لیں۔

مولانا محمد صاحب دہلوی مرحوم کی وفات پر مولوی ابوالحسن صاحب بسمل، جناب شاکر صاحب گیاوی اور نسیم صاحب آہی نے تعزیتی نظمیں ارسال کی ہیں جو بشرط گنجائش آئندہ کبھی شائع کی جائیں گی۔

مسئلہ امارت اس نام کا ایک جدید رسالہ شائع ہوا ہے۔ جس میں اس مسئلہ پر کافی بحث کی گئی ہے۔ یہ مسئلہ مسلمانوں کا مذہبی مسئلہ ہے۔ جس میں قرآن حدیث میں صریح احکام آئے ہیں۔ یہی ایک مسئلہ ہے جو امت مسلمہ کو متحد اور یکجا کر سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اسی حکم پر عمل کے متعلق مسلمانوں میں بھاری غفلت پائی جاتی ہے۔ فاضل مصنف نے مسئلہ امارت کی ضرورت تفصیل سے بتائی ہے۔ اگر ممالک مختلفہ میں تعددِ امراء پر بھی اثباتاً یا نفیاً نظر ڈالی جاتی تو یہ رسالہ اپنے موضوع پر جامع ترین ہو جاتا۔

یہ سوال کہ امیر کے لئے مادی طاقت شرط ہے یا نہیں؟ اس پر مصنف نے کافی بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ امیر کے لئے مادی طاقت شرط نہیں ہے۔ ہمارے خیال میں اس میں تفصیل ہے۔ یعنی جس غرض کے لئے امیر بنایا جائے اسی غرض میں اس کی امارت محدود رہیگی۔ رسالہ ہذا بہت مفید ہے۔ مسلمانوں کو اس کا پڑھنا بلکہ اس پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ان کا تشتت اور تفرق دور ہو جائے۔ مشکل یہ ہے کہ بعض حلقوں میں مسئلہ امارت کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ بعض حلقوں میں اہل نااہل میں تمیز نہیں کی جاتی اور بعض لوگ اس کو پیری وراثت سمجھتے ہیں غرض مسلمانوں کی غفلت شعاری سے مسئلہ امامت جو بہت ضروری مسئلہ تھا اس مصرع کا مصداق بن گیا ہے ؎ شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

خدا مولوی عبدالصمد صاحب مصنف کتاب کو جزائے آخر دے۔ بلحاظ لاگت لکھائی چھپائی اور کاغذ وغیرہ اچھا ہے۔ قیمت ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک۔ ملنے کا پتہ:۔

دفتر امارت شرعیہ پھلواری ضلع پٹنہ صوبہ بہار۔

دعائے صحت حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم و مغفور تاجر مدن پورہ بنارس کے داماد اور ان کی بہو علیل ہیں اور لکھنؤ میں بغرض علاج مقیم ہیں ناظرین دونوں مریضوں کے لئے دعائے صحت فرمائیں اللہ تعالیٰ دونوں کو جلد صحت یاب کر کے بخیریت تمام بنارس لادے۔ آمین! (قاضی احمد سعید بنارسی مقیم چوک لکھنؤ)

(۲) مولانا یوسف صاحب قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ضعف کبد مع اسہال شدید میں مبتلا ہیں۔ آپ ایک جوان عالم باعمل موحد اہل حدیث ہیں۔ آپ ضلع مالدہ میں تبلیغ توحید و سنت کے لئے تشریف لے گئے تھے وہاں کی آب و ہوا مولانا موصوف کے خلاف طبع ہونے سے سخت بیمار ہو گئے۔ پھر چھوٹی خشکیری پہنچا دئے گئے وہاں چند روز ڈاکٹروں کے زیر علاج رہے۔ لیکن فائدہ نہ ہونے سے اب مولانا موصوف اپنے آبائی وطن قصبہ چکدین ضلع مونگیر میں واپس آگئے۔ یہاں آپکا علاج یونانی طریق سے ہو رہا ہے۔ لہٰذا آپ لوگ مولانا موصوف کے لئے بخلوص نیت دعائے صحت فرمائیں۔ (ناشر محمد سلیمان اشاعت التوحید والسنہ چکدین مونگیر)

(۳) میرے بھائی محمد عثمان کی صحت کچھ عرصہ سے خراب ہے۔ ڈاکٹر تشویشناک بتاتے ہیں۔ ناظرین دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اس کو صحت دے۔ (کاتب اہلحدیث)

انجمن اہل حدیث پرتاب گڈھ کا نواں سالانہ جلسہ الحمد للہ حسب دستور سابق انجمن اہلحدیث پرتاب گڈھ کا نواں سالانہ جلسہ بتاریخ ۱۹-۲۰-۲۱ اپریل ۱۹۴۱ء کو پرتاب گڈھ سٹی میں منعقد ہوگا۔ شائقین شریک جلسہ ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔ المعلن۔ محمد اسماعیل خان پرویائی سیکرٹری انجمن اہل حدیث پرتاب گڈھ)

جلسہ تعزیت مولانا محمد صاحب جونا گڈھی کی وفات پر مبارک پور، حیدر آباد اور پونہ کے اہل حدیثوں نے اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ اور تقریر میں مولانا ممدوح کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کیا گیا۔ (حکیم عبدالسلام عفی عنہ از مبارک پور ضلع اعظم گڈھ)

بزم توحید قائم کرنے کے لئے اغراض و مقاصد سے آگاہ ہونے کے لئے تبلیغی اشتہار دفتر ہذا سے مفت حاصل کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ملکی مطلع

بدلتی ہوئی دنیا

آج جس تیزی سے دنیا کے حالات بدل رہے ہیں۔ پہلے کبھی ایسا نہ ہوا تھا۔ جو انقلاب پہلے برسوں میں ہونا مشکل تھا آج دنوں میں ہو رہا ہے۔ غرض دنیا میں ایک بڑا انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ یہ انقلاب اہل دنیا کے حق میں مفید ہوگا یا مضر؟ سردست اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

متحارب فریقین (برطانیہ اور جرمنی) میں سے ہر ایک دنیا میں ایک نیا نظام حکومت قائم کرنے کا مدعی ہے۔ برطانیہ اور امریکہ کا کہنا ہے کہ ہم اس جنگ کے بعد دنیا میں ایک ایسا عادلانہ نظام حکومت قائم کریں گے جس میں ہر ایک ملک بلکہ ہر ایک قوم کو آزادی اور مساوات کی زندگی بسر کرنے کا حق حاصل ہوگا۔ اور محوری طاقتوں (جرمنی، اٹلی اور جاپان) نے بھی یہی دعویٰ کیا ہے کہ جرمنی اور اٹلی یورپ میں نیا نظام قائم کریں گے اور جاپان کی قیادت میں ایشیا میں نیا نظام معرض وجود میں آئے گا۔ ان دو آوازوں کے علاوہ تیسری آواز قدرت کاملہ کی بھی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ (پ ۲۰۔ ع ۴)

اس ہفتے جو نئے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان میں سے چند اہم واقعات درج ذیل ہیں۔

اول برطانوی فوج بنغازی سے پیچھے ہٹ گئی ہے اور پسپائی کے وقت انہوں نے سامان جنگ کے ذخیروں کو تباہ کر دیا تاکہ دشمن کے ہاتھ نہ لگ جائیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ بنغازی بحیرہ روم کے ساحل پر شمالی افریقہ (لیبیا) میں ایک اہم اطالوی بندرگاہ ہے۔ اٹلی سے لیبیا میں کمک پہنچنے کے لئے یہ بندرگاہ بہت مفید ہے۔ شمالی افریقہ میں جرمن فوج کی آمد تعجب خیز نہیں ہے۔ کیونکہ اٹلی کے جزیرہ سسلی کے ہوائی اڈے (جن پر آج کل جرمن فوج کا قبضہ ہے) شمالی افریقہ کے ساحل سے صرف ستر میل کے فاصلہ پر ہیں۔ برطانوی افسروں کا کہنا ہے کہ ہم نے دوسرے محاذوں کے حالات ملحوظ رکھ کر یہ پسپائی مصلحتاً اختیار کی ہے اور ہم بہت پہلے یہ ارادہ کر چکے تھے۔ اس محاذ کے متعلق تازہ اطلاع یہ ہے کہ دشمن فوج کی پیشقدمی روک دی گئی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ بنغازی وہی مقام ہے جس کی فتح پر سکولوں کالجوں میں خوشی کی تعطیل کی گئی۔ آج اسی کی بابت یہ خبر آئی ہے کہ یہ اہم بندرگاہ برطانیہ کے قبضہ سے نکل گئی ہے۔ یہ امر کوئی تعجب خیز یا حوصلہ شکن نہیں ہے۔ عرب کی جنگی اصطلاحات میں "الحرب سجال" ایک پرمعنی فقرہ ہے جو اس قسم کے واقعات پر صادق آتا ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جنگ کنوئیں کے ڈول کی طرح ہے جو کبھی کسی کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور کبھی کسی کے مطلب یہ ہے کہ ابتدائی دور میں فتوحات تبدیل ہوتی رہتی ہیں انجام جس کے حق میں بہتر ہو وہی کامیاب ہوتا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ عراق میں بغاوت ہو گئی ہے اور تمام سرکاری دفتروں پر باغیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق وہاں نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ معلوم نہیں یہ بغاوت کس کی وجہ سے ہوئی ہے۔ عراقی بغاوت کی اگر کچھ اصلیت ہے تو یہ خلافت عثمانیہ کی بغاوت کے مشابہ ہوگی۔ ایسا ہوا ہی کرتا ہے۔ اس کو اسلامی تاریخ کی اصطلاح میں انقلاب کہا جاتا ہے۔ اس کا اثر صرف اتنا ہوتا ہے کہ چند وزراء معطل کئے جاتے ہیں اور ان کی جگہ چند نئے وزیر مقرر ہو جاتے ہیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔

تیسرا واقعہ ایسے ہی شام کے متعلق جو فرانس کے ماتحت ہے۔ تشویش انگیز خبریں آ رہی تھیں کہ لوگ حکومت کے خلاف مظاہرے کر رہے ہیں۔ اب خبر آئی ہے کہ وہاں بھی نظم ونسق میں تبدیلی ہو کر نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ شام کی حکومت میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کی مثال ہندوستان میں اصلاحات جدیدہ کی سی ہے کہ حکومت میں چند تبدیلیاں ہو گئی ہیں۔ ورنہ اصل حکومت انگریزوں کی ہے۔ اسی طرح شام کی حکومت میں اگر کچھ تبدیلیاں ہوئی ہیں تو یہ قابل توجہ نہیں کیونکہ فرانس کی اصل حکومت قائم ہے۔

محاذ مشرقی افریقہ مشرقی افریقہ میں برطانوی صومالی لینڈ اور اطالوی صومالی لینڈ پر تو برطانیہ کا قبضہ مکمل ہو چکا ہے۔ اریٹریا اور حبشہ میں بھی کچھ علاقہ باقی ہے۔ اریٹریا میں قرین کا اہم مورچہ فتح کرنے کے بعد برطانوی فوج نے اس ملک کا صدر مقام اسمرہ بھی لے لیا ہے۔ حالانکہ قرین اور اسمرہ کا درمیانی علاقہ پہاڑی ہے۔ جہاں فوجی نقل و حرکت بہت مشکل ہے خود اسمرہ سطح سمندر سے آٹھ ہزار فٹ بلند ہے۔ اب برطانوی فوج کی منزل مقصود مصوع (مساوا) ہے جو بحیرہ قلزم کے ساحل پر اٹلی کی اہم بندرگاہ ہے اور جو اسمرہ سے پچھتر میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہ شہر اگر فتح ہو گیا تو اریٹریا کا پورا علاقہ برطانوی تسلط میں آ جائیگا جو نہر سویز کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے اس کی حفاظت کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

حبشہ میں برطانیہ اور شاہ حبشہ کی فوجیں مل کر اطالوی فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں اور سوائے ادیس ابابا کے جو حبشہ کا پایہ تخت ہے قریباً تمام اہم مقامات پر قابض ہو چکی ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ادیس ابابا کے اردگرد ایک خندق ہے جس میں دریا بہتا ہے اسی لئے اس کی تسخیر میں اتنی دیر ہو گئی۔ امید کی جاتی ہے کہ برطانیہ کی فوج ہوائی دستوں کی امداد سے اس مشکل پر قابو پائیگی خصوصاً اس حالت میں کہ تین چار اطراف سے اس شہر کو محاصرہ میں لینے کی کوشش جاری ہے۔ برطانیہ کے ذمہ دار افسروں نے اعلان کر دیا ہے کہ ہم ملک حبشہ (ابی سینیا) کو فتح کر کے اس کے اصلی حقدار سابق شاہ حبشہ کے حوالہ کر دینگے

تھا فی الحال یہ پچھلے ہفتے خبر دی گئی تھی کہ یوگوسلاویہ کی سابقہ حکومت جس نے جرمنی کے ساتھ معاہدہ کیا تھا برطرف کر دی گئی ہے اور اس کی جگہ ایک نئی حکومت قائم ہو گئی ہے۔ اور اب بادشاہ پیٹر جو نابالغی کی وجہ سے ابھی تک تخت نشین نہیں ہوئے تھے چھ ماہ پہلے ہی بادشاہ بنا دیئے گئے ہیں اور انہوں نے نئی وزارت بھی مرتب کر لی ہے جو کہ جرمنی کے آگے تسلیم خم کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اس لئے حکومت جرمنی اس پر دباؤ ڈال رہی ہے۔ یہاں تک مضمون لکھنے کے بعد خبر ملی کہ جرمنی نے یونان اور یوگوسلاویہ دونوں ملکوں پر بیک وقت حملہ کر دیا۔ یہ حملہ ۶۔ اپریل کو صبح کے وقت کیا گیا۔ جس کی کسی قدر تفصیل اخبار پرتاپ میں درج ذیل ہے:۔

"لندن ۶۔ اپریل۔ جرمن فوجوں نے آج صبح یوگوسلاویہ اور یونان پر حملہ کر دیا۔ جرمنی نے یوگوسلاویہ اور یونان کو جو نوٹ دیا ہے آج اس کی نقل غیر ملکی اخبارات کے نمائندوں کے سامنے پڑھ کر سنائی گئی۔ اخباری نمائندوں کو ساڑھے ۶ بجے کے قریب ولہلم سٹرس بلایا گیا۔ جبکہ ربن ٹراپ نے انہیں جرمنی کے فیصلہ سے آگاہ کیا۔ اس کے بعد اس نے دفتر خارجہ کے پریس افسر کو کہا کہ وہ یہ نوٹ پڑھ کر سنائے۔ یہ نوٹ بہت طویل ہے اور اس میں آغاز جنگ سے لیکر اب تک کے تمام واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اور اس میں یہ ظاہر کیا گیا کہ جرمنی پر جنگ ٹھونسی گئی۔ جبکہ برطانیہ اور فرانس نے اس کے خلاف اعلان جنگ کیا۔ اس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ جرمنی جنگ کو صرف فریقین جنگ کے ممالک تک محدود رکھنا چاہتا ہے۔ اور وہ بلقان کو خاص طور پر جنگ کے میدان سے الگ رکھنا چاہتا ہے۔ نوٹ میں اس امر کی بھی وضاحت کی گئی کہ جب ۱۹۳۹ء میں جنگ چھڑی تو یونان نے عملی طور پر اپنی غیر جانبداری کو ترک کر دیا۔ پہلے پہل تو اس نے پوشیدہ طور پر اسے ترک کیا۔ لیکن بعد میں وہ علانیہ جرمنی کے دشمنوں اور خاصکر انگلینڈ کے ساتھ مل گیا۔ اس کے بعد کئی مثالیں بتائی گئی ہیں کہ کس طرح یونان جرمنی کے خلاف سازش کرتا رہا ہے۔ آج ہٹلر نے نازی فوجوں کے نام ایک پیغام دیتے ہوئے اعلان کیا ہے کہ یوگوسلاویہ کی سرزمین میں جرمنی کے خلاف سازشیں ہو رہی ہیں۔ اور ہم اس وقت تک جنگ جاری رکھینگے جب تک کہ یوگوسلاویہ کو سازشیوں اور شرارتیوں سے پاک و صاف نہ کر دیا جائیگا۔ اس میں ہٹلر نے برطانیہ پر جنگ پسندی کا الزام لگایا ہے۔

چنانچہ یوگوسلاویہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جرمن ہائی کمانڈ یہ کوشش کر رہا ہے کہ یوگوسلاویہ کو دو حصوں میں کاٹ دیا جائے۔ تاحال جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے ظاہر ہے کہ جرمن فوج کے ۴۵ ہزار سپاہی رومانیہ سے یوگوسلاویہ پر حملہ کر رہے ہیں اور بلگریڈ کی طرف جانے کی کوشش کر رہے ہیں ۴۵ ہزار مشینی دستے ہنگری سے یوگوسلاویہ پر حملہ آور ہو کر بلگریڈ کی طرف جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہنگری سے ۲۰ ہزار کے قریب پیدل فوج بھی اسی طرف جا رہی ہے۔ آسٹریا کی سرحد سے ۲۱۶۰۰۰ اور ۲۷۰۰۰۰ کے درمیان جرمن فوجیں حملہ آور ہیں اور شہر زیگریب کی طرف جانے کی کوشش میں ہیں۔ × × جرمن ہائی کمانڈ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ برطانیہ کی بری فوجیں یونان سے شمال کی جانب بڑھ رہی تھیں اور یوگوسلاویہ کی لام بند فوجوں سے مل چکی تھیں۔ یہ اطلاعات پاکر جرمن فوجوں نے جوابی حملہ شروع کر دیا اور کئی مقامات پر یونان اور سرویا کی سرحدیں پار کر گئیں۔ علاوہ بریں جرمن ایر فورس کے مضبوط دستوں نے بلگریڈ کے قلعہ پر حملہ کیا اور بارکوں نیز فوجی اڈوں کو تباہ کر دیا۔

اس کے ساتھ ہی اٹلی کے بمبار ہوائی جہازوں نے جنوبی یوگوسلاویہ کے فوجی اڈوں پر کامیابی سے حملے کئے۔

حکومت اٹلی نے سرکاری طور پر آج شام اعلان کیا ہے کہ حکومت نے یوگوسلاویہ پر حملہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے یہ بتانے کے بعد کہ اٹلی کو یوگوسلاویہ کے خلاف کیا کیا شکایات ہیں۔ اعلان میں درج ہے کہ ان حالات کے مدنظر اطالوی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ جرمنی کے ساتھ گہرا تعاون کرتے ہوئے اپنی بحری۔ بری اور ہوائی فوجوں کو میدان میں لائے × × × × ×

یونان اور یوگوسلاویہ پر جرمنی حملہ کی وجہ یہ بیان کی جا رہی ہے کہ دونوں ممالک برطانیہ سے جرمنی کے خلاف تعاون کر رہے تھے۔ جرمنی کے پاس ایسے دستاویز ہیں جن سے یہ بات ثابت کی جا سکتی ہے۔ جرمنوں نے یونان پر بھی یہ الزام لگایا ہے کہ اس کے علاقہ میں ساڑھے تین اور چار لاکھ کے درمیان برطانوی سپاہی خفیہ طور پر گھس چکے ہیں۔ اس کے علاوہ برطانوی بیڑے کے یونانی بیڑے سے دوستانہ تعلقات ہیں۔ غیر جانبدار ملکوں سے آنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ اس وقت بلغاریہ کی تیس لاکھ فوج بھی جرمنی سے تعاون کر رہی ہے۔ جرمنی کے گیارہ ڈویژن وادی وردار عبور کرنے کی کوشش میں ہیں۔ ہنگری بھی عنقریب ہی یوگوسلاویہ اور یونان کے خلاف اعلان کر دیگا۔ جرمن فوجیں یوگوسلاویہ اور یونان کی سرحدوں کو پار کر چکی ہیں۔

بلگریڈ سے آمدہ اطلاعات سے ظاہر ہے کہ بلگریڈ پر آج دو مرتبہ ہوائی حملہ کیا گیا۔ اور کئی مقامات پر زبردست آگ لگ گئی۔ جرمن فوجوں نے کئی مقامات پر یونانی اور سروین سرحدیں پار کر لی ہیں۔ یوگوسلاوین گورنمنٹ نے بلگریڈ کو کھلا شہر اعلان کر دیا تھا لیکن اس کے باوجود دو مرتبہ جرمن ہوائی جہازوں نے اس پر حملہ کیا۔ اس کی وجہ جرمن حلقوں میں یہ بتائی جا رہی ہے کہ بلگریڈ ایک طرح سے یوگوسلاویہ کی چھاؤنی بنا ہوا تھا۔ اس لئے لازمی تھا کہ اس کے ہوائی اڈوں اور بیرکوں کو تباہ کیا جائے۔ بلگریڈ کے ریلوے سٹیشن پر بھی شدید بمباری کی گئی۔ اطالوی ہوائی جہازوں نے بھی دکھنی یوگوسلاویہ پر بمباری کی۔

لندن ۶۔ اپریل۔ جرمن ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ یونان اور ترکی کے درمیان بحیرہ ایجین نیز مشرقی بحیرہ روم جنگ زدہ رقبے ہیں۔ غیر جانبدار جہازوں کو چاہئے کہ وہ ترکی کے ساحلوں کے ساتھ ساتھ ہی سفر کریں۔" (پرتاپ لاہور ۸۔ اپریل ۱۹۴۱ء)

کف کلر (کھانسی دور) عہ

جو ہر قسم کی کھانسی۔ خشک۔ تر۔ نئی۔ پرانی۔ ابتدائی دمہ۔ بخار۔ درد سر۔ نزلہ۔ زکام کیلئے نہایت مفید ہے۔ بیشمار مایوس مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔ خوراک ایک گولی صبح۔ ایک شام۔ قیمت صرف فی شیشی یکصد گولی عہ۔ ۵۰ گولی ۱۱ر علاوہ محصول ڈاک۔ تاجروں کے لئے شیشی کلاں فیدرجن عہ شیشی خوردنی درجن للعہ

حب ..... ومقوی

اسکی پہلی ہی خوراک خاطر خواہ فائدہ دیتی ہے۔ دیرینہ بگڑا ہؤا گھر سدھر کر آئندہ ہمیشہ کیلئے خوشیاں بیوی طرفین میں حقیقی الفت قائم ہو جاتی ہے۔ چند ہفتوں کا استعمال سرعت انزال ودیگر کمزوریوں کو دور کر کے قوت پیدا کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۲۵ گولی صرف عہ۔ تاجروں کے لئے چھ شیشیوں کی قیمت للعہ علاوہ محصول ڈاک۔

نوٹ: بمعاملہ صاحبان نصف قیمت پیشگی روانہ کریں۔

پتہ: منیجر دواخانہ رحمانیہ ریاست مالیرکوٹلہ پنجاب

تمام دنیا میں بے مثل عہ ۳/۱

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم ومحشی اُردو کا ہدیہ چار روپیہ اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ۔ پارچہ مطلا ۸ر

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم ومحشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ عہ روپے۔ فی جلد۔ عہ

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے۔

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کارخانہ انوار الاسلام اہلحدیث

دینیات کے رسالے عہ

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیث فاروقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے

باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کیجاتی ہے۔ ان سے فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کے لئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد ترتیب کی جائینگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق ودقائق ۴ر

عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا شبلی رحمۃ اللہ علیہ ۶ر

اسلامی تہذیب ۲ر مفید الاطفال ۱ر

نماز کی کتاب ۳ر روزہ کی کتاب ۲ر

تحفۂ اعتکاف ۱ر سیرۃ الرسول صلعم ۳

خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸ر

مغز نغز۔ مثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب عہ

شرح قصیدہ بانت سعاد از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴ر

آزادی اور انقلاب۔ انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب عہ

دائرہ مطبوعات طیبہ تصنیفانہ۔ جون پور

البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

یہ کتاب جماعت اہل حدیث میں بہت مقبول اور پسندیدہ ہے اور بہت پرانی کتاب ہے جس میں تمام اسلامی مسائل پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ ترجمہ ختم تھی اب دوبارہ طبع ہوئی ہے۔ جلد منگوالیں۔

مصنفہ حضرت شیخ محی الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔

قیمت دو روپے (عہ) محصول ڈاک علیحدہ۔

پیروی صحابیات

مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب زیروی پوری۔ یہ کتاب پنجابی نظم میں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بیویوں کے حالات عمدہ پیرایہ میں بیان کئے ہیں۔ جن کا مطالعہ مردوں کے لئے عموماً اور عورتوں کیلئے خصوصاً زیادہ مفید ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر)

ملنے کا پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

زائد از چالیس سال سے میرے کے سرمے وادویات ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پاکر مشتہر کئے ہیں۔ ایسے ایسے مایوس مریض صحتیاب ہوئے جن کو صحت پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت قدردان اخبار اہلحدیث بھی قریب تیس سال سے منگواتے اور استعمال میں رکھتے ہیں۔ جالا۔ پھلی۔ ناخونہ۔ ضعف بصارت۔ ککرے۔ اگزانولاس (ٹریکوما)۔ نزولہ۔ دھند۔ گوہانجنی۔ ناخونہ وغیرہ چند روز کے استعمال سے صحتیاب ہو جاتے ہیں۔ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

(۱) ہندوستانی ہیرے کا سرمہ سیاہ قسم خاص ایک روپیہ تولہ

(۲) ہیرے ودیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب ہوا سرمہ۔ قسم اوسط پانچ روپیہ تولہ۔

(۳) ہیرے وسچے موتیوں کا مرکب سفید سرمہ قسم اعلیٰ بیس روپیہ تولہ

(۴) عرق ہیرہ وسیماب مرکب عہ۔ پرانے موتیابند۔ زخم چشم۔ زہریلے دانے۔ خارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ موتیا بند اسکے استعمال سے بالکل صحتیاب تو نہیں ہو جاتا ہے۔ لیکن آنکھیں بنوانے یعنی اپریشن کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی معمولی روشنی سے تا حیات کام جاری رہ سکتا ہے۔ قیمت ۵ر فی شیشی

(۵) عرق ہیرہ ونقرہ مرکب عہ۔ آشوب چشم۔ گہری سرخی۔ ورم۔ تیلن وکھن۔ کھٹک ٹیس کے واسطے نہایت زندہ ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپیہ (عہ)

(۶) سوکھنا کیور۔ مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش قسمت گھر ایسا ہو گا جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہؤا ہو۔ صرف ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں بچے صحتیاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

(۷) لرزہ اسپیسفک۔ ہر قسم کے موسمی ملیریا کے بخار۔ جاڑہ۔ جوڑی۔ تپ لرزہ۔ تجارتی۔ چوتھیا۔ باری کے بخار کا علاج اور بے خطر علاج ہے۔ صرف ایک شیشی سے صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت ایک روپیہ فی شیشی

نوٹ: صرفہ ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار صاحب ہوگا۔

منگوانے کا پتہ:۔ ڈاکٹر سلمیٰ برادرس

مہتمم ادویہ فارسی بشمبر ابرددی۔ اودھ

تفسیر واضح البیان (اردو زبان) از مولوی محمد ابراہیم صاحب

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف ایڈیٹر صاحب رسالہ
"جامعہ" قرول باغ۔ دہلی

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

جلد ۳۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۶

دفتر اہلحدیث امرتسر کوچہ گڑہ بھائی

تاریخ اجرا ۲۲۔ شعبان ۱۳۲۱ھ ۱۳۔ نومبر ۱۹۰۳ء

مدیر مسئول ابوالوفا ثناء اللہ

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہیئے۔

(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔

(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔

(۴) جس مراسلہ کا ٹکٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔

(۵) بیرنگ ڈاک [illegible] واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ

روسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ ۔ للعہ

عام خریداران سے ۔ ۔ ۔ للعہ

۔ ۔ ۔ ششماہی ۲؍

ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ

فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲؍

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط وکتابت وارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۰۔ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (نعت شریف) ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱

انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲

کیا حضرت شاہ ولی اللہ صاحبؒ مقلد تھے؟ ص۳

مرزا صاحب کی پیشگوئی بابت غلبۂ اسلام ۔ ص۴

جمعیۃ اہل حدیث صوبہ بمبئی کے مراسلہ کا جواب ص۸

عیسائی مسلمان خصوصاً اہل حدیث کے قابل توجہ ص۹

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۰

کیا عیسائی ہو جانے سے انسان نجات پا سکتا ہے؟ ص۱۱

کیا امام اعظم غیر مقلد تھے؟ ۔ ۔ ص۱۲

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی خدمات ص۱۳

متفرقات ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ص۱۴

[illegible] ۔ اشتہارات ص۱۵

نعت شریف

(از مولوی محمد داؤد صاحب ناز شکرادی)

بلباسِ فقر میں ایسا عجب اک بادشاہ آیا
بڑی اک شان و شوکت سے حبیبِ کبریا آیا

مبارک اے بنی آدم! محمد مصطفےٰ آیا
پکارا آسمانوں پر فرشتوں نے مبارک ہو

کیا قربان تن من دھن رضائے راہِ مولا میں
شناسا کر دیا ہم کو جنے عشقِ الٰہی سے

بھٹکتے پھر رہے تھے ہم ضلالت کی اندھیری میں
جہاں کفر کی تاریکیاں چھائی تھیں عالم پر

مچا دی دھوم ایسی انقلاب حق کی عالم میں

نہ آیا کوئی ایسا رہبر شاہ و گدا آیا
زمیں سے آسماں تک شہرۂ صدق و علیٰ آیا

دعائے جدِ امجدؑ اور نوید انبیاء آیا
امین و صادق و پرہیزگار و پارسا آیا

مجاہد متقی مردِ خدا بحرِ سخا آیا
مریضانِ محبت کے لئے بن کر دوا آیا

ہماری رہنمائی کے لئے شمس الضحیٰ آیا
اچانک ابرِ رحمت سے نکل بدر الدجیٰ آیا

جہانِ کفر و باطل میں سراسر زلزلہ آیا

یہ ناز ناتواں بھی ہند میں تیرا ثنا خواں ہے
اے شاہا! تیری مدحت میں عجب لطف و مزا آیا

انتخاب الاخبار

تا ۱۴-۱ اپریل ۱۹۴۱ء

—— امرتسر میں ۱۹-۲۰ اپریل کو پنجاب کے بیوپاریوں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔

—— حکومت پنجاب نے مارکٹنگ ایکٹ کا نفاذ (جو ۱۵-اپریل سے پنجاب کی غلہ منڈیوں میں ہونا تھا) یکم ستمبر تک ملتوی کردیا ہے۔ اس لئے ۱۵-اپریل سے منڈیوں میں جو ہڑتالیں ہونی تھیں وہ نہیں ہونگی۔ کاروبار بدستور جاری رہے گا۔

—— لاہور کے خاکروبوں نے بالٹی سسٹم کے خلاف ۹-اپریل سے ہڑتال کر رکھی تھی۔ اس کے علاوہ چند مطالبات بھی محکمہ صفائی شہر لاہور کے سامنے پیش تھے۔ جن میں سے بعض منظور ہوجانے پر انہوں نے ہڑتال کھول دی ہے۔

—— لکھنؤ میں صورت حالات بہتر ہوگئی ہے کاروبار شروع ہوگیا ہے۔

—— ڈھاکہ میں ابھی تک حملوں کا سلسلہ جاری ہے۔ گرفتار شدگان کی تعداد ۳۰۰ تک پہنچ گئی ہے

—— ابوہر ضلع فیروزپور میں ۱۰-اپریل کو آندھی کا خوفناک طوفان آیا۔ بعد میں ژالہ باری بھی ہوئی

—— روس اور جاپان کے درمیان ایک غیر جارحانہ معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں۔ یہ معاہدہ پانچسال کے لئے ہوگا اور معاہدے کو توڑنے کے لئے ایک سال کا نوٹس دینا ہوگا۔

—— ماسکو کا جرمن سفیر برلن جارہا ہے۔ تاکہ جرمن حکومت سے مشورہ کرے۔

—— عراق کی نئی وزارت کو حکومت برطانیہ نے تسلیم نہیں کیا۔

—— روسی وزیر خارجہ نے ہنگری کے وزیر خارجہ سے جواب طلبی کی ہے کہ ہنگری نے یوگوسلاویہ کے ساتھ معاہدہ کرنے کے باوجود اس پر حملہ کیوں کیا۔

—— لندن کی ایک اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں بلگریڈ میں داخل ہوگئی ہیں۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ یوگوسلاویہ کی فوجیں پیچھے ہٹ کر پہاڑی علاقہ میں جمع ہوگئی ہیں جرمنوں نے بہت سے علاقہ اور کئی پلوں پر قبضہ کرلیا ہے

—— ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے کہ جرمن دستے بارڈیا پہنچ گئے ہیں۔

—— لیبیا کے محاذ پر جرمن اور برطانوی فوجوں میں اگروالہ ایلڈم، طبرق اور بارڈیا کے قریب جنگ جاری ہے۔

—— مارشل پیتان نے فرانسیسی نوجوانوں کو تنبیہ کی ہے کہ وہ جنرل ڈیگال کی تحریک میں شامل نہ ہوں

—— قاہرہ کی ایک اطلاع ہے کہ یوگوسلاویہ اور یونان کی فوجوں نے جرمن پیشقدمی روک دی ہے۔

—— قاہرہ کی اور اطلاع مظہر ہے کہ برطانوی فوجوں نے تین دن میں ۱۲ ہزار اطالوی سپاہیوں کو قید کرلیا ہے۔ اٹلی کی ایک سو موٹریں تباہ کی گئی ہیں۔

—— لندن۔ ایسٹر کے سلسلہ میں پاپائے روم نے جنگ میں شریک اقوام کے نام اپیل کی ہے کہ وہ جنگ میں خطرناک ہتھیار استعمال نہ کریں کیونکہ اس طرح قومیں تباہ ہو رہی ہیں۔

—— جرمن فوجیں طبرق کے مغرب میں العسالہ پر قابض ہوچکی ہیں۔

—— عدیس ابابا سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں شہنشاہ ہیل سلاسی کا سبز، شہری اور سرخ رنگ کا سہ رنگا جھنڈا عدیس ابابا پارلیمنٹ کے دفتر پر لہرا رہا ہے یہ جگہ ایک اونچی پہاڑی کی چوٹی پر ہے

—— لندن ۱۲-اپریل کی خبر ہے کہ رائل ایر فورس کے بمبار جہازوں نے گذشتہ جمعرات کی رات برلن پر شدید ترین حملہ کیا۔ دو تین ہزار اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔

—— حکومت ہند نے ہنگری سے تار اور ڈاک کا سلسلہ منقطع کرلیا ہے۔

حالات پنجاب

پنجاب میں مارکٹنگ ایکٹ ۱۵-اپریل سے نافذ کرنا تھا مگر معلوم ہوا ہے کسی مصلحت کی بنا پر اس کا نفاذ ۱۵-اکتوبر تک ملتوی کیا گیا ہے۔ اس ایکٹ کے خلاف آڑھتیوں اور تمام کاروبار کرنیوالوں نے متفقہ طور پر طویل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کر رکھا ہے بہت سے شہروں میں ٹیلیفون کٹوا دئیے گئے ہیں جس سے حکومت کو کافی نقصان پہنچا۔ شائد اسی لئے کہا جاتا ہے کہ مرکزی حکومت اس معاملہ میں دخل انداز ہوگی۔ اس سلسلے میں امرتسر میں بھی ۱۹-۲۰ اپریل کو ایک کانفرنس ہو رہی ہے۔ دیکھیں اس کا انجام کیا ہوگا۔

قادیانی اور سیاست

بقول اخبار پرتاپ مورخہ ۱۴-اپریل

اس دفعہ تعطیلات ایسٹر میں قادیان میں مجلس مشاورت ہوئی علاوہ دیگر امور کے یہ سوال پھر کانفرنس میں پیش ہوا کہ قادیانی سیاسی حیثیت سے کانگرس میں شامل ہوں یا مسلم لیگ میں۔ یہ سوال کوئی نیا نہیں ہے پہلے بھی کئی دفعہ پیش ہوا۔ چنانچہ اس دفعہ ایک سب کمیٹی بنادی گئی۔ جو اس سوال کا بہترین حل سوچکر جماعت کو اس کے نتیجہ سے آگاہ کریگی۔ دیکھیں کب تک یہ کمیٹی اپنا فیصلہ جماعت کے سامنے پیش کرتی ہے۔

مفت

راقم اپنی تصنیف کردہ کتاب الموسوم "ماہِ یثرب" (سوانح حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم) کی دو صد کاپیاں مفت تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ خواہشمند اصحاب صرف چھ پیسہ کے ٹکٹ بحساب فی کاپی برائے محصول ڈاک فوراً بھیجکر جلد ہی پتہ ذیل سے طلب کریں۔

پتہ :- ایم محمد خان گوندل سیکنڈ ماسٹر مڈل سکول مقام مونگ براہ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات پنجاب

دعائے صحت ناظرین سے التماس ہے کہ مولوی نور محمد صاحب بھیالوی جہلمی دو ہفتہ سے سخت علیل ہیں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انکو جلد صحت کاملہ عطا فرماوے۔ (عبد الجبار ابن مولوی نور محمد بھیالوی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۰۔ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ مقلد تھے؟

تتمہ بحث تقلید

(۴)

گزشتہ تین نمبروں میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ کی ذات خاص کے متعلق ہے۔ کیونکہ "الفرقان" کے ولی اللہ نمبر میں حضرت ممدوح کو مقلد بتایا گیا ہے جس سے جماعت اہل حدیث کو بہت نقصان پہنچنے کا احتمال تھا۔ جس کی تفصیل ہم شروع مضمون میں کر آئے ہیں۔ کیونکہ شاہ صاحب مرحوم دونوں گروہوں (اہل حدیث اور اہل تقلید) کے مسلمہ استاد ہیں۔ لہٰذا ان کے مقلد ثابت ہونے کی صورت میں اہل حدیث پر بہت سا بوجھ پڑ جاتا ہے۔ اس لئے ہمارے حلقہ اشاعت میں سے بعض احباب نے تقاضا کیا کہ ہم اس خاص امر پر توجہ کریں۔ چنانچہ اپنے ناقص علم کے مطابق ہم نے تین نمبروں میں کتب اصول کے علاوہ مضمون نگاروں کے کلام سے بھی ثابت کر دیا کہ حضرت شاہ صاحب پر تقلید کا کوئی اثر نہ تھا۔ اس کے بعد ہم نے "الفرقان" میں مولوی مناظر احسن صاحب گیلانی کا مضمون دیکھا تو اس میں بھی ایک فقرہ فیصلہ کن پایا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

جبلتی تابی التقلید وتانف منہ راسا (فیوض الحرمین)

اس کا ترجمہ مولوی صاحب موصوف نے خود ہی کیا ہے کہ

"تقلید سے میری جبلت انکار کرتی ہے اور بالکلیہ اس سے بھڑکتی ہے۔" (ص۱۸۸)

شاہ صاحب کی اس قلبی شہادت حقہ کو ملحوظ رکھ کر آپ کا مندرجہ ذیل فقرہ پڑھئے تو مطلب صاف ذہن میں آجاتا ہے۔ اگر صرف لاتقربوا الصلوٰۃ پر کفایت کریں تو سراسر گمراہی میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ شاہ صاحب کا دوسرا قول جو الفرقان میں نقل کیا گیا ہے۔ مع ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"ولکن طلب منی التعبد بہ بخلاف نفسی

لیکن میں کیا کروں کہ میرے اقتضائے نفسی کے خلاف ان مذاہب اربعہ کی پابندی ہی کا مجھ سے مطالبہ ہے اور اس بارہ میں مجھے سر نیاز جھکا دینے ہی کا حکم ہے۔" (الفرقان ص۱۸۸)

اہلحدیث | ان دونوں حوالوں میں تطبیق دینا ہمارا فرض ہے۔ علم اصول اور علم معانی کا ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ کسی کلام کے معنی متکلم کے خلاف منشا نہیں لینے چاہئیں۔ پس اس اصول کے ماتحت ہم سوچتے ہیں تو مطلع صاف ہو جاتا ہے کہ شاہ صاحب فرماتے ہیں میرا دل تقلید سے سخت متنفر ہے باوجود اس کے مجھے مذاہب کی تقلید کرنے کا حکم دیا گیا۔

اچھا تو آپ نے ان مذاہب کی تقلید کس طرح کی۔ اس کا جواب ہم شاہ صاحب ہی کے الفاظ میں پہلے بتا چکے ہیں۔ اب دوبارہ عرض کرتے ہیں شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ

"با قوی مذاہب از روئے دلیل و موافقت صریح حدیث عمل مے نمایم۔" (ص۳۷)

ارباب تقلید | اس ارشاد شاہی پر غور کر کے ہمیں اطلاع دیں کہ کیا آپ لوگ بھی اسی طرز کی تقلید کرتے ہیں۔ اگر آپ کی تقلید بھی ایسی ہی ہے تو نزاع ختم۔ مگر کتب اصول کی اصطلاح میں اس کو تقلید شخصی بلکہ مطلق تقلید بھی نہیں کہتے کیونکہ تقلید کی تعریف میں دلیل کا عدم علم داخل ہے۔

آخری نکتہ | مسئلہ تقلید کے متعلق شاہ صاحب کے ارشادات تین حصوں میں منقسم ہو سکتے ہیں:۔

(اول) دو سو سال تک تقلید شخصی وجود میں آئی تھی

(۲) میری طبیعت تقلید سے نفرت کرتی ہے۔

(۳) مجھے جواب میں آنحضرت نے حکم دیا کہ ان مذاہب اربعہ سے خروج نہ کروں۔

تیسرا فقرہ ارباب تقلید کے نزدیک مدار کار ہے لہٰذا ہم اس کے متعلق اہل علم سے ایک بات پوچھتے ہیں کہ:۔

سوال | آپ حضرات خوب جانتے ہیں بلکہ اپنے شاگردوں کو پڑھاتے ہیں کہ ادلہ شرعیہ چار ہیں۔ قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس۔ یہ بحث الگ رہی کہ اجماع اور قیاس حجت بالذات ہیں یا حجت بالغیر۔ سردست ہم اس کو زیر بحث نہیں لاتے بلکہ یہ تسلیم کئے لیتے ہیں کہ ادلہ شرعیہ یہ چاروں چیزیں ہیں۔ کسی بزرگ کا خواب یا کشف ان میں داخل نہیں ہے۔ اگر اس کو بھی دلیل بنایا جائے گا تو

اور آگے فرقہ چار نہ رہیں گے بلکہ پانچ ہوجائیں گی۔ حالانکہ چار ہی ہیں اور یہ تو کھلی بات ہے کہ خواب یا کشف اگر کچھ ہو بھی تو نصوص کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں اور یہ بات بھی بدیہی ہے کہ جس امر کا رواج دو سو سال تک نہیں ہوا۔ حالانکہ خیر القرون بھی اسی عرصہ میں داخل ہے تو وہ امر شریعت کی طرف سے مامور بہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ پھر اس کو دوسری صدی کے بعد مامور بہ بنانا علم شرعیات کے صریح خلاف ہے ورنہ ہر اہل بدعت اپنی بدعت اسی اصول سے صحیح ثابت کر لیگا۔ تعزیہ ہو یا مجلس مولود ہر ایک بدعت جائز ٹھہر گئی۔ ظاہر ہے کہ اس سے دین میں سخت تفرقہ پیدا ہو جائیگا جو کسی طرح پسندیدہ نہیں مسئلہ تقلید شخصی کے متعلق ہمارے مندرجہ ذیل رسائل قابل ملاحظہ ہیں۔ (۱) اجتہاد و تقلید (۲) فقہ اور فقیہہ (۳) تقلید شخصی و سلفی (۴) حدیث نبوی اور تقلید شخصی۔ (۵) تنقید تقلید۔

مقام مسرت | تقلید اور عدم تقلید کے مشبع بحث ہو جانے کے بعد ہم دونوں گروہ اس مرحلے پر پہنچ گئے ہیں کہ دو سو سال تک یعنی صحابہ تابعین بلکہ تبع تابعین کے زمانے تک تقلید شخصی نہ تھی۔ آج بھی جو فریق تقلید شخصی کا منکر ہے وہ زمانہ سلف صالحین کا متبع ہے اور جو فریق تقلید شخصی کا قائل ہے وہ بقول خود تیسری چوتھی صدی ہجری کے ملانوں میں شمار ہوتا ہے۔ پس ہماری دعا ہے:-

رَبَّنَا تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَ اَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ ط

قادیانی مشن

مرزا صاحب کی پیشگوئی بابت غلبۂ اسلام

کسی نے اونٹ سے پوچھا کہ تیری گردن ٹیڑھی ہے۔ اس نے کہا یاروں کی کونسی کل سیدھی ہے۔ یہی مثال قادیانی مشن کی ہے کہ جس بات کو مرزا صاحب نے اپنے لئے بطور نشان پیشگوئی کی صورت میں پیش کیا ہوگا وہ ضرور ہی غلط ثابت ہوئی منجملہ اور پیشگوئیوں کے ایک یہ بھی ہے جو ہم نے کئی دفعہ پیش کی ہے کہ مرزا صاحب نے کہا ہوا ہے کہ

"میرے زمانہ میں اسلام سب ادیان پر غالب آجائیگا۔ بلکہ بجز اسلام کے کوئی مذہب نہیں رہیگا۔" (چشمہ معرفت)

ان لوگوں سے ہم نے بارہا پوچھا کہ کیا دوسرے مذاہب سب فنا ہو گئے اور اسلام ان سب پر غالب آگیا؟ تو جواب یہی ملتا رہا کہ تین سو سال تک اسلام غالب آجائے گا۔ تازہ جواب جو "الفضل" ۱۲ مارچ میں نکلا ہے وہ قابل دید و شنید ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ:-

اس سوال کے جواب میں بارہا بتایا جاچکا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے کسر صلیب (مسیح) کے لئے ایسے دلائل مہیا فرما دئیے ہیں کہ ان کی وجہ سے یسوع پرستی کا قصہ بالکل منہدم ہو چکا ہے۔ عیسائی کہلانے والے عملی اور اعتقادی طور پر اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی صاحبان جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرات کرنے سے کوسوں دور بھاگتے ہیں

(الفضل صفحہ ۳)

اہلحدیث | کیسی طفل تسلی ہے۔ ہم بارہا بتا چکے ہیں کہ مرزا صاحب کے دلائل میں سے بڑی زبردست دلیل ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشگوئی ہے۔ جس کو مرزا صاحب نے بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا۔ آخر اس کا انجام کیا ہوا جو اس شعر کا مضمون ہے ؎

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی بھر گئی دو گھڑی کے بعد

مرزا صاحب کی بڑی دلیل وفات مسیح ہے جس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیح خدا نہیں تھا۔ حالانکہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ

مسیح نے چلا کر جان دی۔ (انجیل متی باب ۲۷، ۵۰)

پھر آپ نے اس میں کیا کمال دکھایا جبکہ عیسائی لوگ خود ہی دو ہزار سال سے مانتے چلے آئے ہیں کہ مسیح پر موت وارد ہوئی۔

باقی رہا یہ کہ لوگ عیسائی مذہب سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ اس کا جواب خود آپ کے خلیفہ صاحب نے دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں

ساری دنیا میں عیسائی مبلغ ۶۵ ہزار ہیں اور ہمارے پچیس ۲۵ تیس ۳۰۔ (کلام محمود الفضل ۳۰ نومبر ۱۹۳۹ء)

کہئے پچیس ۲۵ کو ۶۵ ہزار سے کیا نسبت؟ کیا یہ حال اس قوم کا ہوسکتا ہے جس نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہوا ہو۔ خدا سے ڈرو۔ دنیا کو کیوں بھول بھلیوں میں پھنساتے ہو۔

ہاں یہ بھی خوب کہی کہ

عیسائی جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرہ کرنے سے بھاگتے ہیں۔

ہم بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے تم لوگوں سے تقریری اور تحریری رنگ میں خطاب کرنا چھوڑ رکھا ہے۔ اس وقت سے چھوڑا ہے جب سے تمہارے مسیح نے عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر) کے حق میں پیشگوئی کی تھی کہ وہ پندرہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا۔ اور وہ اس عرصہ میں نہیں مرا۔[1] عیسائیوں نے اس کو اپنے حق میں فتح مبین سمجھا

[1] مرزا صاحب نے جون ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کیا تھا۔ مباحثہ کے خاتمہ پر آپ نے پیشگوئی کی کہ عیسائی مناظر پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔ پھر کہا کہ اگر یہ واقعہ نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھیرونگا۔ میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے سولی پر چڑھا دیا جائے مگر وا قعہ یہ ہوا کہ عیسائی مناظر میعاد مذکور گزر کر بہت عرصہ تک زندہ رہا۔

اسی لئے پادریوں نے عیسائی مناظرین کو مرزائیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے منع کر دیا ہے۔ تاہم اگر پادری عبدالحق جیسا کوئی من چلا عیسائی قادیان تک پہنچ جاتا ہے تو آپ لوگ اس سے گفتگو نہیں کرتے۔

ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ بمقام ویروال ضلع امرتسر میں مرزائیوں اور عیسائیوں میں مناظرہ ہوا۔ جس میں عیسائی اپنی فتح کے گیت گاتے ہوئے واپس آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جب کبھی مناظرہ میں مخالفین کے سامنے آتے ہیں تو اسلام کی مدافعت کا پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ جس پر فریق ثانی کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ اپنے مذہب مرزائیت پر گفتگو کرو۔ اسلام کی نمائندگی تم لوگ نہیں کر سکتے کیونکہ تم ایک جدید نبی کی امت ہو۔ بتائیے ایسی حالت میں کمزوری کس فریق میں ہوتی ہے۔

ناظرین واقعات صحیحہ شہادت کاملہ ہوتے ہیں۔ ذرا نظر اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا میں کفر شرک اور عیسائیت کی ترقی کہاں تک ہے اور سچائی کس طرح مغلوب ہے۔

احمدی ممبرو! ؎

ستبدی لک الایام ما کنت جاھلا
ویأتیک بالاخبار من لم تزود

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۴)

اس پر عیسائیوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا یعنی ۱۰ ستمبر ۱۸۹۴ء کو انہوں نے ڈپٹی آتھم کا جلوس نکالا اور بڑے بڑے اشتہار نظم و نثر میں شائع کئے۔ جن کا خلاصہ ان دو شعروں میں ہے ؎

ابسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہوویگا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اصل عبارت میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ (ابو حمزہ)

جمعیتہ اہل حدیث صوبہ بمبئی

کے مراسلہ کا جواب

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث صوبہ بمبئی کی طرف سے ایک طویل مراسلہ بدستخطی مولوی عبدالصمد صاحب ناظم جمعیتہ مذکور بغرض اشاعت موصول ہوا ہے چونکہ اخباری صفحات اتنے طویل مراسلہ کی اشاعت کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے مضمون کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

چونکہ بزم توحید کی تحریک اہل حدیث کانفرنس کی تحریک سے متصادم ہے اس لئے اس کو بند کر دینا چاہئے۔ یا **کانفرنس** کو ہی دفن کر دینا چاہئے۔ یہ دونوں تحریکیں مناسب نہیں۔

مضمون نگار صاحب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ مذکورہ بالا سوال کا جواب اخبار اہلحدیث ۲۱۔ مارچ سن رواں صلا پر ملاحظہ فرمائیں جس کا ملخص حسب ذیل ہے کہ

بزم توحید واہل حدیث کانفرنس الگ الگ بھی ہیں اور یکجا بھی۔

جس کی مثال ہمارے سامنے آل انڈیا نیشنل کانگرس کی ہے جو سیاسی تحریکوں میں سب سے بڑی تحریک ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس کی شاخوں میں ایک شاخ کھادی (کھدر) کی فروخت بھی ہے۔ حالانکہ یہ کوئی سیاسی مسئلہ نہیں بلکہ اقتصادی ہے۔

قابل مضمون نگار نے مسئلہ تقلید کی وجہ سے بزم توحید کی تحریک میں رخنہ پیدا ہونے کا احتمال بتایا ہے۔ میرے خیال میں وہ غور کریں تو اس کا جواب بھی اہلحدیث ۲۱۔ مارچ سن رواں میں دیا گیا ہے کہ

مسئلہ تقلید کانفرنس اہل حدیث کے سپرد ہوگا بزم توحید کے ذمہ نہیں ہوگا۔

علماء و زعماء اہل حدیث مختلف مجالس کانگرس جمعیتہ العلماء، احرار بلکہ مسلم لیگ میں بھی شریک ہوتے رہے ہیں اور اس وقت بھی شریک ہیں۔ ان سے دریافت ہو سکتا ہے کہ جہاں آپ ان مجالس میں شریک ہوتے رہے ہیں وہاں خصوصیات مذہبی بلکہ مخصوصیات دینیہ سے بھی قطع نظر کرکے امور عامہ میں بھی کام کرتے رہے ہیں یا امور عامہ میں داخل ہونے سے مخصوصات چھوڑ بیٹھے تھے۔ اس کے لئے بہترین معتبر مفسر اور افضل شارح مولانا عبدالقادر صاحب وکیل قصوری ہونگے جو کانگرس میں بھی شریک ہیں اور جمعیتہ علماء بلکہ اہل حدیث کانفرنس میں بھی شریک ہیں۔ ہر جگہ انہوں نے کام کیا۔ پھر اس میں مشکل کیا ہے؟

میں اس میں کوئی اشکال نہیں دیکھتا۔ ہاں مجھے یہ مشورہ بھی دیا گیا ہے کہ میں اگر بزم توحید کی تحریک کو چلانا چاہوں تو اہل حدیث کانفرنس کی نظامت (سیکرٹری شپ) سے مستعفی ہو جاؤں میں اپنی ذاتی رائے کے ماتحت دونوں تحریکوں میں تصادم نہیں پاتا۔ اس لئے مجھے تو استعفیٰ دینے کی حاجت نہیں۔ ہاں جو صاحب اس میں تصادم سمجھتے ہیں وہ مجلس شوریٰ دہلی میں تجویز کرکے مجھے اس عہدہ سے علیحدہ کرائیں میں خوش ہونگا۔

میرے خیال میں یہ اختلاف جلسہ آرہ میں ختم ہوگیا تھا اور میرے جواب کو سب نے منظور کر لیا تھا۔ اس کے بعد پھر مجھ پر یہی سوال ہوا تو اہلحدیث ۲۱ مارچ سن رواں میں جواب دیا گیا۔ اب تیسری بار تحریر ہذا کے ذریعہ اپنی رائے کا اظہار کر رہا ہوں۔ بایں ہمہ اگر کوئی صاحب اپنی رائے پر مصر رہیں تو میں ان کو مجبور نہیں کر سکتا۔ ہاں قانون مجالس کا بتانا مفید سمجھتا ہوں مثلاً نیشنل کانگرس کے جلسہ عام میں اگر کوئی بات طے ہو جائے تو شہری یا صوبجاتی کمیٹیوں کو اس کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں اور نہ ہی اس اختلاف رائے کی وجہ سے اس سے علیحدہ ہونا جائز ہے۔

بس یہ ہے میری آخری گذارش۔ اس پر بھی کسی صاحب کی تسلی نہ ہو تو چونکہ مقصد توحید و سنت کی اشاعت اور خدا کے نام کو بلند کرنا ہے اس لئے جس طریق پر چاہیں کریں۔ میں ان سب کی خدمت ادا کرنے کو ہر طرح تیار ہوں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ (ابوالوفا)

اعیان اسلام خصوصاً اہل حدیث کے قابل توجہ

مسلمانوں کو کار خیر میں خرچ کرنے کی جس قدر ترغیب قرآن و حدیث میں آئی ہے دوسری قوموں کو ان کی مذہبی کتب میں نہیں آئی۔ خاصکر وہ مصارف جن کا نتیجہ دائمی یا دیرپا ہو۔ ان کی بابت تو قرآن شریف میں باقیات الصالحات کا لفظ وارد ہوا ہے جیسے مساجد، کوئیں، سرائیں، شفاخانے، رفاہ عام مدارس، یتیم خانے وغیرہ۔ اس بنا پر زمانہ سابق میں مسلمان وقف کیا کرتے تھے۔ مگر آج مسلمانوں کی خصوصاً اہل حدیث کی غفلت ایسے مفید کاموں میں جو کچھ ہے وہ نظر آ رہی ہے۔ اس کے مقابلے میں غیر مسلم اعیان کی ہمت کو دیکھئے جس کی مثال درج ذیل ہے:

"امرتسر میں ایک بہت ہی مفید کام جاری ہونے لگا ہے۔ باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز کے مالکان باوا گورکھ سنگھ اور باوا مہاراج سنگھ نے پانچ لاکھ روپے دان دے کر اپنے پوجیہ پتاجی کے نام پر ایک خیراتی ٹرسٹ بنایا ہے جس سے پروپکار (رفاہ عام) کے کتنے ہی کام ہوں گے۔ ان میں سے ایک بہت بڑا مفید کام ہسپتال کا جاری کرنا ہے۔ جو ۱۲ اپریل سے امرتسر میں جاری ہو جائیگا۔ یہ آیورویدک کا مفت ہسپتال ہوگا"

(آریہ گزٹ لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۴۱ء)

اعیان اہل حدیث ساری جماعت میں ایک نہیں کئی ایک ایسے جمع ہو سکتے ہیں جو اتنی یا اس سے کچھ کم رقم یکجا جمع کر کے اس کو فنڈ میں جمع کریں اور اس سے کوئی تجارتی کمپنی جاری کر کے اس کے منافع کو دو حصوں پر تقسیم کریں۔ ایک حصہ محض اشاعت توحید و سنت کے لئے بذریعہ تقریروں اور تحریروں کے دوسرا حصہ ان غریب ناداروں کی امداد کے لئے جو کاروبار جانتے ہیں مگر سرمایہ نہ ہونے یا ٹوٹ جانے سے کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کو بذریعہ تمسک بطور قرض امداد دی جائے جو بالاقساط وصول کیا جائے۔ جیسے انجمن ترقی تعلیم امرتسر کرتی ہے۔ یا اور ایسے کام جن کو منتظمہ بورڈ مناسب سمجھے۔ یہ ہیں کام کرنے کے۔

میں نے اپنے ناظرین کے سامنے تجویز رکھ دی ہے پانچ لاکھ کا سرمایہ نہ سہی چار لاکھ کا سرمایہ جمع ہو جائے تو جماعت اہل حدیث کی کل جماعتی ضروریات پوری ہو سکتی ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ اعیان اہل حدیث کافی رقوم خیرات میں خرچ کرتے ہیں۔ اسلئے ان سے یہ توقع بعید نہیں کہ وہ اس تجویز کو مفید پا کر جلدی اپنی اپنی آراء صائبہ سے مجھے اطلاع بخشیں۔ (خدا توفیق بخشے)

سیرت المصطفیٰ

(از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

(۷)

سابقہ پرچہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک اور بیت اللہ شریف کا ذکر چلا آ رہا ہے۔ ناظرین گذشتہ پرچہ کو ملا کر آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

کتاب یسعیاہ نبی کے باب ۴۲ میں مرقوم ہے۔

(۱۱) بیابان اور اس کی بستیاں، قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکارینگے۔

قیدار حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا دوسرا بیٹا ہے جس کی اولاد سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (دیکھو کتاب پیدائش باب ۲۵ - آیت ۱۳)

اور سَلع مدینہ شریف کے ایک پہاڑ کا نام ہے (دیکھو قاموس اور صراح) اور صحیح بخاری میں اس پہاڑ کا ذکر متعدد جگہ آتا ہے۔ مثلاً ذکر غزوہ تبوک حدیث کعب ابن مالک رضہ جلد ثالث ص۵ مطبوعہ مصر)

اسی طرح کتاب حبقوق نبی میں مرقوم ہے:-

(۳) خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس کوہِ فاران سے آیا! سلاہ! اُس کی شوکت سے آسمان چھپ گیا۔ اور زمین اس کی حمد سے معمور ہوئی۔ (باب ۳)

اس جگہ تیمان کے معنے دو ہو سکتے ہیں۔ اول اسکے معنے ہیں دکھن۔ اور مدینہ شریف بیت المقدس سے سیدھا دکھن کو ہے۔ دوم تیمہ حضرت اسمٰعیل کے ایک بیٹے کا نام ہے جس کی اولاد اس دکھن کی زمین میں آباد ہوئی۔ دیکھو کتاب پیدائش (باب ۲۵ - آیت ۱۵ - ۱۶)۔

اسی طرح یسعیاہ نبی کی کتاب میں عرب کی بابت الہامی کتاب" سرخی دیکر لکھا ہے:-

"عرب کے صحرا میں تم رات کو کاٹو گے۔ اے ددانیوں کے قافلو۔ پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ۔ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں، کیونکہ خداوند نے مجھ کو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائیں گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا" (باب ۲۱ - درس ۱۳ سے ۱۷ تک)

اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفر ہجرت اور اس کے بعد غزوۂ بدر کا نقشہ اور نتیجہ بتایا

گیا ہے - اس کی تشریح حسب ذیل ہے :-

عرب کا لفظ تو صاف ہے۔ اس کے بعد ددانیوں کی نسبت معلوم ہو کہ ددان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بیٹے یقسان کا بیٹا ہے - جو آپ کے حرم قطورہ سے تھا (دیکھو تواریخ کی پہلی کتاب باب اول - درس ۳۲-۳۳) نیز کتاب پیدائش باب ۲۵ آیت ۱ سے ۳ تک) اور تیما کی نسبت ہم سابقاً لکھ چکے ہیں کہ یا تو اس سے مراد دکھن کی زمین ہے - اور مدینہ شریف جو آنحضرت کی ہجرت گاہ ہے اس زمین کا یہاں ذکر ہے یعنی دکھن کی جانب ہے - اور یا اس سے مراد تیما کی اولاد ہے۔ جو حضرت اسماعیل کا ایک بیٹا تھا۔ اس کی اولاد یہاں آباد تھی۔ دیکھو کتاب پیدائش باب ۲۵ - درس ۱۳ سے ۱۶ تک - نیز تواریخ کی پہلی کتاب باب اول درس ۲۹ سے ۳۱ تک۔

اور روٹی لیکے بھاگنے کی تشریح یوں ہے کہ سفر ہجرت میں آنحضرت مع حضرت ابوبکرؓ کے روٹی ہی لیکر نکلے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماءؓ نے اپنی کمر کی پٹی کے دو ٹکڑے کرکے زاد راہ کے تھیلے کو باندھا۔ جس سے ان کا نام ذات النطاقین پڑ گیا۔ اور تلواروں اور کمانوں اور جنگ کی شدت سے بھاگنے کا بیان یوں ہے کہ آنحضرت ہجرت کے وقت کفار کی ایسی ہی سرگرمیوں کی حالت میں نکلے تھے۔ اور مزدوری سے ایک برس کا بیان یوں ہے کہ ہجرت کے پہلے سن میں آنحضرت نے رہنے کے لئے مسجد نبوی اور رہنے کے لئے حجرے بنائے اور اس میں آپ مع دیگر صحابہ کے مزدوروں کی طرح مٹی پتھر ڈھونے کا کام کرتے رہے - اور ایک برس کے بعد قیدار کی حشمت جاتی رہنے اور بہادر گھٹ جانے کا بیان یوں ہے کہ قیدار حضرت اسماعیل کا دوسرا بیٹا ہے جس کی اولاد سے قبیلہ قریش ہے - اور جنگ بدر ۲ھ ہجری میں ہوا جس میں کفار قریش کے چوبیس نامور آزمودہ کار بہادر مارے گئے۔ اسی طرح بائیبل کی مختلف کتابوں میں نہایت صاف اور صریح الفاظ میں ایسے امور مرقوم ہیں جو سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی دوسرے پر صادق نہیں آتے۔

ناظرین! ان حوالجات میں آپ نے دیکھ لیا حضرت موسیٰ، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت یسعیاہؑ، حضرت حبقوقؑ کی کتابوں میں آنحضرتؐ کا حلیہ، آپ کا خاندان، آپ کی جائے ولادت، آپ کی جائے ہجرت، اور آپ کی حیات طیبہ کے بعض اہم واقعات، زمانات، و مقامات کا ذکر نہایت صفائی سے موجود ہے - اسی طرح کے بہت سے دیگر حوالے بھی ہیں - لیکن ہم اس جگہ انہی پر اکتفا کرتے ہیں والله الهادی۔ (باقی)

کیا عیسائی ہو جانے سے انسان نجات پا سکتا ہے؟

(از قلم مسٹر جان محمد خان صاحب لودھی جالندھری)

مندرجہ ذیل مضمون مسٹر جان محمد خان صاحب لودھی جالندھری کی محنت کا نتیجہ ہے۔ موصوف گریجوایٹ نوجوان ہیں اور عیسائی مذہب کی کتب سے خاص ملکہ رکھتے ہیں آپ کے ایک دو مضامین گذشتہ سال شائع ہو چکے ہیں۔ مضمون ہذا کسی قدر طویل ہے مگر معلومات سے پُر ہونے کے باعث یکجا شائع کیا جا رہا ہے - امید ہے ناظرین دلی شوق سے مطالعہ کریں گے - (مدیر)

پادری سلطان محمد پال کے تحریر کردہ رسالہ شیر افگن کے مطالعہ سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ بہرصورت پادری صاحب کی انجیل دانی کے مولوی ثناء اللہ صاحب کو علم انجیل پر کئی گنا زیادہ عبور حاصل ہے آپ نے پادری صاحب موصوف کے ساتھ دوران مناظرہ میں انجیل سے کئی فقرات پیش کرکے ثابت کیا ہے کہ عیسائیوں کو مسیح کے کفارہ ہونے یا نہ ہونے کا کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور ان کا یہ عقیدہ بھی درست نہیں کہ ان کے گناہ مسیح کی گردن پر رکھے گئے یا وہ ان کے واسطے ان کو نجات دلانے جانے کی غرض سے صلیب پر مارے گئے - مزید وضاحت مولوی صاحب نے اس امر کی حضرت مسیح کے احکام پیش کرتے ہوئے اس طرح کی ہے کہ اگر تو زندگی میں داخل ہوا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر (متی ۱۹: ۱۷) جس کا پادری صاحب نے یہی اعتراف کیا ہے کہ حکموں پر عمل کرنا نہایت ضروری ہے - لیکن اعمال صالحہ باعث نجات نہیں ہیں۔ چنانچہ اپنے رسالہ مذکورہ بالا کے صفحہ ۳۷ پر لکھتے ہیں کہ:-

"اس میں کوئی شک نہیں کہ انجیل میں نجات اعمال صالحہ پر بے حد تاکید ہے - یہاں تک کہ قرآن شریف کی تاکید اس کے آگے کوئی حقیقت نہیں رکھتی ہے لیکن قرآن شریف کی تاکید میں اور انجیل کی تاکید میں زمین و آسمان کا فرق ہے - قرآن شریف کی تاکید کے معنی خدا کے ساتھ (العیاذ باللہ) تجارت کرنا ہے۔ انجیل کی تاکید کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک حالت میں خدا کی عبادت کرنی لازمی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کو عبادت کی اجرت میں بہشت ملے یا عبادت نہ کرنے کی سزا میں دوزخ ملے - ہم خدا کے فرزند ہیں۔ سعادتمند فرزندوں کا فرض ہے کہ اپنے باپ کے فرمانبردار اور مطیع رہیں خواہ ان کا باپ ان کو انعام دے یا نہ دے - غرضیکہ مسیحوں کے اعمال صالحہ میں خوف اور امید کو مطلق دخل نہیں ہے۔

یہی سبب ہے کہ اناجیل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں ہے جو اس پر دلالت کرے کہ نجات اعمال صالحہ پر موقوف ہے - برعکس اس کے

اناجیل میں سینکڑوں ایسی آیتیں موجود ہیں جو نجات کو صرف ہمارے منجی کی ذات پر منحصر بتلاتی ہیں "

عبارت مندرجہ بالا میں سب سے زیادہ غور طلب بات یہ ہے کہ آیا یہ حقیقت ہے کہ انجیل میں ایک بھی فقرہ نہیں جس سے ظاہر ہو کہ نجات کا دار و مدار اعمال صالحہ پر موقوف ہے؟

(دوم) کیا یہ حقیقت ہے کہ مسیح کو نجات دہندہ تسلیم کر لینے سے آدمی ناجی ہو سکتا ہے؟

بڑے فخر اور جوش و خروش میں پادری صاحب نے ان دو باتوں کو پیش کیا ہے اور جلدی میں ایک عقیدہ بنا لیا ہے کہ نجات کا دار و مدار اعمال صالحہ پر نہیں بلکہ نجات صرف مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہوتی ہے۔ بے شک عام طور پر عیسائیوں کا یہی عقیدہ ہے۔

ہم پادری صاحب کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ مسلمان کا ایمان ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہے بخش دے یا معاف کر دے لیکن مشرک کی بخشش ہرگز نہ ہوگی" برعکس اس کے انجیل کی تعلیم یہ ہے کہ کوئی عیسائی نجات نہیں پا سکتا تاوقتیکہ اس کے اعمال صالحہ نہ ہوں اور مسیح پر ایمان لانا یا اُن کا صلیب دیا جانا ہرگز باعثِ نجات نہیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ "انجیل میں ایک آیت بھی ایسی نہیں جو اس پر دلالت کرے کہ نجات اعمال صالحہ پر موقوف ہے" ہم آپ کے اس منگھڑت عقیدہ کی تردید میں کئی ایک فقرات صحف انبیاء سے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ جن سے ظاہر ہے کہ صرف اعمال صالحہ ہی باعثِ نجات ہیں:۔

تُو ہلاک ہوگا اور جلد نابود ہو جائیگا تیرے عملوں کی برائی کے سبب جن کے باعث تو نے مجھے ترک کیا۔ (استثنا ۲۸: ۲۰)

خدا ہر ایک آدمی کو اُس کے اعمال کے مطابق بدلا دیتا اور ہر انسان سے اُس کی چال کے موافق سلوک فرماتا۔ (ایوب ۳۴: ۱۱)

اور رحمت بھی تجھی سے ہے اے خداوند کہ تو ہر شخص کو اُس کے عمل کے مطابق بدلا دیتا ہے (زبور ۶۲: ۱۲)

کیا وہ ہر شخص کو جیسے اُس کے کام ہیں ویسا اجر نہ دیگا۔ (امثال ۲۴: ۱۲)

مَیں خداوند دل کو جانچتا ہوں اور گُردوں کو آزماتا کہ مَیں ہر ایک آدمی کو اُس کی چال کے موافق اور اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق بدلا دوں (یرمیاہ ۱۷: ۱۰)

تُو ہر ایک کو اُس کے کاموں کے پھل کے مطابق دیتا ہے۔ (یرمیاہ ۳۲: ۱۹)

جو کوئی جیسا اچھا کام کریگا خداوند سے ویسا ہی پائیگا۔ (افسیوں ۶: ۸)

ایمان بغیر اعمال کے بیکار ہے اور جو ایسا ایمان ہے وہ باعثِ نجات نہیں (یعقوب ۲: ۱۴-۲۱)

ایمان اعمال کے ساتھ کامل ہوتا ہے۔ (یعقوب ۲: ۲۲)

جیسے بدن بغیر روح کے مُردہ ہے ویسے ہی ایمان بھی بغیر اعمال کے مُردہ ہے (یعقوب ۲: ۲۶)

بدکار خداوند کی نگاہ میں ہیں۔ (۱۔ پطرس ۳: ۱۲)

اور مَیں تم میں سے ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلا دوں گا۔ (مکاشفہ ۲: ۲۳)

انسان صرف ایمان ہی سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرتا ہے۔ (یعقوب ۲: ۲۴)

خدا گذشتہ احوال کا حساب لیتا ہے۔ (واعظ ۳: ۱۵)

خدا راستبازوں اور شریروں کی عدالت کریگا۔ (واعظ ۳: ۱۷)

جان رکھ کہ ساری باتوں کے لئے خدا تجھ کو عدالت میں لائے گا۔ (واعظ ۱۱: ۹)

خدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کلی یہی ہے۔ کیونکہ خدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائیگا۔ (واعظ ۱۲: ۱۳-۱۴)

اور مَیں تم سے کہتا ہوں کہ جو نکمی بات لوگ کہیں گے عدالت کے دن اُس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ تو اپنی باتوں کے سبب راستباز ٹھہرایا جائیگا اور اپنی باتوں کے سبب سے قصوروار ٹھہرایا جائیگا۔ (متی ۱۲: ۳۶-۳۷)

کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئیگا اُس وقت ہر ایک کو اُس کے کاموں کے موافق بدلا دیگا۔ (متی ۱۶: ۲۷)

راستبازوں اور ناراستوں دونوں کی قیامت ہوگی۔ (اعمال ۲۴: ۱۵)

خدا یسوع مسیح کی معرفت آدمیوں کی پوشیدہ باتوں کا انصاف کریگا۔ (رومیوں ۲: ۱۶)

ہر ایک ہم میں سے خدا کو اپنا اپنا حساب دیگا۔ (رومیوں ۱۴: ۱۲)

جو بُرا کرتا ہے وہ اپنی برائی کا بدلہ پائے گا وہاں کسی کی طرفداری نہیں۔ (کلسیوں ۳: ۲۵)

وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلا دیگا۔ (رومیوں ۲: ۶)

پھر آسمان کی بادشاہت اُس بڑے جال کی مانند ہے جو دریا میں ڈالا گیا اور اُس نے ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لیں۔ اور جب بھر گیا تو اُسے کنارے پر کھینچ لائے اور بیٹھ کر اچھی اچھی تو برتنوں میں جمع کر لیں اور بُری بُری پھینک دیں۔ دنیا کے آخر میں ایسا ہی ہوگا کہ فرشتے نکلیں گے اور شریروں کو راستبازوں میں سے جُدا کرینگے اور اُنہیں آگ کی بھٹی میں ڈال دینگے وہاں رونا اور دانتوں کا پیسنا ہوگا۔ (متی ۱۳: ۴۷ تا ۴۹)

کیونکہ ضرور ہے کہ مسیح کے تخت عدالت کے سامنے جا کر ہم سب کا حال ظاہر کیا جائے۔ تاکہ ہر شخص اپنے اُن کاموں کا بدلہ پائے جو اُس نے بدن کے وسیلے سے کئے ہوں۔ خواہ بھلے ہوں خواہ بُرے۔ (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۰)

خدا ٹھٹھوں میں نہیں اڑایا جاتا۔ کیونکہ آدمی جو کچھ بوتا ہے وہی کاٹے گا۔ (گلتیوں ۶: ۷)

آدمیوں کے لئے ایک بار مرنا اور اُس کے بعد عدالت مقرر ہے۔ (عبرانیوں ۹ : ۲۷)

اس سے تعجب نہ کرو کیونکہ وہ وقت آتا ہے کہ جتنے قبروں میں ہیں اُس کی آواز سُن کر نکلیں گے جنہوں نے نیکی کی ہے زندگی کی قیامت کے واسطے اور جنہوں نے بدی کی ہے سزا کی قیامت کے واسطے (یوحنا ۵ : ۲۸-۲۹)

اُنہیں اسی کو حساب دینا پڑیگا جو زندوں اور مُردوں کا حساب کرنے کو تیار ہے (۱-پطرس ۴ : ۵)

گڑوے دانوں کی تمثیل دیکھیں۔ (متی ۱۳ : ۲۴ تا ۳۰)

دیکھ میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔ (مکاشفہ ۲۲ : ۱۲)

ہم نے تورات۔ زبور اور اناجیل سے کافی سے زیادہ حوالہ جات اس بات کے ثبوت میں کہ مسیحی مذہب میں نجات اعمالِ صالحہ پر موقوف ہے۔ درج کر دیئے ہیں۔ جن سے یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کا صلیب دیا جانا ان ایمان والوں کے لئے چنداں فیض رسان نہیں۔ فقرات مندرجہ بالا محتاجِ تشریح نہیں ہیں۔ لہٰذا ہم نے بھی تفاسیر اناجیل کے درج کرنے سے گریز کیا ہے۔ البتہ اگر کوئی ناجائز اعتراض مخالفین کی طرف سے ہُوا تو ضرور ہے کہ ہم عیسائی مفسروں کی تفاسیر حوالہ جات کے ساتھ درج کرینگے تاکہ ان کو سوائے تسلیم کے اور کوئی چارہ نہ ہو۔ اب اگر ایک لمحہ کے لئے فرض کر لیا جائے کہ مسیح کا صلیب دیا جانا ہر ایمان لانے والے کے لئے اُس کے گناہ کا کفارہ ہے تو واضح ہو کہ انجیل اس سے اتفاق نہیں کرتی۔ جیسے ایک شخص ۱۹۴۰ء میں اپنے آبائی مذہب کو چھوڑ کر عیسائی ہُوا تو انجیل کہتی ہے کہ اُس کے عیسائی ہونے سے پیشتر جتنے گناہ اُس نو مریدِ مسیحی سے سرزد ہوئے وہ تو اُسے معاف کئے گئے کیونکہ مسیح اُن کے عوض کفارہ ہُوا۔ لیکن جو گناہ ۱۹۴۰ء سے بعد اُس گناہگار سے سرزد ہوئے اُن کے واسطے مسیح تو ہرگز قابلِ مواخذہ یا ایسے گناہگار کا کفارہ نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ غور فرمائیں اُسے خدا نے اُس کے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔ تاکہ جو گناہ پیشتر ہو چکے تھے اور جن سے خدا نے تحمل کر کے طرح دی تھی اُن کے بارے میں وہ اپنی راستبازی ظاہر کرے۔ (رومیوں ۳ : ۲۵) پس اس حساب سے ہر عیسائی کے اعمال دیکھے جائیں گے اور اعمال کے مطابق اُس کا فیصلہ کیا جائیگا اور جس کے عمل اچھے ہونگے اُسے زندگی دی جائے گی اور بداعمال کو سزا دی جائے گی۔ ملاحظہ ہو یوحنا ۵ : ۲۸-۲۹ اُوپر درج کیا جا چکا ہے۔ ان فقرات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ جب تک آدمی عیسائی نہیں ہوتا اُس وقت تک کے گناہ عیسائی ہو جانے میں کفارہ مسیح کے عوض معاف کر دیئے گئے۔ کیونکہ وہ گناہ ایمان کے آنے سے پیشتر کے گناہ کہلائے۔ لیکن ایمان آ جانے کے بعد جو گناہ سرزد ہوئے اُن کے واسطے مسیح ہرگز کفارہ نہیں ہے۔ پس جب عیسائی ہو جانے کے بعد کے گناہوں کا مسیح ذمہ دار نہیں بنتا بلکہ ہر شخص کے اعمال کے مطابق جزا اور سزا کا حکم کرتا ہے اور وہ کسی کی طرف داری بھی نہیں کریگا تو ضرور ہے کہ گناہگار مسیحی جہنم میں ڈالے جائیں گے بلکہ ہر مسیحی جہنم میں ڈالا جائیگا تاکہ نمکین کیا جائے۔ (مرقس ۹ : ۴۹)

اب ہم مسلمانوں کی خدا کے ساتھ تجارت اور عیسائیوں کی خدا کے ساتھ تجارت کا حال جیسا کہ پادری پال صاحب نے اعتراض کیا ہے یہاں بیان کرتے ہیں۔ ذرا کلیسوں کا تیسرا باب اور فقرات ۲۳ اور ۲۴ پڑھیں "جو کام کرو جی سے کرو۔ یہ جان کر کہ خداوند کے لئے کرتے ہو۔ نہ آدمیوں کے لئے۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ خداوند کی طرف سے اس کے بدلے میں تم کو میراث ملیگی" کیا اب میں پادری صاحب سے دریافت کر سکتا ہوں کہ یہ میراث جس کے آپ منتظر ہیں کونسی تجارت کے عوض آپ کو خداوند کی طرف سے ملیگی؟ آپ کی بلا جانے کبھی انجیل پڑھی ہو تو جواب دے سکیں۔ اور اگر انجیل پڑھی ہوتی تو خدا کے ساتھ تجارت کرنے کا سوال آپ کے دماغ میں چکر نہ لگاتا۔ ابھی اسی پر بس نہیں اور لیجئے "تُو اپنی سختی اور غیر تائب دل کے مطابق اُس قہر کے دن کے لئے اپنے واسطے غضب جمع کر رہا ہے جس میں خدا کی سچی عدالت ظاہر ہوگی۔ وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلا دیگا۔ جو نیکوکاری میں ثابت قدم رہ کر جلال اور عزت اور بقا کے طالب ہوتے ہیں اُن کو ہمیشہ کی زندگی دیگا مگر جو تفرقہ انداز اور حق کے نہ ماننے والے بلکہ ناراستی کے ماننے والے ہیں اُن پر غضب اور قہر ہوگا اور مصیبت اور تنگی ہر ایک بدکار کی جان پر آئیگی مگر جلال اور عزت اور سلامتی ہر ایک نیکوکار کو ملیگی" (رومیوں ۲ : ۵ تا ۱۰)۔ یہ کونسی تجارت ہے۔

اب ہم اس مضمون کو یہاں بند کرتے ہیں اور انشاء اللہ اشاعت آئندہ میں ہم انجیلوں سے ثابت کرینگے کہ سیدنا حضرت مسیح علیہ السلام کو صلیب دیئے جانے کا قصہ خلاف واقع ہے۔ انکو ہرگز صلیب نہیں ہوئی۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس مضمون کے شائع ہو جانے کے بعد بہتوں کا عقیدہ کفارہ کے متعلق ٹھنڈا پڑ جائیگا۔ اگر پادری سلطان محمد پال اس مضمون پر ہمارے ساتھ ایک عام مناظرہ کرنا چاہتے ہیں تو تاریخ اور وقت مقرر کریں۔ ہندوستان کے کسی شہر میں ہم اس مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ آخر میں ہماری ان سے استدعا ہے کہ تحریر میں صرف وہ بات لایا کریں جو اناجیل سے ثابت ہو۔

کیا مولانا روم غیر مقلد تھے؟

(از ملک امام خان صاحب سوہدروی)

ایک سفر میں ایک مقلد پیش نماز صاحب نے مجھے ذیل کے اشعار (نظم ونثر) عنایت فرمائے۔ جن میں بعض املاکی غلطیاں بھی تھیں اور بعض جگہ کا بظاہر اغلاق بھی۔ پھر ان اشعار میں مولانا نے روم علیہ الرحمۃ کے متعلق خود اغلاق ہے کہ الہٰی! تقلید کی ایسی تنقیص! اس پر بھی مقلدین ہند آپ کی مثنوی کے دلدادہ اور حامل بھی ہیں۔ جیسا کہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کا طرز عمل ہے کہ مثنوی شریف کے حل وشرح وتعارف میں سے ایک ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ کتابیں لکھتے ہیں۔ مثلاً

(۱) روحانے مثنوی۔ کلید مثنوی دیکھنے سے پہلے اس کو دیکھئے۔ یہ اسکے دیباچہ کی شرح ہے۔ قیمت ۱ر (حوالہ فہرست کتب مطبع قاسمی دار العلوم دیوبند ۲۷)

(۲) کلید مثنوی۔ یعنی مثنوی مولانا روم کی اردو شرح: دفتر اول کامل ۴ روپے دفتر دوم کامل ۶ روپے، دفتر سوم ایک روپیہ آٹھ آنے، دفتر ششم کامل نو روپے۔ باقی دفتر طبع میں (از حوالہ مذکور)

(۳) لب مثنوی۔ مثنوی کے دفتر ششم کے ابتدائی حصہ کی شرح جس سے مثنوی کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ قیمت ۳ر (حوالہ مذکور ۲۸)

اب مولانائے موصوف غیر مقلدین کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپکے ماہانہ رسالہ "الابقا" سے لیکر آپ کی تمام تصانیف دیکھ لی جائیں۔ غیر مقلدین کی تنقیص صراحت النص سے عیاں ہے۔ پس سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ غیر مقلدین کے معاملہ میں صرف مولانا اشرف علی صاحب کے ہندی معاصر ہی مطعون ہیں یا مولانا روم علیہ الرحمۃ بھی؟ یہی سوال مولانا اشرف علی صاحب اور ان کے ہمنواؤں سے بھی ہے۔ عام اس کے وہ دیوبندی احناف ہوں یا بریلوی اہلسنت والجماعت۔

امر دیگر:۔ اہل حدیث ہند تو اصل دین کلام اللہ وپس ازیں حدیث مصطفیٰ بر جان معظم داشتن کے مصداق ہیں۔ جماعت میں مفسرین قرآن ملیں گے اور وہ عام ہیں۔ حفاظ حدیث بھی ہیں جیسا کہ مولانائے غزنوی۔ مگر مقلدین کے ہاں حفاظ مثنوی شریف بھی ہیں۔ اس لئے ان حضرات سے ان حوالوں اور شعروں کے متعلق عرض ہے کہ اگر کوئی چیز ان میں سے غلط ہو تو تصحیح فرما کر ثواب (مثنوی) حاصل فرمائیں۔ اور بصورت صحت قرآن وحدیث کے بے شمار نصوص منع تقلید کی طرح ان کی بھی توجیہ سے علوم میں اضافہ فرمائیں۔

	حوالہ مثنوی فارسی مطبوعہ نولکشور لکھنؤ ۱۹۱۳ء — فارسی	حوالہ مثنوی مترجم مطبوعہ نولکشور لکھنؤ — اردو نثر
دفتر دوم ص۱۵	بشنو این قصہ پئے تہدید را تا بدانی آفت تقلید را	دفتر دوم ص۱۱ تو اس مضمون کو نصیحت کے لئے سن تاکہ تجھ کو تقلید کی آفت یعنی برائی معلوم ہو
،،	زو مگر باشد مقلد در حدیث جز طمع نبود مراد آن خبیث (۲)	،، روتے والا ہوتا ہے مقلد حدیث کے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے میں سوائے لالچ کے اس ناپاک کی اور کوئی غرض نہیں ہوتی۔
،،	زانکہ تقلید آفت ہر نیکو یست کہ بود تقلید اگر کوہ قویست (۳)	،، کیونکہ تقلید ہر نیک کام کے لئے آفت ہے۔ حقیقت میں تقلید کو گھاس پھونس سمجھنا چاہئے۔ اگرچہ ظاہر میں وہ بڑا پہاڑ معلوم ہوتی ہو
،،	از مقلد تا محقق فرقہا است کین چو داؤد است وآن دیگر صدا است (۴)	،، مقلد اور محقق میں بہت بڑا فرق ہے اس لئے کہ محقق کی بات ماننے داؤد کے مرغوب ظاہر ہے۔
،،	منبع گفتار این سوزے بود وآن مقلد کہنہ آموزے بود (۵)	،، محقق جو کچھ کہتا ہے غیبی امداد سے کہتا ہے اور مقلد دقیانوسی باتیں سیکھے ہوئے ہے۔
،،	کافر و مومن خدا گویند ولیک درمیانے ہر دو فرقے ہست نیک (۶)	،، کافر اور مومن دونوں خدا کا نام لیتے ہیں مگر دونوں کے درمیان میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔
،،	آن گدا گوید خدا از بہر نان متقی گوید خدا از عین جان (۷)	،، فقیر روٹی کے لئے اللہ اللہ کرتا ہے اور متقی خالص دل سے اللہ کا نام لیتا ہے۔
،،	گر تو بے تقلید از وے واقف شوی بے نشان بے جائے چون ثابت شوی (۸)	،، اگر تو بے تقلید کے اس سے واقف ہو جائے تو فرشتہ صفت ہو جائے
دفتر دوم ص۵۶	گرچہ عقلت سوئے بالا مے پرد مرغ تقلیدت بپستی مے چرد (۹)	دفتر دوم ص۵۵ اگرچہ تیری عقل بلند پروازی کرنا چاہتی ہے مگر تیری تقلید نے تجھے پست بنا رکھا ہے۔
،،	زین خرد جاہل ہمے باید شدن دست در دیوانگی باید زدن	،، ایسی عقلمندی سے بیوقوف بننا بہتر ہے بیوقوف کیا بلکہ پاگل ہو جانا بہتر ہے

ملاحظہ :- میں نے یہ حوالے اس لئے پیش کئے کہ مولانا نے روم کا مثنوی شریف کا ترجمہ وشارح ہونا ہی چہ اشرف ثابت ہو سکے۔ (ناقل)

	فارسی	اردو
ص۵۶ دفتر دوم	علم تقلیدی وبال جان ماست عاریہ است وما نشستہ کان ماست (۱۱)	،، علم تقلیدی ہماری جان کا وبال ہے۔ حالانکہ وہ عارہ کے طور پر ہے اور ہم سمجھے ہوئے بیٹھے ہیں کہ وہ ہمارا مال ہے۔
ص۵۷ دفتر دوم	علم تقلیدی بود بہر فروخت چون بیابد مشتری خوش بر فروخت (۱۲)	ص۵۳ دفتر دوم تقلید کا علم دین حاصل کرنے کیلئے نہیں بلکہ وہ دنیا کمانے کیلئے ہے تو اگر یہی منظور ہے تو اس کی خریداری سے خوب دنیا کماؤ۔
	مشتری علم تحقیقی حق است دائما بازار او با رونق است (۱۳)	جو علم تحقیق سے حاصل ہو اس کا خریدار اللہ تعالیٰ ہے اسلئے اس علم کے بازار میں ہمیشہ رونق ہے
ص۱۱ دفتر دوم	خلق را تقلید شان بر باد داد کہ دو صد لعنت بر آن تقلید باد (۱۴)	ص۱۱ دفتر دوم اس تقلید نے خلقت کو گمراہ کر دیا لہٰذا اس تقلید پر دو سو بار لعنت ہو۔
	اے مقلد تو مجو بیشی بر آن کہ بود منبع ز نور آسمان (۱۵)	ص۲۳ دفتر سوم اے مقلد تو محقق پر بزرگی مت چاہ کیونکہ وہ آسمان کے نور کی سوت ہے۔
	آنکہ او از پردۂ تقلید جست او بنور حق ببیند ہر چہ ہست (۱۶)	ص۲۵ دفتر چہارم جو شخص کہ تقلید کے پردہ سے باہر نکل آیا وہ ہر چیز کو اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔
ص۱۵ دفتر دوم	این بہ تقلید از پدر بشنیدہ از حماقت اندرون پیچیدہ (۱۷)	ص۱۳ دفتر دوم تو جو بے وقوفی سے تقلید میں الجھا ہوا ہے تو اس وجہ سے کہ تو نے یہ اپنے باپ سے سنا ہے۔
ص۱۴ دفتر دوم	پس مقلد نیز مانند گر است اندرون شادی گمان او بسیرا ست (۱۸)	ص۱۴ دفتر دوم مقلد اپنے رہبر کی خوشی میں بہرے کی مانند ہے جو اشارہ پر چلتا ہے۔
ص۲۳ دفتر دوم	آن مقلد ہست چون طفل علیل گرچہ دارد بحث باریک ودلیل (۱۹)	ص۲۳ دفتر دوم مقلد اگرچہ منطقی دلیلیں خوب جانتا ہے۔ لیکن اس کی حالت بیمار بچہ کی سی ہے جو اپنی ضد میں کسی طرح نہیں سمجھتا۔
ص۳۵ دفتر دوم	پس خطر باشد مقلد را عظیم از رہ ورہزن وشیطان رجیم (۲۰)	ص۳۴ دفتر دوم مقلد کو ٹھیک کے خطرناک راستہ میں ڈاکو شیطان مردود سے بڑا بھاری اندیشہ ہے۔
ص۲۲ دفتر پنجم	صد دلیل آرد مقلد در بیان از قیاسے گوید او را نیز بیان (۲۱)	،، اگرچہ مقلد اپنے بیان میں سو دلیلیں بیان کرے مگر سب جانتے ہیں کہ جو کچھ وہ کہتا ہے قیاس سے کہتا ہے۔
،،	مشک آلودہ است اما مشک نے بوئے مشکستش ولے جز پشک نے (۲۲)	،، ایسے مقلد کی مثال اس مینگنی کی سی ہے جو مشک میں رنگ کر جعلی بنایا گیا ہو تو وہ اصلی مشک نہیں ہو سکتا
،،	آن مقلد صد دلیل وصد بیان بر زبان آرد ندارد ہیچ جان (۲۳)	،، وہ مقلد اگرچہ سو دلیلیں اور تقریریں بیان کرے مگر ایک بھی کام کی نہیں۔
،،	بلکہ تقلید است آن ایمان او روئے ایمان را ندیدہ جان او (۲۴)	،، ان تقلید اس شخص کا ایمان ہے کہ جس کے دل کو ایمان نصیب نہیں ہوا۔

اہلحدیث صوفیا کے نزدیک تقلید اور چیز ہے اور فقہاء کے نزدیک اور چیز۔ دو اصطلاحیں الگ الگ ہیں۔ صوفیاء کے نزدیک مقلد اس صوفی کو کہتے ہیں جس کو نور باطن خدائی کی طرف سے حاصل نہ ہوا ہو محض لکیر کا فقیر ہو۔ اشعار مذکورہ ایسے ہی مقلد اور ایسی ہی تقلید کے حق میں ہیں۔ انہی معنی میں حافظ شیرازی کا یہ شعر بھی شامل کر لینا چاہئے۔

ے خور وغم مخور و پند مقلد نشنو
اعتبار سخن عام چہ خواہد بودن

پس ان دونوں اصطلاحوں کو ایک نہ سمجھنا چاہئے بلکہ الگ الگ سمجھنا چاہئے ورنہ غلطی لگ جانے کا خطرہ ہے۔

قابل دید کتابیں

کتاب الروح اردو ترجمہ، مصنفہ امام ابن قیم جس میں روح کی حقیقت کو ایسے طریق سے دلائل عقلی ونقلی ثابت کیا ہے کہ کہیں انکار نہیں رہتی۔ قیمت ۱۲

جو بادشاہ بننا چاہتے ہو یا ولی۔ مصنفہ امام غزالیؒ۔ اس میں وہ مسائل تحریر ہیں جن سے معمولی آدمی بھی ترقی کر کے معراج کمال تک پہنچ سکتا ہے۔ علم کیمیا، سحر، طلسم وکرامات وغیرہ پر روشنی ڈالی ہے۔ ۱۲

الترغیب والترہیب جلد اول۔ مصنفہ امام عبد العظیم صاحب منذری۔ ہر مشروع فعل کی ترغیب اور ممنوع کی ترہیب پر مرفوع احادیث لا کر ان کے ثواب وعذاب کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۶

سنینی امام رازیؒ کی مشہور کتاب "سنینی" کا اردو ترجمہ۔ ساٹھ علوم کے بعض مشہور مسائل پر بحث کی ہے۔ قیمت ۴

العقل والنقل مولانا مولوی حبیب احمد دیوبندی جس میں مستند حوالوں سے ثابت کیا ہے کہ عقل سلیم اور نقل صحیح میں کبھی اختلاف نہیں ہو سکتا قیمت دس آنے (۱۰ر)

مکاشفات روحانی۔ قیمت ۵

پتہ:- منیجر اہلحدیث امرتسر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں۔ جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے اس کے علاوہ جدید روشنی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۴ر

تقلید شخصی وسلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن وحدیث کو اپنا نصب العین بنائے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

ہر دو رسائل ملنے کا پتہ:- منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

کی ساڑھے چارسال کی خدمات

جو کچھ کہ ہوا ہوا فضل سے تیرے - ہم کیا ہیں کہ کوئی کام ہم سے ہوگا

(از قلم مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری ناظم جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب)

دور حاضر میں سیاسی تحریکات کا اثر جو مذہبی لوگوں پر پڑا وہ ذی فہم حضرات سے مخفی نہیں۔ عوام تو درکنار خواص بھی ملکی تحریکوں میں شامل ہوکر ایسے محو ہوئے کہ مذہبیت کی قطعًا پروا نہ کی۔ حتیٰ کہ جماعت اہل حدیث کے بعض ممتاز افراد نے بھی اپنی خصوصیت کو کھو دیا۔ ان میں خصوصیت تھی کہ اہل ہواء کی لگاتار کوشش بھی ان کو مرکزی نکتہ (اتباع شریعت) سے ہٹا نہ سکی۔ اہل بدعت کی مسلسل آندھی ان کے قدموں کو متزلزل نہ کرسکی۔ توحید پر پختہ اور سنت پر ہمیشہ فدا رہے۔ مگر آج مغربی تاثرات اور ملکی تحریکات نے ایسا دماغوں پر قبضہ کیا کہ افراد جماعت عوام کیا خواص بھی اپنی امتیازی خصوصیت کو کھو بیٹھے بلکہ بھول گئے ہیں۔ توحید و شرک سنت و بدعت میں تمیز چھوڑ دی۔ جلوسوں میں بینڈ باجے بج رہے ہیں، غیر اللہ کے نام کے نعرے بلند ہو رہے ہیں اور زعماء اہل حدیث ساتھ شامل ہوکر والہانہ جوش سے عقیدتمندانہ خدمات بجا لارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کی غیرت ایمانی کو ابھارا جس سے میری مراد استادنا مولانا علامہ فہیم محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کی ذات ستودہ صفات ہے۔ متعنا اللہ بطول حیاتہ۔

۱۳ جولائی ۱۹۳۵ء کا دن بڑا ہی بابرکت دن تھا جب مولانا موصوف امرتسر پہنچے اور امرتسر لاہور، سیالکوٹ کے ذمہ دار اصحاب کی مشاورت سے جمعیتہ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی بنیاد رکھی گئی۔ اور توحید و سنت کی اشاعت کا کام پنجاب میں شروع کیا گیا۔ بحمد اللہ ۱۹۳۵ء سے ۱۹۴۰ء کے اختتام تک اس ادارے نے تبلیغی خدمات کو بوجوہ احسن انجام دیا۔

تحریری خدمات | جمعیتہ ہذا کی طرف سے حسب ذیل رسائل تبلیغی سلسلہ میں شائع ہوئے:-

اسوہ حسنہ - فلسفہ ارکان اسلام - امام زمان، مہدی منتظر اور مجدد دوراں - انہتر خصائل ایمان - العجالۃ الخضریہ فی جمع الرسالۃ والبشریہ -

نمبر ا و ۲ مفت شائع کئے گئے اور باقی بالکل معمولی قیمت پر دور دور تک پہنچائے گئے۔ خدا کے فضل سے اس ادارہ کی برکات سے پنجاب اور ہندوستان کے عام مسلمان (اہل حدیث، حنفی اور شیعہ صاحبان) مستفید ہوئے۔

دیگر تبلیغی خدمات | ضلع سیالکوٹ میں اچھوت اقوام بہ تعداد زائد از پانصد کو مسلمان کیا گیا۔ جو آج ظاہراً خاصے مسلمان معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے لڑکے لڑکیاں قرآن مجید ناظرہ پڑھ چکے ہیں اور بعض لڑکیاں اسلامی اردو کتابیں بھی پڑھتی ہیں اور ترجمۂ قرآن بھی پڑھتی ہیں۔ قصبات و دیہات اور شہروں میں بہت جگہ تبلیغی جلسے بھی کئے گئے خاص پٹیالہ میں بریلویت کا چرچا ہوا تو جمعیتہ ہذا کی طرف سے امداد بہم پہنچائی گئی۔ تقریبًا ایک ہفتہ تقریریں ہوتی رہیں۔ بفضل خدا نہایت اچھا اثر رہا۔ توحید و سنت کی اشاعت خوب ہوئی۔ اور اہل بدعت اپنی سعی میں ناکام رہے۔ فالحمد للہ!

کھنگڑہ چوڑیاں میں بریلوی طائفہ کا جلسہ ہوا قصبہ کی جماعت اہل حدیث نے فوری اعانت طلب کی اور خدا کے فضل سے اہل توحید کو شاندار کامیابی ہوئی۔

جنڈیالہ ضلع امرتسر | اس قصبہ میں جماعت اہل حدیث کے افراد باہمی چپقلش میں تھے۔ چند مخلصین نے جمعیتہ سے الحاق کرکے کام شروع کیا۔ ادارہ ہذا کے اہتمام میں ہر سال میں دو جلسے ششماہی اور سالانہ ہوتے رہے۔ لگاتار مساعی کا نتیجہ ہے کہ آج وہاں کی تمام جماعت اہل حدیث متفق ہے اور مخالفین کا زور ٹوٹ چکا ہے اور توحید و سنت کا پرچم لہرا رہا ہے۔ الحمد للہ الذی ھدانا لھذا۔

مئی ۱۹۳۹ء میں جناب صدر نے مع اپنے رفقاء کے شہر جہلم اور میرپور۔ کوٹلی۔ ریاست جموں کی طرف طویل تبلیغی دورہ کیا اور سفر کی صعوبتیں جھیل کر توحید و سنت کی مخلصانہ آواز خشک پہاڑیوں کی چوٹیوں تک پہنچائی۔ خدا تعالیٰ نے ادارہ ہذا کو نہایت کامیابی عطا کی۔

مجیٹھہ ضلع امرتسر | اس قصبہ کے مسلمان اسلامی رسوم سے اس حد تک غافل ہیں کہ سوائے فرقہ وارانہ تفریق کے کوئی عمل یا قول ان کے ذہن میں نہیں آتا۔ جمعیتہ کی طرف سے وہاں دو جلسے کئے گئے جن میں مسلمانوں کو اتفاق کی ترغیب اور توحید و سنت کی طرف سے دعوت بطریق احسن دی گئی۔ لوگ بہت متاثر ہوئے اور سترہ اٹھارہ افراد اہل حدیث بن گئے اور عوام سے تنافر بالکل دور ہوگیا۔

آریہ کے مقابلہ میں جلسہ کی ضرورت ہوئی تو اہل اسلام کے تمام مسلمانوں کی طرف سے دفتر جمعیتہ میں درخواست پہنچنے پر بروقت دو واعظ بھیجے گئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا مقابلے کا جلسہ بے حد کامیاب ثابت ہوا اور اہل دہ آج تک جمعیتہ ہذا کے مداح ہیں۔

سرگودھا چک ۲۹ | علاقہ سرگودھا میں شیعوں کی سرگرمی کے خلاف مناظرہ کی سخت ضرورت پڑی دفتر میں فوری ضرورت پورا کرنے کے لئے ایک آدمی پہنچا۔ خاکسار ناظم ایک اور واعظ کو ہمراہ لیکر وہاں پہنچا۔ ایک ہائی سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب شیعہ مبلغ کے اثر سے حنفی سے شیعہ ہو چکے تھے

جنہوں نے کوشش کرکے مناظرہ کرایا۔ بحمد اللہ یہ مناظرہ اتنا کامیاب ہوا کہ اثنائے مناظرہ میں ماسٹر صاحب موصوف نے توبہ کی اور شیعہ مناظر کو کہہ دیا کہ آپ مناظرہ بند کردیں مسئلہ (خلافت بلافصل) صاف ہوچکا ہے اور میرے شکوک صاف ہوگئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ نعمائہٖ

شہر سرہند | سرہند میں جمعیۃ ہذا کا مبلغ گیا۔ وہاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے متصل مسجد میں یہ اشعار معلق تھے ؎

تو سلطانی و قیوم زمانی
توئی مشکل کشائے دوجہانی
ز آفات زماں دل تنگ وزارم
مدد کن یا مجدد الف ثانی

مبلغ جمعیۃ کی تبلیغ کے اثر سے وہ قطعہ مسجد سے اتار کر الگ کیا گیا۔

ضلع و شہر سیالکوٹ و جموں | جناب صدر صاحب کی تجویز کے مطابق سیالکوٹ اور شہر سیالکوٹ میں اور ضلع سیالکوٹ میں بمقام اکبر آباد۔ کوٹلی لہاراں مراکیوال اور ملکے کلاں اور علاقہ جموں میں شہر جموں موضع کنگ اور موضع چکرو ہی میں دورہ کیا گیا۔ جناب صدر بنفس نفیس شریک تھے۔ موضع کنگ میں آپ گھوڑے سے گر پڑے۔ جس سے سخت چوٹیں آئیں۔ لیکن باوجود اس کے ضلع امرتسر میں تبلیغی دورہ جاری رہا۔ اور متواتر پانچ جمعے سیالکوٹ سے امرتسر میں آکر پڑھاتے رہے۔ ابقاھم اللہ

اول الذکر گاؤں میں آج سے پچاس برس پہلے کبھی کسی اہل حدیث مبلغ نے توحید و سنت کی آواز نہیں پہنچائی۔ خدا کے فضل سے سامعین پر گہرا اثر ہوا۔

امرتسر اور ضلع امرتسر کا تبلیغی دورہ | امرتسر اور نواح امرتسر کے دیہات میں بذات خود جناب صدر نے معہ اپنے کارکنوں کے دورہ کیا۔ اٹاری موضع پدھری۔ ننگل دانہ سکر چک۔ موضع سوہیاں خورد میں تبلیغی جلسے ہوئے۔ اٹاری میں جناب صدر کی تحریک سے بچوں کے لئے ایک مذہبی مدرسہ شیعیہ کی ترغیب دی گئی۔ ننگل دانہ مذکور میں ہماری دانست کے مطابق آج سے پینتیس برس قبل تک کوئی اس جماعت کا جلسہ نہ ہوا تھا۔ جمعیۃ تبلیغ کا جلسہ بفضل خدا احناف کی مسجد میں ہوا۔ مقتدیان مسجد نے کافی حصہ لیا اور وہاں پر جمعیۃ کی شاخ قائم کی گئی۔

خاص امرتسر میں | جناب صدر نے اسی سلسلے میں امرتسر عیدگاہ اہل حدیث میں ایک جمعہ پڑھایا فرش خالی دیکھ کر آپ نے پرجوش الفاظ میں اپیل کی کہ عیدگاہ کے لئے دریاں بنائی جائیں۔ اس کے بعد آپ نے اسی سلسلہ میں متواتر چار جمعے پڑھائے اور مبلغ سوا چار صد روپیہ کی رقم جمع ہو کر کچھ دریاں بھی بن گئی ہیں۔

ادارہ ہذا کی خدمات کا یہ معمولی خاکہ ہے جو اس نے ابتدائے قیام سے آج ۱۹۴۰ء کے آخر تک کیں۔ اس کے علاوہ نیچ اقوام سانسی خاکروب میں تبلیغ کی گئی۔ اور مولانا سیالکوٹی (صدر) نے بذات خود اس میں کام کیا۔ آپ کی مساعی جمیلہ سے صدہا لوگ مسلمان ہوگئے اور اب تک اسلام پر قائم ہیں۔ احباب ادارہ ہذا کی خدمات دیکھ کر اس کی ہر طرح سے امداد کریں۔ تاکہ جمعیۃ وسیع پیمانہ پر تبلیغ توحید و سنت کی خدمات بجا لاسکے۔

آمد و خرچ کا حساب کسی آئندہ پرچے میں درج ہوگا۔ انشاء اللہ۔

فتاویٰ

س ۶۱} کیا امام مقتدیوں سے ایک ہاتھ اونچا کھڑا ہوسکتا ہے؟ (حکیم امجاد الدین از میرٹھ)

ج ۶۱} امام کو مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہونا بجز کسی خاص اہم ضرورت کے جائز نہیں۔ دارقطنی میں روایت ہے۔ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقوم الامام فوق شئی والناس خلفہ یعنی اسفل منہ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ امام مقتدیوں سے اونچا کھڑا ہو۔

س ۶۲} قرآن شریف کے اوراق جلا کر ادب کے لحاظ سے کھا سکتے ہیں یا کسی دریا وغیرہ میں دبا دینے چاہئیں۔ لیکن تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ دبے ہوئے اوراق پھر نکل آتے ہیں اور بے عزتی ہوتی ہے۔ کوئی ایسا طریقہ بتانا چاہئے جس سے بے ادبی نہ ہو اور آسان ہو۔ (سائل مذکور)

ج ۶۲} حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مصحف (قرآن) کے متفرق بوسیدہ اوراق جلا دئیے تھے۔ (بخاری)

س ۶۳} مردہ عورت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کیا جاتا ہے جبکہ وہ کفن میں ہوتی ہے۔ پھر پردہ کی کیا ضرورت ہوتی ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۶۳} میت کو دفن کرتے وقت اس کے اوپر پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔ کفن ہی پردہ ہے۔

س ۶۴} حنفی مسلک رکھنے والا بھی مستحق بہشت ہے یا نہیں۔ کیونکہ سنا گیا ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے میری امت میں تہتر فرقے ہوں گے ایک جنتی اور باقی جہنمی۔ (سائل مذکور)

ج ۶۴} شرک نہیں کرتا تو جنت میں جائیگا انشاء اللہ اعمال صالحہ کا بدلہ بحکم من یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ پائے گا۔ اللہ اعلم!

س ۶۵} جن برات میں باجہ ہو کیا اس کی نکاح خوانی کی جاسکتی ہے؟ (سائل مذکور)

س ۶۶} زید کی پانچ لڑکیاں ہیں۔ بڑی لڑکی کی شادی بکر سے ہوئی ہے۔ اس بڑی لڑکی کا دودھ سب سے چھوٹی نے پیا ہوا ہے۔ اب بکر کی بیوی فوت ہوگئی ہے۔ کیا بکر کا نکاح اس چھوٹی لڑکی سے جس نے بکر کی بیوی کا دودھ پیا جائز ہے؟ (ڈاکٹر اے۔ ایم۔ صدیقی از ہوڈہ)

ج ۶۶} جس لڑکی نے بکر کی بیوی کا دودھ پیا ہے وہ بکر کی دودھ بیٹی ہوگئی ہے۔ اس لئے اس سے کسی حال میں بکر کا نکاح جائز نہیں لقولہ علیہ السلام ×

× یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب او کما قال۔ الحدیث

ملکی مطلع

جنگی حالات

جنگ ایشیا (مابین چین و جاپان) تو چار سال سے جاری ہے اور ابھی تک کسی آخری نتیجے پر نہیں پہنچی۔ کیونکہ جاپان کے مقابلے میں چین بیرونی امداد کے سہارے مسلسل مقابلہ کرتا رہا ہے اور اگرچہ کافی نقصان اٹھا چکا ہے مگر جنگ سے بالکل کنارہ کش نہیں ہوا اور حسب اعلان نہ جنگ ترک کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کی شہادت جاپان کے نائب وزیر خارجہ کی وہ تقریر ہے جو حال ہی میں انہوں نے صوبائی گورنروں کی کانفرنس میں کی ہے۔ اس میں آپ نے صاف اعتراف کیا کہ جاپان باوجود چار سالہ جدوجہد کے چین کو فتح نہیں کرسکا۔ چین کو چونکہ روس برطانیہ سے امداد مل رہی تھی اس لئے جاپان نے آخرکار اس امداد کو بند کرنے کی یہ تجویز سوچی کہ روس سے معاہدہ کرلے اور برطانیہ کی طرف سے جو امداد برما روڈ کے راستے چین کو مل رہی ہے اس کو راستے میں روک دے تاکہ منزل مقصود تک نہ پہنچ سکے۔ اسی لئے اس نے سیام و ہند چینی کے جھگڑے میں ثالث بن کر ان دونوں کو اپنے زیر اثر کرلیا ہے۔ اب سننے میں آیا ہے کہ امریکہ بھی چین کی امداد کو تیار ہوگیا ہے۔ چنانچہ صدر امریکہ کا قاصد حال ہی میں چینگ کنگ (موجودہ دارالحکومت چین) سے امریکہ کو واپس چلا گیا ہے۔ جاپان نے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے جرمنی اور اس کے دوسرے ہمنواؤں سے معاہدہ کرلیا ہے۔ اندرونی طور پر ایشیا میں بھی فیصلہ کن جنگ کی تیاری ہو رہی ہے۔ معلوم نہیں کونسی کارروائی کس وقت اس آتش جنگ پر تیل کا کام دے۔

جنگ یورپ جو دراصل برطانیہ اور جرمنی میں ہو رہی ہے۔ آج کل نہایت اہم مرحلہ پر ہے۔ جرمنی کا مقصد انگلستان پر بڑا حملہ کرنا ہے۔ اگرچہ وہ کئی ماہ سے لندن اور انگلستان کے دوسرے شہروں پر زبردست بمباری کرکے ان کو سخت نقصان پہنچا چکا ہے۔ تاہم اس کی آتش انتقام ابھی سرد نہیں ہوئی۔ اس جنگ میں فریقین جنگ کا کئی ارب روپیہ خرچ ہوچکا ہے۔ جانی نقصان اس کے علاوہ ہے۔ رائیوٹر کی اطلاع کے مطابق ۳۱- مارچ ۱۹۴۱ء تک ختم ہونے والے مالی سال کے دوران میں برطانیہ کا صرف جنگی خرچ تین ارب ۸۸ کروڑ ۲۰ لاکھ ۵۴ ہزار چھ سو ستر پونڈ ہوا ہے پونڈ کی قیمت اگر تیرہ روپے شمار کی جائے تو کل خرچ پچاس ارب ۲۷ کروڑ ۴۱ لاکھ ۳۰ ۹ ہزار سات دس روپیہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ بقول مسٹر چرچل وزیر اعظم برطانیہ، برطانیہ کے چالیس لاکھ ٹن کے بحری جہاز غرق آب ہوچکے ہیں۔ دیگر مصارف کی تفصیل معلوم نہیں ہوسکی۔ یہ خرچ صرف برطانیہ کا ہے۔ جرمنی کا معلوم نہیں اس کے مقابل کتنا ہوا ہے۔ باوجود اس قدر کثیر اخراجات کے ابھی جنگ فیصلہ کن مرحلہ پر نہیں پہنچی۔ بلکہ روز بروز تیز ہو رہی ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے اس ہفتہ جو تقریر کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب جنگ کا مدار بحر اوقیانوس میں کامیابی پر ہے۔ کیونکہ اس راستہ سے امریکہ سے برطانیہ کو امداد آتی ہے اور جرمنی اس راستہ کو بند کرنا چاہتا ہے۔ اس مرحلہ پر اگر برطانیہ و امریکہ متفقہ طور پر جرمنی کو شکست دے سکے تو پھر میدان انہی کے ہاتھ رہیگا۔

محاذ بلقان آخرکار بلقان جرمنی کی تگ و دو کا نتیجہ نکل آیا۔ بلقان کا محاذ بھی میدان جنگ بن کر ہی رہا۔ چنانچہ یونان اور یوگوسلاویہ پر حملہ کی اطلاع گذشتہ پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر ہی چکے ہیں۔ اس کے بعد جرمنی نے دونوں علاقوں کے کئی مقامات پر قبضہ کرلیا جن میں بعض نہایت اہم ہیں۔ یونان تو کئی ماہ سے اٹلی سے برسر جنگ تھا اور اس میں اپنی کافی قوت خرچ کرچکا تھا۔ اس لئے اس کی افواج نے اپنی کمزوری دیکھ کر مقدونیہ کے مقام پر ہتھیار ڈال دئیے۔ بعض جگہ جنگ ہوئی اور ابھی تک جاری ہے۔ مگر یوگوسلاویہ کا حشر بہت برا ہوا۔ اس لئے کہ جرمنی کے مقابلہ میں وہ جنگ کے لئے تیار بھی نہ تھا۔ اس کے پاس سامان جنگ بہت تھوڑی مقدار میں تھا۔ اس پر مزید ستم یہ ہوا کہ اس پر تین طرف سے حملہ کیا گیا۔ جرمنی کی فوج کے علاوہ ہنگری، رومانیہ اور بلغاریہ کی فوجوں نے بھی حملے کئے۔ کیونکہ گذشتہ جنگ یورپ میں ان سلطنتوں کا کم و بیش حصہ یوگوسلاویہ کو فاتحین کی طرف سے دیا گیا۔ چنانچہ کروشیا کا علاقہ ہنگری کا تھا۔ جس پر جرمنی نے قبضہ کرکے ہنگری کو دیدیا اس کی دیکھا دیکھی رومانیہ اور بلغاریہ بھی آگے بڑھے۔ دارالسلطنت بلگریڈ جرمن بمباروں سے تباہ ہوگیا۔ ابھی تک وہاں شدت کی جنگ جاری ہے۔ جب ناظرین یہ سطور ملاحظہ کر رہے ہونگے معلوم نہیں اس وقت جنگ کی کیفیت کیا ہو گی۔

یونان اور یوگوسلاویہ کے بعد ترکی پر حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ ترک اپنی مصلحت کوشی کی وجہ سے اس جنگ میں ابھی تک شامل نہیں ہوئے۔ اور ان کا اعلان بھی ہے کہ جب تک کوئی حکومت براہ راست ہماری آزادی میں خلل نہ ڈالے اس وقت تک بالکل غیر جانبدار رہیں گے۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

محاذ لیبیا و اریٹریا پر بھی برطانیہ اور جرمنی کی افواج میں جنگ ہو رہی ہے۔ دفتر جنگ کا تازہ اعلان حسب ذیل ہے:-

"لندن ۱۲- اپریل دفتر جنگ کا ایک تازہ اعلان مظہر ہے کہ لیبیا میں برطانوی اور جرمن فوجوں کا تصادم ہوگیا ہے۔ مزید لکھا ہے کہ ایڈریا کے شہر طبروق کے مغرب میں برطانوی فوجیں دشمن کے دستوں سے لڑ رہی ہیں۔ ہماری فوجیں جنوب کی جانب دو بڑی سڑکوں پر آگے بڑھتی جا رہی ہیں۔ لیکن ان کی پیشتر ہی کچھ دھیمی پڑگئی

…کی رکاوٹوں کو دور کیا جا رہا ہے۔
… سے اریٹریا میں جنگ کا موجودہ دور شروع ہوا ہے مساوا پر برطانوی فوجوں کے قبضہ ہونے تک اہم ہزار اطالوی قید کر لئے گئے ہیں۔ جن میں قریباً ایک ہزار افسر ہیں۔ چودہ ہزار اطالوی اور چھبیس ہزار اٹلی کے نوآبادی قی سپاہی ہیں۔ حبشہ میں ہماری فوجیں جنوبی حبشہ سے اطالوی سمالی لینڈ کی طرف بڑھ رہی ہیں۔

عدیس ابابا سے بھاگتے ہوئے دشمن دستوں کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔ عدیس ابابا میں دشمن کے پانچ ہزار سپاہی قیدی بنا لئے گئے۔ جن میں چار ہزار اطالوی ہیں۔ مزید دشمن سپاہی روزانہ قید کر لئے جاتے ہیں۔"

(پرتاپ لاہور ۱۴ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۱۲)

کاغذ کی گرانی

جملہ تصنیفات کیلئے مرض الموت

قابل توجہ حکومت ہند

اخبارات ہوں یا رسائل، کتب مصنفہ ہوں یا کتب مقدسہ سب کا دارومدار کاغذ پر ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں بھی تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِيْسَ آیا ہے اس آیت میں فی قراطیس کہنے کا موقع تھا مگر فی کو حذف کرنے میں یہ عارفانہ نکتہ ہے کہ کاغذ بڑی اہم چیز ہے۔ کتاب کے لئے تو یہ روح رواں ہے بلکہ کتاب کاغذ ہی کا نام ہے۔ اس لئے آج کل ہندوستان میں کاغذ کی گرانی تصنیفات کے لئے موت کا پیغام ثابت ہو رہی ہے۔ معاصر "زمیندار" نے اس کے متعلق ایک نوٹ لکھا ہے جو بالکل ٹھیک ہے۔ اس لئے ہم اپنی تائید میں اسے نقل کرتے ہیں۔ معاصر موصوف لکھتا ہے :-

"کاغذ کی صبر آزما گرانی نے اخبارات کو موت و حیات کی جس کشمکش میں مبتلا کر دیا ہے اس سے عہدہ برا ہونا اس وقت تک قریباً ناممکن ہے جب تک کہ حکومت خود حالات کو رو براہ کرانے کی کوشش نہ کرے گی۔ ہم گذشتہ شذرہ میں بتا چکے ہیں کہ کاغذ کی اس گرانی کا اثر ہندوستان کے اخبارات پر ہی نہیں ہے بلکہ انگلستان کے اخبارات بھی جو مالی لحاظ سے بہت مستحکم ہیں اور جہاں کاغذ کے سینکڑوں کارخانے ہیں اپنی قیمت میں اضافہ کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔ ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ہندوستان کے مشہور انگریزی اخبار امرت بازار پتریکا کلکتہ، پاؤنیر، نیشنل ہیرلڈ لکھنؤ ٹریبون اور سول ملٹری گزٹ لاہور اور لیڈر الہ آباد نے بھی اپنے حجم میں کمی کر دی ہے

ہم معاصر احسان کے اس خیال کی حرف بحرف تائید کرتے ہیں کہ پنجاب کے تمام اخبار نویس آپس میں مشورہ کر کے اس مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ ہم آج پھر حکومت پنجاب کی توجہ اس طرف مبذول کرتے ہوئے عرض پرداز ہیں کہ کاغذ کی قیمت پر کنٹرول کرنے کی کوشش کی جائے۔ ورنہ اگر حکومت چپ رہی تو کاغذ کا کاروبار کرنے والے تاجر جنگی زمانہ سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے رہیں گے۔ سب سے بڑی مصیبت تو یہ ہے کہ کاغذ کے تاجر لمحہ لمحہ میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں اور جب ... ان سے اس روش کے متعلق استفسار کیا جاتا ہے تو کاغذ دینے سے ہی ٹکا سا جواب دیتے ہیں۔ کیا حکومت اخباروں کو مدد دیگی؟"

(زمیندار لاہور مورخہ ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۳)

اہلحدیث ہمارے ناظرین اندازہ کر لیں کہ جبکہ مستقل سرمایہ رکھنے والے اخبارات جن کی اشاعت ہزاروں سے متجاوز ہے۔ اپنا حجم کم کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں تو اخبار اہلحدیث اسی ضخامت (۲۰ صفحات) کو موجودہ قیمت میں کہاں تک نبھا سکتا ہے اس کی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے دو صورتیں ہیں (۱) قیمت میں ایک روپیہ کم کیا جائے۔ (۲) موجودہ ضخامت سے چار صفحے گھٹا کر ۱۶ صفحات کر دیئے جائیں۔

تیسری صورت خریداروں کے اختیار میں ہے وہ یہ ہے کہ ہر ایک خریدار کم سے کم ایک خریدار کی قیمت اخبار بھجوا دے تاکہ اخبار کی اعانت بھی ہو جائے اور ثواب بھی حاصل ہو۔ اس بارے میں زیادہ لیت و لعل کی گنجائش نہیں ہے کیونکہ پانی سر سے گذر چکا ہے۔

جنگ اور ہندوستان

یوگوسلاویہ و یونان پر جرمنی حملہ ہو جانے سے ہندوستان کے سیاسی مدبرین کی رائے ہے کہ جنگ اب ہندوستان کے سر پر آ پہنچی ہے۔ حکومت تو مناسب انتظام میں مشغول ہے مگر ہم ہندوستانی ایسے نازک وقت میں بھی اپنے ذاتی اختلافات کو ختم کرنے کے بجائے زیادہ وسیع کر رہے ہیں جس کی مثالیں فسادات ڈھاکہ اور لوہارو وغیرہ کے علاوہ لکھنؤ میں مدح صحابہ کے قضیہ نامرضیہ کی صورت میں ہمارے سامنے ہیں۔ فسادات ڈھاکہ کے متعلق تو وزیر اعظم بنگال نے اسمبلی میں بیان کیا کہ اس کی ابتدا ایام ہولی میں ہوئی۔ چند ہندو لڑکوں نے مسلمان لڑکوں پر رنگ پھینکا ایک مسلمان جو رنگ کے منع کرنے پر اس کو مضروب کیا گیا۔ رفتہ رفتہ قتل و غارت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ توہین مساجد کی گئی، قرآن مجید کو پھاڑ کر اس کے اوراق بدروؤں میں پھینکے گئے طرفین کا بہت سا جانی و مالی نقصان ہوا مگر یہ سب کچھ اہل ہوا کی خواہش پر ہوا۔ اگر کوئی سلیم الطبع ہندو یا مسلمان اس آگ پر شروع سے ہی پانی ڈال کر بجھا دیتا تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی۔

گھر کی حالت مذکورہ بالا فسادات سے زیادہ قابل افسوس قضیہ مدح صحابہ ہے جو سالہا سال سے شیعہ سنی کے مابین چلا آ رہا ہے۔ اس دفعہ بھی*

* عید میلاد کے موقع پر اہلسنت کی طرف سے مدح صحابہ کا جلوس نکالنا تھا۔ شیعہ اس کے خلاف تھے۔ مگر حکومت نے نقص امن کے خطرے کے پیش نظر … ناظم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲ - کثیر الاشاعت اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا۔
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہر حال پیشگی آنی چاہیئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہوسکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہیئے۔

امرتسر ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۵ اپریل ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (مسلمان اور تعلیم) - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
نجات النبی (بجواب شمس الاسلام بھیرہ) ص۳
شاہ ولی اللہ صاحبؒ کا مذہب - - ص۴
قادیان میں شیطان کا غلبہ - - ص۷
سیرۃ المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) - - ص۸
مسئلہ ایمان پر منطقی بحث - - ص۹
مدارس ص۱۲ - متفرقات - - - ص۱۳
علمی مطلع ص۱۴ - اشتہارات - - ص۱۵

سید البشر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی ... بائبل ...

مسلمان اور تعلیم

(از جناب بہار احمد صاحب بہیم ——— چھاؤنی نصیر آباد راجپوتانہ)

بہت کچھ وقت اپنا کھو چکے ہشیار ہو جاؤ
ابھی تو وقت ہے مانو مری اب بھی سنبھل جاؤ
ترقی کی اٹھو اور اللہ کے کچھ تدبیر کر دیکھو
جہاں مذہب کا چرچہ دین کی تعلیم ہو سب میں
غلط ہونے نہ پائے دیکھو بسم اللہ بچہ کی
غلط تعلیم ہی نے کر دیا پامال مسلم کو
جو بچہ مذہبی تعلیم سے آگاہ ہو جائے

مسلمانو اٹھو اب سو چکے بیدار ہو جاؤ
صحیح معنوں میں تم اسلام کے سانچے میں ڈھل جاؤ
دوا پی کر علاج گردش تقدیر کر دیکھو
تمہارا اپنے بچوں کو پڑھاؤ ایسے مکتب میں
بچے ہوں جہیں کانٹے ہو نہ ہرگز راہ بچے کی
تباہی کا نہیں معلوم ہے کیا حال مسلم کو
تو پھر حق کے لئے اسکی کشادہ راہ ہو جائے

پڑھے پھر شوق سے کچھ بھی بھٹک سکتا نہیں بچہ
سبق وحدت کا پڑھنے میں اٹک سکتا نہیں بچہ

انتخاب الاخبار

(ستا ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۱ء)

—— اس ہفتے حضور نظام دکن کی والدہ مکرمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ غفر اللہ لہا۔ اس خبر کی اطلاع بذریعہ تار حاجی یونس خان صاحب رئیس دتاولی نے دفتر ہذا میں بھیجی تھی۔

—— امرتسر میں ۱۹۔ ۲۰ اپریل کو پنجاب بیوپاری کانفرنس منعقد ہوئی۔ ۴ ہزار ہا اشخاص نے شرکت کی پنجاب کے تمام شہروں میں دونوں دن ہڑتال رہی جدید قوانین کے خلاف تقریریں ہوئیں اور چند تجاویز بھی پاس ہوئیں۔ (دیکھو صفحہ)

—— پنجاب اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستیں تیار ہوگئی ہیں۔ جن کی تعداد ۲۹ لاکھ بتائی جاتی ہے۔

—— امرت سر سردار سنت سنگھ نے پنجاب بیوپاری کانفرنس میں جدید قوانین کے خلاف احتجاج (پروٹسٹ) کے طور پر سردار صاحب کا خطاب واپس کردیا۔

—— میاں افتخار الدین ایم۔ ایل۔ اے جو کانگرسی ستیاگرہ کرنے کے باعث ڈیڑھ سال قید ہوئے تھے اپیل کرنے پر سنٹرل جیل لاہور سے رہا کردیئے گئے ہیں۔

—— شیخ خادم لطیف گابا ایم۔ ایل۔ اے کے ذمہ پنجاب کاٹن ملز کا نو ہزار روپیہ قرضہ تھا۔ عدالت نے شیخ گابا کو دیوالیہ قرار دیدیا ہے۔ اس لئے اب آپ پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں رہ سکتے۔

—— لاہور ۲۔ اپریل۔ حکومت پنجاب کی تجویز ہے کہ پنجاب کی صنعتوں کے لئے سرکاری امداد کے قانون مصدرہ ۱۹۳۵ء کے ماتحت مالی سال رواں کے دوران میں مندرجہ ذیل رقوم خرچ کی جائیں گی۔

(۱) قرضوں کی صورت میں ۳ لاکھ روپیہ۔ (۲) قسطوں کے ذریعہ مشینری کی خرید کے متعلق ۲۰ ہزار روپیہ۔ (۳) امدادی رقوم کی صورت میں ۴۰ ہزار روپیہ۔

جو لوگ اس سرکاری امداد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔ انہیں اپنی درخواستیں ۱۵ مئی ۱۹۴۱ء تک مقررہ فارم پر ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کی خدمت میں بھیج دینی چاہئیں۔

متعلقہ قواعد اور درخواست کے فارم ڈائرکٹر محکمہ صنعت و حرفت پنجاب لاہور کے دفتر یا سپرنٹنڈنٹ صاحبان محکمہ صنعت و حرفت لاہور، امرتسر، سیالکوٹ ملتان اور لدھیانہ سے مفت دستیاب ہوسکتے ہیں۔

—— سر ضیاء الدین احمد مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے وائس چانسلر منتخب ہوگئے ہیں۔

—— احمد آباد میں فرقہ وارانہ فساد کی وجہ سے ۵۵ اشخاص ہلاک اور تین سو زخمی ہوئے۔

"اسلام اور مسیحیت"

رسالہ "اسلام اور مسیحیت" چونکہ تین کتابوں کا جواب ہے۔ اس لئے اندازہ سے زیادہ طویل ہوگیا ہے۔ تصنیف کے ساتھ کتابت اور طباعت بھی ہورہی ہے۔ یہ کتاب اپنی خوبیوں کے لحاظ سے انشاء اللہ بے نظیر ہوگی۔ ناظرین فرمائشیں بھیجنے میں تاخیر نہ کریں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

آخری اطلاع

آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ نیز اسی میں ماہ مئی کا حساب دوستاں بھی درج ہوگا۔

ناظرین نوٹ کرلیں۔ (منیجر اہلحدیث)

—— صوبہ یوپی کی پولیس نے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے دفتر الہ آباد کی سات گھنٹے تلاشی لی۔ چند فائلیں اور کاغذات اپنے قبضہ کرلئے۔

—— امریکہ و برطانیہ کے ترکی میں مقیم سفیروں نے امریکن اور برطانوی باشندوں کو ترکی سے فوراً نکل جانے کی ہدایت کی ہے۔

—— مصری پارلیمنٹ کا اعلان ہے کہ موجودہ صورت میں مصر کو کوئی تشویش نہیں۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

—— میکسیکو میں زبردست بھونچال آنے سے پندرہ ہزار اشخاص ہلاک و زخمی ہوئے۔ کئی دیہات تباہ و برباد ہوگئے (قادیان خبردار!)

—— لندن میں امریکہ سے اڑنے والے قلعے جو حال ہی میں تیار ہوئے ہیں۔ پہنچ گئے ہیں۔ انکی رفتار تین سو میل فی گھنٹہ ہے۔ اور ۲۴ سو پچاس میل تک مار کرسکتے ہیں۔

—— جاپان کے بحری بیڑے نے جنوبی چین کے ساحل کی مکمل ناکہ بندی کرلی ہے۔ نیز چین کی اکثر بندرگاہوں پر قبضہ کرلیا ہے۔

—— سرکاری اعلان ہے کہ یونان سے اتحادی دستے پیچھے ہٹ رہے ہیں۔

—— جرمنی نے لندن پر شدید ترین حملہ کیا جس سے مالی و جانی نقصان بہت ہوا۔ ایک ماہر اقتصادیات مع بیوی اور لارڈ ارل آف کمبرلی ہلاک ہوگئے۔

—— برطانوی بمبار جہازوں نے بھی برلن پر حملہ کیا اور ایک خاص قسم کے بم برسا کر دشمن کو کافی نقصان پہنچایا۔ یہ بم پہلے سے پانچ گنا زیادہ طاقت کے تھے

—— برطانیہ نے تین لاکھ عورتوں کی ایک نئی فوجی رجمنٹ تیار کی ہے۔

درخواست دعا راقم الحروف تجارتی پریشانی میں پھنسا ہوا ہے۔ جماعت اہل حدیث سے گذارش ہے کہ ایک دو وقت نماز فرض کے بعد خلوص دل کے ساتھ بارگاہ ایزدی میں میری دفع پریشانی کے لئے دعا کریں۔ (خدا کا ایک پریشان بندہ)

مضامین آمدہ عبد الغفار صاحب مرزا نیلش بیگ صاحب۔ مولوی عبد القدوس صاحب۔ مولوی عبد الصمد صاحب۔

مضامین غیر مقبولہ احمدی علماء سے ایک گذارش متحدہ قومیت اور مسلمان۔ آریہ سماج کا پرچار۔

آمدہ نظمیں نسیم صاحب آسی۔ حکیم عبد الباسط صاحب

—— مصر میں فوجی تیاریوں کی وجہ سے تمام فوجی افسروں کی رخصتیں منسوخ کردی گئی ہیں۔

—— یونان کے وزیر اعظم خودکشی کرکے مرگئے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۷- ربیع الاول ۱۳۶۶ھ

حیات النبی

بجواب "شمس الاسلام" بھیرہ

آج مسلمانوں میں جتنے مسائل میں اختلاف ہو رہا ہے ان میں سے اکثر مسائل محض قیاسی ہیں۔ قیاسی بھی وہ نہیں جو علم اصول کے مطابق قیاسی ہیں بلکہ قائلین کی محض اپنی فہمیدہ آرا ہیں علمائے اصول فقہ نے قیاس کو دلیل شرعی کہا ہے مگر اس کیلئے شروط اور قیود لگائی ہیں دو بڑی ضروری شرطیں یہ ہیں

اول قیاس کے لئے مقیس علیہ منصوص شرعی ہو

دوم قیاس بمقابلہ نص صریح کے نہ ہو۔

قیاس کے لئے یہ دو شرطیں ایسی لازمی ہیں کہ ان میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے معاصر علماء باوجود تسلیم کرنے قواعد اصول فقہ کے اور باوجود اپنے آپ کو مقلد کہنے کہلانے کے صحیح مقیس علیہ کے بغیر نصوص صریحہ کے مقابلہ میں محض اپنی آراء سے مسائل خصوصاً مسائل اعتقادیہ کا اثبات کرتے ہیں۔ ہم اس طریقہ کو علمی قواعد کا تمسخر غلط کاری سمجھتے ہیں۔ پھر اس پر طرفہ یہ ہے کہ علمائے مقلدین اہل حدیث کو علوم اصولیہ و معقولیہ سے خالی سمجھ کر قل اعوذ ملّے کہا کرتے ہیں۔ حالانکہ خود ہی ان علوم کو نہ استعمال کرتے ہیں نہ ان کا لحاظ رکھتے ہیں۔ کوئی مخالف اگر اس سے یہ نتیجہ نکالے کہ یہ لوگ ان علوم کو پڑھتے ہی نہیں یا جانتے ہی نہیں تو شاید غلط نہ ہوگا۔ گو ہم اس کے قائل نہیں ہیں ایسی ہی روش کا ایک نمونہ آج ہم رسالہ "شمس الاسلام" بھیرہ سے پیش کرتے ہیں۔ یہ مضمون پُر اغلاط ہونے کی وجہ سے لطف انگیز ہے۔ اس لئے ہم اسے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور اپنی معروضات نیچے حواشی میں لکھیں گے۔

مضمون نقل کرنے سے پہلے ہم اپنا عقیدہ مع دلیل ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے انسانوں کی طرح وفات پا گئے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آنحضرت کے حق میں صاف مرقوم ہے
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (پ ۲۳ ع ۳)
(تحقیق تو بھی وفات پائیگا اور وہ بھی وفات پائینگے)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں وفات النبی کا باب باندھا ہے۔ جس میں دلیل کے طور پر یہ آیت لکھی ہے۔ اس کے بعد ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ کا ایک قول یوں لکھا ہے۔

قالت عائشۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی مرضہ الذی مات فیہ (الحدیث)

یعنی حضور اُس بیماری میں جس میں آپ کی وفات ہوئی فرماتے تھے۔ وغیرہ

امام ممدوح اس کے نیچے ایک اور حدیث لاتے ہیں جس میں قبض اور توفی وغیرہ الفاظ آئے ہیں یہاں تک کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے انتقال پُر ملال کے بعد جب آپ کے چہرہ مبارک سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو جو الفاظ کہے وہ بھی صحیح بخاری میں مرقوم ہیں۔ جو یہ ہیں:-

واللہ لا یجمع اللہ علیک الموتتین اما الموتۃ التی کتبت علیک فقد متّھا۔

(باب وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

یعنی جو موت آپ کے لئے مقدر تھی اس سے تو آپ فوت ہو چکے ہیں اب یہ دو موتیں جمع نہیں ہونگی۔

اس کے بعد لوگوں کی پریشانی دور کرنے کے لئے صدیق اکبرؓ نے ایک خطبہ پڑھا جس میں جو الفاظ

مگر خدا تعالیٰ نے آپ کے لئے مستقل حکم فرما دیا تاکہ معلوم ہو کہ آپ کی موت اور میت کی موت میں فرق ہے۔ میت کی موت میں حیات کا انقطاع ہوتا ہے اور پیغمبر کی موت میں حیات کا انقطاع نہیں ہوتا بلکہ موت جیسے پردہ میں آنا ہوتا ہے۔ اور پھر پردہ بھی ایسا نہیں جیسا نیند میں بلکہ ایسا پردہ کہ جس کی وجہ سے ہم کو احساس حیات نہیں رہتا۔ تاکہ نیند کے پردے اور اس پردے میں بھی فرق ہو جائے۔

(شمس الاسلام بھیرہ۔ صفحہ ۲۳ بابت مارچ ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ کا مذہب

بحث تقلید کا مزید تکملہ

(۵)

گزشتہ چار نمبروں میں ہم نے شاہ صاحبؒ کی علمی شان کے متعلق مفصل بحث کی ہے۔ اس کے بعد ہم نے "الفرقان" کے ولی اللہ نمبر کو پھر دیکھا تو اس میں ہم کو بعض نامہ نگاروں کے مضامین ایسے مل گئے۔ جو آپ کے مسلک پر کافی روشنی ڈالتے ہیں۔ ان میں سے ایک نامہ نگار مولانا مودودی صاحب ہیں۔ آپ کا مضمون بھی ولی اللہ نمبر میں درج ہوا ہے۔ آپ نے شاہ صاحب کا اپنا کلام انکی کتاب "تفہیمات" سے نقل کیا ہے۔ جو یہ ہے:-

"میں ان پیرزادوں سے جو کسی استحقاق کے بغیر باپ دادا کی گدیوں پر بیٹھے ہیں۔ کہتا ہوں کہ یہ دھڑے بندیاں تم نے کر رکھی ہیں؟ کیوں تم میں سے ہر ایک اپنے طریقہ پر چل رہا ہے اور کیوں اس طریقہ کو سب نے چھوڑ رکھا ہے جسے اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتارا تھا؟ تم میں سے ہر ایک امام بن بیٹھا ہے۔ اپنی طرف لوگوں کو بلا رہا ہے اور اپنے آپ کو ہادی و مہدی کا سمجھتا ہے حالانکہ وہ ضال و مضل ہے۔ ہم ہرگز ان لوگوں سے راضی نہیں ہیں جو دنیا کے فوائد کی خاطر لوگوں سے بیعت لیتے ہیں۔ یا اس لئے علم حاصل کرتے ہیں کہ اغراض دنیوی حاصل کریں یا لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیتے ہیں۔ اور اپنی خواہشات نفس کی اطاعت ان سے کراتے ہیں، یہ سب رہزن ہیں، دجال ہیں کذاب ہیں، خود بھی دھوکہ میں ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں

میں ان طالبان علم سے کہتا ہوں جو اپنے آپ کو علماء کہتے ہیں کہ بے وقوفو تم یونانیوں کے علوم اور صرف و نحو و معانی میں پھنس گئے اور سمجھے کہ علم اس کا نام ہے حالانکہ علم تو کتاب اللہ کی آیت محکمہ ہے یا وہ سنت ہے جو رسول سے ثابت ہو۔۔۔۔۔۔ تم پچھلے فقہاء کے استحسانات اور تفریعات میں ڈوب گئے۔ کیا تمہیں خبر نہیں کہ حکم صرف وہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول نے فرمایا ہو؟ تم میں سے اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ جب کسی کو نبی کی کوئی حدیث پہنچتی ہے تو وہ اس پر عمل نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ میرا عمل تو فلاں کے مذہب پر ہے نہ کہ حدیث پر۔ پھر وہ یہ حیلہ پیش کرتا ہے کہ صاحب حدیث کا فہم اور اس کے مطابق فیصلہ تو کاملین و ماہرین کا کام ہے۔ اور یہ حدیث ائمہ سلف سے چھپی تو رہی نہ ہوگی، پھر کوئی وجہ تو ہوگی کہ انہوں نے اسے ترک کر دیا۔ جان رکھو کہ یہ ہرگز دین کا طریقہ نہیں ہے۔ اگر تم اپنے نبی پر ایمان لائے ہو تو اس کا اتباع کرو خواہ کسی مذہب کے موافق ہو یا مخالف۔۔۔۔۔۔

میں ان متقشف واعظوں، عابدوں اور خانقاہ نشینوں سے کہتا ہوں کہ اے زہد کے مدعیو! تم ہر وادی میں بھٹک نکلے اور ہر رطب و یابس کو لے بیٹھے۔ تم نے لوگوں کو موضوعات اور اباطیل کی طرف بلایا، تم نے خلق خدا پر زندگی کا دائرہ تنگ کر دیا، حالانکہ تم فراخی کے لئے مامور تھے، نہ کہ تنگی کے لئے۔ تم نے مغلوب الحال عشاق کی باتوں کو اپنا مدار علیہ بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ چیزیں پھیلانے کی نہیں، لپیٹ کر رکھ دینے کی ہیں۔" (الفرقان بریلی، ولی اللہ نمبر، صفحہ ۸۳-۸۴)

(بقیہ حاشیہ ص کا مضمون)

نوشیرواں نہ مُرد کہ نام نکو گذاشت
گرچہ بسا گذشت کہ نوشیرواں نہ ماند

الحاصل اس دنیاوی زندگی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وفات پا جانا نصوص صریحہ سے ثابت ہے اور عدم وفات کا عقیدہ قائلین کا محض اپنا ادعا ہے۔ وھو لیس بذالک (جو درحقیقت کچھ نہیں) پس

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

نوٹ، عدم وفات کے قائلین کو لازم آئیگا کہ وہ خلافت راشدہ کو بھی ناجائز کہیں۔ ہم اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

ے معلوم نہیں کس علم کے ماتحت یہ تفریق کی جاتی ہے یا محض تفسیر بالرائے ہے۔ قانون نحو کے لحاظ سے دونو جملوں میں الفاظ مَیِّتٌ اور مَیِّتُوْنَ خبر واقع ہوئے ہیں اور مبتدا دونوں خبروں کے الگ ہیں۔ اور یہ بالکل صاف بات ہے کہ مَیِّتٌ اور مَیِّتُوْنَ کا مادہ دراصل موت ہی ہے جو دونو مبتداؤں پر یکساں وارد کی گئی ہے : اے کاش فاضل نامہ نگار اتنا ہی کہہ دیتے کہ موت کلی مشکک ہے تو بھی ہم سمجھتے کہ آپ کی تقریر کسی علم پر مبنی ہے پھر ہم بھی اسی علم کے ماتحت جواب دیتے لیکن یہاں تو یہ غضب ہے کہ کسی مسلم کی پابندی نہیں بلکہ محض اپنی رائے کی پابندی ہے جو جی میں آیا کہہ دیا۔

جناب من! یہ میدان مناظرہ ہے خطبہ جمعہ یا مجلس وعظ نہیں کہ جہاں کوئی بولتا ہی نہیں۔ یہاں تو چاروں طرف سے معترضین اپنا حق لینے کو موجود ہیں خاصکر اہلحدیث کا تو اعلان ہے کہ

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اہلحدیث

"الفرقان" کے نامہ نگار صاحبان آپ اور ہم دونوں فریق حضرت شاہ صاحب کی جلالت شان پر متفق ہیں۔ پس ہم ہر دو فریق کو چاہئے کہ آپ کی عبارات منقولہ کو غور سے پڑھ کر دیکھیں کہ کس طرح شاہ صاحب کی شان ارفع کا ثبوت دیتی ہیں اور فیصلہ کریں کہ شاہ صاحب اپنے زمانے کے علماء اور صوفیاء کو کیا تعلیم دیتے ہیں اور کس چیز کی اشاعت کرنی چاہتے ہیں۔ یہ بات ایسی صاف اور واضح ہے کہ مزید تشریح کی محتاج نہیں ہے۔ ان مفصل عبارات کا خلاصہ ممدوح کا ایک ہی شعر ہے۔ یہ شعر صرف شعر ہی نہیں بلکہ کوزے میں سمندر ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں ؎

عملیکہ نہ ماخوذ زمشکوۃ نبی است
واللہ کہ سیرابی ازاں تشنہ بی است

(قدس اللہ سرہٗ و نور مرقدہٗ)

قادیانی مشن

قادیان میں شیطان کا غلبہ اور مصلح موعود کی اصلاح

قادیانی تحریک بھی عجیب تحریک ہے جسکی شان میں یہ شعر بہت ہی موزون ہے ؎

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا است

ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب کی تحریریں نکلتی تھیں۔ جن کا خلاصہ مضمون یہ ہوتا تھا کہ

شیطان کی زندگی مسیح موعود یعنی میری بعثت تک تھی سو وہ میرے آنے سے قتل ہو گیا انبیاء سابقین کے زمانہ میں وہ بھاگتا رہا۔ لیکن مسیح موعود (مرزا صاحب) کے زمانہ میں بھاگ نہیں سکا بلکہ قتل ہو گیا۔ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۱)

ہم بہت خوش تھے کہ دنیا کی شرارت کا سرچشمہ ختم ہو گیا۔ مگر مصلح موعود کی تحریروں سے معلوم ہوا کہ وہ قتل نہیں ہوا بلکہ آج کل خاص قادیان میں پڑا جاتا ہے۔

ناظرین! آپ لوگ آگاہ ہونگے کہ امت مرزائیہ میں دو گروہ تو مشہور ہیں تیسرا مدعی اصلاح ان میں شیخ غلام محمد لاہور میں پیدا ہوا ہے جس کا دعویٰ ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب قادیانی ان دونو گروہوں کیلئے مصلح موعود بن کر آیا ہوں۔ سب سے پہلے میری نظر اصلاح جماعت احمدیہ پر ہے جو اپنے خلیفہ اور میری غلط روش کی وجہ سے گمراہ ہو رہی ہے۔

آپ اپنے دعوے کی اشاعت بذریعہ مطبوعہ رسائل بڑے زور سے کرتے رہتے ہیں۔ آپکی شائع کردہ کتاب "مصلح موعود کی شیطان اور اس کے لشکروں سے آخری جنگ حصہ دوم" بابت اپریل اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ اس میں سے چند ضروری اقتباسات ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ جن سے آپ کا دعویٰ اور مقصد معلوم ہو جائیگا۔ آپ اسی کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں ہ۔

" احمدی قوم نے حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی وفات کے بعد اس دجالی زمانہ میں جب دنیوی ارادوں کی ملونی سے اپنی عبادت کو عبث بنا کر آسمان پر اپنا نام پرستش شیطان کے خانہ میں درج کرا لیا تو اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود (مرزا) کے مدنی زمانہ میں ان کی آسمانی نصرت کرنے کی بجائے مجھے اُن سے الگ کر لیا۔ تاکہ الوصیت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو آسمانی نشانوں سے کیڑوں مکوڑوں کی طرح ہلاک کر کے اللہ تعالیٰ کو آسمان پر خوشی پہنچائی جائے اور ان میں سے صرف انہیں لوگوں کے نفسوں کو روح القدس سے پاک کیا جائے جو مصلح موعود کی مقدس روح کے نظام توحید کے نیچے اپنی روحانی تکمیل و تزکیہ کے لئے کوشاں ہوں۔

خلیفہ قادیانی اپنے جسمانی تعلقات اور زمینی اجتہادات کی بنیادوں پر جو شرک کی عمارت قادیان میں کمہ میں بنا کر بظاہر غالب دکھائی دے رہے ہیں۔ یا لاہوری امیر اپنے اور حضرت مسیح موعود (مرزا) کے انسانی اجتہادات کی عارضی عمارتوں میں فروکش نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن سب کو کشف مذکورہ کے مطابق میرے ماموسانہ روحانی وجود کی آسمانی توحید کے مقابل عنقریب گرا دینے والا ہے۔ چنانچہ حوالہ جات ذیل اس پر بخوبی روشنی ڈالتے ہیں ××

غرض اللہ تعالیٰ نے جس طرح حضرت مسیح موعود (مرزا) کو اپنے ماموارنہ وجود میں مجسم توحید بنایا تھا تاکہ آپ تمام قوموں کے شرک کے خلاف زبردست جہاد کریں۔ اسی طرح آپ کے کشف کے ماتحت اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اپنے ماموارنہ وجود میں مجسم توحید بنا کر توحید کے قائم کرنے پر کھڑا کر دیا ہے۔ اور چونکہ میرا پہلا زمین و آسمان سلسلہ احمدیہ ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسی کے اندر پیدا شدہ شرک کا استیصال کر کے اس زمانہ کی دجالیت کو پاش پاش کر رہا اور شیطان کو اس کی تمام نحوستوں سے بھگا رہا ہوں ××××

خلیفہ قادیانی اگر غور کریں تو بالکل اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا) کی موت کے بعد سنہ ۱۹۱۴ء میں وہ سلسلہ احمدیہ کے کثیر حصہ پر جبرا قابض ہو گئے۔ اور روح القدس کے میدان قرب سے بُعد اختیار کر کے انہوں نے قوم کو شرک میں مبتلا کر کے ان کی روحانی ترقیوں کو روک دیا ہوا ہے۔ پس

خدا تعالیٰ کی حکمت نے چاہا کہ اس ظلم کے بانیوں کو اب تباہ کر کے سلسلہ احمدیہ کے موجودہ حالات کو توحید کے نظام سے بدل دے × × × × × × ×
ایک طرف مصلح موعود میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل توحید اور روحانی نزولوں کو حضور نبی کریم صلعم اور حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی مدنی زندگی کی ماموریت والتوں میں روبیت کے کمال پر مقام محمود پر مبعوث ہونے کا انتظام فرمایا ہے اور دوسری طرف اس کے مقابل اسلام کے آخری زمانہ میں مصلح موعود کے چند منکروں اور مخالفوں کو شیطان اور اس کے لشکروں کی کروت اموال و اولاد کے تکبر و فخر میں اس نے کمال پر پہنچا دیا ہے۔ جن میں مکی مشرکوں، مدنی منافقوں دمشقی یہودیوں اور اہل نصاریٰ کی مثل مصلح موعود کے مقابل اسلام کے اندرونی خطرناک دشمن احمدی مسلمان بھی موجود ہیں۔ اور بیرونی خطرناک دشمن ہندو مشرک عیسائی اور باقی اقوام بھی موجود ہیں لیکن مصلح موعود کو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے لئے آسمانی رحمت اور بشیر و مبارک بھی بنایا ہے × × × × ×

الہام نُصِرْتَ بِالرُّعْبِ وَاُحْيِيْتَ بِالصِّدْقِ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ۔ نُصِرْتَ وَقَالُوْا لَاتَ حِيْنَ مَنَاصٍ۔ ترجمہ۔ تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا۔ اے صدیق تو مدد کیا گیا۔ اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں۔ یعنی امداد الٰہی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے۔ اور ان کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائے گی۔ اور حق آشکارا ہو جائیگا۔
اس الہام میں حضرت اقدس (مرزا) کو اپنے مسیحی و احمدی زمانہ میں قرآنی سنت کے مطابق نامقبول ہو جانے کی وجہ سے مصلح موعود کے ماموریت وجود میں اسلام کی مدنی محمدی زندگی کی طرح رعب تاک نصرت کے لئے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ واقعات اس پر شاہد ہیں کہ ایسی نصرت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو اپنی جسمانی زندگی کے آخر تک حاصل ہوئی۔ اور نہ ہی بعد میں آپ کی دونوں جماعتوں کے ذریعہ اب تک حاصل ہو سکی ہے بلکہ قادیانی و لاہوری دونوں جماعتیں ایسی نصرت کا نمائش تیس برس کے بعد مقدر دکھاتے ہیں۔ لیکن افسوس کہ وہ اس نصرت سے قبل اور اس کے بعد سلسلہ احمدیہ کے صدیق اور فضل عمر فاروق بننے کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔ (مصلح موعود کی شیطان اور اس کے لشکروں سے آخری جنگ۔ حصہ دوم ملخصاً صفحہ ۱۳)

اہلحدیث ناظرین کرام! جس طرح مرزا صاحب کی کتب جو انہوں نے بخیال خویش نصرت اسلام کیلئے لکھی تھیں، کا خلاصہ یہی ہے کہ میں چنیں میں چناں اسی طرح ان مصلح کی کتب کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ میں ایسا میں ویسا۔
سوال ہو سکتا ہے کہ جناب حق میں ان ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ ہم نے جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مسیحیت احادیث نبویہ پر مبنی تھا۔ اور ہم چونکہ احادیث نبویہ کو مانتے ہیں اس لئے ہمارا حق تھا کہ ہم ان کے الہامات اور دعاوی کی تنقید کریں۔ مگر شیخ غلام محمد مصلح کے دعوے کی بنا مرزا صاحب کے الہاموں پر ہے جو ہمارے مسلمہ نہیں ہیں۔ اس لئے ہم ان کے دعوے کی تنقید کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ بلکہ اتنا ہی کہنا کافی جانتے ہیں

بحکم الثمرة تنبئ عن الشجرة

جیسے مرزا صاحب کے الہامات تھے ویسے ہی ان کے مصلح موعود کا دعویٰ ہے۔ ہماری نظر میں دونوں یکساں ہیں

؎ دل کو روؤں یا جگر کو میں
میری دونوں سے آشنائی ہے

سیرت المصطفیٰ

(۸)

(از قلم مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

سلسلہ مضمون ہذا ۲۴ فروری سنہ رواں سے شروع ہے۔ مندرجہ ذیل مضمون کو گذشتہ پرچہ سے ملا کر پڑھیں۔ (مدیر)

بعض ارہاصات

ارہاص دیوار کی بنیاد محکم کرنے کو کہتے ہیں (نہایہ) اور اصطلاح میں اُن خارق عادت امروں کو کہتے ہیں، جو کسی نبی برحق کے متعلق اُس کی نبوت کے ظہور سے پیشتر واقع ہوتے ہیں۔

جب بحیرا راہب کے قصے کا ذکر آگیا اور اُس میں بقول اہل سیرت بعض ارہاصات کا ذکر بھی ہے۔ گو ہم نے بوجہ ضعیف سند اُن کو نقل نہیں کیا تو بعض دیگر امور جو بطور ارہاص واقع ہوئے اور کتب حدیث میں مروی ہیں۔ اُن کا ذکر کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ میں فرمایا کہ اس شرح میں (دیگر کتب حدیث) مسانید و جوامع میں سے جو کچھ نقل کرونگا وہ بشرط صحت و حسن ہوگا (مقدمہ مطبوعہ دہلی) لہٰذا ہم بنظر اختصار و اعتبار اُن امور کو فتح الباریؒ سے نقل کر کے اپنے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔

• آپ کی ولادت کے نزدیک اور اُس کے بعد آپ کی نبوت کے علامات میں سے جو کچھ ظاہر ہوا اُس میں سے ایک وہ ہے جسے طبرانی نے عثمان بن ابی العاص ثقفی سے اُس نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ میں آنحضرتؐ کی والدہ (حضرت) آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس تھی۔ جب آپ کو درد زہ شروع ہوا تو میں نے ستاروں کو دیکھا کہ وہ نیچے جھک رہے ہیں یہاں تک کہ میں نے

(الہامات مرزا۔ مرزا صاحب کے مشہور الہامات کی تکذیب۔ قیمت ۹ ر ۔ پتہ: منیجر اہلحدیث امرتسر)

مسئلہ ایمان پر منطقی بحث

(از مولوی آفتاب احمد صاحب اعظمی)

(نامہ نگار اپنی تحریروں کے ذمہ دار ہوتے ہیں (مدیر))

اخبار تنظیم روڑ ۱۴ جنوری ۱۹۴۱ء کے صفحہ پر "سوالات علمیہ اور ان کے جوابات" کے عنوان سے مسئلہ ایمان کے متعلق چند سوالات کے جوابات مدیر صاحب اخبار نے منطقی انداز میں دئیے ہیں جو میرے خیال میں منطق و فلسفہ کے قوانین کے لحاظ سے اغلاط و استحالات کا مجموعہ ہیں۔

مدیر صاحب کے جوابات پر منطق و فلسفہ کے مسلمات و مصطلحات کی روشنی میں جن چند اشکالات کو میں اس وقت آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں ان کو ذکر کرنے سے پہلے ہی اخبار کے ان عام ناظرین سے معافی چاہتا ہوں۔ جو اس بحث کو سمجھ نہ سکیں۔ یہ ایک علمی بحث ہے اور وہ بھی منطقی و فلسفی اس لئے اس سے صرف اصحاب ذوق علماء و طلباء ہی محظوظ ہونگے۔ وما توفیقی الا باللہ!

اصل سوال و جواب تو عربی میں ہیں۔ لیکن احباب کے مشورے سے میں اپنا مضمون اردو میں پیش کر رہا ہوں تاکہ کم استعداد طلبہ بھی اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

سوالات کی نوعیت بھی جوابات ہی سے معلوم ہو جائے گی۔ اس لئے پہلے اسی کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ فاضل مجیب کے اول و ثانی جواب کا ماحصل یہ ہے کہ ایمان شرعی اعتقاد بالقلب، نطق باللسان عمل بالارکان ان تین اجزاء کا نام ہے۔ اور یہ تینوں اس کے لئے اجزاء حقیقیہ ہیں۔ جیسے درخت کے لئے اس کی شاخیں اور پتے۔ اور نماز کے لئے اس کے واجبات اور سنن۔ ایمان کسی ایک مقولہ کے تحت میں نہیں ہے۔ بلکہ کئی مقولوں سے مرکب ہے۔ اس لئے کہ اس کا ایک جزء (اعتقاد) مقولہ کیف سے ہے اور دوسرا جزء (نطق) مقولہ فعل سے ہے۔ اور احادیث شفاعت کے بعض الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان مقولہ کم سے (بھی) ہے۔

ایمان کے تین اجزاء میں سے پہلے دونوں جزء (اعتقاد و نطق) تو اس کے لئے رکن ہیں۔ یعنی اس کے فوت ہونے سے ایمان فوت نہیں ہوگا (لا الصلوٰۃ فانھا رکن للایمان کالاعتقاد والنطق .... (ملخصا و مترجما)

اب میں اپنے اعتراضات کو مختلف تقریروں میں پیش کرتا ہوں۔

(۱) سوال یہ ہے کہ ایمان محض فرضی اور اعتباری شے ہے یا کوئی واقعی اور نفس الامری حقیقت ہے ظاہر ہے کہ شق اول باطل ہے۔ اس لئے جب وہ ایک واقعی اور نفس الامری حقیقت ہے تو اس کا کئی مقولوں سے مرکب ہونا دو وجہوں سے محال ہے اولاً اس لئے کہ کسی حقیقت واحدہ کا اندراج تحت مقولتین ممتنع ہے فضلاً عن المقولات کما تقرر فی مقرہ۔ اور ثانیاً اس لئے کہ آپ نے ایمان کو مقولہ کیف سے مان کر اس کے مقولہ کم ہونے کے احتمال کو بھی صحیح مانا ہے۔ تو گویا آپ کے نزدیک اجتماع النقیضین جائز ہے۔ اس لئے کہ کم کا معنی ہے عرض یقبل القسمۃ بالذات الخ اور کیف کا معنی ہے عرض لا یقبل القسمۃ بالذات الخ تو ایک ہی شئ بالذات قابل قسمت ہے بھی۔ اور نہیں بھی۔ کیا یہ اجتماع النقیضین نہیں؟

(۲) اہل فن کے نزدیک یہ مقدمات مسلم ہیں۔ اول یہ کہ یہ مقولات اپنی ماتحت ماہیات مرکبہ کیلئے جنس عالی بنتے ہیں۔ ثانی یہ کہ جس ماہیت کے لئے کوئی جنس ہوگی۔ اس کے لئے کوئی فصل ممیز بھی ضرور ہوگی۔ ثالث یہ کہ کسی ماہیت کی جنس و فصل ہی اس کی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء ہیں۔ رابع یہ کہ کسی ماہیت کی جنس و فصل کا تحقق اس کی جمیع ذاتیات کا تحقق ہے۔ خامس یہ کہ کسی ماہیت کی جمیع ذاتیات کا تحقق بعینہٖ ذات اور ماہیت کا تحقق ہے ورنہ مجعولیۃ ذاتی لازم آئے گی۔ جیسے حیوان اور ناطق کا تحقق بعینہٖ انسان کا تحقق ہے۔

ان مقدمات کی تمہید کے بعد میں کہتا ہوں کہ جب ایمان اپنے ایک جزء مثلاً اعتقاد بالقلب کے اعتبار سے مقولہ کیف سے ہوا۔ تو یہ اس کے لئے جنس ہوا۔ اور جب اس کے لئے جنس ثابت ہوئی تو اب اس جنس میں جو چیزیں ایمان کے ساتھ شریک ہیں۔ ان سے امتیاز دینے والی کوئی فصل بھی اس کیلئے ضرور ہوگی۔ اور مسلم ہے کہ وہ جمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو جب یہ جنس (اعتقاد بالقلب) اس فصل ممیز کے ساتھ کسی شخص میں متحقق ہوگی۔ تو گویا ایمان کی جمیع ذاتیات اور اس کے پورے اجزاء متحقق ہو گئے۔ اور جب اسکی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء کا تحقق ہو گیا۔ تو اب ایمان کا تحقق بھی لازمی ہے۔ ورنہ لازم آئے گا تخلف ذات کا ذاتیات سے۔ او الکل کا اپنے جمیع اجزا سے۔ واللازم باطل فالملزوم مثلہ

اس اعتراض کو دوسرے واضح لفظوں میں یوں سمجھئے کہ اگر ایمان چند مقولوں سے مرکب ہو تو لازم آئے گا کہ اگر کسی شخص کو جمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دل سے اعتقاد ہو لیکن زبان سے ان کا اقرار نہ کرے بلکہ انکار کرتا ہو۔ اور عمل صالح بھی نہ کرتا ہو تب بھی وہ عند اللہ مومن ہے۔ کیونکہ اس صورت میں ایمان کی جنس و فصل یعنی اس کی جمیع ذاتیات اور پورے اجزاء کا تحقق پایا جاتا ہے۔ پس ایمان کا تحقق بھی لازمی ہے۔

اعتراض کی یہی تقریر نطق باللسان کے اعتبار سے بھی جاری ہو سکتی ہے۔ یعنی جب نطق کے اعتبار سے ایمان مقولہ فعل سے ہوا تو یہ اس کے لئے

جنس ہوا۔ اب اس جنس کے اعتبار سے اس کے لئے کوئی فصل ممیز بھی ضرور ہوگی۔ جب ان دونوں کا تحقق ہو جائیگا تو ایمان کا تحقق بھی ضروری ہے۔ گویا دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ اگر کوئی شخص زبان سے جمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار تو کرتا ہو۔ لیکن نہ ان پر اعتقاد رکھتا ہو اور نہ ان کے مطابق اچھے اعمال کرتا ہو تب بھی وہ عند اللہ مومن ہے۔

اس اعتراض کے سمجھ لینے کے بعد صاحب نوٹ اس لطیف نکتہ سے بھی ضرور محظوظ ہونگے کہ فاضل مجیب نے جس مقصد سے جواب کی یہ صورت مہیا کی تھی۔ اس کا باطل الٹ ہو گیا۔ اور یہ دلیل ان کے مدعا کی مثبت ہونے کی بجائے مبطل ہو گئی۔

(۳) ایمان جن مقولوں سے مرکب ہے۔ ظاہر ہے کہ وہ مقولے عرض سے ہیں۔ تو ایمان جو اس سے مرکب ہے وہ بھی عرض ہوگا۔ اور عرض اپنے وجود فی نفسہ میں محل اور موضوع کا محتاج ہوتا ہے۔ تو ایمان جو ایک ایسا عرض ہے۔ جو مختلف المحال اعراض سے مرکب ہے۔ اس کا محل کیا ہوگا۔ اس کے اجزاء حقیقیہ میں سے کسی کا محل دل، اور کسی کا زبان اور کسی کا جوارح ہیں۔ اب یا تو یہ کہا جائے کہ ایمان کا محل ان تینوں کے علاوہ کوئی اور چیز ہے تو یہ بداہۃً باطل ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ انہیں تینوں میں سے کوئی ایک ہے۔ تو ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی اور یہ بھی باطل ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ تینوں ہیں تو لازم آئیگا کہ ایک ہی چیز ایک ہی وقت میں مختلف محلوں کے ساتھ قائم ہو اور جب قیام العرض الواحد بمحلین مختلفین محال ہے تو بمحال مختلفۃ بطریق اولیٰ محال ہوگا۔

جب ایمان کو مرکب ماننے کے بعد اس کے تحقق کی یہ تمام صورتیں باطل ہیں۔ تو معلوم ہوا کہ اس کا مرکب ہونا ہی باطل ہے۔

(۴) ایمان جو جنس و فصل سے مرکب ہے۔ ماہیۃ جنسیہ ہے یا نوعیہ۔ ماہیۃ جنسیہ ہونا تو باطل ہے۔ اس لئے کہ جنس اس کلی کو کہتے ہیں۔ جو کثیرین مختلفین بالحقائق پر "ما ہو" کے جواب میں بولی جائے۔ اور ایمان ایسی کلی نہیں۔ کیونکہ اس کے ماتحت ایسی مختلف الحقائق ماہیات نہیں ہیں جن سے "ما ہی" کے ساتھ سوال کرنے پر "ایمان" واقع ہو اور ثانیاً اس لئے کہ یہ ایک ایسی کلی ہے جس کا تحصل افراد حصصیہ کے ضمن میں ہوتا ہے۔ وکل حقیقۃ بالنسبۃ الی حصصہا نوع کما قال الفاضل البہاری۔ لہٰذا اس کا ماہیۃ جنسیہ ہونا باطل ...... اور ماہیۃ نوعیہ ہونا متعین ہوا۔ تو اب اسکے افراد میں نفس ماہیۃ کے اعتبار سے زیادت و نقصان کے ساتھ تفاوت نہیں ہو سکتا۔ جیسے ماہیۃ انسانیہ کے افراد میں نفس حقیقت کے اعتبار سے کوئی تفاوت نہیں بلکہ نفس انسانیۃ میں سب برابر ہیں۔ اسی طرح نفس ایمان میں تمام مومنین برابر ہونگے۔ اگر اختلاف ہوگا تو وہ عوارض و آثار کے اعتبار سے ہوگا۔ اور اس کا کوئی منکر نہیں۔ حقیقت ایمان کے اعتبار سے افراد میں کمی زیادتی ماننا منطقی اصول سے غلط ہے (خواہ شرعاً صحیح ہی ہو)

ہاں یہ وہم نہ کیا جائے کہ یہ اعتراض صرف ایمان کے ماہیۃ نوعیہ ماننے کی بنا پر ہے۔ نہیں یہ اعتراض تو پہلی شق پر بھی قائم ہے۔ اس لئے کہ ماہیۃ جنسیہ کے ماتحت انواع میں گو اختلاف نفس حقیقۃ کے اعتبار سے ہوتا ہے۔ لیکن اسکی صورت اور ہے۔ ماہیۃ جنسیہ میں کمی زیادتی کے اعتبار سے نہیں ہوتا۔ فافہم۔

(۵) احادیث شفاعت کے جن ظاہر الفاظ سے آپ نے ایمان کو مقولہ کم سے ہونا سمجھا ہے۔ یہ بھی محل نظر ہے۔ اس لئے کہ اگر احادیث میں مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو مجسم بنا کر ان میں مقدار اور کمیۃ پیدا کر دیگا تو ان کو اس موقع پر پیش کرنا۔ اور ان سے ایمان کے مقولہ کم سے ہونے پر استدلال کرنا بالکل بے محل اور غلط ہے اور اگر مراد یہ ہے کہ اسی عالم میں جو ایمان موجود ہے وہ مقولہ کم سے ہے تو بتایا جائے کہ یہ ایمان جو بقول آپ کے اعتقاد، نطق، عمل تین اجزاء حقیقیہ سے مرکب ہے۔ یہ مرکب من حیث ہو کر مرکب مقولہ کم سے ہے یا اس کا کوئی جزء۔ اگر کسی جزء کے اعتبار سے ہے تو بتائیے کہ ان تین اجزاء میں سے کونسا جزء مقولہ کم سے ہے۔ یا ان تین اجزاء کے علاوہ کوئی جزء ایسا بھی ہے جو ایمان کی حقیقت میں داخل ہے اور مقولہ کم سے ہے۔ اگر کوئی اور جزء حقیقی ہوگا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اعتقاد۔ نطق، عمل ان تینوں اجزاء کے متحقق ہونے کے بعد بھی ایمان متحقق نہیں ہوگا۔ کیونکہ مرکب کے جمیع اجزاء متحقق نہیں ہوئے حالانکہ یہ بالاجماع باطل ہے۔ اور اگر ایمان کے یہی تین جزء ہیں اور ان میں سے کوئی جزء بھی مقولہ کم سے نہیں تو پھر مرکب من حیث ہو مرکب مقولہ کم سے کیسے ہوا۔

نیز یہ بھی بتایا جائے کہ ایمان اگر مقولہ کم سے ہے تو اس کی قسموں میں کونسی قسم میں داخل ہے۔ کم منفصل ہے یا متصل۔ ان دونوں میں سے کوئی بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کم منفصل عدد کو کہتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ایمان عدد نہیں۔ لہٰذا وہ کم منفصل بھی نہیں۔ اور کم متصل بھی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ کم متصل کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قار الذات۔ دوسری غیر قار الذات۔ غیر قار الذات صرف زمانہ ہے۔ اور قار الذات تین چیزیں ہیں۔ خط۔ سطح جسم تعلیمی۔ ظاہر ہے کہ ایمان ان تینوں میں سے کوئی بھی نہیں۔ پس معلوم ہو گیا کہ ایمان مقولہ کم سے نہیں

(۶) اسی طرح احادیث شفاعت کے بعض دوسرے ظاہر الفاظ کو دیکھ کر آپ نے ایمان کو کوئی وزندار چیز سمجھ لیا۔ اور پھر منطقی حیثیت سے اس کو مقولہ کیف سے مان کر اس پر یہ تفریع بھی کر دی فزیادتہ و نقصانہ من الکیفیات۔

اور فروع نوٹ میں تو صاف طور پر تحریر ہے کہ "احادیث سے بظاہر ثابت ہوتا ہے کہ ایمان ایک کیفیت ہے" اور اس کیفیت کی نوعیت آپ کے بیان کے مطابق یہ ہے کہ وہ ایک "ذی وزن" چیز ہے۔ تو گویا آپ کے نزدیک اس میں زیادتی و نقصان کا

مطلب یہ ہے کہ اس کا وزن گھٹتا بڑھتا ہے۔ اب یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے جو اس سے پہلے نمبر میں گذر چکا۔ یعنی اگر ان احادیث میں مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو وزن دار بنا دیگا۔ اور کسی جسمانی شکل میں ہو کر تولا جائیگا۔ تو اس موقع پر ان حدیثوں کا ذکر کرنا بالکل بے محل اور خروج عن المبحث ہے۔ اور اگر مراد یہ ہے کہ فی الحال جو ایمان اس دنیا میں موجود ہے۔ اور جس سے لوگ بالفعل متصف ہوتے ہیں۔ وہ "وزن دار" چیز ہے اور اس میں کمی زیادتی وزن کے اعتبار سے ہوتی ہے۔ تو اس کی صورت کیا ہے۔ اس لئے کہ جب ایمان (اعتقاد، نطق، عمل) ان تین اجزاء سے مرکب ہے تو ان میں سے کونسا جزء ذی وزن ہے۔ اور جب مرکب اور مجموعہ کے اجزاء میں سے کوئی جزء بھی ذی وزن نہیں تو مرکب کیسے ذی وزن ہوگیا۔ اور اگر یہ تینوں اجزاء ایمان کے جمیع اجزاء نہ ہوں۔ بلکہ ان کے علاوہ کوئی ذی وزن جزء بھی ہو تو وہی استحالہ لازم آئے گا جو ابھی نمبر ۵ میں گذرا۔ یعنی یہ کہ اعتقاد بالقلب، نطق باللسان، عمل بالارکان (بجمیع ما جاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم) پائی جانے پر بھی ایمان نہ پایا جائے فان الکل لا یتحقق الا بتحقق جمیع اجزائہ وھو باطل اجماعاً۔ فتامل۔

(۷) ایمان جو حقیقۃً واحدہ ہے۔ اگر کئی مقولوں سے مرکب ہو تو ظاہر کہ ان میں سے ہر مقولہ اس کیلئے جنس ہوگا۔ اور ہر ایک کا قرب اور بُعد اس کے لئے ایک ہی درجہ پر ہوگا۔ یہ نہیں ہے کہ ان میں سے کوئی قریب ہو اور کوئی بعید۔ کیونکہ جنس قریب جنس بعید کے ماتحت ہوتی ہے۔ تو لازم آئے گا کہ ایک مقولہ دوسرے مقولہ میں داخل ہو وھو محال عند الحکماء، پس جب یہ تمام مقولے ایمان کے لئے ایک ہی مرتبہ کے لحاظ سے جنس ہوں گے تو ماہیۃ واحدہ کیلئے مرتبہ واحدہ میں کئی جنسیں ثابت ہوں گی۔ حالانکہ اس قسم کی دو جنسوں کا ہونا محال ہے۔ فضلاً عن اجناس متعددۃ۔ چنانچہ سلم میں ہے و من ههنا یقترح عدم امکان جنسین فی مرتبۃ واحدۃ لماهیۃ واحدۃ

(۸) آپ فرماتے ہیں کہ ایمان کے تین اجزاء میں سے پہلے دو جزء (اعتقاد و نطق) کے فوت ہونے سے ایمان فوت ہو جائیگا۔ لیکن تیسرے جزء (عمل) کے فوت ہونے سے ایمان فوت نہیں ہوگا الا الصلوٰۃ

میں کہتا ہوں کہ جب ایمان آپ کے نزدیک کئی مقولوں سے مرکب ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہر مقولہ اس کے لئے جنس ہے۔ اور جنس اپنی نوع کے لئے اجزاء ذاتیہ میں سے ہوتی ہے۔ تو جس طرح اعتقاد اور نطق مقولہ کیف اور مقولہ فعل سے ہیں۔ اسیطرح عمل بھی مقولہ فعل سے ہے۔ تو جو نسبت پہلے دونوں جزؤں کو ایمان کے ساتھ ہے بالکل وہی نسبت تیسرے جزء کی بھی اس کے ساتھ ہے۔ یعنی جسطرح ان دونوں جزؤں کی نسبت ایمان کے ساتھ نسبۃ الجنس الی النوع یا نسبۃ الذاتی الی الذات ہے۔ بالکل اسی طرح تیسرے جزء کی نسبت بھی اس کے ساتھ ہے۔ پھر منطقی حیثیت سے اس فرق کی کیا وجہ ہے کہ پہلے دونوں جزء تو اس کے لئے ارکان ہوں۔ اور ان کے فوت ہونے سے ایمان فوت ہو جائے۔ لیکن تیسرا جزء محض جزء ہی رہ جائے اور اس کے فوت ہونے سے ایمان فوت نہ ہو۔

(۹) آپ نے اعمال صالحہ کو ایمان کے لئے اجزا حقیقیہ بتایا ہے اور اس کی تشبیہ درخت کے پتوں اور اس کی شاخوں کے ساتھ دی ہے۔ لیکن جو اعمال کی جزئیت کے منکر ہیں وہ تو اسی نظیر سے ان کی عدم جزئیت ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمال کی نسبت ایمان کی طرف۔ نسبت الجزء الی الکل نہیں۔ بلکہ نسبت الفرع الی الاصل ہے۔ چنانچہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی دیوبندی اس مسئلہ پر ایک مبسوط بحث کرتے ہوئے اخیر میں اپنے مذہب کی توضیح کے ضمن میں لکھتے ہیں:-

وعند الفریق الثانی (ای المنکرین لجزئیۃ الاعمال) الاعمال لیست من اجزاء الایمان بل ھی فروع نابتۃ من اصل الایمان الذی ھو التصدیق والانقیاد القلبی، کما اشار الیہ الشیخ ولی اللہ الدھلویؒ فنسبۃ الاعمال الی الایمان عندنا لیست نسبۃ الجزء الی الکل بل نسبۃ الفرع الی الاصل او نسبۃ البدن الی الروح المدبر لہ آہ (فتح الملہم ص ۱۵۷ ج ۱)

اسی طرح اعمال کو ایمان کا جزء حقیقی بتا کر اس کی تائید و تشبیہ میں نماز کے واجبات اور سنن کو پیش کرنا بھی محل نظر ہے۔ اس لئے کہ یہ لوگ واجبات اور سنن کو نماز کے لئے اجزاء حقیقیہ نہیں تسلیم کرتے بلکہ ان کو متممات و مکملات صلوٰۃ کہتے ہیں۔ اگر کسی نے ان پر جزئیت کا اطلاق کیا ہے تو وہ علی سبیل المجاز ہے۔ کما یظہر بعد الرجوع الی امہات الکتب من الفقہ

(۱۰) سائل نے اعمال کا تعلق ایمان کے ساتھ معلوم کرنے کے لئے اعضاء انسانیہ اور حقیقت انسانیہ کی جو نظیر پیش کی ہے۔ آپ نے اس سے نفیاً یا اثباتاً کوئی تعرض کیوں نہیں کیا۔ اور بجائے اسکے دوسری دو نظیروں کی طرف عدول کرنے کی کیا وجہ ہے۔ حالانکہ بظاہر جو صورت شاخوں کی درخت کے ساتھ ہے۔ وہی اعضاء انسانیہ کی انسان کے ساتھ۔ وقد بقیت الخبایا فی الزوایا بعدُ۔ فتامل۔

سیرت المصطفیٰ

(بقیہ مضمون از صفحہ ۸)

عثمان کیا کہ وہ بچہ پر گر پڑیں گے۔ جب آپ وضع سے فارغ ہوئیں تو آپ سے ایک نور نکلا۔ جس سے وہ گھر اور وہ محلہ روشن ہوگیا اور اس حدیث کی شاہد عرباض بن ساریہ رض کی حدیث ہے۔ جو کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) کو فرماتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اور میں (خدا کے علم میں) اس وقت بھی خاتم النبیین تھا جبکہ حضرت آدمؑ مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور ابھی تم کو اس کی حقیقت بتاتا ہوں۔ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا[1] اور حضرت عیسیٰ کی بشارت ہوں جو انہوں نے میری بابت کی تھی[2] اور اپنی والدہ ماجدہ کی رؤیت ہوں جو اس نے دیکھی تھی۔ اور انبیاء علیہم السلام کی مائیں اسی طرح دیکھتی آئی ہیں اور بے شک رسول اللہ ؐ کی والدہ (ماجدہ) نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے روایت کیا اس حدیث کو امام احمدؒ نے اور صحیح کہا ہے امام ابن حبانؒ نے اور امام حاکمؒ نے اور حضرت ابوامامہ رض کی حدیث میں بھی اسی طرح ہے جو امام احمدؒ نے روایت کی اور امام ابن اسحاق نے ثور بن یزید سے اور اس نے خالد بن معدان سے اور وہ آنحضرت کے صحابہ رض سے اسی طرح روایت کرتے ہیں

[1] مولانا حالی مرحوم فرماتے ہیں ؎
ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل و نوید مسیحا
اس میں حضرت ابراہیمؑ کی دعا رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا (الآیہ پ۱) اور حضرت عیسیٰ کی بشارت وَ مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ (پ۲۸) کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ

اور کہا کہ علاقہ شام کا بصریٰ[3] روشن ہوگیا اور امام ابن حبان اور حاکم نے آپکی شیرخوارگی کے قصہ میں ابن اسحاق کے طریق سے باسناد دایہ حلیمہ سعدیہ رض ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اس میں علامات (نبوت) میں سے یہ بھی ہیں۔ اس کی چھاتیوں میں دودھ کا زیادہ ہوجانا۔ اور اس کی اونٹنی کا دودھ زیادہ ہوجانا حالانکہ وہ نہایت لاغر ہوگئی تھی۔ اور آپ کی سواری کے گدھے کا تیز رو ہوجانا۔ اور اس کے بعد دایہ حلیمہ کی بکریوں کا دودھ زیادہ ہوجانا۔ اور اس کے علاقہ کی زمین میں پیداوار کی فراوانی۔ اور اس کی کاشت کا بہت جمنا اور اگنا۔ اور دو فرشتوں کا آپ کا سینہ مبارک شق کرنا۔ اور اس آخری بات یعنی شق صدر کو امام مسلمؒ نے بھی حضرت انس رض کی حدیث سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل آئے جبکہ آپ (بچپن میں) لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ پس آپ کو پکڑا اور لٹا دیا اور آپ کے قلب کو چیر کر اس سے جما ہوا خون نکالا اور کہا یہ آپ سے شیطان کا حصہ تھا (جو نکال ڈالا ہے) پھر اسے یعنی آپ کے دل کو سنہری طشت میں (رکھ کر) آب زمزم سے دھویا۔ پھر اسے جمع کردیا اور اس کے ٹھکانے پر رکھ دیا۔ الحدیث۔

اور مخزوم بن ہانی مخزومی کی حدیث میں ہے وہ اپنے باپ سے روائت کرتے ہیں۔ اس نے کہا اور اس وقت اس کی عمر ایک سو پچاس برس ہوچکی تھی کہ جس رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے۔ کسرائے ایران کا محل ٹوٹ گیا۔ اور اس کے چودہ کنگرے گر پڑے اور (آتش پرست) فارسیوں کی (عبادت کی) آگ بجھ گئی اور وہ اس سے پہلے ایک ہزار سال سے کبھی نہ بجھی تھی۔ اور بحیرہ ساوہ کا پانی نیچے چلا گیا اور موبذان ایرانی نے دیکھا کہ سخت (قوی) اونٹ اچھے اچھے گھوڑوں کو کھینچ رہے ہیں۔ اور دریائے دجلہ (کا پانی) ٹوٹ گیا ہے اور اس کے گرد کے شہروں میں منتشر ہوگیا ہے۔ جب کسریٰ صبح کو اٹھا تو اسے اس واقعہ سے گھبراہٹ ہوئی۔ اور اس نے اپنے اہل مملکت سے دریافت کیا تو انہوں نے سطیح (کاہن) کی طرف پیغام بھیجا۔ پھر سارا قصہ بطوالت مذکور ہے۔ روایت کیا اس کو ابن السکن وغیرہ نے معرفۃ الصحابہ میں۔ ۱۲ (ترجمۃً فتح الباری مطبوعہ دہلی ج ۱۴ ص ۳۲۹)

[3] یہ بصری وہی مقام ہے جس کا ذکر سابقاً سفر شام میں آچکا ہے۔ ۱۲ منہ

سیریا کا دوسرا سفر جب آپ کی عمر شریف بیس سال کی ہوئی تو آپ نے حضرت ابوبکر رض کی معیت میں پھر دوسری دفعہ سیریا کا سفر کیا۔ اس سفر کا ذکر عام اہل سیرت نے نہیں کیا۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے اصابہ میں بحیرا راہب کے ذکر میں عبدالغنی بن سعید ثقفی کی روایت سے نقل کیا ہے جو متروک الروایت ضعیف راویوں میں سے ہے اس کا ذکر ۲۸۔ مارچ ۱۹۴۱ء کے اہلحدیث میں صفحہ نمبر ۱ پر گزر چکا ہے۔ (باقی)

فتاویٰ

س ۶۷} عبداللہ اپنی جائداد چھوڑ کر مرگیا۔ ایک بیوی اور تین لڑکیاں اور دو بھائی حشم اللہ۔ کودنی۔ لیکن حشم اللہ عبداللہ متوفی کا سگا بھائی جو ایک ماں باپ سے ہے۔ اور کودنی دوسری ماں سے ہے لیکن باپ تینوں کا ایک ہے۔ اب عبداللہ متوفی کی جائداد میں بہت سخت تنازعہ ہے۔ حشم اللہ کہتا ہے کہ میراث میں کودنی کا حق نہیں ہے۔ کیونکہ دوسری ماں سے ہے باپ ہم تینوں کا ایک ہونے سے کیا ہوتا ہے۔ اور کودنی دعویدار ہے کہ میراث میں میرا حق ہوتا ہے کیونکہ ہم تینوں بھائی ایک باپ سے ہیں۔ ایسی صورت میں کودنی کا حق میراث میں پہنچتا ہے یا نہیں؟

کودنی — حشم اللہ — عبداللہ متوفی

(عبداللہ متوفی:) لڑکی — لڑکی — لڑکی — بیوی

ج ۶۷} صورت مسئولہ میں آٹھواں حصہ بیوی کو ملے گا اور کل ترکہ سے دو تہائی لڑکیوں کو باقی ترکہ حشم اللہ کو ملے گا۔ کیونکہ میت سے اقرب ہے۔

صورت مسئلہ

المیت ۲۴	عبداللہ مرحوم			
بیوی	لڑکی لڑکی لڑکی	بھائی حشم اللہ	بھائی علاتی	
۳	۱۶	۵	محروم	
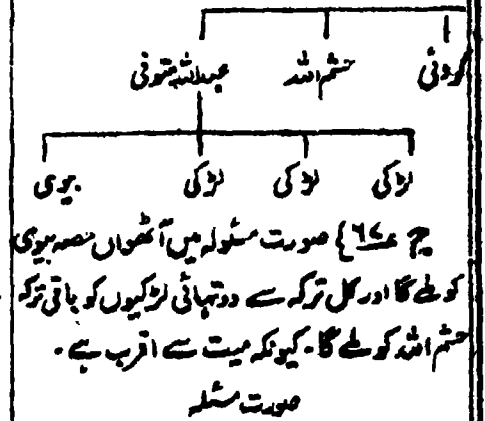
س ۶۸} ان رکعتوں میں جن میں قرأت جہری کرنی چاہئے۔ اگر کوئی شخص تنہا پڑھ رہا ہو تو کیا سری قرأت اس کے لئے جائز ہوگی؟ (ایک سائل)

ج ۶۸} قرأۃ جہری کا حکم جماعت کی صورت میں ہے تنہا پڑھے تو آہستہ پڑھے گا۔ کیونکہ تین چار شخص الگ الگ نماز پڑھیں تو ہر ایک کی قرأۃ دوسرے کے لئے نقصان کا موجب ہوگی۔

س ۶۹} زید نماز پڑھ رہا ہے اور بکر نماز پڑھ کر جا رہا ہے اور زید سے کچھ کہنا چاہتا ہے۔ چنانچہ زید کو نماز ہی کی حالت میں بکر خطاب کرتا ہے کہ فلاں کام کرنا یا فلاں جگہ جانا وغیرہ۔ کیا بکر کا یہ فعل جائز ہوگا۔ (سائل مذکور)

ج ۶۹} زید نماز سے فارغ ہے وہ کلام کر سکتا ہے۔ بکر جواب نہ دے۔

س ۷۰} زید فرض نماز سری پڑھ رہا ہے بعض لوگ بعد میں آکر یہ کہہ کر شریک ہو جاتے ہیں کہ اگر فرض نماز پڑھ رہے ہو تو تکبیر قرأت جہری کرو۔ چنانچہ لوگوں کے شامل ہونے پر تکبیر و قرأت جہری کرتے ہوئے بقیہ رکعت پوری کرتا ہے۔ کیا ایسا کرنا مباح ہے؟ (سائل مذکور)

ج ۷۰} اس صورت میں زید بلند قرأت شروع کر دے تو کوئی حرج نہیں جماعت ہو جائے گی۔

س ۷۱} شیطان کا مادہ ناری ہے۔ اور اس کو جہنم کی نار تکلیف دیگی یا نہ؟ کیونکہ جو آگ ہے اُس کو آگ کیا تکلیف دیگی۔ جواب عنایت فرماویں (علی محمد امام مسجد ساہوکی ملیاں ضلع شیخوپورہ)

ج ۷۱} شیطان گو ناری ہے مگر آگ کا عذاب اسے ضرور ہوگا۔ جیسے آدمی خاکی ہے مگر خاک سے مختلف اذیتیں پاتا ہے۔ کیچڑ کی تکلیف، گرد وغبار کی تکلیف۔ تودۂ خاک یا ٹیلا اس پر گر پڑے۔

س ۷۲} اگر سکھ، ہندو کسی مسجد کی تعمیر میں روپیہ اپنی خوشی سے دیں تو وہ روپیہ مسجد میں لگایا جاوے یا کہ نہ۔ جواب تحریر فرمائیں۔

ج ۷۲} غیر مسلم کا روپیہ مسجد پر لگانا جائز ہے۔ بشرطیکہ حلال کا مال ہو اور نذر لغیر اللہ نہ ہو۔ بنائے کعبہ مشرکین کے ہاتھوں ہوئی اور شارع علیہ السلام نے اس کو بحال رکھا۔ واللہ اعلم!

س ۷۳} زید نے ہندہ سے شادی کی۔ اور مہر کے بدلے ایک گائے اور کچھ روپے لکھ دیئے اور نقد مہر کچھ نہ دیا۔ دو چار ماہ کے بعد زید نے گائے مذکورہ کو بیچ دیا۔ بعدۂ زید و ہندہ دونوں کسی وجہ سے خفا ہو گئے بلکہ زید نے ہندہ کو مار پیٹ بھی کیا۔ اب ہندہ اپنے والدین کے ہاں چلی گئی۔ ہفتہ کے بعد زید ہندہ کو لانے کو گیا۔ اب ہندہ نے گائے مذکورہ و روپیہ وغیرہم جو مہر ہے طلب کیا تو زید دینے سے انکاری ہے۔ پنچ نے فیصلہ کیا کہ مہر دیکر لے جاؤ۔ مگر زید نے وعدہ کیا پھر نہ دیا۔ اب زید ہندہ کو نہ ہی طلاق دیتا ہے نہ ہی مہر دے کر آباد کرتا ہے۔ بنابریں اب ہندہ مذکور کیا کرے کیا ہندہ از روئے شرع محمدی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں؟ (حاجی قدرت اللہ رئیس انجار)

ج ۷۳} عورت (ہندہ) چاہے تو قانون جدید کے ماتحت اپنا نکاح فسخ کرا سکتی ہے۔ بذریعہ عدالت دعویٰ دائر کرے۔

س ۷۴} کیا نیلام سے کھوڑ لینا (بیل بکری بھینس وغیرہم) جائز ہے یا نہیں۔ (سائل مذکور)

ج ۷۴} نیلام سے جانور خرید کرنا جائز ہے عہد نبوی میں ایسا ہوتا تھا۔ اللہ اعلم!

دعائے صحت اہلیہ مولوی عبد الاحد صاحب بنارسی۔ مولوی عبد القیوم صاحب ساکن چک سجادی۔ مولوی نور محمد صاحب میانوی اور محمد عثمان صاحب دہلوی۔ کاتب اہلحدیث کی علالت طبع کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ناظرین کرام عموماً اور بزرگان اہل حدیث خصوصاً ہر نماز کے بعد رب رحیم کی درگاہ میں ان کے لئے دعائے صحت فرماتے رہیں۔ اللھم اشفھما بشفائک و داوھما بدوائک۔

متفرقات

گرانی کاغذ اور اعیان اہلحدیث | گرانی کاغذ کی وجہ سے ہر اخبار و رسالہ پریشان ہو رہا ہے۔ گذشتہ ہفتہ ہم لاہور کے ایک معزز مسلم معاصر اخبار زمیندار کا ایک نوٹ درج کر چکے ہیں۔ آج مسیحی رسالہ "المائدہ" سے ایک اقتباس ہدیہ ناظرین ہے معاصر مذکور رقمطراز ہے کہ:-

"اخبارات کسی قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جن قوموں کو اپنی اس ملکیت کی قدر کا احساس و تجربہ ہے وہ صرف معمولی چندہ دینے پر ہی اکتفا نہیں کرتیں بلکہ بہت بڑی بڑی رقوم عطیات دیکر ان کی ہستی اور طاقت کو برقرار رکھنے میں بھی بہت کشادہ دلی سے کام لیتی ہیں × چنانچہ نیشنل مشنری سوسائٹی کا تخمینہ آمد و خرچ مظہر ہے کہ اس سال اس کے اخبارات کی سالانہ آمدنی تین سو روپیہ ہوگی اور خرچ ۲۲۵۰ روپیہ۔ یعنی ۱۹۵۰ روپیہ خسارہ ہوگا۔ اور یہ خسارہ سوسائٹی اپنے عام سرمایہ سے پورا کریگی۔ ولایت کے اخباروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہر روزانہ اخبار اپنے دو صفحے کم کر دے۔ معاصر "اخوت" زیر عنوان "انکشاف حقیقت" بطور پیش آگاہی لکھتا ہے کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے کاغذ نہ صرف گراں بلکہ کمیاب ہو گیا ہے۔ کیفیت یہ ہے کہ ہر چار دن کے بعد چار آنے فی ریم قیمت میں اضافہ ہو رہا ہے اگر جنگ کی تیزی نے کاغذ کو اور بھی زیادہ مہنگا کر دیا تو اخباروں اور رسالوں کی زندگی کو سخت خطرہ ہے" (المائدہ لاہور، اپریل ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث | مندرجہ بالا اقتباس پنجاب کی ایک مشہور تبلیغی جماعت کے آرگن کا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اہلحدیث (جسے سوائے خریداروں سے قیمت وصول ہونے کے اور کوئی بیرونی امداد حاصل نہیں) کی طرف نظر کیجئے تو معلوم ہو کہ ہر ہفتہ اخبار میں خسارہ ہوتا ہے۔ اس لئے ہمدردان اہلحدیث کو مکرر توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر وہ اسکو باقاعدہ جاری رکھنا چاہتے ہیں تو گذشتہ پرچہ میں جو تین تجاویز پیش کی گئی ہیں ان میں سے جو بہتر معلوم ہو اسے اطلاع دیں تاکہ اس پر عملدرآمد کیا جاسکے۔

غریب فنڈ | میں ابھی نئے داخلے وصول کرنے کی گنجائش نہیں۔ اس لئے تمام نئے داخلے واپس کئے جارہے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیندہ کسی سائل کے نام ایک سال سے زیادہ عرصہ کے لئے اخبار جاری نہ کیا جائیگا سائلین غریب فنڈ نوٹ کرلیں۔

مہلت | ایک ماہ سے زیادہ کسی صاحب کو نہیں دی جائیگی۔ اور ایک ماہ کے اندر اندر قیمت از خود وصول نہ ہوئی تو اخبار بند کر دیا جائیگا۔

مونگ میں مباحثہ مرزائیہ | مونگ ضلع گجرات میں ۱۹۳۲ء میں مرزائیوں سے مباحثہ ہوا تھا۔ مگر مرزائیوں کے پھر سر اٹھانے پر گذشتہ اکتوبر میں حیات مسیح۔ نبوت مرزا۔ الہامات مرزا پر مباحثہ ہوا جو نہایت کامیاب رہا۔ الحمد للہ کہ تین مرزائی تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ (منشی محمد خان گوندل۔ مونگ ضلع گجرات پنجاب)

نوٹ) یہ اطلاع عرصہ سے آئی ہوئی تھی مگر کاغذات میں ملے رہنے کی وجہ سے درج نہ ہوسکی۔ اطلاع دہندہ کے مکرر یاد دلانے پر اب شائع کی جارہی ہے (مرتب متفرقات)

حافظ حمید اللہ صاحب دہلوی | کے پتہ کے متعلق بعض دوست دریافت کرتے رہتے ہیں۔ اسلئے ان کا مکمل پتہ حسب ذیل ہے۔

"حافظ حاجی حمید اللہ سوداگر صدر بازار دہلی"

کلید القرآن کے متعلق | کلید القرآن مرتبہ بیت القرآن لاہور جو دفتر ہذا میں فروخت ہوتی رہی ہے۔ اس کے متعلق مولانا سیالکوٹی تحریر فرماتے ہیں کہ اس کے مندرجہ ذیل الفاظ کا ترجمہ مذہب اہل حدیث و تصریحات لغویہ کے خلاف کیا گیا ہے۔ ناظرین میں سے جن صاحب کے پاس ہو وہ نوٹ کرلے۔

صفحہ	لفظ	غلط ترجمہ
۱۴۸	رَافِعُكَ	عزت دینے والا ہوں
۱۵۴	رَفَعَهُ	عزت دی
۲۳۶	متوفیک	تجھے وفات دینے والا ہوں

ابراہیمی اطلاعات | مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ناظرین اہلحدیث کو متوجہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں نہ دار الافتاء ہے نہ سیرۃ المصطفیٰ اور تفسیر سورہ بقرہ کی تصنیف سے فرصت علاوہ بریں میں اپنے ذاتی مشاغل دنیویہ اور مقامی لوگوں کے جھمیلوں میں گھرا ہوا ہوں۔ اس لئے کوئی صاحب استفتا کے خط نہ لکھا کرے۔ جو فتوے لینا ہو وہ امرتسر سے لے لیا کرے۔ اگر مجھے لکھیں گے تو ٹکٹ ضائع جائیگا اور جواب نہیں ملیگا۔

ضرورت خطیب | موضع ساہووالہ ضلع سیالکوٹ میں ایک اہل حدیث خطیب کی ضرورت ہے جو خطبہ جمعہ و عیدین کے علاوہ صبح کو درس قرآن بھی دے سکے۔ اعتقاد و عمل میں سنت کا متبع ہو۔ کیونکہ جگہ بڑے بھاری عالم اہل حدیث کی ہے۔ اخلاق بھی اچھے ہوں۔ درخواستیں بنام محمد ابراہیم میر محلہ میانہ پورہ۔ شہر سیالکوٹ آویں۔ تنخواہ کا فیصلہ خط و کتابت سے ہوگا۔ (وہ اشاعت فنڈ وصول ہے)

جمعیۃ تبلیغ کے جلسے | ۱۰-۱۱ مارچ کو سانبہ ریاست جموں و بلکے کلاں ضلع سیالکوٹ میں ۹-۱۰ اپریل کو زیر اہتمام جمعیۃ تبلیغ تبلیغی جلسے ہوئے۔ ہر دو مقامات پر مولانا سیالکوٹی صدر جمعیۃ تبلیغ، خاکسار اور دیگر کارکنان جمعیۃ توحید و سنت کی تبلیغ کرتے رہے قصبہ سانبہ کے متعلق افواہ تھی کہ سفر طویل اور تکلیف دہ ہے مگر جموں سے سانبہ تک بذریعہ لاری سفر کیا۔ کوئی تکلیف راستہ میں نہیں ہوئی۔ جلسہ بلکے کلاں میں مخالفین نے جلسہ کی مخالفت کی مگر پھر بھی سامعین کی تعداد خاصی ہو جاتی رہی۔ (محمد عبد اللہ ثانی ناظم جمعیۃ تبلیغ)

ملکی مطلع

حالات جنگ

جاپان، چین اور روس | جنگ چین و جاپان کے متعلق اس ہفتہ یہ معلوم ہوا ہے کہ جاپان نے جنوبی چین کے ساحل پر سوائے فوچو کے ان تمام بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا۔ جن پر معاہدہ کی رو سے غیر ملکی طاقتوں کا قبضہ تھا۔ یہ واقعہ غالباً اس لئے ظہور میں آیا کہ امریکہ نے چین کو امداد کا یقین دلایا تھا۔ اور وہ امداد بحری راستہ سے ہی پہنچ سکتی تھی۔ اس کے علاوہ جاپانی فوج کے ایک افسر نے کہا ہے کہ چین کو اب روس سے امداد نہیں ملیگی۔ کیونکہ روس اور جاپان کے معاہدہ کے بعد چین۔ روس کی اخلاقی امداد سے محروم ہو گیا ہے تو مادی امداد کی توقع کیسے رکھ سکتا ہے۔ اس کے خلاف یہ خبر بھی آئی ہے کہ روس نے چین کو یقین دلایا ہے کہ جاپان کے ساتھ روس کا معاہدہ چین کے حق میں روس کی پالیسی پر اثر انداز نہیں ہوگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کا منشا اب پھر جنگ ایشیا میں تیزی پیدا کرنے کا ہے تاکہ بحر الکاہل میں حرکت پیدا کر کے برطانوی و امریکن بحری بیڑوں کے ساتھ شکر لے۔ تاکہ برطانیہ و امریکہ کا رخ ایشیا کی طرف پھر جانے سے جرمنی کو برطانیہ یا سویز پر حملہ کا موقع مل سکے۔

گذشتہ ہفتہ روس اور جاپان کے معاہدہ کا ذکر کیا گیا تھا چنانچہ اخبارات میں اس معاہدہ کی اہم دفعات حسب ذیل معلوم ہوتی ہیں:-

(۱) فریقین اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ باہم دوستی اور امن قائم رکھا جائے اور ایک دوسرے کے حدود کا احترام کیا جائے۔

(۲) اگر فریقین میں سے کوئی ایک کسی تیسری طاقت یا طاقتوں کی فوجی کارروائی کا ہدف بن جائے تو دوسرا فریق اس جنگ کے دوران میں غیر جانبداری پر قائم رہے گا۔

(۳) جس دن دونوں فریق اس معاہدے کی تصدیق کر دینگے اسی دن سے یہ جاری ہو جائے گا۔ اس کی میعاد پانچ برس ہوگی۔ اگر اس میعاد کے خاتمہ سے ایک برس پیشتر کوئی فریق اسکے خاتمہ کا نوٹس نہ دے تو اس کی میعاد میں خود بخود مزید پانچ برس کا اضافہ ہو جائیگا۔

(۴) اس کی تصدیق کا جلد سے جلد انتظام کر لیا جائے اور دستاویزوں کا مبادلہ ٹوکیو میں ہو۔

اس کے ساتھ ہی مشترکہ طور پر اعلان ہو گیا کہ جاپان اور روس علی الترتیب جمہوریت منگولیا اور سلطنت مانچوکو حدود کا احترام کریں گے۔" (انقلاب لاہور ۱۸ اپریل ۱۹۴۱ء)

اہلحدیث | اس معاہدہ میں نہایت ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے۔ نہ تو جرمنی کا ذکر ہے نہ چین کا۔ جاپان کا مقصد تو چین پر قبضہ کرنا ہے۔ اسی لئے اس کے متعلق معاہدہ میں کوئی دفعہ نہیں رکھی گئی ادھر یہ معاہدہ ادھر بندرگاہوں پر فوری قبضہ جاپان کے دلی ارادوں کا اظہار کر رہا ہے۔ دیکھیں پردۂ غیب سے کیا ظہور میں آتا ہے۔

جنگ یورپ | آج کل نہایت نازک مرحلہ پر پہنچ گئی ہے۔ خبر آئی ہے کہ فریقین نے ایک دوسرے کے مشہور شہروں (لندن اور برلن) پر شدید ترین حملے کئے۔ لندن پر حملہ سرکاری اطلاع کے مطابق بہت نقصان دہ ثابت ہوا۔ زیادہ نقصان ایک ماہر اقتصادیات مسٹر سٹیپ اور ان کی بیوی کے انتقال کی صورت میں ہوا۔ آپ حکومت انگلستان کے اعلیٰ اقتصادی مشیر بھی تھے۔ اس کے علاوہ جو تباہی و بربادی لندن جیسے شہر میں رونما ہوئی۔ وہ بیان سے باہر ہے۔ برطانوی طیاروں نے بھی اس کا جواب برلن جا کر دیا اور ایسے بم استعمال کئے جو پہلے کبھی نہ پھینکے گئے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ بم پانچ گنا زیادہ طاقت رکھنے والے تھے جن سے کافی نقصان ہوا۔

جنگ بلقان | بلقان کی جنگ جرمنی نے یوگوسلاویہ اور یونان پر حملہ کی صورت میں شروع کی۔ چند یوم گذرنے کے بعد اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یوگوسلاویہ کی حکومت نے ہتھیار ڈال دیئے۔ کہا جاتا ہے کہ برطانیہ کی امداد یوگوسلاویہ میں صرف یونان کے راستے پہنچ سکتی تھی مگر جرمنی کی فوج یوگوسلاویہ اور یونان کے درمیان حائل ہو گئی جس سے وہ اکیلا رہ گیا۔ اس کے علاوہ اس ملک پر جرمنی اور اسکے اتحادیوں نے چار پانچ طرف سے حملہ کر دیا جسکی وہ تاب نہ لا سکا۔ اب یہ ملک عملاً جرمنی کے ماتحت ہو گیا ہے۔ جس سے یونان کی پوزیشن بھی نازک ہو گئی ہے۔ یونان میں برطانیہ اور یونان کی فوج مل کر جرمن فوج کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ تازہ اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن فوج کا دباؤ بڑھ رہا ہے کیونکہ وہ تعداد میں بھی بہت زیادہ ہے۔ اور سامان جنگ بھی اس کے پاس بہت ہے۔ تاہم برطانوی اور یونانی افواج نہایت جوانمردی سے دشمن کے حملوں کو رد کر رہی ہیں۔ ایک نئی مشکل یہ پیدا ہو گئی ہے کہ یونان نے البانیہ کا جتنا علاقہ فتح کیا تھا وہاں سے یونانی فوج کچھ پیچھے ہٹ گئی ہے۔ کیونکہ البانیہ میں بھی جرمن فوج داخل ہو گئی ہے۔ اسکے باوجود برطانیہ کے وزیر خارجہ کا خیال ہے کہ فیصلہ جنگ بحر اوقیانوس (مابین یورپ و امریکہ) میں لڑی جائے گی۔ کیونکہ اسی راستہ سے برطانیہ کو امداد پہنچ رہی ہے۔ جس کو جرمنی کے جنگی جہاز اور آبدوز کشتیاں ڈبو دینے کی کوشش میں مصروف ہیں کچھ حصہ سمندر میں ڈبو دیا جاتا ہے اور کچھ منزل مقصود تک پہنچ جاتا ہے۔

شمالی افریقہ | کے محاذ پر بھی جرمنی کی پیشقدمی کی رفتار اب رک گئی ہے۔ اس وقت طبروق پر جنگ جاری ہے۔ شاید یونان کی جنگ سے فارغ ہو کر جرمنی اپنی توجہ اس محاذ پر زیادہ لگائے۔ خدا خیر

اگر ایسا ہوا تو سویز کو سخت خطرہ ہے۔ اور اس کے بعد خدا جانے اس کا اثر کہاں تک پہنچے۔ شمالی افریقہ کے محاذ پر جرمن پیش قدمی کی وجہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ جب یونان اور یوگوسلاویہ کو جرمنی کی طرف سے سخت خطرہ محسوس ہونے لگا تو ان دونوں ملکوں نے برطانیہ سے امداد طلب کی۔ جس پر برطانیہ نے لیبیا کے محاذ سے اپنی فوج کا بڑا حصہ یونان بھیج دیا اور طرابلس (طرابلس) میں جرمن فوج کا صحیح اندازہ لگانے میں غلطی کھائی۔ جس سے دشمن کو پیشقدمی کرنے کا موقع مل گیا۔ ادھر برطانیہ کی بہت سی فوج مشرقی افریقہ (حبشہ اور اریٹریا وغیرہ) میں اطالوی فوجوں کے ساتھ جنگ کرنے میں مصروف تھی۔ اب جبکہ مشرقی افریقہ کا محاذ اطالوی فوج کی مزاحمت سے صاف ہو گیا ہے۔ برطانوی فوج فارغ ہو گئی ہے جو غالباً مصر کی حفاظت کا کام دیگی۔ کیونکہ مصر کی حفاظت پر نہر سویز کی حفاظت کا انحصار ہے۔

شمالی افریقہ میں جرمن پیش قدمی رُک جانے کی یہی وجہ ہے کہ اس محاذ پر برطانوی فوج کی کافی کمک پہنچ گئی ہے۔ اس کے علاوہ بحیرہ روم میں برطانیہ کا بحری بیڑہ بھی دشمن کے مورچوں پر بمباری کر کے اس کو سخت پریشان کر رہا ہے۔

ہندوستان کہا جاتا ہے کہ نہر سویز اور سنگاپور ہندوستان کے دو دروازے ہیں۔ اگر بغور دیکھا جائے تو اس وقت جنگ دونوں دروازوں تک آ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خوفناک جنگ سے ہندوستان کو محفوظ رکھے۔

مسلم لیگ کا اجلاس

مسلم لیگ کا اجلاس ۱۵۔ اپریل کو مدراس میں منعقد ہوا۔ مسٹر جناح نے صدارت کی۔ اس اجلاس میں دیگر امور کے علاوہ مسلم لیگ کے آئین میں ایک اہم ترمیم نواب زادہ لیاقت علی خاں کی طرف سے پیش کی گئی جو یہ ہے:۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا نصب العین قرارداد لاہور یعنی پاکستان ہو۔

لاہور یعنی پاکستان ہو۔ لیگ کا نصب العین جغرافیائی لحاظ سے ایک منطقوں میں مناسب مکانی تغیرات اور تبدیلیوں کے ساتھ ایسی آزاد اور کامل خود مختار ریاستیں ان کا آزاد قومی وطن ہونگی۔ یہ ریاستیں کلی طور پر آزاد اور خود مختار ہونگی۔ اقلیتوں کے مذہبی۔ اقتصادی تمدنی اور انتظامی حقوق کی حفاظت کے لئے ان کے مشورے سے آئین میں واضح طور پر تحفظات ہونگے۔ ان علاقوں میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں ان کے تمدنی۔ مذہبی، اقتصادی حقوق کی حفاظت کے لئے آئین میں اسی قسم کے واضح تحفظات ہونگے۔ نواب زادہ لیاقت علی خان نے قرارداد پیش کرتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا کہ آل انڈیا مسلم لیگ کا اجلاس لاہور ہندوستان کی تاریخ میں ایک سنگ میل کا حکم رکھتا ہے۔ اب ہم لاہور کی قرارداد کو اپنا مطمح نظر قرار دے رہے ہیں۔ اسی قرارداد کو پاکستان کا نام دیا جاتا ہے۔ ہم ہندوستان کو تقسیم نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارا مقصد کسی سے لڑائی ہے۔ ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے قومی وطن میں ہماری آزاد ریاست ہو۔ اس ریاست میں غیر مسلم حقوق محفوظ ہوں گے"

(انقلاب لاہور ۱۷۔ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۱)

حکومت پنجاب اور جدید قوانین

حکومت پنجاب نے اس سال جو نئے قانون نافذ کئے ہیں ان میں سے تین زیادہ اہمیت رکھتے ہیں:۔

(۱) قانون ملازمان تجارتی ادارات۔ (۲) بکری یا فروخت ٹیکس۔ (۳) پنجاب کی منڈیوں کے متعلق قانون آج کل ان میں سے دوسرے تیسرے قانون کے متعلق بہت شور و سر پا ہوا ہے تیسرا قانون اکتوبر تک ملتوی کرنے کا حکومت نے اعلان کیا ہے۔ مگر بیوپاری اس کو نہیں مانتے وہ اسکو دفع الوقتی سمجھتے ہیں اور اسکی منسوخی چاہتے ہیں دوسرا قانون بھی دکانداروں کے لئے بہت ہی مشکلات پیدا کرتا ہے چنانچہ

ہر دو قوانین کے متعلق غور کرنے کے بعد امرتسر میں ۱۹-۲۰ اپریل جلیانوالہ باغ میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ ان ہر دو ایام میں پنجاب کی تمام غلہ منڈیاں بطور ہڑتال بند رہیں۔ اس کانفرنس کے کرتا دھرتا لالہ بہاری لال آف گوجرانوالہ اور سردار صاحب سردار سنتوکھ سنگھ امرتسری ہیں۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے پنجاب بھر کی منڈیوں سے نمائندے شریک ہوئے دو روز کی غور و خوض کے بعد حسب ذیل تجاویز پاس کی گئیں:۔

(۱) یہ کانفرنس بکری ٹیکس ایکٹ کو پنجاب کی تجارت اور صنعت پر غیر ضروری مداخلت اور تاجروں کے حقوق میں نامناسب سرکاری عمل دخل قرار دیتی ہے اور اُسے غیر منصفانہ، ناقابل عمل، سخت گیرانہ اور غیر ضروری قانون قرار دیتی ہے۔ اور اُسے بکلی طور پر رد کرتی ہے۔ (۲) یہ کانفرنس ایکٹ کی مخالفت کرنے کے مصمم ارادہ کا اعادہ کرتی ہوئی اعلان کرتی ہے کہ پنجاب کے تاجر بکری ٹیکس ایکٹ کی منسوخی کے لئے ہر ممکن قربانی کے لئے تیار ہیں۔ یہ کانفرنس اعلان کرتی ہے کہ اب تاجروں کے لئے سوائے اسکے دوسرا راستہ نہیں کہ وہ یکم مئی سے کاروبار کلی طور پر بند کر دیں۔ اور اس طرح اس قانون کے خلاف اپنے پروٹسٹ کا اظہار کریں اور مطالبہ کریں کہ گورنمنٹ اُسے بلا تاخیر منسوخ کرے۔ (۳) کانفرنس پنجاب کے تاجروں اور دکانداروں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ ۲۴-۲۲ اپریل کو آئندہ ہڑتال کریں اُس روز جلسے کئے جائیں۔ اور بیوپاری کانفرنس امرتسر کے فیصلوں کی تصدیق کی جائے۔ (۴) کانفرنس پریزیڈنٹ کانفرنس اور چیئرمین استقبالیہ کمیٹی کو ہڑتال کی رہنمائی کے لئے ورکنگ کمیٹی نامزد کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ جن اصحاب نے کانفرنس میں شرکت کی ان میں سے رائے بہادر رام سرن داس ممبر کونسل آف سٹیٹ کا نام قابل ذکر ہے۔ (۵) پنجاب ٹریڈرز ایسوسی ایشن نے خلاف ورزی کیا۔ اور پنجاب گورنمنٹ [illegible] کہ قانون

قرات قرآن در قبرستان

خوشخبری

مصنفہ مولانا عبدالرشید صاحب ملتانی

چھپ کر تیار ہو گئی ہے جس میں قبروں پر قرآن شریف پڑھنے سے متعلق احادیث صحیحہ اور اقوال ائمہ کی روشنی میں ہر پہلو سے مدلل بحث ہے۔ تجہیز و تکفین، زیارت قبور اور اس کے اغراض و ایصال ثواب کے متعلق اسوہ نبوی (صلعم) کی پوری تشریح ہے۔ قبروں پر جو رواجی ختمات پڑھے جاتے ہیں ان کے متعلق مشہور علماء ہند کے فتوے بھی درج ہیں۔ کتاب کے شروع میں اسلام اور اس کی تعلیم کے متعلق ایک بسیط علمی مقدمہ بھی ہے۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلیٰ۔ اخبار ہذا کے نصف سائز پر ڈیڑھ سو صفحات کی کتاب ہے۔ قیمت ۷/ ہے مگر شائقین کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے چند روز کے لئے صرف ۵/ کر دی گئی ہے۔ ساڑھے چھ آنے کے ٹکٹ بھیج کر آج ہی پتہ ذیل سے طلب کریں۔

منیجر مکتبہ اہل حدیث۔ محلہ قدیر آباد ملتان شہر

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چمڑی ۸/۔ پارچہ مطلا ۸/

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ ۱۶ روپے۔ فی جلد ۴/

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ:۔ مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی

محمد ایوب خان غزنوی

مالکان کتبخانہ انوار الاسلام امرتسر

دینیات کے رسالے

حضرت مولانا ابوبکر محمد شیث فاروقی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کے باقیات صالحات کی مختصر فہرست پیش کی جاتی ہے ان سے فائدہ اٹھائیے کہ یہ مولانا کی روح کیلئے ایصال ثواب کا عمدہ طریقہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مولانا کی دوسری علمی تصانیف بھی جلد ترتیب کی جائینگی جو زیر طبع ہیں۔

دینی تعلیم حصہ عقائد مع احادیث اخلاق و رقاق ۴/

عقائد اسلام مع نصائح حضرت مولانا سخاوت علی رحمۃ اللہ علیہ ۶/

اسلامی تہذیب	۲/	مفید الاطفال	۱/
نماز کی کتاب	۳/	روزہ کی کتاب	۲/
تحفۂ اعتکاف	۱/	سیرۃ الرسول صلعم	۳/

خطبوں کا مجموعہ اور دیہات میں جمعہ کا جواز ۸/

مغز بغز۔ مثنوی مولانا روم کا عارفانہ انتخاب ۵/

شرح قصیدہ بانت سعاد۔ از علی اعلیٰ فاروقی ندوی ۴/

آزادی اور انقلاب۔ انقلابی شعراء کے کلام کا انتخاب ۵/

دائرہ مطبوعات ملیہ قضیانہ۔ جون پور

ایک تازہ طبی تصنیف

"کنز الاطباء"

حکیم حاجی مولوی محمد عبداللہ صاحب روڑوی مصنف "کنز المجربات" وغیرہ کی یہ حال ہی کی تالیف شدہ ہے۔ اس کتاب میں صدہا حکماء کے خاص الخاص مجربات۔ صدری نسخے بہت تلاش و کوشش سے مہیا کر کے یکجا جمع کر دئیے ہیں۔ ہر نسخہ کے ساتھ اسکے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۲۰×۲۲ کے ۴۰۰ صفحات قیمت ۱۲/۔ خریداران اہلحدیث سے ۱۰/ محصولڈاک

"پھلوں سے علاج" ہر بیماری کا موسمی پھلوں سے علاج بتایا ہے۔ از حکیم صاحب ممدوح۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۱۰/

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

ڈاکٹر نبی محمد خان صاحب کے مجربات

زائد از چالیس سال سے میرے کے سرمے و ادویات ذیل ہزاروں مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید پاکر مشتہر کئے ہیں۔ ایسے ایسے مایوس مریض صحت یاب ہوئے جن کے صحت پانے کی امید نہ تھی۔ بکثرت قدردان اخبار اہلحدیث بھی قریب تیس سال سے منگواتے اور استعمال میں رکھتے ہیں۔ جالا۔ پھلی۔ ناخونہ ضعف بصارت۔ ککرے دگرا (ٹراکوما) نزلہ۔ ڈھلکا۔ جگنی۔ ناخونہ وغیرہ چند روز کے استعمال سے صحت یاب ہو جاتے ہیں اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

(۱) ہندوستانی میرے کا سرمہ سیاہ قسم خاص ایک روپیہ تولہ

(۲) میرے و دیگر بیش قیمت ادویات کا مرکب۔ بھورا سرمہ قسم اوسط پانچ روپیہ تولہ۔

(۳) میرے و سچے موتیوں کا مرکب سفید سرمہ قسم اعلیٰ مبلغ دس روپیہ تولہ

(۴) عرق ممیرہ و سیماب مرکب ۱/۔ پرانے موتیابند۔ زخم چشمہ۔ زہریلے دانے۔ خارش چشم کو نہایت مفید ہے۔ موتیابند اسکے استعمال سے بالکل صحتیاب تو نہیں ہو جاتا ہے لیکن آنکھیں بنوانے یعنی اپریشن کرانے کی بھی حاجت نہیں ہوتی۔ معمولی روشنی سے تاحیات کام جاری رہ سکتا ہے قیمت ۲/ فی شیشی

(۵) عرق ممیرہ و نقرہ مرکب ۱/۔ آشوب چشم۔ گہری سرخی۔ ورم۔ جلن دکھن۔ کھٹک۔ ٹیس کے واسطے نہایت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپیہ (۲/)

(۶) سوکھنا کیور۔ مرض سوکھنا سے شاید ہی کوئی خوش قسمت گھر ایسا ہوگا۔ جس میں کوئی بچہ مبتلا نہ ہوا ہو۔ صرف ایک شیشی کے استعمال سے بچے اچھے ہو کر موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔ ہزاروں بچے صحت یاب ہو چکے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸/

(۷) لرزہ اسپی فک۔ ہر قسم کے موسمی ملیریا کے بخار۔ جاڑہ جوڑی۔ تپ لرزہ۔ تجاری۔ چوتھیا۔ باری کے بخار کا حکمی اور بے خطا علاج ہے صرف ایک شیشی سے صحت ہو جاتی ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔

نوٹ:۔ صرفہ ڈاک وغیرہ ذمہ خریدار صاحب ہوگا۔ نمونہ سرمہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

منگوانے کا پتہ:۔ ڈاکٹر سلفی برادرس مہتمم ادوہ فارمیسی۔ شہر مردوئی (اودھ)

ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات ... منیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا محمد صاحب دہلوی

خطبات محمدی حضور کے خطبے در اصل آپ کے معجزے ہیں۔ جن کو مولانا صاحب مذکور نے جمع کیا۔ حضور کے ۱۰۴ خطبے ہیں اور جلد دوم میں ۲۰۵ اور جلد سوم میں ۲۲۳ خطبے مع ترجمہ و شرح ہیں۔ ایک ایک خطبہ حضور کا وہ لطف دیتا ہے کہ گویا ہم دربار نبوی میں بیٹھے ہیں۔ کتاب کا طرز اس طرح ہے کہ ایک خطیب صاحب۔ منبر پر صرف اس کتاب سے جمعہ کے خطبے پورے سال بھر تک باقاعدہ سنا سکتے ہیں۔ تینوں حصوں میں ملکر چھ سو پچاس حضور کے خطبے آگئے ہیں۔ تینوں حصوں کے اس اخبار کے صفحات کے برابر ۳۳۳ صفحات ہیں۔ فی جلد ایک روپیہ علیحدہ علیحدہ ہے۔ تینوں کے تین روپے

شمع محمدی حدیث و فقہ کے فرق کو اور اس بات کے ثبوت کو کہ فقہ حنفی خلاف حدیث ہے مع نمبر و نمبر حوالہ پھر اس کا ترجمہ ہے پھر حدیث کے خلاف فقہ کی عبارت مع حوالہ و ترجمہ ہے۔ ان دونوں کو دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ حدیث کے حلال کو فقہ نے حرام کیا۔ حدیث کی حرام کردہ چیز کو فقہ نے حلال کر دیا۔ اس قسم کی ایک سو چھپن حدیثیں اور فقہ کی عبارتیں ہیں۔ اس کے دیکھنے کے بعد کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ فقہ قرآن حدیث کا مغز اور گودا ہے بلکہ یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فقہ پر عمل کرنے سے حدیث پر عمل چھوٹ جاتا ہے۔ ساتھ ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ فقہ کی کتابیں غیر معتبر ہیں۔ تقلید والے اس کے سامنے نہیں ٹھہر سکتے۔ قیمت ایک روپیہ عہ

نور محمدی جس میں قرآن شریف کی آیات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث مبارکہ سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال مبارکہ، تابعین، مجتہدین، محدثین، ائمہ عظام و فقہائے کرام و صوفیاء اور دیگر بزرگان دین کی روایات سے قوالی، راگ وغیرہ افعال غیر شرعیہ کی پوری پوری تردید کی گئی ہے۔ قوالی پسند اور گانے بجانے والوں کی تمام دلائل کا عقل و نقل جواب اعلیٰ اور احسن پیرائے میں دیا گیا ہے۔ اہل بدعت وغیرہ نے جو قوالی اور گانے بجانے کو اتنا اہم مسئلہ بنا دیا ہے۔ امید ہے اسے پڑھ کر صراط مستقیم پر آجائیں گے۔ قیمت صرف ۱۲؍

ذمہ محمدی اس کتاب میں شاہ جیلانیؒ کی کتابوں سے مندرجہ ذیل مضامین ثابت کئے ہیں۔ امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا۔ اونچی آواز سے آمین کہنا۔ رفع یدین کرنا۔ غیر اللہ کی نذر و نیاز کا حرام ہونا۔ روشن بندی کا منع ہونا۔ پیر صاحبؒ کا توحید و کتاب و سنت پر عمل کرنے کی وصیت کرنا۔ گیارھویں کرنے کی حرمت۔ علم غیب کسی کو نہ ہونا۔ مرادیں فقط اللہ تعالیٰ سے مانگنا۔ شاہ جیلانیؒ سے حنفی مذہب کی تردید عید کی بارہ تکبیروں کا ثبوت۔ پکی قبروں کی ممانعت۔ تردید تقلید علامت بدعتی۔ شیئاً للہ کے وظیفہ کی حرمت۔ یا پیر یا پیر کہنا شرک ہے۔ کسی کو نفع نقصان کا مالک سمجھنا شرک ہے۔ بحق فلاں کہنا حرام ہے۔ صلوٰۃ غوثیہ کا شرک ہونا۔ مشکل کشا فقط اللہ تعالیٰ ہے۔ غوث الثقلین پیر صاحب کو کہنا شرک ہے۔ حنفی مرجیہ ہیں۔ اہل حدیث سے دشمنی کرنا گمراہ ہونا ہے۔ حق والی اور نجات پانے والی جماعت اہل حدیث کی ہے۔ اہل حدیث ہی اہل سنت والجماعت ہیں۔ پیر صاحبؒ کی آخری وصیت۔ پیر صاحبؒ کا آخری کلمہ۔ پیر صاحبؒ سے میلاد اور تعزیہ داری کی حرمت پیر صاحبؒ کا مقلد جامد نہ ہونا۔ پیر صاحبؒ کی سوانح عمری پیر صاحب کا محمدی ہونا وغیرہ وغیرہ۔ قیمت ۶؍

غنیۂ محمدی یہ "ذمہ محمدی" کا دوسرا حصہ ہے۔ اس میں بے شمار مضامین ہیں جو کہ "ذمہ محمدی" میں درج ہونے سے رہ گئے تھے۔ جو آج اہل حدیث اور احناف میں وجہ نزاع ہیں۔ قیمت ۶؍

نوٹ:۔ محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ کتابت طباعت کاغذ تینوں کتب کا اعلیٰ ہے۔

(ملنے کا پتہ)

مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

انتخاب الاخبار

(بتاریخ ۲۸ - اپریل ۱۹۴۱ء)

وفات مولوی عبدالحق صاحب ملتانی کی دختر، مولوی محمد حیات صاحب قصوری کی بہو وفات پاگئی ہے۔ (غفر اللہ لہا)

—— امرتسر میں حسب اعلان بیوپاری کانفرنس ۲۴ - اپریل کو مکمل ہڑتال رہی۔ مگر ایک ناخوشگوار حادثہ یہ پیش آیا کہ ایک سکھ دکاندار اس روز دکان کھول رہا تھا جسے ایک ہندو نوجوان نے دکان بند کرنے کو کہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سکھ نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا اور خود فرار ہوگیا۔ مجروح ہسپتال جاکر مرگیا۔ پولیس مصروف تفتیش ہے۔

—— میونسپل کمیٹی امرتسر نے فیصلہ کیا ہے کہ شہر کی بعض سڑکوں کو کشادہ اور بہتر بنایا جائے۔ اس سکیم پر ۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔

—— آج کل گرمی بہت زوروں پر ہے ۲۷ - اپریل کو تمام ہندوستان میں سخت گرمی محسوس کی گئی۔ ملتان کا درجہ حرارت ۱۱۶ رہا۔ واضح رہے کہ ملتان وہ مقام ہے جہاں ہندوستان میں سب سے زیادہ گرمی پڑتی ہے۔ لکھنؤ میں گرمی کی شدت سے تین اشخاص مرگئے۔

—— ۲۴ - اپریل کو امرتسر کی طرح پنجاب کے دوسرے تمام شہروں میں بھی ہڑتال رہی۔

—— حکومت پنجاب نے مارکٹنگ ایکٹ میں ترمیم کا بل پیش کردیا ہے جس کی ایک دفعہ یہ ہے کہ جو بیوپاری وغیرہ ستمبر تک لائسنس نہ لیگا اسے آیندہ جرمانہ کیا جائیگا جو زیادہ سے زیادہ ۲ ہزار روپیہ تک ہوگا۔ بیوپاری کانفرنس کی مجلس اعلیٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک ترمیمی بل سے یہ دفعہ خارج نہ کی جائیگی ہم حکومت سے اس بل کے متعلق کوئی گفتگو شروع نہیں کرینگے اور جب تک اصل بل میں بیوپاریوں کے حسب منشا ترمیمیں نہ ہونگی یکم مئی سے مسلسل ہڑتال جاری رہیگی

—— معلوم ہوا ہے کہ غلہ منڈیوں کے متعلق سے

مرکزی حکومت ہند کو پچاس ہزار روپیہ یومیہ نقصان ہو رہا ہے۔

—— احمد آباد میں فرقہ وارانہ فساد سے تنگ آکر ایک لاکھ اشخاص دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں

—— حکومت یوپی نے اعلان جاری کیا ہے کہ ستیاگرہ کے قیدیوں کو جیل میں اپنے گھر کے کپڑے پہننے کی اجازت ہے۔

—— حکومت صوبہ بنگال کا اعلان مظہر ہے کہ جو لوگ ڈھاکہ اور نرائن گنج سے بوجہ فسادات دوسرے مقامات پر چلے گئے ہیں وہ واپس آجائیں۔ ان کے جان و مال کی حکومت حفاظت کریگی۔

—— بمبئی میں بھی فرقہ وارانہ فساد ہونے سے تین چار اشخاص قتل ہوگئے اور بہت سے زخمی ہوئے بعض دفعہ پولیس کو گولی بھی چلانی پڑی۔

—— قاہرہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ دشمن کے مشینی دستے ۲۶ - اپریل کو سولم کے رقبہ میں اتحادی مورچوں کو توڑ کر کئی مقامات پر سرحد پار کرکے حدود مصر مقبوضہ برطانیہ میں داخل ہوگئے ہیں۔

—— جرمن ہائی کمانڈ کا دعویٰ ہے کہ ۲۷ - اپریل کی صبح کو جرمن فوج یونان کے صدر مقام ایتھنز میں داخل ہوگئی ہے۔ شاہ یونان تو پہلے ہی مع اپنی وزارت کے یہ شہر چھوڑ کر یونانی جزیرہ کریٹ میں چلے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے جرمن فوج نے شاہی محل پر جرمن جھنڈا لہرا دیا ہے۔ نیز جرمنی نے یونان کے دو جزیروں اور دیگر کئی شہروں پر قبضہ کرلیا ہے۔

—— یورپ سے آمدہ خبریں مظہر ہیں کہ اب ہٹلر کا ارادہ جبرالٹر اور پرتگال پر حملہ کرنے کا ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ استنبول سے چند دنوں تک عام شہریوں کا اخراج شروع ہو جائیگا

—— لندن کا ایک اخبار رقمطراز ہے کہ چار سو جرمن جاسوس میکسیکو (امریکہ) پہنچ گئے ہیں۔

—— برطانوی اعلان مظہر ہے کہ دشمن کا ایک جہاز ناروے کے ساحل کے قریب غرق کردیا گیا

—— معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ کے صدر مقام

بلگاریہ پر جرمنی نے جو وحشیانہ بمباری کی ہے اس میں ہزار اشخاص ہلاک ہوگئے ہیں۔

—— روس اور جاپان کا معاہدہ جو حال ہی میں ہوا ہے اس پر فریقین نے دستخط کردیئے ہیں۔ اور ۲۵ - اپریل سے اس پر عملدرآمد شروع ہوگیا ہے۔

—— ایک اطلاع مظہر ہے کہ پولینڈ میں روس کی سرحد پر جرمنی فوج کے اسی ہزار ڈویژن جمع ہیں

—— رودبار انگلستان کی فرانسیسی بندرگاہ ڈیپ کے ایک سینما ہال میں تماشائیوں نے "ہٹلر و مسولینی مردہ باد" کے نعرے لگائے۔ جرمن حکام نے اس شہر کے باشندوں پر دو لاکھ فرانک جرمانہ کیا ہے

—— ۲۶ - اپریل کی رات کو جرمن بمبار ہوائی جہازوں نے انگلستان کے شمال مغربی ساحل کے ایک شہر پر بمباری کی جس سے ایک ہسپتال کی عمارت تباہ ہوگئی۔ دیگر جانی و مالی نقصان بھی ہوا۔

یاد رفتگان ہمشیرہ مولانا محمد صاحب جوناگڈھی مرحوم جو ایک سال سے علیل تھیں دان ہی کی عیادت کے لئے مرحوم جوناگڈھ تشریف لائے تھے ہ انتقال کرگئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون! (راقم عبدالغنی بن عثمان از جوناگڈھ) (۲) مولوی عبدالقادر صاحب الہ آبادی فیروزپوری بعارضہ درد گردہ انتقال کرگئے انا للہ! مرحوم عالم باعمل اور مدرسہ اہلیہ عربیہ کے بانی تھے۔ بیس سال قال اللہ و قال الرسول کا درس دیتے رہے۔ (راقم محمد عثمان از کھنبہ تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور) ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور ان کے حق میں دعائے مغفرت کریں۔

اللّٰھم اغفر لھم وارحمھم۔

غریب فنڈ میں از فتاویٰ فنڈ سے رسائل حافظ محمد عبداللہ جودھ پور سے مولوی حقیق اشرف گوسو بازار سے جلد لعہ۔ ہر دو سائلین کے نام ایک ایک سال کے لئے غریب فنڈ سے اجرا جاری کردیا گیا ہے۔

ابی داخلے ... [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۴- ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ

پیغام صلیب

صلیب سے مراد وہ سولی ہے جس پر بقول یہود و نصاریٰ مسیح کو پھانسی دیا گیا۔ کیوں دیا گیا؟ اس کی وجوہات بظاہر مختلف ہیں مگر در حقیقت ایک ہی ہے یہود کہتے ہیں کہ مسیح اس لئے مصلوب ہوا کہ اس نے ابن اللہ (خدا کا بیٹا) ہونے کا دعویٰ کیا تھا مسیحی لوگ کہتے ہیں کہ مسیح کو اس لئے سولی دیا گیا کہ وہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہو۔ مسیح کا ابن اللہ ہونا یہ بھی مانتے ہیں۔ دوسری بات جس پر فریقین کا اتفاق ہے وہ یہ ہے کہ صلیبی موت جیسے یہود کے نزدیک لعنتی موت ہے ویسے ہی مسیحیوں کو بھی اقرار ہے کہ صلیب کی موت لعنتی موت ہے۔ چنانچہ مسیحی رسالہ المائدہ میں یہ الفاظ شائع ہوئے ہیں:-

خداوند مسیح نے صلیب کو صلح کا نشان ٹھیرایا اس نے اس لعنتی موت کو اپنے پیرؤوں کے لئے آسمانی تاج کا نشان بتایا۔ (المائدہ بابت اپریل ص۹)

یہود و نصاریٰ کے اس متفقہ عقیدہ پر پولوس نے یہ نتیجہ نکال کر مسیحیوں کے آگے رکھا کہ

مسیح ہمارے لئے لعنتی ہوا اور ہمیں شریعت کی لعنت سے چھڑایا (پولوس کا خط بنام گلتیوں مندرجہ بائبل)

خدائے قیوم کو اپنے مقبول بندوں کے حق میں یہ ناپسندیدہ الفاظ کسی طرح گوارا نہیں۔ اسی لئے قرآن مجید نے مسیح کی نسبت قتل اور صلیب کی کھلے الفاظ میں نفی کر دی۔ مگر مسیحی لوگوں پر اس تردید کا کیا اثر ہو سکتا ہے جنہوں نے مسیح کی صلیبی موت کو اپنے لئے ذریعہ نجات سمجھ لیا ہو۔ چنانچہ بطور تبلیغ کے المائدہ میں ایک سرخی مقرر ہوئی ہے جس کے الفاظ ہیں پیغام صلیب اسی کے متعلق آج کا نوٹ لکھا گیا ہے۔ اور ہم نے بھی اپنے مضمون میں یہی سرخی قائم کر دی ہے۔ اس قسم کے مضمون نگار مسیحی ہوں یا غیر مسیحی ہمارے نزدیک قابل رحم ہوتے ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ وہ اپنی غلطی میں دوسروں کو پھنسا کر عوام کی ذمہ داری بھی اپنے سر پر لے لیتے ہیں۔ ہم اُن کی ایسی تحریروں کو اس قدر ملمع دار پاتے ہیں جس سے عقل حیران ہوتی ہے کہ الٰہی مذہب اور راہ نجات ایسی ہی خام خیالیوں پر مبنی ہے۔ اس لئے ہم ان کی عبارت کو اصل الفاظ میں نقل کر دیتے ہیں۔ تاکہ ہمارے ناظرین بھی ان کی بےبسی کا اندازہ کر سکیں۔ جو مضمون ہی ایسا ہے کہ اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ تاہم حواشی میں ہم کچھ نہ کچھ نوٹ لکھتے جائیں گے۔ اصل مضمون حسب ذیل ہے:-

"پیغام صلیب" خداوند یسوع مسیح کی صلیب ایک تاریخی واقعہ ہے جو آج سے دو ہزار برس پیشتر وقوع پذیر ہوا۔ لیکن یہ محض واقعہ ہی نہیں بلکہ دنیا تک ایک خاص پیغام قوت اور نتیجہ ہے۔ بدی کے مقابل صداقت پر قائم رہنا خواہ اس کیلئے عزت، مال اور جان سب کچھ قربان کرنا پڑے۔ صلیب کا پیغام ہے دنیا کے جور و جبر

ہر مظلوم کے خون کا ایک ایک قطرہ یہی پیغام دیتا ہے کہ

قریب ہے یار! روز محشر چھپیگا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہیگی زبان خنجر ہو پکاریگا آستیں کا

ہوئی ہے جس پر دونوں فریق (موافق اور مخالف) متفق ہیں یعنی دعویٰ الوہیت تو یہ موت مظلومیت کی موت نہیں ہے بلکہ قانونی شریعت کے ماتحت ہے۔ جب سے شریعت الٰہی دنیا میں قائم ہوئی ہے ایسی موتیں بکثرت ہوتی رہی ہیں مسیح کی صلیبی موت کو کوئی اہمیت ہے

وابستہ کر کے مخلوق خدا کو قبولیت کا پیغام دینا کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا۔ ہاں جس وقت بقول نصاریٰ یسوع مسیح صلیب پر لٹک رہے تھے ان کی طرف سے دنیا کو یہ پیغام پہنچانا بہت موزوں ہوتا۔ ع

دیکھ مجھے جو دیدۂ عبرت نگاہ ہے (اہلحدیث)

ظلم و بے انصافی اور فقر و فاقہ میں صبر سے کام لینا اور حق و صدق کا دامن نہ چھوڑنا اس کی قوت ہے اور یوں خدا کے حضور مقبول ہونا اور اگلے جہان میں دائمی خوشی کی زندگی بسر کرنے کے لائق ہونا اس کا اجر ہے۔ آج دنیا میں چاروں طرف بے انصافی ہے، دولت [illegible] فریب بے رحم زردار ہر طرف فریبوں، کمزوروں اور [illegible] پر ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ نیکی، لیاقت اور محنت کی کوئی قدر نہیں۔ خوشامد، [illegible] لحاظ، رشتہ داری اور سینہ زوری ہو چاہیں کر رہی ہیں۔ جو شخص ایک بار گر جاتے ہوں گے، اس کے اوپر سے گزرتے چلے جاتے ہیں۔ قوت اور کثرت کا راج ہے۔ کمزوری اور اقلیت غلامی اور موت ہیں۔ چند شخصوں کے ہاں ساری دولت سمٹ سمٹا کر جمع ہو گئی ہے۔ اور کروڑوں جانیں دو وقت کی روٹی کو ترس رہی ہیں۔ بیوہ عورتیں، یتیم بچے، بیمار اور اپاہج۔ ذلت فاقہ اور [illegible] ان کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ بڑے بڑوں کو [illegible] ہیں۔ چھوٹے بے کسی کی حالت میں مر رہے ہیں۔ اس صورت میں صرف صلیب کا واقعہ ہی صبر و اطمینان بخش سکتا ہے۔"

(المائدہ لاہور بابت اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ اول)

قادیانی مشن

پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان

مرزائیت کی دونوں شاخوں کے اخباروں میں عرصہ دراز سے باہم رقیبانہ گفتگو خوب ہو رہی ہے۔ جس پر رائے دینے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہاں آج ہم اس کے متعلق پیغام صلح سے ایک نوٹ نقل کر کے ناظرین کے سامنے لاتے ہیں۔ "پیغام صلح" بڑے تعجب سے لکھتا ہے کہ:-

کیا جماعت قادیان نے فتح پائی؟

الفضل مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۲۶ء میں جناب میاں صاحب کا خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ مارچ درج ہوا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:-

"اسی طرح ۱۹۲۶ء کی مجلس شوریٰ میں میں نے بیان کیا تھا کہ:-

آج سے دس سال کے اندر اندر ہندوستان میں اس بات کا فیصلہ ہو جانے والا ہے کہ کونسی قوم زندہ رہے اور کس کا نام و نشان مٹ جائے۔ ..... اگر دس سال کے اندر اندر ہماری جماعت نے فتح نہ پائی اور وہ تمام راہیں جو ارتداد کی ہیں بند کر کے وہ تمام دروازے جو اسلام قبول کرنے کے ہیں کھول نہ دیئے تو ہماری جماعت کی زندگی کی صورت نظر نہیں آتی" (رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۶ء)

اب ۱۹۳۸ء ہے اور مندرجہ بالا بیان ۱۹۲۶ء کا ہے جس پر پورے ۱۲ سال گزر چکے ہیں اور دس سال تو ۱۹۳۶ء میں ہی ہو چکے تھے۔ ہم جناب میاں صاحب سے استفسار کرتے ہیں کہ کیا ان دس سالوں میں جماعت قادیان نے فتح پائی؟ کیا ارتداد کی تمام راہیں بند ہو گئیں؟ کیا وہ تمام دروازے جو اسلام قبول کرنے کے ہیں وہ کھول دیئے گئے؟ اور اگر ایسا نہیں ہوا تو کیا جماعت قادیان کی زندگی کی

جس طرح اسلامی تاریخ میں اسلام کا صحیح نمونہ خلافت کا زمانہ تھا اسی طرح مسیحی تاریخ میں قسطنطین اعظم کا زمانہ ویسا ہی نمونہ ہے جس میں مسیحیت ترقی کرنے اور پہنچنے لگی۔ کیا بلحاظ دولت وہاں کے اس زمانہ میں لوگ مختلف مراتب نہ رکھتے تھے۔ جیسے آج نظر آتے ہیں۔ یقیناً وہ لوگ بھی مختلف المراتب تھے۔

سلطنت روس نے اس اختلاف مراتب کو معدوم کرنا چاہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اختلاف مراتب تو پورے طور پر معلوم نہ ہو سکا۔ البتہ مسیحی مذہب روس سے معدوم ہو گیا۔ کیونکہ یہ اختلاف مراتب قانون قدرت کے ماتحت ہے۔ جس کا ذکر قرآن مجید میں یوں آیا ہے

وَرَفَعْنَا بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا (پ ۲۵ - ع ۹)

(ہم نے بعض کو بعض پر مرتبہ میں فضیلت دی ہے تاکہ لوگ ایک دوسرے سے کام لے سکیں) یہ اختلاف رہتی دنیا تک رہیگا علاوہ اس کے پیغام صلیب سے اس کو کیا تعلق؟

پس صلیب کا پیغام بالفاظ قرآن یوں ہونا چاہئے

مَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلٰهٌ مِنْ دُونِهِ فَذٰلِكَ نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظَّالِمِينَ (پ ۱۷ - ع ۲)

اس آیت کا مضمون یہ ہے کہ

اے دنیا کے لوگو! شرعی حدود سے تجاوز نہ کرو خدا کے بندے ہو کر خدا کے اقنوم یا اولاد بننے کا دعویٰ نہ کرو

کیونکہ کسی انسان کے لئے ایسے غرور و تکبر کا دعویٰ کسی طرح زیبا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کی سزا بھی وہی ہے جو تکبر کی عمدہ [illegible] ہے یعنی جہنم۔

جناب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(اہلحدیث)

کوئی صورت ہے؟ جہاں تک ہمارا خیال ہے جماعت قادیان کو کوئی فتح نہیں ہوئی۔ نہ ارتداد کی راہیں بند ہوئیں اور نہ اسلام قبول کرنے کے دروازے کھلے۔ لیکن اس کے باوجود جماعت قادیان زندہ ہے۔ اور جماعت قادیان کی زندگی جناب میاں صاحب کی پیشگوئی کا بطلان کر رہی ہے۔ ہمارے خیال میں جماعت قادیان کو اپنے "موعود خلیفہ" کی پیشگوئی کو پورا کرنے کے لئے دم سادھ کر ختم ہو جانا چاہئے۔ کیونکہ پیشگوئی پورا ہونے کی یہی ایک صورت ہے۔ دوسری کوئی صورت نہیں ؟ (پیغام صلح لاہور ۴- اپریل ۱۹۴۱ء صک)

اہلحدیث پیغام صلح کے اس سوال کا بہتر جواب تو الفضل قادیان ہی دیگا۔ مگر ہم بھی پیغام کو مخاطب کر کے ان دونوں صنفوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ جو خلیفہ قادیان سے سوال کرتے ہیں کہ تمہاری فتح ہوئی یا نہیں؟ آپ بڑے میاں متوفی سے کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ نے جو چشمہ معرفت میں لکھا تھا کہ

میرے زمانہ میں تمام ادیان مٹ کر صرف ایک دین اسلام رہ جائیگا۔ (ص۸۱-۹۱)

کیا ایسا ہو گیا؟ اگر نہیں ہوا تو کیوں اس پیشگوئی کو غلط قرار نہیں دیا جاتا۔ اس کا جو جواب پیغام صلح دیگا وہی جواب الفضل دے سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیان میں سال تین سو پینسٹھ (۳۶۵) دن کا نہیں ہوتا بلکہ پچاس ہزار دن کا ہوتا ہے۔ جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے ؎

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے دن ہوں پچاس ہزار

پس پیغام صلح کا یہ اعتراض قادیانی اصطلاح سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔

معاصر انقلاب اور قادیان

سال چھ ماہ کے بعد قادیان میں یہ مسئلہ زیر بحث آیا کرتا ہے کہ ہم سیاسی حیثیت سے کس جماعت میں شامل ہوں، کانگرس میں یا مسلم لیگ میں؟ اس پر معاصر "انقلاب" لاہور تعجب کرتا ہوا لکھتا ہے :-

"بزرگان قادیان کی بعض ادائیں بے حد دلچسپ ہوتی ہیں۔ مثلاً وہاں سالہا سال سے یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ احمدی جماعت کانگرس میں شامل ہو یا مسلم لیگ میں۔ اور لطف یہ ہے کہ اس دفعہ "مجلس مشاورت" کے موقع پر پھر ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے۔ جو اس اہم اور پیچیدہ مسئلہ پر بحث کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی آخری تجویز پیش کرے گی۔ یعنی ایک جماعت جس میں بڑے بڑے عالم فاضل اور زیرک و فہیم حضرات شامل ہیں۔ اور جن کا ایک خلیفہ اعظم بھی موجود ہے۔ اس کو سیاسی صحرا میں رستہ ہی نظر نہیں آتا کہ کرے تو کیا کرے اور جائے تو کہاں جائے × کیا کبھی یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنی امامت کی مسند سے اتر کر گاندھی جی کے احکام کی تعمیل کے لئے آمادہ ہو جائیں گے اور چرخہ۔ کھدر۔ اہنسا اور ستیا گرہ کا پرچار شروع کر دیں گے۔ اگر یہ تصور نہیں کیا جا سکتا تو پھر احمدیوں کو کانگرس میں شریک ہونا کیونکر ممکن ہے؟" (انقلاب لاہور ۱۹- اپریل ۱۹۴۱ء صک)

اہلحدیث معاصر موصوف کا تعجب اس بنا پر ہے کہ سالہا سال ان تحریکوں پر گزر گئے مگر ابھی تک اصحاب قادیان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ کس جماعت میں ملنا چاہئے۔ معاصر مذکور کو شاید قادیانی لٹریچر کے مطالعہ کی فرصت نہ ہوتی ہوگی ورنہ آپ ایسا نہ کہتے۔ سیاسی حیثیت سے کسی جماعت میں داخل ہونا یا نہ ہونا تو معمولی بات ہے جس پر ایمان کا دارومدار نہیں ہے۔ ارباب قادیان بلکہ بانی تحریک قادیان کو تو ایمانیات میں بھی تردد بلکہ بھول رہتی تھی۔ مرزا صاحب ۱۹۰۱ء سے پہلے کے بعد الہام تھے مگر بقول میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان ۱۹۰۱ء تک آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ میں نبی ہوں۔ ہاں ۱۹۰۱ء کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ میں واقعی نبی ہوں۔ - - - - - کیا یہ روایت معاصر موصوف کے شک کو رفع کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ پس معاصر انقلاب قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کریگے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شعر انہی کے حق میں ہے ؎

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی است بادنجاں و بادنجاں بورانی

یہ نوٹ ہم لکھ چکے تھے کہ انقلاب لاہور مورخہ ۲۳- اپریل دیکھنے میں آیا۔ اس میں اڈیٹر صاحب نے صلا پر بحوالہ الفضل لکھا ہے کہ قادیان میں مجلس شوریٰ اس لئے نہیں ہوئی کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت کانگرس میں شامل ہو یا مسلم لیگ میں بلکہ اس امر پر غور کرنے کے لئے ہوئی تھی کہ افراد احمدیہ انفرادی حیثیت سے کانگرس اور مسلم لیگ میں سے کس جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں۔

تعجب ہے کہ معاصر انقلاب نے اس جواب کو صحیح سمجھا حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ سر ظفر اللہ صاحب جو چوٹی کے احمدی ہیں۔ مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں صدر بن چکے ہیں۔ یہ اُس زمانے کا واقعہ ہے جب مسلمانان دہلی سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ انکا استقبال کرنے کو اسٹیشن پر پہنچے تھے اور فتحپوری ہال میں اُن کے خلاف جلسہ کیا تھا۔ انہی دنوں میں اور مولانا سیالکوٹی بھی مدرسہ رحمانیہ دہلی کے جلسہ میں شریک تھے اور یہ دونوں واقعات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ اس سے پہلے بھی اور بعد بھی سر ظفر اللہ اور ان کے کئی ایک ساتھی لیگ کے جلسوں میں برابر شریک ہوتے رہے ہیں۔ کبھی کسی کو اعتراض نہیں ہوا پھر اس بیٹھے مجلس شوریٰ کرنا کیا کشمن دکاہ بر آمدن کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں

قادیان کی مجلس شوریٰ جماعتی شرکت کے لئے تھی یا انفرادی شرکت کے لئے۔ ہمارا مقصود یہ بتانا ہے کہ قادیانی جماعت اسی قسم کی بھول بھلیوں میں پھنسی رہتی ہے اور ایسا کرنے میں اس کی بڑی ہوشیاری ہے۔ جو اس شعر کی مصداق ہے ؎

حلف غیروں سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ہمارے خیال میں اس جماعت کے کارکن اور مرکز مع اپنے بانی کے زمانہ شناسی اور سیاسیات میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر گلیڈسٹون متوفی سے کم نہیں ہیں۔ کسی نازک وقت کے ماتحت گورنمنٹ پر دباؤ ڈالنا ہو تو خلیفہ قادیان کانگرس کی تعریف کے گیت گانے لگ جاتے ہیں اگر ضرورت ہوئی تو ہم نے دیکھا پنڈت جواہر لال نہرو لیڈر کانگرس کے ورود لاہور کے موقع پر ان کا استقبال قادیانی جماعت کے بے شمار افراد کرتے ہیں۔ اور اس پر ایک بڑی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ شاید یہ رقم بھی اشاعت اسلام کے اخراجات کی مد میں داخل کی جاتی ہوگی۔ اور حسب ضرورت دوسرا رخ بدلنے کو یہ امر مجلس شوریٰ میں زیر بحث لایا جاتا ہے کہ ہم کس سیاسی جماعت میں شامل ہوں؟ اللہ رے ہوشیاری اور چالاکی۔ سچ ہے ؎

پوچھتے ہیں یہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

مسلمان مقررین کو تنبیہ خلیفہ قادیان کی زبان سے | اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ اپریل میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ درج ہے۔ جس میں آپ اس امر کا ذکر کرتے ہیں کہ مسلم لیگ میں شریک ہونے سے پہلے ہم مسلم لیگ والوں سے اس بات کا جواب لینا چاہتے ہیں کہ

وہ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں

"کئی سال خط و کتابت کرنے پر بھی مسلم لیگ کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اس سوال کا جواب ان کو صاف لفظوں میں مل جانا چاہئے۔

اس خطبے کی بنا پر ہم ان علماء اسلام کو متوجہ کرتے ہیں جو قادیانیوں کے جلسوں میں اس نیت سے شرکت کیا کرتے ہیں کہ ان میں عموم اسلامی (سیرت نبویہ وغیرہ) کے متعلق تقریریں ہوتی ہیں اور اسی لئے وہ ہم کو دعوت دیتے ہیں، ہم ان اجلاس میں شرکت کو حرج نہیں سمجھتے۔

اس لئے میں ان مقررین اسلام کو متوجہ کرتا ہوں کہ مسلم لیگ بھی مقاصد عمومیہ اسلامیہ کو مد نظر رکھتی ہے کسی فرقہ کے خصوص سے اس کو مطلب نہیں۔ باوجود اس کے خلیفہ قادیان اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم مسلم لیگ میں اس وقت داخل ہوں گے جب وہ ہم کو مسلمان سمجھے۔

کیا ہی حق ان علمائے مقررین و شرکائے جلسہ قادیانیہ کو نہیں کہ دعوت پہنچنے پر قادیان کے جلسہ سے دریافت کر لیا کریں کہ آپ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں سمجھتے تو قصہ ختم۔ نہ ہم تمہارے نہ تم ہمارے۔ لَکُمْ دِیْنُکُمْ وَلِیَ دِیْن۔ اگر مسلمان سمجھتے ہو پھر ہم لوگوں پر تمہارا فتویٰ کفر مندرجہ انوار خلافت کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

پس پہلے اس بات کی تسلی کیجئے کہ
ہم مسلمان ہیں یا نہیں؟

اس کے بعد ہم جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کریں گے۔

حضرات علمائے کرام! | عربی شاعر کی یہ رباعی آپ لوگوں کے ملاحظہ کے لئے درج کرتا ہوں ؎

مَا اَنَا بِالْمُتَکَلِّفِ الدَّنِیِّ وَذَا الَّذِیْ
اِذَا صَدَّ عَنِّیْ ذُوْ الْمَوَدَّۃِ اَقْرَبُ
وَلٰکِنَّنِیْ اِنْ دَامَ دُمْتُ وَاِنْ یَکُنْ
لَہٗ مَذْھَبٌ عَنِّیْ فَلِیْ عَنْہُ مَذْھَبُ

خلیفہ قادیان کو صحیح مشورہ

جناب مرزا غلام احمد صاحب کا الہام ہے کہ ہم مکے میں مریں گے یا مدینے میں۔ اور قادیانی اخبار الفضل قادیان کو مدینۃ المسیح لکھتا رہتا ہے۔ لاہور میں جناب مرزا صاحب کا انتقال ہوا۔ پس لاہور مکہ ٹھیرا۔ اب جناب خلیفہ صاحب قادیانی سالانہ اجتماع کو ایک قسم کا ظلی حج قرار دے چکے ہیں جو بالبداہت غلط ہے۔ کیونکہ حج تو مکہ میں ہی ہوتا ہے۔ پس چاہئے کہ اس سال سے خلیفہ صاحب مع اتباع کے لاہور جا کر ظلی حج کریں جو مکہ کا ظل ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کو مبارک باد!

نکتہ | جناب مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں مگر امتی۔ اور روئے زمین کے جملہ مسلمان بھی اپنے آپ کو آنحضرت صلعم کا امتی ہی کہتے ہیں۔ پس ایک امتی دوسرے امتی کا تناسب کے لحاظ سے منکر ہو کر کافر اور دائرہ اسلام سے خارج کیسے ہو سکتا ہے؟ مرزا محمود اور ان کے حاشیہ نشین علماء کرام ذرا روشنی ڈالیں۔

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کو مبارک باد!

پیر کا مکذب مرید | جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ امتی نبی ہو سکتا ہے۔ اور آپ کا دعویٰ بھی امتی نبی ہی کا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب اپنی کتاب "النبوت فی الاسلام" میں سیکون فی امتی ثلثون کذابون کے ماتحت لکھتے ہیں کہ امت میں ہو کر نبوت کا دعویٰ کرنا بھی کذاب اور دجال کا کام ہے۔ ذرا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایک مرتبہ پھر غور فرمائیں۔ مرزا محمود احمد صاحب کو آداب!

(ہر دو کا خادم ح۔ بشیر لی۔ زعیم)

سیرت المصطفٰی

(از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی)

۹

گذشتہ پرچہ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جو واقعات عجیبہ ظہور پذیر ہوئے تھے۔ کا ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ واقعہ شرح صدر کا ذکر بھی ہے۔ اس کے بعد آج کا مضمون ملاحظہ فرمائیے۔ (مدیر)

بچپن میں آنحضرت کا بکریاں چرانا بچپن میں آپ نے بکریاں بھی چرائی ہیں۔ لیکن بطور پیشہ اور وجہ معاش کے نہیں۔ بلکہ وہ بکریاں آپ کی اپنی تھیں۔ جن کی حفاظت و پرورش آپ کا فرض تھا۔ ہم اس امر کو ذرہ تفصیل سے بیان کرنا چاہتے ہیں کیونکہ بعض عیسائی اور اُن کی دیکھا دیکھی دیگر غیر مسلم مصنفوں نے کجروی سے سیدھی سادی بات میں بھی لوگوں کو غلطی میں ڈالنا چاہا ہے۔ دل ٹیڑھا ہو جائے۔ نیت فاسد ہو جائے۔ تعصب کا بھوت سوار ہو جائے۔ تو ہر صاف و سادہ بات کو بھی ٹیڑھا کر سکتے ہیں۔ منطقیوں کا مشہور مقولہ ہے لَا حَجْرَ فِی التَّصَوُّرِ یَتَعَلَّقُ بِکُلِّ شَیْءٍ (سلم العلوم ص۲) یعنی تصور ہر شے کے متعلق ہو سکتا ہے اس میں کسی طرح کی رکاوٹ نہیں۔ صحیح اور غلط ہر دو امور کے متعلق ہو سکتا ہے۔

آپ کا آبائی پیشہ تجارت تھا۔ چنانچہ آپ کے والد ماجد عبداللہ اور آپ کے جد امجد عبدالمطلب اور آپ کے پردادا ہاشم سب اپنے اپنے وقتوں میں تجارتی سفروں ہی میں فوت ہوئے (کامل ابن اثیر جلد ۲)۔ آپ بھی پہلی عمر میں تجارت میں پڑے لیکن قدرت نے آپ کو دنیا جہان کی رہنمائی کے لئے پیدا کیا تھا۔ اس لئے آپ کو تجارت پر جمنے نہ دیا۔ بلکہ آپ کے دل میں دنیا سے بے رغبتی و نفرت اور تنہائی و خلوت کی محبت اور اپنے خالق کی یاد کی الفت ڈال دی۔ جیسا کہ انشاء اللہ آیندہ عنوان عطائے نبوت میں مذکور ہوگا۔ اور کچھ عرصہ تک جو بکریاں چرائیں تو اس میں بھی قدرت کی حکمت تھی کہ چونکہ آپ کو عوام کالانعام کی اصلاح و تربیت اور شیطانی حملوں[1] سے اُن کی حفاظت کا عہدۂ جلیلہ سپرد کرنا تھا۔ اس لئے بکریوں کی گلہ بانی سے آپ کو ٹرینگ (عملی تعلیم) دی گئی۔ اور اسی راز کے پردے میں ہر نبی سے بکریاں چروائیں۔ چنانچہ صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا:-

مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِیًّا اِلَّا رَعَی الْغَنَمَ فَقَالَ اَصْحَابُهٗ وَ اَنْتَ فَقَالَ نَعَمْ کُنْتُ اَرْعَاهَا عَلٰی قَرَارِیْطَ لِاَهْلِ مَکَّةَ (کتاب الاجارہ)

یعنی آپ نے فرمایا کہ جس نبی کو بھی خدا نے مبعوث کیا ہے اُس نے بکریاں چرائی ہیں صحابہ نے عرض کیا۔ حضور! کیا آپ نے بھی؟ آپ نے فرمایا ہاں! اہل مکہ کے قراریط پر!

تشریح:- قراریط کے معنے میں اختلاف ہے۔ سوید بن سعید جو امام ابن ماجہ رح کے شیخ حدیث ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس سے مراد نقدی کا سکہ ہے اور امام ابراہیم حربی اور شیخ سعدی رح کے استاد حدیث محدث ابن جوزی اور اُن کے شیخ ابن ناصر کہتے ہیں کہ قراریط سے سکہ نقدی مراد نہیں ہے (کیونکہ اُس زمانہ میں مکہ میں اس سکہ کا رواج نہیں تھا اور اس عصر میں تھا) بلکہ یہ ایک مقام کا نام ہے جو مکہ شریف میں جیاد کے قریب ہے۔ اور ایک دوسری روایت میں جسے علامہ عینی نے اسی حدیث کی شرح میں نقل کیا ہے۔ یہ لفظ ہیں:-

کُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ بِجِیَادٍ وَ هُوَ مَوْضِعٌ بِاَسْفَلِ مَکَّةَ (جلد ۵ ص۶۳۱)

اور بخاری کی روایت میں لِاَهْلِ مَکَّةَ کا جو لفظ ہے اُس سے کسی کو یہ وہم نہ پڑے کہ یہ بکریاں شہر مکہ میں سے کسی غیر کی تھیں۔ بلکہ اس کے معنے یہ ہیں کہ قراریط جو اہل مکہ کا ایک مقام ہے اور جہاں پر وہ لوگ بکریاں چرایا کرتے تھے میں بھی وہاں چرایا کرتا تھا۔" اور یہ لفظ قراریط کی صفت ہے۔ اور اَرْعَاهَا کے متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ مذکورۃ الفوق روایت میں لِاَهْلِیْ کا لفظ موجود ہے۔ اسی طرح حافظ ابن حجر رح نے امام نسائی کے حوالے سے غَنَمًا لِاَهْلِیْ کے الفاظ نقل کئے ہیں۔ اسی طرح مورخ سہیلی نے بھی شرح سیرت ابن ہشام میں اس کا ذکر کیا ہے (ص۱۱۱ ج ۱) اور اگر کسی کو یہ وہم گزرے کہ امام بخاری رح نے اس حدیث کو کتاب الاجارہ میں ذکر کیا ہے۔ اور یہ اسی صورت میں درست بیٹھ سکتا ہے جب قراریط سے مراد سکہ نقدی لیا جائے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ صحیح بخاری کے تراجم الابواب کا فہم اور اُن کے ذیل کی احادیث میں مطابقت ایک دقیق امر ہے بڑے بڑے لائق شراح کو ان میں بہت بہت مشکلات پڑی ہیں اسی لئے مورخ ابن خلدون رح کہتے ہیں کہ یہ امت پر ایک قرض ہے (جس سے اُسے ابھی سبکدوشی نہیں ہوئی) امام بخاری رح نے اس امر کی ہرگز ہرگز تصریح نہیں کی کہ قراریط سے مراد سکہ نقدی ہے۔ اور نہ ایسے الفاظ لکھے ہیں جن سے ہم کو ضرورۃً سکہ نقدی والے معنے کرنے پڑیں۔ بلکہ قراریط کے متعلق جو دو قول ہیں ان میں سے ہر ایک کے لئے گنجائش ہے کیونکہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔ بَابُ رَعْیِ الْغَنَمِ عَلٰی قَرَارِیْطَ۔ اگر قراریط سے مراد سکہ لیا جائے تو عَلٰی معاوضہ کے لئے ہوگا۔ اور اگر مقام کا نام ہو تو بمعنی بِ ہوگا۔ جو ظرفیت کے لئے ہوگی۔ اور حروف جارہ عام طور پر ایک دوسرے کے معنوں میں

[1] قال النبی صلعم الشیطان ذئب الانسان (مشکوٰۃ) ۱۲ منہ

شمس ہوتے ہیں۔ اور ایسے موقع پر ہماری زبان میں بھی لفظ "پر" دونوں معنوں کے لئے آتا ہے۔ معاوضہ کے لئے بھی اور ظرفیت کے لئے بھی۔ پس حدیث کے مطابق ترجمۃ الباب کے معنے مقام قراریط پر بکریاں چرانا ہوئے۔ اور کتاب الاجارہ میں لانے کا جواب یہ ہے کہ امام بخاری ؒ کی مراد یہ ہے کہ جس پیشہ کا کرنا جائز ہے اس کا اجارہ بھی جائز ہے۔ جب آنحضرت ؐ بکریاں چرانا اپنا اور انبیائے سابقین کا کام فرما رہے ہیں تو اس کام کا اجارہ بھی جائز ہے۔

هذا ما خطر ببالي الفاتر وتمّمه لي وفّق من تممه على هذا والله الحمد

(باقی باقی)

مراثی محمدیہ

یعنی

مولانا محمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پرملال پر تاریخی نظمیں

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شاید

مرگیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں (مدیر)

وَقلتُ رَاثيًا

الفاضل الجليل والحبر النبيل مولانا محمد جوناگڑھی رحمه الله تعالى رحمة الابرار

واسكنه جنات تجري من تحتها الانهار

(من مولانا خليل بن محمد بن حسين يمانى بهوپالى)

لسان فتى محمد تـرابـًا	ثم اذ ثنا وانهد منه الوقار
اى فضل هلتم عليه ترابـًا	اى جسم احاطه الاحجار
ذاك للملة الحنيفة قد كا	ن ملاذ او للصلاح منار
خطب قد محت عن القلب دينا	وبها قد تنور الابصار
ترجموا الضخم من تاليف سلف	بتاليفه اهتدى الجبار
فاعزى اولاده ثم اوصى	هم فان الوصية استذكار
اقتدوا فى الاعمال دينا و دينا	خاتم الرسل من هو المختار
اطلبوا العلم وانفعوا من هديه	بعفان خير الطعام القفار
واعلموا ان ترتم العلم فضلا	فهو الحق والعلى واليسار
ذاكم الرازى الفقير مليك	خدمته الملوك والاحبار

انما الناس يفخرون بمال

لرجال الغنى بهم افتخار

تعزیت نامہ و تاریخ وفات

(از شمس گھوگھہ پوری)

آہ رخصت آج ہم سے مرد کامل ہوگیا

دار فانی چھوڑ کے جنت میں داخل ہوگیا

ساغر توحید جو اکثر پلاتا تھا ہمیں

ساقیِ کوثر کے زمرہ میں وہ شامل ہوگیا

ہر موحد آج ان کے ہجر میں بیتاب ہے

ان کے جاتے ہی دگرگوں رنگِ محفل ہوگیا

اف اچانک آگئی جو ان کی رحلت کی خبر

سنتے ہی ہر صاحب دل آہ بیدل ہوگیا

شمس جن کی مدح میں کل تک رطب اللسان

آج ان کی یاد میں بشکل بسمل ہوگیا

سن لو مجھ سے کیوں عبث ہو فکر تاریخ وفات

وہ محمد اب کہا جنت میں داخل ہوگیا

۱۳ ۵ ۹۰

نظم مع تاریخی مصرع

(از عزیزہ شاکر گیاوی)

چل بسے جتنے ہمیں آئے تھے، سب چل بسے

آہ۔ دنیا میں کہاں نبیوں کا خاتم ہے اب

گلشنِ ملت کے گلہائے شگفتہ، اب کہاں

وہ غزالیؒ اور رازیؒ اور کہاں لوتھم ہے اب

وہ مجاہد فی سبیل اللہ بھی ملتے نہیں

وہ شہید دہلویؒ اور وہ کہاں ہوم غم ہے اب

وہ میاں صاحب محدث دہلویؒ سورج گڑھی

اُن کہاں ہیں یا ہم چمن کا فیض بیش و کم ہے اب

وہ رحیم آباد و غازی پورؒ کے خدام دیں

آہ، وہ ہیں اور نہ اُن کا عزم مستحکم ہے اب

آہ مولانا محمدؒ آہ وہ جوناگڑھیؒ

آہ، وہ بھی چل بسے، تلاذہ پر دردِ غم ہے اب

آہ، مولانا کے غم میں ہوگیا مجروح دل

زخم یہ وہ ہے، کہیں جس کا نہیں مرہم ہے اب

حیات طیبہ ... مولانا محمد ... دہلوی ...

آہ "مولانا" کو اس دنیا میں ہم ڈھونڈھیں کہاں
جب شہ آن کی طرح کوئی مونس و ہمدم ہے اب
خوش ہوا کرتی تھی جن کی دید سے کچھ تک جو آنکھ
پرملا وہ آنکھ، اُن کی یاد میں پرنم ہے اب
"مولانا" بشارت مجھ کو یہ ہاتف سے نے دی
وہ مکرم تھا جہاں میں، خلد میں اکرم ہے اب

غمزدہ شاکر نے رو رو کے کہا سالِ وفات
آہ! "مولانا محمد دہلوی" کا غم ہے اب
۱۳　　　۵　　　۶۰

قطعۂ تاریخ

(نتیجۂ فکر محمد ابوالحسن صاحب قتیل بی۔ اے جالی آر ڈی)

تری ہی ذات سے ہندوستان میں تھا روشن
چراغ مصطفوی۔ ہائے ہائے ضیغم ہند
جو تو نہیں تو نہیں وہ چہل پہل باقی
اور اس بزم ہوئی۔ ہائے ہائے ضیغم ہند
شکست ہوتی تھی باطل کو، حق کی ہوتی تھی فتح
صدا تھی ایسی تیری، ہائے ہائے ضیغم ہند
اتر گئی وہ دلوں میں اثر کو ساتھ لئے
جو بات تو نے کہی، ہائے ہائے ضیغم ہند
علوم دیں سے مسلماں ہوں باخبر تجھ کو
ہمیشہ فکر رہی، ہائے ہائے ضیغم ہند

خیال جب مجھے تاریخ کا ہوا بسمل
صدائے غیب سنی۔ ہائے ہائے ضیغم ہند
۱۹۴۱ء

آہ مولنا محمد صاحب جوناگڈھی (مرحوم)

(از محمد رمضان صاحب نسیم جنیت گڈھی ک)

حامیٔ دین محمد چل بسا جب ناگہاں
کر گیا مجھ کو پریشاں دے گیا درد نہاں
چھین لیا اس گوہر نایاب کو اللہ نے
قوم کی خاطر تھی جس کو جاں فشانی ہر زماں
چھوڑ کر ہم بیکسوں کو چل دئیے دار بقا
پھر نہ کیوں آنسو بہائیں قوم کے پیر و جواں
چل بسے جس دم محمد زلزلہ دلّی میں تھا
جس کی فرقت میں ہیں ہر پیر و جواں نوحہ خواں

اس بیاں پر ختم کرتا ہے نسیم اپنا کلام
جس کے غم سے ہیں در و دیوار سب ماتم کناں

تبلیغ کیسے ہو؟

(از جناب خان شجاع الدین خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی پوسٹماسٹر جنرل جالندھر شہر)

مضمون بعنوان "دین و مذہب سے غفلت کیوں" مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۱۰ ، پڑھ کر خوشی ہوئی راقم الحروف عرصہ دراز سے اسی مسئلہ کے حل کی ٹوہ میں لگا ہوا ہے۔ مگر علاج اس مرض کا شدید کا جس کے علامات روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ ابھی معلوم نہیں ہوا۔

میری رائے ناقص میں تبلیغی درسگاہیں جابجا قائم کی جاویں اور ان میں جملہ علوم متعلقہ سائنس و

فلسفہ کے متعلق اس طرح تعلیم دی جاوے کہ مذہب کے ہر مسئلہ اور ہر نقطہ کو عوام الناس کو اور خاصکر مستورات کو اور زمانہ حاضرہ کے نیم تعلیم یافتہ جنٹلمینوں کو ذہن نشین کرا کے معترضین کے ہر اعتراض کا جواب دلیل و عقل سے دے سکیں۔ عوام الناس کو قرآن و حدیث کا مستند کا سبق دیویں اور نیم تعلیم یافتہ لوگوں کو ان کے غلط خیالات سے بذریعہ دلیل آگاہ کر کے قرآن و حدیث کی خوبیاں ذہن نشین کرا سکیں یہ ضروری ہے کہ آہستہ آہستہ کوئی امام یا مولوی ایسا کسی کام پر نہ لگایا جاوے جو کہ معترضین کو جواب شافی نہ دے سکے۔ اس صورت میں یہ ضروری ہے کہ ہر ایسا امام یا مولوی معقول تنخواہ پر ملازم رکھا جاوے۔ لوگ زکوٰۃ اور خیرات کے صحیح طریقہ پر آجائیں اور کل روپیہ خیرات و زکوٰۃ کا ایسی تبلیغی درسگاہوں میں دیں۔ میراسی۔ گوئیے۔ فقیر، فقراء، نذر، نیاز، جمعرات کے روز قبور پر چراغاں، دعوتیں کھانا وغیرہ قطعی بند کریں۔ اور اس معتد بہ بچت کو صرف اسی ایک کام پر خرچ کریں۔ الغرض کوئی خرچ سوائے تبلیغی درسگاہ کے مسلمان کے ذمے نہ ہو۔ تعلیمی درسگاہیں، صنعت و حرفت کی درسگاہیں۔ فقیر، فقرا وغیرہ کا ذمہ سلطنت لیوے۔ مسلمان ہمہ تن کاروبار میں مشغول ہو جائیں اور روپیہ کماویں۔

ہر ایک تعلیمی درس گاہ میں جو کہ تبلیغی درسگاہ سے الگ ہو۔ تبلیغی درسگاہ کے ذمہ دار پروفیسر ایک گھنٹہ کے واسطے قبل یا بعد از اوقات مقررہ تعلیمی درسگاہ کے مسلمان طلباء کو مذہبی تعلیم دیویں جسکی گورنمنٹ کی طرف سے اجازت مل چکی ہے۔ کوئی مسلمان ایک منٹ بھی خالی گپ شپ میں نہ گزارے۔

صلعم اب تو مراسی۔ گویّوں بلکہ طوائف کا کام ریڈیو دے رہا ہے۔ ہر آسودہ گھر میں بذریعہ ریڈیو ہر طوائفوں کے ناچ اور مراسیوں کے گانوں اور طبلوں کی آوازیں گونج رہی ہیں۔ خدا جانے ان آنکھوں نے کیا کیا دیکھنا اور کانوں نے کیا کیا سننا ہے۔ صدق رسول اللہ صلعم (اہلحدیث)

ملک کے طول و عرض میں شاعری کا بہت زیادہ رواج ہے۔ قرآن شریف میں شاعری ساحری کو نہایت مذموم اور زہریلا مادہ قرار دیا گیا ہے۔ مغلوں کی سلطنت صرف اسی آج کل کی سی شاعری کی بدولت معدوم ہوئی۔ شاعری، ساحری یعنی جادو ٹونا، گروہ صوفیاں یعنی مسمریزم، ہپناٹزم وغیرہ۔ تعویذ گنڈا وغیرہ ایسی قبیح باتیں کہ ہماری زندگی کا جزو بن گئی ہیں۔ اور مذہب اسلام کے نہ صرف منافی ہیں بلکہ کفر ہیں۔ ان سب کے برخلاف شدومد کر عوام الناس کو سمجھا کر ابھارا جائے۔

رسومات، تہوار کی ماہیت اور ضرر سمجھانا نہایت لازمی ہے۔ ملک کے طول و عرض میں تبلیغی تصانیف بکثرت شائع ہوں۔ اور ہر مسجد میں ہر جمعہ کو نیا خطبہ مطابق حالات زمانہ کے پڑھا جاوے۔ تبلیغ کا یہ بہترین طریقہ ہے کہ مختصر اشتہار اور مفلٹ جابجا شائع ہوں اور مفت تقسیم ہوں۔ اور جو کچھ لکھا جاوے اس کی دلیل عقلی و نقلی بروئے سائنس یا علوم حاضرہ دی جاوے۔

علم منطق کو خیرباد کہا جاوے۔ اور مذہب کو یونانی فلسفہ سے پاک کیا جاوے۔ فلسفہ حاضرہ اب تعلقی ممکن ہے۔ علوم باطنی مثلاً خدا کا علم، علم معاد، وغیرہ جملہ ایسے علوم جو کہ انسانی عقل و حس سے باہر ہیں ان کو خارج از بحث کیا جاوے۔ مستند حدیثیں جو کہ مطابق قرآن شریف ہوں یا جن کے مندرجہ کام، اعمال و قول میں صلاحیت حاصل ہو لوگوں کو بتلائی جاویں۔ دور از کار باتوں کو بالائے طاق رکھا جاوے۔ مذہب کو ناول کی طرح نہ پڑھا جاوے بلکہ ہر لفظ و فقرہ پر تدبر و تفکر کیا جاوے۔ مستورات کو خاص مذہبی تعلیم دینے کا انتظام وسیع پیمانہ پر کیا جاوے۔

اہلحدیث: یہ پروگرام آپ کا نہایت عمدہ قابل عمل ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ کرے کون؟ منتظمین مدارس کے خیالات جدا جدا ہیں۔ جب تک کوئی صاحب اقتدار اس کام میں نہ لے اس کا انتظام مشکل بلکہ محال ہے۔

ہے۔ اس لئے ایسی ضرورتوں کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ وَاجْعَلْنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا۔

آنحضورؐ کی عملی زندگی

(از قلم مولوی محمد اسحٰق صاحب اشرف گھوریان در بھنگوی رحمانیہ بنارس)

(اس مضمون کی پہلی قسط اہلحدیث ۱۔ فروری ۱۹۴۱ء میں ملاحظہ فرمائیں)

توکل اور صبر پروردگار عالم پر اعتماد اور بھروسہ کا منظر دیکھنا ہو تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اقدس میں دیکھو۔ ارشاد باری ہوا۔ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (پ ۲۶۔ ع ۴) اے محمدؐ اولوالعزم پیغمبروں نے جس طرح صبر و استقلال دکھایا آپ بھی دکھائیے۔

پھر حضورؐ نے وہی کر کے دکھا دیا۔ بعث فی الامیین رسولا منھم (پ ۲۸۔ ع ۱) یہ مسلم امر ہے کہ آپؐ ایسی ان پڑھ اور درشت خو قوم میں مبعوث ہوئے تھے جو اپنے اعتقاد باطل کے خلاف ایک حرف بھی سننا گوارا نہیں کر سکتی تھی۔ اور اس کے لئے جنگ و جدال پر آمادہ ہو جاتی تھی۔ مگر آنحضرتؐ نے اس کی مطلق پرواہ نہیں کی۔ عین صحن حرم میں جا کر کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ کی آواز بلند کرتے تھے۔ وہاں علی الاعلان عام مجمع میں نماز ادا کرتے تھے۔ قریشی سرداروں کے سامنے کھڑے ہو کر رکوع و سجود کرتے تھے۔ جب فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (پ ۱۴۔ ع ۶) اے محمد صلعم جو آپ کو حکم ہوا ہے اس کا اعلان لوگوں تک کر دیجئے۔ نازل ہوئی تو آپ نے کوہ صفا پر چڑھ کر تمام قریش کو پکارا اور خدا کے برحق کا حکم علی الاعلان سنا دیا۔

قریش نے آپ کو اذیت پہنچانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔ جسم اطہر پر صحن حرم میں نجاست ڈالی گلے میں چادر ڈال کر پھانسی دینے کی کوشش کی۔ راستے میں کانٹے بچھائے مگر آپ نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ قدم اقدس کو راہ حق سے نہ لوٹنے دیا۔ نہ ہوئی۔

ابو طالب نے قریش کی شکایت پر جب حمایت سے دستبردار ہونے کا اشارہ کیا تو آپؐ نے کس شان سے فرمایا۔ چچا جان! اگر قریش میرے داہنے ہاتھ پر آفتاب اور بائیں پر ماہتاب رکھ دیں۔ تب بھی میں اس فرض سے باز نہ آؤں گا۔ آخر ظالموں نے آپؐ کو بنی ہاشم کی پہاڑی کے اندر تین سال تک حراست میں رکھا۔ اندر غلہ جانے کی ممانعت کر دی گئی۔ بچے بھوک کی شدت سے تڑپ رہے تھے۔ جوان پتیاں چبا کر گذران اوقات کیا کرتے تھے۔ پھر آپ کے قتل کی سازش ہوئی۔ دوستو! یہ سب کچھ ہوا مگر صبر و استقلال کی دعوت آپ سے چھڑائی نہ گئی۔

آپؐ ہجرت کے وقت غار ثور میں پناہ گزیں ہوتے ہیں۔ کفار تعاقب کرتے ہوئے غار کے منہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ نہتے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلح ظالم قریش کے درمیان چند ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ ابوبکرؓ جو آپ کے ہمراہ تھے بے قرار ہو کر کہتے ہیں اے اللہ کے رسول ہم دو ہی ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ابوبکر! لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ گھبراؤ نہیں ہمارا خدا ہمارے ساتھ ہے۔ اسی ہجرت کے دوران میں آنحضرتؐ کی گرفتاری کے لئے سراقہ بن جعشم نیزہ ہاتھ میں لئے گھوڑا دوڑاتا ہوا آپ کے قریب پہنچ جاتا ہے۔ ابوبکر کہتے ہیں اب ہم گرفتار کرنے گئے مگر رسول اللہ صلعم خدا کی یاد میں مصروف ہیں۔ دل کی سکینت بحال ہی قائم ہے۔ معرکۂ بدر ہے تین سو غیر مسلح مسلمان، قریش کی سپاہیوں کا سالار اعظم خود کہاں ہے؟ معرکہ کارزار ہم غفیر زرہ پوش سے مقابل میں تلے ہوئے ہیں۔ مگر ان تین ہے ایک جھلک دربار خداوندی میں دست بدعا ہے الٰہی اگر آج یہ چھوٹی سی جماعت مٹ گئی تو پھر کوئی تیرا پجاری اس عالم میں باقی نہ رہیگا۔

مدینہ میں آپؐ تشریف فرما ہیں۔ یہود، منافقین اور قریش کے غارتگروں اور ڈاکوؤں کا خوف ہے لوگ آپؐ کے مسکن کی حفاظت کے لئے پہرہ دار ہیں۔ آیت نازل ہوئی:۔ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ (پ ۶۔ ع ۱۴) اے محمد صلعم خدا تجھ کو لوگوں سے بچائے گا۔ اسی وقت خیمہ سے سر باہر نکال کر پہرے کے سپاہیوں سے فرمایا۔ لوگو! واپس چلے جاؤ مجھے چھوڑ دو کہ میری ذمہ داری خود خدا نے لی ہے۔

حنین کے میدان میں ایک مرتبہ دس ہزار تیروں کا بوچھاڑ ہوا تو تھوڑی دیر کے لئے مسلمان پیچھے ہٹ گئے۔ مگر ذات اقدس اپنی جگہ پر تھی۔ ادھر تیروں کی بارش ہو رہی تھی اور ادھر سے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کا نعرہ بلند تھا۔ مسلمانو! کیا تمہاری نظر سے ایسے سپہ سالار کا حال گزرا ہے۔ جس کی بہادری کا سکہ عالم پر جم گیا ہو جس کی شجاعت کا یہ حال ہو کہ فوج کی تعداد کتنی ہی کم ہو، کتنی ہی غیر مسلح اور نہتے ہو۔ اس کو تنہا چھوڑ کر اس کی فوج پیچھے ہی ہٹ گئی ہو۔ مگر وہ سپہ سالار نہ تو اپنی جان بچانے کے لئے بھاگتا ہے۔ اور نہ اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اٹھاتا ہے۔ بلکہ ہر حال میں دنیاوی قوتوں سے غیر مسلح اور نہتے ہو کر آسمان کی طاقتوں سے مسلح ہونے کی التجا کرتا ہے۔ یہ ہے توکل اور صبر کے متعلق آپ کی عملی مثال۔ (باقی)

قابل دید کتابیں

الارشاد الی سبیل الرشاد

مصنفہ مولانا ابو یحییٰ محمد صاحب شاہجہانپوری مرحوم۔ موضوع تقلید و اجتہاد پر ایک بے مثل اور بے نظیر کتاب ہے۔ جس کے مطالعہ کے بعد دوسری کتاب کی ضرورت نہیں رہتی۔ جدید ایڈیشن ہے۔ قیمت ۸؍

ہدایۃ المعتدی الی القراءۃ للمقتدی

مصنفہ مولانا عبد العزیز صاحب رحیم آبادیؒ اس رسالہ میں الحمد کی فرضیت کو دلائل عقلی و نقلی ثابت کیا ہے بالجین کے جوابات بھی کافی طور پر دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب نایاب تھی اب دوبارہ چھپی ہے۔ زبان اردو ہے۔ قیمت ۸؍

الآثار المتبوعہ لرد اعلام المرفوعہ

مؤلفہ مولانا محمد عبد اللہ صاحب شوی اہلحدیث کا مذہب ہے کہ اگر کوئی شخص ایک مجلس میں تین طلاقیں دے تو وہ ایک ہی ہوتی ہے۔ رسالہ ہذا میں مخالفین کے تمام دلائل کا قلع قمع کر کے ثابت کر دیا ہے کہ طلاق زیر بحث ایک ہی ہوگی۔ قیمت ۸؍

المرقات فی احکام الصلوٰۃ

نماز کے اقسام، شرائط، فرائض اور دیگر ضروری مسائل بالتفصیل درج ہیں۔ از مولوی محمد جمال صاحب امرتسری مرحوم۔ قیمت ۲؍

حیات مسنونہ۔ مؤلفہ مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب اس کتاب میں رسول اکرمؐ کی روزانہ زندگی کا پروگرام احادیث شریفہ کی کتب سے بتایا ہے۔ فی نسخہ ۱؍ (فی سیکڑہ عشہ روپے)

پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

منیجر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

شیخ الکل میاں صاحب دہلویؒ کا مکذوبہ توبہ نامہ

(از مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی امرتسری)

بریلوی گروہ غلط پروپیگنڈا میں بہت مشاق ہے۔ اپنے مخالف کے حق میں ہوائی باتیں مشہور کر کے اس کی صداقت کو مٹانا چاہتا ہے مگر قدرتی آواز بالکل سچ ہے:

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ الآیہ۔ اللہ کے نور کو یہ پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں مگر اللہ اپنے نور کو پورا کر نیوالا ہے۔

شیخ الکل حضرت میاں صاحب سے دنیائے اسلام کا کوئی ذی علم فرد نا آشنا نہیں۔ آپ مسلم الثبوت محدث تھے، فقیہ تھے، جید فاضل تھے، عالم کامل تھے۔ آپ کے علمی درجہ کو سمجھنے کے لئے یہ علم ہونا ہی کافی ہے کہ پنجاب میں حضرت عبد اللہ غزنوی و مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولانا حافظ عبد المنان صاحب محدث وزیر آبادی ہندوستان میں مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی، حافظ صاحب غازیپوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین آپ کے شاگردوں میں سے تھے۔

اس وقت ہمارے سامنے ایک بطاقہ (رقعہ) ہے جس میں حضرت میاں صاحب موصوف کے متعلق لکھا گیا ہے کہ آپ نے غیر مقلد ہونے سے توبہ کی تھی اور جیل میں کی تھی۔ وہ رقعہ بجنسہ درج ذیل ہے:۔

مکہ شریف کے جیل میں مولوی نذیر حسین غیر مقلد کی توبہ جس کی نقل بجنسہ یہاں تحریر کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً

اما بعد بندہ عاجز سید محمد نذیر حسین تبع سنت والجماعت عقیدۃً و فعلاً اور اس کے سوا جتنے مذاہب ہیں۔ خواہ رافضی خواہ خارجی خواہ وہابی سب کو برا سمجھتا ہوں۔ اور موافق مذہب حنفی کے فتویٰ دیتا ہوں۔ اور حنفی المذہب ہوں

وتبت مما اخطات وصلی اللہ تعالیٰ سیدنا و مولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ راقم سید نذیر حسین بقلم خود

۲۶۔ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ

(حوالہ از کتاب سلطان الفقہ جلد اول ص ۶۴)

توبہ یا رجوع کرنا شرعاً برا نہیں۔ بڑے بڑے بزرگ رجوع کرتے رہتے ہیں۔ حضرت ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقتدر ہستی نے بھی کئی مسائل سے رجوع کیا کتب فقہ سے اس کا بین ثبوت ملتا ہے۔

مگر ہم اس توبہ نامہ پر روایتی حیثیت سے کلام کرنا چاہتے ہیں۔ اور ایسا کرنے کا حق ہمیں قرآن و حدیث نے دیا ہے۔

سب سے اول امر یہ ہے کہ سلطان الفقہ کا مصنف جو اس توبہ کا راوی بنایا گیا ہے۔ روایتی حیثیت میں جابر جعفی سے کسی طرح کم نہیں۔

دوم یہ کہ اس توبہ نامہ کا راوی (مصنف سلطان الفقہ) حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم یا ان کے ہم مشرب اصحاب کے حق میں سخت معاند ہے۔ اس کے ثبوت میں سلطان الفقہ کے مصنف کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں۔ جو موصوف نے اپنی کتابوں کے اشتہار میں نمونتاً یہ لکھی ہے:۔

"میرا دعویٰ ہے اور بڑے زوروں سے دعویٰ ہے کہ ان (کتابوں) کے استعمال سے ایک معمولی سے معمولی انسان اگرچہ کم خواندہ ہی کیوں نہ ہو مگر غیر مقلدین وہابی نجدی پر ضرور

مشہور مولانا ؤں اہد تمام دنیا کے دھوکہ بازوں عیاروں، مکاروں، دغابازوں، جعل سازوں فریب بازوں، گورکنوں، تبہ شکنوں، ایمان فروشوں، بے ایمانوں، بے دینوں ملحدوں، شریعت کے ڈاکوؤں اور طریقت کے قزاقوں کی بے ایمانی کے مصنوعی قلعہ کے برجوں کو چشم زدن میں درہم برہم اور مسمار کرتے ہوئے اس کی ناپاک خاک کو ہوا میں اڑا سکتا ہے۔ (اشتہار کمل میگزین)

اصل واقعہ | جب ۱۳۰۰ھ ہجری میں آپ نے سفر حج کا عزم کیا تو توحید کے دشمنوں نے بھی ایک سازشی کمیٹی بنائی جو مکہ مکرمہ تک ممدوح کے ساتھ ہی گئی اس کمیٹی کے مقصد دو تھے۔ (۱) مشعل نورانی کا اطفاء یعنی آپ کا قتل۔ (۲) نافہ تاتار کو تنگ ڈبیہ میں بند کر دینا یعنی حبس دوام ممدوح۔

چنانچہ اس کمیٹی نے مکہ معظمہ جا کر پاشاہ مکہ کے ہاں مخبری کرا دی کہ مولوی نذیر حسین معتزلی اور وہابی ہیں اور اس نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں خنزیر کی چربی اور خالہ سے نکاح کو حلال لکھا ہے پاشاہ مکہ نے آپ کو معہ رفقاء کے دیوان میں طلب کیا۔ حضرت میاں صاحب کا اپنا بیان ان کے سوانح نویس نے تحریر کیا ہے:۔

آپ فرماتے تھے کہ جب پاشاہ سے میری گفتگو شروع ہوئی تو میں نے ترجمان سے دریافت کیا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ اس نے نیشاپور وطن بتایا۔ میں (میاں صاحب) نے صائب نیشاپوری کا یہ شعر سنایا ؎

بے بصیرت ہے شناسد سخن صائب را
تلخ و شیریں بمذاق دل رنجورے است

اس کے بعد کہا کہ میرے متعلق شکایات کے متعلق کچھ سوچا تو ہوتا کہ یہ باتیں کسی مسلمان سے ہو سکتی ہیں۔ پاشاہ نے مجھ سے کہا اگر کوئی امر بے ادبی کا مجھ سے سرزد ہوا ہو تو معاف کیجئے۔ (الحیات بعد الممات)

مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے اسی وقت اشاعۃ السنہ میں بریلوی افترا ات کی تردید شائع کر دی تھی چنانچہ لکھا ہے:۔

"شیخ کی نسبت جو خوفناک خبریں ہمارے غیر خواہان ملک و مذہب نے اخبارات و اشتہارات کے ذریعہ سے شہرہ آفاق کی ہیں اُن کا اکثر حصہ محض خلاف واقع ہے۔ از انجملہ یہ ہے تو اسی قدر ہے کہ مولانا ممدوح پاشائی محل میں بلائے گئے اور تین دن تک وہاں رہے اور اُن سے اُن تہمتوں کے جو لوگوں نے اُن پر لگائی تھیں جواب لئے گئے آخر وہ اُن سے بری قرار دئیے گئے۔ اور پاشائی چٹھی یا سرٹیفکیٹ کے ذریعہ سے مکہ سے مدینہ روانہ ہوئے اور وہاں سے بے مزاحمت احد سے واپس ہو کر اپنے وطن میں آ پہنچے؟"

(الحیات بعد الممات ص ۹۵-۹۶)

سچائی | اصل اور سچا بیان یہ ہے کہ پاشاہ مکہ کے پاس یہ شکایت کی گئی تھی کہ میاں صاحب معتزلی ہیں۔ پاشاہ مکہ نے آپ سے دریافت کیا آپ معتزلی ہیں؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ پھر پوچھا کہ اعتزال کو کیسا سمجھتے ہیں؟ آپ نے کہا نہایت برا۔ تب اُس نے کہا کہ تحریر لکھ دیجئے۔ میں معتزلی نہیں ہوں چنانچہ آپ نے لکھ دیا۔ اس کے بعد پاشاہ مکہ نے اعزازی چٹھی دیکر آپ کو مدینہ منورہ روانہ کیا۔ وہ چٹھی بجنسہ درج ذیل ہے:۔

"مدینہ منورہ محافظین علیۃ سند سعادتلو افندم حضرتلری علماء ہندیہ دن نذیر حسین ایلہ تلامیذ ندن برنفر حقندہ مکندی مشہوری لرطرفندن اسناد اعتزال اولنمغلہ مکۃ مکرمہ یہ کندولری بالذات جذب و تحقیقات ایجاب اجرا قلنمش و نقط اسناد واقع مذکور ذات موما الیہما ندن بر اشتلوی ثابت اولمدیغی اولدیغندن اولوجہلہ کندولرینک برائتی حقلرندہ بیورلدی بر سوزر ایلہ بیلہ جلب اولنوب درایسہ برائت ذمتلری معلوم اولمق اوزرہ بیان کیفیتہ ابتدار قلندی اولیا بندہ امر و ارادہ افندم حضرتلری ننذر فی ۲۶ ذالحجہ سنہ ۱۳۰۰ و فی ۱۶ تشرین اول سنہ ۹۹ والی و قومندان حجاز مکہ مکرمہ دمق۔

المسند عثمان نوری
۱۲۸۹"

مدینہ منورہ کے محافظین علیہ کو سعادت مآب حضرت صاحب من۔ ہند کے علماء سے نذیر حسین اور اُن کے شاگردوں سے ایک شخص کے حق میں جو اُن کے ہم وطنوں کی طرف سے اسناد اعتزال ہوا تھا سو مکہ مکرمہ میں وہ مواخذہ میں کر فرودی تحقیقات ان کی کی گئی لیکن چونکہ اسناد واقع مذکور سے موی الیہا کی بری الذمتی ثابت ہوتی ہے اس لئے اُس جگہ بھی اگر اُن کے حق میں اس قسم کی کوئی بات کہی جائے تو بری الذمتی اُن کی معلوم ہونے کے لئے اس کیفیت کے بیان کو ابتدا لیا گیا۔ اس بات میں امر والا حضرت صاحب من کا ہے۔

سید عثمان نوری گورنر و کمانڈر انچیف حجاز از مکہ مکرمہ تاریخ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۰۰ھ ۱۹ تشرین اول ۹۹ھ

(حیات بعد الممات ص ۹۲-۹۵)

یہ وہ اصل واقعہ ہے جس کو یار لوگوں نے کچھ کا کچھ بنا کر مشہور کیا ہے۔

بریلوی دوستو! ہم نے تو اپنے بزرگ کا اصل اور صحیح واقعہ لکھ دیا ہے۔ سچے ہو تو تم بھی اپنے علی پوری پیر کا وہ واقعہ تحریر کرو جو مدینہ منورہ میں پیش آیا تھا۔ جب پیر صاحب کے مریدان باصفا نے مسجد نبوی میں کچھ شور کیا تھا تو پیر صاحب پر کیا گذری تھی۔ سردست اشارہ کافی۔ مزید تفصیل حسب ضرورت

ع کھلیں گے راز سربستہ بہت رسوائیاں ہونگی

معیار الحق مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ کی شہرہ آفاق تصنیف۔ تقلید شخصی کی تردید میں۔ مجلد ہے۔ قیمت ۱۲؍ علاوہ محصول۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

الاتعاقب مروجہ کوئلی نوٹ گورنمنٹ کی طرف سے ایک رسید ہوتی ہے جو تجارتی منڈی میں کتاب یا برتن کی طرح ثمن چیز بن گئی ہے۔ مگر حقیقت میں نہ چاندی ہے نہ سونا ہے۔ لہذا اس میں کمی بیشی شرعاً جائز ہے۔ جو کسی ممانعت کے ماتحت نہیں آتی اسی طرح سو پلے کے تبادلہ میں نکل کے آنے اور تانبے کے پیسوں کے ساتھ کمی بیشی کرنا میرے نزدیک منع میں داخل نہیں ہے۔ کیونکہ حدیث الفضة بالفضة میں دونوں طرف چاندی ہونا شرط ہے۔ جو اس صورت میں متحقق نہیں ہے۔ اس پر منع کا حکم لگانا تجاوزت دا سفا کا مصداق ہے۔ العلم عند اللہ!

س ۶۳﴿ حدیث میں آیا ہے کہ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے قالبوں میں رہتی ہیں۔ کیا یہ تناسخ نہیں ہے؟ (سائل از چک ۳۶۵ ضلع لائلپور تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ)

ج ۶۳﴿ تناسخ کا معنی ہے بصورت توالد کسی روح کا قانون پیدائش کے ماتحت نیا جسم اختیار کرنا۔ یعنی جس طرح کسی نوع کے پیدا ہونے کا قانون ہے۔ مثلاً انسان اور گائے بھینس وغیرہ کے بچے کا ماں کے پیٹ اور مرغ۔ کبوتر وغیرہ کے بچے کا انڈے سے پیدا ہونا قانون قدرت ہے۔ کسی روح کا پہلے جسم کو چھوڑ کر نیک و بد اعمال کی سزا کے طور پر نئے جسم میں داخل ہونا تناسخ کہلاتا ہے۔

ارواح شہداء کا جنتی طیور میں داخل ہونا اس کیفیت سے نہیں بلکہ وہ پرندے پہلے ہی موجود ہیں ان سے ارواح شہداء کا صرف تعلق تفریح ہے۔ ان کے ارواح پرندوں کے لئے روح حیات نہیں۔ صرف تعلق ہوتا ہے۔

س ۶۴﴿ ہمارے چک میں ایک شخص یعنی چندی بھیڑا جس کو کہتے ہیں وہ مر گیا۔ آس پاس کے عالموں کو بلایا گیا کہ وہ شرعی مسئلہ بتا دیں کہ غسل کفن دیوے اور قبر کیسی بنائی جاوے۔ اور جنازہ کی ادعیہ کس طرح پڑھی جاویں مگر مولویوں نے کوئی مسئلہ نہ بتایا۔ وہ بے چارہ جہان سے غسل کفن اور دفن سے محروم گیا۔ (خلیل احمد از ضلع لائلپور۔ ڈاکخانہ پیر محل۔ چک ۶۸۱)

ج ۶۴﴿ بھیڑا مسلمان دیندار ہے تو اس کا جنازہ پڑھنا مسلمان کے ذمہ ہے۔ اس کے جنازہ پر وہی جامع دعا پڑھیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عام جنازے پر پڑھا کرتے تھے۔ اللھم اغفر لحیّنا۔ اور قبر بھی عام قبروں جیسی ہونی چاہئے۔ اللہ اعلم!

س ۶۵﴿ الامر یہ مسئلہ مشہور ہے کہ جو حلال جانور چھری سے ذبح کیا جاوے وہ چھری تین کیلوں والی ہووے۔ اگر ایک یا دو میخیں لگی ہوئی ہوں تو وہ جانور اول تو حرام ہو جاتا ہے اگر حرام نہ ہووے تو مکروہ ضرور ہو جاتا ہے۔ اگر چاقو سے یا ایک دو کیل والی چھری سے کوئی حلال جانور ذبح کیا جاوے تو وہ لوگ نہیں کھاتے۔ (سائل مذکور)

ج ۶۵﴿ یہ کوئی شرعی مسئلہ نہیں۔ جو آلہ ذبح کر سکتا ہو اس سے ذبح جائز ہے۔ یہ شرط نہیں کہ چھری دو کیلوں والی ہو۔ یا ایک کیل والی نہ ہو۔

س ۶۶﴿ میرے والد ماجد نے قریباً پچیس سال سے اپنے آبائی مذہب (دین محمدی) کو چھوڑ کر مذہب بہاء اللہ کو اختیار کر لیا ہے۔ اس بات کا مجھے کسی قدر احساس تھا۔ چونکہ ان کے اعمال زیادہ تر اپنے آبائی مذہب کے مطابق تھے۔ لہذا میں نے بھی اس کی طرف زیادہ توجہ نہ دی۔ قریب ایک سال کا عرصہ ہوا کہ انہوں نے کسی حادثہ سے مجبور ہو کر بہائی مذہب کے پیرو کار ہونے کا سرظاہر اعلان کر دیا۔ جس کی وجہ سے اُن کی آل و اولاد اور خویش و اقربا کو سخت مصیبتوں کا سامنا پیش آیا۔ میرے والد تو بہائی مذہب کے پیروکار ہیں۔ لیکن میں بہائی مذہب سے منکر۔ تاہم گاؤں والے مجھے اس بات پر مجبور کر رہے ہیں اُن سے قطع تعلق کر لوں۔ چونکہ والدین ضعیف العمر ہیں لہذا تمام اخراجات (کھانا پینا، کپڑا لتا وغیرہ) کا میں ہی ذمہ دار ہوں۔ لہذا ان سے قطع تعلق کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا۔ میری مالی حالت بھی بالکل پست ہے اس لئے والدین سے قطع تعلق کر کے اپنا نیز والدین کے اخراجات کا بار علیحدہ علیحدہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرا منشا ہے کہ میں والدین کے ساتھ ہی رہ کر کماؤں ہوں لیکن گاؤں والے یہ کہہ کر مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ بہائی کے ہاں کھانا پینا جائز نہیں۔ لہذا کیا حکم ہے ارشاد فرمائیے۔ (حسین ابراہیم مقام و پوسٹ کروڈی ضلع رتناگری)

ج ۶۶﴿ مذہبی حیثیت میں والدین سے علیحدگی ہونی چاہئے مگر دنیوی امور میں ان کی خدمت کرنا اور عزت کرنا اولاد کا فرض ہے۔ بحکم صاحبھما فی الدنیا معروفا الآیہ

ریویو

اسلامی عقائد مصنفہ مولوی ابو الصمصام عبد السلام صاحب بستوی مدرسہ حاجی علی جان مرحوم دہلی۔ اس کتاب میں جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اسلامی مسائل متعلقہ عقائد درج کئے گئے ہیں جو ذات صفات خداوندی سے۔ جنت و دوزخ تک سب مذکور ہیں۔ مصنف کی سعی خدا قبول کرے مگر ادویات کی تقیید اور اقتضاء زمانہ کو ملحوظ رکھ کر کچھ حواشی بھی لکھتے تو بہت مفید ہوتا مگر ہر کا ستاہ ہر مر دے کے ماتحت جو کچھ کیا اچھا کیا محصولڈاک ۲/ پتہ ذیل سے طلب کریں
حاجی محمد صدیق بوت والے گلی شیشے والی بلیماران دہلی

دعائے صحت حاجی محمد صاحب نبیرہ حاجی عبدالرحیم صاحب فارسی و قاری عبدالوہاب صاحب نواسہ حافظ عبدالرحیم صاحب مرحوم ہنوز علیل ہیں۔ ناظرین

متفرقات

حساب دوستاں مندرجہ ذیل خریداروں کی قیمت اخبار ماہ مئی میں ختم ہو جائیگی۔ اس لئے ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حسب دستور سابق قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں ورنہ ۲۰ مئی کا پرچہ وی پی کیا جائیگا۔

۲۶۰ - ۸۸۶ - ۱۹۵۴ - ۲۷۸۲ -
۲۹۸۰ - ۴۸۲۸ - ۶۰۲۵ - ۷۴۲۰ -
۸۴۷۱ - ۸۵۱۹ - ۸۸۹۲ - ۹۰۲۰ -
۹۲۵۴ - ۹۴۲۹ - ۹۴۳۱ - ۹۴۷۳ -
۹۴۸۶ - ۹۹۰۸ - ۱۰۱۷۰ - ۱۰۲۸۶ -
۱۰۵۵۵ - ۱۰۵۶۴ - ۱۱۱۴۷ - ۱۱۱۶۶ -
۱۱۱۷۱ - ۱۱۲۳۳ - ۱۱۲۵۹ - ۱۱۷۸۱ -
۱۱۷۵۲ - ۱۱۸۰۴ - ۱۱۸۷۵ - ۱۱۸۷۷ -
۱۲۰۰۷ - ۱۲۱۱۶ - ۱۲۱۲۰ - ۱۲۲۵۹ -
۱۲۲۹۳ - ۱۲۳۸۰ - ۱۲۳۸۱ - ۱۲۵۰۵ -
۱۲۵۴۰ - ۱۲۵۴۱ - ۱۲۵۴۲ - ۱۲۵۴۶
۱۲۵۵۳ - ۱۲۵۶۴ - ۱۲۶۰۰ - ۱۲۶۷۵
۱۲۶۷۶ - ۱۲۶۷۹ - ۱۲۶۸۰ - ۱۲۶۸۱،
۱۲۶۸۲ - ۱۲۶۸۳ - ۱۲۶۸۴ - ۱۲۶۸۹ -

مہلت یافتگان حسب وعدہ اپنی اپنی قیمت اخبار بھیجدیں۔ ورنہ ۳۰ مئی کے بعد اخبار بند کر دیا جائیگا

غریب فنڈ سے جن کے نام اخبار جاری ہے وہ بعد میعاد بند کر دیا جائیگا۔ سائلین آیندہ کیلئے ابھی نئے داخلے نہ بھیجیں۔

شکریہ احباب گذشتہ ماہ اپریل میں مندرجہ ذیل اصحاب نے اہلحدیث کے لئے نئے خریدار بنا کر اپنی ہی خواہی کا ثبوت دیا ہے۔ اس لئے بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ ادارہ اہلحدیث ان حضرات کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ نیز دیگر ہی خواہان و ناظرین اہلحدیث سے امید رکھتا ہے کہ وہ بھی اس دیرینہ قومی آرگن کی توسیع اشاعت میں حتی الامکان کوشش فرماتے رہیں گے

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۲ خریدار
مولوی عبدالحق صاحب امرتسری ۲ "
مستری فتح محمد صاحب پٹیالوی ۲ "
ایم رفیع الدین صاحب نالوی ۱ "
بابو محمد زکریا صاحب رحیمہ خاص ۱ "

نہ ضخامت کم ہو نہ قیمت بڑھائی جائے

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے گذشتہ دو پرچوں میں ناظرین کو تین امور کی طرف توجہ دلائی گئی تھی کہ

(۱) موجودہ ضخامت کم کر کے اخبار کی چار کاپیاں کر دی جائیں

(۲) قیمت زیادہ کر دی جائے۔

(۳) اگر یہ دو نو منظور نہ ہوں تو خریداری میں اضافہ کیا جائے تاکہ کثرت اخراجات کی تلافی ہو سکے۔

اس اعلان سے متاثر ہو کر حکیم سید عبدالغفار صاحب رضوی لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ

پہلی دونوں صورتوں کی بجائے تیسری پر عمل کیا جائے یعنی خریداری بڑھائی جائے۔

اس کی تائید مستری فتح محمد صاحب پٹیالوی یوں فرماتے ہیں کہ ہر اہل حدیث اخبار اہلحدیث اپنے نام جاری کرانے کے لئے ایک پیسہ روز جمع کرتا جائے۔ اس سے سال بھر میں جو رقم جمع ہو اس سے اخبار جاری کرالے۔ نیز اہل ثروت حضرات کے نام وہ اپیل کرتے ہیں کہ وہ خود خریدار بنیں اور دوسرے دوستوں کو بھی خریداری پر آمادہ کریں۔ بلکہ سال چھ ماہ کے لئے اپنی گرہ سے قیمت دیکر بھی ان کے نام اخبار جاری کرائیں۔

قابل توجہ اعیان اہل حدیث اہلحدیث مورخہ ۱۱ اپریل میں جماعت اہل حدیث کو توجہ دلائی تھی کہ چار پانچ لاکھ کے سرمایہ سے کوئی تجارت شروع کر کے اس کے منافع سے تبلیغی امور سرانجام دئیے جائیں۔ اس کی تائید مستری عبدالعزیز صاحب کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ نے کی ہے۔ لیکن یہ کام تائیدات تک ہی محدود نہیں رہنا چاہئے۔ بلکہ اقدام عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔

بزم توحید کے زیر اہتمام اس دفعہ عید میلاد کے جلوس میں شیعہ۔ مرزائی اور علی پہری توحید کے اشتہارات دفتر اہلحدیث سے منگوا کر تقسیم کئے گئے

(مستری عبدالعزیز کوٹلوی ناظم بزم توحید)

مولانا عبدالتواب غزنوی بانسی میں ہم اہلحدیثان بانسی مولانا صاحب کا وعظ سننے کا عرصہ سے مشتاق تھے۔ چنانچہ مولانا موصوف بانسی تشریف لائے اور آپ کے بیانات حسنہ بانسی و اطراف بانسی کے مختلف مقامات پر دو ہفتہ برابر ہوتے رہے مولانا نے توحید کی تائید، شرک و بدعت وغیرہ رسومات کی برائی اس خوبی سے بیان فرمائی کہ کتنے سامعین باوجود ہندو، شیعہ اور احناف بھی شریک جلسہ ہونے کے پھر بھی آپ کی تقریر دلپذیر سے محظوظ و مسرور ہوتے رہے۔ ایک شیعہ وکیل صاحب نے تعزیہ کی تائید میں کچھ سوالات کئے۔ مولانا نے اس کے جوابات نہایت معقول طور پر دئیے۔ علاوہ اس کے آپ کی خوش بیانی سے ایک ہندو مسلمان ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت بخشے۔

(عبدالقدوس مدرس مدرسہ اسلامیہ بانسی ضلع بستی)

دعا فرمائیں (۱) خادم نے حکیم کامل کا امتحان دیا ہے اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں (عبدالغفار رضوی لکھنوی) (۲) ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہمارے ہاں آمین بالجہر کا مقدمہ بارہ سال چلکر بتاریخ ۱۳ جون ۱۹۴۱ء ہمارے موافق فیصلہ ہوا کہ سب جج کی عدالت سے اہل حدیثوں کو آمین بالجہر کہہ کر نماز ادا کرنے کی ڈگری ملی ہے۔ اس فیصلہ کی اطلاع اہلحدیث ۱۴۔ مارچ ۱۹۴۱ء میں شائع ہوئی۔ اس کی مخالفین رسمی احناف نے ۳ اپریل ۱۹۴۱ء کو اپیل دائر کر دی ہے۔ دعا فرمائیں کہ خدا اپنے فضل سے مثل سابق کامیابی عطا فرمائے۔ (عبدالغنی اینڈ برادرس کیرہ بازار تلنگانہ)

طریق النجات مترجمہ مولانا محمد ابراہیم صاحب آروی مرحوم کی ضرورت ہے۔ کوئی صاحب اس کی جائے فروخت کا علم رکھتے ہوں تو وہ پتہ ذیل پر اطلاع دیں

۴۵ ۷۴۳۵ - ۷۴۳۷ - ۷۴۴۹ - ۷۴۶۹ - ۸۲۲۴ -

ملکی مطلع

جنگ بلقان آخری مرحلے پر

جنگ بلقان (جرمنی۔ یونان۔ یوگوسلاویہ) کی شدت نے لوگوں کی توجہ باقی تمام محاذات سے ہٹا کر اپنی طرف لگائی ہے۔ اس کے علاوہ چین، جاپان، جرمنی و برطانیہ۔ لیبیا۔ مصر۔ حبشہ وغیرہ محاذات پر اس ہفتے کوئی اہم واقعہ رونما نہیں ہوا۔ ہاں روس و جاپان میں جو معاہدہ حال ہی میں ہوا ہے جس پر فریقین کے نمایندوں کے دستخط ہو گئے ہیں اور ۲۵۔ اپریل سے اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔ جنگ جرمنی و برطانیہ کی خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ سال رواں کے ابتدائی تین مہینوں میں برطانوی ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک سو پچپن (۱۵۵) ہوائی جہاز تباہ کئے۔ اس کے مقابل برطانیہ کے صرف ۱۴ جہاز ضائع ہوئے۔

حال ہی میں وزیراعظم برطانیہ سے پارلیمنٹ کے اجلاس میں جنگ کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے اس پر مفصل روشنی ڈالنے سے انکار کر دیا۔ وجہ یہ بتائی کہ ابھی جنگ کسی نقطہ پر آ کر نہیں ٹھیری۔ دیگر خبروں یا متفرق بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ بلقان میں جرمنی کو مالی و جانی نقصان بہت اٹھانا پڑا ہے۔ اس سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی ساٹھ ہزار فوج ہلاک اور قریباً اڑھائی لاکھ مجروح ہو گئی۔ برطانوی اور یونانی نقصانات کے متعلق کوئی تفصیل معلوم نہیں ہوئی۔

جرمنی نے جنگ بلقان جس شدت سے شروع کی تھی اس کا نتیجہ بھی اسی طرح نکلا ہے۔ یوگوسلاویہ کمل طور پر جرمنی کے قبضہ میں آ گیا جبکہ یونان کی حالت بھی اچھی نہیں ہے۔ یونانی افواج نے کئی مقامات پر ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔ اخبارات کا بیان ہے کہ قریباً اڑھائی لاکھ یونانی فوج نے ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔ یہ تعداد یونان کی کل فوج کا نصف بتائی جاتی ہے۔ جرمن فوج نے یونان کے بڑے حصے پر قبضہ کر لیا ہے۔ یونان اور برطانیہ کی فوجیں بہت پیچھے ہٹ گئی ہیں۔ یونان کی حکومت مع بادشاہ کے ایتھنز چھوڑ کر جزیرہ کریٹ میں چلی گئی ہے۔ جس نے اعلان کیا ہے کہ ہم اس جزیرہ میں آخری دم تک جنگ جاری رکھیں گے۔ اخبارات کا بیان ہے کہ یونان کے ذرائع رسل و رسائل اور اخبارات پر جرمنوں کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اسی لئے وہاں سے جنگی خبریں براہ راست بہت کم آتی ہیں۔

یونان کے بعد جبرالٹر جبرالٹر پر بھی جرمنی کی نگاہیں بہت عرصہ سے ترچھی پڑ رہی ہیں۔ کیونکہ فوجی حیثیت سے یہ مقام بھی نہایت اہم ہے۔ ہٹلر کا ارادہ ہے کہ جبرالٹر پر قبضہ کر کے برطانیہ کے لئے بحیرہ روم کا ایک پھاٹک بند کر دے اور اپنی فوجوں کو آسانی سے شمالی افریقہ میں لیبیا کے محاذ پر کمک پہنچا سکے۔ اس لئے اب خبریں آ رہی ہیں کہ جرمنی کا رخ اب جبرالٹر کی طرف ہونے والا ہے۔ چنانچہ ہٹلر کا ایجنٹ اسی لئے سپین گیا ہے کہ جنرل فرانکو سے جبرالٹر پر حملہ کرنے کے لئے راستہ مانگے۔ ادھر بحیرہ روم کا مغربی دروازہ نہر سویز بند کرنے کے لئے ہٹلر ترکی پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ اس لئے اب ان ہر دو مقامات پر جنگ کا سخت خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ اگر سپین نے راستہ دیدیا تو خیر ورنہ جرمنی کو اس سے بھی دو ہاتھ کرنے ہونگے۔ اور اگر اس کا رخ بجائے سپین کے ترکی کی طرف ہو گیا تو بھی نتیجہ اچھا نظر نہیں آتا

ترکی اب تک اپنی حکمت عملی سے آتش جنگ سے بچا ہوا ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی محفوظ رہے۔ جرمنی نے ترکی کو اپنے حق میں ہموار کرنے کے لئے کوشش جاری کر رکھی ہے۔ چنانچہ آج کل ان ہر دو ممالک کے مابین ایک تجارتی معاہدہ کے متعلق سلسلہ جنبانی شروع ہے۔ لیکن اتنا ضرور ہے کہ جنگ بلقان کے ناموافق حالات سے متاثر ہو کر اسلامی ممالک بھی جنگ کا سخت خطرہ محسوس کر رہے ہیں۔ چنانچہ معاصر "مدینہ" اپنے خیالات کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کرتا ہوا رقمطراز ہے کہ:۔

"یونان کے جنگی میدان اور شمالی افریقہ کے جنگی محاذ سے جو اطلاعیں موصول ہو رہی ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ ترکی، شام، عراق، فلسطین اور مصر کے اسلامی میدان جنگ کے شعلوں کی گرمی محسوس کرنے لگے ہیں اور وہ دن دور نہیں ہے جب مذکورہ بالا ممالک جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائیں گے۔ قرائن تو یہاں تک بتا رہے ہیں کہ آئندہ ماہ مئی کے اوائل ہی میں مصر یا عراق ان دونوں میں سے کسی ایک ملک کو یورپین طاقتوں کی زور آزمائی کا میدان بننا پڑیگا۔ × نہر سویز کی وجہ سے مصر کی اہمیت اور موصل کے تیل کے چشموں کی وجہ سے عراق کی اہمیت بہت زیادہ ہے اور اس اہمیت سے فریقین جنگ بہت اچھی طرح واقف ہیں۔ اس لئے آئندہ مصر اور عراق ہی میدان جنگ بنائے جا سکتے ہیں × × مصر پر حملہ کرنے کے لئے کوئی رکاوٹ سامنے نہیں ہے بلکہ جرمن اور اطالوی فوجی دستے مصری حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔ البتہ عراق پر حملہ کرنے کے لئے جرمنوں کو یا تو برطانیہ کی بحری طاقت کو زیر کرنا ہوگا یا پھر وہ جمہوریہ ترکیہ سے معاہدہ کر کے اپنی خواہش پوری کر سکتے ہیں۔ × × ×

عراق جو گذشتہ جنگ عظیم میں ترکی سلطنت میں شامل تھا۔ آج برطانیہ کے زیر اثر زندگی بسر کر رہا ہے × × × × بہر حال عراق کے باشندے اپنی موجودہ حالت کو پسند نہیں کرتے جس کا تازہ ثبوت عراق کی موجودہ حکومت ہے جو ملک میں ایک پر امن انقلاب پیدا کر کے

قائم ہوئی ہے۔ یہ حقیقت بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ عراق کی موجودہ حکومت کو حکومت برطانیہ پسند نہیں کرتی۔ اور ٹائمز لندن کو عراق کے تازہ انقلاب میں مفتی فلسطین کا ہاتھ نظر آرہا ہے جو جرمنی اور اطالیہ سے ساز باز رکھتے ہیں۔ اسی لئے برطانیہ نے اینگلو عراق معاہدہ کی دفعہ ۴ کے ماتحت عراق میں اپنی فوج کے سات ڈویزن بھیج دیئے ہیں۔"

(مدینہ بجنور ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۱ء صہ۲)

اہلحدیث مندرجہ بالا واقعات سے معلوم ہورہا ہے کہ خدانخواستہ اب ممالک اسلامیہ بھی جنگ کی لپیٹ میں آنے والے ہیں۔ خدا انجام بخیر کرے۔

ہندوستان

جنگ ہندوستان کے دونوں دروازوں (سنگاپور اور سویز) تک پہنچ گئی ہے۔ مگر ہندوستان کے لوگ بدستور اپنی ذاتی کاوشوں کی وجہ سے ایک دوسرے سے دست وگریبان ہورہے ہیں۔ ڈھاکہ واحمد آباد کا فساد ابھی فرو نہیں ہؤا تھا کہ بمبئی میں بھی شروع ہوگیا۔ ہمارے خیال میں ایسے فسادات کی ذمہ داری ان روزناموں پر عائد ہوتی ہے جو ایک جگہ کی فساد کی خبروں کو فرقہ وارانہ رنگ آمیزی سے بیان کرتے ہیں اور اخباری سرخیوں کو جلی عنوانات سے شائع کرکے فرقہ پرستی کی آگ کو ہوا دیتے ہیں۔ اس طرح جہاں جہاں اخبارات پہنچتے ہیں وہاں کے باشندے فرقہ وارانہ زہریلے اثرات سے متاثر ہوکر کوئی نہ کوئی بہانہ ڈھونڈ کر فساد پر آمادہ ہوجاتے ہیں ہمیں افسوس ہے کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ بقول وزیراعظم پنجاب تمام ہندوستانیوں کو منظم ومتحد ہونا چاہئے۔ ایسے ناخوشگوار حالات سے دوچار ہونا پڑا ہے۔

مدح صحابہ

ناظرین کو یاد ہوگا کہ سنیان لکھنؤ کو حکومت یوپی کی طرف سے سال بھر میں ایکدن (۱۱۔ ربیع الاول) کو مدح صحابہ کا جلوس نکالنے کی اجازت ملی ہوئی ہے۔ گذشتہ سال اس موقع پر شیعہ سنی تصادم ہوکر فساد تک نوبت پہنچی تھی۔ امسال وہاں کے شیعہ اصحاب نے اپنے اثر ورسوخ سے کام لیکر مدح صحابہ کے جلوس کے مقابلہ میں قدح صحابہ کا جلوس اسی روز نکالنے کی اجازت حکومت سے حاصل کرلی۔ آخر حکومت نے فریقین میں تصادم کا خطرہ محسوس کرتے ہوئے دونوں جلوسوں کی بندش کے احکام صادر کردیئے جس سے فریقین کی دلی مرادیں بر نہ آئیں اس پر سنیوں کی طرف سے سول نافرمانی جاری کی گئی چنانچہ ڈیڑھ ہزار سے زائد سنی گرفتار ہوچکے ہیں حتی کہ مولانا عبدالشکور صاحب اور دیگر بہت سے سنی اکابر جیل جاچکے ہیں۔ یہ قضیہ نامرضیہ روزافزوں ترقی پر ہے۔ اس کے متعلق ہم پہلے بھی کئی مرتبہ اظہار افسوس کرچکے ہیں اور آیندہ بھی کچھ لکھیں گے (انشاءاللہ!) سردست ہم فریقین سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ حضرات ان فروعات میں پڑکر دین کے اہم فرائض سے بھی غافل ہورہے ہیں۔ یہی قوت اگر کسی مفید تبلیغی کام پر لگائی جائے تو کیا ہی اچھا ہو۔ اور اس افتراق کا جو بُرا نتیجہ ہے اس سے بھی آپ حضرات بےخبر نہیں ہیں۔ ؎

مانو نہ مانو جان جہاں اختیار ہے
ہم نیک وبد حضور کو سمجھائے جاتے ہیں

حالات پنجاب

گذشتہ ہفتے امرتسر میں بیوپاری کانفرنس کے متعلق مختصر حالات لکھے جاچکے ہیں۔ حسب تجویز کانفرنس ۲۴۔ اپریل کو امرتسر بلکہ تمام پنجاب میں مکمل ہڑتال رہی، وزیراعظم پنجاب نے اسمبلی میں منڈیوں کے قانون میں مناسب ترمیم کردی ہے۔ جس سے بیوپاریوں کی شکایات بڑی حد تک رفع ہوگئی ہیں مگر بیوپاریوں کے نقطۂ نگاہ سے کوئی ایسی ترمیم نہیں ہوئی جس سے بیوپاری طبقہ مطمئن ہوسکے۔ اسلئے بیوپاریوں کانفرنس کی مجلس اعلیٰ یکم مئی سے مکمل ہڑتال کرنے کا فیصلہ کیا ہؤا ہے۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ جب یہ سطور ناظرین ملاحظہ کررہے ہونگے۔ اسوقت تک پنجاب کی منڈیاں بارونق ہونگی یا بےرونق ہونگی اس کے علاوہ اسمبلی میں چند اور قانون زیر غور ہیں۔ معلوم نہیں ان کا اثر عوام پر اچھا ہوگا یا بُرا ہاں ہم حکومت سے مخلصانہ درخواست کرتے ہیں کہ ایسی حالت میں رعایا کی دلجوئی کرنا بہترین پالیسی ہے۔ آخر میں ہم ایشیا کے معلم اخلاق شیخ سعدی کے الفاظ حکومت کے گوشگذار کرتے ہیں۔ جو ارکان حکومت کے حق میں بہت مفید ہیں مرحوم فرماتے ہیں ؎

رعیت چو بیخ است سلطاں درخت
درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

آہ مولوی عبدالحکیم بنارسی چل بسے

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم کاروباری بزنگ تھے مگر اپنے زہد وتقویٰ کے لحاظ سے نمونہ سلف تھے۔ اسی لئے انکی برادری نے آپ کو امام صلوٰۃ بھی مقرر کیا ہؤا تھا۔ میں سچ کہتا ہوں ان کی زندگی کو دیکھ کر مجھے رشک آتا تھا ذیابیطس کے حملے میں مغلوب ہوتے ہوتے آخر بتاریخ ۲۶۔ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ مطابق ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۲ء کو داعی اجل کو لبیک کہہ کر فرمان خداوندی اُدْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي میں داخل ہوگئے۔ جماعت اہل حدیث بنارس کو آپ کی وفات سے بہت صدمہ اور نقصان ہؤا۔ خدا اس کی تلافی کرے۔ تھوڑی سی تسکین اس سے ہے کہ آپ کا خلف الصدق مولوی عبدالعلی بقول "ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات" صلاحیت کے آثار اپنے اندر رکھتا ہے ابھی ہم مولوی محمد دہلوی کی مرثیہ خوانی سے فارغ نہیں ہوئے تھے کہ یہ دوسرا صدمہ جماعت اہل حدیث کو پہنچا مگر قانون خداوندی کی تعمیل سے کسی کو انکار نہیں ؎

کریں بھائی کا کس کس کی رنج ہم لے ذوق
کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی مختصر یہاں

اللھم اغفر له وارحمه وابدل له دارا خیرا من داره واھلا خیرا من اھله۔

قرآن مجید اور حمائلیں

معجز نما متوسط قرآن شریف بدو ترجمہ۔ زیر متن ترجمہ اول شاہ رفیع الدین ترجمہ دوم مولانا اشرف علی صاحب اور حاشیہ پر تفسیر کامل ادبا دہے۔ شروع میں تمام پیغمبروں کے حالات و عملیات و فہرست مضامین ہے۔ حنا شدہ۔ ہدیہ قسم اول ۷ قسم دوم ۳۔

قرآن شریف مترجم از مولانا وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم۔ مع حواشی تفسیر وحیدی۔ سائز کلاں۔ نہایت جلی حروف۔ دیکھنے سے تعلق ہے۔ لکھائی۔ چھپائی بہت عمدہ۔ ہدیہ آٹھ روپے

قرآن شریف مترجم از شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حنا شدہ۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ ۴؍

قرآن مجید مصری ۱۵ سطری۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ عہ
۱۵ ، چمڑا۔ ہدیہ ۸؍

قرآن مجید مصری ۱۳ سطری۔ مجلد پارچہ۔ ہدیہ عہ
۱۳ ، چمڑا۔ ہدیہ ۸؍

معجز نما حمائل شریف۔ حنا شدہ۔ مجلد اعلیٰ۔ ترجمہ با محاورہ ہے۔ حاشیے پر تفسیر ابن کثیر۔ ابن جریر۔ تفسیر کبیر۔ درمنثور وغیرہ سے فوائد۔ شان نزول۔ شروع میں اسّی صفحات کا مقدمہ ہے۔ جس میں فضائل و مسائل قرآن کے ساتھ ہی ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل سوانحعمری ہے۔ اور آپ کے خلفاء کی سوانحعمریاں اور قرآن کے متعلق ضروری تحقیقات و معلومات ہے۔ بجائے للعہ کے ۸؍۔

حمائل شریف مترجم ترجمہ با محاورہ۔ از مولانا ڈپٹی نذیر احمد صاحب دہلوی مرحوم۔ اس حمائل کی خوبیاں تعریف کی محتاج نہیں۔ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ مجلد چرمی۔ ہدیہ صہ

حمائل شریف مترجم ترجمہ شاہ رفیع الدین صاحب دہلویؒ۔ برحاشیہ فوائد موضح القرآن از شاہ عبد القادر صاحب دہلویؒ۔ جلد عمدہ۔ پختہ چرمی۔ ہدیہ ۱۲؍

حمائل شریف مصری مکتوبہ غازی اورنگ زیب عالمگیرؒ۔ جو فوٹو بلاک کے ذریعہ چھپوائی گئی۔ قیمت ۲ روپے

جیبی حمائل شریف۔ خوبصورت اور صحیح ترین جلد پارچہ ہدیہ ۱۲؍

حمائل شریف مصری جو مصر میں طبع ہوئی ہے۔ قابل دید ہے۔ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ ہدیہ صرف دو روپے ۲؍

سفری حمائل شریف غزنوی۔ مقبول خاص و عام ہو چکی ہے۔ تمام تفاسیر اہلسنت کا لب لباب ہے۔ ہدیہ للعہ۔

کتب تفاسیر و احادیث

تفسیر واضح البیان اردو۔ مصنفہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔ کہنے کو تو یہ سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ مگر حقیقتاً اس میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب پیش کیا گیا ہے اور سینکڑوں علمی مباحث پر فاضلانہ تنقید کی گئی ہے۔ سائز ۲۰×۳۰/۸۔ ضخامت ۴۸۸ صفحات۔ بے جلد ۲ مجلد ۲

تبویب القرآن نواب وحید الزمان صاحب حیدرآبادی مرحوم کی مشہور تصنیف ہے۔ جس میں قرآن مجید کی آیات کی یکجا باب بندی کر دی ہے۔ ترجمہ اردو ساتھ ہے۔ واعظوں کیلئے نادر تحفہ ہے۔ قیمت ۲

المسویٰ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مؤطا کی شرح عربی زبان میں۔ مطبوعہ مکہ مکرمہ۔ قیمت ۴

علل الحدیث ہر دو حصہ۔ علم حدیث کی مشہور و معروف کتاب ہے۔ عاشقان حدیث نبوی کو ضرور اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ جلد اول دوم ۲ روپے

تفسیر محمدی مصنفہ مولوی محمد صاحب لکھوی۔ پہلے آیت قرآنی لکھ کر نیچے پنجابی اور اس کے نیچے فارسی میں ترجمہ کیا ہے۔ بعد ازاں مذکورہ آیتوں کی پنجابی زبان میں نہایت عمدہ تفسیر نظم میں لکھی گئی ہے۔ قیمت جلد اول ۲۔ دوم ۲۔ سوم ۲۔ چہارم ۲۔ پنجم ۲۔ ششم ۲۔ ہفتم ۲۔ مکمل ۱۶ (۱۶ روپے)

تفسیر سورہ والتین ۔ از مولانا ابو الکلام آزاد۔ قیمت ۸

اکرام محمدی (پنجابی نظم) مصنفہ مولوی محمد دلپذیر صاحب بھیروی۔ اس میں سورہ والضحیٰ کی تفسیر کرتے ہوئے آنحضرت صلعم کی سیرت مبارکہ کے متعلق بیش بہا معلومات درج ہیں۔ صفحات ۵۷۲۔ قیمت ۲

تفسیر موضح القرآن مؤلفہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب دہلوی مرحوم۔ اس قدر جامع اور مختصر تفسیر کسی نے نہیں لکھی۔ قیمت ۵ روپے۔ درجہ دوم ۳ روپے۔

تخریج ہدایہ عسقلانی فقہ کی مستند کتاب ہدایہ میں جو احادیث بے سند درج ہیں۔ اس کتاب میں ان کو مسند مع تنقید بتایا گیا ہے۔ مؤلفہ حافظ ابن حجر عسقلانی۔ علماء اور طلباء کو بہت مفید ہے۔ ۲

مشکوٰۃ شریف عربی فن حدیث کی مقبول اور مستند کتاب ہونے کی وجہ سے آج اس کا درس ہر جگہ ہو رہا ہے۔ مطبع مجتبائی کانپور سے۔ مطبوعہ دہلی ۵ روپے۔

نوٹ:۔ جملہ کتب کا محصول ڈاک علیحدہ ہوگا جو بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر

بہار شباب

یہ کتاب دہلی کے شاہی خاندان حکیم مسیح الملک محمد اجمل خاں صاحب مرحوم کے ماہر حکیم محمد خلیل صاحب کی تصنیف منہاج الشباب کا گلدستہ ہے۔ بازاری کتابیں جو عام مصنف ادھر ادھر کی واہیات باتیں جوڑ کر بنا لیتے ہیں اور کسی کوک کا پنڈت اور کسی کو جالی سینا کے نام سے ظاہر کر کے لوگوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہتے ہیں۔ اس کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ماہر فن طب کی تصنیف ہے۔ جس میں ان کی مجربات اور طبی اصول سے تمام نشاط انگیز اور صحیح طریقے مواصلت کے بیان کئے گئے ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہونے سے صحت ہمیشہ درست اور اولاد خوبصورت و مضبوط پیدا ہوتی ہے۔ بیوی اپنے خاوند کی پرستار اور دیوانی بن جاتی ہے۔ مقوی ادویات کے وہ نسخے جو حکیم صاحب ممدوح کے خاندان میں سینہ بسینہ چلے آتے تھے اور جن کی بدولت آج دہلی کا ہندوستانی دواخانہ ہزاروں روپیہ ماہوار کی ادویات فروخت کرتا ہے۔ حکیم صاحب ممدوح نے اس کتاب میں عوام الناس کے فائدہ کے لئے نہایت فیاضی سے قیمتی خزانے کھول کر رکھ دیئے ہیں۔ ضرور منگائیں۔ قیمت بجائے عہ کے ایک روپیہ للعہ۔ محصول ڈاک علیحدہ۔

جیبی حکیم یا پاکٹ ڈاکٹر

اس نئی اور اچھوتی کتاب میں تمام امراض کا بیان۔ تشخیص علاج مفصل درج ہیں۔ خواص الادویہ و لغات بھی دی گئی ہے۔ تاکہ انگریزی دوائیوں کے اردو معنی بھی معلوم ہو سکیں۔ کاغذ طباعت اعلیٰ۔ پاکٹ سائز۔ مجلد پارچہ و طلا باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ۔

پھلوں سے علاج

مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب معذوری۔ اس کتاب میں بیماری کا پھلوں کے استعمال سے علاج اور طریقے بتائے ہیں۔ قیمت عہ

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لتھو کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما رنگدار و سادہ ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر پیپر وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے:۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

حیات طیبہ

مجاہد ہند، بطل جلیل، مبلغ توحید و سنت، حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ دہلوی کی مفصل سوانح عمری۔ مع مختصر سوانح حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی (مرشد مولانا شہید) مصنفہ مرزا حیرت دہلوی مرحوم۔ اس کتاب میں آپ کا حسب نسب اور زندگی بھر کے کارہائے نمایاں درج ہیں۔ توحید و سنت کی تبلیغ میں جس طرح آپ نے کوشش و ہمت کی اس سے ہم کو سبق سیکھنا چاہئے۔ آخر میں سکھوں کے ساتھ جہاد کے اسباب اور اس کی کیفیت درج ہے۔ جدید اڈیشن۔ لکھائی، چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ روپے۔ پتہ:۔ منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

(حصہ اول) مصنفہ حکیم حاجی محمد عبداللہ صاحب معذوری۔ اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مفصل افعال و خواص کو سنا ہا سال کی محنت و جانفشانی ہزار ہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کو حکایات، مفردات، الہامات۔ صدریات۔ نخسات، سنیاسیات اور کشتہ جات کے علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت ساڑھے پانچ سو صفحات۔ قیمت تین روپیہ ٣ [illegible]

مجربات سیوطی

مصنفہ مولانا جلال الدین عبدالرحمٰن صاحب سیوطی

ناظرین مصنف ممدوح کے نام نامی سے کون مسلمان واقف نہیں۔ آپ کی تصنیفات علم تاریخ، حدیث وغیرہ میں بکثرت ہیں۔ کتاب ہذا بھی آپ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج اور ادویات [illegible] گیا ہے جدید ایڈیشن قیمت عہ

علاج الغرباء

اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ اور ایسی دوائیں درج ہیں جو بالکل سستے داموں مل سکیں۔ غرباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ١٢ر

نوٹ:۔ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ منیجر

اہلحدیث امرتسر
[illegible]
خاص نمبر نوٹ۔ گھوڑا باغ دہلی
Delhi

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵۲

یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلے سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ عہ
رؤسا و جاگیرداران سے ۔ ۔ لعہ
عام خریداران سے ۔ ۔ عہ
ششماہی ۔ ۔ ۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۱ ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۹ مئی سنہ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ص۱
انتخاب الاخبار ۔ ۔ ۔ ۔ ص۲
یہ کرامات ہیں یا توہمات؟ ۔ ۔ ص۳
خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت (قادیانی مشن) ص۴
مزارات بزرگان پر گانا بجانا ۔ ۔ ص۶
عاقبت نااندیشوں کی احمقانہ جنگ ۔ ۔ ص۷
علماء و مجتہدان اہل حدیث کی خدمت میں اپیل ص۸
سیرت المصطفیٰ ۔ ۔ ۔ ص۸
یہ خلافت کیسی ہے؟ ۔ ۔ ۔ ص۹
آنحضرتؐ کی عملی زندگی ۔ ۔ ۔ ص۱۰
تو ہینڈ کی کوئی (کام چھوڑا) ص۱۱ ۔ جرمنی کا اتحاد ص۱۲
تبادے ص۱۳ ۔ متفرقات ۔ ۔ ص۱۴
علمی مطلب ص۱۵ ۔ اشتہارات ۔ ۔ ص۱۶-۲۰

عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

(از حکیم ابوسلمان عبدالباسط خان صاحب سیفی جامی گوراوری)

چشم بینا ہو تو عشق مدحئے انور چاہئے
دل اگر پہلو میں ہو تو غم سے مضطر چاہئے

دل میں توحید خدا ہو سر میں سودائے رسول
روزِ محشر پلۂ میزاں برابر چاہئے

لے چلا ہوں دل میں رکھکر داغ عشق مصطفیٰ
کنج تاریک لحد میں شمع در بر چاہئے

عشق احمدؐ اور احد ہو دونوں آنکھوں میں ہو نور
چشم اعور کے لئے ہاں کچھ تو منظر چاہئے

فخر یہ کیا کم کہ ہے تو امتی اس شاہ کا
اور کیا ساماں تجھے سیفی کمتر چاہئے

ثناء اللہ پرنٹر ... محمد عطاء اللہ صاحب رمزانی ... اخبار اہلحدیث امرتسر ... وغیرہ (۶) کا تردید ہے

انتخاب الاخبار

(تا ۵ - مئی ۱۹۴۱ء)

—— امرتسر میں یکم مئی سے آج (۵- مئی) تک بدستور ہڑتال ہے۔ کاروباری حلقے۔ منڈیاں وغیرہ سب بند ہیں۔ آٹا فروخت کرنے کی متعدد دکانات کھولی گئی ہیں۔ جہاں سے آٹا سستا ملتا ہے۔ علاوہ غرباء و مزدور طبقہ کے لئے شہر میں کئی مقامات پر لیبراتی لنگر جاری ہیں۔ جہاں سے غریب ہندو مسلم، سکھ وغیرہ مفت کھانا کھاتے ہیں۔

—— نمائندگان بیوپاری کانفرنس نے وزیر اعظم پنجاب اور گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ تجارتی بندش کی وجہ سے حکومت پنجاب نے فروخت ٹیکس قانون منڈیاں میں مناسب ترامیم کر دی ہیں۔ فروخت ٹیکس میں مندرجہ ذیل ترامیم کی گئی ہیں:-

(۱) بجائے ۱۵- اپریل کے یکم اکتوبر سے نافذ ہوگا (۲) روزانہ فروخت کا ریکارڈ رکھنے کی پابندی نہ ہوگی۔ (۳) کتب فروش، دودھ فروش، سبزی فروش، پان فروش، نانبائی، اخبار و رسائل فروش عام پھیری والے اس قانون سے مستثنیٰ کئے گئے ہیں۔ (۴) دکانوں کے معائنہ کا اختیار ضلع کے اعلیٰ حاکم ٹیکس کو ہوگا (۵) پچیس ہزار سالانہ سے کم فروخت والوں سے لائسنس فیس کی صورت میں مقررہ رقم وصول کی جائے گی۔

—— بیوپار کانفرنس کی تجویز کے مطابق ہڑتال بدستور جاری رہیگی مگر امید ہے کہ سمجھوتہ ہو جانے کی صورت میں جلد ختم ہو جائے گی۔

—— اس ہفتہ امرتسر شہر میں تین مسلمان قتل ہو گئے

—— لاہور نارورن انڈیا سٹوڈیو میں آتشزدگی سے ۴ لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

—— کلکتہ کی اطلاع ہے کہ برہم باڑہ میں رات کو خوفناک طوفان باد و باراں سے زبردست تباہی ہوئی۔ ۴ سو میل کے رقبہ میں لوگوں کے مکانات، مویشیوں اور فصلوں کو سخت نقصان پہنچا

—— حضور نظام دکن نے تمام ملازمین ریاست کو سیاسیات میں حصہ لینے کی ممانعت کر دی ہے خلاف ورزی کرنیوالے کو برخاست کر دیا جائیگا۔

—— مرسرود گاندھی جی میں ۴ جنوری سے ۱۰ فروری تک جو خط و کتابت ہوئی تھی شائع ہو گئی ہے

—— عراق میں برطانوی و عراقی فوجوں میں تصادم ہو گیا ہے۔ طرفین نے ایک دوسرے پر بمباری کی۔ خبریں آئی ہیں کہ عراقی فوج نے موصل کے تیل کے چشموں اور ان کی نواحی عمارتوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے بالمقابل برطانوی فوج نے بصرہ کے بجلی گھر، ہوائی اڈہ اور جہازی رقبے پر قبضہ کر لیا ہے۔

"اسلام اور مسیحیت"

کی تصنیف انتہا تک پہنچ گئی ہے۔ طباعت جاری ہے۔ اندازہ کے خلاف اس کا حجم دگنا ہو گیا ہے۔ اب ناظرین کو اس کے انتظار کی زحمت زیادہ نہیں اٹھانی پڑیگی۔ چند دنوں تک مکمل ہو کر ان کو مل جائیگی۔ قیمت کے متعلق ابھی قطعی فیصلہ نہیں کیا گیا۔ طباعت کے بعد اطلاع دی جائیگی۔ جن شائقین نے ابھی تک فرمائش نہیں بھیجی وہ جلد بھیج کر اپنا نام درج رجسٹر کرالیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

تلاش معاش میرے دوست مولوی ابو عبد الصبور عبد الغفور صاحب سلفی جو مختلف مقامات پر امامت وغیرہ کرا چکے ہیں۔ اگر کسی مسجد میں امامت یا بچوں کی تعلیم کے لئے ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں:- محمد وکیل۔ مومن پورہ رپن روڈ۔ سعید منزل۔ اناج کی دکان بمبئی ۱۱

غریب فنڈ میں از فتویٰ فنڈ عمر از حاجی یونس خان صاحب دتاولی ۱۱عہ۔ از سائل ۱۲عہ۔ عبد الغفور ساکن ٹکریا ۱۰عہ۔ ابراہیم کھمبوالہ ۲عہ عبد الواحد کسیل ۲عہ۔ ۱۲عہ عبد الکریم لائل پور ۳عہ میران ۱۶عہ۔ سائل ۱۲عہ۔ ۱۹عہ۔ ۲۲عہ کے نام ایک ایک سال کے لئے اور ۲عہ کے نام نو ماہ کیلئے غریب فنڈ سے اخبار جاری کیا گیا۔ بذمہ فنڈ ۱۴عہ

انجمن محمدیہ مئو ائمہ کا عظیم الشان جلسہ ۱۴-۱۸- ۱۰ اپریل کو جماعت اہل حدیث مئو ائمہ ضلع الہ آباد کا زبردست جلسہ ہوا جس میں مولوی عبد التواب صاحب غزنوی۔ قاری احمد سعید صاحب بنارسی۔ حافظ عبد المجید صاحب باڑی۔ مولوی محمد شفیع صاحب مئوی اور مولوی محمد ابو الخیر صاحب پریوائی کی تقریریں ہوئیں۔ شرک و بدعت کی تردید اور توحید و سنت کی حمایت میں بہترین تقریریں ہوئیں۔ مجمع اچھا خاصا موجود رہتا تھا۔ برادران احناف نے سننے میں بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

بعد نماز جمعہ قاری احمد سعید صاحب نے یہ تحریک پیش کی کہ کسی زمانے میں جماعت اہل حدیث کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ ہر مسجد میں بعد نماز فجر قرآن شریف کا ترجمہ ہوا کرتا تھا۔ لیکن افسوس آج یہ سنہرا اصول ہمارے ہاتھوں سے جاتا رہا۔ پس ضرورت ہے کہ اس میں پھر عمل شروع کیا جائے۔ چنانچہ دوسرے روز بعد نماز فجر اس مبارک کام کو مولوی عبد التواب صاحب سے شروع کرایا گیا اور اب برابر اس کام کو مولوی محمد شفیع صاحب مئوی کر رہے ہیں۔ مولوی محمد شفیع صاحب مولانا سیالکوٹی کے مایہ ناز شاگرد اور بڑے قابل بہترین مقرر ہیں۔ آج بیس برس سے ملت بیضا کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ہمارے یہاں مولوی محمد شفیع صاحب کی تقرری ہو گئی ہے لہٰذا کوئی صاحب اب درخواست نہ بھیجیں۔

(حاجی عبد الرؤف مہتمم مدرسہ ضیاء العلوم و صدر انجمن محمدیہ مئو ائمہ ضلع الہ آباد) ماشاء اللہ وصول

مضامین آمدہ نیم صاحب آسی۔ محمد خان گوندل۔ سیٹھ ابوبکر۔ سید محمد مرسود۔ مسٹر جان محمد لودی۔ محمد مولوی محمد ایوب۔ بابو خلیل احمد مستری عبد السبحان

ماہ یثرب رسول اسلام علیہ السلام کی مختصر سوانح عمری۔ قیمت ۱۰ر محصول ڈاک ۶ر پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

۱۱۔ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟

پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور ان کے مرید اس امر میں اُدھار کھائے بیٹھے ہیں کہ جہاں تک ہوسکے قرآن، حدیث اور تصریحات فقہاء کی مخالفت کی جائے۔ چاہے اس مخالفت میں کتنا ہی نقصان ہو۔ غور کیجئے کہ مسئلہ علم غیب رسالت قرآن حدیث اور فقہ میں کس صفائی اور وضاحت سے بیان ہوا ہے۔ اس کے مقابلہ میں بھی یہ لوگ حیرت انگیز قیاسات بلکہ توہمات سے کام لے رہے ہیں۔

پیرصاحب کے رسالہ "انوار الصوفیہ" بابت اپریل لسنہ رواں میں پیرصاحب کے مرشد المعروف بابا جی صاحب کی چند کرامتیں لکھی ہیں۔ جن سے ان کی غیب دانی کا ثبوت دیا ہے۔ پھر انکو مقیس علیہ بنا کر لکھا ہے کہ

"حضرت بابا صاحب کا علم غیب پر مطلع ہونا ثابت کرتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب سب سے بڑھ کر اور کلی طور پر حاصل تھا۔ (ص۳)"

اب ہم ان کرامتوں کی تنقید کرکے ناظرین کو بتاتے ہیں کہ یہ لوگ (پیر جماعت علی اور ان کے مریدین) اپنے کسی عقیدہ کو قرآن حدیث یا اقوال فقہاء سے ثابت نہیں کرسکتے اور نہ ایسا کرنے کے عادی ہیں بلکہ ان کا اصول ہی اور ہے جو اس شعر میں مذکور ہے

؎ نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کرینگے

پہلی کرامت ایک مرید کو ناشتہ دیکر صبح سویرے ہی کہا کہ گھر کو چلے جاؤ وہ جب گھر میں پہنچا تو اس کا باپ فوت ہوچکا تھا۔ اس کی تجہیز وتکفین کی تیاری ہو رہی تھی۔

اس حکایت سے راقم مضمون نے نتیجہ نکالا ہے کہ بابا جی صاحب نے ایک دن پہلے ہی اپنے مرید کی وفات سے مطلع ہو کر مہمان مذکور کو گھر بھیج دیا "کل کی بات بتانا علم غیب ہے۔ جب حضور بابا صاحب کو علم غیب حاصل تھا تو سرور کائنات کے علم غیب کا کہنا ہی کیا ہے۔ (ص۳)"

کس قدر تحکم اور خود رائی ہے۔ اول تو بابا صاحب کی بات معمولی تھی کہ مرید کو گھر جانے کیلئے کہہ دیا نہ انہوں نے علم غیب کا دعویٰ کیا نہ اپنے مرید کے والد کی وفات کا ذکر کیا۔ یہ سب ان لوگوں کے من گھڑت خیالات ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

بالفرض اگر کچھ ہو بھی تو اس کو مقیس علیہ بنانے کی کیا صورت؟ اگر کوئی ذی علم ان سے پوچھے کہ قیاس کے لئے جو شرطیں ہیں ان کی موجودگی میں شرعی حکم تو ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر واقعہ قیاس کے ساتھ ثابت نہیں ہو سکتا۔ مثلاً دو آدمی ہم عمر ہیں ایک کی موت کا علم ہو جائے تو اس پر یہ قیاس کرنا صحیح نہیں کہ دوسرا بھی مر گیا ہے۔ کیونکہ واقعات قیاس کے ماتحت نہیں ہوتے۔

دوسری کرامت حضرت بابا جی نے ایک عورت کو جو اولاد کی تمنا رکھتی تھی۔ دم کرکے کہہ دیا کہ تم اُسے کھالو خدا تمہیں لڑکا دیگا۔ اس کے بعد اس عورت کے لڑکا پیدا ہوا۔ اس واقعہ سے نتیجہ نکالا ہے کہ بابا صاحب کو علم ما فی الارحام تھا۔ پھر اس نتیجہ پر یہ تفریع بنائی ہے کہ ایسی باتوں کے ہوتے ہوئے جو شخص علم غیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے انکار کرے تو اس کی جہالت ہے۔

ہم ایک صوفی ربانی کا قول پیش کرکے راقم مضمون کو اجازت دیتے ہیں کہ وہ اس پر بھی جہالت کا فتویٰ لگائے۔ شیخ عطار فرماتے ہیں

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوید کہ بدانم تو ازو باور مدار

کہئے ایسے صوفی کے حق میں آپ کی کیا رائے ہے جاہل یا اجہل؟

تیسری کرامت ناظرین جانتے ہونگے کہ پیروں فقیروں کے پاس مسلمان عورتوں کے علاوہ ہندو عورتیں بھی عموماً جایا کرتی ہیں بلکہ نماز کے وقت مسجدوں کے دروازوں پر نمازیوں سے اپنے بچوں کو دم کراتی ہیں۔ بابا جی کے پاس کسی خاص غرض سے تین عورتیں آئیں۔ ان میں دو مسلمان تھیں تیسری برہمنی۔ بابا جی کے کہنے پر مسلمان عورتوں نے تو کلمہ پڑھ لیا۔ برہمنی کی طرف سے کسی نے عذر کیا کہ یہ عورت برہمنی ہے۔ فرمایا کہ یہ بھی کلمہ پڑھ لے۔ اس پر اس نے بھی پڑھ لیا۔ دوسرے روز بابا جی کے پاس آکر اس نے اپنے اسلام کا اظہار کیا۔

بس اتنی سی بات پر راقم مضمون اتنا پھولے کہ جامے میں نہیں سما سکے۔ چنانچہ انہوں نے تعجب

نکالتے ہوئے لکھا ہے کہ

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں (مشا)

ایک معمولی بات کا بتنگڑ بنانا انہی لوگوں کا کام ہے۔ اسی قسم کی ایک دو اور کرامتیں لکھ کر آپ نے جو نتیجہ نکالا ہے وہ قابل شنید ہے۔ آپ لکھتے ہیں :۔

"ناظرین کرام نے دیکھ لیا کہ اولیائے کرام کو خداوند کریم نے کیا کیا طاقتیں دے رکھی ہیں اولاد وہ دیتے ہیں، اخبار غیب سے وہ مطلع کرتے ہیں، تکالیف میں وہ دستگیری کرتے ہیں، اپنے متوسلین کا ہر طرح سے خیال رکھتے ہیں۔ اور یہ جملہ حضرات غالبان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں جب ان حضرات کا یہ حال ہے تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم تو بہ جہۃ اتم و اکمل ان تمام باتوں (امداد) کر سکتے ہیں۔ اور کرتے ہیں" (ص ۲۰۷)

اہلحدیث | ہمیں کیا ضرورت ہے کہ ہم ایسی باتوں کا انکار کریں جبکہ ہمارے پاس قرآن حدیث اور اقوال فقہاء کے علاوہ خود حضرات صوفیہ کرام کے اقوال موجود ہیں۔ چنانچہ شیخ عطار فرماتے ہیں ؎

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا ازو گمراہ تر
در بلا یاری مخواہ از ہیچ کس
زانکہ نبود جز خدا فریاد رس

اس کے بعد آپ جماعت اہل حدیث پر خوب دل کھول کر برسے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں :۔

"آج کل کے نام کے اہل حدیث جن کو حدیث شریف کا علم تک نہیں ہوتا۔ نام کو تو انہوں نے صرف مشکوٰۃ شریف کا دور کر لیا ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ جس کا کلام ہے ان کو اُن سے محبت نہیں۔ اسلئے خداوند کریم نے اس کی سزا کے طور پر ان سے حدیث شریف کے سمجھنے کی استعداد ہی چھین لی ہوئی ہے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ ان احادیث کا مطلب کیا ہے۔ اور اعتراضات کرنے لگتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر" (ص ۲۲۳)

ہاں صاحب! | یہ لوگ بڑے بے ڈھب ہیں۔ باوجودیکہ حدیث کی ایک سطر بھی صحیح نہیں پڑھ سکتے تاہم اپنے نام کے ساتھ محدث علی پوری لکھتے اور لکھواتے ہیں اور علاوہ ازیں کچھ جانے کے باوجود اپنے نام کے ساتھ امیر ملت بھی لکھے جاتے ہیں۔ تعجب ہے کہ یہ لوگ (پیر اور مرید) اس روشنی کے زمانہ میں بھی ظلمات بعضہا فوق بعض میں گھرے ہوئے نہیں دیکھتے کہ سورج کتنا چڑھ آیا ہے اور وہ شب تاریک سمجھ کر خراٹے لے رہے ہیں۔ ان کا کمال علم یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے مخالفوں کو بے علم، بے سمجھ اور جاہل وغیرہ کہہ کر اپنی بے عملی کا ثبوت دیتے ہیں۔ سچ ہے ؎

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر روانی
خوبی کوئی باقی نہیں اس امت میں

ہماری تحقیق جو واقعات صحیحہ پر مبنی ہے یہ ہے کہ اس قسم کی کرامات دراصل اپنی دوکان کا ڈھنڈورہ ہوتی ہیں۔ ایسا ڈھنڈورہ قادیان سے بہت عرصہ سے پیٹا [illegible] پوچھو تو مرزامات پر [illegible] ایک جو ڈھنڈورہ پیٹا [illegible] کی آواز قادیانی ڈھنڈورے کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ جنہوں نے خلیفہ قادیانی کی کرامت میں ریل گاڑی کو لنگا میں (ممل) انجن بغیر پہیئے لائن پر چڑھا دیا تھا۔ تفصیل کے لئے "اہلحدیث" مورخہ ۲۱۔ مارچ ۱۹۴۱ء ملاحظہ ہو۔ ایسی ہی کرامتوں کے حق میں کہا گیا ہے ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باران شد

قادیانی مشن

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

مرزا صاحب قادیانی کے دعوے پر

اخبار الفضل ۲۰۔ اپریل میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس کی سرخی ہے :۔

"حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کا ثبوت خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت سے"

اس سرخی کے نیچے عبارت یوں لکھی ہے :۔

"کسی مامور کے صدق و کذب کو پہچاننے کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے تعلق باللہ کا مشاہدہ کیا جائے۔ یعنی دیکھا جائے کہ اس کا خدا سے اور خدا کا اُس سے کیسا تعلق ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اس کے علم میں ہے۔ اور سینہ کے تمام پوشیدہ اسرار اُس پر پوری طرح عیاں ہیں ان حالات میں یہ قطعی طور پر ناممکن ہے کہ خدا ایک شخص کی چالبازیوں کی وجہ سے اس سے ناراض ہو۔ وہ شخص جھوٹا اور کاذب ہو۔ اور پھر بھی خدا کی تائید اور نصرت اسے حاصل ہو۔ غرض کسی مدعی کی صداقت معلوم کرنے کا یہ بھی ایک زبردست معیار ہے کہ اس کے تعلق باللہ کو دیکھا جائے۔ اور خدا کے اُس سلوک کو دیکھا جائے جو اس کے ساتھ ہے اگر خدا کی نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو۔ تو یہ گواہی اس بات کا ثبوت ہوگی کہ وہ اپنے دعوے میں سچا ہے"

(الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۳)

اہلحدیث | ہم اس اقتباس کی دل سے تائید

کرتے ہیں لہذا اس کو اپنے اور اپنے مخاطبوں کے درمیان اصل موضوعہ کی طرح مسلمہ تمہید قرار دیکر اس پر اپنی شہادات حقہ پیش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس مرزا صاحب کے کذب دعوی پر بہت شمار شہادات موجود ہیں مگر یہاں ہم شرعی اور قانونی نصاب شہادت پورا کرنے کو صرف دو شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ جو اہل نظر کے نزدیک اپنے اندر کافی سے زیادہ ثبوت رکھتی ہیں۔

پہلی شہادت مرزا صاحب نے اپنی صداقت پر یہ پیش کی تھی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی مناظر اگر حق کی طرف رجوع نہ کریگا تو پندرہ مہینے کے عرصے میں بسزائے موت جہنم میں ڈال دیا جائیگا۔ یہ میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے شروع ہو کر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہو گئی۔ مگر آتھم مذکور اس عرصے میں نہیں مرا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اس پیشگوئی پر خود ہی یہ نتیجہ مرتب کیا تھا کہ

ڈپٹی آتھم اگر بصورت عدم رجوع پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت جہنم میں نہ پڑ جائے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے، رو سیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا، ضرور کریگا ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی، (کتاب جنگ مقدس ص۲۱۱)

سوال یہ ہے کہ اس پیشگوئی کا وقوع اسی طرح ہوا تھا؟ جس طرح مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ

آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو آتھم کی موت ہوئی ہے۔ (رسالہ انجام آتھم ص۱)

یعنی میعاد مقررہ سے ۲۲ ماہ یا ایک سال ۱۰ مہینے کے بعد فوت ہوا۔ اس شہادت کی نسبت قادیان کی طرف سے جو عذرات پیش کئے گئے ان سب کے جواب لاجواب ہماری کتاب "الہامات مرزا"[1] میں درج ہیں۔ اڈیٹر الفضل اور دیگر اتباع مرزا ہم کو صحیح مشورہ دیں کہ ہم مرزا صاحب کے ارشاد کے ماتحت ان کے حق میں اپنی رائے قائم کریں یا کسی ایرے غیرے کے کہنے پر۔ واضح رہے کہ ہم سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم اپنے اصلی مخاطب (مدعی) کو چھوڑ دوسروں کی طرف توجہ کریں ؎

مجھے تو بت منظور مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دوسری شہادت ہمارے نصاب کی آسمانی منکوحہ کا نکاح ہے۔ اس کی تفصیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھنے والے سب لوگ جانتے ہیں۔ ہاں ایک حوالہ یہاں پیش کرنا نہایت مفید ہوگا جو جملہ قادیانی عذرات کے لئے بیخ کن ہے۔ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی مسماۃ محمدی بیگم میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اس کے متعلق آپ کے تاکیدی الفاظ یہ ہیں کہ

نفس پیشگوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے متعلق الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے

لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمَاتِ اللّٰہِ

(یعنی خدا کی یہ بات ہرگز نہیں ٹلیگی پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے)

(تبلیغ رسالت جلد سوم ص۱۱۵)

احمدی دوستو! قادیانی اور لاہوری ممبرو! بتاؤ یہ نکاح ہوا۔ اگر نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو خدا را ہمیں صحیح مشورہ دو کہ ہم کیا رائے قائم کریں؟ یہی نا ؎

کبھی بھی کام مسیحا تیرا پیدا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

[1] قیمت ۹ر محصول ڈاک ۱ر ملنے کا پتہ:۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

مزارات بزرگاں پہ گانا بجانا

(از پروفیسر یوسف سلیم صاحب چشتی بی۔ اے۔ لاہور)

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

(اے رسول) تیرے رب کی قسم کہ (یہ لوگ) ایماندار نہیں بن سکتے جب تک کہ اپنے متنازعہ فیہ امور میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

پچھلے ماہ کے حال وقال میں ہم نے مسلمانوں کی توجہ اس طرف مبذول کی تھی کہ بزرگان دین کے مزارات پر زنان بازاری کا اجتماع۔ اور ان ذریۃ البغایا نائکین سوقی جسے عرف عام میں محافل رقص وسرود سے تعبیر کیا جاتا ہے یہ دونوں امور خلاف شریعت اسلامیہ ہیں۔ اور ملت کے بہی خواہوں کا پہلا فرض یہ ہے کہ ان مزارات مقدسہ کی فضا کو معصیت کبریٰ کی کثافت سے پاک کریں۔

لیکن جبکہ کسی قوم کی ذہنیت خراب ہو جاتی ہے تو وہ ہر مفید بات کو اپنے حق میں مضر سمجھتی ہے۔ کما قال اقبال ؎

چوں شود اندیشۂ قومے خراب
ناسرہ گردد بدستش سیم ناب
میرد اندر سینہ اش قلب سلیم
در نگاہ او کج آید مستقیم

یعنی جب کسی قوم کی ذہنیت خراب ہو جاتی ہے تو کھری چاندی اس کے ہاتھ آ کر کھوٹی ہو جاتی ہے اس کے سینہ میں دل مردہ ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہ ایسی ناقص ہو جاتی ہے کہ ٹیڑھی چیز اسے سیدھی نظر آتی ہے۔

اگر آپ کو اقبال کے اس قول کی زندہ مثال دیکھنے کی ضرورت ہو تو پنجاب کے مسلمانوں کی ذہنیت پیش کی جا سکتی ہے۔ اس کی تفصیل

یہ ہے کہ کچھ دن ہوئے پنجاب اسمبلی میں ایک غیر سرکاری بل (مسودہ قانون) بدیں مضمون پیش کیا گیا کہ اولیائے کرام اور بزرگانِ دین کے مزارات پر طوائفوں اور زنانِ بازاری کو گانے بجانے اور مجرے" کرنے کی ممانعت کر دی جائے۔

ظاہر ہے کہ یہ تجویز سراسر معقول اور شریعت اسلامیہ کے مطابق تھی۔ مسلمانوں کو چاہئے تھا کہ اس مسودہ کی زبردست طریق پر حمایت کرتے اور ایک آواز بھی اس کی مخالفت میں نہ اٹھتی۔ لیکن وہی بات ہے کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر پنجاب اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر کو اس مسودہ قانون میں مداخلت فی الدین کے جراثیم نظر آ گئے چنانچہ انہوں نے موز روشن میں فرمایا ؎

"میں اس بل کی اصولی طور پر مخالفت کرتا ہوں۔ پنجاب کے علاوہ دہلی، اجمیر اور ہندوستان کے دیگر کئی مقامات پر گانے بجانے کا یہ سلسلہ مدت سے چلا آتا ہے ...... ہمارے یہاں ایک حدیث ہے کہ قرآن پاک سریلی آواز سے پڑھنا ثواب ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب اسمبلی کو اسلامی معاملات میں دست اندازی کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے"

ہم نے ان صاحب کی تقریر سے چند فقرے نقل کر دیئے ہیں۔ اب مسلمان جن کے دل میں اسلام کا درد ہے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے خود فیصلہ کر لیں کہ یہی وہ اسلام ہے۔ جس کی تبلیغ حضرت ولی ہند خواجہ صاحب اجمیری اور ان کے مرشد روحانی حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش لاہوری نے کی تھی؟

کیا زمانہ میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں؟ کیا یہ بزرگانِ دین اور حامیانِ شرع مبین جن کی پاکیزہ زندگیوں کا ایک ایک لمحہ، اطاعت الٰہی اور اتباع سنت نبوی کے لئے وقف تھا، طوائفوں کا گانا سنا کرتے تھے؟ اگر نہیں تو پھر آج ان کے نام لیوا، ان کی ارواح مقدسہ کو کیوں ستانے پر تلے ہوئے ہیں؟

اور دوسری دلیل تو ملاحظہ فرمائیے! اس رسم کو بند نہ کیا جائے۔ کیوں؟ اس لئے کہ رسم قبیح مدتوں سے جاری ہے۔ گویا اگر کوئی خلافِ شرع بات مدتوں سے جاری ہو تو وہ جائز اور ممدوح ہو سکتی ہے۔ کیا فرماتے ہیں یہ ممبر صاحب اس امر میں کہ اگر بت پرست اصحاب کسی مسلمان سے پوچھیں کہ جناب! بت پرستی کا یہ سلسلہ مدتوں سے جاری ہے، اس لئے آپ اس کی مذمت نہیں کر سکتے؟ تو وہ مسلمان خاموش ہو جائے؟

برائی بہرحال برائی ہے خواہ وہ ایک سال کی ہو یا ہزار سالہ اور گھر کے اندر ہو یا کسی بزرگ کے مزار پر۔ فاحشہ اور بدکار عورتوں کا گانا سننا شرعاً ناجائز ہے۔ لہٰذا یہ گانا اس لئے جائز نہیں ہو سکتا کہ کسی بزرگ کے مزار پر ہو رہا ہے۔ اگر یہ اصول تسلیم کیا جائے تو پھر ہم مسجد میں بیٹھ کر شراب بھی پی سکتے ہیں۔ دوسری دلیل ملاحظہ ہو۔ "ایک حدیث ہے کہ قرآن سریلی آواز سے پڑھنا ثواب ہے"۔ سوال یہ ہے کہ یہ طوائفیں جو انتہائی بناؤ سنگار اور ناز و انداز کے ساتھ برق پاشی کرتی ہیں تو کیا وہ مصری لہجہ میں قرآن مجید کی تلاوت کرتی ہیں یا طبلہ اور سارنگی گھونگرو اور مجیروں کے ساتھ داغ اور جلیل کی غزلیں گاتی ہیں؟

ہم ببانگِ دہل اعلان کرتے ہیں کہ یہ ہرگز اسلامی معاملہ نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "ہر باجہ کے ساتھ شیطان ہوتا ہے" اور جب اس باجہ کے ساتھ ایک "شیطان کی خالہ" بھی شریکِ کار ہو تو اس کی ناپاکی اور معصیت نائی کا کیا ٹھکانا!

قادری، نقشبندی، سہروردی اور چشتی کسی خانوادہ میں بھی طوائفوں کا گانا سننے کی اجازت نہیں ہے۔ چشتیہ خاندان میں پاکیزہ خیالات کی نظموں کے سننے کی اجازت ہے۔ بشرطیکہ سنانے والا نوعمر لڑکا یا عورت نہ ہو۔ نہ بڑی عمر کا دامن ہو۔ ہم بے شرع نہ ہو۔ اور ساتھ نہ طبلہ ہو نہ ڈھولک نہ سارنگی و ستار نہ پکھاوج نہ مردنگ × میرے روحانی پیشوا حضرت مجدد الف ثانی سرہندی قدس سرہ جو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے سرتاج ہیں۔ اسی لئے سماع کی اجازت نہیں دی کہ اس سے لہو و لعب کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور چونکہ عوام الناس، شرائط سماع کی پابندی نہیں کر سکتے۔ اس لئے کچھ دنوں کے بعد سماع فی الحقیقت، محفل رقص و سرود میں مبدل ہو جاتا ہے۔ جس طرح آج دہلی اور اجمیر میں نظر آتا ہے۔

پس ہم مجلس منتخبہ (سلیکٹ کمیٹی) کے مسلمان ارکان سے پُرزور درخواست کرتے ہیں بلکہ انہیں شریعت اسلامیہ کا واسطہ دیتے ہیں کہ وہ اس مفید بل کی حمایت میں اپنا سارا زورِ زبان اور زورِ قلم صرف کر دیں تاکہ مزارات بزرگان کی فضا طوائفوں اور زنانِ بازاری کے جراثیم سے پاک ہو جائے۔ مسلمان ارکانِ اسمبلی کو یہ سوچنا چاہئے کہ جب طوائفوں کا ہجوم اور محافلِ رقص یہ دونوں باتیں خلافِ شریعت ہیں تو پھر ان کا انسداد، مسلمانوں کی سب سے بڑی خدمت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ گمراہ کن ملاؤں اور نقلی پیروں نے پنجاب کے بھولے بھالے مسلمانوں کو ذہنی غلامی میں جکڑ رکھا ہے۔ اور اس غلامی کا نتیجہ یہ ہے کہ اس صوبہ کے مسلمان اپنی اکثریت کے باوجود ہندوؤں کے مقروض ہیں۔ صنعت و حرفت، تعلیم و تجارت، علوم و فنون اور جمیع امور سیاست و معیشت میں پسماندہ ہیں۔ پس ان کو بیدار کرنے کے لئے پہلی بات جو ضروری ہے۔ یہ ہے کہ انہیں ذہنی غلامی سے رہائی دلائی جائے۔ تاکہ وہ حریت فکر سے مالامال ہو کر اپنے نیک و بد کو سمجھ سکیں۔ اور جھوٹے پیروں کو نذرانے دینے کے بجائے اسی رقم سے صنعت و حرفت کے مدارس جاری کر سکیں۔ اقبال نے اس شعر میں، انکی زبوں حالی کا کیسا عمدہ نقشہ کھینچا ہے ؎

باقی نہ رہی تجھ میں وہ آئینہ ضمیری
اے کشتۂ سلطانی و ملائی و پیری

سر چشمہ اس تمام خرابی کا یہ ہے کہ مسلمان ایک عرصہ دراز سے قرآن مجید اور سنت نبوی سے بیگانہ ہو چکے ہیں۔ جب تک وہ حکمران رہے اُن کے اخلاقی، عمرانی اور معاشرتی عیوب پر پردہ پڑا رہا۔ لیکن حکومت سے محروم ہو جانے کے بعد ان کے وہ تمام عیوب ایک ایک کر کے نمایاں ہو گئے۔ اور اب یہ عیوب اُن کی زندگی کو گھُن کی طرح کھائے جاتے ہیں۔ چونکہ ان سوشل خرابیوں سے بعض خود غرض ارکان کو مالی منفعت حاصل ہو رہی ہے اس لئے وہ ہرگز نہیں چاہتے کہ مسلمان بیدار ہوں جب کوئی اللہ کا بندہ اس ناگفتہ بہ صورت حال کی اصلاح پر کمربستہ ہوتا ہے تو ان دشمنانِ دین کا ہجوم اُسے "وہابی" اور بزرگانِ دین کا دشمن مشہور کر دیتا ہے۔ تاکہ عوام الناس اُس سے برگشتہ ہو جائیں۔ اسلام افراط و تفریط سے علیحدہ رہ کر صراط مستقیم پر چلنے کا نام ہے"

(منقول از حقیقت اسلام بابت ماہ مارچ و اپریل) ۱۹۴۱ء

اعیان اہل حدیث اسی خرابی کی اصلاح کے لئے بزم توحید کی بنیاد رکھ کر آپ کو توجہ دلائی گئی تھی کہ آپ لوگ اس کام کو اپنے ہاتھ میں لیں مگر حق یہ ہے کہ جس رفتار سے کام ہونا چاہئے تھا نہیں ہوا۔ بس دوڑو لیکو سر کو ع

دہلی سے ڈرانے والا آیا[1]

(نوٹ) بزم توحید کے اشتہارات طلب کر کے حسب موقع تقسیم کریں۔ محصول ڈاک فی سیکڑہ ۲؍

ملنے کا پتہ منیجر اہلحدیث امرتسر

نور محمدی - قرآن مجید، احادیث شریف، اقوال صحابہ، تابعین، مجتہدین، محدثین، ائمہ عظام، فقہاء کرام اور صوفیاء و دیگر بزرگان دین کی روایات سے قوالی، راگ وغیرہ افعال غیر شرعیہ کی پوری تردید کی گئی ہے۔ مصنفہ مولانا محمد دہلوی مرحوم۔ قیمت صرف ۱۲؍ پتہ:- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر۔

[1] مولانا شہید رحمۃ اللہ علیہ۔ ۱۲ منہ

عاقبت نااندیشوں کی احمقانہ جنگ

قادیانی اخبار الفضل نے اس سرخی کے ماتحت ملک میں مختلف فرقہ وارانہ لڑائی جھگڑوں کا ذکر بڑے دردانگیز لہجے میں کیا ہے یعنی ڈھاکہ، احمد آباد، بمبئی وغیرہ میں جو ہندوستانیوں کی فرقہ وارانہ لڑائیاں ہوئیں ان کو احمقانہ جنگ سے موسوم کیا ہے۔ بہت اچھا کیا۔ لکھنؤ میں شیعہ سنی نزاع کو بھی اسی ذیل میں لکھا ہے۔ اس ساری تحریر کو ہم تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ حواریان مسیح قادیانی جو بخیال خود بہت بڑے مہذب اور متدین اور علم کلام کے ماہر، روحانیت میں کمال کو پہنچے ہوئے یعنی لاہوری اور قادیانی جماعت کے اعیان اور افراد جو چھبیس سال سے باہمی جنگ کرتے چلے آرہے ہیں اور ان کی یہ جنگ دن بدن تیز ہوتی جا رہی ہے۔ جس میں وجہ جنگ یہ ہے کہ کسی ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب کا مصدق یا مرید ہو بلکہ ساکت ہو اُس کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

دونوں طرف سے دلائل کی بندوقیں اور توپیں اتنی چل رہی ہیں کہ یورپ کی جنگ میں بھی نہ چلتی ہونگی۔ انہی توپوں میں بعض دفعہ ایک فریق دوسرے کو گوبھی کے گلے سڑے چھلکے" اور "چلتی پھرتی لاشیں" کہتا ہے۔ اور دوسرا فریق لفظ "سرکاری سانڈھ" تک استعمال کر جاتا ہے۔ کیا ہم اس جنگ کا نام احمقانہ جنگ رکھیں یا عاقلانہ جنگ۔ تیسرا نام جنگ زرگری۔ برا منانے کی بات نہیں ہم صرف دریافت کرتے ہیں تاکہ ہم بھی اسی نام سے اس جنگ کا ذکر کریں۔

رہا مسئلہ جنازہ سو سنو! تم نے تو آج تک حدیث نہیں لکھی۔ مگر چونکہ "اہلحدیث" حدیث کا ذمہ دار ہے۔ اس لئے وہ تم کو بتاتا ہے۔

ان کنتم مصدقین۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے:-

صلوا خلف من قال لا اله الا الله

وصلوا علی من قال لا اله الا الله

خدا کا خوف دل میں رکھ کر اس حدیث کا مطلب سمجھو اور اپنی نزاع کا فیصلہ اس حدیث سے کراؤ۔ اگر اس حدیث کا مطلب سمجھنے میں دقت ہو تو ہم سے پوچھو۔ ؎

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

علماء و ہمدردان اہل حدیث کی خدمت میں ایک دردمند کی

اپیل

(از مولانا خلیل بن محمد عرب بھوپال)

علماء اہل حدیث میں اس وقت تک جو بھی راہیرو دار فانی ہوا اس کی جگہ برابر خالی رہی۔ متقدمین کو چھوڑیے متاخرین ہی کو لے لیجئے۔ مولنا عبدالرحمن مبارکپوری، حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری وغیرہم کا جانشین کون ہوا۔ اگرچہ عالم ہے اور یقیناً ہی عالم رہیگا۔ اس لئے کہ شوق تو بہت ہے لیکن عمل نہیں۔ مدارس بکثرت بلکہ ان کی بارش ہے۔ لیکن آج تک کسی مدرسہ نے سلف کا جانشین نہ پیدا کیا۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ دل کو یہ کہہ کر تسلی دے لی جائے کہ وجود الشئ

خیر من عمد مہ) بہرحال اب جو بھی باقی ہیں انکی تعداد پانچ سات سے متجاوز نہیں۔ اگر اب بھی ان موجودہ ہستیوں سے ایک نظام کے تحت میں کام لیا جائے تو شاید کچھ ہونہار کام کے نکل آئیں۔

ہر صوبہ سے چار چار ذہین و مستعد طلباء کا انتخاب کیا جائے۔ خواہ وہ ایک ہی استعداد اور علم میں ایک ہی صف کے متعلم نہ ہوں۔ ہر ایک کے لئے دس روپیہ ماہانہ کا کم از کم وظیفہ مقرر کیا جائے جسے اہل صوبہ ادا کریں اور اگر اہل صوبہ میں اسکی استطاعت نہ ہو یا احساس نہ ہو تو اہل ہمدرد دان ذی استطاعت اس بار کو اپنے ذمہ لیں۔ مدرسین میں جن کے متعلق میرا علم ہے انہیں میں پیش کرتا ہوں۔ جن کے متعلق مجھے علم نہیں ان کا اضافہ کیا جا سکتا ہے

مولانا عبدالعزیز المیمن۔ مولانا محمد سورتی۔ مولانا داؤد غزنوی۔ مولانا ابوالقاسم بنارسی۔ مولانا حافظ محمد اسماعیل مدرسہ عمر پور مدراس۔ مولانا عبدالجلیل سامرودی۔

مولانا ثناء اللہ و مولانا ابراہیم سیالکوٹی کو عمداً اس لئے مدرسین میں نہیں رکھا کہ اول الذکر باوجود کبرسنی جو کچھ کر رہے ہیں وہ بہت ہے دوسرا کوئی بار بار ہوگا۔ ثانی الذکر کی مصروفیتیں تالیف و تدریس ہے ان کو رکھنا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن اگر خود وہ حضرات پسند فرمائیں تو عین خوش قسمتی۔

تعلیم کو دو شعبوں میں تقسیم کیا جائے۔ قرآن کریم ادب و حدیث و تاریخ۔ قرآن کریم، معقولات و فقہ و حدیث، ادب و حدیث میں مولانا میمنی اور مولانا سورتی کے متعلق طلبہ کئے جائیں۔ اور باوجود اپنی بے بضاعتی کے مبادیات و ادب و حدیث متوسطات کے طلبہ میرے سپرد کئے جائیں۔

معقولات و فقہ و حدیث کے طلبہ مولانا غزنوی اور مولانا بنارسی کے سپرد کئے جائیں۔ صرف حدیث کے طلبہ مولانا سامرودی و مولانا اسماعیل مدراسی کے سپرد کئے جائیں۔ دو سال تک یہ طلباء مذکورۃ الصدر حضرات کی خدمت میں رہیں۔ نصاب تعلیم جو اساتذہ چاہیں مرتب کر لیں۔ ہر ششماہی میں امتحان طلباء کا تقریری و تحریری لیا جائے۔ ان حضرات میں جو مستغنی ہوں ان سے اعزازی اور جو مستغنی نہ ہوں انہیں ان کی حسب حیثیت امداد دی جائے۔

اگر یہ اپیل بنظر استحسان دیکھی جائے تو میں پانچ روپیہ کی حقیر رقم ماہانہ اپنے اور اپنے بعض اعزا کی طرف سے پیش کرتا ہوں۔ اخبار محمدی کے لئے میرے علم میں مولانا ابوالقاسم صاحب سے بہتر کوئی نہیں مل سکتا۔ اگر ان کی خدمات قبول کی جائیں اور اس کا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کیا جائے تو بہتر ہے۔

اہلحدیث: آپ کا انتخاب بہت کچھ قابل غور و عمل ہے۔ تاہم خیال اچھا ہے۔

مولانا! ثبت العرش ثم انقش کے ماتحت پہلے مجلس شوریٰ کیجئے پھر جو فیصلہ ہو اس پر عمل کیا جائے

سیرت المصطفیٰ

(از قلم مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

(۱۰)

گذشتہ پرچہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بچپن میں دیگر شرفاء مکہ کے بچوں کی طرح بکریاں چرانے کا ذکر جاری ہے۔ آج بھی اسی کا بقیہ درج ہے۔ (مدیر)

غرض سنت انبیائے سابقین کی موافقت میں آپ نے بھی بکریاں چرائیں۔ علامہ عینی نے اسی حدیث بخاری کی شرح میں بحوالہ امام نسائی ایک اور حدیث بھی نقل کی ہے کہ آنحضرت ؐ نے فرمایا بُعِثَ مُوْسٰی وَھُوَ رَاعِیْ غَنَمٍ وَبُعِثَ دَاوٗدُ وَھُوَ رَاعِیْ غَنَمٍ (جلد پنجم صفحہ ۳) یعنی مبعوث ہوئے موسیٰ ؑ اور وہ بکریاں چراتے تھے، اور مبعوث ہوئے داؤد ؑ اور وہ بکریاں چراتے تھے۔

علامہ عینی نے ذکر کیا کہ آنحضرت ؐ کی عمر اس وقت کوئی بیس سال کی ہوگی۔ جیسا کہ محمد بن اسحاق اور واقدی کے کلام کے استقراء سے معلوم ہو سکتا ہے۔

مولانا شبلی مرحوم نے سیرت النبی ؐ میں ذکر کیا کہ "فرانس کے ایک مورخ نے لکھا ہے کہ ابوطالب چونکہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ذلیل رکھتے تھے اس لئے ان سے بکریاں چرانے کا کام لیتے تھے" (سیرۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۱۲۲)

اسی طرح ہم کو جزیرہ جاوہ کے شہر سوناآبہ سے اہل حدیث کانفرنس دہلی کی معرفت ایک تحریر انگریزی زبان میں پہنچی تھی جو کسی غیر مسلم معترض کی تحریر کا ترجمہ تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ آپ بیس برس کی عمر تک بھیڑ بکری چراتے رہے جو بچوں اور غلاموں کا کام تھا۔[1]

اس کا جواب یہ ہے کہ ابوطالب کو جو الفت و محبت اپنے یتیم بھتیجے سے تھی۔ وہ دنیا جہان کے چچاؤں سے نرالی تھی۔ بلکہ اکثر باپوں سے بھی بڑھکر تھی۔ دنیا میں اس کی نظیریں ملیں گی تو سہی لیکن بہت کم

[1] ہم نے اس تحریر کا جواب آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کی فرمائش سے بنام سیرت محمدیہ لکھا اور اس کا ترجمہ انگریزی میں بھی کرایا گیا۔ وہ ترجمہ جاوہ میں بھیجا گیا جنہوں نے اسے ملایا زبان میں ترجمہ کرا کر تعداد پچاس ہزار اور پھر ڈچ زبان میں ترجمہ کرا کر تعداد پانچ ہزار طبع کروا کر اس ملک جاوہ میں مفت تقسیم کیا۔ اور خود کانفرنس نے اردو مسودہ بتعداد دو ہزار اور انگریزی غالباً ایک ہزار چھپوا کر اپنے ملک ہند میں مفت تقسیم کیا۔ اس کے بعد متعدد قدردانوں خاکسار مصنف نے اردو مسودہ کو اپنی ذات و خرچ سے کئی بار چھپوایا ہے۔ یہ مقبولیت خدا کا فضل ہے میری لیاقت و قابلیت کا نتیجہ نہیں ہے۔ اردو سیرت محمدیہ ... دفتر اہلحدیث امرتسر سے یا دفتر تبلیغ ... سیالکوٹ

آنحضرتؐ کی حق آگاہ نگاہ دیکھتا یا اونٹوں کا سہارا تھے ایسی صورت میں وہ معاذ اللہ آپ کو ذلیل رکھنے کے خیال سے کیونکر بکریاں چرانے والا تھا۔ نیت جو تو سفید ہی بات کو بیٹوں عطا کرتے تو نیز نہیں لگتی تو وہ آپ کو ذلیل رکھنے کے خیال سے بکریاں نہیں چرواتا تھا بلکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ لوگ سادی اور بے تکلف وضع میں زندگی بسر کرتے تھے۔ شرفاء و معززین کو آج کل کے نازک طبع اور بگڑے ہوئے امیروں یا امیرزادوں کی طرح اپنے گھر کے کام کاج اور یخ کے اشغال کو اپنے ہاتھوں سے کرنے میں کسی قسم کی عار نہیں تھی۔ اور نہ ہونی چاہئے۔ جو شخص اپنے کام خود نہیں کرتا وہ اپاہج ہے، وہ اپنی جان پر بوجھ ہے، وہ کسی کے کیا کام آسکتا ہے۔

سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب لائف آف محمد میں آپ کے بکریاں چرانے کے متعلق لکھتے ہیں۔

اں محمد (صلعم) کے زمانے میں معزز خاندانوں کے لوگوں کے لئے یہ کام غیر معمولی اور موجب خفت و سبکی نہ تھا۔ چنانچہ ہم ایک اور قریشی نوجوان کی بابت بھی پڑھتے ہیں جو محمد (صلعم) کے ساتھ اپنے ریوڑ چرانے کا کام کرتا تھا

(حاشیہ صفحہ ۱۳ جلد دوم)

دیگر یہ کہ عرب و فلسطین میں ابراہیمی نسل کے شرفا میں یہ امر حقیر نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے کہ ان لوگوں کے تمول و دولتمندی کی بضاعت یہی بھیڑ بکریاں جانور ہی ہوا کرتے تھے۔ جیسا کہ ہم پرانی تاریخوں میں سامیٹک (سامی) قوموں کے حالات میں جو سیریا اور عرب میں آباد تھیں۔ پڑھتے ہیں اور بائیبل میں جد انبیاء حضرت ابراہیمؑ اور ان کی اولاد (احفاد) حضرت اسماعیلؑ و اسحاقؑ اور ان کے بھتیجے لوطؑ اور حضرت ایوبؑ وغیرہم کے حالات میں ان کی کثیر التعداد بھیڑ بکریوں کے ریوڑوں کا صریح ذکر ہے۔ یہ سب بزرگ انبیاء حسب و نسب اور اخلاق و آداب اور عزت و

ومنعت نفس شرافت و وقار اور قبولیت عامہ میں بلا نزاع شرفا اور معزز تھے۔

اسی طرح ہم ہندوستان کے قدیم معزز شرفاء کے حالات میں بھی پاتے ہیں کہ بھیڑ بکریوں کے گلے ان کی منقولہ جائداد ہوتی تھی۔ چنانچہ تاریخ ہند مصنفہ واسن ایم۔ اے اور گیٹ ایم۔ اے صاحبان میں قوم دراوڑ Dravidians کی تہذیب و تمدن کے متعلق لکھا ہے۔

وہ (دراوڑ) قوم کولی کی نسبت تہذیب و تمدن میں بہت بڑھے ہوئے تھے اور فن زراعت سے بہتر واقف تھے۔ اور ان کے مویشیوں کے گلے بافراط تھے۔

غرض بھیڑ بکری اونٹ گائے وغیرہ جانوروں کے گلوں کا مالک ہونا اور ان کی نگہبانی کرنا اس زمانہ کے شرفا میں بکثرت تھا۔ لہٰذا معترضین کا اعتراض کہ ابو طالب آنحضرتؐ کو ذلیل رکھنے کے خیال سے بکریاں چرانے کا کام لیتے تھے یا چونکہ یہ پیشہ بچوں اور غلاموں کا تھا۔ ہرگز درست نہیں ہے۔

ثم والحمد للہ اللھم (باقی)

اہلحدیث مولانا حالی نے ایک رباعی میں بکریاں چرانے کا واقعہ لطیف پیرائے میں لکھا ہے ؎

محنت ہی کے پھل ہیں ہر اک خرمن میں
محنت ہی کی برکتیں ہیں ہر اک دامن میں
موسیٰ کو ملی نہ قوم کی چوپائی
جب تک نہ چرائیں بکریاں مدین میں

یہ خلافت کیسی ہے؟

(مرقومہ مولوی ابو یحییٰ امام خان صاحب نوشہروی)

مسئلہ خلافت رابعہ کے متعلق جمود عام کا وہی عالم ہے جو اکثر اور مسائل اسلام کے متعلق ہے مثلاً تقلید کہ چوتھی صدی ہجری میں یوں منضبط ہوئی۔ مگر مجدردان ملت ہیں کہ امت سنیہ کے لئے واجب العمل قرار دیتے ہیں۔ ؏

تمہی بتاؤ یہ انداز گفتگو کیا ہے

خلافت رسالت ہے جس کا انحصار ائمہ اربعہ کی طرح خلفائے اربعہ میں ضروری سمجھ لیا گیا ہے۔ اور اگر کوئی اس کی تحقیق کرے تو اس پر سب و شتم تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ یہ حضرت علیؓ کے باب میں گستاخ ہے۔ معاذ اللہ! معاذ اللہ! اہل حدیث کے دلوں میں اصحاب نبی کی عظمت! واللہ بیان نہیں ہوسکتی۔ علی پر ہمارے ماں باپ نثار ہوں اول المسلمین، اول المہاجرین۔ اللہ اللہ! بدری! تمام غزوات میں نبی کریم کے دوش بدوش (الا تبوک) عشرہ مبشرہ میں سے اگرچہ اُن کے فضائل میں کچھ زیادہ احادیث ہیں۔ مگر ان چند احادیث

میں سے اگر کوئی ایک لے لی جائے تو بخدا (بعض صحابہ کے بعد) امت کے تمام افراد اُن کے ہم پلہ نہیں ہوسکتے۔ کیا یہ مرتبہ کم ہے؟

رجل یحب اللہ ورسولہ ویحبہ اللہ و رسولہ (حدیث) وہ شخص ہے جو اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اللہ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتا ہے۔ یہ ہے فضیلت علی بن ابی طالب۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔

یہ دوسری بات ہے کہ صحابہ ہی میں کوئی اور آپ (علیؓ) سے فضیلت میں برتر ہو۔ اور اس میں کسی کا اجارہ نہیں۔ ہمارے سامنے بہار نبوت بصورت دفاتر احادیث جلوہ ریز ہے۔ گلستان رسالت میں جس پھول میں جیسی قدرت اور مہک ہوگی اُسے تسلیم کرنا ہی پڑیگا۔ یہاں جنبہ داری قباحت ہے۔ عصبیت را پیشہ اخلاف نبی کا نزاں حمیۃ الجاہلیت ہے۔ و کونوا قوامین بالقسط شہداء للہ۔ مثلاً ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

ہیں۔ ان کا احترام ارشاد نبوت کے مطابق کرنا ہوگا۔ یعنی جب آخر صلوٰۃ میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوبکر کے لئے امامت صلوٰۃ کا حکم فرمایا تو اس جملہ

یابی اللہ والمسلمون الا ابابکر (الحدیث)

اللہ تعالیٰ اور مسلمان سب کے سب صرف ابوبکر کی امامت چاہتے ہیں۔

ہم نے سمجھا کہ صحابہ میں سب سے بڑا مرتبہ ابوبکر کا تھا۔ اور اس سے ہم نے حفظ مراتب کے مطابق ابوبکر کو افضل الصحابہ سمجھا۔ حضرت علیؓ کی متعلق حضرت الصدر فضیلت تو اس (یابی اللہ والمسلمون) الخ سے ابوبکر میں یونہی ثابت ہوگئی کہ آخر رسول (فدا) تو اُسی کا اقتدائی الصلوٰۃ فرما سکتے ہیں جو سب اللہ و رسول کی ہو۔ مگر یہ اعزاز مزید تھا کہ اللہ اور مسلمان ابوبکر کے سوا کسی کو اس منصب کے لائق نہیں سمجھیں گے۔

وذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

یہی صورت فضیلت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے کہ جب آخری حربہ ملعون فیروز سے زخمی ہو کر شہادت فرما رہے تھے

سمع ابن عباس یقول وضع عمر علی سریرہ فتکنفہ الناس یدعون ویصلون قبل ان یرفع وانا فیھم فلم یرعنی الا رجل آخذ منکبی فاذا علی فترحم علی عمر وقال ما خلفت احدا احب الی ان القی اللہ بمثل عملہ منک وایم اللہ ان کنت لاظن ان یجعلک اللہ مع صاحبیک وحسبت انی کنت کثیرا اسمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ذھبت انا وابوبکر وعمر ودخلت انا وابوبکر وعمر وخرجت انا وابوبکر وعمر (بخاری باب مناقب عمر بن الخطاب)

(ترجمہ) ابن عباس سے مروی ہے کہ جب

کفن دیکر پلنگ پر رکھ دیئے گئے تو لوگ نوبت بہ نوبت نماز و دعا کے لئے آنے لگے میں بھی موجود تھا کہ اچانک کسی نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ میں نے مڑ کر دیکھا تو یہ علیؓ تھے اور عمرؓ کے لئے دعا کر رہے تھے کہ تم نے اپنے بعد اپنے جیسا کوئی شخص نہ چھوڑا۔ سوگند بخدا امید ہے کہ خداوند عالم تمہیں تمہارے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ اور ابوبکرؓ) کے ساتھ جنت میں داخل فرمائیگا مجھے یاد ہے رسالت مآب اکثر فرمایا کرتے تھے کہ

(۱) میں اور ابوبکر اور عمر تینوں گئے۔
(۲) میں اور ابوبکر اور عمر تینوں پہنچے۔
(۳) میں اور ابوبکر اور عمر تینوں نکلے۔

تو حضرت علیؓ کی اس شہادت سے ہم نے سمجھا کہ رسول خدا صلوات علیہ کے بعد ابوبکرؓ اور ان کے بعد عمرؓ کا درجہ ہے۔

یا مثلاً حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت ہے تو اسے ہم نے بعد عمر (متصلاً) اس حدیث سے تسلیم کیا۔

(ابو موسیٰ اشعری سے) ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل حائطا وامرنی بحفظ باب الحائط فجاء رجل یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا ابوبکر ثم جاء آخر یستاذن فقال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا عمر ثم جاء آخر یستاذن فسکت ھنیھۃ ثم قال ائذن لہ وبشرہ بالجنۃ علی بلوی ستصیبہ فاذا عثمان بن عفان الخ (بخاری باب مناقب عثمان ابن عفان)

(ترجمہ) ابو موسیٰ سے مروی ہے کہ حضرت رسالت پناہ ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے اور مجھے دروازے پر چوکیدار مقرر فرما دیا۔ اتنے میں کسی نے اجازت چاہی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا آنے دو۔ اور اسے جنت کی بشارت دو۔ یہ ابوبکر تھے۔ پھر کسی اور نے اجازت چاہی۔ آنحضرت نے فرمایا۔ آنے دو اور اسے بھی جنت کی بشارت دو۔ وہ عمر تھے۔ پھر کسی اور نے اجازت چاہی تو آنحضرتؐ نے کچھ دیر خاموش رہ کر فرمایا۔ آنے دو۔ اور اسے بھی جنت کی بشارت دو۔ اور ان کے لئے مصیبت ابتلا ہوگا۔ یہ عثمان بن عفان تھے۔ (باقی باقی)

آنحضورؐ کی عملی زندگی

(از مولوی محمد اسید صاحب دربھنگوی)

—— ۳ ——

گزشتہ پرچہ میں اس مضمون کی دوسری قسط درج ہو چکی ہے۔ آج اس سے آگے ملاحظہ فرمائیں۔ (مدیر)

ایثار | یؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ (پ ۲۸ ع ۴) دوسرے کی ضرورت کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو۔ آپ نے لوگوں کو ایثار کی تعلیم دی تھی۔ جو اثر نمایاں ہوا آیت مذکورہ سے بخوبی معلوم ہوگیا ہوگا۔ اب اس پر غور کرو کہ خود آپ کی زندگی کہاں تک اس کے مطابق تھی۔ اور دنیا کے سامنے آنحضرتؐ نے اپنا عملی نمونہ کس طرح پیش کیا۔

حضرت فاطمۃ الزہراؓ جب حجرۂ اقدس میں مزف لائیں تو آپ فرط مسرت سے بیتاب ہو کر گھر تشریف لے گئے مگر انہی حضرت فاطمہؓ کی عسرت اور تنگدستی کا یہ عالم تھا کہ چکی پیستے پیستے ہاتھوں میں آبلے نکل آئے تھے۔ ہتھیلیاں گھس گئی تھیں۔ مشکیزہ میں پانی بھر بھر کر لانے سے سینہ داغ آلود ہو گیا تھا۔ ایک دن پدر بزرگوار کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک خادمہ کی خواہش ظاہر کی۔ فرمایا اسے فاطمہ بدر کے یتیم تم سے قبل درخواست کر چکے ہیں۔ دوسری روایت میں یوں مذکور ہے کہ ارشاد ہوا فاطمہ! اب تک صفہ کے غریبوں کا

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

حصہ اول۔ مصنفہ حکیم حاجی مرزا محمد عبداللہ صاحب رشدی۔ اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے مخفی خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی ہزار ہا کتب کی ورق گردانی۔ لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور اپنے بے شمار تجربات کر کے حکایات، مفردات، مجربات، صدریات، مجنیات اور مقویات اور نسخہ جات کے علیحدہ علیحدہ ابواب میں شائع کیا گیا ہے۔ ضخامت سوا پانچسو صفحات۔ قیمت تین روپے۔

مجربات سیوطی

مصنفہ مولانا جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی۔ ناظرین مصنف ممدوح کے نام نامی سے کم ناواقف نہیں آپ کی تصنیفات علم تاریخ، حدیث وغیرہ میں کثرت سے ہیں۔ کتاب ہذا بھی آپ کی کتاب الرحمۃ فی الطب والحکمۃ کا اردو ترجمہ ہے۔ جس میں ممدوح نے ہر مرض کا علاج ادویات و عملیات سے بتایا ہے۔ قیمت عہ

علاج الغرباء

اس کتاب میں تمام بیماریوں کا علاج بتایا گیا ہے۔ ادویات ایسی درج ہیں جو بالکل سستے داموں مل سکیں۔ غرباء کو بہت مفید ہے۔ قیمت ۱۲

(ملنے کا پتہ)

منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

کوئی انتظام نہیں ہوا ہے تو تمہاری درخواست کیونکر قبول کر لی جائے۔

ایک صحابی کے گھر کوئی تقریب تھی مگر کوئی سامان ضیافت نہ تھا۔ آپ نے ان سے کہا حضرت عائشہؓ کے پاس جا کر آٹے کی ٹوکری مانگ لاؤ۔ وہ گئے اور جا کر لے آئے حالانکہ اس آٹے کے سوا گھر میں کوئی چیز کھانے کی نہ تھی۔

ایک دن چادر آپ کے پاس نہ تھی۔ ایک صحابیہ نے پیش کی اسی وقت ایک صاحب نے کہا کیسی بہتر اور عمدہ چادر ہے آپ نے فوراً اتار کر اس کے حوالہ کر دی۔

ایک دفعہ صفہ کے غریبوں کو لیکر آپ حضرت عائشہؓ کے گھر تشریف لائے اور فرمایا جو کچھ کھانے کو ہو لاؤ۔ چونی کی پکی ہوئی روٹی لائی گئی۔ جب وہ کافی نہ ہوئی۔ کوئی اور چیز آپ نے طلب کی تو چھوہارے کا حریرہ پیش ہوا۔ پھر دودھ آیا گھر یہی سامان مہمانی کی آخری قسط آپ کے گھر میں تھی۔ گذشتہ تحریر سے معلوم ہو گیا ہوگا کہ بسا اوقات مہمان دربار اقدس میں حاضر ہوتے۔ آپ فرماتے گھر میں کھانے کی جو چیز ہو لے آؤ۔ لیکن بجز پانی کے کوئی چیز دستیاب نہیں ہوتی۔ یہ تھی ایثار کی تعلیم اور اس پر آپ کا عمل۔

حزب المقبول۔ قرآن و حدیث کی دعاؤں کا مجموعہ اس میں ہر موقعہ کی دعا موجود ہے۔ مترجم ہے۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ قیمت ۸/

حزب الاعظم۔ از ملا علی قاری (صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ) زیر متن ترجمہ اردو ہے۔ حاشیہ پر اور اد کی برکات کی کامل تفسیر درج کی ہے۔ آخر میں مکمل نماز ہے۔ قیمت دس آنے (۱۰/)

ادعیات مسنونہ۔ آنحضرتؐ کی روزانہ زندگی کا پروگرام بتایا ہے اور صبح سے رات تک کی تمام دعائیں جو آپ پڑھتے تھے درج کی ہیں۔ بڑی مفید کتاب ہے قیمت فی نسخہ اردو ہندی بنگلہ و پنجابی ۳ مینجر اہلحدیث امرتسر

بریلوی مشن

لونڈی کو بھی زکام ہوا

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

ہوشیار آدمی ہمیشہ اپنی بساط کے اندر گفتگو کرتا ہے مگر تعصب و قلبی عناد وہ بری چیز ہے جس کے باعث انسان ایسی باتیں بھی کر جاتا ہے جس میں خود ہی اُسے ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ آج ہمارے سامنے ۷ اپریل ۱۹۴۱ء کا الفقیہ ہے۔ جس میں ایک مضمون بعنوان (ایک حنفی اور مدعی عمل بالحدیث کی باہمی دل لگی) شائع ہوا ہے۔ ہمیں اس مضمون کو پڑھ کر تعجب اس لئے ہوا کہ مضمون کے نیچے ایڈیٹر صاحب الفقیہ کا نام لکھا ہے۔ اور بحث اس امر کی ہے کہ ایک عربی لفظ کا رسم الخط کیسا ہونا چاہئے۔ ہم ذاتی طور پر اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایڈیٹر صاحب الفقیہ علوم عربیہ سے محض ناواقف ہیں اور وہ خود اس امر کا اقرار بھی کرتے ہیں مگر ایڈیٹر صاحب اہلحدیث کے عناد کی وجہ سے ایڈیٹر الفقیہ ایسے مضمون پر دستخط کر کے بمضمون ان یحمدوا بمالم یفعلوا کے ماتحت وعید خداوندی فلا تحسبنھم بمفازۃ من العذاب کے حقدار بنے ہیں۔ خیر یہ بوجھ ان کی گردن پر ہے۔ ہمیں اصل مضمون پر اصولاً کچھ کہنا ہے۔ مضمون نگار نے فرضی حنفی اور وہابی کے مابین ایک مکالمہ ذکر کیا ہے۔

ہم بھی چاہتے ہیں کہ اس فرضی حنفی سے دو چار ہوں۔ ممکن ہے کہ یہ خواجہ خضر کی صورت میں ہوں جو سامنے نظر نہیں آتے اور ان کا کلام ہم تک پہنچتا ہے مگر خود ظاہر نہیں ہوتے۔ ہم اس حنفی سے دو چار ہونگے مگر چودھویں صدی کا مقلد کہہ کر پکاریں گے۔ سلسلہ گفتگو یوں شروع ہوتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب کی تعریف سن کر چودھویں صدی کا مقلد یوں گویا ہوتا ہے۔

اس کے اخبار میں گستاخی معاف اصل مطلب تو تھوڑا ہوتا ہے مگر معشوقانہ طرز ادائیگی اور عاشقانہ اشعار کی بے جا آورد اور بازاری گفتگو بہت بھری ہوتی ہے۔ وہ اہلحدیث کا طرز تحریر اس سے بڑھ کر نہیں کہ ایک ریڈیو دلربا ہے۔ اور بس" (الفقیہ ۷ اپریل ۱۹۴۱ء صفحہ ۸ کالم ۲)

ثانی | ہاں جناب قرآن مجید کا پڑھنا ہوا اثر دیکھ کر مخالف بھی یہی کہتے تھے هذا سحر۔ یہ تو جادو ہے جو سننے والوں پر اثر کر جاتا ہے۔ اگر آپ اخبار اہلحدیث کے تبلیغی اثر کو جان کر اُسے ریڈیو دلربا کہیں تو کوئی تعجب نہیں۔

چودھویں صدی کا مقلد | بائی دی وے (آیات علمی) کا سوال تو بھائی صاحب آپ خوب جانتے ہیں کہ اس اخبار میں عموماً عربی الفاظ غلط لکھے جاتے ہیں وہ مدت سے اس اخبار میں اشتہار درج ہو رہا ہے کہ کتاب رحمۃ للعالمین ہمارے ہاں ملتی ہے۔ مگر اُسے یوں لکھتے ہیں۔ رحمۃ اللعالمین۔

ثانی | سبحان اللہ! مضمون نگار نے عجیب غلطی پکڑی کہ رحمۃ للعالمین کی تا اور لام کے درمیان الف زائد لکھا گیا ہے۔ اور یہ غلطی کتابت کے اشتہار میں درج ہے۔ مگر ہم موصوف کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ اخبار کے دفتر میں ہر ایک کام کے لئے علیحدہ کارکن ہیں۔ مینجر اشتہارات کے کارکن جدا ہیں۔ حضرت مولانا مدیر اشتہارات دیکھتے بھی نہیں اور نہ ان کے پاس اتنا وقت ہے

کہ اخبار کی زیادہ سطر دیکھیں۔

آپ اپنے اخبار الفقیہ کے سب کچھ کلاں ہیں۔ یعنی ایڈیٹر ہیں منیجر ہیں، چپڑاسی ہیں گویا کہ سب کچھ آپ ہی ہیں۔ اس لئے آپ تمام امور کے ذمہ دار بھی خود ہی ہیں۔ پس سنئے اگر ایسی غلطیاں قابل اخذ ہیں تو سنئے آپ کے اخبار الفقیہ میں کیا کچھ چھپتا ہے۔ ۱۴ مارچ ۱۹۳۸ء ۱۴ فروری ۱۹۳۸ء ۲۸ جولائی ۱۹۳۸ء کے پرچے ملاحظہ فرمایئے وہاں بھی رحمۃ للعالمین باالف تحریر ہے۔ حالانکہ ادارہ الفقیہ کے خاص ناظر مولانا محمد عالم آسی جیسے ذی لیاقت بھی ہیں۔

اور لیجئے پیر صاحب علی پوری کا اخبار انوار الصوفیہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔ جس کے ٹائیٹل پر جلی لکھا ہوتا ہے

بسرپرستی عالی جناب اعلحضرت عظیم البرکت، زبدۃ الاولیاء مولانا حافظ حاجی سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری دامت برکاتہم

یہ غلطی اس کے صفحات پر نظر آرہی ہے۔ انوار الصوفیہ پرچہ ماہ اپریل ۱۹۳۸ء کی فہرست مضامین ملاحظہ فرمایئے۔ شمار ۲ پڑھئے۔ صاف لکھا ہوا نظر آئیگا۔

"رحمتہ اللعالمین"

سبحان اللہ! ؎ ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

قدرتی تصرف دیکھئے۔ قدرت کا ہاتھ کہ جو مضمون نگار الف کی غلطی نکال رہا ہے وہ خود اسی مضمون میں حدیث کے الفاظ یوں نقل کرتا ہے:۔

لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب

کہئے جناب ادارہ الفقیہ جہاں علامہ فیاض بے ریش بدر وتشاد ار حضرت آسی جیسے نکتہ رس ہیں ان کی لیاقت علمی کا یہ حال ہے کہ فاتحۃ الکتاب کو فاتحہ الکتاب تحریر کرتے ہیں۔

ہم ایڈیٹر الفقیہ کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ ایسے مضامین اپنے نام پر شائع نہ کیا کریں۔ بلکہ کسی مستور مولانا کو پردہ سے باہر تشریف لانے کیلئے عرض کریں۔ آخر وہ کب تک پردہ میں رہیں گے۔ اب تو وہ قاعدین[1] کے درجہ کو پہنچ چکے ہیں۔ اب ان کو چہرہ کی ضرورت نہیں۔ کچ ہے ؎

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

مجرمین کا امتیاز

(از مولوی ابو نعیم عبد الرحیم بہاولپوری)

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۔ أَلَمْ أَعْهَدْ إِلَيْكُمْ يَا بَنِي آدَمَ أَنْ لَا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ ۔ (یٰسٓ)

(ترجمہ) اور جدا ہو جاؤ آج کے دن اے گنہگارو کیا نہیں عہد کیا تھا میں (اللہ) نے طرف تمہارے اے بیٹے آدم کے کہ نہ عبادت کرو تم شیطان کی۔ تحقیق وہ شیطان واسطے تمہارے ہے دشمن ظاہر۔

ف:۔ یعنی اولاد آدم میں سے کافروں اور مشرکوں کو اللہ تعالیٰ سرزنش سے فرمائیگا کہ میں نے تم کو دنیا میں شیطان کی نافرمانی اور اپنی عبادت کا حکم دیا تھا۔ یعنی انبیاء اور رسل کی زبانی اور بتلادیا تھا کہ تمہارا بڑا دشمن ہے۔ اور یہی سیدھی راہ تھی۔ پر تم اس راہ پر نہ چلے۔ اور شیطان کے پیچھے لگ گئے۔ جو کچھ اوس نے کہا وہی مانا۔

پھر فرمایا:۔

وَأَنِ اعْبُدُونِي هَذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۔ وَلَقَدْ أَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيرًا أَفَلَمْ تَكُونُوا تَعْقِلُونَ ۔ هَذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۔ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۔ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَى أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۔ (یٰسٓ)

(ترجمہ) اور یہ کہ عبادت کرو میری یہ ہے راہ سیدھی اور البتہ تحقیق گمراہ کیا تم سے خلقت بہت کو یعنی شیطان نے۔ پس کیا نہیں ہو تم کہ سمجھو۔ یہ دوزخ ہے جو تھے تم (اسکا) وعدہ کئے جاتے داخل ہو تم اس میں آج کے دن بسبب اس کے کہ تھے تم (بجرم) کفر کرتے آج کے دن مہر لگادیں ہم (اللہ) نے اوپر مونہوں اون (مجرموں) کے کہ اور باتیں کریں ہم (اللہ) سے ہاتھ اون (مجرموں) کے اور گواہی دیں گے پاؤں اون مجرموں کے بسبب اس کے کہ تھے کماتے۔

ف:۔ حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حال منافق اور کافر کا ہوگا۔ قیامت کے دن جب وہ انکار کریں گے کہ ہم نے یہ برے افعال نہیں کئے تو اللہ تعالیٰ اون کے مونہہ پر مہر کریگا۔ اور طلب بولنے کی کریگا اون کے جوارح سے۔ جیسا کہ انس رضؓ سے مروی ہے کہ کہا تھے ہم پاس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے۔ پس ہنسے رسول اللہ۔ فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں کس چیز سے ہنستا ہوں۔ کہا انس رضؓ نے کہ کہا ہم نے اللہ اور رسول اُس کا خوب جانتے ہیں۔ فرمایا ہنستا ہوں میں بسبب مندرمنہ کلام کرنے بندے کے اپنے رب سے۔ کہیگا بندہ اے پروردگار میرے کیا نہ پناہ دی تونے مجھ کو ظلم سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماویگا اللہ تعالیٰ ہاں فرمایا رسول اللہ نے۔ پس کہیگا بندہ روا نہیں رکھتا میں اپنے نفس پر اور کچھ سوا اس کے کہ گواہ ہو مجھ میں سے۔ فرمایا رسول اللہ نے۔ پھر فرمائیگا اللہ تعالےٰ کفایت کرتا ہے نفس تیرا آج کے دن تجھ پر گواہ اور فرشتے بزرگ بندوں کے اعمال لکھنے والے۔ کافی گواہ ہیں۔ پھر فرمایا حضرت نے پھر بندے کے منہ پر مہر کی جاویگی کہ بول نہ سکیگا اور اس کے اعضاء کو حکم ہوگا کہ بولیں۔ بندے کے جوڑ اس کے سب کام بتلاویں گے پھر بندے کو کلام کرنے کی طاقت مل جاویگی تو اپنے جوڑوں سے کہیگا تم خیر سے دور ہو تمہاری طرف سے تو میں جھگڑتا تھا یعنی تمہارا بچانا مجھے منظور تھا سو تم خود گناہ کا اقرار کرکے دوزخ میں گرتے ہو۔ روایت کیا

---

[1] والقواعد من النساء الآیۃ کی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ

متفرقات

ماہواری وی پی بھیجے گئے جن خریداروں کی قیمت اخبار یا بیابت ماہ اپریل میں ختم تھی انہیں اہلحدیث ۲۸۔ مارچ میں اطلاع کردی گئی تھی ۲ مئی تک انتظار کرنے کے بعد مندرجہ ذیل خریداروں کو وی پی بھیجے گئے ہیں۔ کیونکہ ان کی طرف سے نہ تو قیمت اخبار موصول ہوئی نہ کوئی اطلاع۔ اگر کسی صاحب کا وی پی دفتر میں واپس آیا تو ایک بار اطلاع دیکر اخبار بند کردیا جائیگا۔ کیونکہ واپسی کا ایک دفعہ نقصان اٹھا کر مزید نقصان اٹھانا حدیث کے خلاف ہے۔ ہاں اگر کسی صاحب کے حساب میں غلطی ہو تو اطلاع ملنے پر درستی کردیجائیگی

۶۱ - ۱۱۲۸ - ۳۱۹۱ - ۴۷۵۳ -
۴۸۰۷ - ۶۰۴۶ - ۶۲۴۹ - ۷۸۷۷ -
۷۸۸۱ - ۸۴۰۸ - ۸۵۶۳ - ۸۷۵۹ -
۹۴۳۸ - ۱۰۲۶۰ - ۱۰۶۲۸ - ۱۱۱۶۰ -
۱۱۳۷۷ - ۱۱۳۸۷ - ۱۱۳۸۹ - ۱۱۸۶۶ -
۱۱۹۱۱ - ۱۲۰۳۵ - ۱۲۰۴۰ - ۱۲۱۳۷ -
۱۲۲۶۰ - ۱۲۳۰۱ - ۱۲۳۱۳ - ۱۲۴۴۳ -
۱۲۴۶۷ - ۱۲۴۷۲ - ۱۲۵۰۳ - ۱۲۵۳۰ -
۱۲۵۷۸ - ۱۲۵۹۸ - ۱۲۶۰۹ - ۱۲۶۱۸
۱۲۶۶۶ - ۱۲۶۷۲ - ۱۲۶۷۳ - ۱۲۷۳۵

چند ضروری گذارشات بعض حضرات اخبار "اہلحدیث" کا نمونہ ایک بار مفت طلب کرکے بعد میں ہر ہفتہ کسی اور کے نام سے طلب کرلیتے ہیں۔ ایسے حضرات کو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسے خطوط کی صرف ایک ہی دفعہ تعمیل کی جائیگی۔ اس کے بعد ان خطوط پر توجہ نہ دی جائے گی۔

(۲) غریب فنڈ سے جن سائلین کے نام اخبار جاری ہوتا ہے ان کو ہر ماہ حساب دوستاں کے ضمن میں اطلاع دی جاتی ہے اور بعد اختتام میعاد حسب قواعد غریب فنڈ اخبار بند کردیا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ ایسے سائلین بعد میں شکایتی خطوط کی بوچھاڑ شروع کردیتے ہیں۔ ان کو بھی مطلع کیا جاتا ہے کہ دفتر میں شکایت لکھنے سے پہلے ماہواری حساب دوستاں ضرور ملاحظہ کرلیا کریں

بعض سائلین داخلہ بھیج کر اخبار کے مسلسل اجراء کے متمنی رہتے ہیں۔ ان کو بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اول تو آج کل بوجہ کمی آمد غریب فنڈ نئے داخلے وصول ہی نہیں کئے جاتے جن کے وصول میں ان کے نام نمبروار اخبار جاری کردیا جاتا ہے۔ خط وکتابت محض بیکار ہے۔

نیز یاد رہے کہ جو سائل ایک دفعہ
غریب فنڈ سے اخبار جاری کرائیگا
آیندہ اسے یہ رعایت نہیں دیجائیگی
کیونکہ اس طرح نئے سائلین کے نام
اخبار جاری ہو ہی نہیں سکتا۔

(۳) جنگ کی وجہ سے تمام اشیاء گراں ہورہی ہیں اسی باعث تمام ادارے اپنے اخراجات میں غیر معمولی کمی کررہے ہیں۔ اس لئے جملہ ناظرین کی خدمت میں اطلاعاً گذارش ہے کہ

(۱) دفتر ہذا سے خط وکتابت کرنے والے حضرات جواب طلب امور کے لئے جوابی کارڈ بھیجا کریں ورنہ جواب سے جواب رہیگا۔

(ب) جو حضرات اخبار یا کتب کی خریداری کی فرمائش بھیجیں وہ بصورت وی پی طلب کرنے کے اسے وصول کرلیا کریں۔ بصورت واپسی دفتر کو محصول ڈاک تو بھیجدیا کریں۔ کیونکہ دفتر کو اس سے خواہ مخواہ نقصان کا زیر بار ہونا پڑتا ہے اور آجکل کسی قسم کی رعایت یا تخفیف طلب کرنے کی تکلیف نہ فرمایا کریں۔ کیونکہ بوجہ گرانی کاغذ کتب بہت گراں ہورہی ہیں مگر ہم پھر بھی پہلی قیمت پر ہی فروخت کررہے ہیں۔

مشرق جدید لاہور سید حبیب شاہ صاحب مشہور اخبار نویس ہیں۔ آپ نے حال ہی میں اپنا جدید اخبار "مشرق جدید" روزنامہ جاری کیا ہے قیمت سالانہ ششماہی سہ ماہی ہے۔ پتہ: منیجر روزنامہ مشرق جدید۔ لاہور

تصحیح اغلاط اہلحدیث ۲۵۔ اپریل و ۲ مئی میں مندرجہ ذیل اغلاط چھپ گئے ہیں۔ ناظرین تصحیح فرمالیں۔

۲۵ اپریل

صفحہ	کالم	سطر	غلط	صحیح
۹	۲	۵	(اعتقاد ونطق) تو اسکے لئے رکن ہیں یعنی اسکے فوت ہونے سے ایمان فوت نہیں ہوگا	(اعتقاد وتلفظ) تو اس کیلئے رکن ہیں یعنی ان کے فوت ہونے سے ایمان ہی فوت ہو جائیگا۔ لیکن تیسرا جزو (اعمال صالحہ) ایسا نہیں یعنی اسکے فوت ہونے سے ایمان فوت نہیں ہوگا۔
؍	؍	۱۷	تحت مقتولین	تحت مقولتین
؍	۳	۱۴	ماجاء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم	ماجاء بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
۱۰	۱	۱۳	باطل الٹ ہوگیا	بالکل الٹا ہوگیا
؍	۳	۲	من حیث ہو کر مرکب	من حیث ہو مرکب
۱۱	۱	۲۰	پائی جانے پر	پائے جانے پر
؍	؍	۲۴	ظاہر کہ	ظاہر ہے کہ
؍	؍	۳۴	چنانچہ مسلم میں ہے	چنانچہ مسلم میں ہے
(پرچہ ۲۔ مئی ۱۹۴۱ء)				
۳		۱۹	دو ہزار کرسی	دو ہزار برس
؍		حاشیہ	ہر مظلوم کے زبان	ہر مظلوم کے خون
۳		۴	محبب	محبب رہیگی
۳		؍	ہو پکاریگا	لہو پکاریگا
۴	۱	حاشیہ	قسطین	قسطنطین
۴	۱	۷	مختلف مراتب	مختلف المراتب
۷	۲	۱۰	لبینا	نَبِیّنا
۷	۳	۱۲	ممنما	منہما
۱۰	۲	۱	اجعلنا	اجْعَلْ لَنَا
۱۰		۱	وَجَعَلْنَا	وَاجْعَلْ لَنَا
۵	۳	۹	باخاقانی	بخاقانی
۳	۱	۱	جواز تعاقب	جواب تعاقب

ملکی مطلع

حالات جنگ

جنگ چین و جاپان میں پھر تیزی

جنگ چین و جاپان اگرچہ کچھ عرصہ سے بہت سرد پڑی ہوئی تھی مگر معلوم ہوتا ہے کہ اس جنگ کی آگ اندر ہی اندر سلگتی رہتی ہے۔ جس کی چنگاری کبھی نہ کبھی بھڑک اٹھتی ہے۔ کسی گذشتہ پرچے میں ہم معاہدہ روس اور جاپان کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ مگر اسکی تفصیلات سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دفعات میں ایک دفعہ یہ بھی ہے کہ روس چین کی امداد نہ کرے۔ ادھر چین کو محصور کرنے کے لئے جاپان سمندری ناکہ بندی کر رہا ہے۔ جنوبی چین کے ساحل پر بہت سی چینی بندرگاہوں پر جاپان قبضہ کر چکا ہے۔ اس ہفتے ایک اور اہم بندرگاہ پر قبضہ کرنے کی خبر آئی ہے اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی دس لاکھ فوج چین کے ۶ مختلف مقامات پر مصروف پیکار ہے۔ ایک مشہور شہر کنمنگ پر جاپانیوں نے بے تحاشہ بمباری کی۔ جس کے باعث برطانوی سفارت خانہ کو بھی نقصان پہنچا۔

ان حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ جاپان جب تک چین کو مغلوب کر کے اپنے حسب منشا معاہدہ نہیں کرائیگا نہ خود چین سے بیٹھیگا نہ چین کو بیٹھنے دیگا۔

جنگ یورپ کا اثر برطانوی شہروں پر

جنگ یورپ جرمنی و برطانیہ کے مابین ہوائی و بحری دونوں طریق سے جاری ہے۔ اس بمباری سے طرفین کا نقصان کافی ہوا ہے۔ انگلستان کے دارالحکومت لندن پر جرمن بمباری کا نقشہ کسی گذشتہ اشاعت میں دکھایا گیا ہے، آج انگلستان کے ایک اور شہر پلائی موتھ پر بمباری کا حال ہم ناظرین کو سناتے ہیں جو ایک نامہ نگار کے قلم سے نکلا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ اخبار پرتاپ میں بدیں الفاظ شائع ہوا ہے:-

"لندن ۳۰ اپریل۔ نازیوں کی بمباری کا آج کل جس قدر دباؤ پلیمتھ کو برداشت کرنا پڑا ہے پچھلے دنوں وہی کیفیت کاونٹری کی تھی۔ گذشتہ ۹ راتوں میں پلیمتھ پر ۵ خوفناک حملے ہوئے اور آج لیڈی ایسٹر نے پلیمتھ کے لارڈ میئر کی حیثیت سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ انگلستان میں میرا شہر ایک ایسا شہر ہے جس نے نازی بمباری سے شدید ترین نقصان اٹھایا ہے۔ آج پلیمتھ کے بازار بالکل اجاڑ پڑے ہیں اور بالکل ایسا منظر پیش کر رہے ہیں جس طرح کہ کوئی دیہاتی گاؤں ہو۔ شبانہ بمباری سے بچنے کے لئے کئی لوگ باڑوں کے نیچے سوئے۔ بے شمار اشخاص خانماں برباد ہو گئے اور وہ شہر سے باہر چلے گئے ہیں۔ عام طور پر لوگ رات کے وقت کھلے میدانوں کو چلے جاتے ہیں اور صبح سورج طلوع ہونے سے پیشتر واپس آجاتے ہیں۔ کئی لوگ باہر جانے کے وقت اپنا بچا کھچا سامان بچہ گاڑیوں میں رکھ کر لے جاتے ہیں۔ اس بدنصیب شہر کے بازاروں پر کل رات پھر زبردست بمباری ہوئی۔ جب بم زمین پر پھٹتے تھے تو تیل کے ذخیروں میں ان سے آگ لگ جاتی تھی جس سے رات کی تاریکی دن کی روشنی میں بدل جاتی تھی اور بم پھٹنے سے اتنا زبردست دھماکہ ہوتا تھا کہ زمین کانپ اٹھتی تھی۔ یہ چیز ایک سیکنڈ کے وقفہ کے بغیر کئی گھنٹے تک جاری رہی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جرمنوں نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ اس شہر کو تباہ کر کے چھوڑیں گے۔ حملہ کرتے وقت نازی لوگ بالکل پروا نہیں کرتے کہ شہر کے بال بچوں اور بوڑھے لوگوں پر کیا مصیبت آرہی ہے۔"

(پرتاپ لاہور ۳۔ مئی ۱۹۴۱ء ص ۲)

اہلحدیث: ہمارا خیال تھا کہ فردوسی نے شاہنامہ ایران میں جنگوں کا ذکر کرتے وقت اس مصرع میں کہ ؎

زمیں شد شش و آسماں گشت ہشت

نہایت مبالغہ آمیزی سے کام لیا ہے مگر دور حاضرہ کے مہذب اور ترقی یافتہ ممالک میں وحشیانہ بمباری کا جو نقشہ مندرجہ بالا نوٹ میں دکھایا گیا ہے اسی فارسی مصرع کی تصدیق کرتا ہے مگر ابھی اس خوفناک بمباری کا سلسلہ ختم ہوتا نظر نہیں آتا۔ ادھر جرمنی اور اس کے مفتوحہ علاقوں پر برطانوی طیاروں کی بمباری سے بھاری نقصان ہو رہا ہے۔ حال ہی میں امریکہ نے برطانیہ کو جو طیارے دئیے ہیں وہ بہت بڑے ہونے کے علاوہ نہایت تیز رفتار ہیں اور بعض جنگی طیارے چھ میل کی بلندی پر بھی کامیاب فضائی جنگ کر سکتے ہیں۔

جنگ یونان کا خاتمہ

یونان و اٹلی کی جنگ کئی ماہ تک جاری رہی جس میں یونانیوں کو پے در پے فتح اور اٹلی کو شکست پر شکست ہوتی رہی۔ مگر جرمنی کی دخل اندازی سے یونان کی سب فتوحات نہ صرف شکست میں تبدیل ہو گئیں بلکہ اس کو اپنی آزادی سے بھی ہاتھ دھونا پڑا اور اپنا تمام ملک دشمن کے سپرد کر کے خود حکومت یونان کو جزیرہ کریٹ میں پناہ لینی پڑی۔ جیسا کہ ہم گذشتہ ہفتے لکھ چکے ہیں۔ اس ہفتے کا سرکاری اعلان مظہر ہے کہ سوائے جزیرہ کریٹ کے باقی تمام یونان پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا ہے۔ اس لئے اس کو دشمن ملک قرار دیا جاتا ہے جس سے کسی قسم کا تعلق رکھنا خلاف قانون ہے۔ حکومت برطانیہ کو بھی اگرچہ اس محاذ میں فوجی نقصان اٹھانا پڑا ہے مگر قریباً اٹھارہ لاکھ ٹن وزنی یونان کا بحری بیڑا اس کے قبضہ میں آجانے سے کچھ تلافی ہو گئی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ آج سے چند ماہ پہلے ترکی کو جو بین الاقوامی فوجی اہمیت حاصل تھی وہ آج نہیں رہی اس کی بڑی وجہ یونان اور اسکے جزائر پر

جرمن قبضہ بیان کی جاتی ہے کیونکہ جرمنی یونان کے بعض ایسے جزیروں پر بھی قابض ہو گیا ہے جو درہ دانیال کے قریب ہیں۔ اس طرح سے یہ درہ براہ راست جرمنی کی زد میں آگیا ہے۔ خدا خیر کرے۔

جبرالٹر پر جرمن حملہ | اس کے متعلق گذشتہ پرچہ میں لکھا گیا ہے۔ اور حقیقت میں جرمنی اس مقام پر حملہ کی تیاری میں مشغول بھی ہے۔ یعنی سپین کے ڈکٹیٹر جنرل فرانکو اور غیر مفتوحہ فرانس کی حکومت پر دباؤ ڈال کر ان ہر دو ملکوں سے اپنی فوج گزار کر جبرالٹر پر قبضہ کرنا چاہتا ہے جو بحیرہ روم کا مغربی دروازہ کہلاتا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر فرانس اور سپین نے جرمن فوجوں کو راستہ نہ دیا تو جرمنی زبردستی اپنی فوج گزار دیگا۔

سپین کو گورنمنٹ برطانیہ نے بہت سا قرضہ دیا ہوا ہے۔ اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ جنرل فرانکو ہٹلر سے کسی قسم کا تعاون نہ کرے۔

سپین کے متعلق تو وثوق کے ساتھ کچھ نہیں کہا جا سکتا البتہ فرانس کی حکومت بڑی حد تک جرمنی کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے کہ جرمنی کی فوج فرانس کے بحری جہازوں میں سوار ہو کر شمالی افریقہ میں پہلے ٹیونس (مقبوضہ فرانس) کی بندرگاہ پر اتری۔ پھر وہاں سے پیشقدمی کر کے لیبیا میں بنغازی تک پہنچ گئی۔ انہی واقعات کے پیش نظر امریکہ نے حکومت فرانس کو دھمکی دی ہے کہ اگر تم نے جرمنی کا ساتھ دیا تو تمہیں خوراک کی امداد نہیں دی جائیگی۔ معلوم نہیں اس کشمکش کا نتیجہ کیا نکلے۔

عراق میں جنگ | چند روز ہوئے اطلاع آئی تھی کہ حکومت عراق کی اجازت سے وہاں برطانیہ کی فوج پہنچ گئی ہے مگر ۲ مئی کو اس کے خلاف یہ خبر آگئی کہ عراق میں برطانوی و عراقی فوج میں تصادم ہو گیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ۱۹۳۰ء میں برطانیہ اور عراق کی سابقہ حکومت کے درمیان ایک معاہدہ ہوا تھا کہ جنگ کے زمانہ میں موصل کے تیل کے چشموں کی حفاظت کے لئے برطانیہ عراق میں اپنی فوج داخل کر سکیگا۔ چند ہفتے ہوئے اطلاع آئی تھی کہ عراق میں ایک نئی حکومت قائم ہو گئی ہے جسے برطانیہ جائز حکومت تسلیم نہیں کرتا۔ آخر میں اس جدید حکومت نے بھی انگریزی عراقی معاہدے کی تصدیق کر دی۔ جس کے نتیجہ میں عراق میں برطانیہ کی فوج پہنچ گئی ہے۔ اس کے کچھ عرصہ بعد برطانیہ نے عراق میں مزید کمک بھیج دی۔ جس پر حکومت عراق نے اعتراض کیا کہ جب تک پہلی فوج عراق سے گزر نہ جائے مزید فوج نہیں آسکتی۔ ادھر حکومت برطانیہ کا دعویٰ ہے کہ معاہدے کی رو سے فوج کی کوئی خاص تعداد مقرر نہیں کی گئی۔ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہوا کہ عراقی حکام نے برطانیہ کے ہوائی اڈہ (جو عراق میں دریائے فرات کے کنارے پر ہے) کے ارد گرد اپنی فوجیں جمع کر دیں۔ برطانوی حکام نے ان کو پیچھے ہٹانے کے لئے کہا۔ مگر عراقی فوجیں پیچھے نہ ہٹیں۔ جس کے نتیجہ میں آخر کار فریقین میں تصادم ہو گیا۔ یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ عراق کے نئے وزیر اعظم نے جرمنی سے فوجی امداد مانگی ہے۔ تازہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ برطانوی اور عراقی فوجوں میں لڑائی ہو رہی ہے۔ اگر جرمنی نے عراقیوں کی امداد کی۔ تو غالباً یہ محاذ بھی خطرناک جنگ کی صورت اختیار کریگا۔ جیسا کہ برطانیہ کے امیر البحر کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جنگ کے تین میدان بن گئے ہیں۔ بحر اوقیانوس۔ بحیرہ روم اور خلیج فارس (عراق)

پنجاب میں عام ہڑتال | حسب تجویز بیوپاری کانفرنس یکم مئی سے پنجاب کے تمام شہروں میں پُرامن طور پر کاروبار بند ہے۔ پنجاب کے مشہور شہر (امرتسر، لاہور، لائل پور وغیرہ) جہاں پبلک کو کاروبار کی وجہ سے بازاروں سے گزرنا مشکل تھا آج کل سنسان پڑے ہیں۔ کاروباری نقصان کے علاوہ حکومت پنجاب۔ محکمہ ریلوے۔ محکمہ محصول چنگی۔ محکمہ ڈاک و تار اور محکمہ بجلی کو روزانہ ہزاروں روپیہ کا نقصان ہو رہا ہے۔ [illegible] مزدور طبقہ اور غرباء کی ہمدردی کے لئے [illegible] شہر میں خیراتی لنگر کھل گئے ہیں۔ جہاں ہندو مسلم [illegible] وغیرہ تمام مذاہب کے غرباء اور دیہے کالو لنگ دونو وقت مفت کھانا کھا رہے ہیں۔

حکومت اور ارکان کانفرنس میں باہم گفتگو ہوئی۔ سرکاری اعلان کے مطابق ہر دو قوانین (قانون منڈیاں اور فروخت ٹیکس) میں بہت کچھ ترامیم کر دی گئی ہیں مگر کانفرنس کے کرتا دھرتا ان ترامیم کو کافی نہیں سمجھتے۔ اس لئے انہوں نے ہڑتال جاری رکھنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اس سلسلہ میں گورنر پنجاب سے بھی ایک وفد نے ملاقات کی ہے جنہوں نے بیوپاریوں کی شکایات پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

بہت ممکن ہے جب یہ سطور ناظرین ملاحظہ کر رہے ہوں۔ پنجاب میں کاروبار جاری ہو چکا ہو۔

بہرحال ہم حکومت پنجاب سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ ایسے نازک وقت میں اپنے تدبر و دور اندیشی کا ثبوت دیکر اس مشکل کا مناسب حل سوچے۔ تاکہ راعی و رعایا کے تعلقات حسب دستور سابق خوشگوار ہو جائیں۔ ع

بر رسولاں بلاغ باشد و بس

مسلمانوں کا دور جدید اور ہندوستان کا مستقبل

پروفیسر لوتھارپ سٹاڈرٹ کی نیو ورلڈ آف اسلام کا اردو ترجمہ۔ یعنی صدی سابقہ و حال کی اسلامی جدوجہد کا اصلی فوٹو۔ مشرق قریبہ میں مغربی سیاست بعد از جنگ کی مفصل روئداد۔ ہندوستان کے سیاسی اقتصادی اور معاشرتی تغیرات کی دلچسپ کیفیت اور ان سب کی بنا پر آنے والے امکانات کا صحیح جائزہ۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ :- منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

تصانیف حکیم حاجی مولوی محمد عبد اللہ صاحب روڑوی

کنز المجربات

اس میں وہی صدہا و سینکڑوں نسخے درج کئے ہیں جو بارہا تجربہ کی کسوٹی پر کسے جا چکے ہیں۔ سب سے پہلے ہر عضو کی مختصر تشریح کر کے ان کے فائدے بتائے گئے ہیں۔ پھر اس سے پیدا ہونے والے امراض بتائے گئے ہیں۔ اس کے بعد ہر مرض کا طبی، ویدک اور ڈاکٹری نام پھر کیفیت مرض اور امراض کے علاج درج ہیں۔ اس کے بعد ہر بیماری کے اسباب اور اسکے پہچاننے کے طریقے نہایت خوبی سے بیان کئے گئے ہیں۔
قیمت حصہ اول ۱۲ر۔ حصہ دوم ۸ر

کنز المفردات

اس کتاب میں مفردات تیار کرنے کی مختلف ترکیبیں درج ہیں۔ بے نظیر تحفہ ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ (عہ)

کنز المرکبات

اس کتاب میں مصنف علام نے تمام امراض انسانی کے متعلق وہ بیشمار نسخہ جات درج کئے ہیں جو "کنز المجربات" میں اندراج سے رہ گئے تھے۔ اسکے علاوہ دوسرے مرکبات مثلاً مختلف قسم کے حلوے، سفوف، طلاء، جوارشیں، معجون، خمیرے، مفرحات، عرق اور شربت وغیرہ کے بے نظیر نسخہ جات تحریر کئے گئے ہیں۔ ان میں سے بعض نسخے جو عموماً سینہ بسینہ چلے آتے ہیں۔ مصنف موصوف نے بڑی محنت و جانفشانی سے حاصل کئے ہیں۔ اور بعض ایسے ہیں جو عربی فارسی کی ضخیم طبی کتب میں پائے جاتے ہیں۔ اس لئے عوام کی رسائی ان تک مشکل ہے یہ کتاب طبیبوں اور دیگر شوقین حضرات کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ سائز ۲۲×۱۸/۸۔ ضخامت ۴۸۰ صفحات۔ قیمت ۲/۸ روپے۔

کنز الاطباء

یہ کتاب مصنف ممدوح کی بالکل نئی اور تازہ تصنیف ہے۔ جس میں صدہا حکماء کے خاص الخاص مجربات، صدہا نسخے بہت تلاش و کوشش سے مہیا کر کے یکجا جمع کر دئیے ہیں ہر نسخہ کے ساتھ اس کے موجد کا نام بھی درج ہے۔ ۲۲×۱۸/۸ کے ۲۲۴ صفحات۔ قیمت ۱۲ر مگر اہلحدیث کے ناظرین سے ۱۰ر۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔

ہندوستان کی جڑی بوٹیاں

اس کتاب میں ہندوستان کی جڑی بوٹیوں کے متعلق افعال و خواص کو سالہا سال کی محنت و جانفشانی، ہزارہا کتب کی ورق گردانی، لاتعداد حکماء کرام سے تبادلہ خیالات اور بے شمار اپنے تجربات بتائے ہیں ضخامت سوا پانچسو صفحات قیمت تین روپے

خواص بادام ۴ر	خواص پیاز ۵ر	خواص گھی ۴ر	خواص دودھ ۸ر	خواص انگور ۵ر	خواص سنگترہ ۳ر
خواص نمک ۲ر	خواص گھیکوار ۹ر	خواص تربوز ۲ر	خواص لہسن ۴ر	خواص سیب ۳ر	خواص کوڑی ۶ر

خواص پھٹکڑی ۸ر	خواص برگد ۴ر	خواص دھتورا ۶ر	خواص ارنڈ ۷ر
خواص پیپل ۴ر	خواص آک ۸ر	خواص لیموں ۸ر	خواص اندرائن ۴ر
خواص انار ۴ر	خواص ریٹھا ۶ر	خواص گاجر ۳ر	خواص مولی ۵ر
خواص سونف ۶ر	خواص کیکر ۴ر	خواص ہلدی ۳ر	خواص مرچ ۴ر
خواص نیم ۶ر	خواص ستیاناسی ۶ر	خواص کشنیز ۳ر	خواص مہندی ۴ر

پھلوں سے علاج

اس کتاب میں عموماً ہر بیماری کا علاج پھلوں کے استعمال سے بتایا گیا ہے۔ اپنی طرز کے لحاظ سے یہ ایک جدید تصنیف ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور قدرت کے احسان کو یاد کریں۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۸ر

نوٹ :- محصول ڈاک جملہ کتب کا بذمہ خریدار ہوگا۔ یہاں صرف اصل قیمتیں درج ہیں۔

الملتمس } مینجر اہلحدیث امرتسر

اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض و مقاصد

(۱) اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمت کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۸ — نمبر ۲۰

دفتر اہلحدیث امرتسر

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ۔۔۔
رؤسا و جاگیرداران سے ۔۔۔
عام خریداران سے ۔۔۔
ششماہی ۔۔۔
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ - - - - - ۲

اجرت اشتہارات کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے۔

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

نظم (درس حیات) - - - - ۱
اخبار - - - - - ۲
کرامات ہیں یا توہمات؟ - - - - ۳
... (قادیانی مشن) - - ۴
... شاہ بخاری کا مزار - - ۵
امرتسر میں کیا دیکھا؟ - - - ۶
جماعت ... کے جلسہ ... کی مختصر کیفیت ۷
اخبار الفضل قادیان روزانہ ہے؟ - ۸
... اہلحدیث پنجاب کا تبلیغی دورہ ۸
... کیسی ہے؟ - - - ۸
... - ... پر تنقید ...

درسِ حیات

(از نسیم آثمی۔ ضلع الہ آباد۔ یو پی)

مسلماں ہے تو اپنے دل میں کچھ ایمان پیدا کر
عمرؓ کی آن پیدا کر غنیؓ کی شان پیدا کر

علیؓ کا نور ہو صدیقؓ کی تجھ میں صداقت ہو
صلاح الدین غازی کی طرح رومان پیدا کر

بھلا بیٹھا ہے تو اپنے گذشتہ کارناموں کو
یہ غفلت تابکے اگلی سی پھر اب شان پیدا کر

یہ بدلی کفر کی چھنٹ جائے ہم پر جو مسلط ہے
جلال و رعب میں اپنے اب ایسی شان پیدا کر

دلوں میں ان کے جذبہ ہو اخوت کا محبت کا
اب اپنی قوم میں تو ایسے ہی انسان پیدا کر

بہے یوں علم کا دریا مصفی ہو مجلا ہو
خس و خاشاک بہ جائیں وہ اب طوفان پیدا کر

نسیم خستہ جاں ہر دم یہی پیغام دیتا ہے
منادی فی سبیل اللہ کا ارمان پیدا کر

انتخاب الاخبار

(۱۲ مئی ۱۹۴۱ء)

—— لندن ۱۱ مئی۔ آج جرمنی نے لندن پر بڑا زبردست حملہ کیا۔ بہت سے مقامات پر آگ لگ گئی اور جانی ومالی نقصان بھی بہت ہؤا۔ ہسپتالوں، گرجا گھروں، سینما گھروں، دوکانوں اور رہائشی مکانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ اس حملے میں جرمنی کے ۳۳ جہاز گرائے گئے۔ جرمنی کا اتنا بھاری نقصان ایک ہی رات میں پہلے کبھی نہیں ہؤا۔ ماہ مئی کے پہلے دس دنوں میں جرمنی کے سوا سو ہوائی جہاز نیچے گرائے گئے اور چھ سو ہوا باز ضائع ہوئے۔

—— امریکہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ بحر ہند میں امریکن جنگی جہازوں کا ایک دستہ اس غرض سے پہنچ گیا ہے کہ اگر نہر سویز پر جرمنی کا قبضہ ہو گیا تو امریکن بیڑہ ان جرمن جہازوں کی مزاحمت کریگا جو نہر سویز سے گزر کر بحر ہند میں جاپانی جہازوں کے ساتھ ملنے کی کوشش کریں گے۔

—— لندن ۹ مئی۔ انگریزی جہازوں نے جرمنی پر اتنے زور کا حملہ کیا کہ اس سے پہلے آج تک ایسا حملہ نہیں ہؤا۔ تقریباً تین چار سو جہازوں نے اس حملہ میں حصہ لیا۔ ہمبرگ، بریمن، ایمڈن، برلن، مائنز ڈم وغیرہ مقامات کے علاوہ ساحل ناروے اور ہالینڈ وغیرہ پر بھی شدید حملے کئے۔ جن سے جہاز سازی کے کارخانوں، ریلوے اسٹیشنوں، فوجی مرکزوں اور صنعتی کارخانوں کو سخت نقصان پہنچا۔ اس حملے میں سات انگریزی ہوائی جہاز ضائع ہوئے۔

—— یروشلم ۱۰ مئی۔ وسط مشرق میں ذمہ دار یوگوسلاوی حلقوں کی اطلاعات سے معلوم ہؤا ہے کہ جنوبی سرویا کے بلغارین حکام نے پادریوں وغیرہ کا قتل عام کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ لوگ جرمنی کے نئے نظام کی مزاحمت کرتے ہیں۔

—— لندن ۱۱ مئی۔ عراق میں حالیہ اور تعمیر [illegible]

امن ہے۔ تاہم صورت حال خطرناک بنی جاتی ہے

—— لندن ۱۱ مئی۔ قاہرہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ لیبیا میں دشمن کوئی پیشقدمی نہیں کر سکا طبروق اور سولم کے مقامات پر دشمن آگے نہیں بڑھ سکا۔ گرمی کی وجہ سے اس کا برا حال ہو رہا ہے۔ انگریز کوشش کر رہے ہیں کہ بنغازی کے راستے دشمن اپنی فوج کو کمک اور رسد نہ بھیج سکے۔

—— انقرہ کے باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ شاید ایران میں بھی شورش ہو جائے۔ کیونکہ جرمن جاسوس اور سپاہی سیاحوں کے لباس میں بھاری تعداد میں ایران پہنچ رہے ہیں (خدا محفوظ رکھے) ادھر ایرانی سفیر مقیم ترکی نے اس خبر کی تردید کی ہے۔

—— لندن کے باخبر سرکاری حلقوں کا بیان ہے کہ ہٹلر روس سے چند اہم اقتصادی مطالبات کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اس سلسلہ میں جرمن ماہر مالیات روس کے صدر مقام ماسکو گیا ہے۔ جو روس کے سامنے جرمنی کی ایسی تجاویز رکھیگا جن کا نتیجہ یہ ہوگا کہ جرمن روس معاہدہ منعقدہ ۱۹۳۹ء وسیع ہو جانے کے باعث طرفین کے حق میں زیادہ مفید ثابت ہو سکیگا۔

—— ۱۳ مئی سے لاہور کے اسلامی اخبارات انقلاب، زمیندار، احسان اور شہباز بڑے سائز کے آٹھ صفحوں کی بجائے چھ صفحوں پر شائع ہؤا کرینگے۔ یہ فیصلہ کاغذ کی ہوشربا گرانی کے پیش نظر کیا گیا ہے۔ اسی گرانی سے متاثر ہو کر اہلحدیث بھی آیندہ بیس صفحات کی بجائے سولہ صفحات پر شائع ہؤا کریگا۔ (مفصل صکا پر ملاحظہ فرمائیں)

—— پنجاب میں جنگی اغراض کے فنڈ اور جنگ سے متعلقہ خیراتی کاموں میں چندوں کی میزان ہاسٹھ لاکھ روپیہ سے زائد ہو گئی ہے۔

—— اس ہفتے سابق شاہ حبشہ فاتحانہ انداز میں ادیس ابابا میں داخل ہو گئے ہیں۔ برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر چرچل نے ان کو مبارکباد کا پیغام

حکومت برطانیہ کو پیش کش کی ہے کہ وہ جس محاذ پر چاہے حبشی افواج کو استعمال کر سکتی ہے۔

—— امریکہ کے دارالندوبین نے ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے محوری طاقتوں (جرمنی اور اٹلی) کے جو ۸۳ جہاز ضبط کر لئے ہیں۔ انہیں استعمال کرنے کا حق صدر امریکہ کو دیا جائے۔ اب یہ بل سینٹ میں پیش ہوگا۔

—— معلوم ہؤا ہے کہ ہندوستان کے دفاعی قرضوں میں اب تک ۶۵ کروڑ ساڑھے نو لاکھ روپیہ کی رقم جمع ہو چکی ہے۔

—— واشنگٹن ۱۰ مئی۔ امریکہ کی ہوائی بیڑہ [illegible] میں توسیع کی خاطر صدر روزولٹ نے کانگرس امریکہ سے باسٹھ کروڑ ڈالر کی منظوری کے لئے درخواست کی ہے۔ یہ رقم ۱۴۹ نئے ہوائی اڈوں کی ساخت اور ۲۰ پرانے اڈوں کی توسیع پر خرچ کی جائیگی۔

—— انقرہ ۱۰ مئی۔ ترکی ریڈیو کی اطلاع ہے کہ جرمن فوجیں نہر سویز پر زبردست حملہ کرنے کی تیاریاں کر رہی ہیں اور اسکندریہ پر بحری حملہ کے خطرہ کے پیش نظر قلعہ بندیاں شروع ہو گئی ہیں حکومت مصر نے سارے ساحل پر طیارہ شکن توپیں نصب کر دی ہیں۔

—— لندن کے محکمہ بحر کا اعلان مظہر ہے کہ ماہ اپریل میں جرمنی کے ۶ لاکھ ٹن کے وزنی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ آغاز جنگ سے آج ۱۰ مئی تک جرمنی کے ایک کروڑ ۷۵ لاکھ ٹن اور اٹلی کے ایک کروڑ ۹۰ لاکھ ٹن وزن کے جہاز غرق ہو چکے ہیں۔

—— امرتسر اور لاہور وغیرہ بلاد پنجاب میں سخت گرمی بڑھ جانے کے بعد تواریخ ۱۰-۱۱ مئی کچھ بارش ہو گئی جس سے درجہ حرارت یکدم گر گیا اور موسم خوشگوار ہو گیا۔ بعض جگہ ژالہ باری بھی ہوئی نیز آندھی آنے سے درختوں اور دیسی پھلوں کا نقصان [illegible]

—— پنجاب میں غلہ منڈیوں کی ہڑتال [illegible] جاری ہے [illegible]

۱۸- ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ

یہ کرامات ہیں یا توہمات؟

(۲)

گذشتہ پرچے میں ہم آج کل کے دوکاندار صوفیوں کے ڈھنڈوروں کا ذکر کر چکے ہیں کہ کس طرح بے خبر لوگوں میں اپنی دوکان کا پروپاگنڈا کرتے ہیں۔ یہ مصرع گویا انہی پر صادق آتا ہے ؎

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

آج ہم ایک اور عجیب کرامت پیش کرتے ہیں۔ جو پیر جماعت علی شاہ کے رسالہ "انوار الصوفیہ" بابت اپریل سنہ ۱۹۴۰ء میں درج ہے۔

شاہ سیدہ قلندر سرمست نامی ایک فقیر گزرے ہیں۔ قلندر ایسے فقیروں کو کہتے ہیں جو شریعت کے پابند نہیں ہوتے۔ مگر ان کے مریدین ان کو اس عدم پابندی کی وجہ سے گنہگار نہیں سمجھتے۔ بلکہ واصل بحق جانتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ قلندر کے مرتبہ پر پہنچ کر ان سے اوامر و نواہی اٹھ جاتے ہیں۔

یہ شاہ سیدہ قلندر کون تھے۔ مارچ کے انوار الصوفیہ میں ان کا تعارف یوں کرایا گیا ہے:-

اسے عزیز حضرت شاہ سیدہ ولی قلندر تھے۔ ... ان کا لقب شاہ سیدہ ... ہی کے نام سے ... [illegible]

[illegible]

سامنے واقع ہے " (انوار الصوفیہ بابت مارچ سنہ ۱۹۴۰ء)

اس کے بعد انوار الصوفیہ بابت اپریل میں آپ کی کرامتوں کا ذکر ہے۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:-

"بہت سی کرامتیں ان قلندر صاحب کی ہیں۔ مگر ایک چھوٹی سی کرامت درج ذیل کی جاتی ہے۔ ایک دن ایک عورت شاہ سیدہ ولی کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگی کہ جناب میرے ہاں کوئی بال بچہ نہیں ہے دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ مجھ کو لڑکا عطا فرمائے۔ آپ نے نظر باطن سے دیکھ کر فرمایا کہ تیری قسمت میں کوئی بچہ لکھا ہوا نہیں ہے۔ وہ بہت دلگیر ہوئی اور پھر عرض کی مگر پھر بھی وہی جواب ملا۔ آخر وہ عورت مایوس ہو کر واپس چلی گئی۔ اور جب وہ چوک کنک منڈی میں پہنچی تو ایک ولی اللہ نور شاہ گدیلہ نامی جن کا مزار اب بھی اسی جگہ بازار کی دوکانوں میں موجود ہے اس عورت کو ملے اس نے ان کی خدمت میں بھی حصول اولاد کے لئے التجا کی۔ نور شاہ نے کہا کہ تمہارے گھر جا کہ خدا تجھ کو لڑکا دیگا۔ پس وہ اپنے

[illegible]

عطا فرمایا۔ وہ عورت حیران تھی کہ شاہ سیدہ کی بات کبھی خطا نہیں گئی۔ ان کا کہا پورا ہو جاتا ہے اور میری بابت آپ نے کہا تھا کہ تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں ہے تو پھر یہ لڑکا میرے ہاں کیسے پیدا ہو گیا۔ پس وہ عورت لڑکے کو لیکر شاہ سیدہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور ان سے کہا کہ آپ تو کہتے تھے تمہاری قسمت میں کوئی اولاد نہیں۔ دیکھو خدا نے مجھ کو یہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ آپ نے پھر نگاہ لوح محفوظ کی طرف کی۔ اور دیکھا تو وہاں کچھ بھی لکھا ہوا نہ پایا۔ اور اس عورت سے کہا کہ تیری قسمت میں تو لوح محفوظ پر لکھا ہوا کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ لڑکا تمہارے ہاں کیسے ہو گیا۔ عورت نے جواب دیا کہ جس روز میں آپکے پاس اسی مطلب کے لئے آئی تھی اور مایوس ہو کر واپس چلی گئی اور سیدھی نور شاہ کے ہاں پہنچی تو ان سے اولاد کے لئے عرض کی۔ تو انہوں نے کہا جاؤ خدا تم کو لڑکا دیگا۔ پس ویسے ہی ہوا۔ اور خدا نے مجھ کو پورے دنوں پر یہ لڑکا عطا فرمایا ہے۔ شاہ سیدہ نے جب نور شاہ کی طرف نگاہ کی تو ان کی زبان پر لکھا ہوا پایا۔ تب شاہ سیدہ نے کہا کہ بے شک درست ہے۔ اگر نور شاہ نہ کہتا تو کبھی لڑکا پیدا نہ ہوتا۔ کیونکہ خدا نے نور شاہ کی زبان پر لکھا ہوا تھا۔ تو ثابت ہوا کہ فقیروں کی زبان بھی لوح محفوظ ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ فقیروں کی زبان پر لکھ دیتا ہے۔ وہ جیسا فرمائیں ویسا ہو جاتا ہے۔ پس بطور مذاق شاہ سیدہ صاحب نے عورت سے کہا کہ یہ تو لڑکی ہے اور تو کہتی تھی کہ یہ لڑکا ہے۔ جب عورت نے دیکھا تو وہ لڑکی نظر آئی۔ حیران ہوئی کہ میں تو گھر سے لڑکا لیکر آئی تھی یہ لڑکی کیسے ہو گئی۔ پس وہ عورت لڑکی کو لیکر نور شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچی۔ اور ان سے سب حال سنایا کہ ... [illegible]

دعا سے خدا نے مجھ کو لڑکا عطا فرمایا۔ اور شاہ سیدہ کہتے تھے کہ تمہاری قسمت میں اولاد ہی نہیں ہے اور میں ان کو دکھلانے گئی تھی کہ آپ تو کہتے تھے کہ تمہاری قسمت میں اولاد ہی نہیں ہے۔ اور نور شاہ کے کہنے پر مجھ کو خدا نے لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تو آپ نے یہ سن کر کہا کہ یہ لڑکا نہیں لڑکی ہے تو ان کے کہنے سے یہ لڑکی ہو گئی ہے۔ اس پر نور شاہ صاحب مسکرائے اور کہا کہ نہیں مائی لڑکی نہیں بلکہ لڑکا ہے۔ غور سے دیکھ۔ جب عورت نے دیکھا تو لڑکا ہی نظر آیا۔ وہ پھر شاہ سیدہ کے پاس گئی اور کہا دیکھو شاہ صاحب یہ لڑکا ہے لڑکی نہیں۔ اس پر شاہ سیدہ صاحب نے کہا کہ اے عورت تم غلطی کرتی ہو یہ تو لڑکی ہے لڑکا کہاں ہے۔ جب پھر عورت نے دیکھا تو وہ لڑکی ہو گئی۔ پس وہ اسی وقت پھر نور شاہ صاحب کی خدمت میں پہنچی اور کہا کہ جناب یہ پھر لڑکی ہو گئی ہے۔ جس پر نور شاہ صاحب نے کہا کہ یہ تو پاگل ہے دیکھ یہ تو لڑکا ہے ان کے کہنے پر پھر جب عورت نے دیکھا تو لڑکا ہی پایا۔ تب عورت نے کہا کہ میں کیا کروں جب آپ کے پاس آتی ہوں لڑکا ہو جاتا ہے اور جب شاہ سیدہ کے ہاں جاتی ہوں لڑکی ہو جاتی ہے۔ اس پر نور شاہ صاحب نے کہا کہ اب شاہ سیدہ کے پاس نہ جانا اور سیدھی اپنے گھر کو چلی جانا تو پھر لڑکا ہی رہیگا۔

اے عزیز! دیکھا کہ خدا کے بندے ایک نظر میں کچھ کا کچھ کر کے دکھا دیتے ہیں۔"

(انوار الصوفیہ بابت اپریل ۱۹۳۱ء صفحہ ۲۵)

ناظرین! یہ حکایت ہندوؤں کی مستند اور مقدس کتاب رامائن کی کتھا سے کم نہیں ہے جس میں ہنومان جی کی ایک کرامتیں لکھی ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی کہ اس نے بندروں کی ایک دم پر روئی لپیٹی پھر روئی کو آگ لگا کر سنگلدیپ لنکا میں پھرا اور ملک کو آگ لگا دی اور مہارانی سیتا کو اٹھا کر لے آیا۔ جس کو راون نے نظر بند کر کے رکھا ہوا تھا۔

ہاں مہاراج بڑے بلیدان تھے اور تپسیا کرنے والے ایسے ہی ہوتے ہیں۔ ہے کوئی شخص جو ان سے پوچھے کہ بیٹے اور بیٹیوں کی پیدائش کی بابت تو قرآن مجید نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّکُوْرَ (پ ۲۵ ع ۶)

(خدا جسے چاہے لڑکیاں دے اور جسے چاہے لڑکے دے)

خدا نے جسے لڑکا دیا اسے لڑکی بنانے والا کون اور جسے لڑکی دی اسے لڑکا بنانے والا کون۔

لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ (پ ۲۱ ع ۷) (اللہ کی خلق میں تبدیلی نہیں ہو سکتی) مگر ان لوگوں کے ہاں یہ سب کچھ جائز ہے۔

دیکھئے یہ کیسا استہزا اور مذاق ہے جس سے ناواقف کو گمراہ کیا جاتا ہے جس کا دوسرے پیر۔ ہم ایسے خیالات کی جو مجموعہ کہہ سکتے ہیں کیا اصلاح کریں جو سر سے پیر تک غلط اور بہتان ہیں

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

(اگر تم سچے ہو تو اپنے دعوے پر دلیل لاؤ)

ناظرین کرام! حقیقت یہ ہے کہ ان لوگوں کی دکانوں میں سودا نہیں رہا اور کل کاروبار ختم ہو گیا ہے یہ جو کچھ نظر آ رہا ہے اہل توحید کی سستی اور غفلت کا نتیجہ ہے۔ ورنہ اگر یہ لوگ (اہل توحید) کمر ہمت باندھ کر کھڑے ہو جائیں اور ان خیالات کا پورا تعاقب کریں تو جمعہ جمعہ آٹھ دن اور بھی ان کی دوکان نہیں چل سکتی۔

دوستو! اٹھو کمر ہمت کس کر مولانا شہید دہلوی کی امانت ادا کرو۔ جنہوں نے اللہ کی توحید کی اشاعت میں جان تک دینے سے دریغ نہیں کیا ؎

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

قادیانی مشن

لو جلالی مسیح آ گئے

؎ منتظر تھیں جن کی آنکھیں جن کے دل مشتاق تھے
شکر ہے صد شکر اب وہ بام پر آنے کو ہیں

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو اعتراض ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی بابت حدیثوں میں ذکر ہے کہ وہ صاحب سیاست یعنی مالک حکومت ہونگے۔ آپ کی یہ حالت ہے کہ ایک شخص پر بھی آپ کو حکومت حاصل نہیں ہے بلکہ خود بھی محکوم ہیں۔ آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں جلالی مسیح موعود نہیں ہوں یعنی بے سیاست اور صرف دعا و نصیحت سے تبلیغ کرنے والا۔ [illegible]

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں (یعنی صاحب حکومت ہو) کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ (ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۰۰)

اہلحدیث اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ [illegible] خود ایک صاحب [illegible]

... سیاست و حکومت۔
چند روز سے ہم انتظار کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب کے کہنے کے مطابق کوئی جلالی مسیح آئے تو ہم بھی اس سے مستفیض ہوں۔ اسلئے بروقت ہمارے کان میں یہ آواز آئی کہ جلالی مسیح آگیا۔
دنیا کے لوگو ہوشیار ہو جاؤ کہ ع
او پرے ڈرانے والا آگیا
بس اب سب جھگڑے بہت جلد ختم ہو جائیں گے کیونکہ جلالی مسیح صاحب سیاست ہونگے۔
ہمارے ناظرین اس امر پر مطلع ہونگے کہ اتباع مرزا میں ایک صاحب پیدا ہوئے ہیں جن کا نام نامی شیخ غلام محمد لاہوری ہے۔ آپ دعویٰ کرتے ہیں کہ میں حسب الہام مرزا صاحب قادیانی جماعت مرزائیہ کے لئے مصلح موعود ہوں اور سب سے مقدم میرا کام قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کی اصلاح کرنا ہے (اہلحدیث مورخہ ۲۵ ملاحظہ ہو)
ان مصلح صاحب نے جنگ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا ہے۔ جس میں حکومت برطانیہ سے موجودہ جنگ کے پیش نظر بہت کچھ خطاب کیا ہے اس میں آپ نے اپنا اور اپنے پیر و مرشد اور ... مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے وہ یہ ہیں:۔
خدا تعالیٰ نے ملک ہندوستان میں مجھ سے قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو جمالی مسیح اپنی روحانیت میں بنایا اور اب انکی وفات کے بعد مجھے شہر ... میں جلالی مسیح روحانی بنایا ہوا ہے۔ (ص...)

اہلحدیث پس یہ خوشی کا مقام ہے کہ حسب اعلان مرزا صاحب جلالی مسیح آگئے۔ یہ خوشخبری سن کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل گیا ؎
خواستیم آنچہ ما از خدا آمد
... یاد آمد
... جلالی مسیح کے جلال ... کے منتظر ... [illegible]

ان شخصوں یا ان قوموں کا صفایا کر دیں جن کا نام جمالی مسیح نے دجال اور یاجوج ماجوج رکھا ہوا ہے پس شیخ صاحب ممدوح کو چاہئے کہ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی اصلاح کے بعد فوراً اس کام کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ ہم اسی کام کے انجام کے منتظر ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے ہم بڑے میاں (جمالی مسیح) سے ادھار کھا چکے ہیں۔ انہوں نے ہم کو بڑے بڑے وعدے دیئے تھے اور خوب سبز باغ دکھلائے تھے۔ جن کی بابت ہمارا یہ عقیدہ پختہ ہو گیا ؎
کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرینگے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا
اسلئے ہم جلالی مسیح کے فرائض مفوضہ کا انجام دیکھ کر اگر ان کے حق میں صحیح رائے قائم کرینگے اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ثابت ہوئے تو ہم مان جائینگے ورنہ اگر جلالی مسیح بھی جمالی کی طرح نکلے تو ہم وہ بیٹھے یہ شعر پڑھ دینگے ؎
رقیبوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

بریلوی مشن

امرتسر میں فتے شاہ بخاری کا مزار

چند روز سے یہ مزار بارونق ہو رہا ہے۔ کیونکہ اس کے حامیوں نے اپنی طمع نفسانی کی وجہ سے اس میں بہت سے تفریحات کے سامان پیدا کر رکھے ہیں۔ جن کا ذکر ایک نامہ نگار کے مضمون میں آتا ہے۔ اس سے پہلے بزم توحید کی شاخ انجمن اہل حدیث امرتسر کا اشتہار درج کرکے بزم توحید کے ممبروں کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے مقامات کے مزارات کے متعلق یہی سلسلہ جاری کریں۔ یہ اشتہار گیارھویں کے موقع پر دیا گیا ہے۔ جو حال ہی میں ایجاد ہوئی ہے۔ اس کے موجدوں نے اس گیارھویں میں شہر کی گشت کرنے کو جلوس بھی شامل کر لیا ہے۔ جلوس میں نوجوان، بڈھے، مرد، عورتیں سب شریک ہوتے ہیں۔ شہر میں پھرتے ہیں، نظمیں پڑھتے اور نعرے لگاتے ہیں، نمازیں قضا کر جاتے ہیں بلکہ یوں کہئے کہ پڑھتے ہی نہیں۔ بہرحال وہ اشتہار یہ ہے:۔ (مدیر)

"بڑی گیارھویں پر ہمارا سوال"

ہم رسومات مروجہ کے متعلق عرصے سے دریافت کرتے رہتے ہیں تاکہ ان کے متعلق جو اختلافات مسلمانوں میں پیدا ہو رہے ہیں وہ دور ہو جائیں مگر ہمارے بھائی ان رسوم کو کرنے والے ہمارے سوالوں کا جواب نہیں دیتے بلکہ محض برا بھلا کہنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ ہم نے پوچھا تھا کہ فتے شاہ بخاری جن کے مزار پر جمعرات کو میلہ کیا جاتا ہے وہ کون صاحب تھے؟ اور کس صدی اور کس سن ہجری میں گزرے تھے؟ اور کب وفات پائی؟ اصلی معنی میں فقیر تھے یا بناوٹی؟ تاکہ پبلک اصل حقیقت سے آگاہ ہو۔
پھر ہم نے دوسرا سوال کیا تھا کہ شیئاً للہ کا وظیفہ کس نے اور کس زمانے میں جاری کیا؟ کس کے حکم سے کیا؟ قرآن حدیث یا ائمہ فقہ میں اس کا ثبوت ہے تو بتائیے۔ اس کا جواب بھی ہمیں نہیں ملا۔ ان سادہ سوالوں کے جواب نہ ملنے پر اہل دانش یہ حقیقت سمجھ گئے ہیں کہ فتے شاہ وغیرہ کوئی شخص ... [illegible]

اور ہمکنا زادہ کے نانک شاہ اور رنچوڑ شاہ کی طرح محض فرضی ہیں۔ اسی طرح وظیفہ شیئاً للہ نہ قرآن میں نہ حدیث میں نہ علم فقہ میں ملتا ہے، نہ اس کے جاری کرنے والے کا پتہ نشان ملتا ہے۔ بلکہ یہ سب کھانے پینے کے ڈھنگ اور اسباب معیشت ہیں۔

(۳) تیسرا سوال ہم پوچھتے ہیں کہ پیر صاحب کی گیارھویں خاصکر بڑی گیارھویں جو ماہ ربیع الثانی میں ہوتی ہے۔ یہ کیا چیز ہے؟ فرض ہے یا واجب؟ مسنون ہے یا مستحب؟ مکروہ ہے یا ناجائز؟ قرآن میں ہے یا حدیث میں؟ یا فقہ کی مستند کتاب میں؟ یا کسی امام کی تعلیم اور ایجاد ہے؟ اس کا مضمون اور مطلب کیا ہے؟ یعنی گیارھویں دینے والے کا مطلب اور مقصود کیا ہوتا ہے؟

ان سب باتوں کا جواب مہربانی کر کے ٹھنڈے دل سے دیجئے۔ اپنی جگہ بیٹھ کر تیزی سے سخت کلامی کرنے سے جواب نہیں ہو سکتا۔ نہ اس سے مسئلہ حل ہوگا؟

سب سے آسان ثبوت اس بارے میں حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔ جو کہیں مل جائے کہ میرے نام کی گیارھویں کیا کرو۔

اگر ان کا یہی حکم نہیں۔ نہ قرآن، حدیث و فقہ میں ہے نہ کسی امام کا حکم ہے تو پھر کیوں مال اور وقت ضائع کیا جاتا ہے؟

دعا | خدا تعالیٰ مسلمان بھائیوں کو دین کی سمجھ اور اپنی خشیت عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

المشتہر۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث امرتسر (رجسٹرڈ)

اس مزار کے متعلق مندرجہ ذیل مراسلہ بھی ملاحظہ فرمائیے

امرتسر میں کیا دیکھا؟

(از قلم ایم نمبردار سیٹ ناظم بزم توحید مونگ ضلع گجرات)

برادران اسلام! راقم ماہ اپریل میں مولانا [illegible] صاحب کے [illegible] کی خاطر [illegible]

[illegible]

کرمی و عزیزی مولانا صاحب کے ارشاد گرامی کے مطابق سیر و تفریح کے لئے باہر گیا تو شہر کے باہر ایک جگہ خلقت کا ایک جم غفیر اور ہجوم نظر آیا۔ تو شوق چرایا کہ یہ خلق خدا کیوں جمع ہے اور کیا کرتی ہے۔ تو جواب ملا کہ حضرت [illegible] شاہ بخاری کا مزار ہے۔ اور یہ تقریب میلہ منائی جا رہی ہے۔

میں اس ہجوم کو چیرتا ہوا آگے بڑھا۔ تو اس حلقہ کے اندر ایک مسٹنڈا جس کے دیباتن ایک لنگوٹی ہے۔ بالکل برہنہ ناچ رہا ہے اور موہنہ سے بہت ہی گندی گندی گالیاں دیئے جاتا تھا اور شائقین پاس کھڑے بڑے پریم سے محظوظ ہو رہے ہیں اور حرکات قبیح کے دل و جان سے مداح اور فدائی واہ واہ کے نعرے بلند کرتے ہیں۔ وہ برہنہ رشیطان ان کے حلقہ کے درمیان اسی قبیل کی کئی حرکات کئے جاتا ہے۔

میں نے دوسری طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو زائرین اور زائرات کا بڑا اجتماع نظر آیا۔ جن کے بیچ میں قوالی کا زور اور لغو اور بیہودہ اشعار کی نغمہ سرائی ہو رہی تھی۔

بزم چرس و بھنگ نوشاں | ایک طرف [illegible] بھنگ نوشوں کی محفل گرم تھی جو [illegible] کو بڑے ذوق و شوق سے نوش کر رہے تھے۔ اور حیا سوز اشعار الاپتے تھے۔

بزم چنگ نوازاں | ایک طرف چنگ نواز بیٹھے تھے۔ جو چنگ و ستار کے ساتھ گا رہے تھے۔ جن کا گانا شرکیہ اور بدعیہ اشعار سے ملوث تھا۔

اسی طرح کی کئی اور بزمیں اور محفلیں جا بجا قائم تھیں جن میں انواع و اقسام کے افراد اپنے اپنے کارہائے نمایاں کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ جو سراسر تعلیم اسلام کے خلاف تھے۔ اُن کے گانے سے کئی لوگ متاثر ہو کر حال میں بدمست تھے۔

برادران اسلام! اسلام تو دنیا سے بت پرستی [illegible] اور توہم پرستی کو مٹانے کی خاطر ہی آیا تھا اور یہی حکم لایا تھا وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین له الدین مگر ہم ہیں کہ آج ہر گلی میں [illegible] جبین نیاز کو جھکا رہے ہیں۔ بھائیو! [illegible] کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی [illegible] اور ان شرک و بدعات سے اپنے دامن کو [illegible]

جماعت امامیہ کے جلسہ چودھپور کی مختصر کیفیت

(از مولوی عبد الصمد صاحب اختر جودھپوری)

اخبار اہلحدیث میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ ۱۱-۱۲-۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء کو جودھپور میں جماعت اہل حدیث کا جلسہ ہوگا۔ سو اطلاعاً عرض ہے کہ جودھپور میں جماعت اہل حدیث کی طرف سے مندرجہ تاریخوں میں نہ کوئی جلسہ ہونا قرار پایا تھا اور نہ جلسہ منعقد ہوا۔ ہاں جماعت امامیہ صدریہ دہلویہ کا مندرجہ بالا تواریخ میں یہاں جلسہ منعقد ہوا تھا جو تین یوم تک بکریوں کے ٹال میں پولیس اور [illegible] کے پہرے میں ہوتا رہا۔ جلسہ کے آخر دن [illegible] شمشیر برہنہ [illegible] میں [illegible] مولوی [illegible]

[illegible]

تھے۔ مولوی صاحب دو یوم [illegible] بالکل چپ سادھے رہے۔ [illegible] مولوی عبد اللہ [illegible] جنابت اللہ [illegible] کی۔ کہ دیر تک خاکسار [illegible] برداشت [illegible] رہی آخر کار خاکسار [illegible] مولوی [illegible] سیدھا سادھا [illegible] آپ نے یہ بالکل [illegible]

[illegible]

[illegible] خاکساروں کے خلاف تقریر کرتے ہیں۔ [illegible] خاکساروں کے سالار نے بھی بڑا اہتمام [illegible] اپنے بیلچے سنبھال اور تلواروں کو بیان [illegible] کر کے جلسہ گاہ سے باہر نکل گئے۔ خاکساروں [illegible] بہت ہوئے دیکھ کر احمدیہ پارٹی کو تصادم کا خطرہ ہو گیا تھا۔ اس لئے پولیس کو اور زیادہ تعداد میں طلب کرنا پڑا۔ غرض کہ جلسہ میں بہت [illegible] ہی۔ جلسہ گاہ کے پھاٹک پر ایک دروازہ بنا کر اس پر بہت سے بجلی کے لیمپ روشن کئے گئے۔ جلسہ کی آخری رات کو لاؤڈ اسپیکر بھی لگایا گیا۔

اس دفعہ جماعت اہل حدیث کے چند نوجوانوں نے چند سوالات کے تحریری جوابات حاصل کرنے کے لئے ایک رقعہ مولوی عبدالستار صاحب کو دیا۔ مگر آپ نے آخری رات کے اجلاس میں مولوی عبداللہ اوڈ کو یہ سوالات کا پرچہ دیکر کھڑا کر دیا۔ انہوں نے کھڑے ہو کر فرمایا:۔

ہمارے پاس یہ سوالات کا ایک پرچہ مولوی عبدالغنی صاحب نے بھیجا ہے۔ سو ان پرچہ بازیوں سے کیا فائدہ۔ اگر مولانا صاحب کو مسئلہ امامت سمجھنا ہے تو وہ ہم سے یہاں آ کر زبانی تقریری مناظرہ کریں۔ کیونکہ یہ پرچہ بازی کرنا بے سود ہے اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

اس پر حاضرین میں سے کسی نے کہا مولوی صاحب ذرا آنکھیں اچھی طرح کھول کر یہ سوالات کا رقعہ دیکھئے کہ یہ رقعہ کن کی طرف سے ہے۔ اور [illegible] سائلین کے کیا نام لکھے ہوئے ہیں۔ جبکہ [illegible] سائلین کے نام لکھے ہوئے ہیں اور انہوں نے [illegible] آپ لوگوں کو یہ رقعہ دیا ہے۔ پھر آپ مولوی عبدالغنی صاحب کی طرف اس رقعہ کو کیوں منسوب کرتے ہیں۔ حاضرین میں سے بعض نے کہا کہ یہ سوالات کسی کی طرف سے ہوں۔ آپ ان سوالات [illegible] لیکن مولوی عبداللہ اوڈ نے ان [illegible] سنانے سے بھی [illegible]

[illegible] کی جن سے حاضرین کو اصل حقیقت کو جان گئے

اخبار الفضل قادیان روزانہ رہے؟

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے قادیان کی مجلس شوریٰ میں یہ بات پیش ہوئی کہ اخبار الفضل کا خرچ زیادہ ہے آمد کم۔ ایک ممبر نے جرأت کر کے کہا کہ روزانہ کی ضرورت نہیں۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ سابق حالت پر دو روزہ یا سہ روزہ کیا جائے۔ اس کے جواب میں خلیفہ قادیان نے بڑے زور سے کہا۔ جس طرح پانچ نمازیں روزانہ پڑھی جاتی ہیں پانچ کی بجائے ایک نماز کافی نہیں اسی طرح اخبار الفضل چونکہ مذہبی اخبار ہے۔ یہ بھی روزانہ ہی رہنا چاہئے اس میں کمی نہیں چاہئے۔

اصل مقصد میں تو ہم متفق ہیں کہ اخبار روزانہ ہی رہنا چاہئے۔ مگر خلیفہ قادیان کی دلیل کا معارضہ ہمارے پاس ہے۔ مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ میں اربعین کے رسالے کے چالیس نمبر نکالونگا چار نمبر نکال کر سلسلہ ختم کر دیا۔ سوال ہوا کہ چالیس کیوں پورے نہیں کئے۔ جواب دیا کہ نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں مگر پچاس کے بعد پانچ رہ گئیں پس جیسے پچاس کے قائمقام پانچ ہیں اسی طرح چالیس کے قائمقام چار۔ (جل جلالہٗ)

خدا کرے کہ روزانہ کے خلاف کہنے والے ممبر کو یہ دلیل نہ ملے۔ ورنہ وہ اس دلیل کے زور سے خلیفہ اور الفضل کے سٹاف کو اپنا ہم خیال بنا لیگا کیونکہ یہ ان کے مسیح موعود کا اصول ہے۔

تنبیہ: قادیانی بھیو! تم کسی پر چالیس روپے کا دعویٰ کرو۔ اور وہ عدالت کے سامنے تمہارے مسیح موعود کا یہ اصول پیش کر کے بجائے چالیس کے چار دینے پر اصرار کرے تو مان جاؤ گے؟ [illegible]

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر لکھا کریں (منیجر)

جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کا

تبلیغی دورہ

مورخہ ۴-۱ اپریل ۱۹۴۱ء بروز بدھ زیر صدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی موضع وسل ضلع سیالکوٹ میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں بہت سے گاؤں (دولت گڑھ۔ موجہ کلاں موجہ اگوکے۔ ساہووالہ۔ [illegible]۔ [illegible] کلاں۔ [illegible] جیالہ۔ تلواڑہ۔ کھروالی۔ کوٹ ماناوالہ وغیرہ) کے لوگ شامل ہوئے جو کہ نہایت اشتیاق سے جوق در جوق تمام دن اور رات جلسہ کی رونق کو بڑھاتے رہے حافظ محمد شریف سیالکوٹی۔ مولوی محمد دین اکبر آبادی نے اصلاح رسوم کے متعلق تقریریں کیں اور جناب صاحب صدر فاضل سیالکوٹی نے فضائل صحابہؓ کے متعلق تقریباً ۲ گھنٹے تقریر فرمائی جو کہ نہایت ہی پرلطف اور نئے انداز میں تھی۔ قرآن کریم میں سفر تبوک اور سفر حدیبیہ کا بالتفصیل بیان کر کے صحابہؓ کی دینی خدمات اور ان پر خدا تعالیٰ کی رضامندی اور غفران کا نقشہ حاضرین کے سامنے ایسے طور پر کھینچا کہ سب لوگ (عورت مرد) محو حیرت ہو رہے تھے۔ مگر تعصب کا ستیاناس ہو کہ ایک شیعی جوان جو مجلس میں موجود تھا وہ صحابہؓ کے ان فضائل سے اُتنا ہی ناخوش ہوا جتنے کہ خدا تعالیٰ صحابہؓ سے خوش ہوئے تھے۔ مولانا المکرم نے اُسکے ہر سوال کا جواب نہایت متانت سے دیا۔ جس سے حاضرین کی خوشی اضعافاً مضاعفہ ہو گئی۔ اور اُس نوجوان کے لئے تکلیف پر تکلیف کی واردات گذری۔ جلسہ رات کے ایک بجے بخیر و خوبی ختم ہوا اور تمام حاضرین نہایت خوشی کی حالت میں رخصت ہوئے۔ (میاں) ابراہیم معلم (از موضع وسل)

(۲) پھر مورخہ ۵-۱ اپریل ۱۹۴۱ء کو بروز جمعرات موضع اکبر آباد ضلع سیالکوٹ میں زیر صدارت نمبردار صاحب تبلیغی جلسہ منعقد ہوا جس میں مولانا

[illegible] تو میں آپ کی گردن [illegible] ہوں۔ عمارہ [illegible] پھرے اور الٹی ر دی [illegible] تمام سرگذشت عرض کر دی۔

(۲) عبید اللہ بن عباس جانب یمن روانہ ہوئے یہاں حضرت علی بن [illegible] تھے۔ اسی [illegible] میں [illegible] تمام [illegible] بغیر کسی مقابلہ چلے گئے۔

حضرت عبید اللہ ابن عباس یمن پہنچے تو میدان خالی تھا بلا مزاحمت داخل ہو گئے۔

(۳) قیس بن سعد مصر روانہ ہوئے۔ راستے میں [illegible] سواروں کا [illegible]۔ [illegible] سواروں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ جواب دیا کہ میں قیس بن سعد ہوں گروہ قاتلین عثمانؓ سے ہوں [illegible] ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوں جن سے مل کر پناہ گزین ہوں۔ اور جہاں تک ہو سکے ان کی مدد کروں گا (یہ اصل میں قاتلین عثمانؓ کے گروہ سے [illegible] مگر چونکہ مصری قاتلین عثمانؓ کے طرف دار تھے اس لئے قیس نے احتیاطاً ایسا کہہ دیا) سواروں نے کہا بسم اللہ! تشریف لے چلئے۔ ان کے مصر پہنچتے ہی ۳ گروہ ہو گئے۔ ایک نے قیس کی اطاعت کر لی۔ دوسرا گروہ مقام خرنبا میں عزلت گزین ہوا تیسرے کا دعویٰ تھا کہ ہم علیؓ کے ساتھ ہیں۔ بشرطیکہ خلافت ہمارے بھائیوں سے دم عثمانؓ کا بدلہ لے۔

(۴) سہیل بن حنیف شام کی طرف روانہ ہوئے راہ میں چند سوار ملے۔ انہوں نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ [illegible] امیر شام مقرر ہوا ہوں۔ سواروں نے کہا۔ اگر عثمانؓ کی طرف سے امارت ملی ہے تو مبارک ہو تشریف لے چلئے۔ ہم بھی ہم رکاب ہیں۔ اور اگر جناب عثمانؓ کے سوا کسی دوسرے نے آپ کو [illegible] شام مقرر کیا ہے تو سیدھے واپس جائیے۔ اس [illegible] حضرت سہیل نے کہا کیا [illegible] جناب عثمانؓ شہید ہو چکے ہیں [illegible] مرتضیٰ پر [illegible]

فلاں نے بھی انہیں کے جواب دیا۔ ہم خوب جانتے ہیں۔ مگر آپ آگے نہ بڑھیں۔ اس مقام سے [illegible]
(ابن اثیر) یعنی سب کے سب ناکام و نامراد ہوئے سب عقدے یار۔ ارماں ہوئے، مراد ہوئی [illegible]
اس کے بعد جناب امیر المومنین پر کیا گزری؟ (باقی باقی)

سیرت المصطفیٰ

از مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی

(۱۱)

گذشتہ دو اشاعتوں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچپن کے حالات بیان کرتے ہوئے آپ کا بچپن میں بکریاں چرانے کا ذکر ہوا ہے۔ زیر نظر قسط میں حرب فجار کا ذکر ہے۔ (مدیر)

حرب فجار سیرت ابن ہشام میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چودہ یا پندرہ سال کی ہوئی تو قریش اور بنی قیس میں ایک خونریز لڑائی شروع ہو گئی۔ جسے حرب فجار (بکسر الفاء) کہتے ہیں۔ چونکہ یہ لڑائی ماہ حرام میں شروع ہوئی اور اس میں ادب کے مہینوں کی حرمت توڑ دی گئی تھی۔ اس لئے اس کا نام حرب فجار یعنی نافرمانی اور گناہ کی لڑائی رکھا گیا۔

قاموس میں اس وقت آنحضرتؐ کی عمر بیس سال کی لکھی ہے۔ اور سیرت ابن ہشام میں بھی محمد ابن اسحاق کی روایت میں بیس سال ہے۔ لیکن حدیث میں خود آنحضرتؐ جو اپنی شرکت کی صورت بیان فرماتے ہیں اس سے چودہ پندرہ سال کی عمر صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اس لڑائی کی تفصیل بہت طویل ہے۔ لیکن ہم اس کا اتنا ہی حصہ ذکر کریں گے۔ جسے آنحضرتؐ کی سیرت سے تعلق ہے۔

اس لڑائی میں قریش کا سالار اعظم ابوسفیان کا باپ حرب بن امیہ تھا۔ اور آنحضرتؐ کے اپنے چچا بھی اس میں شامل تھے۔ چونکہ قریش بر سر حق تھے اور اپنے خاندان کی عزت و حرمت کا پاس بھی ملحوظ تھا۔ اس لئے آنحضرتؐ اپنے چچاؤں کی ساتھ میں لڑائی میں شامل تو ہو گئے۔ لیکن عملی طور پر گہری دلچسپی نہ لی۔ چنانچہ مورخ سہیلی شارح سیرت ابن ہشام فرماتے ہیں:-

وانما لم یقاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اعمامہ (وکان ینبل علیہم) وقد کان بلغ سن القتال لانہا کانت حرب فجار وکانوا ایضا کلہم کفارا ولم یاذن اللہ تعالیٰ لمؤمن ان یقاتل الا لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا۔ (ج ۱۔ ص ۱۲۰)

(اور آپ نے اس جنگ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ ہو کر بنفس نفیس ہو کر جنگ نہیں کی (ہاں ان کو تیر پکڑاتے تھے) حالانکہ آپ لڑائی کی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ وجہ یہ تھی کہ یہ لڑائی گناہ کی تھی (جو ماہ حرام میں شروع ہوئی تھی) نیز وہ سب کافر تھے۔ اور مومن کو خدا تعالیٰ نے قتال کی اجازت نہیں دی مگر اس لئے کہ خدا کا کلمہ بلند ہو۔ (اور وہ اس میں مقصود نہیں تھا)

لیکن قاموس میں ہے:-

حضرہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو ابن عشرین وفی الحدیث کنت انبل علی عمومتی یوم الفجار ورمیت فیہ بالسہم وما احب انی لم اکن فعلت (زیادہ المجہ) [illegible]

آنحضرتؐ اس لڑائی میں شریک ہوئے

متفرقات

کاغذ کی گرانی نے نہ صرف ہندوستان بلکہ دیگر ملکوں کے اخباروں کو بھی متاثر کیا ہے۔ انگلستان کے تمام بڑے بڑے اخباروں نے اپنے صفحات کم کر دیئے ہیں۔ ہندوستان کے بڑے بڑے انگریزی اخبار مثلاً سٹیٹسمین، ٹائمز آف انڈیا، سول اینڈ ملٹری گزٹ، امرت بازار پترکا اور ٹریبیون وغیرہ بھی اپنی اپنی ضخامت کم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ ملاپ، پرتاپ اور ویر بھارت جنگ سے پہلے عام روزانہ چوبیس صفحات پر شائع ہوتے تھے۔ لیکن اب ان کی ضخامت صرف ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ ان اخبارات کا حال ہے جو نہ صرف کثرت اشاعت کی وجہ سے بلکہ ہر قسم کے اشتہارات شائع کرنے اور ہر رنگ کے مضامین درج کر لینے کی وجہ سے آمدنی کے بہت وسیع ذرائع رکھتے ہیں۔ جب ایسے اخبارات کو اس قدر مالی مشکلات درپیش ہوں کہ ممکن ہے وہ اپنی اشاعت ملتوی کرنے پر مجبور ہو جائیں تو احباب جماعت "اہلحدیث" کی مشکلات کا اندازہ بآسانی لگا سکتے ہیں جس کی اشاعت بوجہ مذہبی اخبار ہونے کے بالکل ہی محدود ہے۔ اس لئے بعد غور و فکر یہ فیصلہ ہوا ہے کہ سردست اخبار "اہلحدیث" ۱۶ صفحات پر شائع کیا جائے۔ اشتہاروں کے چار صفحات میں سے ایک صفحہ مضمون کے لئے نکالا جائے۔ باوجود اسکے اخراجات بہت ہیں۔ اس لئے ہمدردان اہلحدیث اس کی ترقی پر توجہ رکھیں۔ (مینیجر)

شکریہ اس ہفتہ مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی و مولوی عبدالوہاب صاحب ساکن بمبئی نے ایک ایک نیا خریدار بنایا ہے۔ جزاہما اللہ احسن الجزا

وی پی نہ بھیجے جائیں؟ اہلحدیث کے ماہواری وی پی جب خریداروں کے نام بھیجے جاتے تھے تو ان میں سے معمولی واپسی ہوتی تھی۔ لیکن گذشتہ دو ماہ سے یہ واپسی بہت نقصان رساں ثابت ہوئی ہے۔ اتنا خریدار کی جدائی کا صدمہ نہیں ہوتا جتنا محصول وی پی ضائع جانے کا ہوتا ہے۔ آج کل پہلے ہی اخراجات کی زیادتی ہے۔ اس پر ایسے نقصانات بہت تکلیف دہ ثابت ہو رہے ہیں۔ اگر آیندہ بھی ایسا ہی رہا تو مجبور ہو کر

وی پی بھیجنے کا دستور بند کرنا پڑیگا

کیونکہ یہ آئے دن کے نقصانات موجودہ حالت میں ناقابل برداشت ہیں۔

منی آرڈر بھیجا کریں کیا ہی اچھا ہو کہ خریدار حضرات قیمت ختم ہونے کی اطلاع پا کر قیمت بذریعہ منی آرڈر ہی بھیجا کریں۔ تاکہ طرفین کا فائدہ رہے۔

غریب فنڈ میں اس ہفتہ کوئی رقم نہیں آئی۔ اس وقت پندرہ سائلین کے نام درج رجسٹر ہیں۔ اگر ارباب جود و سخا دست کرم کو جنبش دیں تو ایک ہی ہفتہ میں ان سب کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے

اخبار محمدی دہلی کے لئے نئے ڈکلریشن کی ضرورت تھی۔ درخواست دی ہوئی ہے۔ منظوری ابھی نہیں آئی۔ منظوری آنے پر جاری ہوگا۔ انشاء اللہ!

(منیجر محمدی دہلی)

دفتر دائرہ طبیہ لاہور میں نئے پروگرام کے ماتحت دائرہ طبیہ کا صدر دفتر راولپنڈی سے لاہور منتقل کر دیا گیا ہے اور دائرہ کی طرف سے ایک شاندار پرچہ طبی میگزین کے نام سے شائع کرنے کا اہتمام بھی کر لیا گیا ہے۔ لہذا آل انڈیا دائرہ طبیہ کے تمام ممبروں، کارکنوں اور طبی ذوق رکھنے والوں سے پُر زور درخواست ہے کہ وہ آیندہ پتہ ذیل پر خط و کتابت کیا کریں اور چندہ بھیجکر اپنے نام طبی میگزین بھی جاری کرائیں۔

پتہ :- منیجر طبی میگزین دفتر دائرہ طبیہ لاہور

بہترین موقع حافظ مولوی ابوالمجتبیٰ صاحب جو خاندانی اہل حدیث ہوتے ہوئے ایک شریف و غیور انسان ہیں۔ چونکہ آپ کا ماحول ایسا ہے جہاں ہمیشہ نئے نئے فتنے پیدا ہوتے رہے۔ جس کی وجہ سے حافظ صاحب موصوف کو آئے دن سخت سے سخت مصائب و آلام کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے ایک عرصے سے آپ متمنی ہیں کہ کہیں اپنی جماعت میں خدمت کا موقع پیدا ہو جاوے تو بہتر ہے۔ اسی خیال کے ماتحت جملہ ناظرین کرام سے پُر زور اپیل ہے کہ اگر کسی مقام پر حافظ یا مبلغ یا خطیب و پیش امام کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل پر خط و کتابت فرما کر مشکور فرماویں۔ خادم القوم :- اسد علی ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول قصبہ مونگرہ بادشاہ پور ضلع جون پور (یوپی)

دعا کیجئے میری پوتی جو چار اولاد کی ماں ہے عرصہ سے سخت علیل ہونے کے باعث رانچی میں زیر علاج ہے۔ لہذا جماعت اہل حدیث کے جملہ افراد سے عموماً اور علماء و صلحاء حضرات سے خصوصاً استدعا ہے کہ وہ اس مریضہ کی صحت یابی کے لئے نیز میرے لئے بھی خاتمہ بالخیر اور مغفرت کی خلوص دل سے دعا فرمائیں۔ (حاجی عبدالرحیم جالپوری مونگیری)

دعائے صحت میری بڑی بہن جو خورد سالہ بچوں کی ماں ہے۔ اور پھوپھی صاحبہ۔ ہر دو مرض دق میں مبتلا ہیں۔ جس سے چھوٹے چھوٹے بچے سخت پریشان ہیں۔ ناظرین اہلحدیث سے دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ شفاء عاجلہ نصیب فرمائے۔ آمین! (محمد عنایت اللہ متعلم ندوۃ العلماء خریدار اہلحدیث)

احباب کو اطلاع بوجہ تعطیلات یکم جولائی [illegible] تک میرا قیام نظام منزل دارالعلوم دیوبند میں رہیگا۔ احباب مطلع رہیں۔

(محمد عنایت اللہ متعلم ندوۃ العلماء نزیل دیوبند)

مضامین آمدہ از محمد سلیمان صاحب۔ محمد رمضان نسیم۔ پنڈت آتمانند۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی۔ نزیل اجمیر۔

مضامین غیر مقبولہ مسلمانان فتح گڑھ۔ مولانا محمد صاحب۔ مولانا عبدالقادر گنگوہی کا فتویٰ۔

دعا کریں میرا بھائی محمد عثمان بیمار ہے۔ ناظرین دعا

ملکی مطلع

جنگ چین و جاپان

کی حالت ایک مرض مزمن کی طرح ہے جو مسلول یا مدقوق مریض کو اندر ہی اندر کھائے جاتی ہے مگر ظاہر طور پر مریض اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جس سے خود مریض اور اس کے تیمار دار اسکی صحت کے خیال سے خوش رہتے ہیں۔ بعینہٖ یہی حالت اس جنگ کی ہے جو آج چار سال ہونے کو ہیں۔ جاپان چین کو آہستہ آہستہ ہضم کئے جا رہا ہے۔ کچھ علاقہ تو اس نے باقاعدہ جنگ کر کے اپنے زیر اثر کر لیا ہے جو باقی رہ گیا ہے اس کو ہڑپ کرنے کے لئے مزید جدوجہد میں مصروف ہے۔ بحری ناکہ بندی کے علاوہ خشکی کے ذرائع آمد و رفت پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش میں ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ جاپان کی کوشش کے باوجود چین کو برما روڈ کے راستہ سے امداد پہنچ رہی ہے۔ اس ہفتے کی ایک اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ شمالی چین میں جاپانیوں اور چینیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ جس کے نتیجہ میں جاپانیوں نے ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا۔ آج کل یہ لڑائی ایک سو ستر (۱۷۰) میل لمبے محاذ پر لڑی جا رہی ہے۔ ہمارے خیال میں اس جنگ کا خاتمہ تین صورتوں میں ہو سکتا ہے۔

(۱) چین جاپان کے آگے ہتھیار ڈال دے۔

(۲) چین جاپان سے اپنا مقبوضہ علاقہ اپنی قوت بازو سے واپس لے لے اور جاپان کو اتنا کمزور کر دے کہ پھر کبھی چین کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھ سکے۔

(۳) جاپان چین میں اپنے حسب منشا مراعات حاصل کر کے جنگ کا خیال چھوڑ دے۔

جنگ یورپ

آج کل جرمنی و برطانیہ کے مابین ہوائی جنگ بہ شدت جاری ہے۔ جرمنی بلقان سے فراغت حاصل کر چکا [illegible]

میں مصروف ہے۔ اسی ضمن میں جبرالٹر اور نہر سویز پر حملے کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ جس کے لئے جرمنی زبردست تیاریوں میں مشغول ہے۔ مگر ابھی تک اس کے متعلق کوئی خاص اطلاع سننے میں نہیں آئی۔ ہاں تازہ خبروں سے معلوم ہوا ہے کہ جرمنی پر برطانیہ کے ہوائی حملے پہلے سے بہت زیادہ تیز رفتاری اور شدت کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتہ جو حملہ ہوا اس کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

"لندن ۹- مئی۔ کل رات برطانوی طیاروں نے جرمنی پر اتنا شدید حملہ کیا کہ اس سے قبل اتنا شدید حملہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ لندن میں کہا گیا ہے کہ اس حملہ میں قریباً تین چار سو طیاروں نے حصہ لیا۔ جرمن ریڈیو نے بھی اعتراف کر لیا ہے کہ کل رات کا برطانوی حملہ بہت زبردست تھا۔

اس سلسلہ میں وزارت فضائیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ کل بمبار طیاروں نے جرمنی پر وسیع حملے کئے جو پولینڈ کی سرحد تک پھیلے ہوئے تھے۔ حملوں کا زیادہ زور ہمبرگ اور بریمن پر رہا۔ جہاں ہمارے بمباروں نے ہزاروں بھاری بم اور سینکڑوں آتش افروز بم گرائے۔ دونوں بندرگاہوں کی گودیوں کو سخت نقصان پہنچا۔ ہمارے ہوابازوں نے صنعتی اور فوجی مقامات کو چن چن کر نشانہ بنایا۔ حملہ کی شدت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ ہوابازوں نے عمارتوں کی دھجیاں اڑتی ہوئی دیکھیں۔ ان تمام حملوں سے ہمارے دس ہوائی جہاز واپس نہیں آ سکے۔

دوسری طرف کل رات برطانیہ میں اس طرح مئی کی پہلی آٹھ راتوں میں کل ۸۰ طیارے تباہ کئے گئے۔ یہ تعداد اپریل بھر کی تعداد سے صرف ۳ کم ہے۔ کل رات بھی جرمن حملہ کا زور ہمبرگ پر رہا جہاں خاصا جانی و مالی نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔ اس کے علاوہ شمالی ڈلینڈ کے دو اضلاع میں بھی سخت حملے ہوئے۔ جہاں کافی جانی نقصان ہوا دیگر مقامات پر بھی بم گرائے گئے جن میں لندن

بھی شامل ہے) مگر اور کہیں بھی زیادہ نقصان نہیں ہوا۔" (انقلاب لاہور ۱۱- مئی ۱۹۴۱ء صفحہ اول)

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے شام و مراکو میں جو ہوائی اڈے تھے وہ فرانس کے امیرالبحر دارلان نے جرمنی کے حوالے کر دئیے ہیں یونان کے جن جزیروں پر حال ہی میں جرمنی کا قبضہ ہوا ہے۔ وہاں بھی ہوائی اڈے تعمیر کئے جا رہے ہیں جس سے جرمنی کی بحری تیاریوں کا پتہ چلتا ہے

درہ دانیال اور ترکی

ابتدائے جنگ سے عوام کی نظریں ترکوں کی طرف لگ رہی تھیں کہ وہ کونسی جانب اختیار کرتے ہیں۔ اگرچہ ابھی تک صاف طور پر معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی پالیسی کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ تھوڑے دن ہوئے کہ جرمنی کے جہاز درہ دانیال سے گزر گئے۔ جس کے متعلق مسٹر چرچل نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہم ترکی کو اس سے روک نہیں سکتے تھے۔ درہ دانیال کے متعلق معاصر پرتاپ میں ایک نوٹ شائع ہوا ہے جسے ناظرین کی واقفیت کے درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

" اٹھارویں اور انیسویں صدی میں روس اس کوشش میں رہا کہ دریا دانیال کے رستے بحیرہ روم تک پہنچ سکے۔ لیکن برطانیہ فرانس اور ترکی مشترکہ طور پر اس کے خلاف تھے۔ نتیجہ کے طور پر کریمین جنگ چھڑ گئی۔ ۱۸۴۱ء تک تو درہ مذکور ترکی کی حکومت کے ماتحت رہا۔ اس کے بعد حکومت فی الحقیقت ترکی کی رہی۔ مگر اس پر بین الاقوامی غیر جانبداری کے قوانین عائد کر دئیے گئے۔ یہ حالت ۱۹۱۴ء تک رہی۔ ۱۹۱۸ء کی جنگ کے بعد اتحادی اس پر قابض ہو گئے۔ اور گیلی پولی کا علاقہ جس پر دردانیال کا یورپی حصہ واقع ہے۔ یونان کے حوالے کر دیا گیا درہ کو غیر مسلح کر کے ایک بین الاقوامی کمیشن کے ماتحت کر دیا گیا۔ اور اعلان کیا گیا کہ ہر قسم کے جہاز اس میں سے گزر سکتے ہیں۔ مصطفیٰ کمال پاشا کی یونان پر فتح کے بعد اسے ترکی کو واپس کر دیا گیا [illegible]

۱۹۲۳ء کی لاسنس کونیشن نے اس کی پوزیشن میں بہت سی تبدیلیاں کر دیں۔ اس طرح پھر سے اس پر ترکی کا کنٹرول ہو گیا۔ اس وقت برطانیہ اس کوشش میں تھا کہ گو اسے واپس ترکی کو کر دیا جائے مگر بین الاقوامی تجارت کے لئے اسے کھلا رکھا جائے۔ روس اس کے خلاف تھا۔ کیونکہ اسے ڈر تھا کہ کہیں دردانیال کے راستہ اس پر کوئی حملہ نہ کر دے۔ آخر کار ۲۰ جولائی ۱۹۳۶ء کو مانٹریو کونیشن نے فیصلہ کر دیا کہ ترکی پھر سے مسلح اور مستحکم کر لے۔ سابقہ بین الاقوامی گارنٹی اٹھا دی گئی۔ بین الاقوامی کمیشن بھی ختم ہو گئی۔ غرضیکہ ترکی کو مکمل اختیارات دیدیئے گئے۔ مگر ذیل کی شرائط لگا دی گئیں۔ پُرامن حالات میں ہر تجارتی جہاز بلا رکاوٹ دردانیال میں سے گذر سکتا ہے جنگی جہاز صرف دن کے وقت گذر سکتے ہیں۔ دس ہزار ٹن سے زیادہ وزن کے جنگی جہاز، آبدوزیں اور ہوائی جہاز لے جانے والے جہاز بالکل نہیں گذر سکتے۔ جنگ کی حالت میں اگر ترکی غیر جانبدار رہے تو فریقین کے جہاز یہاں سے نہیں گذر سکتے۔ تاہم ترکی کو یہ اختیار رہے کہ اگر وہ چاہے تو کسی فریق کے جنگی جہازوں کو اجازت دیدے۔ اور اگر ضرورت ہو تو ترکی پُرامن حالات میں بھی کسی فریق کے جہاز روک سکتا ہے۔" (پرتاپ لاہور ۱۰ مئی ۱۹۴۱ء ص ۴)

جب جرمنی یونان کے محاذ پر مصروف جنگ تھا تو اس نے یونانی جزیروں پر بھی قبضہ کرنا چاہا۔ یونان کی شکست کے بعد جرمن جہاز دردانیال اور آبنائے باسفورس سے گذر کر یونانی جزائر لیمناس اور لیمو تھریس پر قابض ہو گئے۔ اس کے علاوہ یہ خبر بھی آئی ہے کہ ترکی کا وزیر خارجہ برلن گیا ہے۔ یہ بھی افواہ ہے کہ ترکی و جرمنی میں غیر جانبدارانہ معاہدہ ہونے والا ہے۔ غرض جو کچھ بھی ہوگا چند یوم تک ناظرین کے سامنے آجائیگا۔

شورش عراق

گزشتہ دو ہفتوں میں عراق میں شورش رونما ہوئی۔ برطانوی اور عراقی فوجوں میں تصادم ہوا۔ کچھ ہلاک ہوئے کچھ زخمی۔ آخر کار اس کو دبا دیا گیا۔ اور آمدہ خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ اب عراق میں قریبًا سکون ہے۔ مگر بعض سیاسی مدبرین کی رائے ہے کہ اس شورش کی تہ میں نازیوں کا ہاتھ ہے۔ جس کا ثبوت یہ دیا جاتا ہے کہ عراق کی نئی حکومت نے جرمنی سے امداد طلب کی ہے۔ بلکہ یہاں تک خطرہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ جرمنی ہندوستان تک آنے کے لئے راستہ صاف کرنا چاہتا ہے وہ عراق سے ہوتا ہوا ایران اور بلوچستان کے راستے ہندوستان پر حملہ کر سکتا ہے۔ (خدا نہ کرے)

طبروق کے محاذ پر ابھی تک جرمن و برطانوی فوجیں ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں۔ اس محاذ پر جرمنی اور اطالیہ کی فوج نے کئی دفعہ حملہ کیا جو رد کر دیا گیا۔ اس مورچے پر دشمن کو بھی کافی نقصان برداشت کرنا پڑا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ کی تقریر

اس ہفتہ کا اہم واقعہ یہ بھی ہے کہ برطانوی پارلیمنٹ کے بعض ممبروں نے وزیر اعظم، وزیر خارجہ اور حکومت کے خلاف تقریریں کیں اور نوبت عدم اعتماد تک پہنچ گئی۔ رائے شماری کرنے پر حکومت کے حق میں ۴۴۷ ووٹ اور خلاف صرف تین ووٹ نکلے۔ اس کے بعد تقریریں ہوئیں وزیر اعظم نے اپنی تقریر میں تمام محاذات جنگ کی مفصل کیفیت بیان کر کے ایوان کو ہر ایک بات سے مطلع کیا۔ سابقہ حالات کے علاوہ سپین اور روس کا ذکر بھی کیا کہ شاید آیندہ یہ دونوں حکومتیں جنگ میں نئے ابواب کا اضافہ کریں۔ کیونکہ جرمنی کا ارادہ جبرالٹر پر حملہ کرنے کا ہے جو سپین کے تعاون کے بغیر بہت مشکل ہے۔ ادھر روس بھی فوجی تیاریوں میں مصروف ہے۔ ایک غیر مصدقہ اطلاع ہے کہ آیندہ چند ہفتوں کے اندر اندر ہٹلر سٹالن سے ملاقات کریگا۔ اس ملاقات میں کیا باتیں طے ہونگی اور اس کے بعد فریقین کیا کیا اقدام کرینگے اسکے متعلق ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔ اَلْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰہِ۔

ہندوستان اور جنگ

اس ہفتہ یہ خبر آئی ہے کہ بحر ہند میں دس ہزار ٹن کا ایک جرمن جہاز غرق کر دیا گیا ہے ۵۳۰ اشخاص قید کر لئے گئے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ جہاز دشمن کا جنگی جہاز تھا جو چھاپے مارتا تھا۔ اس لئے برطانوی جہازوں نے مقابلہ کر کے اس کو غرق کر دیا حکومت ہند نے ہندوستان کی حفاظت کے لئے ایک آرڈیننس (ہنگامی قانون) کے ذریعے تمام صوبائی حکومتوں کو ہوائی طاقت میں توسیع کرنے کے اختیارات دیئے ہیں۔

مسٹر مشرقی کی رہائی

مسٹر عنایت اللہ مشرقی ایک سال سے حکومت کے نظر بند ہیں۔ سننے میں آیا تھا کہ انکی صحت خراب ہے۔ اس کے علاوہ خاکساروں نے کوشش کی کہ حکومت ان کو رہا کر دے۔ گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کے روز پنجاب میں یوم مشرقی بھی منایا گیا۔ جس میں جھنڈے کو مشرکانہ طریق سے سلامی دی گئی۔ اور ان کی صحت کے لئے دعا کرنے کے علاوہ حکومت سے ان کی رہائی کی درخواست کی گئی۔ میاں احمد شاہ بیرسٹر پشاوری نے اس سلسلے میں بہت جدوجہد کی مگر آخر ناکام رہے۔ کیونکہ حکومت نے ان کو رہا کرنے سے انکار کر دیا۔

ہڑتال کے متعلق

پنجاب میں فروخت ٹیکس و قانون منڈیاں کے خلاف قریبًا ہفتہ بھر زبردست ہڑتال جاری رہی جو بالآخر کم و بیش سمجھوتہ ہو جانے سے کھل گئی ہے مگر غلہ منڈیاں بدستور بند ہیں۔ باقی بازار کھل گئے ہیں۔ کاروبار جاری ہو گیا ہے۔ اس عرصہ میں جو نقصان ہوا ہے اس کا کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا غلہ منڈیوں کی ہڑتال کے سلسلہ میں کہا جاتا ہے کہ وہ مطالبات ایسے ہیں [illegible]

ماہنامہ

الاسلام مفت

ماہنامہ الاسلام جس میں تبلیغی - تاریخی - ادبی اور اخلاقی مضامین شائع ہوتے ہیں - اس کا چندہ ایک روپیہ سالانہ تھا - اب چار آنہ (۴) کے ٹکٹ آنے پر ایک سال کے لئے جاری کیا جائیگا۔

پتہ :- مینیجر "الاسلام" کشمیری بازار - لاہور

تمام دنیا میں بے مثل

غزنوی سفری حمائل شریف

مترجم و محشی اردو کا ہدیہ چار روپیہ

اجرت جلد بندی اعلیٰ چرمی عہ - پارچہ مطلا ۸؍

تمام دنیا میں بے نظیر

مشکوٰۃ مترجم و محشی اردو

چار جلدوں میں

کا ہدیہ عنہ روپے - فی جلد ۵؍

ان دونوں بے نظیر کتابوں کی کیفیت اخبار اہلحدیث میں شائع ہوتی رہی ہے

پتہ :- مولانا عبدالغفور صاحب غزنوی
محمد ایوب خان غزنوی
مالکان کارخانہ انوار الاسلام امرتسر

صحیفہ رحمت

اس کتاب میں ایسے نسخہ جات لکھے گئے ہیں جو کم خرچ اور بالا نشین ہونے کے پورے مصداق ہیں۔ اس کتاب میں ہر بیماری کے نسخہ جات درج ہیں۔ لہذا چاہئے کہ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت عہ محصول ڈاک علاوہ - پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔ ۱؍

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کرکے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ ۱؍

خصائل النبی خلاصہ ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پُر نور کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ایک آنہ (۱؍)

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا صاحب نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اس کو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ لکھائی، چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے۔ قیمت فی نسخہ ۱؍ بغرض تقسیم فی سینکڑہ ۵؍

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱؍

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کرکے انکے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱؍)

ہدایت الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر جو حقوق ہیں مختصر طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ قیمت ۱؍

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۲؍

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت اور طریقت دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ایک آنہ (۱؍)

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں انکی حکمتوں کا بیان ایک اعلیٰ پیرایہ میں کیا گیا ہے۔ قیمت ۳؍

اتباع الرسول امرتسری منکرہ حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا صاحب موصوف کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع الرسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کے شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴؍

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل القرآن کے طریقہ نماز کا مدلل طور پر رد کیا ہے۔ ۳؍

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کرکے قرآن مجید سے ان کے مؤمن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳؍

پتہ ملنے کا :- مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر

سرمہ اکسیر العین

دھند، جالا، غبار، ڈھلکہ، خارش، سرخی چشم کے علاوہ ضعف بصارت کو زائل کرکے بینائی کو روشن کرنے میں اکسیر بے نظیر ہے۔ ہزارہا لوگ اسکے استعمال سے عینک کی زحمت سے نجات پا چکے ہیں۔ بحالت صحت اس کا استعمال ہونیوالی امراض سے بچاتا ہے۔ منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

پتہ :- مینیجر کارخانہ سرمہ اکسیر العین رجسٹرڈ حکیم سٹریٹ امرتسر

ملکی مطلع

(بقیہ مضمون از صفحہ ۱۶)

بیوپاری چاہتے ہیں کہ قانون کی خلاف ورزی کی صورت میں لائسنس کی منسوخی کا حکم واپس لیا جائے۔

دوسرے یہ کہ قانون کے نفاذ کے بعد کاروبار کی نگرانی کے لئے جو کمیٹیاں بنائی جائیں گی ان میں زمینداروں کی اکثریت نہ ہونی چاہئے بلکہ زمینداروں اور بیوپاریوں کے نمائندوں کی تعداد مساوی رکھی جائے۔ حکومت ابھی تک ان مطالبات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوئی۔ اسی لئے ہڑتال جاری ہے۔ چنانچہ سردار سنتو کھ سنگھ صدر پروٹسٹ کمیٹی نے اعلان کردیا ہے کہ جب تک حکومت ہمارے مطالبات نہیں مانیگی ہڑتال جاری رہیگی۔ خدا کرے کہ فریقین بہت جلد کسی بات پر سمجھوتہ کرلیں۔ اس کش مکش میں بے چارے زمینداروں کو سخت تکلیف کا سامنا ہورہا ہے۔ جو جنس فروخت نہ ہونے کی وجہ سے نہ سرکاری مالیہ ادا کرسکتے ہیں اور نہ خانگی ضروریات پوری کرسکتے ہیں۔

ہم ارباب حکومت کی توجہ اس مشکل کے حل کی طرف مبذول کراتے ہیں کہ جہاں اس نے فروخت ٹیکس کے معاملہ میں دوراندیشی کا ثبوت دیکر قانون کو نرم کردیا ہے۔ اسی طرح منڈیوں کے قانون میں بھی بیوپاریوں کی معقول شکایات کا تدارک کرے تاکہ صوبہ کا کاروبار بدستور جاری ہوکر ہر فریق کی خوشحالی کا باعث ہو اور اس معاملہ میں حکومت شیخ سعدی کی اس نصیحت کو یاد رکھے ؎

رعیت چو بیخ است وسلطاں درخت
درخت از بیخ باشد اے پسر سخت

تصانیف مولٰنا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے۔ جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کے لئے بہت مفید ہے۔ فی عدد ۱ر فی سینکڑہ ۱۲ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ مذاہب) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ پاکٹ سائز۔ قیمت ۴ر

مأتہ ثنائیہ یعنی احادیث نبویہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یکصد احادیث مختلف عنوانات مثلاً ایمان۔ اتباع سنت۔ نماز و طریق نماز۔ نماز باجماعت۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ حج و جہاد۔ فضائل قرآن۔ اخلاق ذکر اللہ وغیرہ کے تحت بیان کی گئی ہیں۔ ہر مسلمان کو یاد کرکے ان پر عمل کرنا چاہئے۔ قیمت ۴ر

ادب العرب اس رسالہ میں صرف ونحو کو نہایت عمدہ اور آسان طریق سے بیان کیا گیا ہے۔ مبتدی طلباء کے لئے بے حد مفید ہے۔ کیونکہ بنیاد مستحکم ہونے سے آئندہ انکو سہولت رہتی ہے۔ قیمت ۳ر

التعریفات النحویہ طلبائے مدارس عربیہ کیلئے علم نحو کی تعریفیں مع مثالوں کے لکھی گئی ہیں۔ رسالہ کا ایک صفحہ ان تعریفوں اور مثالوں کی مزید مشق کرنے کے لئے خالی چھوڑا گیا ہے۔ تمام رسالہ عربی میں ہے۔ قیمت ۲ر

کتب متعلقہ اہل حدیث

اہلحدیث کا مذہب۔ اہلحدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت صرف ۶ر

تقلید شخصی و سلفی جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اخذ مسائل میں صرف قرآن وحدیث کو اپنا نصب العین بناتے تھے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۵ر

حدیث نبوی اور تقلید شخصی اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل دیکر فرقہ اہلقرآن کا منہ بند کیا ہے۔ دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کرکے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ اخیر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کرکے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت تین آنے (۳ر)

آمین رفع یدین مع قرأۃ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کرکے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض معتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ لکھائی۔ چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۲ر

علم الفقہ اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ مطابق قرآن وحدیث ہے اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں قیمت ۲ر

فقہ اور فقیہ اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ ۳ر

تنقید تقلید یہ وہ تحریری مباحثہ ہے جو مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی اور مولانا ابوالوفا میں تقلید شخصی پر اخبار "اہلحدیث" گوجرانوالہ اور "اہلحدیث" امرتسر میں ہوا۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث ان مباحثات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث اور احناف مختلف مقامات میں رونما ہوئے۔ ہندوستان کی ہائیکورٹوں اور لندن کی پریوی کونسل کے فیصلہ جات جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے۔ ۱۲

اجتہاد و تقلید اس رسالہ میں مسئلہ تقلید شخصی پر عالمانہ بحث کی گئی ہے اور مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق انیق کی گئی ہے اور ثابت کیا ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے گا۔ قیمت چھ آنے ۶

اصول فقہ۔ فقہ کے اصول عربی زبان میں مع ...

(در تردید قادیانی مذہب)

الہامات مرزا اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر مفصل بحث کر کے ان کو غلط ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعی منافی ہے۔ قیمت ۹

تاریخ مرزا مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا وفات اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۴

نکاح مرزا مع اضافات جدیدہ، جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) ...

اور مرزا کی منکوحہ کی ... مندرج ہے۔ اور کتاب آیۃ اللہ مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے امیر جماعت احمدیہ لاہوری پارٹی کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ ۶

چمنستان مرزا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام میں اختلاف ثابت کیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت دو پیسے۔

شہادات مرزا ملقب بہ عشرہ مرزائیہ جس میں دس شہادتوں (اقوال نمبرہ اور اقوال و الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت و موعودیت کی تردید کی گئی ہے اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار

ثنائی برقی پریس امرتسر

میں

اردو۔ انگریزی۔ ہندی۔ گورمکھی۔ لنڈے کی چھپائی نہایت عمدہ۔ خوشنما۔ رنگ دار۔ سادہ اور ارزاں نرخوں پر حسب وعدہ کی جاتی ہے۔ اگر آپ نے کوئی کتاب۔ پمفلٹ۔ اشتہار۔ رسیدیں۔ دعوتی خطوط۔ لیٹر فارم اور لیبل وغیرہ چھپوانے ہوں تو بذات خود تشریف لائیں یا بذریعہ خط و کتابت نرخ وغیرہ طے کریں۔ آپ ایک دفعہ تجربہ کریں۔ پھر اس کے بعد آپ خود بخود مستقل گاہک بن جائیں گے۔ آرڈر یا خط و کتابت اس پتہ پر کی جائے۔

منیجر ثنائی برقی پریس۔ ہال بازار امرتسر

غنیۃ الطالبین مع فتوح الغیب

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی مشہور و معروف تصنیف ہے۔ جس میں ... مسائل درج ہیں۔ اردو خواں ناظرین کے لئے اردو ترجمہ بھی ... گیا ہے۔ عربی عبارات با اعراب اور حنا شدہ ہیں۔ حاشیہ پر "فتوح الغیب" کے مقالات مع عربی و اردو درج ہیں۔ کتاب ہذا کی زیادہ تعریف فضول ہے۔ حضرت پیر صاحب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی ہی کافی ضمانت ہے۔ پیر صاحب کے مریدین کو یہ کتاب خرید کر ضرور پڑھنی چاہئے۔ لکھائی۔ چھپائی۔ کاغذ عمدہ۔ قیمت پانچ روپے

منگوانے کا پتہ :- **منیجر دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر**

... طلباء مدارس عربیہ کے لئے کتابی صورت میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت ایک آنہ

معقولات حنفیہ اس رسالہ میں فقہ حنفیہ کے سات مسائل معقود الخبر ... مرتدہ۔ حرمت مصاہرہ۔ ... الاقتداء مقیم بالمسافر۔ تفریق بین الزوجین پر روشنی ڈال کر فقہ حنفیہ کے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی تصنیف "الحیلۃ الناجزہ" پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ ضرور منگائیں۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳

والی پیشگوئی کی قطعی تردید ان کے اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ جدید ایڈیشن۔ قیمت ۳

عقائد مرزا مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت دو پیسے۔

فاتح قادیان جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعاوی مرزا صاحب قادیانی بابت ... مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی روئداد مع فیصلہ منصف ...

روپیہ انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی آج تک وصول نہ کر سکے۔ قیمت ۳

نوٹ :- محصول ڈاک سب کتب کا خریدار کے ذمہ ہوگا۔ یہاں اصل قیمتیں درج ہیں۔

ملنے کا پتہ :- **منیجر اہلحدیث** ...

جلد ۳۸ اہلحدیث نمبر ۳۵۲ - یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے

اغراض ومقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد وضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہوں گے۔
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

نمبر ۲۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اہلحدیث

مدیر مسئول ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۲ - شعبان ۱۳۲۱ھ - ۱۳ - نومبر ۱۹۰۳ء

دفتر اہلحدیث امرتسر ، کوچہ کرم بھائی

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداران سے ...
عام خریداران سے ...
... ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ... شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ

بذریعہ خط وکتابت ہوسکتا ہے۔

جملہ خط وکتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۵ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۶۰ھ مطابق ۲۳ - مئی سنہ ۱۹۴۱ء یوم جمعۃ المبارک

فہرست مضامین

انتخاب الاخبار - - - - - - ص۱
ہزواں - بچاؤ اور قیامت - - - - ص۳
قادیانی پیشگوئیاں - - - - - ص۴
پیرصاحب جیلانی کی کرامت ہے یا اہل بدعت کی گپ ؟ (بریلوی مشن) - - - ص۶
یہ خلافت کیسی ہے ؟ - - - - - ص۷
ختم نبوت ص۸ - سیرۃ المصطفیٰ - ص۹
تیرا پیشتی بجواب شخصیت پرستی - - ص۱۰
ملکی مطلع - - - - - - ص۱۱، ۱۲
فتاوے ص۱۳ - متفرقات - - - ص۱۳
اشتہارات - - - - - - ص۱۴، ۱۶

انتخاب الاخبار

تا ۲۰ مئی

— امرتسر میں غلہ منڈیوں کے سوا باقی تمام کاروبار جاری ہے۔

— امرتسر میں مس خدیجہ فیروز الدین پرنسپل گرلز کالج کے خلاف چند طالبات کے والدین نے ایف۔اے کے امتحان میں بیٹھنے کے لئے رول نمبر نہ دینے کی وجہ سے سینئر سب جج امرتسر کی عدالت میں دعویٰ دائر کیا تھا مگر عدالت نے مدعا علیہا کے وکیل کا بیان سن کر دعویٰ خارج کر دیا۔

— حکومت پنجاب نے قانون ملازمین میں ترمیم کر کے تاجروں کو ملازمین کے متعلق چھ رجسٹروں کی بجائے دو رجسٹروں کا حکم باقی رکھا ہے۔

— حکومت ہند نے سمندروں میں تصویر کشی کی ممانعت کر دی ہے۔

— خانصاحب شیخ عبدالعزیز داماد مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم انتقال کر گئے رحمہ اللہ۔

— حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ خلیج فارس کی ایرانی یا عراقی بندرگاہوں سے جو مال ۱۵ مئی سے یا اس کے بعد ہندوستان روانہ ہوگا اسے ساحل ہند پر اترنے کی اجازت نہیں دی جائیگی جب تک کہ مال کے ہمراہ برٹش سفیر کا سارٹیفکیٹ ساتھ نہ ہو۔

— برطانیہ کے محکمہ بحر کا اعلان ہے کہ بحیرہ روم کی ناکہ بندی میں توسیع کر دی گئی ہے۔ کوئی بحری جہاز حکومت برطانیہ کی اجازت کے بغیر بحیرہ ترکی کے سمندروں میں سفر کریگا تو اسکے نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

— اخبارات کا بیان ہے کہ شام سے سامان جنگ کی بھری ہوئی گاڑیاں ترکی کے راستہ سے بغداد پہنچ رہی ہیں۔

۔۔۔۔ جرمن فوجیں وسامان عراق پہنچ چکا ہے
جرمن افسروں نے عراقی فوجوں کی کمان سنبھال لی ہے

—— برطانوی ہوائی جہازوں نے شام اور عراق کی سرحد پر ان شامی والنٹیروں پر بمباری کی ہے جو رشید علی کی امداد کو لاریوں پر عراق جا رہے تھے۔

—— امریکہ کے محکمہ بحریہ نے اپنے جہازوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ فرانسیسی جہاز جہاں کہیں بھی ملیں ان پر قبضہ کر لیا جائے۔

—— ہر ہٹلر کا دست راست ہر ہیس جرمنی سے فرار ہو کر بذریعہ ہوائی چھتری سکاٹ لینڈ اترا جسے اب انگریزوں نے کسی محفوظ مقام پر ٹھیرا رکھا ہے (مفصل دیکھو صلا پر)

—— حکومت مصر نے ایک ہزار پونڈ کا اعلان کیا ہے جو اس شخص کو دیا جائیگا جو عزیز المصری پاشا سابق چیف جنرل کے متعلق خبر دیگا۔ اس کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ وہ مصر سے ہوائی جہاز کے ذریعہ بھاگ گیا ہے۔

—— قاہرہ کی اطلاع ہے کہ لیبیا کے رقبہ میں برطانیہ کی آسٹریلین فوجوں نے طبروق کے بیرونی مورچوں کے کئی ناکوں اور سولم پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ ۲۵ جرمن قید کئے۔

—— روم کی اطلاع ہے کہ شاہ اٹلی کے بھتیجے شہزادہ امیڈیورا برٹو کو کروشیا کا بادشاہ بنا دیا گیا ہے

—— برطانوی ہوائی جہازوں نے موصل پر زبردست بمباری کی ہے جس سے پندرہ سو عراقی ہلاک و زخمی ہوئے

—— یونان میں جرمنی زبان کا پڑھنا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

—— جاپانی افسروں کی تجویز ہے کہ سوچو کے مشرق میں ۵ میل کے رقبہ میں چینی حملہ آوروں کو روکنے کے لئے خاردار تار لگا دی جائے۔

—— چنکنگ کے مقام پر ۶۳ جاپانی ہوائی جہازوں نے بمباری کی جن سے ایک سو مکان تباہ ہوئے۔

—— پیکن کی اطلاع ہے کہ جنوبی شانسی میں دس روز سے چینی و جاپانی افواج میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے۔ چین کی ایک لاکھ اسی ہزار فوج کے گرد جاپانیوں نے گھیرا ڈال رکھا ہے۔

—— روس اور چین کے معاہدہ میں مزید توسیع ہو گئی ہے۔ جس کی رو سے چین روس کو خام مال بھیجیگا اور روس چین کو ہتھیار بھیجیگا۔

—— جاپانیوں کا دعویٰ ہے کہ شانسی اور ہونان کی سرحد پر ۴۲ ہزار چینی ہلاک و دس ہزار زخمی ہوئے ہیں۔

"اسلام اور مسیحیت"

کی تصنیف اور کتابت ختم ہو گئی لہ الحمد! ضخامت اندازہ سے قریباً دگنی ہو گئی ہے۔ کاغذ کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جانے کی وجہ سے کتاب پہ لاگت بہت زیادہ آگئی ہے۔ تاہم قیمت میں تخفیف کا لحاظ رکھ کر اصل قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/) رکھی گئی ہے۔ یہ کتاب عیسائی مباحث میں ہمیشہ کے لئے انشاء اللہ فیصلہ کن ثابت ہوگی۔ ہمدردان اسلام جلد منگائیں۔ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

نوٹ کرلیں

جن خریداروں کی قیمت ماہ مئی میں ختم ہے ان کے نام آیندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ اگر وہ قیمت ارسال کر چکے ہوں تو بہتر ورنہ وی پی ضرور وصول کر لیں۔ اسے واپس کر کے دفتر کو نقصان نہ پہنچائیں۔ (منیجر)

—— معلوم ہوا ہے کہ نازی حکام نے ہر ہیس کی بیوی اور اس کے دوستوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

—— قاہرہ سے ایک فوجی اعلان مظہر ہے کہ حبشہ میں امبالاگی کی سات ہزار اطالوی فوج نے ہتھیار ڈال دئیے ہیں۔

—— امرتسر میں ۲۰ مئی کی صبح کو معمولی بارش ہوئی

اطلاع عام

میرا لڑکا عبدالرشید نافرمان اور بداعمال ہے۔ اس لئے میں پبلک کی آگاہی کیلئے اطلاع دیتا ہوں کہ میں اس کے کسی کام میں مددگار یا ذمہ دار نہیں ہوں۔ نہ لین دین میں نہ قانونی ذمہ داری میں۔ اب اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں اس کے حق میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو ہدایت دے۔

المعلن:۔ شیخ فضل دین بقلم خود پروپرائٹر آفتاب بوٹ ہاؤس۔ کٹرہ سفید امرتسر

دعائے صحت

جناب مولنا مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب کچھ عرصہ سے بعارضہ اختلاج قلب مبتلا ہیں۔ اگر کسی صاحب کے پاس کوئی تیر بہدف نسخہ موجود ہو تو پتہ ذیل پر ارسال فرماویں اور ناظرین سے استدعا ہے کہ مولنا موصوف کی جلد صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں پتہ یہ ہے:۔ مولنا مولوی خلیل بن محمد صاحب عرب محلہ لکھیر پورہ بھوپال۔

راقم:۔ امیر حمزہ آروی حال مقیم بھوپال

اطلاع عام

پنڈت ٹھاکر دت صاحب شرما موجد امرت دھارا لاہور رفاہ عام کی خاطر ایک کتاب لکھنا چاہتے ہیں جس میں ساٹھ برس سے زائد زندگی والے مرد، عورت کے حالات صحت و خاص تجربات درج ہونگے۔ جن شائقین نے اس کتاب میں اپنے حالات درج کرانے ہوں وہ پنڈت صاحب سے خط و کتابت کریں۔

قاری سرفراز حسین صاحب عزمی مرحوم

جو دہلی کے مشہور ادیب گزرے ہیں۔ ان کے حالات زندگی یکجا جمع کئے جا رہے ہیں۔ موصوف کے احباب کو جو حالات معلوم ہوں۔ پتہ ذیل پر بھیج دیں۔ (عباس حسین قاری۔ قاری ہاؤس ٹمیا محل دہلی)

—— جرمنی نے فرانس کے ایک لاکھ سے زائد قیدیوں کو رہا کر دیا ہے۔

—— عراق جانے والی جرمن اور اطالوی فوجوں کے سولہ ڈویژنوں (قریباً اڑھائی لاکھ) کے لئے شام سے فرانس کا سامان جنگ مل گیا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث
۲۵- ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ

مرزا - بہاء اللہ اور قیامت

سلطنتوں کے قوانین انتظام ملکی کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی ظالم کو ظلم سے روکنے اور مظلوم کا بدلہ لینے کے لئے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے مولنا حالی مرحوم نے قانون کے متعلق ایک رباعی لکھی ہے جو قابل شنید ہے ؎

قانون کہ ہے بیشتر یقیناً بے کار
حاشا کہ ہو اس پہ نظم عالم کا مدار
جو نیک ہیں ان کو نہیں حاجت اسکی
جو بد ہیں وہ بنتے نہیں نیک اس سے زنہار

ٹھیک اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبیات میں کسی امر کے متعلق خواہ کیسی ہی نص صریح ہو متعصب اور ضدی لوگ اپنی کوشش سے اس کو ایسا محرف کر دکھاتے ہیں گویا وہ مشہور معنی میں نازل ہی نہیں ہوئی۔ اس قسم کے مدعی ہمارے سامنے کئی ایک ہیں مگر سردست ہم دو فرقوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس امر میں مساوی الاقدام ہیں۔ ان میں سے ایک قادیانی فرقہ ہے دوسرا بہائی فرقہ۔ ہماری یہ تحقیق غیر متبدل ہے کہ یہ دونوں فرقے باہم مستفیض اور مفیض کی نسبت رکھتے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی کی تحریرات سے فیض پایا تھا۔ ہمارا یہ دعوی محض ادعا ہی نہیں بلکہ اس کا ثبوت بھی ہم اپنے رسالہ "بہاء اللہ اور مرزا" میں ناقابل تردید دلائل سے دے چکے ہیں۔ آج ہم اس کے متعلق دو مثالیں پیش کرتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ ان دونوں گروہوں کو اپنے اپنے مقاصد کے لئے نصوص میں تحریف کرنے کا ملکہ کہاں تک حاصل ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود دمشق (شام) میں نازل ہونگے (دمشق ایک شہر کا نام ہے جسے سب جانتے ہیں) جیسے کوئی کہے کہ اخبار اہلحدیث کا دفتر امرتسر میں ہے۔ اس بات کے سننے والے کو یقین ہو جائیگا کہ جس مقام کا نام امرتسر ہے دفتر اہلحدیث اسی جگہ ہے۔ یہ فقرہ کسی طرح قابل تاویل نہیں ہے مگر مرزا صاحب نے قادیان پنجاب میں پیدا ہو کر قادیان ہی کو دمشق بنا دیا۔ کس طرح بنایا؟ محض زور قلم اور خود غرضی سے تحریف کر کے کہا کہ دمشق میں یزیدی الطبع لوگ رہتے تھے اسی خصلت کے لوگ قادیان میں بھی رہتے ہیں لہذا قادیان بھی دمشق ہے۔ (ازالہ اوہام)

جل جلالہ! کون پوچھے کہ جس وقت یہ لفظ دمشق جناب رسالت مآب کی زبان وحی ترجمان سے نکلا تھا اس وقت بھی دمشق میں یزیدی صفت لوگ رہتے تھے۔ یا وہ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھے۔ مثال کے طور پر ہم استاد غالب مرحوم کا ایک شعر پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ؎

غم نہیں رہتا ہے آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

آج جس برق (بجلی) سے شہروں میں روشنی ہورہی ہے کیا استاد غالب کی مراد یہی برق تھی ہرگز نہیں کیونکہ اس وقت یہ برق ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ اسی لئے برق سے آپ کی مراد آسمانی برق تھی جو چمک کر زمین کو روشن کرتی ہے۔ جس طرح استاد غالب کے کلام میں یہ مصنوعی برق (بجلی) مراد نہیں ہو سکتی۔ ٹھیک اسی طرح دمشق سے مراد یزیدی صفت لوگوں کی جائے سکونت نہیں ہو سکتی۔ چاہے وہ قادیان ہو یا لاہور۔

دوسری مثال بہائیوں کی ہے جو نصوص قرآنیہ کو اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں قیامت کے کئی ایک نام آئے ہیں۔ ان میں سے ایک نام یوم القیامۃ بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے:-

ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ (پ ۲۳ - ع ۱۷)

یوم البعث بھی آیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

لَقَدْ لَبِثْتُمْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ (پ ۲۱ - ع ۹)

اسی طرح اور بھی بہت سے نام آئے ہیں۔ مثلاً القارعہ۔ الحاقہ۔ الصاخہ۔ یوم الحسرت۔ یوم الآزفہ۔ یوم الخروج اور طامۃ الکبریٰ وغیرہ۔ جہاں جہاں یہ نام آئے ہیں وہاں ساتھ ساتھ بنی آدم کے نیک و بد اعمال کا فیصلہ اور اس کا نتیجہ بھی مذکور ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:-

اِنَّ رَبَّكَ يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ (پ ۲۵ - ع ۱۸)

اس فیصلے کی تفصیل بھی صریح ملتی ہے آیات ذیل ملاحظہ ہوں:

(۱) فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ (پ ۲۵ - ع ۲)

سلہ قیامت کے دن ایک فریق جنت میں ہوگا ۔۔۔۔

(۲) كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْئًا بِمَا اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ[1] (پ ۲۹- ع ۶)

(۳) اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا لِلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا[2] (پ ۳۰- ع ۲)

بہائی لوگوں کا زعم ہے کہ قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ کی بعثت کا زمانہ ہے اور یہی قیامت ہے۔ اس کے سوا قیامت کا کوئی خاص دن مقرر نہیں ہے۔ چنانچہ بہائی رسالہ "پیامبر" دہلی بابت مئی میں قیامت کے متعلق ایک مکالمہ (اصلی یا فرضی) شائع ہوا ہے جس کی سرخی ہے:-

قیامت کے متعلق بات چیت

اس گفتگو کو ہم نے غور سے پڑھا۔ چونکہ یہ گفتگو مصنوعی معلوم ہوتی ہے۔ اس لئے متکلم نے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت لگا دیا۔ قرآن مجید میں جس قدر صریح آیتیں بعد قیامت مُردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہم نے ہر چند اس مکالمہ کو دیکھا۔ ان آیات صریحہ کا کہیں ذکر نہیں پایا۔ مثلاً

(۱) اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (پ ۳۰- ع)

(جب اہل قبور اٹھائے جائیں گے تو ہر نفس اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لیگا)

(۲) يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ (پ ۲۷- ع)

(جس دن لوگ قبروں سے نکلیں گے تو کثرت تعداد کی وجہ سے پھیلی ہوئی ٹڈیوں کی طرح نظر آئیں گے پکارنے والے کی طرف دوڑتے چلے جائینگے۔ کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا سخت ہے)

(۳) وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ (پ ۲۳- ع ۳)

(جب قرنا میں پھونکا جائیگا تو لوگ فوراً اپنے پروردگار کی طرف بھاگ کھڑے ہونگے)

ان تین آیات کے علاوہ اور بہت سی آیات اس معنی میں نص صریح ہیں کہ قیامت کے روز مُردے قبروں سے زندہ نکل کھڑے ہونگے۔ یہ ایسی بات ہے کہ کسی طرح اس کی تاویل نہیں ہو سکتی۔

فرقہ بہائیہ اپنے عقیدہ کی پابندی میں جو کچھ کہیگا وہ اس شاعرانہ تخیل سے زیادہ نہیں ہوگا۔ جو غالب مرحوم نے یوں ادا کیا ہے ؎

جانتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب! قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

(نوٹ) دیکھیں اہل بہاء ان آیات پر کیا تصرف کرتے ہیں۔

[1] گزشتہ دور (دنیاوی زندگی) میں تم نے جو نیک اعمال کئے تھے۔ ان کے عوض خوب کھاؤ پیو۔ ۱۲ منہ

[2] بے شک جہنم گھات کی جگہ (اور) سرکشوں کے رہنے کا مقام ہے۔ ۱۲ منہ

قادیانی مشن

قادیانی پیشگوئیاں

بجواب مولوی شیر علی صاحب قادیانی

ما مواعیدها الا الاباطیل

مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو اس بات کا پختہ یقین ہے کہ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے اسلئے وہ واقعات مکذوبہ کو صحیح واقعات کی صورت میں پیش کر دیتے ہیں۔ خصوصاً تیس۳۰ چالیس۴۰ برس کی پرانی پیشگوئیاں جن کا کذب نمایاں ہو چکا تھا۔ آج سچائی کے لباس میں پیش کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر آج ہم مرزا صاحب کی دو مکذوبہ پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہیں۔ جن کو قادیان کے ایک متن بزرگ مولوی شیر علی صاحب نے بڑے طمطراق سے سچائی کے لباس میں پیش کیا ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے:-

اخبار الفضل مورخہ ۶ مئی میں موصوف کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں مرزا صاحب کی بعض پیشگوئیوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک پیشگوئی زلزلے کے متعلق ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:-

عفت الدیار محلها ومقامها

یہ عربی جملہ عرب جاہلیت کے قصیدے کا ایک مصرع ہے۔ عرب قومیں خانہ بدوش رہتی تھیں جہاں ان کو کوئی جگہ سبزہ زار نظر آتی وہیں اپنے ریوڑ چھوڑ دیتے جب وہاں گھاس چارہ ختم ہو جاتا تو دوسری جگہ چلے جاتے۔ شعرائے عرب اپنی محبوبہ کو ایسے ہی قبائل میں شمار کرتے تھے۔ قافلہ چلے جانے کے بعد خالی جنگل کا نظارہ تصور میں لا کر اپنی محبوبہ کو یاد کرتے چنانچہ اس کے متعلق امرؤ القیس کہتا ہے ؎

کانی غداة البین یوم تحملوا
لدی سمرات الحی ناقف حنظل

(جس روز محبوبہ کا قافلہ ڈیرہ کوچ کر گیا میں کیکر کے پیڑ نیچے بیٹھ کر آنسو دیا جیسے کوئی حنظل (اندرائن) توڑتا ہوا آنسو بہاتا ہے)

مرزا صاحب نے اس مصرع کو اپنے الہام کی صورت میں پیش کیا ہے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے الہاموں کی حقیقت کیا تھی۔ اہل دانش سمجھ لیں۔ مولوی شیر علی نے اس الہام کے متعلق جو لکھا ہے وہ یہ ہے:-

جب آپ (مرزا صاحب) ظاہر ہوئے تو اس ملک میں سالہا سال سے کوئی زلزلہ نہ آیا۔ مگر آپ نے ۱۹- دسمبر ۱۹۰۳ء کو زلزلہ کی خبر دی۔ اور فرمایا:-

"زلزلہ کا ایک دھکا"

(البدر یکم جنوری ۱۹۰۴ء صفحہ ۹)

پھر جون ۱۹۰۴ء میں فرمایا:-

"عفت الدیار محلھا و مقامھا"

(البدر ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵)

یعنی ایک علاقہ مٹ جائیگا اور وہ ایسا علاقہ ہوگا۔ جہاں بعض لوگوں کی مستقل رہائش ہوگی۔ اور بعض کی عارضی گویا اس جگہ یہ بھی پتہ دیدیا کہ وہ علاقہ پہاڑی ہوگا کہ جہاں بعض لوگ رہائش رکھتے ہیں۔ اور بعض صرف موسم گرما میں عارضی طور پر جاکر رہتے ہیں۔ چنانچہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا۔ اور ایسا آیا کہ کئی ملکوں نے زلزلہ کا ایسا دھکا نہ دیکھا تھا۔ ہندوستان میں کانگڑہ، بھاگسو، پالم پور، سجان پور تیرہ اور دیگر مقامات کلو وغیرہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی پیشگوئی کے بعد جب وہ زلزلہ آیا تو ۲۵ ہزار آدمی ایک آن کی آن میں ہلاک ہوگئے"۔ (الفضل ۷ مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

اہلحدیث | ہم مولوی شیر علی صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس الہام کی تاریخ بھی بتا دی گو ہمیں پہلے ہی معلوم تھی۔ اسی لئے ہم اسی اخبار سے الہام مذکور کی تشریح بزبان مرزا صاحب نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں:-

"دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہوگا کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخبار یں نکلتی ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑیگی اور سخت پڑیگی۔ دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸ اور اخبار بدر نمبر ۲۰ و ۲۱ صفحہ ۱۵ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء۔

ناظرین! | اس عبارت کو غور سے پڑھئے! مرزا صاحب اپنے الہام کی تشریح لفظ یعنی کہہ کر طاعون سے کرتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوا کہ یہ الہام طاعون سے متعلق تھا۔ مگر چونکہ طاعون سے کوئی بستی اسطرح برباد نہیں ہوئی جس کے محل اور مقام سب مٹ گئے ہوں اور جن کا نام نشان بھی کوئی نہ جانتا ہو۔ اسلئے یاروں نے کوشش کی کہ اس کو طاعون سے ہٹا کر زلزلہ سے متعلق کیا جائے۔ ورنہ بات صاف ہے کہ مرزا صاحب نے ابتداء ہی میں اس کو طاعون سے متعلق بتایا تھا۔ چونکہ طاعون سے کسی بستی کی ایسی حالت نہیں ہوئی۔ لہذا یہ پیشگوئی غلط ٹھیری۔

دوسری پیشگوئی بنگال کے متعلق ہے۔ اس بارے میں مولوی شیر علی کے الفاظ یہ ہیں:-

"بنگال کے دو حصے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کر دیئے۔ اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے بہت شور مچایا مگر ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ لارڈ کرزن کے بعد دوسرا وائسرائے آیا۔ اس وقت بھی اس تقسیم کے خلاف کوشش کی گئی مگر اس نے بھی کچھ نہ کیا۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ یہ طے شدہ فیصلہ ہے۔ غرض سالہا سال تک جلسے کرکے کوشش کی گئی مگر بے سود۔ آخر ہندو مایوس ہوگئے۔ انہی دنوں یعنی فروری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پاکر یہ خبر شائع کی کہ:-

"پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی"۔

(بدر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء صفحہ ۲)

[illegible] نے جب یہ خبر [illegible] [illegible] لوگوں کی [illegible] [illegible] لئے لوگوں نے بڑی [illegible] کی۔ گو حالات اس خبر کے پورا ہونے کے بالکل برخلاف تھے۔ لیکن پھر بھی یہ خبر جو خدا نے بتائی تھی اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی"۔ (الفضل ۷ مئی ۱۹۴۲ء صفحہ ۳)

ناظرین کرام! مولوی شیر علی صاحب ایک شریف قوم کی طرح جس نے تورات میں آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر مخفی کیا تھا۔ خاموشی سے آگے چلے گئے۔ یعنی آپ مرزا صاحب کے الہام کی تشریح کا ایک ایسا فقرہ ہضم کر گئے۔ جس سے ان کی ساری پیشگوئی سچی ثابت ہونے کی بجائے غلط ٹھیرتی ہے۔ وہ فقرہ ہم ظاہر کرتے ہیں۔ ناظرین مرزا صاحب کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں یہ عبارت ملاحظہ کریں:-

"اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کریگی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو جس کا یہ صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہونگے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جائیگا جس سے تقسیم بھی منسوخ نہ ہو اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہوجائے"۔ (صفحہ ۳۴۳)

قادیانی ممبرو! | تمہیں یاد ہے کہ خدا نے اس پیشگوئی کی تکذیب کے لئے کیا سامان پیدا کیا تھا؟ قیصر ہند شاہ انگلستان جارج پنجم ہندوستان میں بذات خود تشریف لائے اور دہلی میں دربار منعقد کرکے تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان فرمایا حالانکہ یہ بالکل معمولی کام تھا۔ جسے آپ انگلستان میں بیٹھے ہوئے بھی بذریعہ شاہی فرمان کر سکتے تھے مگر خدا تعالیٰ اپنے کاموں کی حکمت خود ہی جانتا ہے کہ اس نے شاہ ممدوح کے دل میں ڈالدیا کہ مرزا صاحب نے ہمارے نام سے غلط پیشگوئی کی ہے اس لئے تم خود ہندوستان جاکر اس کی عملی تردید کرو تاکہ اس پیشگوئی کی تکذیب مستند ہوجائے۔ چنانچہ ہم نے [illegible] ایک رسالہ لکھا تھا [illegible] اور مرزا قادیان" [illegible] مرزا صاحب کی پیشگوئیاں اور ان کی [illegible] ان کے متعلق مساعی کہ کسی طرح تکذیب [illegible] سے بچ جائیں۔ سچ ہے

ع پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند